UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232714

UNIVERSAL
LIBRARY

ترجمہ تزک جہانگیری
سنہ ۱۲۹۱ھ

مصداق ماشاء الله لا قوة الا بالله

از تصنیف شریف عمدة العلما زبدة الفضلا مولانا مولوی سید احمد علی صاحب امروہوی

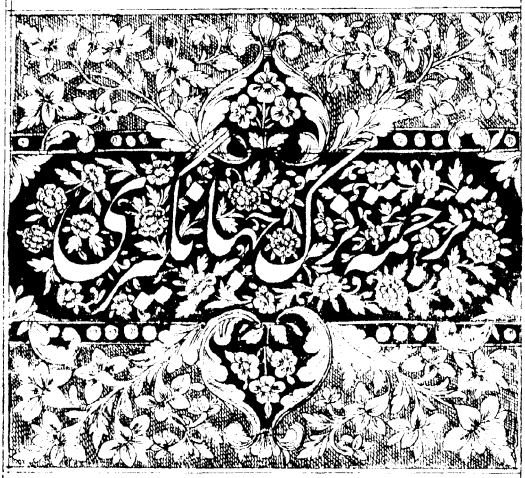

باہتمام آقای فخران محمد عبدالرحمن برادر جانی محمد وشمن خان مغفور و تربیت یافتہ حضرت اعظم محمد مصطفی خان مرحوم

در مطبع نظامی کانپور محلہ مطبوعہ گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و شکر اوس خداوند کریم جل شانہ کو سزاوار ہے جسنے واسطے انتظام عالم ظاہری کے بادشاہان دادگر عدل گستر کو باعث اطمینان اہل عالم اور انتظام سلسلہ بنی آدم کے سبب سے درجہ بلند اور مرتبہ ارجمند عنایت فرمایا تا ظالم اونکی تیغ سیاست سے نابود اور مظلوم دولت عدالت سے شاد و خرم ہون اور اہل دولت اونکے سایہ عنایت مین شاد اور عزیز الطف و سخاوت سے آباد رہین اور ہمیشہ اونکی بیدار مغزی اور ہر شخص کے رتبے شناسی سے ملک آباد اور خزانہ معمور اور سپاہ آسودہ اور رعایا مرفہ حال اور دوست خوشحال اور دشمن پامال رہین اور ہمیشہ درود و سلام اوپر باعث ایجاد عالم اور فخر بنی آدم حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہون کہ ذات بابرکات اونکی موجب اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت و معنی کی ہوا اور حاصل ہونا بھلی باتون کا اور بچنا برائیون سے ہے اونکی متابعت کے ممکن نہین اور ان کے خلفاے مطلق اور آئمہ برحق اور یاران جان نثار اور متبعان سعادت آثار پر ہو کہ طریقے عدالت اور سخاوت اور قاعدہ حلم و رافت اون سے مروج اور مشہور ہوا **اما بعد** احمد علی سیماب کیطرف سے ہر امیر و فقیر اور خرم و دلگیر کو مژدہ ہو کہ جب سر نوشت یزدانی اور توفیق آسمانی سے کشور محمد آباد ٹونک حرسہا اللہ تعالیٰ عن الحوادث والآفات بوجود پاجود اور حکومت عدالت آمود نواب عالیجاہ دولت پناہ عالی ہمت بلند شوکت قدردان فیضرسان مردم شناس معدلت اساس امین الدولہ وزیر الملک خلت آثار گوہر بار **حافظ محمد ابراہیم علیخان** بہادر صولت جنگ دام اقبالہ گرامی فرزند ارجمند جگر پیوند حضرت گرامی مرتبت درایت منزلت جناب حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ شمع شبستان امارت گلدستہ گلستان وزارت سے سرسبز اور شاداب ہوا تو موافق سررشتہ قدیم اپنے والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و مغفور کے ہر شخص کو حسب رتبہ اور لیاقت اوسکے اپنی عنایت سے ممتاز اور معزز فرمایا اور اکثر اوقات عزیز کو صرف تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کیا خصوصاً علم تاریخ اونفن اخلا اور نصایح حکما اور قوانین بندوبست آبادی مملکت اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ علی فرمائی اور تذکرہ ایسی عمدہ باتون کا اور چرچا

نیک صفاتون کا جناب تقو مل انتساب دانش وفراست توامان فضائل ومکارم نشان **مولوی عبدالمالک استاد** قدیم اور جناب مروج قوانین علوم وعموم عنوان جرائد شرافت ووانش کتاب فضائل وبیش کہ تازہ عرصہ تحریر وتقریر منشی مولوی **بشارت علی اوستاد جدید** اور بعض مصاحبان دانشمند اور یاران ارجمند سے رہا کرتا اور قصص اور حکایات اس طور کے سمع اقدس سے گذرتے اور باوجود عمر جوانی اور قوت جسمانی اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف اور رو سالے کے ہر کام مین تامل اور بردباری اور حیا وحلم کو کار فرماتے اور موافق اپنے خاندان عالیشان کے عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتے اور ترقی علم اور آبادی ملک اور خشنودی خلق اللہ اور رضای صاحبان ذوالاقتدار حکام روزگار شب وروز چاہتے ونبظر ان باتون کے امر عالی نے شرف نفاذ پایا کہ کتاب **توزک جہانگیری** کہ کتاب کمیاب اور عمدہ تواریخ شاہان ماضیہ ہندوستان کی اور قواعد عدالت اور جہانگیری اور رعیت پروری سے مزین ہو واسطے نفع عام اور بقای نام کے زبان اردو سلیس مین کی جاوے تا ہر نزدیک ودور اوسکے مطالعہ اور سننے سے محظوظ اور خوش وقت ہون خصوصًا اور روسا کو دستور العمل اور ملک داری اور آبادی ریاست ہو پھر صحبت سے اختراز کرین اور نیکنامی دونون جہان کی حاصل کرین اور ہمنشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل وفادار قدیم نمکخوار شہ فاکو اپنی صحبت مین رکھین کہ ان باتون سے ترقی دین اور دنیا کی ہوتی ہو اور نام نیک عالم مین مشہور ہوتا ہو اور رضامندی حاکمان وقت صاحبان انگریز بہادر کی کہ حکما اور سلاطین زمانہ ہین ہاتھ لگتی ہو سو بموجب حکم عالی کے یہ کتاب اردو زبان مین لکھی گئی اللہ تعالی اس بیس کی عمر اور دولت اور اقبال وحشمت مین روز بروز ترقی کرے تا کثرت علم اور آبادی مملکت اسکی ذات بابرکات سے ہو پس اشباہ یقین اخبار کو معلوم ہو کہ سلطان نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی نے اپنے حالات ابتدائے جلوس اور تخت نشینی سے ستروین سال سلطنت تک تحریر فرمائے کہ اس بادشاہ کو شوق نوشت وخواند کا بہت تھا بعد اوسکے اپنے یہان کے ایک امیر معتمد خان نامی کو کہ معتبر خاص تھا فرمایا کہ اب تم میرے حالات لکھکر مجھسے اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سو اوان معتمدخان نے دو برس تک الصرام اس خدمت کا کیا اور حالات لکھکر بعد ملاحظہ بادشاہ داخل کتاب کرتے رہے بعد اونیس برس کے ایک اور امیر نے کہ نام اوسکا مرزا محمد ہادی تھا اوس بادشاہ کی وفات تک کے حالات کو لکھکر داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نے شروع اپنی تاریخ کا خود ابتدائے جلوس اور تخت نشینی سے کیا تھا اور ایام شہزادگی کے حالات قلم بند نہین کیے تھے اسواسطے وہ کتاب ناقص تھی تو مرزا محمد ہادی مرحوم نے دیباچہ اوس کتاب کا اپنی طرف سے لکھا اور اوس دیباچہ مین حالات جہانگیر کے ابتدائے ولادت باسعادت سے تازمان جلوس تحریر کرکے کتاب مذکور کو تمام وکمال کر دیا **بیان حال ولادت حضرت جہانگیر بادشاہ غازی** رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کے بزرگون کے یون ہین ابوالمظفر نورالدین محمد **جہانگیر** بن **جلال الدین** محمد اکبر بن **نصیرالدین** محمد ہمایون بن **ظہیرالدین** محمد بابر بن **عمر شیخ** بن **سلطان ابوسعید** بن **سلطان** محمد بن **میرانشاہ** بن **قطب الدین** صاحبقران امیر تیمور کورکان چونکہ اکبر شاہ ہمیشہ واسطے بقاے کارخانہ سلطنت کے اللہ تعالے جل شانہ سے اولاد نرینہ کا امیدوار تخت نشینی اور باعث ناموری کا ہو طلب کیا کرتا تھا اور فقرا وبزرگون کی خدمت اور دعا سے منتظر حصول اس مقصد کا رہا کرتا تو بعض مصاحبون نے عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیم نام ایک بزرگ روشن دل نیکاطوار یہان مشہور ہین اور قبولیت دعا مین شہرہ آفاق اور سات واسطون سے نسبت اون کی حضرت شیخ فرید شکر گنج کو پہونچتی ہو اور وہ موضع سیکری کے پہاڑ مین کہ آگرہ سے بارہ کوس ہو رہتے ہین اگر جناب آرزو اولاد کی اون سے بیان کرین تو امید ہو کہ اونکی دعا سے مقصود حاصل ہو اسواسطے اکبر بادشاہ باساتھ اخلاص اور نیاز کے اونکی خدمت مین گئے اور اپنی حاجت بیان کی اون بزرگ آگاہ دل نے بادشاہ کو تولد فرزند کی بشارت دی بادشاہ نے کہا مینے نذر کی ہو کہ اگر آپ کی دعا سے میرے بیٹا پیدا ہو تو مین

اوسکو آپ کی خدمت مین رکھوان گاتا آپ کے سایہ برکت مین پرورش ہوتے حضرت شیخ سلیم نے فرمایا کہ ہمنے اوس نونہال کو اپنا ہمنام کیا بادشاہ کی نیت صادق اور عقیدہ مضبوط تھا چندمدت مین اکبرشاہ کی بی بی کو حمل ہوا اور جب وضع حمل کے دن قریب آئے تو بادشاہ نے جہانگیر کی والدہ کو حضرت شیخ سلیم کے گھر بھیجدیا اور اونکے مکان برکت نشان مین چہارشنبہ کے دن سترھوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ نوسو سترہجری مین کہ آفتاب برج میزان مین تھا قصبۂ فتحپور مین شیخ سلیم کے گھر اوس آفتاب جاہ وجلال نے طلوع کیا اور اکبرشاہ نے شہزادے کی ولادت کی خبر سنکر بڑا جشن کیا اور بہت مال بانٹا اور اپنے تمام ملک سے قیدیون کو چھوڑدیا اور موافق اپنے وعدے کے اوس فرزند ارجمند کا نام اون بزرگ کے نام پر سلطان سلیم رکھا اوس وقت کے شعرا نے طرح طرح کے عمدہ قصائد شہزادے کی مبارکباد مین کہے اور انعام سے مالا مال ہوے اور اون تاریخون مین سے یہ مشہور ہین **دُرِ شہوار ریچہ اکبر + گوہر درج اکبر شاہی** + اور اوسوقت خواجہ حسین مروی نے اپنی کمال ذہانت سے ایک ایسا عمدہ قصیدہ کہا کہ سب شعرا وہین حیران ہوگئے پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبرشاہ کی ہے اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جہانگیر کی اور باوجود ان دونون مشکل صفتونکے مضامین عمدہ اور رنگین لکھے ہین اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہین

بقدر اہمار زہی جاہ وجلال شہریار ۔ گوہر مجد آمد محیط عدل آمد
درکنار ۔ طائری از آشیان جاہ وجود آمد فرود ۔ کوکبی از برج عز نا گردید آشکار ۔ گلبنی بیگانہ نمود ندبر دہر چمن ۔ لالۂ زینگونہ نکشود از زمیان
لالہ زار ۔ شاد شد ولہا کہ باز از آسمان عدل وداد ۔ بازد لہا زندہ شد کز مہر ایام بہار ۔ آن ہلال بیحد قدر وجاہ وجود آمد برون ۔ وان نہال
آرزوی جان شاہ آمد بہار ۔ شاہ اقلیم وفا سلطان ایوان صفا ۔ شمع جمع یکدلان کام دل امید وار ۔ عادل کامل محمد اکبر صاحبقران ۔ بادشا
نامدار وکامجوی وکامگار ۔ کامل دانای قابل عادل شاہان بدہر ۔ عادل اعلی وعاقل بے عدیل روزگار ۔ سایۂ لطف الہ آن لائق تاج
ونگین ۔ بادشاہ دین پناہ آن عالم عادل مدار ۔ مجلس بزم سمائی چار میدان عود سوز ۔ مرکب دیو اسا کہ بر آمد نیزہ دار ۔ تیر برج وجود و
گوہر دریای جود ۔ از برای اوج دلہا شاہباز جان شکار ۔ بادشا با سلک لولوی نفیس آوردہ ام ۔ ہدیہ کان کرامی باز جوہی گوش دار ۔
کس نیارد ہدیہ زین بہ اگر دارد کسی ۔ چرکہ دارو گو بیا چیزی کہ داری گو بیار ۔ مصرع اولین وی سال جلوس بادشاہ ۔ از دوم مولود نو دیدہ
عالم بر آر ۔ تا بود باقی حساب روز ہاے ماہ وسال ۔ وان حساب از سال وماہ وروز دوران نامدار ۔ شاہ پاینده باد و باقی آن شمارہ
ہم ۔ روز ہاے بیحساب وسالہاے بے شمار ۔ غرض بعد حصول اس مراد کے اکبرشاہ بارہوین تاریخ شعبان کو اوسی سال اسطے
زیارت مزار فائض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی سجزی کے اجمیر کیطرف پیادہ روانہ ہوا اور بارہ کوس کی منزلین قطع کرین
ستروین دن روضۂ مقدس مین پونہچا اور بعد مراسم زیارت اور لوازم عقیدت کے اپنی خیرات وصدقات سے وہان کے بسنے
والون کو مالا مال کیا آپ کچھ احوال محامد ذاتی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جاتے ہین معلوم ہو کہ مولد شریف آپکا
سیستان ہے اسواسطے آپکو سجزی کہتے ہین کہ معرب سگزی کا ہے جب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپ کے خواجہ حسن نام نے
انتقال فرمایا وہان ایک مجذوب شیخ ابراہیم نام رہتے تھے جب اونکی نظر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب
الٰہی کا شوق ہوا اور دنیا داری چھوڑ کر سمرقند اور بخارا کو گئے اور وہان علم ظاہری حاصل کر کے خراسان کی طرف آئے اور کچھ دن وہان
رہ کر قصبۂ ہارون مین کہ نواح نیشاپور سے ہے آئے اور وہان حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت مین مرید ہوکر بیس سال تک بانتہا طرح
طرح کی کمین اور بیگار اپنے پیر کے ہمیشہ سفر مین رہا کرتے تھے اس باعث سے اوس وقت کے بہت بزرگون سے مثل حضرت نجم الدین
کبری وغیرہ سے ملکر کمال ولایت حاصل کیا اور نسب آپ کا دو واسطے سے حضرت شیخ مودود چشتی کو پہونچتا ہے اور آٹھ ۸ واسطے
سے حضرت ابراہیم ادہم کو اور پہلے سلطان معزالدین سام کے آنے سے رائے پتھورا کے وقت مین پیر سے رخصت ہوکر

ہندوستان مین تشریف لائے اور اجمیر مین رہے اور حضرت خواجہ قطب الدین اندجالی نے کہ جنکو قطب صاحب کہتے ہین ماہ رجب
مین سنہ چھ سو بیس کے شہر بغداد مین بیچ مسجد امام ہمام ابو اللیث سمرقندی کے روبرو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ
اوحدالدین کرمانی کے جناب خواجہ معین الدین سے بیعت کی اور شیخ فرید شکر گنج جو پنجاب کے شہر ہین ہین مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے ہین
اور شیخ حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حضرت امیر خسرو کے تھے مرید حضرت شیخ فرید شکر گنج کے ہین **القصہ** بعد زیارت اجمیر سے دہلی کی جانب
کوچ کیا کہ وہان کے اولیاء کرام کی بھی زیارت سے فائدہ مند ہون تھوڑی دنون مین بیچ ماہ رمضان کے اوس زمین کو اپنے قدم
سے روشن کیا اور وہان کے مزارون کی زیارت سے فارغ ہوکر اور اپنے باپ ہمایون بادشاہ کی زیارت کرکے آگرہ کی جانب معاودت
فرمائی اور بعیشی تاریخ ذیقعدہ کو وہان پہنچے چونکہ ولادت سلطان جہانگیر کی قصبہ سیکری مین واقع ہوئی تھی اسواسطے بادشاہ
نے اوسکو مبارک سمجھکر وہان رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ ربیع الاول سنہ نوسو اوناسی ہجری مین حکم اوسکی شہرپناہ اور
مکانات کی تعمیر کا فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار نے موافق اپنے وہان مکانات بنوائے تھوڑے دنون مین وہ بڑا شہر بہت عمدہ آباد
ہوا اور مسجدین اور مدرسے اور خانقاہین اور چوک و بازار سب کمال نفاست اور تکلف کے سرخ پتھر تراشے ہوئے کے تیار ہوئے اور
باغات عمدہ میوہ دار آراستہ ہوئے اور تمام اوسکا فتحپور رکھا گیا پھر جبکہ اکبر شاہ نے اوسکو اپنا دارالسلطنت کیا تو اوس نام کی برکت
سے بہت سی فتحین اوسکو حاصل ہوئین اور فتحپور مین حضرت شیخ سلیم کے روضۂ مبارک سے بڑے دروازے کے پہلو پر لکھا ہوا ہے کہ
بعد فتح دکن سے اس مقام کا نام فتحپور ہوا کہ اکبر شاہ ملک دکن اور دان دیس کو فتح کرکے جواب خاندیس مشہور ہے اکیہ اروس ہجری
مین فتحپور ہوکر آگرہ کو تشریف فرما ہوے خداوند کریم کی عجب قدرت ہے کہ یا تو وہ شہر دولت و حشمت سے آباد تھا کہ بجز امرا و ہان کسیکا
گذر نہین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سے جگہ نہوتی اوسکا اور اوسکے رہنے والونکا بجز نام رہا اسیواسطے فرمایا ہے **حضرت عیسی علی نبینا**
وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کہ دنیا ایک پل ہے گذر اوسپر سے اور مت ٹھہراو سپر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے جانا مین کل
کو زندہ رہون گا گویا اوسنے اپنے کو ہمیشہ زندہ سمجھا اور کہا گیا ہے کہ دنیا کو ایک گھڑی تصور کرکے عبادت مین گذارے کہ گو ہر عمر بے قیمت
ہے اور **حدیث** شریف مین ہے کہ بہتر وہ مال ہے جو خدا کی راہ مین خرچ ہو اور فرمایا ہے کہ بیچ دنیا کو بدلے آخرت کے کہ تو نفع پاوے **القصہ** جب کہ
عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینے چارون کی ہوئی تو بصلاح عقلمندون کے نیک ساعت مین چارشنبہ کے دن بائیسوین تاریخ رجب
کی سنہ ۹۷۹ ہجری مین سلطان جہانگیر کا مکتب کیا اور اس خوشی کا بڑا جشن کرکے نقد و جنس سے حساب لوگون کو عنایت فرمایا اور مولانا
میر کلال ہروی کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اوسکا اوستاد مقرر کیا اور قطب الدین محمد خان انکی خدمت اتالیقی سے سرفراز
ہوے اور جب اونکو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا تو انکی جگہ مرزا خانخانان کو اتالیق کیا اور سنہ نوسو پچاسی مین اکبر شاہ نے
شہزادے کو منصب دہ ہزاری اور سوار عنایت فرمایا اور کہا کہ میرے شہزادے کی نیک سیرتی اور بیدار دلی اور بردباری سے
سب اعلے اور ادنی خوش ہین اور جب سلطان جہانگیر پندرہ سال کے ہوے تو اونکی شادی راجہ بھگوانداس کی لڑکی سے کہ سب
راجون مین بڑا تھا اور شوکت و سامان مین سب سے غالب تھا بڑی تجمل اور دولتی نہ خاص عام مین سامان جشن شاہانہ مرتب ہوا اور سنہ
نوسو ترانوے ہجری مین بیچ ساعت نیک کے اکبر شاہ نے راجہ بھگوانداس کے گھر کو اپنے قدم سے روشن کیا اور شہزادہ بیاہ
نکاح اوسکی لڑکی سے باندھکر اپنی دولت سرا مین تشریف لائے راجہ نے لوازم نیاز اور پیشکش بجا لاکے بڑی خوشی کی اور ہر
شہزادی اور بیگمات اور امرا کو دعوت لائق کی بھیجی اور ہر ایک کو شاگرد پیشہ اور یکون مین سے نام لکھکے کہ سو پایا دیا پھر سنہ نوسو چھیانوے
مین اکبر شاہ نے شہزادے کی دوسری شادی راجہ ادے سنگھ کی لڑکی سے مقرر کرکے ساعت سعید مین مع تمام بیگمات راجہ کے

گھر رونق افروز ہو کر نکاح کیا اور بہت داد و دہش کی اور یہ راجہ اودے سنگھ فرزند راجہ مالدیو کا ہمکہ بڑا صاحب شوکت اور معتبر راجپوت سے تھا اور اسی ہزار سوار اوسکے نوکر تھے اگرچہ راجہ سانگا بھی جو حضرت جانبان شاہ سے لڑا تھا دولت اور سامان مین راجہ مالدیو کے برابر تھا لیکن شرافت اور وسعت ملک اور لشکر مین مالدیو اونسے زیادہ تھا بنا بریں اکثر سردار ان لشکر مالدیو کے راجہ سانگا سے لڑے لیکن ہر بار راجہ سانگا مغلوب رہا اور اوسی سال مین راجہ بھگوانداس کی لڑکی سے جہانگیر کے ایک لڑکی جسکا نام سلطان النسا بیگم ہوا اور پھر نوسو بچانوے سال ہجری مین اوسی سے ایک شہزادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ نے نام اوسکا سلطان خسرو رکھا اور نوسو ستانوے ہجری مین دختر خواجہ حسن سے ایک اور فرزند شہامت پیوند متولد ہوا اور اوسکا نام سلطان پرویز رکھا اور نوسو اٹھانوے سال ہجری مین راجہ کیشو داس کی لڑکی سے جو قوم راٹھور کی تھی ایک دختر بہار بیگم نام پیدا ہوئی اور تیسویں تاریخ ربیع الاول کو سنہ ہزار ہجری مین پنجشنبہ کی رات کہ جہانگیر کی سلطنت مین مبارک شنبہ مشہور ہوا ہے دار السلطنت لاہور مین راجہ اودے سنگھ کی لڑکی سے اختر برج خلافت شاہجہان پیدا ہوے اور چونکہ اس مہینے مین تولد شریف حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رسول ثقلین جد الحسن والحسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اسی برکت سے شاہجہان نے دین و اسلام کو مروج کیا اور بری باتین جڑ سے اکھڑین اور بعد تین دن کے اکبر شاہ نے محل مین جاکر اونکو دیکھا اور ایک بڑا جشن کیا چونکہ اکبر شاہ کو کمال خوشی اور خرمی حاصل ہوئی تھی اسواسطے اونکا نام سلطان خرم رکھا اور ساتھ نام شاہجہان کے آخر کو مشہور ہوے اور انھین روزون خواجہ عبد اللہ جہانگیر کے یہان آئے اور یہ بڑے سیدنامی تھے اور حضرت سید امیر عاشق انکی چوتھی پشت مین تھے کہ بزرگی اونکی مشہور ہے اور والدہ ان سید عبد اللہ کی بہن مین خواجہ حسن نقشبندی کی اور انھین خواجہ حسن نقشبندی سے اکبر شاہ نے اپنی بہن سنجیب النسا بیگم کا نکاح کیا تھا غرض خواجہ عبد اللہ ہمراہ اپنے دو بھائیون کے کہ خواجہ یادگار اور خواجہ برخوردار تھے سنہ ہزار مین ولایت حصار سے آئے اکبر شاہ نے ہر ایک کے لائق منصب عنایت کیا اور صوبہ دکن مین مقرر کیا اور بسبب قرابت شیر خواجہ کے انکو حکم ہوا کہ اونکے ہمراہ ہوکر بادشاہی خدمتین کیا کرین اون بزرگوارون نے دکن مین جاکر ہر کام مردانگی اور شجاعت سے کیے اور بسبب اپنی بلند ہمتی کے کہ طالب ترقی زیادہ کے تھے پھر بادشاہ کی خدمت مین آئے اور تھوڑے دنون مین بادشاہ کی قدردانی سے بڑے مرتبے پائے اور اکبر شاہ کو جب سنہ ہزار اور سات مین عالمون کی عرضیون سے معلوم ہوا کہ فتح ملک دکن بے جائے میرے وہان پر نہ حاصل ہوگی اسواسطے نیک ساعت مین خود اوسطرف متوجہ ہوے اور صوبہ اجمیر کو بنظر برکت جہانگیر کے جاگیر مین دیا اور راجہ مان سنگھ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیرون کو ہمراہ رکاب شہزادے کے کرکے واسطے تنبیہ رانا کے اودے پور کیطرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیجانے مین شہزادے کے یہ تھی کہ جو سفر دور و دراز درپیش ہے دار السلطنت سے شاہزادہ ولیعہد سے خالی نہ رہے اور فسادرانا کا بھی لشکر شہزادے سے دفع ہو جاوے اور راجہ مانسنگھ کو ہمراہ شاہزادہ کے رخصت کیا لیکن موافق اوسکی عرض کے بنگالہ اوسکی جاگیر مین برقرار رکھا اور مانسنگھ نے اقرار کیا کہ مین ہمرکاب شہزادے کے رہونگا اور میرے بیٹے اور اہلکار دستی صوبہ بنگالہ کی کرینگے اور اپنے بھتیجے جگت سنگھ کو اوسطرف روانہ کیا لیکن چونکہ جگت سنگھ اونھین دنون مرگیا تھا اسواسطے راجہ مانسنگھ نے اپنے پوتے مہا سنگھ کو کہ یادگار اوس جگت سنگھ متوفی کا تھا اوسکی جگہ روانہ بنگالہ کیا غرضکہ جب اکبر اجمیر مین پہونچے اور شہزادے مع سپاہ اوسکی کومکی روانہ ملک رانا ہوے تو بعد چند دنون کے خود بادشاہ بھی بطریق شکار اودے پور کو گئے ہر چند راجہ نے مقابلہ لشکر شاہی سے چند جا پنجہ کیا لیکن آخر تاب نہ لاکر سخت پہاڑون مین بھاگ گیا اور لشکر شاہی نے اوس ملک کو خراب کرکے بہت کفار کو حوالے تیغ کیا اور رانا کے متعلقات کو مقید کیا اور انھین دنون مین خبر فتح بنگالہ اور شکست مہا سنگھ کی اکبر شاہ کی عرض مین پہونچی اور وہی

احوال سید خواجہ عبد اللہ

سال پندرھوین تاریخ ماہ ساون کو والدہ سلطان پرویز کی نے انتقال کیا اور جب اکبر شاہ روانۂ دکن ہوے تو بعض خوشامد گویان
کے کہ فسد و نالائق تھے تنہائی مین چند بار شہزادے کو بہکایا کہ جو اکبر شاہ متیح دکن کو تشریف لے گئے ہین اور بے فتح کیے اوس ملک سے
آنا ہمت شاہی سے بعید ہے اور ہمکو مدت چاہیے تو اگر اندنون آپ طرف ملک جمنا پار کے کہ مشہور میان دوآبہ ہے اور کمال آباد
اور زرینہ ہے تشریف لے چلین تو باعث عروج اور ترقی کا ہوگا اور فساد بنگالہ بھی مٹ جاوے گا راجہ مان سنگھہ کہ بنگالہ جانا
چاہتا تھا یہ سنکر اون بیہودون کا مدوگار ہوا اور شہزادے کو اودھر چلنے کا شوق بڑھایا شہزادے نے مہم رانا کی ناتمام چھوڑ کر اگرہ
کی طرف کوچ کیا قلیچ خان قلعہ ارد ہان کا بنظر اخلاص و عقیدت کے باہر آیا اور حاضر ہوکر نذر کی بعضے مفسدون نے پھر شہزادے
کو ورغلانا کہ اگر یہ قلعہ دار قید کر لیا جاوے تو خزانہ قلعے کا بآسانی ملجائے گا لیکن شہزادے نے اونکی اس بیہودہ بات پہ عمل نکیا اور اوسکو
قلعے مین لوٹ جانے کی اجازت دی مریم مکانی اکبر شاہ کی والدہ شہزادے کی یہ خبر سنکر سوار ہوکر آگرہ مین آئین کہ شہزادے کو
جانے سے روکین لیکن شہزادے نے دادی کے آنے کی خبر سنکر پہلے اون کے آنے سے کشتی پہ سوار ہوکر براہ چمبنا الہ آباد کو روانہ
ہوگئے اور مریم مکانی آزردہ دل ہوکر قلعہ کو لوٹ گئین غرضکہ غرہ صفر کو ۱۰۰۹ نو ہزار نو مین جہانگیر قلعہ الہ آباد مین پہونچے اور اکثر اہل آباد
سے اور دھر کے شہرون کو اپنے قبضے مین لاکر ہمراہی امرا کی جاگیر مین دیا جیسے صوبہ بہار قطب الدین خان کو کالپی نسیم بہادر کو اور ان سبکو اون کی جاگیرون پر رخصت کیا اور رائے گھنسو رویان سے تیس لاکھہ روپیہ خزانہ کے کہ
خالصات صوبہ بہار سے تحصیل کر کے لایا تھا لیے اور ہرچند یہ خبرین مکرر اکبر شاہ کو دکن مین پہونچین لیکن اون کے دل مین شہزادے
کی طرف سے کچھہ برائی نہ آئی اور شریف نامی میر عبد الصمد شیرین قلم کو کہ خاص خدمتگار تھا اور شہزادے سے بھی موافقت رکھتا تھا ہمراہ فرمان
عنایت مشتمل اور نصائح کے واسطے طلب شہزادے کے اپنی طرف روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادے کو پونہچا طریقہ استقبال اور تعظیم
بجالا کر چاہا کہ باپ کی خدمت مین جاون لیکن بلحاظ اپنی باتون کے توقف کیا اور شریف کو بھی لوٹ جانے کی اجازت ندی اور اوسنے
اپنی چالاکی سے شہزادے کے مزاج مین کمال دخل کر کے چند روزون مین وکیل سلطنت ہوا اکبر شاہ نے گھر کا فساد مٹانا اول مناسب
جان کر بے فتح تمام ملک دکن کے موسم بہار مین سنہ ایکہزار نو مین بندوبست دکن کا اوپر رائے سپہ سالار خانخانان اور علامی شیخ ابو الفضل ۱۰۰۹ سنہ
کے سونپ کر اکبر آباد کی جانب معاودت فرمائی اور اوسی سال وہان رونق افروز ہوکر خواجہ عبد اللہ کو سبھلاب خانی ممتاز فرمایا اور
سنہ ایکہزار دس مین کہ اکبر شاہ اگرہ مین رونق افروز تھے شہزادہ جہانگیر بھی تیس ہزار سوار لے کر ساتھہ بہت ہاتھیون کے روانہ ۱۰۱۰ سنہ
اگرہ ہوے اگرچہ ظاہر مین نام ملاقات باپ کا تھا لیکن باطن مین ارادۂ سلطنت پوشیدہ تھا جو اس طرف سے شہزادے کے آنے
کی خبر اکبر بادشاہ کو پونہچی شہزادے کے دیکھنے کی خوشی رنج و وحشت سے بدل گئی اور اکثر سردار کہ شہزادے کے نفاق کی خبر عرض کرتے
تھے کمال اندیشے مین پڑے حضوصاً جعفر بیگ آصف خان دیوان بادشاہ قریب ہوا کہ خوف سے مرجاے اور جب لشکر شہزادہ
قصبۂ اٹاوہ مین کہ جاگیر اوسی دیوان کا تھا پونہچا تو دیوان مذکور نے ایک عمدہ لعل شہزادے کی نذر کو بھیجا اس درمیان مین
اکبر شاہ نے فرمان بھیجا کہ آنا نور چشم کا اس لشکر اور ہاتھیون سے خیال اور باتون کا ہمارے دل مین ڈالتا ہے کہ اس طرح سے فرزند
کا آنا والد کے پاس تمھاری ہی قطع رسم ہے اگر اظہار جمعیت اور حاضری لشکر منظور ہے تو مجرائی اونکا قبول ہوا لوگون کو اون کی جاگیرون پر
روانہ کر کے تنہا خدمت مین حاضر ہو اور اگر اوڑہم دل مین ہو اور جمع خاطر نہو تو الہ آباد کو لوٹ جاؤ جب تک کہ تمھارے دل کو ہر طرح اطمینان
حاصل ہو جاے پھر نے آجانا اور شہزادے کو جب اسطرح کا فرمان پونہچا تو حیران ہوکر اٹاوے مین توقف کیا اور عرضداشت انحاس
اس مضمون کی باپ کی خدمت مین روانہ کی کہ نیازمند باکمال آرزومندی قصد زیارت کر کے چاہتا تھا کہ جلد سعادت آستانہ بوسی کی

لاچار عبداللہ خان خواجہ یادگار کے ہمراہ بادشاہ کی خدمت مین آئے کہ سہادا دری مین اوسکی چغلیون سے مزاج برہم ہوا اور اکبرشاہ نے عبداللہ خان کی شجاعت اور لیاقت دیکھکر منصب ڈیڑھ ہزاری اور خطاب صفدر خانی کا عنایت کیا اور خواجہ یادگار کو بھی بڑے منصب سے امتیاز دیا اور جب جہانگیر فتحپور سے الہ آباد کو روانہ ہوے تھے تو ہرچند اکبرشاہ نے ظاہر مین رخصت دی تھی لیکن دل مین فرزند کی جدائی کے روادار نتھے اور باوجود اس تعلق خاطر کے اہل غرض جو فتنہ پرداز تھے ہر روز ایک نئی بات بناکر اکبرشاہ کے مزاج مین شہزادے کی طرف سے خلش ڈالتے تھے اور اکبرشاہ اکثر لوگون مین شہزادے کی شراب خواری کی شکایت کرنے لگے اور مفسدون کی یہ ہوئی کہ شہزادے کا اخبار نویس ایک خواص لڑکے پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسرے لڑکے پر کہ خدمتگار تھا عاشق ہوا اور یہ تینون آپین ملکر شہزادے کی خدمت سے بھاگے اور چاہا کہ دکن مین جاکر شہزادہ دانیال کے پاس رہین شہزادے نے یہ سنکر اپنے سوار بھیجے اور انکو پکڑوا بلوایا اور جب یہ تینون حالت غضب مین روبرو آئے تو شہزادے نے اخبار نویس کا پٹہ کھچوا ڈالا اور خواص کو خوجہ کیا اور خدمتگار کو خوب پٹوایا اس سیاست سے تمام لوگ ڈر گئے اور بھاگنا موقوف ہوا مفسدون نے اس قصہ کو خوب بناکر اکبرشاہ سے عرض کیا اور بادشاہ یہ سنکر کمال رنجیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ مجھنے تمام ملک بزور تلوار لیا لیکن بکری کا بھی اپنے روبرو رحم سے پٹڑا نہین کھچوایا ہائے تعجب ہائے کہ میرے بیٹے سخت دلی سے اپنے آگے آدمیون کا پوست کھچواتے ہین فتنہ انگیزون نے عرض کی کہ جناب شہزادے افیون شراب مین ملا کر پیتے ہین اس باعث سے یہ غصہ اور بدمزاجی ہوا اور اوسوقت کسیکو طاقت منع کی نہین ہوتی اکثر صاحب ایسے وقت مین روبرو نہین آتے اور جو ہوتے ہین خاموش کھڑے رہتے ہین اکبرشاہ کو کہ ہمیشہ جہانگیر کی درستی کا خیال رہتا تھا اسوقت چاہا کہ خود بدولت الہ آباد کو جاکر شہزادے کو ہمراہ اکبرآباد مین لے آوین اس غرض سے پیر کی رات کو گیارہوین تاریخ ماہ کوار سنہ ایکہزار بارہ ہجری مین الہ آباد کی طرف کشتی مین بیٹھکر کوچ کیا اور تین کوس شہر سے کہ پیش خیمہ جمنا کے کنارے کھڑا تھا اوس طرف روانہ ہوے اتفاق سے کشتی شب کو راہ مین ریتی پر چڑھ گئی ہرچند ملاحون نے چاہا کہ نکلے مگر نہ نکلی وہین پھنسی رہی بعد صبح کے امرا نے اپنی کشتیون مین پاس آکر مجرا کیا اور اس حادثے کے وقوع سے چاہا کہ بادشاہ کو جانے سے منع کرین لیکن بباعث ہیبت شاہی کے کوئی نہ بول سکا غرض ہزار خرابی کشتی کھینچکر کنارے پر لائے اور اکبرشاہ پیش خیمہ مین رونق افروز ہوے دوسرے دن پانی بکثرت برسنے لگا اور خبر بیماری حضرت مریم مکانی کی کہ والدہ اکبر کی تھین بادشاہ کے پاس آئی اور چونکہ والدہ اکبرشاہ کی اس سفر سے راضی نہ تھین اسواسطے بادشاہ نے خبر بیماری اونکی سنکر جانا کہ اونھون نے میرے سنانے کو بیماری کی خبر مشہور کی ہے اور ان دونون دنون مین کثرت بارش کے سبب سے کوئی خیمہ کھڑا نکر سکا سوا دولتخانہ خاص اور چند خیمون کے وہان اور نہ تھا بُدھ کی شب کو خبر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہے اور طبیبون نے امید قطع کی ہے اکبرشاہ یہ سنکر آخری دیدار کے واسطے شہر کی جانب لوٹے اور قلعے مین آکر اپنی والدہ کا حال بہت خراب پایا اور بہت چاہا کہ کوئی نصیحت یا کلام اونکی زبان گوہرفشان سے سنین لیکن بیہوشی کے باعث اونکی زبان مین طاقت کلام کی نپائی لاچار تقدیر الٰہی پر راضی ہوکر گوشہ اندوہ وملال مین بیٹھے اور اٹھارہوین تاریخ اوسی مہینے کی پیر کی رات کو اکبرشاہ بادشاہ کی والدہ ماجدہ نے اس جہان سے کوچ کیا اس غم سے تمام ملک مین ماتم ہوا اور ہر شخص نے سوگ منایا اور بادشاہ نے ماتم مین ڈاڑھی ہونچھ اور سر مُنڈوا کر ماتی لباس پہنا اور کئی ہزار منصب دار اور امرا اور احدی اور شاگرد پیشہ نے بھی بادشاہ کی موافقت مین مصیبت کی صورت بنائی اور خود بادشاہ نے چند قدم تابوت کا ندھے پر اوٹھایا پھر باقی امرا نوبت بنوبت لیتے گئے پھر تابوت کو رہلی روانہ کرکے بادشاہ دولتخانے کی طرف پھر آئے اور دوسرے دن ماتی لباس اوتار کر اپنے لوگون سے بھی وہ

اکبرشاہ کی والدہ کا وفات پانا اور مدفون ہونا سکندرہ مین

لباس اوتروایا اور جسکے موافق مرتبے کے خلعت عنایت کیا اور تابوت بادشاہ کی والدہ کا پندرہ پہر کے عرصے مین دہلی کو پہنچا
اور اپنے خاوند حضرت ہمایون بادشاہ کے مقبرے مین مدفون ہوین اور جب شہزادے نے الہ آباد مین اکبر شاہ کا آنا پھر والدہ
کی بیماری کے سبب سے لوٹ جانا اور حال انتقال سنا تو اوسیوقت شریف خان کو حکومت صوبہ بہار پر روانہ کرکے
نفس نفیس آگرہ کی جانب باپ کی خدمت مین روانہ ہوے تا باپ کے دل مین جو میر طرف سے کدورت ہو دور ہوجاوے
اور دادی کی تعزیت مین شریک رہون اور اکبر شاہ شہزادے کے آنے کو سنکر کمال مسرور ہوے اور نیک ساعت مین بایا
سلام ہوے اور جب شہزادے نے رسوم مقررہ اور آداب سے فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نے فرزند کو سینہ بے کینہ
سے ملاکر خوشی سے کمال مہربانی فرمائی اس حال سے دوست خوشحال اور مفسد خجالت زدہ ہوے شادیانہ بجنے لگا شہزادے
نے دوسو مہر سو توے کی اور چار مہر پچاس پچاس توے کی اور ایک پچیس تولہ کی اور ایک بیس تولہ کی اور تین پانچ
پانچ توے کی اوسوقت نذر کین اور ایک الماس لاکھ روپے کی قیمت کا اور چار ہاتھی عمدہ پیش کش کیے اور بعد فراغت کے ان سب
کامون سے اکبر شاہ حرم سرا کے اندر تشریف لے گئے اور شہزادے بھی ہمراہ گئے وہان بادشاہ نے کچھ باتین شکایت آمیز شہزادے
سے کہین اور ازروے عنایت فرمایا کہ باباکثرت نشہ سے کہ تمھارے دماغ مین خلل آگیا ہی تو بہتر یہ ہی کہ چند مدت میرے پاس
رہو تا علاج سے تمھارے مزاج کی اصلاح ہوجاوے اور شہزادے کو عباد تخانے مین بٹھاکر چند خدمتگارون کو محافظت پر مقرر
کیا اور ہر روز شہزادیان اکبر جہانگیر کی تسلی کیا کرتی تھین جہانگیر دس روز تک وہین رہے جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتین انکی
شراب خواری اور بدماغی کی جو لوگون نے عرض کی تھین سب جھوٹھ ہین تو دولت خانے کے جانے کی اجازت شہزادے
کو دی اور شہزادے کے مصاحب جو بادشاہ کے خوف سے چھپ گئے تھے اوسوقت اکر شہزادے سے ملے اور حضرت جہانگیر
بادشاہ ہر روز باپ کے سلام کو جاتے اور مورد لطف وعنایت ہوا کرتے اور انھین دنون مین خط ہادی شاہ کا کہ بڑے
ولی ہین خاندان چشت سے اکبر شاہ کے پاس آیا مضمون یہ تھا کہ مینے حضرت جناب بہاوالدین قدس سرہ العزیز کو خواب
مین دیکھا ہی وہ فرماتے ہین کہ سلطان سلیم یعنی جہانگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہون گے اور عالم کو اپنی داد و دہش
سے آباد کرینگے اور عجیب باتون سے کہ اون دنون واقع ہوئین یہ ہی کہ جہانگیر کا ایک ہاتھی گران بارنام لڑائی مین بیمثل تھا
اور بادشاہی فیلخانے مین اوسکے مقابل ہاتھی نہ تھا اور اسیطرح شہزادہ خسرو کے یہان بھی ایک ہاتھی تھا اب روپ نام کہ
لڑائی مین نامی ہورہا تھا اکبر شاہ نے حکم دیا کہ ان دونون ہاتھیونکو آپس مین لڑاوین اور تیسرا ہاتھی اپنا ان متھن نام کمک پر مقرر
کیا کہ جب ایک اون دونون مین سے دوسرے پر غالب ہوا اور فیلبان اوسکو نروک سکے تو اس ہاتھی کو لاکر اوسکو روکین اور اس
ہاتھی کو اصطلاح مین طمانچہ کہتے ہین اور اکبر شاہ کا کہنا ہوا ہی کہ لڑائی مین مست ہاتھیون کو اوس سے جدا کرتے ہین اور لوہے لنگر
اور چرخی اور اوجاری بھی اکبر شاہ کے اختراع سے ہین غرضکہ جہانگیر اور خسرو نے گھوڑون پر سوار ہوکر سیر کرنے کی اجازت لی
اور اکبر شاہ جھروکے مین شاہزادہ خرم کو لیکر سیر کیواسطے بیٹھے جب دونون ہاتھی لڑے تو گران بار روپ پر غالب آیا
اور حسب ارشاد ان متھن کو فیلبان سامنے لایا کہ گران بار کو روکے جہانگیر کے لوگون نے اوس فیلبان کو سامنے سے لانے
کی ممانعت کی اور اوسکو دور سے پتھر مارنے لگے لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنے ہاتھی کو سامنے سے لایا اتفاقاً
ایک پتھر اوس فیلبان کی کنپٹی پر لگا کہ خون بہنے لگا شہزادہ خسرو نے مع چند مفسدون کی یہ حرکت جہانگیر کے لوگون کی اور
فیلبان کا زخمی ہونا بڑھاکر اکبر شاہ سے عرض کی اکبر شاہ نے گستاخی سے رنجیدہ ہوکر شہزادہ خرم سے فرمایا کہ جہانگیر سے

کہین کہ حضور فرماتے ہین کہ یہ ہاتھی بھی حقیقت مین تمہارا ہی ہے زیادتی کس باعث کی شہزادہ خرم نے اپنے باپ جہانگیر کے پاس آکر
حکم اکبر شاہ اپنے باپ سے بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ سچ ہے مگر اس بات سے اطلاع نہین اور مینے ہرگز حکم ہاتھی اور فیلبان کے
مارنے کا نہین دیا ہے شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اسیطرح ہے تو اپنے لوگون کو حکم کرتے کہ آتشبازی وغیرہ سے ہاتھیون
کو جدا کرین جہانگیر نے اسبات کا حکم دیا اور ہرچند تدبیرین کہین لیکن وہ ہاتھی جدا نہوے یہان تک کہ اتنے مین ہاتھی بھی عاجز ہوکر
بھاگا اور وہ دونون لڑتے ہوے جمنا مین گھسے ناگاہ ایک بڑی کشتی درمیان مین آگئی تب گرانبار ہاتھی نے اوس کا پیچھا چھوڑا
اوسوقت شہزادہ خرم نے اپنے دادا اکبر شاہ کے پاس آکر آداب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر راضی نتھے
اور درستہ کام نہین ہوا لوگون نے برخلاف عرض کیا تھا اور انھین دنون مین حادثہ عظیم وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اسکی
یہ ہے کہ اکاون سال تک اکبر شاہ کو سلطنت مین کبھی کوئی جرح پیش نہین آیا اور ہر طرف سے فتح و نصرت حاصل ہوئی اقبال ملازم
رکاب اور دولت خادم جناب رہی آخر زمانے نے بے وفائی کی کہ دوشنبہ کے روز بیسوین جمادی الاول کی سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین مزاج
صحت سے منحرف ہوا اور عارضہ بخار نے شدت پکڑی آخر کو دست بشروع ہوے شہزادہ خرم یعنے شاہجہان بیمار داری کے
متکفل ہوے اور حکیم علی کہ افسر سب طبیبون کا تھا معالج ہوا لیکن چونکہ تقدیر متقضی کوچ کی تھی جسقدر علاج اور چارہ کرتے تھے
مرض مین زیادتی ہوتی تھی اور چونکہ شہزادہ خسرو بھانجا راجہ مانسنگھہ کا اور داماد خان اعظم خان کا تھا اور اون دونون کا زور سلطنت
انھین دنون کے تفویض تھا اسواسطے لوگون نے چاہا کہ باوجود ہونے جہانگیر کے شہزادہ خسرو کو بادشاہ کرکے فتنہ و فساد شروع
کرین اور جہانگیر شاہ نے یہ حال معلوم کرکے بنابر احتیاط کے شرائط جہانداری سے ہے اسے وقت مین باپ کے قرب سے
پہلوتہی کی اور آمد و رفت قلعے کے اندر سے بالکل موقوف کردی لیکن شاہجہان اوسیطرح مفسدون کے اندر اپنے دادا اکبر شاہ
کے پاس آتے جاتے رہے اور بمقتضاے ہمت دادا کے خدمت موقوف نکی اور ہرچند اونکی مان نے بھی منع کیا کہ ایسے وقت مین
علاج وغیرہ اکبر شاہ کا اپنے ذمے نہ لو لیکن شاہجہان نے ثبات قدمی کرکے دشمنون مین اسیطرح ڈھیل رہے اور جہانگیر اور
اپنی مان سے اجازت لیکر اکبر شاہ کے پاس بیمارداری کو رہے اور ہرچند جہانگیر شاہ سے لوگون نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنی
والدہ کے پاس رہین لیکن اونھون نے احتیاط اسی مین سمجھی کہ اسوقت الگ رہین اور شاہجہان نے کہا کہ مین جب تک زندہ
ہون دادا کی خدمت سے الگ نہونگا غرضکہ اللہ تعالے نے بمقتضاے اونکی نیک نیتی اور ہمت کے مفسدون کی بدی سے
محفوظ رکھا اور انھین دنون جہانگیر شاہ کی لونڈی سے دو صاحبزادے پیدا ہوے اور نام اونکا جہاندار اور شہریار ہوا اور چونکہ
تقدیر مین سلطنت جہانگیر کے نام تھی خود بخود وہ جماعت مفسدون کی اپنی باتون سے پشیمان اور شرمندہ ہوکر جہانگیر کے پاس آئے
اور معذرت کی دوسرے دن جہانگیر اکبر شاہ کے دیکھنے کو گئے اور حالت نزع آخری دیدار کا حاصل کیا اور شاہجہان کی جوانمردی
اور حسن خدمت اور بردباری پر تحسین و آفرین کی اور اپنے ساتھ اپنے دولتخانے مین لے آئے اور بدھ کی رات کو تیرھوین
تاریخ جمادی الآخرہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین اکبر شاہ کا اوسی مرض مین انتقال ہوا دوسرے روز بعد درستی سامان تجہیز و تکفین
کے باغ سکندرہ مین سپرد رحمت الٰہی کے کیا پیدائش اکبر شاہ کی نوسو پچاس مین واقع ہوئی ہے اور نوسو ستر سٹھ مین تخت
سلطنت پر جلوس کیا اور اکبر شاہ کے تین فرزند دلبند نامدار اور تین دختر عفت شعار تھین پہلے **سلطان نور الدین**
محمد جہانگیر کہ اکبر شاہ کی جگہہ تخت نشین ہوے دوسرے سلطان مراد کہ سنہ ایکہزار سات
مین مطابق سال چوالیس جلوس کے دکن مین کثرت شراب خواری سے وفات پائی تیسرے

سنہ ۱۰۱۳ سلطان دانیال کہ ایکہزار تیرہ ہجری مین موافق سال اوچاس جلوس کے یہ بحر دکن مین بہت شراب پینے سے مرے اور نام شہزادیون کے یہ ہین شہزادہ خانم شکر النسا خانم آرام بانو بیگم امہ بعد اسکے جو حالات تحریر ہون گے وہ خود جہانگیر بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ ہے کہ ابتدائے سلطنت سے شروع اونیسوین سال جلوس تک لکھے ہین ذکر جہانگیر کے وزیرون کا جو شہزادگی کے زمانے مین تھے پہلے رائے گنہسو جہانگیر کا دیوان تھا اور اوسکے بعد بایزید اس خدمت پر مقرر ہوے اونکے بعد خواجہ محمد دوست کابلی کہ بعد سلطنت جہانگیر کے خطاب خواجہ جہان مشہور ہوے دیوان ہوے ہین اون کے بعد خان بیگ اس خدمت سے ممتاز ہوے اور مدار المہام شریف خان پسر عبد الصمد شیرین قلم تھے کہ اونھون نے بعد سلطنت جہانگیر کے امیر الامرا کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سے سرفراز ہوے اور بعد اونکے کچھ دنون خدمت دیوانی کی وزیر خان محمد مقیم کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پھر وزارت نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ والا شاہی مذکور کو حرمت ہوئی اور وزارت نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہرانی کو دیگر خطاب اعتماد الدولہ کا بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ کا وزارت مین کچھ انتیاز نرکھتے تھے گویا پشکار امیر الامرا کے تھے اور بیرمخان امیر الامرا وکیل مدار علیہ سب کام کے تھے جب یہ دائم المرض ہوے اور جہانگیر بادشاہ کابل کیطرف کوچ کیا تو جعفر بیگ قزوینی کو جو آصف خان مشہور تھے تیسرے صفر کو ایکہزار پندرہ مین کار پرداز کابلت کا تفویض فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نے خواجہ ابو الحسن کو بادشاہ سے اجازت لیکر اپنے ساتھ لیا تا نگہداشت دفتر اور کاغذونکی کرین اور یہ خواجہ ابو الحسن اگرچہ مرد راست اور درست کار تھے لیکن ترشروئی اور بدخوئی سے موصوف تھے اور جب جہانگیر بادشاہ آصفخان سنہ ۱۰۲۰ سے ملکون کو شہزادہ پرویز کے ہمراہ رخصت ہوے تو ستائیسوین جمادی الاولی سنہ ایکہزار بیس مین خدمت دیوانی پھر اعتماد الدولہ کو ملی اور انھون نے تا بہ حیات اپنے اس کام کو نہایت خوبی سے انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارہوین جمادی الاخرہ سنہ سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس ہجری مین پھر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابو الحسن کو بخشی اور بعد اسکے کہ مہابت خان درگاہ معلے سے خارج کیے گئے تو یمین الدولہ آصف خان خلف الصدق اعتماد الدولہ کے پندرہوین صفر سنہ ایکہزار پینتیس ہجری تک منصب بزرگ وکالت پر رہے اور خواجہ ابو الحسن کار دیوانی مین سرگرم تھے اور جہانگیر کی وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھے ذکر جہانگیر کی اولاد کا جہانگیر بادشاہ کے پانچ فرزند والا گہر اور دو دختر قدسی اختر تھین پہلے سلطان خسرو دوسرے سلطان پرویز تیسرے سلطان خرم چوتھے سلطان جہاندار پانچوین سلطان شہریار اور دختر کلان سلطان نثار بیگم اور چھوٹی بہار بانو بیگم ہین خسرو اور جہاندار اور پرویز یہ تینون حین حیات اپنے والد بزرگوار کے راہی ملک بقا ہوے اور تاریخین اونکی مع حالات اپنے مقامون پر لکھی جاوینگی اور سلطان خسرو کے دو فرزند اور ایک دختر چھوڑے رہے دونون کے بعد جہانگیر نے وفات پائی اور صاحبزادی اونکی بہت دنون زندہ رہین اور سلطان پرویز کے ایک لڑکی تھی لڑکا اپنے باپ سے پہلے مرا اور لڑکی شہزادہ دارا شکوہ کے نکاح مین رہی اور شاہجہان بادشاہ کے چار فرزند اعتبار المناد تین دختر قدسی اختر پیدا ہوے مین اول سلطان دارا شکوہ دوسرے سلطان شجاع تیسرے سلطان اورنگ زیب چوتھے سلطان مراد بخش اور پہلی لڑکی سپہر بانو بیگم دوسری جہان آرا بیگم تیسری روشن آرا بیگم شاہزادہ جہاندار لاولدی اور شہریار کی ایک دختر ہوئی ارزانی بیگم نام ذکر جہانگیر کے عالمون کا ملا رزہای تبریزی ملا شکر اللہ شیرازی بقاسمی میر ابو القاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود علی قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبد الحکیم سیالکوٹی ملا عبد اللطیف سلطان پوری ملا عبد الرحمن بہوہ گجراتی ملا فاضل کابلی ملا حسن ملا محمود جونپوری ذکر جہانگیر کی حکیمونکا حکیم رکنا کاشی حکیم صدرا ملقب بسیح الزمان حکیم ابو القاسم گیلانی ملقب بحکیم الملک حکیم موسائی شیرازی حکیم روح اللہ کابلی حکیم بید گجراتی حکیم تقی گجراتی ذکر جہانگیر کے شاعرون کا

بابا طالب اصفہانی حیاتی گیلانی ملا نظیری نیشاپوری ملا محمد صوفی مازندرانی ملک الشعرا طالبا آملی سعید اشرفی گیلانی زرگر باشی
میر معصوم کاشی تولشورہ کاشی ملا حمید رضائی شہید اذکراون حافظون کا جو خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے
حافظ نادعلی حافظ قطب حافظ عبداللہ حافظ اوستاد محمد بالی حافظ جیلہ فوکہ ہندی گویون کا پنتر خان پروین داد ماکھو
حمزہ ذکر طلبگاری نورجہان بیگم کا چھٹے سال مین میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانی کے مین اور یہ خواجہ
محمد شریف طہرانی اول مین وزیر خان محمد خان بکلو حاکم خراسان کے تھے بعد فوت محمد خان کے شاہ طہماسپ صفوی کی خدمت مین
رہے اس بادشاہ نے انکو وزارت مرو کی عنایت کی اور ان خواجہ محمد شریف کے دو لڑکے تھے پہلا آقا طاہر دوسرا میرزا غیاث بیگ
سو محمد شریف طہرانی نے اپنے بیٹے میرزا غیاث بیگ کا نکاح مرزا علاء الدولہ بن آقاملا کی لڑکی سے کیا اور اس سے میرزا
غیاث بیگ کے دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل و
عیال ہندوستان کیطرف چلے قندھار مین انکے ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پھر قصبہ مین اکبر بادشاہ کی خدمت مین ممتاز
ہوے اور تھوڑے دنون مین اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدردانی سے دیوان بیوتات ہوے اور یہ غیاث بیگ
تحریر اور مقدمہ فہمی مین بہت نیک ذات اور کارگزار تھے اور تذکرہ اگلے شعرا کے بہت دیکھے تھے خود بھی خوب شعر کہتے تھے شکست
خط کے لکھنے مین خوب ماہر تھے کمل خدمت سے فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر و سخن سے گذارتے دوستون اور اہل حاجت
کو بہت دیا کرتے تھے مگر باوجود ان سب خوبیون کے یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کوئی بیتا تو لے لیتے تھے عرض جن دنون
کہ اکبر شاہ لاہور مین رونق افروز تھے ایک شخص علی قلی بیگ استجلو نام کہ شاہ اسمٰعیل ثانی کے نوکرون مین سے تھا حراق سے
آکر شاہ کی خدمت مین نوکر ہوا اور مرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سے جو قندھار مین ہوئی تھی نکاح کیا اور آخر کو یہ علی قلی بیگ
جہانگیر بادشاہ کی خدمت مین سرفراز ہوا اور خطاب شیر افگن خان کا اور منصب لائق پایا جب جہانگیر تخت نشین ہوے تو اوسکو
بنگالے مین جاگیر دیکر رخصت کیا باقی مفصل حال اسکا اپنے مقام پر لکھا جاویگا قصہ کوتاہ جب یہ شیر افگن خان راہی ملک عدم
ہوا تو جہانگیر کے حکم سے صوبہ بنگالہ کے کاربردازون نے مرزا غیاث بیگ کے اس لڑکے کو درگاہ شاہی مین روانہ کیا اور
جہانگیر نے بسبب رنجش اسکے قطب الدین خان کے مارے جانے سے نورجہان کو اپنی والدہ سببی رقیہ سلطان بیگم کو دے دیا یہ
نورجہان کچھ دنون اونکے پاس رہے جب انکے نصیب نے ترقی کی اور اقبال کا زمانہ آیا تو نوروز کے ایک دن مین جہانگیر
نے نورجہان کو دیکھا اور نظر مبارک مین پسند آئے بادشاہ نے اپنے حرم سرا مین لے لیا اور ہر روز محبت بادشاہ کی زیادہ
ہونے لگی اور نورمحل مشہور ہوئی بعد چند دنون کے نورجہان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اوسکے بڑے بڑے منصب اور
خدمتون پر مقرر ہوے اور اعتماد الدولہ یعنے مرزا غیاث بیگ باپ نورجہان کے خدمت وکالت کل سے سرفراز ہوے
اور بڑا بھائی اوسکا ابوالحسن بادشاہی خانسامان ہوکر مخاطب باعتقاد خان ہوا باقی اور قریبون کو بھی خطاب خانی کاملا اور دلاسم
نام برکتری دائی جسنے نورجہان کو دودھ پلایا تھا حاجی کوکہ مشہور ہوکر دیوان محلون کے بنی یہان تک کہ صدر الصدور بادشاہی
جو خرچ محلون مین دیا کرتا وہ اسکے مُہر سے جاری ہوتا اور اس نورجہان کا اسقدر دخل ہوا کہ سوا خطبہ کے جو کچھ لوازم سلطنت
ہَی سب اسکے واسطے ہوا آخر کو یہ نورجہان جھروکے مین بیٹھکر بڑے امیرون کا سلام لیا کرتی اور حکم جو چاہتی دیتی اور اور
سکہ کہ اسکے نام کا ہوا یہ ہی ؎ بحکم شاہ جہانگیر یافت صدزیور ؎ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ؎ اور فرمانون پر تھا یہ عنوان ہوتا
حکم علیہ العالیہ نورجہان بیگم بادشاہ اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جہانگیر فقط نام کو بادشاہ رہ گیا اور

اکثر فرمایا کرتے کہ مینے سلطنت نورجہان کو دی سوا ایک سیر شراب اور آدھ سیر کباب کے اور کچھہ درکار نہین اس بیگم کی خوبیونکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا کہ بالکل خیر تھی جو کوئی اپنی حاجت بیگم سے عرض کرتا اوسکی مراد حاصل ہوتی اور جو اوسکی جناب مین پناہ لاتا آسیب ظلم و رنج سے محفوظ رہتا جہان تیمور لڑکی کسیکی سنتی اوسکا نکاح اپنے پاس سے کرادیتی تھی اور جہیز اوسکے لائق عنایت کرتی اور اوسکے خاندان سے خلق اللہ کو بہت نفع ہوا توزک جہانگیری یہان سے ترجمہ حالات نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی کا ہی جو اونیسوین سال جلوس تک خود بادشاہ نے لکھے تھے اور پھر حسب الحکم معتمد خان نے

لکھکر تمام کیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالے جل شانہ کی عنایت بے نہایت سے پنجشنبہ کے دن کہ ایک ساعت پنجومی گذری تھی آٹھوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کے سنہ ایکہزار چودہ ہجری مین دار الخلافت اگرہ مین بیچ عمر اڑتیس سال کے تخت سلطنت پہ بیٹھے جلوس کیا میرے والد بزرگوار کا جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دلبند زندہ نہ رہتا تھا اسواسطے ہمیشہ اولیاء اللہ سے اس بات کی دعا طلب کرتے تھے چونکہ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سرچشمۂ اولیاء ہند کے ہین تو واسطے حصول اس امر کے نیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالے مجکو فرزند باحیات عنایت کرے تو مین اگرہ سے آپ کے روضۂ متبرکہ تک کہ ایک سو چالیس کوس تک ہی از روے اخلاص پیادہ پا جاؤنگا اور سنہ نوسو ستر ہجری مین چہارشنبہ کے دن ستروین تاریخ ربیع الاول کی تھی سات گھڑی دن چڑھے چوبیسوین درجہ مین طالع میزان کے اللہ تعالے نے مجکو پیدا کیا اور جن دنون کہ میرے باپ کو فرزند کی خواہش تھی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر سیدہ سیکری کے پہاڑ مین قریب اگرے سے رہتے تھے اور وہان کے لوگ اون سے اعتقاد بہت رکھتے تھے تو میرے باپ نے اونکا حال و کمال سنکر ملاقات کی اور ایک دن حالت بیخودی مین پوچھا کہ حضرت میرے کہ لڑکے ہونگے حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے بخشندہ بے منت تمکو تین فرزند عنایت کرے گا میرے باپ نے کہا کہ مینے نذر کیے کہ پہلے لڑکے کو تمھارے دامن تربیت مین سونپونگا اور تمھاری شفقت اور مہربانی کو اوسکا مربی کرونگا اون ولی اللہ نے اس بات کو قبول فرمایا اور اپنی زبان گوہرفشان سے ارشاد کیا کہ مبارک ہو مینے بھی اوسکو اپنا ہمنام کیا جب میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب پہونچا تو اونکو حضرت شیخ کے گھر بھیجدیا کہ ولادت میری اونکے گھر مین واقع ہو اور بعد میرے پیدا ہونے کے میرا نام محمد سلیم رکھکر سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سے باتون مین شیخو یا کہا کرتے تھے پھر میرے باپ نے موضع سیکری کو کہ مولد میرا ہی مبارک جانکر اپنا پایۂ تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ سال کے عرصے مین وہ سب جنگل اور ریدان کہ درندون کا مسکن تھا ایک عمدہ شہر مشتمل اوپر باغات اور عمارات لطیفہ کے ہوگیا اور بعد فتح گجرات کے اوسکا نام فتحپور رکھا جب مین بادشاہ ہوا تو میرے دلمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام مین شبہہ پڑتا ہی رومی بادشاہون کے نام کا توفیب سے میرے دل مین آیا کہ بادشاہونکا کام جہانگیری ہی اپنا نام جہانگیر کرون اور چونکہ تخت نشینی میری اول دنون مین کہ وقت نوروز ہی واقع ہوئی ہی تو خطاب اپنا نورالدین کردون اور ایام شاہزادگی مین دانایان ہند کی زبان سے مینے سنا تھا کہ بعد اکبر شاہ کے نورالدین نام ایک شخص حاکم ہوگا یہ بات بھی میرے ذہن مین تھی اسواسطے مین نے نورالدین جہانگیر بادشاہ اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چونکہ مین اگرہ مین تخت نشین ہوا ہون اسواسطے ضرور ہی کہ کچھہ حالات اوس

سنہ ۱۴ سنہ

ذکر حالات شہر آگرہ و حصنا

شہر کے لکھون یہ آگرہ ہندوستان کے اگلے شہرون سے ہی جمنا کنارے اسمین ایک پرانا قلعہ تھا میرے باپ نے پہلے میرے قولسے اوسکو گرا کر نیا قلعہ سرخ پتھر کا بنوایا کہ سیاح لوگ اوسکے مثل نہین بیان کرتے پندرہ سولہ سال مین تمام ہوا اوس مین چار دروازے اور دو کٹہرکیان ہین پینتیس لاکھ روپے کہ اوسکے اکیسو پندرہ ہزار طومان رائج ایران اور ایک کرور پانچ لاکھ خانی بحساب توران ہوتے ہین اسکی تعمیر مین صرف ہوے ہین دونون طرف دریا کے اس شہر کی آبادی ہی پچھم طرف آبادی زیادہ سات کوس کے دور مین ہی طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہی اور دریا سے پورب کی طرف کی آبادی کا دوڈھائی کوس کا ہی طول ایک کوس اور عرض آدھے کوس کا لیکن کثرت عمارات اسقدر ہی کہ عراق اور خراسان اور ماوراالنہر کے مانند چند شہرون آباد ہوین اکثر سہ منزلہ اور چار منزلہ مکان ہین اور مخلوق اسقدر ہی کہ راستون مین لوگ بدشواری چلتے ہین ایام تعلیم ثانی کے آخر مین واقع ہی پورب طرف اوسکے ولایت تنوج اور پچھم مین ناگور اور اوجین سنبھل اور دکھن مین چندیری واقع ہی **ہندوون کی کتابون مین** ہی کہ ابتدا دریاے جمنا کی ایک پہاڑ سے ہی جسکا نام کلند ہی کہ وہان آدمی بسبب کثرت سردی کے جانہین سکتے ہوا اگرے کی گرم و خشک ہی طبیب کہتے ہین کہ یہ ہوا روح کو تحلیل کرتی ہی اور ضعف لاتی ہی اکثر طبیعتون مین ناموافق ہی مگر بلغمی اور سوداوی مزاجون کو نقصان نہین کرتے اور سیوا سطے جن جانورون کا ایسا مزاج ہی مثل ہاتھی اور بھینس کے اس آب و ہوا مین خوش رہتے ہین پہلے سلطنت لودی پٹھانون سے آگرہ بہت آباد تھا اور ایک قلعہ بھی وہان تھا چنانچہ مسعود سعد سلمان نے اپنے قصیدے مین کہ بیچ مدح محمود پسر سلطان ابراہیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی کے اوس قلعہ کے فتح مین لکھا ہی یہ شعر ہی ؎ حصار آگرہ پیدا شد از میانۂ گردو ۔ بسان کوہ برو بارہاے چون کہسار ۔ جب سلطان سکندر لودی نے گوالیار کے لینے کا ارادہ کیا تو دہلی سے کہ پاے تخت سلاطین دہلی کا تھا آگرے مین آیا اور اپنا رہنا یہان مقرر کیا اور اوس دن سے آگرہ مین آبادی بڑھی اور سلاطین دہلی کا پاے تخت ہوا جب اللہ تعالے نے سلطنت ہند کی اپنی عنایت اور کرم سے میرے خاندان مین عنایت کی تو حضرت فردوس مکانی بابر شاہ نے بعد شکست دینے ابراہیم شاہ بن سکندر لودی کے اوسے جانے نہ دیکے اور بعد فتح کرنے رانا سانگا کے کہ ہندوستان کے سب راجون مین بڑا تھا جمنا کے پورب طرف ایک اچھی زمین دیکھکر مربع باغ لگایا کہ ویسا عمدہ باغ اور کہین بیان نہین کرتے اور نام اوسکا گل افشان رکھا اور مختصر عمارت سنگ سرخ کی وہان بنائی اور اوس باغ کی ایک جانب مین مسجد بنوائی اور خیال تھا کہ مکانات کثیر بنواوین مگر چونکہ عمر نے وفا کی اسواسطے وہ آرزو ظہور مین نہ آئی اس کتاب مین جہان لفظ صاحب قران کا لکھا جاویگا مراد اوس سے امیر تیمور کورکان ہین اور فردوس مکانی سے مراد حضرت بابر شاہ اور جنت آشیانی اشارہ ہی حضرت ہمایون بادشاہ سے اور عرش آشیانی اشارہ میرے والد ماجد کی جلال الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی سے فرخ پوزہ اور انبہ اور باقی میوہ آگرہ اور اوسکے اطراف مین خوب ہوتے ہین اور مجھے تمام میوے مین انبہ کی طرف کمال رغبت ہی میرے والد عرش آشیانی کے وقت سے ولایتی میوے جو ہندوستان مین نہین ہوتے یہان اکثر ملتے تھے ان مین سے انگور کے اقسام صاحبی اور حبشی اور کشمشی یہان کے شہرون مین ہونے لگے چنانچہ لاہور کے بازار مین درمیان فصل کے تمنا چاہین ہر قسم کے ملتے ہین اور منجملہ یہان کے میوون کے اناس ہی کہ فرنگیون کے شہر سے آیا ہی خوشبودار اور خوش مزہ ہی تو آگرہ کے گل افشان باغ مین ہر سال کئی ہزار روپے ترتے ہین اور خوشبو مین ہند کے پھولون کو تمام جہان کے پھولون پر ترجیح ہی اور کئی پھول مین کہ تمام دنیا مین اور کہین اونکا نام و نشان نہین اول گل چنبیلی کہ ایک پھول نہایت خوشبودار اور لطیف ہی زعفران کے پھول سے مشابہ لیکن چنبیلی کا رنگ

ندد ہائل بسفیدی ہو درخت اوسکا بہت خوشنما اور کلان اور پر برگ و شاخ سایہ دار ہی بہار کے موسم مین اسکا ایک درخت بالغ کو معطر کرتا ہی دوسرا گل کیوڑہ خوشبو اوسکی ایسی تیز ہی کہ مشک کی بو سے کم نہین اور رائی بیل کہ بوہین سفید چمبیلی ہی پتے اوسکے دو تین طبقے اپسمین ملحوظ ہوتے ہین اور مولسری کہ اوسکا درخت بھی بہت خوبصورت اور سایہ دار ہی اور بو اوسکی بہت پسند دل کی ہی اور گل سیوتی کہ کیوڑے کی طرح ہی مگر کیوڑہ خاردار ہوتا ہی اور سیوتی بے خار رنگ مین مائل بزردی اور کیوڑہ سفید رنگ ان سب پھولون سے اور چنبیلی سے کہ ولایت مین یاسمن سفید کہتے ہین تیل خوشبودار تیار ہوتے ہین اور بہت سے پھول ہین کہ اونکے ذکر مین طوالت ہی اور عمدہ درختون سے یہان کے سرو صنوبر او چنار اور مفید آر او بید مولہ کہ ہر گز ہندوستان مین نہوتا تھا اب بہت ملتا ہی اور صندل کا درخت کہ جزائر مین ہوتا تھا اب باغون مین لگتا ہی اگرہ کے رہنے والے لوگ کسب و ہنر اور طلب علم مین بہت کوشش رکھتے ہین اور ہر دین و مذہب کے لوگ یہان رہتے ہین **بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹھکر پہلے سب کام سے تمام ملک مین جاری کیے گئے بعد جلوس کے** پہلا حکم کہ کیے صادر کیا لٹکانا زنجیر عدالت کا تھا کہ اگر عدالت والے لوگون کے انصاف مین سستی اور طرفداری کرین تو وہ مظلوم لوگ اس زنجیر کو ہلا دیا کرین تا مین اوسکی آواز سے مطلع ہوکر خود اونکی فریاد رسی کرون اور صورت اوس زنجیر کی یہ ہی کہ بیٹے حکم دیا تا سونے کی تیس گز لمبی ایک زنجیر بنا دین اور سات گھنٹے اوسمین ہون کل وزنی چار من ہو اونکے کہ تیس من عراقی ہوتے ہین ایک سرا اونکا کنگورے مین قلعے کے شاہ برج سے باندہ دو اور دوسرا سرا دریا کے کنارے پتھر کا ستون کھڑا کرکے باندہ دیا اور سوا اسکے بارہ حکم فرمائے کہ تمام ممالک محروسہ مین اونپر عمل ہو اور ہر عامل اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کرے **حکم اول** پہلے محاسبہ کی مہینے کہ محصول رستون مین اور دریاؤن پر کسی چیز پر نہ لیا جاوے اور چنگی اور باقی آئین جو جاگیرداروں نے ہر صوبہ مین اپنے فائدون کو مقرر کیے ہین ایک سخت موقوف کی جاوین **حکم دوم** دوسرا یہ کہ جن راہون مین چوری اور ڈاکا پڑتا ہو اور وہ جگہہ آبادی سے دور ہو تو اوسکے اطراف کے جاگیردار اوس میدان و جنگل مین سرائے اور مسجد اور چاہ بنوا دین کہ باعث آبادی کا ہو اور وہان لوگ رہا کرین اور اگر ایسا مقام پرگنہ خالصہ مین ہو تو عامل وہان کا کام کرے اور رستون مین سود اگرون کے مالونکو اونکی رضامندی اور اجازت کے نکھولا کرین **حکم سوم** تیسرے یہ کہ تمام ممالک محروسہ مین مسلمان یا ہندو جو کوئی مر جاوے تو اوسکا مال و اسباب اوسکے وارثون کو دے دیا کرین اور کوئی سرکاری آدمی اوسمین کچھ دخل نہ کیا کرے اور اگر اوس متوفی کا کوئی وارث نہو تو واسطے حفاظت اور ضبطی اوس مال کے سرکار کیطرف سے عامل مشرف اور تحویلدار علحدہ مقرر کرے کہ اوس مال کو جمع کرکے مصارف شرعی مین مثل بنا مسجد اور سرائے اور پل اور تالاب اور چاہون مین صرف کیا جاوے نہ سرکاری کامون مین **حکم چہارم** چوتھے یہ کہ شراب اور ڈوربہرہ اور تمام نشے کی چیزین جو شریعت مین منع ہین کوئی نہ بناوین اور نہ بیچنے پاوے اور باوجودیکہ مین خود شراب پیتا ہون اور اٹھارہ برس کی عمر سے اب تک کہ آٹھہ اور تیس سال کا ہون اوسکو کبھی ترک نکیا اور اول مین نے باعث حرص کے کبھی کبھی بیس پیالہ تک دو آتشہ عرق نوش کیا ہی لیکن جب سمجھ مین اوسکا انتقام و کمال ہوا تو مہینے اوسکو کم کرنا شروع کیا سات برس کی عرصے مین پانچ چھ پیالے تک آیا اور پہلے وقت بھی مختلف تھے کبھی رات کبھی دن کبھی صبح کبھی شام آخر کو وقت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت مین خرابی نہو اور اب بالکل چھوڑ دی ہی فقط بضم طعام کے واسطے پیتا ہون اور روا اور اس بات کا نہین کہ اور کوئی نشے پیوے **حکم پنجم** پانچوین یہ کہ کسی شخص کے گھر نزول نہ کرین اور سرکاری نہ بناوین کہ مخلوق کو بے گھر اور بے در کے کرنا بہتر نہین **حکم ششم** چھٹا یہ کہ منع کر دیا مہینے کہ کوئی شخص کسیکی ناک اور کان کسی گناہ مین نہ کاٹا کرے اور خود مہینے بھی اللہ تعالے سے نذر کی ہی کہ کسیکو یہ سیاست نہ کرون گا کیسا ہی گناہ

کیے بلکہ اور تعزیرا و سپر موافق شریعت کے جاری کرونگا حکم ہفتم ساتوین یہ حکم کیا مینے کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگیر دار زمین رعایا کی زبردستی سے نہ لے اور اوسکو چھوڑا کر آپ نہ بونے پاوے حکم ہشتم آٹھوین یہ حکم دیا مینے کہ عامل خالصہ اور جاگیر دار جہان کہین ہون مجھ سے اجازت بادشاہی آپسمین نسبت اور قرابت نکیا کرین حکم نہم نوین یہ کہ بڑے بڑے شہرون مین شفاخانے بنوائے جاوین اور طبیب بیمارون کے علاج کو مقرر ہون اور جو کچھ خرچ اونکی نوکری اور دوا اور خوراک مین صرف ہو سب سرکار سے حاصلات سے ملا کرے رعایا سے نہ تحصیل کیا جاوے کہ اوسکی برکت خاص واسطے میرے ہو اور رعایا تکلیف سے بچین حکم دہم دسوان حکم یہ کہ موافق طریقہ میرے باپ کے ہر برس ربیع الاول کی اٹھاروین تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن ہے بعد ہر سال کے ایک دن قرار دیکر تمام عملداری مین ان دنون جانور ذبح نہوا کرین اور ہر ہفتے مین بھی دو دن منع کیا ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہے اور ایک اتوار کہ میرے باپ کی پیدایش کا دن ہے حکم یازدہم گیارہوین بطریق عموم مینے حکم کیا کہ عہدے اور جاگیرین میرے باپ کی وہی ہوین اور تمام نوکر برقرار ہین اور بعد اسکے مینے جسکو چاہا بقدر حال اور موافق رتبہ منصب اور جاگیرین زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ ہزاری سے لیکر تیس چالیس ہزاری تک عنایت کیے اور روزینہ اور چندے احدیون کے دس سے پندرہ تک اور ماہانہ کل شاگرد پیشہ کا دس بارہ تک معین فرمایا اور چندے واسطے بیگمات اور والدہ کی حرمون کے موافق اون کے حال کے رکھا اور جسکو حاجت زیادہ دیکھی اوسکا اضافہ کیا اور روزینہ علما اور فقرا کا کہ شکر دعا کا ہے تمام ملک مین موافق اونکے اگلے اوستادون کے بحال رکھے اور میر صدر جہان کو کہ سید صحیح النسب سے ہندکے ہے اور میرے باپ کے قدیمین عہدہ صدارت کا کرتے تھے اونکو مقرر کیا مینے کہ ہر روز ارباب استحقاق اور اہل حاجات کی تحقیق کیا کرین اور خود ملاحظہ کرین کہ جسپر تکلیف ہو بادشاہی مال سے اوسکی مدد کیجاوے حکم دوازدہم بارہوین یہ کہ بعد تخت نشینی کے جو قیدی قلعون اور جیلخانون مین بہت دنون سے قید تھے اونکو مینے رہا کر دیا۔ اور ساعت نیک مین مینے حکم کیا کہ سکہ میرے نام کا جاری کرین اور پہلے اشرفی پر سکہ جاری کیا اور سونا چاندی مختلف وزنون کے لیکر سکہ سے مزین کین اور ہر ایک کا جدا جدا نام رکھا چنانچہ سو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور بیس تولہ والی کا نور دولت اور دس تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور مہر اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چھ ماشہ والی کا نور افشانی اور تین ماشہ والی کا روانی نام مقرر فرمایا یہ اقسام اشرفیون کے تھے اور چاندی کے اقسام سے جن پر سکہ لگا تو سو تولہ والے کا کوکب طالع اور پچاس تولہ والی کا کوکب اقبال اور بیس تولہ والے کا کوکب مراد اور دس تولہ والے کا کوکب بخت اور پانچ تولہ والے کا کوکب سعد اور ایک تولہ والے کا جہانگیری اور چھ ماشہ والے کا سلطانی اور تین ماشہ والیکا تاری اور تولہ کے دسوین حصے والے کا خیر قبول نام رکھا اور پیسے بھی تانبے کے اسی حساب سے سکہ لگائے گئے کہ ہر ایک کو نئے نام سے مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی پر یہ ابیات آصف خان کو فرمائے کہ کندہ کراوے اور دوسری طرف دوسری بیت کہ جس سے تاریخ سکہ کی نکلے بیت نور برزر کلک تقدیر پرقمزد شاہ نورالدین جہانگیر پادشاہ اور درمیان ان دونون مصرعون کے کلمہ تحریر کیا اور دوسری طرف شعر تاریخی تھا بیت شد چو خور زین سکہ نورانی جہان پر آفتاب مملکت تاریخ آن پا اور درمیان ان دونون مصرعون کے ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس لکھوایا اور سکہ نور جہانی کا کہ بجاے اشرفی معمولی کے مروج ہوا سپر امیر الامرا کا یہ شعر لکھوایا بیت روی زر را ساخت نورانی برنگ مہر ماہ پادشاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ کہ ایک ایک مصرع اس شعر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیری پیسہ بھی کہ روپیہ کی جگہ مروج ہے مانند نور جہانی کے سکوک ہوا اور مراد تولہ سے اڑھائی مثقال معمول ایران اور توران کی ہے اور مبتین تاریخین میرے جلوس

کی مورخون نے کہی ہین مینے اون سب کا لکھنا مناسب نجانا یہی ایک تاریخ مکتوب خان دارو غہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کے کہ میرے
بندگان قدیم سے ہین کہی ہوئی یہان لکھتا ہون ؎ صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر پ باعدل و داد نشست بتخت کامرانی پ اقبال
وبخت و دولت فتح و شکوہ و نصرت پ پیشش کمر بخدمت بستہ بشادمانی پ سال جلوس شاہی تاریخ شد چو بنہاد پ اقبال سرپائی صاحبقران
ثانی پ اور مینے فرزند خسرو کو ایک لاکھ روپیہ مرحمت کیے کہ باہر قلعے کے منعم خان خانخانان کے مکان کو اپنے واسطے درست کرلے اور حکومت
اور افسری ملک پنجاب کی سعید خان کو کہ امرے معتبر اور میرے باپ کے نسبت والون مین سے ہے عنایت کی اصل اوسکی فعل ہے
اوسکے بزرگوار ون نے میرے بزرگون کی خدمت کی ہے اور اوسکی رخصت کے وقت جب مینے سنا کہ اوسکے خواجہ سرا ظلم مین اور مسکین
اور غریبون کو ستاتے ہین تو مینے کہلا بھیجا کہ میرے عدل مین کسیکی رعایت نہین اور میرے انصاف کی ترازو مین چھوٹے بڑے سب
برابر ہین اگر اب تمھارے لوگون سے کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو مین واجبی سزا دونگا ہرگز انصاف مین رعایت نہ کی جاویگی اور
شیخ فرید بخاری کو کہ میر بخشی میرے باپ کا تھا خلعت اور شمشیر مرصع اور دوات و قلمدان مرصع عنایت کرکے اوسی خدمت پر بحال رکھا اور اوسکے
اوسکے عزت بڑھائی کہا مینے کہ تجکو صاحب سیف و قلم جانتا ہون اور قسم کو کہ آخر عہد مین میرے باپ نے وزیر خانی کا خطاب دیا تھا
اور وزارت سلطنت کی عنایت کی تھی اوسی خطاب اور منصب اور خدمت پر ممتاز رکھا اور خواجہ فتح اللہ کو بھی خلعت و کمر مرصع ساتھ
بخشی رکھا اور عبد الرزاق معموری کو بھی باوجودیکہ بے سبب شہزادگی کے ایام مین میر بخشی تھا اور بے رخصت بھاگ کر میرے باپ کے پاس
چلا گیا تھا اوسکی تقصیرون پر خیال نکیا اور عمدہ آتش بیگی کا کہ میرے باپ کا پایا تھا اوسی عہدے پر سرفراز رکھا اور دوسرے عہدے
والون کو اندر اور باہر کے اپنے باپ کے وقت کے موافق عہدون پر بحال رکھا اور شریف خان کو کہ لڑکپن سے میرے ساتھ پڑھا تھا
اور شہزادگی مین اوسکو خانی کا خطاب دیا تھا اور جب الہ آباد سے مین اپنے والد بزرگوار کی خدمت فیضصدرت مین آیا تھا تو اوسکو
مین نقارہ اور توغ عنایت کرکے منصب دو ہزاری اور پانصدی سے سرفراز اور صوبہ بہار کا حاکم کرکے اودھر روانہ کیا تھا
بعد پندرہ دن کے میرے جلوس سے چوتھی رجب کو جب خدمت مین آیا تو اوسکے آنے سے مجکو کمال خوشی ہوئی کہ اوکی حسن صحبت
کے سبب سے مین اوسکو بجاے اپنے فرزند کے جانتا ہون اور یار و مصاحب سمجھتا ہون چونکہ اسکے عقل و اخلاص اور کاردانی
پر مجھکو اعتماد کامل تھا اسواسطے اوسکو وکیل اور وزیر اعظم کرکے خطاب امیر الامرائی کا کہ نوکرون مین کسیکا خطاب اوس سے زیادہ نہین
تھا دیا اور سات ہزاری ذات اور سوار کے عزت بخشی وہ لائق اس بات کے کہ منصب اوسکا اس سے زیادہ ہو لیکن جب
اوسنے عرض کی کہ جب تک مجھسے کوئی کام عمدہ نہ بن آوے اس سے زیادہ نہین چاہتا ہون اسواسطے اسیقدر مقرر رہا اور جو اخلاص میرے
باپ کے نوکرون کا بخوبی معلوم نہوا تھا اور بسبب اپنی بعضی تقصیرون کے کہ خلاف مرضی خدا اور لوگون کے اون سے صادر ہوئی
تھین شرمندہ اور خجلت زدہ تھے باوجودیکہ جلوس کے دن سبکی تقصیرین معاف کرکے اپنے دل مین اقرار کیا تھا کہ گذری
باتون کا لوگون سے خیال نکرون لیکن باعث وہم شرارت کہ ان لوگون سے مجکو تھا اسواسطے امیر الامرا کو انکی طرف سے
نگہبان اور محافظ اپنا مقرر کیا اگرچہ حافظ اور نگہبان سبکا خصوصًا بادشاہون کا باعث آرام جہان کے ہین حقیقت مین اللہ تعالے
سبحانہ ہے اور اوسکے بعد خواجہ عبد الصمد کو کہ فن تصویر مین بے مثل ہی ہمایون بادشاہ نے اوسکو خطاب شیرین قلم کا دیکر اپنے
دربار مین حکم بیٹھنے کا دیا تھا شیراز کے شرفا سے ہے اور میرے باپ بھی اوسکی خدمت کی جہت سے عزت اور حرمت بہت کرتے
تھے اور راجہ مانسنگھ کہ میرے باپ کے عمدہ اور معتبر امیرون سے ہے اور اس خاندان سے اوسکو کئی نسبتین ہین چنانچہ
اوسکی پھوپھی میرے والد کے گھر مین تھی اور اوسکی بہن سے مینے نکاح کیا ہے کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النسا بیگم بڑا بیٹا میرا

اوسی سے پیدا ہوا ہی تو اوسکو بدستور سابق حاکم صوبۂ بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی بعضی باتون سے گمان اس عنایت کا اپنے حق مین نرکھتا تھا خلعت چارقب اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا دیکر سرفراز کیا اور بنگالے کیطرف کہ جگہ پچاس ہزار سوار کی ہی روانہ کیا اور سکا باپ راجہ بھگوانداس اور دادا راجہ بہارامل اوسنے پہلے سب کچھوا ہہ راجپوتون مین میرے باپ کی متابعت اور شرف بندگی حاصل کی ہی درستی اور اخلاص اور شجاعت مین تمام اپنی قوم سے زیادہ ہی اور بعد میرے جلوس کے جب سب امرا اپنی جماعتون سے میری درگاہ پر حاضر ہوئے تو دل مین آیا کہ اس لشکر کو اپنے فرزند سلطان پرویز کے ہمراہ جہاد کی نیت سے رانا کی لڑائی کو بھیجون کہ ولایت ہندوستان مین سرکش اور باغی تھا اور نہ اپنے باپ کے وقت مین کئی بار اوسپر فوج کشی کی گئی لیکن سزاوار قعمی اوسکی نہوئی اس خیال سے نیکسعادت مین فرزند پرویز کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور تسبیح مروارید کہ بہتر لعلون سے بنی تھی قیمتی بہتر ہزار روپے کے اور گھوڑے عراقی اور ترکی اور نامی ہاتھی دیکر اوس طرف رخصت کیا اور بیس ہزار سوار جرار ہمراہ عمدہ امرا اور سردارون کے اس خدمت پر مقرر کیے اول آصف خان کو میرے باپ کا مقرب مصاحب تھا مدت تک بخشی گری کی تھی اور پھر مستقل دیوان ہوا تھا سو مہینے اوسکا درجہ بڑھا کر مرتبہ وزارت بخشا اور ڈھائی ہزاری بڑھا کر منصب پنجہزاری دیکر اوسکو شہزادہ پرویز کا اتالیق کیا اور خلعت اور شمشیر مرصع اور گھوڑے اور ہاتھی سے سربلند فرمایا اور سب چھوٹے بڑے منصب دارونکو حکم کیا کہ کوئی کام مٹے صلاح اور مشورہ اوسکے کرین اور عبدالرزاق معمور کو بخشی اور مختار بیگ عموی آصف خان کو دیوان پرویز کا کیا اور راجہ جگناتھ کہ پسر راجہ بہارامل کو کہ منصب پنجہزاری رکھتا تھا خلعت اور شمشیر مرصع عنایت کی اور رانا شنکر کو کہ چچازاد بھائی رانا کا ہی اور میرے باپ نے اسکو رانائی کا خطاب دیا تھا اور چاہا تھا کہ ہمراہ شہزادہ خسرو کے رانا کی لڑائی کو روانہ کرین لیکن انھین دنون انتقال فرمایا سو مہینے اوسکو خلعت اور تلوار مرصع دیکر ہمراہ کیا اور مادھوسنگھ کو کہ بھتیجا مانسنگھ کا ہی اور راولسال درباری کو کہ یہ دونون حاضر باش دربار کے ہین اور سیکھائی راجپوتون مین سے میرے باپ کے معتمد اور سہزاری منصب والے تھے نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ مین شہزادگی مین اوسکو شیر خان کہتا تھا پانصدی سے منصب سہزاری اور پانصدی کا بڑھا کر امتیاز دیا دہ کیا اور یہ شیر خان صاحب بڑا دانا ہی اور اُدب کی نوکری مین ایک ہاتھہ اوسکا زخم شمشیر سے جدا ہو گیا تھا اور شیخ عبدالرحمان پسر شیخ علامی ابوالفضل اور مہاسنگھ نوسہ راجہ مانسنگھ اور زاہد خان پسر صادق خان اور وزیر جمیل اور قمر خان نرکمان کہ ہر ایک انمین کا دوہزاری منصب رکھتا تھا مہینے اکی خلعت اور گھوڑے دیکر روانہ کیا اور منوہر کہ قوم کچھواہہ مین سیکھا وت ہی اور میرے باپ لڑکپن مین اوسپر بہت عنایت کرتے تھے اور فارسی زبان سکھائی تھی کہ بسبب لیاقت کے اوس قوم کے انمین معلوم ہوتا اور یہ فارسی شعر اوسکا ہی ؎ غرض ز خلقت سایہ ہمین بود کہ کسی نہ بود کہ حضرت خورشید پای خود نہ نہد ہوا اوسکو بھی اس لشکر مین روانہ کیا اگر تفصیل سب منصبداروں اور نوکرون کی بیان ہو تو ذکر دراز ہوگا اور بہت امرا اور خان زادے اور راجپوت اسکام مین آپ وخویشت دیکر ہمراہ کئے اور ایکہزار احدی یعنی یکے بھی مہینے ہمراہ کیے غرضکہ ایک ایسی فوج آراستہ ہوئی کہ اگر توفیق الٰہی اونکے شامل حال ہو تو ہرایک سو اور باد شاہ سے لڑ سکتے ہین اور جو ایام شہزادگی مین بنظر احتیاط اپنی مہر میر الامرا کو سپرد کی تھی اور جب وہ صوبہ بہار کو رخصت ہوا تو وہ مہر شہزادہ پرویز کو عنایت کی اب کہ پرویز کو رانا کی لڑائی پر بھیجا تو پھر وہ سب قوم میر الامرا کو دی گئی یہ پرویز زین خان کوکہ کی دختر سعادت اختر سے کہ نسب مین مقابل مرزا عزیز کوکہ کا ہی میرے باپ کے چونتیسوین سال جلوس کابل مین دو برس دو مہینے بعد وداع دست خسرو سے پیدا ہوا ہی اور بعد میری کئی اولاد کے کرسمی بیگم سے کہ قوم راٹھوڑ کی ہی ایک دختر بہارا نام بیگم پیدا ہوئی اور جلگت گسائین دختر راجہ موتھہ سے سلطان خورم پینتیسوین سال جلوس میرے باپ کے مطابق سنہ نوسو ننانوے ہجری کے لاہور مین متولد ہوا اور روز بروز اوسکی ترقی ہوتی گئی سب اولاد مین اوسنے میرے والد کی خدمت بہت کی

اور وہ خورم سے اسقدر خوش تھے کہ بارہا مجھے خطاب عطا فرمایا کرتے اور فرماتے کہ اسکو تیری اولاد سے کچھ نسبت نہیں یہ میرا فرزند حقیقی ہی اور بعد اسکے کہ چند اولاد نے میری لڑکپن مین وفات پائی تو ایک مہینے مین خواصون سے دو لڑکے پیدا ہوے یعنی ایک کا جہانداراور دوسرے کا شہریار نام رکھا اور انھین دونون عرضداشت سعید خان کی واسطے رخصت مرزا غازی کے کہ ملک ٹھٹھہ کے امیر تھے گرفتاری مینے حکم دیا کہ جو میرے والد نے اونکی بہن کو فرزند خسرو کے واسطے نامزد کیا ہی تو انشاء اللہ تعالے بعد فراغت کے اسشادی سے رخصت دیجائیگی اور مینے جلوس سے ایک سال پہلے دل مین اقرار کیا تھا کہ جمعہ کی رات کو شراب نہ پونگا اللہ تعالی سے امیدوار ہون کہ ہمیشہ مجکو اس ارادے پر قائم اور ثابت رکھے اور تیس ہزار روپیہ مینے مرزا محمد رفیع بخاری کو دیے کہ وہ فقرا اور مساکین کو تقسیم کردے اور وزارت آدھے ممالک محروسہ کی خان جگ کو کہ ایام شہزادگی مین مینے اوسکو خطاب وزیر الملکی سے سرفراز کیا تھا اور آدھے کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید بخاری کو کہ چار ہزاری تھا پنجہزاری کیا اور راماداس کچھواہہ کہ پروردہ عنایت میرے باپ کا دو ہزاری منصب والا تھا منصب شش ہزاری سے معزز کیا اور مرزا رستم پسر مرزا حسین کو کہ پوتا شاہ اسمٰعیل حاکم قندھار کا ہی اور عبدالرحیم خان خانان بیرم خان اور اوسکے دونون بیٹے ایرج اور داراب اور باقی امراے متعینہ دکن کو خلعت بھیجے اور برخوردار پسر عبدالرحمن مؤید بیگ کو کہ مدت سے طلب حاضرگاہ ہوا تھا حکم دیا کہ پھر اپنی جاگیر کیطرف لوٹ جاوے اب سے دور ہونے حکم جہانگیری بزم شاہی مین پذیرائی شوق کو مانع نہین دیوار و در پر بعد ایک مہینے کے جلوس مبارک سے لال بیگ سے کہ ایام شہزادگی مین مینے اوسکو خطاب بازبہادری کا دیا تھا سعادت ملازمت کی حاصل کی ڈیڑھ ہزاری سے اوسکو منصب چار ہزاری عنایت کرکے سات حکومت صوبہ بہار کے سرفراز کیا اور بیس ہزار روپے عنایت کیے یہ باز بہادر ہمارے سلسلے کے خاص بندون مین ہی اوسکا باپ نظام نام حضرت ہمایون شاہ کا کتاب دار تھا اور کیشو داس مارو کہ میرٹھہ کے راجپوتون مین سے ہی اور اخلاص و نیازمندی اور ون سے زیادہ منصب ڈیڑھ ہزاری مع اصل و اضافہ دیگر ممتاز کیا علما اور مشایخ اسلام کو حکم دیا کہ اسماے مفردہ الٰہیہ کو تلاش کرکے جمع کرین تا واسطے حفظ کے آسان ہون اور مین اپنا ورد مقرر کرون اور جمعہ کی راتون کو مینے علما اور سادات اور مشایخ کے ساتھہ مجلس مقرر کی اور قلیچ خان کو کہ میرے باپ کے قدیمون سے تھا حکومت صوبہ گجرات کی دیگر روانہ کیا اور ایک لاکھہ روپیہ بطریق مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور میران صدر جہان کو کہ مین جب لڑکپن مین شیخ عبدالغنی سے چہل حدیث پڑھتا تھا تو اونکو بجاے خلیفہ اپنا سمجھتا تھا چونکہ اتبک نیازمند اخلاص مین ثابت رہے تو منصب اونکا دو ہزاری سے چار ہزاری مقرر کیا اور جو کہ میری والد کی بیماری مین کہ مین شہزادہ تھا اور ارکان دولت کی صلاح بدل گئی تھی اور چاہتے تھے کہ خرابی برپا کرین مجھسے وفاداری اور جان سپاری مین کچھہ قصور نکیا اور عنایت نیکیہ کہ بہت دنون میرے باپ کا دیوان توشہ خانہ کا تھا اور منصب ہفت صدی رکھتا تھا بجاے وزیر خان کے وزیر آدھے ممالک محروسہ کا مقرر کیا اور ساتھہ خطاب اعتماد الدولہ اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے معزز کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور راجہ بکرماجیت کو کہ ہندوستان کے معتبر راجون سے ہی اور رصد نجوم کے ہندین اوسنے بنائی ہی خطاب دیکر میرا تش اپنا بنایا یعنی افسری توپخانہ کی عنایت کی اور حکم کیا مینے کہ ہمیشہ توپخانے مین پچاس ہزار توپچی اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار رہین یہ بکرماجیت کھتری ہی میرے باپ کی خدمت مین فیلخانے کے داروغہ مشترقی سے خدمت دیوانی اور مرتبہ امرائی کو پہنچا تھا فن سپاہگری اور تدبیر جنگ خوب جانتا ہی بیرم پسر خان اعظم کو کہ دو ہزاری تھا منصب پانصدی اور اضافہ کیا اور

جو میرے دل مین یہ بات تھی کہ اکثر ملازم میرے اور میرے باپ کے اپنے مطالب سے کامیاب ہوں اسواسطے مینے بخشیون کو حکم کیا کہ جو شخص اپنے وطن مین جاگیر طلب کرے مجھسے عرض کرو تا مطابق تورہ اور قانون چنگیزی کے وہ زمین بموجب حال تنخا کے اوسکی جاگیر مین عنایت کیجاوے اور پھر وہ شخص تغیر اور تبدل سے بے خوف رہے میرے باپ دادا جسکو جاگیر بطریق ملکیت عنایت فرماتے تھے تو فرمان اوسکی سند کا ساتھ حال تنخا کے کہ عبارت شنجرفی مہر سے ہو مرتب کیا کرتے تھے مینے حکم کیا کہ جس جگہ کا عقد پر مہر لگا دین اوسکو طلا پوش کرکے وہ مہر لگایا کرین اور اب اوسکا نام تنخا سکھا اور مرزا سلطان پسر مرزا شاہ رخ کو کہ نبیرہ مرزا سلیمان کا ہی اولاد مرزا سلطان ابوسعید سے اور بہت دنون حاکم بدخشان تھا چونکہ اپنے اوبھائیون سے بتر ہوا اور اپنے باپ سے مینے اوسکو مانگ لیا تھا اور میری خدمت مین بڑھا ہی اور بجائے اپنے فرزندون کے اوسکو گنتا ہون ہزاری منصب سے سرفراز کیا اور بھاؤ سنگھ پسر راجہ مانسنگھ کو کہ اوسکی سب اولاد مین زیادہ قابل ہی دیڑھ ہزاری منصب مع اصل و اضافہ عنایت کیا اور نامہ بیگ پسر غیور بیگ کابلی کو کہ لڑکپن سے خدمت میرے دربار کی کرتا ہی اور شہزادگی سے اوسکو مرتبہ احدی سے بڑھا کر پانصدی تک پونہچایا ہی خطاب مہابت خانی کا دیکر ڈیڑھ ہزاری منصب دوالا کیا اور شاگرد پیشہ کی بخشی گری اوسکو عنایت کی راجہ نرسنگھ دیو قوم بندیلہ کہ میرا پرورش یافتہ ہی اور شجاعت اور نیک ذاتی اور سادہ دلی مین اپنے لوگون مین امتیاز رکھتا ہی سہ ہزاری کا منصب پایا اور باعث اوسکی ترقی اور عنایت کا یہ ہوا کہ آخر عہد مین میرے باپ کے شیخ ابوالفضل کہ شیخ زادون مین ہندوستان کے فضل و دانائی مین ممتاز تھا اور اخلاص و وفامندی اپنی نظر مبارک مین میرے باپ کی خوب طرح ثابت کی تھی جب سب طلب میرے والد کے دکن سے آنے لگا اور اوسکا دل مجھسے صاف نہوا تھا اور ظاہر و باطن میری طرف سے بالمین لگا تا تھا اون دنون فتنہ انگیزون کے باعث خاطر میرے باپ کی مجھسے رنجیدہ تھی تو یقین ہوا کہ اگر یہ خدمت مین پونہچا تو سب زیادتی کہ ورت خاطر کا ہوگا اور مجکو حضوری خدمت سے منع کرے گا چونکہ علداری اس نرسنگھ دیو کی اوسکی سرراہ تھی اور درگذار معلے سے اون دنون پھرا ہوا تھا سو اوسکو مینے کہلا بھیجا کہ اگر راہ گھیر کر اوسکو قتل کرے تو مجھسے بہتر رعایتین دیکھے گا جب ابوالفضل اوسکے ملک مین پونہچا تو اوسکو گھیر کر عالم تنہائی مین کہ سپاہ ہمراہی پیچھے تھی اوسکو قتل کیا اور اوسکا سر الہ آباد مین میرے پاس بھیجا اگرچہ یہ سب بموجب ناراضی میرے باپ کا ہوا لیکن بعد حاضر ہونے میرے کے رفتہ رفتہ وہ کدورت و رنج جاتا رہا اور میر صدرالدین قزوینی کہ شہزادگی سے میرا دولت خواہ بہتر خدمتگزار ہی ایکہزاری منصب بخشا اور داروغہ اصطبل کو حکم دیا کہ ہر روز تیس گھوڑے طویلہ شاہی کے ملاحظے مین واسطے بخشش اور انعام کے حاضر کیا کرے اور مرزا علی اکبر شاہی کو کہ جوانان قزلباش داغستان سے ہی چارہزاری منصب دیکر سرکار سنبل کو اوسکی جاگیر مین عنایت کیا ایکدن کسی تقریب مین مجھسے امیرالامرا نے یہ بات کہی اور مجکو بہت پسند آئی کہ دیانت و پیدا باقی کچھ خاص فقد و جنس مین نہین بلکہ ظاہر کرنا اوس بات کا جو دوستون مین نہو اور چھپانا اوس وصف کا کہ بیگانون مین ہو یہ بھی پیدا باقی اور برائی ہی حقیقت کی سچ بات ہی چاہیے کہ بادشاہون کے صاحبون کو آشنائی اور بیگانگی کا خیال نہو اور حال و وصف ہر کسیکا جیسا ہو ویسا ہی عرض کیا کرین اور مینے اپنے فرزند پرویز کو رخصت کے وقت کہا تھا کہ اگر رانا خود مع اپنے بڑے بیٹے کے کرن نام ہی تمھاری خدمت مین آوے اور اطاعت اور فرمانبرداری قبول کرے تو اوسکے ملک سے کچھ تعرض نکرنا اور غرض میری سے دو کام تھے ایک یہ کہ جو ہمیشہ تسخیر ولایت ماوراء النہر کی منظور میرے باپ کو تھی اور جب ارادہ فرمایا تو کوئی مانع و پیش آیا تو اگر اب کی یہ مہم کسی صورت پر قرار پکڑے اور خرخشہ دل سے دور ہو تو پرویز کو بجائے اپنے ہندوستان مین چھوڑ کر ساتھہ توفیق الہی کے روانہ اوس ملک موروثی کا ہون خاص کر ان دنون کہ کوئی حاکم مستقل وہان نہین باقی خان نے بھی کہ بعد عبداللہ خان اور عبدالمومن خان

اوسکے پسر کبیر سے تقال حکومت پایا تھا مرگیا اور ولی محمد خان اوسکے بھائی نے ابھی تک زور و بان نہین پایا ہے تو فتح وہان کی بسہولت ہو دوسرا مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کہ میرے والد کے روبرو تھی اسا اوس ملک کا قبضہ مین آیا اغاتا اللہ تعالی کی عنایت سے اوس ملک کو بھی تمام قبضۂ تصرف مین لاؤن امید تعالے کے کرم سے یہ ہے کہ یہ دونون مراد مجھے حاصل ہون ۹ ساتوین اقلیمین اگر لے بادشاہ کا تو بھی یہ سوچے کہ اقلیم اور لون پڑا اور مرزا شاہرخ نبیرہ مرزا سلیمان حاکم بدخشان کو کہ قرابت قریبہ سلسلے سے رکھتا ہے اور میرے باپ کی خدمت مین منصب پنجہزاری اوسکا تھا سو مہینے اوسکو منصب ہفت ہزاری کا بخشا اور یہ مرزا بہت آزاد وضع سادہ مزاج ہے میرے باپ اوسکو بہت عزیز کہتے تھے اور جب اپنے فرزندون کو بلھینے کا حکم فرماتے تو اوسکو بھی اس عنایت سے سربلند کرتے باوجود فتنہ انگیزی بدخشانیون کے مرزا اونکے قبضون مین نہ آیا اور ایسا کام کہ جسنے میرے والد نا راضی ہون اوس سے صادر نہوا صورتہ الوہ کہ میرے باپ نے اوسکو دیا تھا مہینے بھی اوسیطرح برقرار رکھا اور خواجہ عبداللہ کو کہ سلسلۂ نقشبندیہ سے ہے اور پہلے یکون مین نوکر تھا اور رفتہ رفتہ ایکہزاری منصب کو پونہچا اور بے موجب میرے پاس سے میرے باپ کی خدمت مین چلا گیا تھا ہرچند مین اپنی عادت جانتا تھا کہ میرے نوکر اونکی خدمت مین نہین لیکن چونکہ بے اجازت اور بے رخصت میرے اوسنے یہ کام کیا تھا اس باعث سے کچھ میرا دل اوس سے ناراض تھا اور باوجود اس بات کے منصب اور اوسکی جاگیر کو جو میرے باپ نے دی تھی برقرار رکھی لیکن سچ یہ ہے کہ وہ جوان مردانہ کارگزار ہے اگر یہ تقصیر اوس سے نہوتی تو بے عیب تھا اور ابوالبنی اذبک کہ رہنے والا ماوراالنہر کا ہے اور عبدالمومن خان کے وقت مین حاکم مشہد مقدس تھا مہینے اوسکو منصب ڈیڑھ ہزاری بخشا اور شیخ حسن کہ شیخ بہا کا بیٹا ہے اور لڑکپن سے آج تک میری خدمت مین رہا ہے اور شہزادگی مین مہینے اوسکو مقرب خان کا خطاب دیا تھا کام مین بہت چست و چالاک ہے اور شکار مین دور تک میرے ساتھ پیادہ دوڑا ہے تیر و بندوق خوب لگاتا ہے اور حراجی مین نامی ہے اور اوسکے بزرگ بھی یہ کام خوب جانتے تھے بعد جلوس کے بسبب کمال اعتماد کے کہ مجکو اوسپر تھا واسطے لانے اپنے بھائیون اور متعلقان برادر دانیال کے مہینے اوسکو برہانپور کیطرف بھیجا اور خانخانان کو باتین نشیب و فراز اور نصائح سود مند اوسکی زبانی کہلا بھیجین اور اس مقرب خان نے یہ خدمت جیسی چاہیے تھوڑے دنون مین پوری کی اور جو شکوک خانخانان اور وہان کے امرا کے دلون مین تھے اوسنے نکال دیے اور میرے بھائی کے متعلقات کو مع اموال و اسباب خوب حفاظت سے لیکر لاہور مین میرے پاس پونہچایا اور نقیب خان کو کہ سادات قزوین سے ہے اور نام اوسکا غیاث الدین ہے ڈیڑھ ہزاری منصب عنایت کیا میرے باپ نے اوسکو نقیب خانی کا خطاب دیا تھا اور اونکے پاس قرب و مرتبہ بہت تھا اور میرے باپ نے ابتداے جلوس مین اوس سے کچھ پڑھا تھا اس سبب سے اوسکو آخوند کہتے تھے علم تاریخ اور تصحیح اسامی رجال مین بے نظیر اور بیمثل ہے آج اوسکے برابر کوئی مورخ جہان مین نہین ابتداے عالم سے آج تک احوال تمام جہان کا اوسکو برزبان یاد ہے اسقدر حافظہ اللہ تعالے اور کو بھی عنایت کرے اور شیخ کبیر کو کہ سلسلہ حضرت شیخ سلیم سے ہے اور بسبب اوسکی شجاعت اور مردانگی کے مہینے ایام شہزادگی مین خطاب شجاعت خانی کا دیا تھا اب بعد جلوس منصب ایکہزاری کا بخشا اور ستائیسوین تاریخ شعبان کی بیٹون سے ایکہراج ولد بھگوانداس سے جو میرا لشکر کا ہے ایک امر عجیب سرزد ہوا وہ یہ ہے کہ ابھی راما اور بجے رام اور شالم نام جو مین بہت سے اعتدا لائی کرتے تھے اور باوجودیکہ ابھی رام سے پہلے الاقیان ظاہر ہوئی تھین لیکن مہینے اوسکی تقصیرون سے چشم پوشی کی تھی جب اس تاریخ کو مہینے سنا کہ یہ بے سعادت چاہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال کو لے رخصت وطن کی طرف روانہ کرے اور پھر خود بھاگ کر رانا سے ملے تو مہینے رامداس اور دوسرے راجپوتون سے کہا کہ اگر کوئی تمسے اسکا ضامن ہو تو جاگیر

ومنصب اسکا برقرار رہے اور مین اوسکے گناہ بخش دون لیکن اونکی بدبختی سے کوئی ضامن نہوا تو مینے امیر الامرا سے فرمایا کہ جب تک انکا کوئی ضامن نہو انکو نظر بند رکھو امیر الامرا نے انکو پاس ابراہیم خان کاکڑ کے کہ بعد خطاب دلاور خانی کا پایا ہی اور حاتم خان دوسرے بیٹے منگلی کے کہ شہنواز خانی کا خطاب رکھتا تھا سپرد کیا جب اون دونون نے چاہا کہ تہیار اون نالائقون سے لین تو ترکادب کرکے منع کرنے لگے اور اپنے نوکرون کے ہمراہ جنگ پر آمادہ ہوے امیر الامرا نے جب یہ حال مجھسے کہا مین نے حکم دیا کہ ان شریرون کو جزا اس شرارت کی دو امیر الامرا اونکے تدارک کو چلا پھر مینے پیچھے سے شیخ فرید کو بھی بھیجا اون بدبختون مین سے دو راجپوت کہ ایک تلوار اور دوسرا جمدھر رکھتا تھا امیر الامرا کے مقابلے مین آئے امیر الامرا کا ایک نوکر قطب نام جمدھر والے کے سامنے آیا اور جمدھر کے زخم سے مارا گیا پھر اور لوگون نے اوس راجپوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دوسرے راجپوت تلوار سے امیر الامرا کے نوکر ایک پٹھان نے مقابلہ کیا اور ایک وار مین اوسکو تمام کیا پھر دلاور خانی جمدھر نکالکر پھر امیر الامرا کے ساتھ آنے دونوکرونکے کھڑا ہوا تھا حملہ کیا اور جب ایک کو جمدھر مارا تو اون تینون کے ہاتون سے تلوارین گرکر پھر کوئی اور امیر الامرا کے لوگون نے اونکا کام تمام کیا ایک نے اون راجپوتون مین سے تلوار اٹھا کر شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے حبشی غلام نے بڑھکر اوسکو مارا اور یہ شورش صحن دیوانخانہ عام مین واقع ہوئی اور اس تنبیہ سے باقی فتنہ انگیز ڈر گئے پھر ابوالنبی اذبک نے مجھسے عرض کی کہ اگر ایسا کام اذبکون مین واقع ہوتا تو مفسدون کے تمام سلسلے اور قبیلے کو قتل کر ڈالتے مینے کہا چونکہ یہ جماعت پرورد ہ میرے باپ کی ہی اسواسطے مین انکی رعایت کرتا ہون اور عدالت یہی ہی کہ ایک کے قصور پر بہت مخلوق کو نہ قتل کرون اور شیخ حسین جامی کہ اب سند مدرسہ شیخی پر ہی درویش شیرازی کے مریدون سے اور چھ مہینے پہلے جلوس سے لاہور سے اوسنے مجکو لکھا تھا کہ مینے خواب دیکھا ہی کہ اولیا اور بزرگوارون نے امر سلطنت تمکو سونپا ہی اس خوشخبری سے قوی دل ہو کر منتظر اس فتوح کے رہین اور مجکو امید ہی کہ بعد وقوع اس امر کے تقصیرین خواجہ ذکریا کی کہ سلسلۂ احراریہ سے ہی معاف کی جاوین اور تاش بیگ فرحی کو کہ قدیمون سے ہی اور میرے باپ نے اوسکو خطاب تاج خانی کا دیا تھا اور منصب اوسکا دو ہزاری تھا مینے تین ہزاری عنایت کیا اور پختہ بیگ کابلی کو کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا مینے سہ ہزاری کیا جوانمردانہ کارگزاری میرے چچا مرزا حکیم کے پاس خوب محرمیت اسکو تمام تھی اور ابوالقاسم نمکین کو کہ میرے باپ کے قدیمون مین سے ہی ڈیڑھ ہزاری منصب مع اصل و اضافی مینے عنایت کیا کثرت اولاد مین اوسکے برابر کوئی نہوگا تیس فرزند اوسکے ہین اور دختر ین اگر برابر نہونگی تو بھی نصف سے کم نہین اور شیخ علاو الدین کو جو پوتے شیخ سلیم کے ہین اور مجھسے نسبت قوی رکھتے ہین اسلام خان کا خطاب دیکر دو ہزاری منصب بخشا یہ لڑکپن سے میرے ساتھ پڑھتے ہوے ہین ایکسال مجھسے چھوٹے ہین جوانمردانہ نیکذات ہی اور اپنی برادری مین ہر طرح امتیاز رکھتا ہی آج تک کوئی نشان مین کھایا اور میرا ایسا مخلص ہی کہ مینے اوسکو فرزند کا خطاب دیا ہی اور علی اصغر خان ساکن بارہہ کہ مردانگی اور کارگزاری مین بے مثل ہی اور سید محمود خان بارہہ کا فرزند ہی جو میرے باپ کے بڑے امیرون سے تھا یعنی خطاب سیف خانی سے سب مین اوسکو ممتاز کیا بہت مردانہ ہی ہمیشہ شکارون مین جہان اور معتمد ہمراہ ہوتے تھے یہ بھی تھے تمام عمر کوئی نشان نہین کھایا مینے اوسکو سہ ہزاری منصب دیا ہی اور عنقریب مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگا اور فریدون پسر محمد قلیخان برلاس کو کہ ہزاری تھا دو ہزاری کیا یہ فریدون عمر نفیون سے ہی الوس جغتائی کے خالی حرکت و مردانگی سے نہین شیخ بایزید کو جو شیخ سلیم کا ہی اور دو ہزاری تھا مینے منصب تین ہزاری کا عنایت کیا مجکو پہلے جس نے دودھ پلایا ہی وہ والدہ انھین شیخ بایزید کی ہی مگر ایک دن سے زیادہ نہین پلایا ایکدن مینے پنڈتون سے کہ دانایان ہندہین پوچھا کہ اگر نہایت تمھارے دین کی یہی ہی کہ اللہ تعالے دشمن مخالف

مین گھس کر ظاہر ہوا ہی تو یہ بات تو اہل عقل کے نزدیک مردود ہی اور اسمین یہ قباحت لازم آتی ہی کہ اللہ تعالی جو بیچون اور بیچگون ہی صاحب طول و عرض اور عمق کا ہوا اور اگر مراد تمھاری خلوتوں الٰہی کا ہی تو اون جسمون مین تو یہ سب مخلوق مین برابر پایا جاتا ہی اون مین خاص نہین اور اگر مراد ثابت کرنا کسی صفت الٰہی کا ہی اونمین تو یہی باعث تخصیص نہین ہوسکتا اسواسطے کہ ہر وین و آئین مین صاحب معجزات اور کرامات ہین کہ اور لوگون سے اوس زمانے کے فہم و فراست مین ممتاز ہون غرضکہ بعد بڑی گفت و شنید اور رد و بدل کے ساتھہ خدائی خدائے بیچون اور بیچگون کے جو پاک جسم سے ہی قائل ہوے اور بولے کہ چونکہ سمجھہ ہماری ذات معبود کے معلوم کرنے مین ناقص اور کوتاہ ہی تو بواسطہ صورت کے ہم اوسکے معرفت حاصل کرتے ہین اور ان دس صورتون کو وسیلہ اپنے علم و معرفت کا بنایا ہی تو پھر مینے جواب دیا کہ جب یہ صورتین تمکو وسیلہ مقصود طرف معبود کے ہونگی میرے باپ اکثر اوقات ہر وین و مذہب کے علما سے صحبت رکھتے تھے خاص کر پنڈتون اور عقلاے ہنود سے اور باوجودیکہ امی تھے لیکن بسبب کثرت مجالست اور ہمنشینی کے اہل عقل اور ارباب فضل سے تقریر مین اوسکا امی ہونا ثابت نہوتا تھا اور نظم اور نثر کی باریکیونکو ایسا سمجھتے تھے کہ زیادہ اوس سے خیال مین نہین آسکتی اور حلیہ مبارک اونکا یہ تھا کہ قد مین میانہ مائل طرف درازی کے اور گندمی رنگ چشم و ابرو سیاہ تھے ملاحت زیادہ شیر اندام کشادہ سینہ دست و بازو دراز اور اولے گنجے پر ناک کے گوشت کا ایک خال تھا خوشنما آدھے چنے برابر اہل قیافہ اس خال کو بڑی علامت دولت و اقبال کی کہتے ہین آواز مبارک بلند اور بیان مین نمکینی تھی اور ہر حال مین اون سے ایک دبدبہ الٰہی ظاہر ہوتا تھا **تین مہینے** بعد میری ولادت کے میری ایک بہن شہزادی خانم ایک خواص سے پیدا ہوئی اور اوسکو واسطے پرورش کے سپرد اپنی والدہ حضرت مریم مکانی کے کیا بعد اوسکے ایک شہزادہ کسی خواص سے پیدا ہوا شاہ مراد نام لیکن چونکہ ولادت اوسکی فتحپور کے پہاڑون مین واقع ہوئی تھی اسواسطے اوسکو پہاڑی کہا کرتے تھے اور جبکہ میرے باپ نے اوسکو واسطے فتح دکن کے روانہ کیا تو بسبب مصاحبون نالائق اور ہمنشینون خراب کے شراب خواری مین اسقدر کثرت کی کہ تیس برس کی عمر مین لوح جانلا پور مین ولایت برار سے راہی ملک بقا ہوا اوسکا حلیہ یہ ہی کہ سبز رنگ لاغر اندام قد مائل بدرازی باوقار و تمکین احوال سے شجاعت و مردانگی ظاہر تھی **پھر چہارشنبہ** کی رات دسوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو اوناسی مین دوسری خواص سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام دانیال رکھا چونکہ ولادت اوسکی اجمیر مین بیچ گھر ایک مجاور خواجہ بزرگوار کے ہوئی تھی اور نام اوس مجاور کا شیخ دانیال تھا اس نسبت سے اوس شہزادے کا بھی نام دانیال رکھا بعد وفات میرے بھائی شاہ مراد کے آخر ایام مین اوسکو فتح دکن کے واسطے بھیجا پھر خود بدولت نے اوسکے بعد دکن کیطرف کوچ کیا اور جن دنون میرے والد نے قلعہ آسیر کو گھیرا تھا تو اوسکو ہمراہ ایک جماعت کثیر اپنے امیرون سے مثل خانخانان اور مرزا یوسف وغیرہ کے فتح کو قلعہ احمدنگر کے بھیجا اور قرب فتح قلعہ آسیر کے قلعہ احمدنگر بھی فتح ہوا پھر جب میرے والد نے شاہ مراد بہادر برہان پور سے دارالخلافت کی طرف کوچ کیا تو وہ ملک دانیال کو دیکر اوسکے بندوبست کو وہان چھوڑا لیکن اوسنے بھی اپنے بھائی شاہ مراد کیطرح بخصلتی اختیار کی اور بد مصاحبون کی صحبت مین یہ کثرت شراب کی کہ تینتیس سال کی عمر مین بری طرح شراب خواری سے مرگیا بندوق و شکار سے بہت شوق رکھتا تھا اور اپنی خاص بندوقون مین سے ایک کا نام یکجا نزدہ رکھا تھا اور آپ یہ شعر کہکر اوسپر لکھدوایا تھا ؎ از شوق شکار تو شدہ جان تذروزہ ۔ بر سر کہ خورد تیر تو یکجا نزدہ پھر جب اوسنے بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میرے والد کو معلوم ہوا تو فرمان عتاب آئین خانخانان کو لکھے اور اوسنے لاچار ہوکر واسطے ممانعت کے نگہبان مقرر کیے کہ ہر دم اوسکا خیال رکھین جب اوسکی تشریب بالکل

شہزادہ اکبر بادشاہ

شہزادہ مراد کا حال

شہزادہ دانیال کا حال

مراد دانیال شہزادہ کا سرشراب خوری

بند ہوئی تو خدمتگارون سے سنت اور خوشامد سے کہنے لگا کہ جسطرح ہو سکے میرے واسطے کچھ شراب لاؤ آخر مرشد قلی تفنگچی سے کہ خدمتگار صاحب قرب تھا کہا کہ اسی تفنگ کیوجہ سے شراب بھلا وہ بخت اوسکی رعایت وخاطر سے اوسمین بھر کر دو آتشہ لایا اوسکی نال کہ مدت سے بارود اور اوسکی بوسمین بھری تھی اور دو آتشہ کی تیزی سے کچھ اوسکا رنگ بھی پھیلا غرض اوسکے پیتے ہی گر پڑا اور وفات پائی

کسی باید کہ فال بد نگیرد ہزار گیر دبلائے خود نگیرد ہزار

یہ وانیال جوان خوش قد خوبصورت تھا گھوڑے اور ہاتھی سے بہت شوق رکھتا تھا جسکے بیان ہاتھی یا گھوڑا عمدہ سنتا تو محال تھا کہ اوسکو بے لیے قرار آوے اور ہندی راگ کا بہت شوقین تھا اور جو کبھی اہل ہند اور اونکی اصطلاح پہ شعر کہتا تھا تو وہ شعر برا نہین ہوتا اور بعد پیدا ہونے اس وانیال کے بی بی دولت شاہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النسا بیگم رکھا چونکہ اوسنے میرے باپ کے خاص دامن تربیت مین پرورش پائی ہے اوسکے عادات اوسکے بہت خوب ہین رحم اور مہربانی اوسکی پیدایشی ہے لڑکپن سے آج تک اوسکو مجھسے کمال محبت ہے کہ ایسی محبت کسی بھائی بہن مین کم ہوگی لڑکپن مین چونکہ مقرر ہے کہ اطفال کے سینے کو دبانے سے قطرہ دودہ کا نکلتا ہے تو جب میری بہن کے سینے کو دبایا تو اوس سے دودھ کا قطرہ نکلا میرے والد بزرگوار نے فرمایا کہ بابا یہ دودھ پی لے یہ بہن تیری بجائے مان کے بھی ہو جاوے خدا گواہ ہے کہ بعد اوس دودھ پینے کے بھی مجکو باوجود محبت خواہری کے الفت فرزندی بھی اوسسے ہے پھر چند روز بعد ایک اور دختر بلند اختر بی بی دولت شاہ مذکور سے متولد ہوئی اور اوسکا نام آرام بانو بیگم رکھا البتہ مزاج اوسکا کچھ گرم ہے پھر میرے باپ اوسکو بہت چاہتے تھے کہ اوسکی بے ادبی دیکھتے لیکن کمال الفت سے برا نہ مانتے اور بارہا مجھسے عنایت سے فرماتے کہ بابا میری خوشی کو اپنی اس بہن سے کہ میری لاڈلی ہے میرے بعد وہ کام کیجیو کہ اوس سے مین کرتا ہون اوسکی ناز برداری کر کے بے ادبی اور شوخیون کو معاف کرنا اوصاف اور اخلاق میرے باپ کے بیان مین نہین آسکتے اگر کہتا ہین اونکے حالات اور اخلاق کی بنائی جاوین تو بھی بلا شبہ قطع نظر علاقہ فرزندی اور پدری سے ہزار سے ایک بیان نہو سکے گا باوجود اس فوج اور مال اور سامان جاہ وحشمت کے کبھی عاجزی اور نیازمندی مین اللہ تعالے کے آگے قصور نکیا اور ہمیشہ آپکو کہتہ سب مخلوق سے جانتے رہے اور کبھی یاد الٰہی سے غافل نہوے ہر دین ومذہب کے لوگ اونکے سایۂ عنایت مین پرورش پاتے تھے بخلاف اور دانیانون کے کہ شیعہ سوا ایران کے اور سنی بجز ہندوستان وروم وتوران کے نہین آرام پاتا جیسے رحمت الٰہی عام اوسکے شامل ہے کہ ہر گروہ اور ہر مذہب والا اوس سے خوشحال ہے اسیطرح سایۂ الٰہی کو چاہیے کہ پرتو ذات رکھتا ہوا سیواسطے ممالک محروسہ مین کہ ہر طرف دریا شور سے لاحق ہے مختلف دین والے اور بھلے عقیدے والے رہتے ہین کوئی کسی سے تعرض نہین کرتا سنی شیعہ ایک مسجد مین اور فرنگی اور یہودی ایک کلیسہ مین عبادت الٰہی بجالاتے ہین طریقہ اپنا صلح کل کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم وفرقہ کے نیک اور اچھے لوگون سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور لائق ہر کسی سے التفات اور عنایت کرتے اکثر ہوتا کہ راتون کو بیدار رہتے اور دن کو کم سوتے چنانچہ آٹھ پہر مین عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ کی نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے تھے شجاعت اور دلاوری بھی بیحد مین اسدرجہ تھی کہ مست وسرکش ہاتھیون پر سوار ہوتے اور بعضے خونی ہاتھیون کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس نہ آنے دیتے اور فیلبان اور اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے اپنا مطیع وفرمان بردار کر لیتے اور جو ہاتھی مست فیلبان کو مار کر چھوڑ کر بھاگتا تو جس راہ مین کہ وہ آتا میرے والد دیوار یا درخت پر چڑھ کر اللہ تعالے کی عنایت پہ تکیہ فرما کر اوسپر سوار ہو جاتے اور بجرد سوار ہونے کے اوسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا گیا چودہ برس کی عمر مین تخت سلطنت پہ جلوس فرمایا تھا ہیمون بقال کہ مچھانون کو بڑھایا تھا بعد وفات حضرت ہمایون شاہ کے دہلی مین ہمراہ لشکر عظیم وبہت جنگی ہاتھیون کے کہ اُن دنون ہندستان

بیان دلاوری اکبر کی و دلاوری کا

بیان اکبر کی خوبیون کا

اوسقدر کسی کے پاس تھی دہلی پر چڑھائی کی اور چونکہ حضرت ہمایون شاہ نے اپنے روبرو آخر حیات مین میرے باپ کو واسطے تنبیہ و سزا رسانی بعضے نافرمانون کے پنجاب کے پہاڑون کیطرف بھیجا تھا لیکن جب یہ قضیہ ناگزیر پیش آیا اور میرے باپ نے بواسطہ بیرم خان اتالیق کے سُنا تو پھر بیرم خان نے اوس صوبے کے امیرون کو جمع کرکے نیک ساعت مین پرگنہ کلانور مین مضافات لاہور سے تخت سلطنت پر بٹھایا جب ہمیون قریب دہلی آیا تب تردی بیگ خان وغیرہ امراجو دہلی مین تھے اکٹھا ہوکر اوسکے مقابلے کو باہر نکلے اور بعد درستی سامان کے جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سے خوب کوشش ظہور مین آئی تو تردی بیگ خان کی شکست ہوئی جماعت مغل پست پا ہوئی اور فوج مخالف نے غلبہ پایا تردی بیگ خان بھاگے ہوئے ساتھ میرے والد کے لشکر مین آیا لیکن بیرم خان کہ اوس سے ناراض اور رنجیدہ تھے شکست اور بھاگ آنے کے بہانے سے اوسکو بدنام کرکے مار ڈالا پھر جب اس فتح سے اوس کافر کا غرور زیادہ ہوا تو لشکر بیشتر اور بیشمار رہا تھی لیکر دہلی سے آگے بڑھا اور رایات اقبال میرے والد کے لشکر کے موضع کلانور سے دہلی کیطرف گوشمالی کو بلند ہوئی اور پانی پت کے قریب مقابلہ دونون لشکرون نور ظلمت کا واقع ہوا اور پنجشنبہ کے دن دوسری تاریخ محرم کو سنہ نوسو چھ ہجری شہر مین جنگ عظیم واقع ہوئی ہمیون کے ساتھ تیس ہزار سوار جنگی والا ور تھے اور اوس وقت میرے والد کے لشکر مین زیادہ چار پانچ ہزار سوار سے نہ تھے لیکن چونکہ تائید الٰہی ہماری طرف تھی اوسدن ہمیون ایک ہاتھی ہوائی نام پر سوار تماشا لڑائی کا کھڑا دیکھتا تھا ناگاہ اوس کافر کی آنکھ مین ایک ایسا تیر لگا کہ پیچھے سر سے نکل گیا اوسکے لشکر والون نے یہ حال دیکھکر بھاگنا شروع کیا اتفاقاً ہمارے سوارون مین سے شاہ قلیخان محرم ہمراہ چند دلاور سوارون کے اوس ہاتھی کیطرف کہ جسپر ہمیون رسمی سوار تھا جا نکلے اور چاہا کہ اوس فیلبان کو تیر سے مار ڈالین وہ چلانے لگا کہ مجکو مت مارو ہمیون اس ہاتھی پر سوار ہے یہ سنکر سوارون نے اوسکو گھیر لیا اور اوسیطرح میرے والد ماجد کے روبرو میدان مین لے آئے بیرم خان نے عرض کی کہ مناسب یہ ہے کہ جناب اپنے دست مبارک سے اسوقت اس کافر کا سر تلوار خاص سے الگ کردین تا مرتبہ جہاد کا حاصل ہو اور فرمانون مین آپ کے نام کے ساتھ لفظ غازی کا بڑھایا جاوے میرے والد نے کہا کہ مہینے پہلے ہی اسے پارہا دو کیا ہے پھر فرمایا کہ مین ایکبار کابل مین آگے خواجہ عبدالصمد شیرین قلم کے تصویر کی مشق کرتا تھا بے خیال میرے ایک ایسی تصویر قلم سے بنی کہ اوس سے اعضا الگ الگ تھے میرے ایک مصاحب نے پوچھا کہ یہ کسکی صورت ہے میری زبان سے نکلا کہ یہ صورت ہمیون کی ہے غرض اوسوقت اپنا ہاتھ اوسکے خون سے آلودہ نکیا اور ایک خدمتگار کو حکم کیا کہ اوسکی گردن مارے اور باپنجہزار لاشین اوسکے لشکر کے مقتولون کی شمار مین آئین سوا اون لوگون کے جو اطراف و جوانب مین مارے گئے

اور میرے باپ کی مشہور باتون مین سے فتح گجرات اور جانا اوسطرف کا ہے بطریق یلغار کے کہ جب مرزا ابراہیم حسین چپین اور محمد حسین مرزا اور شاہ مرزا یہان سے باغی ہوکر گجرات کی طرف گئے اور تمام امرائے گجرات اور مفسدون وہان کے اون سے مل گئے فقط قلعہ احمد آباد مین مرزا کوکا اپنی فوج لیکر دم خیر خواہی میرے والد کا مارتے تھے حضرت عرش آشیان نے اضطراب اور پریشانی مجھی والدہ مرزا مذکور کی دیکھکر مع لشکر شاہی سے توجہ فتحپور سے گجرات کیطرف کوچ کیا اور راہ دو مہینے کی نوروز مین قطع کی کہ کبھی گھوڑے پر اور کبھی اونٹ پر اور کبھی گھوڑے کی گاڑی پر راہ طے فرماتے تھے یہان تک کہ موضع سرکھیج مین مقام فرمایا جب پانچوین تاریخ جمادی الاول کی سنہ نوسو اسی مین قریب لشکر غنیم کے پونہچے تو اہلکارون سے مشورت کی بعضون نے کہا دشمن پر شبخون مارے میرے باپ نے فرمایا شبخون مارنا مردون کا کام نہین اوسیوقت نقارہ زور سے بجانے کا حکم دیا اور فرمایا سوار آگے بڑھین اور جب دریا سابرمتی پر پونہچے تو فرمایا کہ فوج بترتیب رہے

ہمایون بادشاہ کا بیٹے بھائی سے ملنا

اکبر بادشاہ کی ہمیون پر

پارا اوترے محمد حسین مرزا نے جب شور اوترنے لشکر کا سنا ڈر گیا اور عالم پریشانی مین خود اپنی فوج سے قراولی کو باہر نکلا سبحان قلی ترک کہ اسطرف مع چند سوار منتظر دشمن کا دریا کے کنارے پر کھڑا تھا مرزا نے ان سوارون کو دیکھکر اوسطرف سے پوچھا یہ کسکی فوج ہی سبحان قلی ترک نے کہا یہ جلال الدین اکبر بادشاہ اور اوسکا لشکر ہی اوسنے اسبات کو قبول نکیا اور کہا میرے جاسوسون نے چودہ دن ہوے کہ اوس بادشاہ کو فتحپور مین چھوڑا ہی تو یہ بات جھوٹ کہتا ہی سبحان قلی ترک نے کہا آج نوروز ہوے کہ حضرت بادشاہ بطریق یلغار فتحپور سے یہان پونہچے ہین مرزا نے پوچھا تھا کس طرح اتنے دنون مین یہان آئے ہونگے سبحان قلی نے کہا کہ ہاتھیون کے لانیکی کیا حاجت تھی یہ جوان اور بہادر سنگ شگاف بہتر نامی اور مست ہاتھیون سے ہین کہ انکے آگے حقیقت دعوی اور سرکشی کی معلوم ہوجاویگی مرزا یہ سنکر وہان سے چلا گیا اور اپنی فوج کی جاکر صفین درست کین اور میرے والد نے اسقدر توقف کیا کہ قراولون نے خبر دی کہ سپاہی مرزا کے ہتھیار باندھتے ہین اور لڑائی کی وضع مین پھر جب اونکی طرف متوجہ ہوے تو خان اعظم کو کہلا بھیجا کہ تم آگے سے دشمن کو دباؤ لیکن اوسنے تامل کیا اور کہلا بھیجا کہ دشمن اسوقت بہت زور مین ہی جب تک لشکر گجرات کے قلعے کے اندر سے باہر نہ آجاوے اوسی طرف دریا کے رہنا صلاح ہی حضرت بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے ہمیشہ خاص کر اس سفر مین اعتماد اللہ تعالی کے فضل و مدد پر کیا ہی اگر کاروبار پر بھروسا رکھتا تو اسقدر کم لوگون سے یلغار کرکے نہ آتا اب کہ دشمن جنگ پر مستعد ہو تو سستی اور تاخیر لائق نہین یہ فرماکر اور اللہ تعالے کے توکل پر تھوڑے سوارون سے کہ اوسوقت ہمرکابی مین حاضر تھے گھوڑے دریا مین ڈال دیے اور باوجودیکہ دریا کی پایابی کا گمان نتھا لیکن سلامت اوتر گئے پھر ادھر جاکر حضرت بادشاہ نے وارد خانخانہ سے دلبغہ طلب کیا اوسنے گھبراکر دلبغہ کھلا ہوا سامنے حاضر کیا لوگون نے اوسکو بدشگونی سمجھی لیکن بادشاہ نے کہا یہ میری فال نیک ہی کہ میرے آگے مونہہ کھل گیا ہی انشاء اللہ تعالی کوئی میرے روبرو کھڑا نہو سکیگا اس حال مین مرزا نہ کو راپنے ولی النعمت سے لڑائی کو فوج آراستہ کرکے نکلا اور خان اعظم کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ حضرت بادشاہ اس تیزی اور جلدی سے یہان تشریف فرما ہونگے جو کوئی بادشاہ کے آنے کی خبر کہتا اوسکو یقین نہوتا لیکن جسحضرت کا آنا اوسکو یقین ہوا تو گجرات سے لشکر شاہی کو آراستہ کرکے نکلنا چاہا کہ خدمت شاہی مین حاضر ہو لیکن ابھی لشکر شاہی کو اعظم خان قلعہ سے لیکر باہر نکلا تھا کہ سپاہ مرزا مقہور کی درختون مین سے ظاہر ہوئی بادشاہ تائید ایزدی پر اعتماد کرکے آگے بڑھے اوسوقت محمد قلیخان توقبای اور تردی خان دیوانہ ہمراہ اپنی جماعت دلاورون کے آگے بڑھکر کھڑے ہوے بادشاہ نے راجہ بھگوانداس سے فرمایا کہ لشکر دشمن کثیر اور ہماری سپاہ کم ہی لازم ہی کہ سب متفق ہوکر یکبارگی اوسپر حملہ کرین کہ یہ مفید زیادہ ہی یہ کہکر اور تلوارین نکالکر ہمراہ اپنے فدائیون کے دوڑے اوشور اللہ اکبر اور یا معین کا ہر طرف بلند کیا یہ الغار اور حربہ نغار اور غول بادشاہی نے بڑھکر داد دلاوری کی دی لیکن ایک بڑا بان جو دشمنون کی طرف حضرت ظلسبحانی بادشاہ کے سر کیا تھا وہ تھوتھر کی ہاڈ مین کہ ایک طرف تھی جا پھنسا اور اسقدر وہان شور کیا کہ بڑا ہاتھی لشکر غنیم کا اوس سے گھبراکر باعث پریشانی اوس لشکر کا ہوا اوسوقت غول شاہی نے پہونچکر محمد حسین مرزا اور اوسکے لوگون کو جو لڑتے تھے پیچھے ہٹایا اور باقی دلاوران لشکر ظفر اثر نے بھی خوب کام کیے مانجملہ درباری بادشاہ کے روبرو اپنے مقابل پر غالب آیا اور راکھو داس کچھواہ نے جان قربان کی اور محمد وفاکہ اس خاندان دولت سے ہی داد مردانگی کی دیکر اوزخمی ہوکر گھوڑے سے گر پڑا لیکن فقط عنایت الٰہی سے اوسوقت لشکر دشمن متفرق ہوا اور اوپر شکست پڑی میرے والد نے لشکر پر اس نعمت عظمی کا اوا کیا اوسوقت ایک نے کلانوتنین سے عرض کی کہ سیف خان کو کلتاش نے نقد حیات کو دولتخواہی مین قربان کیا پھر ظاہر ہوا کہ محمد حسین مرزا نے اپنے لوگون سے غول شاہی پر حملہ کیا تو سیف خان نے اوسکو بڑھکر روکا اور داد مردانگی دیکر شربت شہادت پیا اور مرزا

بھی خود غول کے سپاہیون کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور یہ کوکلتاش بڑا بھائی زین خان کوکہ کا تھا اور عجیب تر یہ بات ہی کہ ایک
دن پہلے اس لڑائی سے جب حضرت بادشاہ بھاگ مشغول طعام کے تھے ایک شخص سے پوچھا کہ فتح کسطرف سے ہوگی اوسنے عرض
کی آپ کیطرف سے لیکن ایک شخص اس لشکر کے امیرون سے شہید ہوگا اوسیوقت سیف خان کوکہ نے عرض کی کہ کاش یہ سعادت
مجھے روزی ہو غرضکہ محمد حسین مرزا میدان سے بھاگا اور اوس گھبراہٹ مین اوسکے گھوڑے نے تھوکر کے درخت سے ٹھوکر
کھائی اور مرزا نکو رگھوڑے سے گر پڑا گدا علی نام یکہ بادشاہی نے اوسکو پکڑ کر اپنے آگے گھوڑے پر سوار کر لیا اور میرے والد ماجد
کے روبرو لایا لیکن چونکہ دو تین آدمی دعوے کرتے تھے کہ ہمنے اوسکو پکڑا ہی اسواسطے اوس سے بادشاہ نے پوچھا کہ تجکو کسنے پکڑا
ہی اوس نے عرض کی آپ کے نمک نے پھر میرے والد نے اوسکی تسکین کہ پیچھے سے بندھی تفنین کھلوا کر آگے سے بندھوائین
اوسوقت اوسنے پانی مانگا فرحت خان نے کہ غلامان معتمد سے ہی اوسکے سر پر دو تھپڑ مارے میرے باپ اوسپر غصہ ہوے اور خاصہ پانی
منگوا کر اوسکو خوب پلوایا اور اوسوقت تک مرزا عزیز کوکہ اور اوسکا لشکر قلعے سے نہ آیا تھا حضرت بادشاہ بعد گرفتاری محمد حسین مرزا
کے آہستہ آہستہ متوجہ احمد آباد کے ہوے اور مرزا کو رای سنگھ رائیسور کے سپرد کیا کہ ہاتھی پر بٹھا کر ہمراہ لاوے اوسوقت اختیار
الملک کہ گجرات کے سرداروں سے تھا پانچہزار سواروں سے ظاہر ہوا اوسکو دیکھکر فوج شاہی مضطرب ہوئی میرے باپ نے
بمقتضای شجاعت فرمایا کہ نقارہ بجاوین اور شجاعت خان اور راجہ بھگواندداس اور اکثر امرانے آگے بڑھکر اختیار الملک سے
جنگ کی اور بخیال اسبات کے کہ مبادا فوج خنیم محمد حسین مرزا کو چھوڑ اوے رای سنگھ کے لوگون نے اوسکی صلاح سے سر مرزا کا اوسکے
بدن سے جدا کر دیا میرے باپ ہرگز اوسکے قتل پر راضی نہ تھے آخر کو اختیار الملک کی بھی فوج نے شکست کھائی اور اوسکے
گھوڑے نے ٹھوکر کے جھاڑی مین گرایا سہراب بیگ ترکمان نے اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کیا یہ فتح باوجودیکہ لوگون کے
محض فضل و عنایت الٰہی سے حاصل ہوئی اور اسیطرح فتح ولایت بنگالہ اور لینا ہندستان کے مشہور قلعہ بکا مثل چتیور اور تنبذ معروف
قلعہ مالوہ پور اور تسخیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیر کی اور لینا اور ولایتونکا کہ ولایت سپاہ کی کوشش سے قبضہ تصرف شاہی مین آئین
ہین حساب اور شمار سے باہر ہی اور چتیور کی لڑائی مین جیمل کو کہ سردار اوس قلعے کا تھا خود اپنی بندوق خاص سے میرے والد ماجد نے
قتل کیا اور فن بندوق مین اپنا مثل نہین رکھتے تھے اور اوس بندوق کا نام کہ جس سے جیمل کو قتل کیا سکرام ہی سب بندوقون مین
عمدہ تعریف چار ہزار جانور کے پرند و چرند اوس سے شکار ہوے ہین اور مین بھی بندوق مین شاگرد رشید اپنے والد کا ہون اور بندوق
کے شکار سے مجکو رغبت کمال ہی ایکدن مین نے اٹھارہ ہرن بندوق سے مارے ہین اور اون مفتونون سے کہ میرے باپ اوٹھائی ہین
ایک یہ ہی کہ تمام سال مین تین مہینے گوشت کھایا ہی اور نو مہینے ترک حیوانات کر کے صوفیانہ کھانے پر قناعت کی ہی اور قتل اور ذبح
جانور پر ہرگز راضی نہ تھے اونکے زمانے مین بہت دنون اور کئی ماہ قتل حیوان کا منع عام اور اوسکا حال اکبرنامہ مین مفصل مذکور ہی
اور مین نے جسدن اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اوسی دن دیوانی میوات کی مغل الملک کو عنایت کی یہ مغل الملک شہر باختر کے
سادات سے ہین اور میرے والد کے زمانے مین مشرف کمر کرا قتخانہ کے تھے چنانچہ ایک دن مین ایام جلوس سے سو آدمی بندگان
اکبری اور جہانگیری کی زیادتی منصب اور جاگیر سے سرفراز ہوے اور عید رمضان مین کہ پہلی عید میرے جلوس کی تھی مین عیدگاہ
مین گیا اور بڑے انبوہ سے نماز پڑھی اور شکر انعام الٰہی کا بجا لاکر دولتخانے مین آیا اور بموجب اسکے مصرعہ از خوان باد نصاب
نعمت رسد گدا را حکم دیا کہ کچھ نقد خیرات کیا جاوے منجملہ اوس مال کے کئی لاکھ دام حوالہ دوست محمد کے کیے کہ نقد اور
محتاجون کو تقسیم کرے اور میر جمال الدین انجو اور میر سید جہان اور میر محمد رضا بخشی داری انہین سے ہر ایک ایک کو اپنے اپنے لاکھ

دام ملکہ کہ اطراف شہر مین خیرات کرین اور پانچہزار روپیہ واسطے فقراشیخ محمد حسین جانی کے بھیجے اور حکم دیا کہ ہر روز ایک شخص ضعیف طالب علم مین سے پچاس ہزار دام فقیر و نگو بانٹا کرے اور ایک تلوار مرصع واسطے خانخانان کے بھیجے اور میر جمال الدین حسین انجو کو منصب سہ ہزاری عنایت کیا اور بدستور سابق خدمت صدارت میران صدر جہان کے تفویض فرمائی اور حاجی کوکہ کہ میرے باپ کے کوکن مین سے ہمراہ فرمایا کہ محل مین مستحق عورتون کو واسطے دینے جاگیر اور نقد کے تحقیق کرلے اور زاہد خان اور ولد محمد صادق خان کو کہ ڈیڑھ ہزاری تھا مینے دو ہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتھی یا گھوڑا بطریق انعام کے دیا اور پہلا رسم تھی کہ نقیب اور میر آخور لوگون سے ضعت انعام لیا کرتے تھے مینے حکم دیا کہ انکو یہ روپیہ سرکار سے ملا کرین تا اور لوگ انکی طلب سے محفوظ رہین اور انھین دفون مین سالیانہ برہانپور سے آیا اور میرے بھائی کے انتقال مرحوم کے گھوڑے ہاتھی ملاحظے مین پیش کیے اون ہاتھیون مین ایک کا نام مست الست تھا مجکو پسند آیا مینے اوسکا نام فور گنج رکھا اور عجیب بات اس ہاتھی مین یہ ہی کہ دونون طرف اوسکے کانون کے چھوٹے تربوزون کے برابر گرہین ہین اور جیسے ہاتھیون کا مستی مین پانی ٹپکتا ہی تو اسکی اون گرہون سے نکلتا ہی اور بطرح پیشانی اسکی اور سب ہاتھیون سے زیادہ اوٹھی ہوئی تھی دیکھنے مین بہت خوشنما اور مہیب ہی اور ایک بیچ جواہر کی فرزند خورد کو عنایت کی امید ہی کہ یہ فرزند تمنا کو اپنے مطالب ظاہری اور باطنی کے پونہچے اور چونکہ محصول تمام ملک کا کہ کئی کرور سے زیادہ تھا مین نے معاف کردیا تھا اسواسطے لطارات کابل کے سوا کہ وہ بھی ہندوستان کی راہ کے شہرون مین تھے اور ایک کرور تینتیس لاکھ روپیہ ان مین جمع ہوتے تھے موقوف کیا ان دو ولایتون سے کہ کابل اور قندھار ہی بہت روپیہ بابت محصول کے لیے جاتے تھے بلکہ عمدہ مال وہانکا بھی محصول ہی مینے حکم یرلیغ قادیران دونو جگہ سے بھی موقوف کیا اور اس حمت سے نفع کلی اور بہت آرام اہل ایران و توران کو حاصل ہوا اور جاگیر اصفہان کی کہ صوبہ بہار مین تھی بازبہادر کو عنایت کی اور آصف خان کو فرمایا کہ پنجاب مین جاگیر بطریق جائداد تنخواہ کے دیوین جنانچہ اوسنے عرض کی کہ بجاے اصفہان کا بہت روپیہ جاگیر مین باقی ہی اب کہ تبدیل جاگیر کا حکم ہوا ہی تو وہ روپیہ وصول ہوا اور ہی مینے فرمایا کہ سو ایک لاکھ خزانے سے دین اور وہ روپیہ بہادر سے لے کر خالصہ شریف مین داخل کرین اور شریف آملی کو ڈھائی ہزاری منصب اصل اور اضافہ ملا کر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات اور نیک نفس ہی باوجودیکہ علوم رسمی مین داخل نہین رکھتا لیکن اکثر مضامین بلند انسانی ارجمند اوس سے سرزد ہوتے ہین لباس فقر و تجرید مین بہت مسافرت کی اور بہت بزرگون سے صحبت حاصل کی ہی قدمات ارباب تصوف کے اوسکو یاد ہین میرے باپ کے وقت مین لباس درویشی ترک کرکے مرتبہ امارت اور بہ سواری کو پونہچا گفتگو اوسکی نہایت عمدہ اور دلچسپ ہر روز مرہ اور کلام اوسکا باوجودیکہ قواعد عربی سے عاری ہی نہایت فصاحت اور پاکیزگی مین ہی اور انشا بھی اوسکی نمکین ہی اور شاہ قلیخان محرم کا اگرے مین ایک باغ رہگیا تھا چونکہ اوسکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے مینے وہ باغ دختر ہندال مرزا یعنی رقیہ سلطان بیگم کو کہ حرم محترم میرے والد بزرگوار کی ہی سپرد کیا میرے والد نے شاہجہان کے کلکٹر کپن مین ان کے سپرد کیا تھا اور مرتبہ بیگمی و والدے اوسکو زیادہ عزیز رکھتے ہین ؎ ہا ہا

جشن پہلے نوروز کا

سنہ ۱۰۱۴

رشنبہ کی رات گیارہوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ایکہزار چودہ مین صبح کو کہ وقت فیضان نور کا ہی آفتاب نے برج حوت سے اپنے خانہ شرف مین کہ برج حمل ہی نقل کیا چونکہ یہ روز پہلا نوروز میرے جلوس کا تھا اسواسطے مینے فرمایا کہ مکانات دولتخانہ خاص و عام کے موافق زمانہ میرے والد کے عمدہ فروش اور آئینہ بندی سے کمال آراستہ کرین اور پہلے دن سے نوروز کے اوفیسوین روز حمل تک کہ روز شرف آفتاب ہی تمام مخلوق نے داد عیش و کامرانی کی دی اہل ساز اور ارباب نغمہ ہر قسم کے جمع تھے

ف معافی مقدار تنخواہ و ضعف و انعام اہل خدمت

ف بعضی از محصولات ساقط کردن و کشادہ شدن راہ

لولیان برتماص اور دلبران ہند کہ نازوادا مین دل فرشتون کا لیتے تھین باعث گرمی مجلس کا ہوئین اور مینے حکم دیا کہ اشیاے سرورافزا جو چاہے اس جشن مین کھاوے کوئی اوسکو منع نکرے ۵ ساقی بنوبادہ برافروز جام پا مطرب بگوکہ کارجہان شد بکام ما پیمرے باپ کے زمانے مین مقرر تھا کہ ان سترواٹھارہ دنون مین ہرروز ایک بڑا امیر مجلس آراستہ کیا کرتا تھا اور پیشکش عمدہ اقسام جواہر اور مرصع سامان اور نفیس لباس اور ہاتھی گھوڑے سے آراستہ کرکے جناب بادشاہ سے عرض کرتے کہ اونکے گھرون مین قدم رنجہ فرماوین پھر بادشاہ ماسطے سرفرازی اپنے مخلصون کے اوس مجلس مین قدم رنجہ کرکے وہ پیشکشون کو ملاحظہ فرماتے اوس مین سے جو چیز پسند آتی اوسکو لیتے اور باقی اوسی امیر کو بخشدیتے مگر چونکہ خاطر میری مائل طرف فراغت اور آسودگی سپاہ ورعیت کی تھی اسواسطے اس سال مین مینے پیشکش سبکی معاف فرمائین مگر تھوڑا سا چند لوگون کی پیشکشون مین سے واسطے رعایت اونکی خاطرون کے قبول کین اور انھین دنون مین بہت نوکرون نے زیادتی منصب سے سرفرازی پائی کہ اونمین سے دلاور خان افغان کو ڈیڑھ ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ کوہستان پنجاب کے زمیندارون سے ہی اور میرے ایام شہزادگی سے اب تک طریقہ بندگی اور اخلاص کا رکھتا ہی اور ڈیڑھ ہزاری منصب والا تھا سو اوسکو تین ہزار اور پانسو کا منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندہار کو اصل و اضافہ ملاکر پنجہزاری منصب سے سرفراز کیا اور راجہ رای سنگھہ راجپوت کو بھی اسیقدر منصب دیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ بطریق مدد خرچ کے رانا شنکر کو مینے عنایت کیے اور میرے ابتدا جلوس مین ایک شخص مظفر گجراتی کی اولاد سے کہ ووکو حاکم زادہ اوسطرف کا مشہور کیا تھا سر فساد کا بلند کرکے اطراف وجوانب شہر احمد آباد کو تاخت تاراج کیا اور میرے کئی سردار مثل پیم بہادر اوزبک اور رای علی سٹی کہ ولاور اوسطرف مقرر تھے اس فتنے مین شہید ہوے آخر مینے راجہ بکرماجیت اور چند منصب دارون کو سع سات ہزار سوار آراستہ کے لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینے مقرر کیا کہ جب وہ فساد وفتنہ بالکل دفع ہوجاوے تو راجہ بکرماجیت صوبہ دار گجرات کا ہو اور تقلیچ خان کہ پہلے سے صوبہ دار وہان کا ہی درد دولت پر حاضر ہو بعد پہونچنے میرے اس لشکر کے جماعت مفسدون کی متفرق ہوگئی اور جھاڑیون مین گھس گئے اور میرے لوگ وہان قابض ہوے اور خبر اس فتح کی نیک ساعت مین مینے سنی پھر اونھین دنون مین عرضداشت میرے فرزند پرویز کی آئی کہ رانا نے تھانہ منڈل کو کہ چالیس کوس اجمیر سے ہی چھوڑکر بھاگ گیا اور افواج شاہی نے اوسکا پیچھا کیا ہی امید ہی کہ حضرت کے اقبال سے اوسکو نیست ونابود کرین اور شرف آفتاب کے دن بہت نوکر اضافہ اور عنایات گوناگون سے فیضیاب ہوے پیشرو خان کہ قدیمی خدمتگار و سے ہی اور رہمراہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے ولایت سے آیا تھا بلکہ وہ اون لوگون مین سے ہی کہ شاہ طہماسپ نے ہمراہ کیے تھے اور پہلے اوسکا نام مہتر سعادت تھا مگر چونکہ داروغہ فراش خانہ میرے والد بزرگوار کا تھا اور اس خدمت مین بیمثل تھا اسواسطے مینے اوسکو پیشرو خان کا خطاب دیا اور نظر اوسکی خدمت پر کرکے منصب ہزاری مع اضافہ ہزاری کے عنایت فرمایا

بھاگنا خسرو کا درمیان سال اول جلوس کے

شہزادہ خسرو کو بواسطہ جوانی وغرور کے کہ جوانون کو ہوتا ہی اور کم تجربگی اور ناعاقبت اندیشی صاحبان نامبنس کے خیالات فاسد اونمین پڑے خصوصا ایام بیماری والد بزرگوار مین کہ بمنصے کوتہ اندیشی کے بواسطہ کثرت جرم وتقصیر کے کہ صادر ہوئی تھین اور خصوصا مخالص سے ناامید مرض تھے دل مین خیال کیا کہ اون سبکو دست آویز بناکر امور سلطنت متعلق ساتھ خسرو کے کرین اور اس سے غافل کہ امور سلطنت وجہانبانی وہ امر نہین ہی کہ چندناقص العقل کی سعی سے انتظام پذیرے خالق داوار کس کو لائق اس امر عظیم الاقدار کا جانکر خلعت پہناوے

شعر زدارندہ توان سزد بخت داد ۔۔۔ مشاید خریدا فسر وتخت را

سرے را کہ حق تاج پرور نمود ۔۔۔ نشاید ازو تاج ودولت ربود

جو خیالات فاسد مفسدون اور کوتہ اندیشون کے سوے دلت اور نادانی کے نتیجہ نہین رکھتے امور سلطنت نے ساتھ اس نیازمند درگاہ الٰہی

کے قرار پکڑا ہمیشہ خسرو کو گرفتہ خاطر اور متوحش پاتا تھا مین ہرچند مقام شفقت وعنایت مین ہو کر چاہا مینے کہ بعض تفرقے اور وہمے
اوسکے دل سے دور کردون لیکن کچھ فائدہ مترتب نہوا تا وہ کہ بصلاح ایک جماعت بخت برگشتون کے شب یک شنبہ آٹھوین ذیحجہ سنہ
مذکور مین بعد گذرنے دو گھڑی کے زیارت روضۂ منورۂ حضرت عرش آشیانی کے بہان کر کے تین سو پچاس سوار سے کہ اوسکے ساتھ
متفق تھے قلعہ اگرہ سے نکلکر متوجہ ہوے تھوڑی دیر بعد اونکے جانے کے ایک شعلچی نے کہ وزیر الممالک سے آشنا تھا خبر پہونچائی
کہ شہزادہ خسرو بھاگ گئے وزیر الممالک اوسکو امیر الامرا کے پاس لائے جب اونھون نے یہ خبر تحقیق کی مضطربانہ دروازہ محل پر آکر
خواجہ سرا سے کہا کہ بعد دعا کے کہو کہ ایک عرض ضروری رکھتا ہون مین حضرت باہر تشریف لائیے چونکہ میرے خیال مین یہ بات نہ
آئی تھی گمان کیا مینے کہ کوئی خبر دکن یا گجرات سے آئی ہے بعد باہر آنے کے ظاہر ہوا کہ یہ ماجرا ہے مینے کہا کیا کرنا چاہیے آپ سوار
ہو کر متوجہ ہون یا شہزادہ خورم کو بھیجون امیر الامرا نے عرض کی اگر حکم ہو تو مین جاؤن فرمایا مینے جاؤ پھر عرض کی کہ اگر نصیحت
سے نہ پھرین اور ہتیار کرین کیا کرن کہا گر کسطرح سے راہ راست پر نہ آوین تو جو تمھارے ہاتھ سے بنے کرنا تقصیر نکرنا سلطنت خویشی
فرزندی سے نہین درست ہوتے مصرعہ کہ باشاہ خویشی ندارد کسی پ جب یہ باتین اور مقدمات دیگر کہکر رخصت کیا تو دل مین آیا کہ شہزادہ
خسرو اون سے آزردگی تمام رکھتے ہین اور بواسطہ قرب ومنزلت آپ کے کہ مسودہ امثال واقران کا ہے مبادا نفاق سے حق مین
اندیشہ کر کے اسکو ضائع کرین معز الملک سے فرمایا کہ جاکر اونکو لوٹا لاوین اور شیخ فرید بخشی بیگ کو اوس خدمت کے واسطے تعین کر کے حکم فرمایا
مینے کہ سب منصب دار اور احدیون کو ہمراہ لیکر متوجہ ہوین اور اہتمام خان کو توال کو قراول وغیرہ مقرر کیا اور اپنے دل مین قرار کیا
کہ جب دن ہوگا خود بھی متوجہ ہونگا معز الملک امیر الامرا کو پھیرلائے جو اُنھین دنون مین احمد بیگ خان ودوست محمد خان بکاول رخصت
ہو کر حوالی سکندرہ مین کہ برسر راہ شہزادہ خسرو کے تھا مقیم تھے بعد پہونچنے شہزادہ خسرو کے اوسطرف چند آدمیون کے ساتھ اپنے
ڈیرے سے نکلکر متوجہ ملازمت کے ہوے اور خبر محکو پہونچائی کہ شہزادہ خسرو راہ پنجاب لیکر ساتھ الیغار کے جاتے ہین دل مین آیا
کہ مبادا راہ چپ سے دوسری طرف پھر جاے جو راجہ مانسنگھہ خالو اوسکا بنگالے مین تھا اکثر بندہ ہاے درگا کے دل مین خیال گذرا
کہ اوسیطرف متوجہ ہونگے پھر اوس طرف آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ پنجاب کو جاتے ہین اس درمیان مین صبح ہوئی مینے کرم غنا
ایزدی پر تکیہ کر کے ساتھ عزم درست کے سوار ہوا اور بقید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہو متوجہ ہوا شعر بلے آنرا کہ اندوہ دست بدیے ڈ
نمیداند کہ رہ چون میکند بلے پا ہمیداند کہ افتد پیش و راند ڈ نداند باکہ آید با کہ ماند ڈ جب روضۂ متبرکہ والد بزرگوار پہ تیں کوس شہر شے
واقع ہے پہونچا اور روح پہ متوجہ اون حضرت سے استمداد چاہی اوسیوقت مرزا حسن پسر مرزا شاہرخ کو کہ ارادہ ہمراہی خسرو کا
رکھتا تھا گرفتار کر کے میرے روبرو لائے جب اوسوقت پرسش کی منکر نہو سکا فرمایا مینے کہ ہاتھہ باندھکر ہاتھی پر سوار کرین یہ دل
شگون نیک تھے کہ بہ برکت توجہ وامداد اون حضرت کے ظاہر ہوے جب آدھا روز گذرا اور ہوا گرم ہوئی تھوڑی دیر ایک درخت کے سایہ مین توقف
کر کے خان اعظم سے کہا مینے کہ جب مجکو اس خاطر جمعی کے ساتھ یہ حال ہے کہ مقادیر فیون کہ اول دن مین کھاتا تھا اب تک نہین
کھایا اور نہ کسی نے یاد دلایا حال اوس بے سعادت کا اسی سے قیاس کرنا چاہیے آزار وغم کہ رکھتا تھا اس قسم سے تھا کہ فرزند
بے موجب وبے سبب غنیم ودشمن ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری مین نکرون مفسدون وفتنہ اندیشون کو قدرت بہم پہنچے
گی یا وہ خود اوزبک یا قزلباش کے پاس چلا جائیگا اور اس سے خفت اس دولت کو ہوگی اسی ساعت سے گرفتاری اونکی پیش نہاد ہمت
کر کے بعد تھوڑی آسایش کے پرگنہ متھرہ سے کہ بیس کوس اگرے سے واقع ہے دو تین کوس آگے جاکر ایک گانون پرگنہ مذکور کے
کہ ایک تالاب تھا مقام کیا شہزادہ خسرو متھرہ مین پوہنچے حسین بیگ بدخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کے تھے اور

بقصد ملازمت میری کابل سے آئے تھے دو چار ہوے چونکہ طبیعت بخشیون کی فتنہ و آشوب سے بھری ہی دو تین سو سوار ان بخشیون سے کہ ہمراہ اوسکے تھے رہبر و سپہ سالار اونکے ہوے اور راہ مین جو کوئی سامنے آتا تھا تاراج کرکے گھوڑا اور اسباب لے لیتے مال و اسباب سوداگرون و رہگذرون کا لوٹ ان مفسدون کی تھی جمگیہ پہونچتے تھے زن و فرزند آدمیون کے آسیب اون ظلمتگون سے ایمن نہ تھے شہزادہ خسرو اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ اونکے آباو اجداد کے ملک موروثی مین کسقدر ظلم ہوتا ہی یہ حال دیکھکر ہر ساعت مین ہزار بار موت طلب کرتا تھا لیکن سوا سے مدارات اُن کنون سے چارہ نہ تھا اگر بخت و اقبال یاوری اونکی کرتا تو ندامت و پشیمانی کو دست آویز کرکے بے دغدغہ خاطر میری ملازمت مین چلے آتے خدا خوب جانتا ہی کہ تقصیرون سے اونکی بالکل درگذر کرتا اور اسقدر لطف و شفقت کرتا کہ سر مو تفرقہ اور دغدغہ باقی نرہتا جو واقعہ حضرت عرش آشیانی مین بفساد بعضے مفسدون کے ارادے اونکے دلمین آئے تھے اور جانتے تھے کہ یہ خبر مجھکو پہنچی پھر اعتماد میری شفقت و عنایت پر نکرتے تھے اور والدہ اونکی نے بھی ایام شہزادگی مین بُرے طورون اونکے سے اور بدسلوکی اپنے چھوٹے بھائی ماہمونگہ سے نہ رکھا کر اپنے کو ہلاک کیا اونکی خوبی و نیکذاتی کا حال کیا لکھون کمال عقل رکھتی تھی اور میرے ساتھ بہت اخلاص اور محبت کرتی تھی جب دیکھا کہ کچھ فائدہ نہین اور معلوم نہین کہ آخر کو کیا ہوگا غیرت سے کہ لازم طبیعت راجپوتونکے ہی خاطر کو موت پر قرار دیا کئی مرتبہ گاہ گاہ مزاج مین شورش ہوئی چنانچہ یہ امر میرائی اونکا ہی کہ پدر برادر امنکے دیوانگی مین اپنے کو ظاہر کر لیتے تھے اور بعد ایک مدت کے علاج تدبیر ہوتی تھی جس ایام مین کہ مین شکار کو گیا تھا چھیاسیون ۹۶ سنہ ۱۰۱۳ مین افیون زائد عین شورش دماغ مین کھاکر تھوڑی دیر مین مرگئی گویا کہ یہ حال بیٹے کا آگے سے دیکھا تھا اول کہ خدائی کہ آغاز جوانی مین میری ہوئی تھی اونمین کے ساتھ تھی بعد قتل خسرو کے اونکو شاہ بیگم خطاب دیا مہینے جب بدسلوکی فرزند و برادر کی میرے ساتھ نہ دیکھی سکی وقت پریشانی دماغ کے جان سے گذر کر اپنے کو اس کلفت و اندوہ سے خلاص کیا اوسکے مرنے سے بباعث ایک تعلق کے کہ تھا جو دن کہ گذرتا تھا اپنی حیات و زندگانی سے کچھ لذت نہ تھی چار رات دون کہ بتیس پہر ہوتے تھے نہایت کلفت و اندوہ سے کچھ ماکول و مشروب سے وارد طبیعت نہوے جب یہ حال والد بزرگوار کو معلوم ہوا دلاسا نامہ مع خلعت و دستار مبارک کے کہ سر سے اوسیطرح بندھی ہوئی تھی اوتار کر نہایت شفقت و عنایت سے اس مرید قدیمی کو بھیجی اس عنایت نے اوپر آتش سوزو گداز میری کے پانی ڈالا کہ اضطراب و اضطرار میرے کوئی اجمالا قرار و آرام ہوا غرض اس ذکر سے یہ ہی کہ بے سعادتی فرزند کی اس سے کیا زیادہ ہوگی کہ باعث قتل والدہ اپنی کے ہوے اور ساتھ پدر کے بے کسی سبب و باعث کے محض تصور و خیالات فاسدہ سے مقام یعنی و عناد مین آکر دولت ملازمت سے فرار اوپر قرار کے اختیار کرے جو منتظم حیات نے منزہر کردار کی برابر کبھی ہمالا جرم مآل حال یہ ہوا کہ بدترین حال سے مقید ہوکر اور درجہ اعماد سے گذر کر زندان دائمی مین گرفتار ہوے شعر راہ چوستانہ رود ہوشمند پا می بزام آرد و سر در کمند ۔ مجملاً یہ ہی کہ روز سہ شنبہ سوین ذی حجہ کو مین منزل ہوڈول مین اوترا شیخ فرید بخاری ایک جماعت شجاعون و بہادرون کے ساتھ واسطے بھیجا کرنے خسرو کے واسطے لشکر فیروزی اثر کے معین ہوے اور دوست محمد کوکہ اردلی مین ہوا سطہ قدیم آخدمتی درویش سفیدی کے تھا قلعہ آگرہ و محل خاصون کے محافظت کو بھیجا اعتماد الدولہ اور نیز الملک وقت نکلنے کے آگرہ سے ضبط کے واسطے چھوڑا تھا دوست محمد سے کہا مہینے کہ مین صوبہ پنجاب کو جاتا ہون اور وہ صوبہ اعتماد الدولہ کے دیوانی مین ہی اونکو ملازمت مین روانہ کرنا اور پسران حکیم مرزا کو کہ آگرہ مین ہین قید کرکے محبوس رکھنا جسوقت فرزند صلبی سے یہ معاملہ ظاہر ہوا برادر زادہ و عم زادہ سے کیا توقع رکھنا چاہیے لہذا نصیحت ہونے و بہت محمد کے بخشی ہوے چار شنبہ کو پلول مین پنجشنبہ کو قریہ آباد مین واقع ہوا تیرہوین تاریخ مجمعہ کو اتفاق دہلی کا ہوا روز مقدسہ

حضرت جنت آشیانی کی زیارت کی اور سر تمراد ہمت کرکے فقرا اور درویشون کو اپنے ہاتھ سے روپے دیے وہان سے مقام
حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کو توجہ کرکے لوازم زیارت کو ادا کیا بعد ادسکے کچھ روپیہ میر جمال الدین حسین انجو کو اور کچھ
حکیم مظفر کو دیا کہ فقرا اور درویش اور ارباب حاجت کو تقسیم کرین روز شنبہ چودہوین کو سرائے نریلہ مین مقام کیا اس سرا کو شہزادہ خسرو
نے جلا دیا تھا منصب آقا ملائی برادر آصفخان کا کہ خدمت حضور مین سرفراز تھا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار
مقرر ہوا اس راہ مین خدمت اچھی کرتے تھے ایک جماعت ایماقات کہ رکاب ظفر انتساب مین تھی اس خیال سے کہ بعضے انمین سے
شہزادہ خسرو کے ساتھ اتفاق رکھتے ہین مبادا انکے دل مین دغدغہ و تفرقہ راہ پاوے اونکے افسرونکو دو ہزار روپے دیے کہ آدمیون
مین تقسیم کرین اور اپنی جماعت کو مراحم جہانگیری کا امیدوار کرین شیخ فضل اللہ اور راجہ دھیر دھر کو روپے دیے کہ راہ مین فقرا اور
برہمنون کو دیتے رہین تیس ہزار روپیہ کو فرمایا کہ اجمیر مین رانا شنکر کے واسطے بطریق مدد خرچ کے دین اور روز شنبہ سولہوین کو پرگنہ پانی
پت مین پونچہا مین یہ مقام اوپر آبادی کرام و اجداد ذوی الاحترام ہمارے کے ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور فتح عظیم حاصل ہوئین ایک
شکست ابراہیم لودہی کی کہ عساکر ظفر مآثر حضرت فردوس مکانی کو حاصل ہوئی ذکر اوسکا تواریخ روزگار مین مرقوم ہے دوسرے فتح ہیمو کردار
پر کہ اول دولت والد بزرگوار مین کہ تفصیل تحریر ہوئی عالم اقبال سے ظاہر ہوئی جب شہزادہ خسرو دہلی سے متوجہ پرگنہ مذکور کے ہوے
بحسب اتفاق دلاور خان وہان پونچے تھے اور یہ مقدمہ سنکر اپنے فرزندون کو آب جون سے پار اوتار کر خود سپاہیانہ و قزاقانہ دل
اوپر ایلغار کے رکھکر قصد کیا کہ اپنے کو قبل پہونچنے شہزادہ خسرو کے قلعہ لاہور مین پونہچا دین اور اوسی حال مین عبد الرحیم بھی
لاہور سے وہان پونچا دلاور خان نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزندون کو ہمراہ میرے فرزندون کے پار دریا کے اوتار کر ایک
کنارے ہو کر منتظر روایات ظفر آیات جہانگیری ہو ازبکہ گرانبار اور ترسناک تھا یہ بات قرار نہ دے سکا استقدر توقف کیا کہ
شہزادہ خسرو پونچے اسنے جاکر ملازمت کی اور اقرار بے اختیاری سے ہمراہی کا کیا اور خطاب ملک انور رائے کا پایا اور لڑائی
مین صاحب اختیار رہا دلاور خان مروانہ متوجہ لاہور کے ہوا راہ مین جسپت دمی یا گروہ سے ملازمان درگاہ کے اور کروریون و سوداگرون
وغیرہ سے ملتے اون سبھون کو من وجہ شاہزادہ خسرو سے آگاہ کرکے معلنے کو ہمراہ لیتے تھے اور بعضے کو کہتے کہ راہ سے کنارہ اختیار
کرین اور بعد اسکے کہ بند ہاے خدا لوٹنے اور غارت کرنے ظالمون سے ہمین ہو غالب ظن یہ تھا کہ اگر سید کمال دہلی مین اور
دلاور خان پانی پت مین جرأت و ہمت کرکے سر راہ خسرو کی روکتے جو جماعت کہ اونکے ہمراہ تھی تاب مقابلے کی نلاکر پریشان ہو جاتی
اور خسرو گرفتار ہو جاتے لیکن اونکی ہمت نے مدد نکی ثانی الحال ہر ایک نے اپنے تصور کی ایک طرح سے تلافی کی دلاور خان نے
لاہور مین تبیل پہونچے شہزادہ خسرو کے قلعے مین جاکر خدمت نمائی کرکے تدارک اوس کوتاہی کا کیا اور سید کمال نے بھی جنگ
شہزادہ خسرو مین تردد ات مردانہ ظاہر کیے چنانچہ اپنی جگہ تفصیل لکھا جاویگا ستر ہوین ذیحجہ کو پرگنہ کرنال مین نزول رایات عالیات کا
ہوا اس منزل مین عابد بن خواجہ کوکہ بڑا بیٹا جوئیاریکا اور پسر زادہ عبد اللہ اوزبک کا ہے کہ حضرت والد امجد کے عہد مین آیا تھا منصب
ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور شیخ نظام تھانیسری کو کہ شہزادہ خسرو کو دیکھکر ساتھ لو بد و لنواہ کے اوسکو خوش کیا تھا کہ
وہ بے فکر ہو جاوے پھر اگر مجھے دیکھا چونکہ یہ مقدمہ سنا تھا مہینے کچھ خرچ راہ دیکر فرمایا کہ متوجہ زیارت خانہ مبارک کے ہوین اونیسوین کو
پرگنہ شاہ آباد مین نزل ہوئی اس مقام مین پانی بہت کم تھا بحسب اتفاق استقدر بارش ہوئی کہ سب سیراب ہو گئے شیخ احمد لاہوری
کو زبان شہزادگی سے نسبت خدمتگاری و خانہ زادی کے رکھتی تھی منصب میر عدلی کے ساتھ سرفراز کیا مہینے کہ ارباب اخلاص
اونکے وسیلے سے نظر سے گذرتے ہین اور دست و سینہ جس کیکو دینا چاہے عرض کرکے دلادین وقت ارادت مریدون کے

شہزادہ خسرو کا ملنا کابل کا

بیسویں ذیحجہ

چند کلمے بطریق نصیحت کے مذکور ہوتے ہین چاہیے کہ اپنے کو ساتھ دشمنی کسی مذہب کے تبرا و تارنکرین اور ساتھ سب ارباب ملل کے طریق صلح کل کا مرعی رکھین کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ مارین مگر لڑائی اور شکاریں شعر مباش درپی ہیچان مورن جاندار مگر بوقت پیکار یا بوقت شکار بتعظیم ستارون کی کہ مظہر نور الٰہی کے ہین بقدر درجہ ہر ایک کے کرنا چاہیے اور موثر و موجد نہ ماننے مین اللہ تعالیٰ کو جاننا چاہیے بلکہ فکر کرنا چاہیے تا خلوت اور کثرت خاطر مین کوئی لمحہ فکر و اندیشہ اوسکے سے خالی نہ رہے شعر لنگ و پوچ خفتہ شکل و بے ادب و سوی ادب و بے غنج و ادا می طلب پ حضرت والد بزرگوار نے اسمین یہ ملکہ بہت بڑھایا تھا بہت کم وقت اس فکر سے خالی ہوتے تھے منزل الرد مین الوانی اوذبک کو ساتھ ستارون اور منصب داروں کے شیخ فرید بخاری کو ایک کرور کر کے چالیس ہزار روپیہ مدد خرچ مہینے اوس جماعت کو مرحمت کیا سات ہزار روپیہ اور جمیل بیگ کو دیا کہ سواروں کو تقسیم کرین سیر شریف آبلی کو بھی دو ہزار روپیہ عنایت کیا سیشنبہ چوبیسوین ماہ مذکور کو پانچ آدمی ملازم رہمراہی شہزادہ خسرو کے گرفتار لائے دو آدمیون نے کہ وکیل نوکری کا اقرار کیا فرمایا مہینے کہ ہاتھی کے پانون مین ڈالین اور تین آدمیون نے انکار کیا قید کیے گئے منصب دریافت کیے جاوین بارھوین ماہ فروردی سنہ احد جلوس کو مرزا حسین اور نور الدین قلی کو توال شہر لاہور مین داخل ہوئے چوبیسوین ماہ مذکور کو قاصد ولاور خان کا وہان پونہچا اور خبر دی گئی کہ شہزادہ خسرو خروج کر کے قصد لاہور کا رکھتے ہین تم خبردار رہنا اوسی تاریخ سے دروازے شہر لاہور کے مضبوط و محفوظ ہو گئے دو روز بعد اس تاریخ کے تھوڑے آدمی ولاور خان کے قلعے مین داخل ہوئے اور استحکام مرمت وغیرہ کا شروع کیا جس جگہ شکست و سیخت تھا مرمت کر کے توپ قلعہ پر چڑھا کر مستعد جنگ کے ہوئے تھوڑے آدمی بندوقچی گھاٹ سے کہ اندر قلعے کے تھے مستعد ہو کر خندقون پر مقرر ہوئے اور شہر کے آدمیون نے بھی ساتھ اخلاص تمام کے مدد و معاونت کی بعد دو روز کے کہ فی الجملہ سرانجام ہو گیا تھا شہزادہ خسرو پونہچا اور ایک منازل تقرہ مین سے منزل اختیار کر کے فرمایا کہ شہر کو قتل کر کے لڑائی شروع کرین اور ایک دروازے مین جسطرف سے کہ ممکن ہو اگ لگا کر جلاوین اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بعد لینے قلعہ کے سات روز تک واسطے لوٹنے شہر کے اور زن و فرزند آدمیون کے قید کرنے کا حکم کرونگا اس جماعت خون گرفتہ نے ایک دروازہ شہر کا جلا دیا ولاور بیگ خان حسین بیگ دیوان اور نور الدین قلی کوتوال نے اندر سے مقابل دروازے کے ایک اور دیوار اوٹھائی انھین دنون مین سعید خان کہ کشمیر مین متعین تھے اور کنارے دریاے چناب کے منزل رکھتے تھے اس خبر کو سنکر ساتھ ایلغار کے روانہ لاہور کے ہوے جبکہ کنارے دریاے راوی کے پونہچے اہل قلعہ کو خبر کی کہ بقصد دولت خواہی کے آیا ہون مجھے اندر قلعے کے کر لو قلعہ والون نے رات کو سیڑھی بھیجکر اونکو مع ہمراہیون کے اندر کر لیا بعد نو روز کے کہ قلعہ گھیرا تھا خبر پونہچی فوج قاہرہ کے متواتر شہزادہ خسرو کو پونہچی اونھون نے گھبرا کر خیال کیا کہ روبرو لشکر فیروزی اثر کے جانا چاہیے جو کہ لاہور سواد اعظم ہندوستان سے ہر چھ سات روز مین بڑی کثرت ہو گئی تھی چنانچہ آدمیون سے خوب سنا کیا کہ دس بارہ ہزار سوار جمع ہو گئے تو شہزادہ اس قصد سے کہ آگے کی فوج پر شبخون مارین حوالی شہر سے اوٹھ آئے سرائے قاضی علی مین شب پنجشنبہ سولھوین تاریخ مجھے یہ خبر پونہچی اوسی رات باوجود اسکے کہ پانی خوب برستا تھا قضارہ کوچ کا بجا کر سوار ہوا مین صبحکو سلطان پور مین پونہچا اور آدھے دن تک سلطان پور مین رہا بحسب اتفاق اوسیوقت افواج قاہرہ اور جماعت مقہورہ سے مقابلہ ہو گیا معز الملک طلشت بریانی کا لایا تھا چاہتا تھا مین کہ ازروے رغبت کے میل کرون کہا نیکا کہ خبر جنگ کی پونہچی بجبر سننے کے باوجود کہ طبیعت مائل بریانی کی تھی ایک لقمہ واسطے شگون کے کھا کر سوار ہوا اور مقید کسی کے پھونچنے سے ہوا اور کمی افواج کا نہو کر جلد متوجہ ہوا چلتہ خاصہ ہر چند مینے طلب کیا لیکن کسی نے حاضر نکیا ہتھیارون مین سوا نیزہ و تلوار کے نہ تھا اپنے کو لطف

ایزدی کے سپرد کرکے ملاحظہ روانہ ہوا ہین اول سواروں مین پچاس سوارسے زیادہ ہمراہ نہ تھے اور کسی کو خبر بھی نتھی کہ آج جنگ ہوگی مگر اپل کو بندوال پر پہونچنے تک چار پانچ سو سوار نیک و بد سے جمع ہوگئے جب پل ندکور سے گذرا ہین خبر فتح کی پہونچی پہلے جسنے یہ مژدہ پہونچایا شمسی توشکچی تھا اور اس خوشخبری کے سبب سے خطاب خوش خبر خانی کا پایا میر جمال الدین حسین کو کہ پہلے اس سے واسطے نصیحت خسرو کے بھیجا تھا اسوقت آکر کثرت و شوکت فوج خسرو کے قدر بیان کی کہ سخت فنگ ہے باوجودیکہ خبر فتح کی متواتر پہونچی تھی پہ سیدہ لوگ سیطرح باور نہین کرتا تھا اور تعجب کرتا تھا کہ بمقدر کہ لشکر مینے دیکھا ہے کسطرح فوج شیخ فرید سے کہ نہایت کم و بے استعداد ہین شکست کھائیگا جبکہ شکاس خسرو کو ساتھ دو خواجہ سرا اوسکے کے لائے تو سید نے قبول کیا اور گھوڑے سے اوترے میرے پانوں پر سر رکھا اور طرح طرح سے خضوع و خشوع کیا اور کہا کہ اقبال اسے بلند اور رائد تہین ہوتا شیخ فرید پاس سرداری مین مخلصانہ وفد دیانہ آگے آیا سادات بارہہ کو کہ شجاعان زمانہ کے ہین اور جس معرکے مین کہ رہے ہین کام نمایان ان سے ظاہر ہوا اول کیا تھا سیف خان ولد سید محمود خان نے کہ سردار اپنی قوم کا تھا بنفس خود تردد ات مردانہ کرکے ستر زخم کھائے اور سید جلال نے بھی کہ اس طائفہ سے ہمراہ ایک تیر پیشانی پر کھایا اور بعد چندروز کے مرا سادات بارہہ کہ پچاس ساٹھ سے زیادہ نہ تھے لیکن زخم و ضرب ہزار سوار اور پانچ پانچ سو بدخشی کے اوٹھاکر پارہ پارہ ہوے سید کمال کہ اپنے بھائیون کے ساتھ واسطے کمک ہراول کے مقرر ہوا تھا ایک کنارے سے آکر اسقدر زد و خورد کی کہ زائد تھا اور مردمی سے ہی بعد اوسکے برنغار والون نے پادشاہ سلامت کہکر حملہ کیا اہل بغی و فساد یہ سنکر بے دست پا ہوکر ہر ایک متفرق ہوگئے قریب چار سو آدمی ایماقات کے میدان مین پائمال قہر و غلبہ لشکر فیروزی اثر کے ہوے صندوق جواہر خسرو کا و نقائس کہ ہمیشہ ساتھ رکھتا تھا ہاتھ آیا شعر کہ نہست کہ این کودک خرد سال ۔ شود بازرگان چنین بر سگال ۔ باول قدح دردی آرد پیش ۔ گذارد شکوہ من و شرم خویش ۔ بسوزاند او رنگ خورشید را ۔ تنا کند تخت جمشید را ۔ مجکو بھی مرو کو تاہ بین نے الرآباد مین واسطے مخالفت پدر کے بہت دلالت کی تھی لیکن یہ سخن اصلا معقول و مقبول میرا نہوا اور جانتا تھا مین کہ جو دولت کہ بنا اوسکی مخالفت پدر پر ہو کیا پائدار ہوگی بصلاح ناقص عقلون کے جگہہ سے نہ ہٹا مین اور بمقتضاے عقل و دانش کے کام کرکے واسطے ملازمت پدر و مرشد و قبلہ و خداے مجازی اپنے کے پونہچا اور اسی نیت درست کی برکت سے پونہچا مجکو جو کہ پونہچا جس روز شہزادہ خسرو بھاگے اوسی رات راجہ باسو کو کہ زمیندار معتبر کوہستان لاہور کا ہی رخصت کیا کہ اوس طرف جاکر جس طرف خسرو شہزادے کی سنی گرفتار کرنے اونکے مین جسقدر کوشش ہوسکے کرے اور مرزا علی اکبر شاہی اور مہابت خان کو ایک بڑے لشکر کے ساتھہ مقرر کیا کہ جسطرف شہزادہ خسرو جاوین فوج ندکور بھیجا کرین اور مینے آپ بھی قرار کیا کہ اگر شہزادہ خسرو کابل کیطرف جاوینگے اونکا پیچھا کرنے سے جب تک گرفتار نکرون نہ پھرون گا اور اگر کابل مین توقف نکیا اور بدخشان کیطرف متوجہ ہوے تو مہابت خان کو کابل مین چھوڑکر آپ بخیریت و دولت سے لوٹ آؤنگا اور مطلب بدخشان بنجانے سے یہ تھا کہ وسیلے سعادت البتہ اوزبکون سے ملاقات کرے گا اور یہ خدمت ساتھہ اس دولت کے لاحق ہوگی جس روز افواج قاہرہ واسطے تعاقب شہزادہ خسرو کے مقرر ہوے پندرہ ہزار روپے مہابت خان کو اور بیس ہزار روپیہ اور احدیون کو مرحمت ہوے اور دس ہزار روپیہ اور سوار اوسکے ہمراہ فوج ندکور کے کیا گیا کہ راہ مین جسکو جا ہین وین روز شنبہ اٹھائیسوین کو اردوے ظفر قرین کا منزل جہانیان مین کہ سات کوس لاہور سے ہی نزول اجلال ہوا اور شہزادہ خسرو چند آدمیون کے ساتھہ کنارے دریاے چناب کے پونہچے خلاصہ یہ ہی کہ بعد شکست کے رائے اون لوگون کی کہ ہمراہ شہزادے کے معرکہ جنگ سے لوٹ آئے تھے متحالف ہوئی افغان و اہل ہند کہ اکثر قدیم اونکے تھے چاہتے تھے کہ ہندوستان کی طرف جاکر بغاوت و فساد شروع کرین اور حسین بیگ

کہ اہل وعیال مرحوم وخزانہ اونکا کابل کیطرف تھا واسطے جانے کابل کے والات کرتے تھے آخر حسین بیگ کی صلاح پر تمام
کیا ایک تو ہندوستانی اور دو افغان اون سے جدا ہو گئے بعد پہونچنے دریاے چناب کے ارادہ کیا کہ شاہ پور کے گھاٹ سے
عبور کرین لیکن کشتی بہم نہ پونچی سو دھمرہ کے گھاٹ کو روانہ ہوے اوس گھاٹ پر آدمی اون کے ایک کشتی بے ملاح اور ایک گھاس
وغیرہ سے بھری ہوئی لائے قبل شکست ہونے شہزادۂ خسرو کے سب جاگیرداروں وارابداروں وگذربانوں کو حکم صادر ہوا تھا
کہ اس قسم کا قصہ واقع ہوا ہی خبردار وہوشیار رہین اس سبب سے گھاٹ دریا کے بند تھے حسین بیگ نے چاہا کہ اس
والے کشتی کے ملاحون کو اس کشتی پر ملاح پر لاکر شہزادۂ خسرو کو اوس پار اوتارین اس اثنا مین کمین داماد کمال جو دھمرہ سے آگے
کا پونہچا اور دیکھا کہ ایک گروہ رات کو دریا اوترنے کے ارادے مین ہین ملاحون کو پکارا کہ حکم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی
کا نہین ہر کہ کوئی رات کو آدمی ناواستہ اوتارین ہوشیار رہنا ان لوگون کے شور وغوغا سے آدمی اوس نواح کے
جمع ہو گئے داماد کمال نے کشتی چلانے کی لکڑی کہ ہندی زبان مین بلی کہتے ہین ملاحون کے ہاتھ سے کھینچ لی اور کشتی کو سرگرداں
کر دیا ہر چند کہ ملاحون کو روپیہ دینا قبول کیا کہ کوئی ملاحون مین سے مستعد پار اوتارنے کا ہوے لیکن کسی نے قبول نکیا ابوالقاسم
نمکین کو بیچ گجرات کے حوالی چناب مین خبر پونہچی کہ ایک جماعت اس رات مین چاہتی ہی کہ آب چناب سے عبور کرے جب اس
خبر سے مطلع ہوے اوسی رات اپنے فرزندون اور جماعت کے ساتھ سوار ہو کر کنارے گھاٹ مذکور کے پونہچے یہان تک
نوبت پونہچی کہ حسین بیگ نے ملاحون کو بیرون مین گھیر لیا اور دریا کے کنارے سے داماد کمال نے بھی تیراندازی شروع کی چار
کوس تک کشتی بطور خود نیچے کیطرف گئی یہان تک کہ آخر شب مین کشتی ریگ مین آگئی ہر چند چاہا کہ کشتی کو ریگ سے جدا کرین میسر نہوا
اس اثنا مین صبح صادق ظاہر ہوئی ابوالقاسم وخواجہ خضر خان نے کہ ہلال خان کے اہتمام سے اوسطرف دریا کے جمعیت کی تھی کنارہ
غربی دریا کو مستحکم کیا اور جانب شرقی کو زمینداروں نے استحکام دیا تھا ہلال خان کو کہ قبل وقوع اس حادثہ کے اوپر سر اولی لشکر متعینہ
کشمیر کے بسرداری سعید خان کے بھیجا تھا بسبب اتفاق اوسی رات اوس نواح مین پونہچے اور بہت دیر پہلے پونہچے تھے اور اہتمام مکمل
بیچ لائے ابوالقاسم خان اور جماعت خواجہ خضر خان کے اور گرفتار کرنے شہزادۂ خسرو کے بہت دخل رکھتا تھا صبح یکشنبہ بیستیوین
ماہ مذکور کو آدمی ہاتھی اور کشتی پر سوار ہو کر شاہزادۂ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سلخ کو مرزا کامران سے باغ مین خبر گرفتاری شہزادہ
کی مجکو پونہچی اوسیوقت امیر الامرا سے فرمایا میںنے کہ گجرات مین ہو کر شاہزادہ خسرو کو ملازمت مین لاوین بیچ صلاح امور سلطنت اور
ملک داری کے اکثر اپنی راے وفہمید پر عمل کرتا ہون اور اپنی صلاح کو اورونکی صلاح سے معتبر جانتا ہون اول یہ کہ بخلاف
صلاح وصوابدید سب بندگان مخلص کے الہ آباد سے ملازمت پدر بزرگوار کی اختیار کر کے دولت خدمت اونکی کو پایا میںنے اور اصلاح سے
دشمن اور دنیا کی آپسمین تھی اور اسی صلاح سے بادشاہ ہوا مین دوسرے تعاقب شہزادہ خسرو مین ساتھ کسی چیز کے تعین ساعات
وغیرہ سے مقید نہوا مین اور جب تک شہزادے کو گرفتار نکیا آرام نکیا اور عجائبات امور سے یہ ہر کہ وقت لوٹنے کے حکیم علی عالم فن
ریاضی سے پوچھا میںنے کہ ساعت توجہ میری کی کیونکر تھی عرض کیا کہ واسطے حصول اس مطلب کے اگر چاہین کہ ساعت اختیار کرین بیمون
مین مثل اس ساعت کے کہ آپ ساتھ دولت کے سوار ہوے نپاسکین گے پنجشنبہ کے دن تیسری محرم سنہ ایکہزار پدرہ
مین مرزا کامران کے باغ مین شاہزادۂ خسرو کو دست بستہ پانون مین زنجیر پائین طرف سے برسم وتورہ چنگیز خانی کے سامنے
لائے حسین بیگ دائین ہاتھ کیطرف اور عبدالرحیم بائین ہاتھ کیطرف کھڑے تھے اور شہزادۂ خسرو درمیان مین کھڑے کانپتے
تھے اور روتے تھے حسین بیگ نے اس خیال سے کہ کچھ فائدہ ہوگا بدزبانی کلمات کہنا شروع کیے جب غرض اوسکی

معلوم ہوئی اوسکو بات کرنے کے واسطے پنجھوڑ کر شہزادہ خسرو کو مسلسل سپرد کیا مینے اور اون دونون مفتریون کے واسطے فرمایا مینے
کہ گدھا و گدھے کے چمڑے مین کھنچین اور گدھے پر اولٹا سوار کر کے گرد شہر کے پھراوین چونکہ چمڑا گاؤ کا بہ نسبت گدھے کے جلد
خشک ہوتا ہی حسین بیگ چار پہر زندہ رہکر بیاضت تنگی نفس کے مرگیا اور عبدالرحیم کہ گدھے کی کھال مین تھا اور باہر سے رطوبت پہنچتی
تھی زندہ رہا آخر روز پنجشنبہ کے دن سے ۹ رمحرم تک بواسطۂ زبونی ساعت کے مرزا حکمران کے باغ مین توقف واقع ہوا
موضع بھروال کو کہ لڑائی اوس مقام مین واقع ہوئی تھی شیخ فرید کو مرحمت کیا مینے اور اوسکو بخطاب والا مرتضے خان کے سرفراز
کیا اور بہمت انتظام سلطنت کے باغ مذکور سے شہر تک فرمایا مینے کہ دو رویہ لکڑیان کھڑی کر کے فتنہ انگیزون اور اوس جماعت
کو کہ اس شورش مین ہمراہی کی تھی اوپر لکڑی اور سولی کے لٹکا کر سیاست کرین اور سزا و جزا کو پونہچا وین زمینداردن کو کہ لوازم و فتحوائی
کے بجا لائے تھے ریاست اور چودھرائی میانہ دوآبہ چناب کے عنایت فرمائی اور زمین بطریق مدد معاش کے ہر ایک کو مرحمت
کی جملہ اموال حسین بیگ سے کہ بعد اسکے ہر جگہ نام اوسکا مذکور ہوگا پیر محمد باقی کے گھر سے اعل قریب سات لاکھ روپیہ کے ظاہر ہوا سوائے
اسکے کہ اور جگہ رکھا تھا اور اپنے ساتھ لے گیا یہ جب کہ مرزا شاہرخ کی ہمراہی مین اس درگاہ مین آئے تھے ایک گھوڑا انھار فتہ فتہ
کام اونکا اس درجے کو پونہچا کہ صاحب دفینہ و خزینہ کا ہوکر بمثل ان ارادون کے اوسکے دلمین آئے آتنا سے راہ مین کہ ہنوز معاملہ
شاہزادۂ خسرو کا مشیت حق مین تھا جو در میان ولایت اور وار الخلافت آگرہ کا کہ جگہ فتنہ و فساد کی ہی سردار سے خالی تھا اس واسطے
کہ مبادا معاملہ شاہزادۂ خسرو کا طول کھینچے فرمایا مینے کہ فرزند پرویز بعضے سردارون کو اوپر سرانا کے چھوڑ کر خود آصف خان اور ایک جماعت کے
ساتھ کہ اون سے نسبت خدمت کی بزو یکی رکھتے ہون متوجہ آگرہ کے ہون اور حفظ و حراست وہان کی اپنے ذمے سمجھین برکت عنایت
الٰہی سے قبل پہونچنے شاہزادہ پرویز کے آگرہ مین مہم شاہزادہ خسرو کی حسب دلخواہ دوستون و مخلصون کے تمام ہوئی اسواسطے
فرمایا مینے کہ فرزند مذکور روانہ ملازمت ہون ۹ محرم کو چارشنبہ کے دن ساتھہ مبارکی کے قلعۂ لاہور مین آیا مین دولت خواہون نے
عرض کی کہ معاودت طرف آگرہ کے ان دنون کہ فی الجملہ صوبہ گجرات و دکن و بنگالہ مین خلل واقع ہی صلاح دولت کے قریب ہو گی یہ
صلاح پسند نہ آئی اسواسطے کہ عرائض شاہ بیگ خان حاکم قندھار سے بعضے مقدمے معلوم ہوے تھے کہ وہ اس بات پر دلالت
کرتے تھے کہ امرائے قزلباشیہ سرحد کے واسطے فساد اوس جگہ کے باقی لشکر مرزایون کو کہ ہمیشہ سلسلہ خصومت و نزاع کو جنبش
دیتے ہین اور ترغیب کے خطوط واسطے لینے قندھار کے لکھتے ہین حرکت کرنیکی دل مین لاوین کہ مبادا اوقات حضرت ظل سبحانی عرش آشیانی
سے اور مخالفت بے ہنگام شاہزادہ خسرو سے اونکی داعیہ کو تیزگرمی ہو اور قندھار پر حملہ کرین بسبب اتفاق جو کچھہ خیال مین گذرا تھا ظاہر
ہوا کہ حاکم ہرات اور سیستان اور باقی جاگیردار اوس طرف کے حسین خان حاکم ہرات کے مددگار ہوکر قندھار کے لینے کو متوجہ ہوے
لیکن شاہ بابا کی ہمت اور مردانگی پر شاہ بیگ خان کے کہ مردانہ ثابت قدم ہو کر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اوسکی چوبرجی پر
ایسا بلند ہو کر بیٹھا کہ باہر والے اوسکو دیکھتے تھے اور جب تک وہ قلعہ گھرا رہا اس شاہ بیگ خان نے کمر نہ باندھی اور سر و پا برہنہ
مجلس شوریٰ و عشرت کیا کرتا اور ہر روز اپنی فوج ظفر موج کو دشمنون کے مقابلے پر قلعہ سے باہر بھیجا کرتا اور مدافعہ کوشش کرتا اور
لشکر قزلباش نے تین طرف سے قلعہ گھیرا تھا جب مجکو یہ خبر لاہور مین پونہچی تو ظاہر ہو گیا کہ اسقدر توقف میاں وہان پر قرین مصلحت
تھا اوسی وقت مینے ایک بڑی فوج بسرداری مرزا غازی اور ہمراہ ایک جماعت کے منصب دارون اور مخلصون کے مثل قرابیگ
مخاطب بقراخانی اور سنتہ بیگ مخاطب بسرداری خانی کے معین کیے اور مرزا غازی کو کہ افسر کل تھا پنجہزاری منصب ذات اور سوار
سے سرفراز کیا اور نقارہ دیا یہ مرزا غازی فرزند مرزا خانی ترخانی کا ہی جو بادشاہ ملک ٹھٹھہ کا تھا کہ عبدالرحیم خانخانان کے ہاتھہ سے

میرے باپ کے سلطنت مین وہ ملک فتح ہوا تہا لیکن پھر ملک ٹھٹھہ اوسیکی جاگیر مین کہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کا اوسکو عنایت ہوا تہا مقرر اور معین ہوا اور بعد اوسکے وفات کے بھی مرزا غازی فرزند اوسکا خدمت اور منصب پر باپ کے سرفراز ہوا باپ دادا ان کے امراء سلطان حسین مرزا باقرو الی خراسان سے ہین اور اصل مین سلسلہ امراء امیر تیموریہ سے ہی غرضکہ مینے خواجہ حاقل کو بخشی اس لشکر کا مقرر کیا اور تیتالیس ہزار روپیہ بطریق مدد خرچ قراخان کو اور پندرہ ہزار نقدی بیگ اور قلیچ بیگ کو کہ ہمراہی مرزا غازی کے تھے مرحمت کیے تا رفع اس خدشہ کا ہو اور خود مین بارادہ سیر کابل کے لاہور مین ٹھہرا اور انھین دونون مین منصب حکیم فتح اللہ کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی سے سچی خوابین مجھکو ظاہر ہوئی تہین اس واسطے بیس لاکھ دام کہ قریب بہ ایک لاکھ روپیہ کے ہوئی بہت خرچ اون کے خانقاہ کے فقیرون کے مینے مقرر کیے پھر ہامیسوین تاریخ عبداللہ خان کو سرفراز کرکے منصب ڈہائی ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور دو لاکھ روپیہ یکمشت اونکو دیکر حکم فرمایا کہ اونکو مدد خرچ مین دین اور بتدریج اونکے ماہیانون مین وضع کرتے جاوین اور پچہتر ہزار روپیہ قاسم بیگ خان داماد بادشاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید بہادر خان کو عنایت کیے اور موضع گوبندوال مین کہ کنارہ دریاے بیاہ کے واقع ہے ایک ہندو تہا ارجن نام لباس فقیری اور بزرگی مین کہ بہت مرجع خوف ہندو مسلمان اوس کے حالات کے مرید اور معتقد تہے اور اوسنے اپنی ولایت مشہور کر رکہی تہی کہ سب لوگ اوسکو گرو کہتے تہے اور اطراف و جوانب سے لوگ اوسکے معتقد ہوکر آتے تہے یہ دوکان اوسکی تین چار پشت سے گرم تہی اور مین بہت دنون سے سوچتا تہا کہ اوسکی اوس مجہوٹی دوکان کو برطرف کرون یا مدد الٰہی سے اوسکو مسلمان کرون یہان تک کہ جب اندتون خسرو نے اس راہ سے گذر کیا تو اوس وکل مجہول نے اوس سے ملنے کا ارادہ کیا اتفاق سے اوسکے مقام پر جاکر خسرو مقیم ہوے اسنے باہر نکلکر اوس سے ملاقات کی اور اکثر باتین اوسکو مین اور اوسکی پشانی پر اوگلی سے زعفران کا قشقہ کہینچا اور اس حرکت کو شگون اوسکے مقصود کا کیا جب مینے اوسکی یہ باتین سنین اور پہلے سے بھی اوسکی ماہیات مجکو خوب معلوم تہی تو مینے حکم اوسکے حاضر کرنے کا دیا جب وہ پکڑا آیا تو اوسکا گھر بار اور متعلقات تمام ترتضے خان کو مینے دے دیا اور اوسکے اسباب کو ضبط کرکے فرمایا کہ اوسکو واسطے سیاست کے قتل کرین اور دو شخص اور کہ نام اونکا راجو اور انبا تہا اور دولت خان خواجہ سرا کی حمایت سے ظلم و تعدی مین زندگانی کرتے تہے اور جب تک خسرو لاہور پر قابض رہا وہ لوگون نے خوب دست اندازی کی اسواسطے مینے فرمایا کہ راجو کو سولی دین اور انبا کہ جمع والا مشہور تہا اوس سے جرمانہ لین غرضکہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ اوس سے وصول ہوے لیکن مینے حکم دیا کہ ان روپیون کو مسافر خانون اور خیراتون مین صرف کرین اور سعداللہ خان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور لشکر شاہزادہ پرویز نے کمال اشتیاق سے راہ دراز قطع کرکے موسم برسات مین کہ جھڑی تہی اپنے آنے سے مجکو خوش کیا جمعرات کو اونتیسوین تاریخ بعد گذرنے دو پہر اور تین گھڑی (دن کے) مجھسے ملا مینے نہایت مہربانی سے اوسکو بغل مین لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور خسرو سے کہ یہ قصور ہوا تہا تو مینے دل مین قرار کیا تہا کہ جب تک اوسکو گرفتار نکرون کہین توقف نکرون گا اور احتمال تہا کہ طرف ہندوستان کے لوٹے تو ایسے وقت مین خالی رکہنا اگرے کا کہ دارالخلافہ اور مقام بیگمات اور خزائن کا ہے صلاح ملک و ارسی دور ہی اسواسطے جب مین اگرہ سے خسرو کے پیچھے روانہ ہوا تو مین نے پرویز کو لکہا کہ تمہارے اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سے دور ہوا اور سعادت و اقبال نے تمہاری طرف رومنہ کیا مین بطریق ایلغار اوسکے پیچھے جاتا ہون اسوقت مین مہمانا کو بمقتضاے وقت اور صلاح دولت کے فیصل کرکے اپنے آپکو جلد اگرے مین پونہچا دونگا تخت و خزانہ تمہارے سپرد کرتا ہون اور تمکو اللہ حافظ و ناصر کے لیکن پہلے پہونچنے میرے اس فرمان کے

رانا نے عاجز ہو کر آصف خان کو پیام دیا تھا کہ مین اپنے تصور سے شرمندہ ہون امید ہو کہ آپ میری شفاعت کرکے کسیطرح
شاہزادے کو اس بات پر راضی کرین کہ مین اپنے بیٹے باکھہ نام کو خدمت مین بھیجون لیکن پرویز اسپر راضی نہوتے تھے اور کہتے
تھے کہ یا خود آیا اپنے بیٹے کرن کو بھیجے لیکن جب خسرو کی فتنہ انگیزی سنی تو بصلاح وقت آصف خان اور دوسرے امرا باکھہ کے
آنے پر راضی ہوے اور دہومنڈل گڑھہ مین پہنچ خدمت شاہزادہ کے حاضر ہوا پھر پرویز نے راجہ جگناتھ اور اکثر اسکے لشکر کو وہان
چھوڑکر خود ہمراہ آصف خان اور چند اہل خدمت کے روانہ اگرے کے ہوے اور باکھہ کو ہمراہ لیتے آئے جب قریب اگرہ کے
پونہچے تو خبر فتح اور گرفتاری خسرو کی سنی پھر پرویز نے مقام اگرے مین کیے تھے کہ میر احکم پونہچا کہ جو خاطر ہر طرف سے جمع ہو آپ کو
جلد میرے پاس پونہچاؤ اس واسطے پرویز میری خدمت مین حاضر ہوے مہینے آفتاب کیرکہ علامت بادشاہونکی ہی اوسے مرحمت
کی اور وہ ہزاری منصب عنایت کرکے بخشیون کو حکم کیا کہ جاگیر واسطے تنخواہ کے تکالدین اور مرزا علی بیگ کو انھین دونون حکومت
کشمیر پر روانہ کیا اور دس ہزار روپے قاضی عزت اللہ کو دیے کہ فقرا اور محتاجان کابل کو قسمت کرین اور احمد بیگ خان ساتھہ منصب
دوہزاری ذات اور ساڑھے بارہ سو سوارون کے اصل و اضافہ سے سرفراز ہوا اور انھین دونون مین مقرب خان کو واسطے لانے
اہل و عیال برادر دانیال کے مقرر ہوا تھا بعد چھ مہینے بائیس دن کے برہان پور سے لوٹ کر خدمت مین حاضر ہوا اور حالات
وہان کے بتفصیل بیان کیے سیف خان نے منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا پایا و رسید عبدالوہاب بخاری کہ میرے والد کی
سلطنت مین حاکم دہلی تھا اوسپر بسبب بعضی قباحتون کے کہ اوسکے لوگون سے صادر ہوئین تھین اس خدمت سے موقوف ہو کر داخل امرا مین
ہوا اور تمام ممالک محروسہ مین حکم دیا خواہ خالصہ خواہ جاگیر کہ لنگر خانے مقرر ہون اور موافق حاجتمندون کے کھانا پک کر
تقسیم ہوا کرے تا غربا اور مسافر آرام پاوین اور انبہ خان کشمیری کہ اولاد سے وہان کے حکام کے ہم منصب ہزاری ذات
اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور روز دوشنبہ نوین ربیع الآخر مین بشکار خاصہ مہینے پرویز کو عنایت کی اور قطب الدین خان کو
اور امیر الامرا کو بھی تواریخ صبح بخشین فرزندان دانیال کو کہ مقرب خان لایا تھا اسدن دیکھا مہینے کہ تین فرزند اور چار دختر تھین
طہمورث اور بایسنقر اور ہوشنگ نام لڑکون کے تھے مہینے اون سب سے اسقدر رحم و شفقت کی کہ کسی کے خیال مین نتھی طہمورث
کو نسب مین بڑا تھا مقرر کیا کہ ہمیشہ میرے پاس رہا کرے اور دوسرون کو سپرد اپنے بہنون کے کیا مہینے تا بخوبی پرورش کرین
اور خلعت خاص با جمدھر مرصع کو مہینے بنگالہ مین بھیجا اور تیس لاکھ دام مرزا خاری کو انعام دیے اور شیخ ابراہیم پسر قطب الدین خان
کو کہ کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا بخشکر خطاب کشور خانی کا دیا اور وقت تعاقب کرنے خسرو کے چونکہ فرزند خورم کو پہ
اگرے مین بیگمات اور خزانہ پر مین چھوڑ کر آیا تھا تو بعد دو بھی کے اس مہم سے مہینے حکم دیا کہ فرزند مذکور ہمراہ اپنے دادے اور باقی
محلون کے روانہ ملازمت کا ہو جب یہ قریب لاہور کے پونہچے تو جمعہ کے دن بارہوین تاریخ اسی ماہ مین کشتی پر سوار ہو کر اپنی والدہ
کے استقبال کو چلا اور موضع دھرمپور کہ ایک گانون ہے شرف ملازمت حاصل کی بعد ادا کرنے کورنش اور سجدہ اور تسلیمات اور
بجا لانے آداب کے موافق توزک چنگیزی اور قانون تیموری کے کہ مقرر ہمراہ اللہ تعالے کی عبادت مین مشغول ہوا اور بعد فراغ
اس شغل کے رخصت لیکر قلعہ لاہور مین آیا اور ستر ہوین تاریخ معز الملک کو بخشی لشکر رانا کا کرکے اوسکی طرف روانہ کیا اور
جو خبر مخالفت رائے رائے سنگھ اور دلیپ سنگھ اوسکے لڑکے کے حوالیہ ناگور مین سنی تھی تو حکم کیا کہ راجہ جگناتھ ہمراہ
معتمدان درگاہ اور معز الملک کے ایلغار کرکے وقمع اونکے فتنہ و فساد کا کرین اور سعید خان کہ بجاے شاہ بیگ خان
حاکم قندھار ہوا تھا ساتھہ منصب سہ ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوارون کے ممتاز ہوا اور پچاس ہزار روپیہ اوسکو عنایت کیے

فتح راجہ جگناتھ و اخراج مرزا علی بیگ و قاضی عزت اللہ کی خبر

اور خضر خان حاکم سابق خاندیس اور اوسکے بھائی احمد خان کوکہ خانہ زادون سے اس دولت کے ہین تین ہزار روپے مرحمت ہوے
اور ہاشم خان پسر قاسم خان کوکہ خانہ زاد قدیم اور تربیت یافتہ ہے منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا عنایت کیا اور
خاصہ گھوڑا بھی اوسکو مرحمت کیا اور آٹھ امیرونکو کہ دکن مین تھے خلعت بھیجے اور پانچ ہزار روپیہ بطریق انعام نظام شیرازی کو کہ
قصہ خوان ہے مرحمت فرمائے اور تین ہزار روپیہ واسطے خرچ لنگر خانہ کشمیر کے وکیل مرزا علی بیگ حاکم کشمیر کو دیے کہ وہان بھیجدے اور خنجر
مرصع چھ ہزار روپیہ قیمت کا قطب الدین خان کو دیا مہینے سناکہ شیخ ابراہیم بابا افغانی دولکان پیر ہری مریدی لاہور کی کسی
پرگنہ مین آ رستہ کرتا ہے اور اوپر طریقہ اوباش اور بے وقوفون کے بہت افغان وغیرہ اوسکے پاس جمع ہوے ہین تو مہینے حکم دیا کہ
اوسکو حاضر کرکے پرویز کے سپرد کرین کہ قلعہ چنبار گڑھ مین رکھے جب تک اوسکی شہرت کم ہو اور روز یکشنبہ شانزدہین جمادی الاولے
کو بہت اہل و منصب آدمیون کی رعایتون بادشاہی سے سرفراز ہوے منصب مہابت خان کا دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا
دلاور خان دو ہزاری ذات اور چودہ سو سوارون سے سرفراز ہوا وزیر الملک تیرہ ہزاری ذات اور ساڑھے پانچسو سوارون سے ممتاز ہوا
اور تیام خان نے ہزاری منصب اور سوار پائے اور شیام سنگھ ڈیڑھ ہزاری منصب اور بارہ سو سوار سے ممتاز ہوا اسیطرح میالیس آدمی منصبدار
زیادتی منصب سے سرفراز ہوے اور مہینے لعل تمیتی پچیس ہزار روپے کا پرویز خان کو مرحمت کیا پھر چہارشنبہ کے دن نوین تاریخ
ماہ مذکور کی مطابق ۱۲ ماہ بہمن کے بعد گذرنے تین پہر چار گھڑی دن کے مجلس میری سالگرہ کی آراستہ ہوئی ابتدائے سال اٹھائیسوین
مین میری عمر سے اور ترازو میری دادی کے گھ مین کھڑی ہوئی وقت مقرر اور ساعت نیک مین خیریت اور برکت سے مین ترازو مین
بیٹھا اوسکی ہر رسی کو ایک ایک بوڑھے شخص نے پکڑ کر مجکو دعائین دین اول مین سونے سے تولا تین من دس سیر چڑھا ہندوستانی
حساب سے پھر باقی فلزات اور اقسام خوشبویون اور کیفیات مین بارہ دفعہ تولا اور اسیطرح سال مین دو بار مین اپنا وزن کرتا ہون
کہ ہر بار سونا چاندی اور باقی فلزات اور ریشم اور عمدہ کپڑون مین اور اقسام غلہ سے وزن کرتا ہون اول شروع سال شمسی مین دوبارگی مہم
آخر مین اور نقد اور سامان اپنے تولنے کا الگ تحویلدارون کو دیتا ہون کہ فقرا اور حاجتمندون کو تقسیم کرین اور اسی مبارک دن سے
قطب الدین خان کوکہ بریسون سے اس دن کی آرزو مین تھا طرح طرح کی عنایتون سے سرفراز ہوا اول اوسکو منصب پانچہزاری ذات
اور سوارون کا دیا پھر خلعت خاص اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا زین مرصع سے عنایت کرکے صوبہ داری ملک بنگالہ اور اوڑیسہ کے کہ
پچاس ہزار سوار کی جگہ ہے اوسکو باعزت تمام بڑے لشکر کے ساتھ اوسطرف روانہ ہوا اور دو لاکھ روپیہ مہینے اوسکو
بطریق مدد خرچ کے مرحمت کیے اوسکی مان نے مجکو لڑکپن سے پرورش کیا ہے اور مجکو اسقدر محبت ہے کہ اپنی مان سے نہین والدہ
قطب الدین خان کی بجاے والدہ حقیقی میری کے ہے اور وہ مجکو بھائیون اور فرزندون سے کم نہین سب کو کون مین یہ بہتر ہے تین لاکھ
روپے اوسکے ہمراہیون کو مہینے عنایت کیے اور اوسی دن ایک لاکھ تمین ہزار روپے واسطے ملاچق کے دختر بہاری کو کہ نامزد پرویز
کی تھی بھیجے اور بائیسوین تاریخ باز بہادر قلعات کہ بنگالہ مین مدتون سے نافرمانی کرتا تھا خوش نصیبی سے در دولت پر حاضر ہوا مین نے
خنجر مرصع اور تمین ہزار روپے اوسکو عنایت کیے اور منصب ہزاری ذات کا سوارون کے ساتھ اوسکو دیا اور ایک لاکھ روپیہ مع
نقد جنس پرویز کو دیا اور کیشو داس ہاڑو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور سوارون سے سرفراز ہوا ابوالحسن کہ دیوان اور بدالصمام
میرے بھائی دانیال کی سرکار کا تھا اور اہل و عیال کے ہمراہ میری خدمت مین آیا تھا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز
ہوا اور شنبہ وغرہ ماہ جمادی الثانی مین شیخ بایزید کہ سیکری کے شیخ زادون سے ہے اور عقل و فراست اور قدامت مین اوون سے
ممتاز ہے خطاب معظم خانی سے سرفراز ہوا اور مہینے اوسکو دہلی کی حکومت بخشی اور اکیسوین تاریخ اس مہینے کی مہینے ایک بدخشانی لعل

سکے پر بھی ایسا ہی نوشتہ ہے

اور سو موتیون کا پرنیز کو دیا اور حکیم منظر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا اور پانچہزار روپیہ تعجیل راجہ مجھول کو مرحمت ہوے اور تازے حالات سے کہ ان دنون مین ظاہر ہوے پکڑا جانا خط مرزا غریز کو کہ کا ہکہ راجہ علیخان حاکم خاندیس کو لکھا تھا اور مین پہلے جانتا تھا کہ شاید عناد اس مرزا کا واسطے موافقت خسرو کے ہی کہ بسبب اوسکے داماد ہونے کے مجھسے تعصب رکھتا ہو مگر اس تحریر سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اصلی نفاق کو کسی حال مین نہین چھوڑتا اور اوسکی یہ عداوت میرے باپ سے بھی تھی غرضکہ اوسنے یہ خط مشتمل اوپر بدخواہی اور عداوت کے کہ کوئی دشمن ویسا نہ لکھے گا سابق راجہ علیخان کو لکھا تھا کہ میرے والد کی سلطنت مین خنہ اندازی کرے حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ زرنخبش اور قدردان نہوگا کہ لڑکپن سے اس مرزا عزیز کو اوسکی وفا کی رعایت سے پرورش کیا اور مورد عنایت رکھا اور اسقدر بڑھایا کہ اپنے برابرون مین زیادہ ہوا اور یہ خط برہانپور مین درمیان اسباب و مال راجہ علیخان کے خواجہ ابوالحسن کے ہاتھ لگا اور اوسنے لاکر مجکو دکھلایا اوسکو دیکھکر میرے بدن پر غصے سے بال کھڑے ہوے اگر خیال اوسکی مان کا مانع نہوتا تو لائق تھا کہ اوسکو اپنے ہاتھ سے سزا دون لیکن مین نے اوسکو بلوایا اور وہ خط اوسکو دیا کہ پکار کر لوگون مین پڑھے اور مجکو گمان تھا کہ وہ اوسکو دیکھکر مارے خوف کے مرجائے گا لیکن اوسنے بے شرمی اور بے حیائی سے ایسا پڑھا کہ گویا اوسکا لکھا ہوا نہین ہی اور غیر کا خط میرے حکم سے پڑھتا ہی حاضران مجلس کہ میرے والد کے نوکر تھے اوس خط کو دیکھا اور سنکر اوسکو لعنت کرنے لگے پھر مینے اوس سے پوچھا کہ قطع نظر اون برائیون سے کہ تو نے اپنے ذہن ناقص مین مجھسے کین میرے والد بزرگوار سے کہ تجکو ناک سے اوٹھا کر سب مین سربلند اور ممتاز کیا کہ تجھسب شک کرتے تھے کیا برائی دیکھی تھی کہ اوسکے دشمنون اور مخالفون سے ایسی تحریر کی اور خود نمک حرامون مین داخل ہوا لیکن آدمی اپنی طبیعت سے لاچار ہی کہ جب تو اصل مین منافق تھا تو سوا ایسے کامون کے تجھسے کیا ظاہر ہو جو برائی کہ تو نے مجھسے کی تھی مینے اوسکو معاف کرکے پھر تجکو تیرے اگلے منصب پر سرفراز کیا اور مجکو یہ گمان تھا کہ تیرا نفاق شاید خاص میرے ساتھ ہوگا اب کہ معلوم ہوا کہ تو اپنے مربی اور قدردان سے بھی بدخواہی مین بازنہ آیا تو تجکو تیرے دین و آئین پر حوالے کرتا ہون لیکن وہ اس روسیاہی کے ہوا مین کیا بولتا پھر مینے حکم دیا کہ اوسکی جاگیر اور جگہ بدل دین اگرچہ یہ اوسکی خطا لائق عفو نہ تھی مگر مینے بلحاظ بعضی باتون کے اوس سے درگذر کیا پھر چہارشنبہ تاریخ یکشنبہ کو منصل پرویز کی شاہزادہ مراد کی دختر سے آراستہ ہوئی اور میری دادی کے گھر مین اوسکا نکاح ہوا اور سامان جشن و خوشی پرویز کے گھر مین مرتب ہوا جو اوس محل مین حاضر ہوا طرح طرح کی عنایتون سے سرفراز ہوا لاکھ روپیہ شریف آملی کو مع اور سردارون کے حوالے ہوے کہ متاع اور نقد اکو تقسیم کرین اور ۱۱ رجب کو یکشنبہ کے دن مین واسطے شکار موضع کہ چھاک اور نندنہ کے شہر سے نکلکر اماس کے باغ مین ٹھہرا اور چار دن وہان رہا پھر چہارشنبہ ۱۵ رمضان تاریخ کو وزن شمسی پرویز کا ہوا اوسکو بارہ دفعہ اقسام ظلزات اور باقی اجناس مین تولا ہر بار اوسکا وزن دو من اور اٹھارہ سیر کا ہوا پھر مینے وہ سب مال فقیرون کو دلوا دیا اور اوس دن منصب شجاعت خان کا ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا اصل و اضافہ سے مقرر ہوا اور بعد اسکے جب مرزا غازی مع لشکر روانہ ہوے تو میرے خیال مین آیا کہ اور لشکر پیچھے سے اسکی مدد کو روانہ کرنا چاہیے اسواسطے بہادر خان توپچی کو سات منصب ڈیڑھ ہزاری اور آٹھ سو سوارون کے اصل و اضافہ سے ممتاز فرما کر ہمراہ سوارون کے کہ قریب تین ہزار کے تھے بسرداری شاہ بیگ اور محمد امین کے روانہ کیا اور دو لاکھ روپیہ خرچ اوس جماعت کو دیے اور ہزار برقندازبھی اونکے ساتھ کیے اور اصفخان کو حفاظت خسرو اور بندوبست لاہور پر چھوڑا اور امیر الامرا بھی بہت سی بیماری کی وجہ سے بار بار کی حاضری سے محروم ہو کر شہر مین رہا اور عبدالرزاق معموری کہ صوبہ گجرات سے بسبب طلب یا تھا بخشیگری خاص سے سرفراز ہوا اور مین نے

اوسکو کہا کہ باتفاق ابو الحسن کے انجام اس خدمت کا دیا کرے اور وہ اتفاق تو اعدلپنے والد کے مین بھی کام کیا کرتا ہون کہ بڑے بڑے کامون پر دو دو شخص مقرر رکھتا ہون کہ ملکر کام کرین اور یہ بواسطے اونکی بے اعتمادی کے ہی بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک کو کوئی مانع اور عرض پیش آوے تو دوسرا اوسکی جگہہ کام کرے اور حاجت بند گان الٰہی کی بند نرہے اور انھین دنون مین سینے سنا کہ دسہرے کے دن عبد اللہ خان نے کالپی سے کہ اوسکی جاگیر مین ہی بطور ایما رند یلکھنڈ مین جاکر زور سپاہگری اور خبد پسر نند کوار کو کہ مدتون سے اوس جنگل مین فتنہ انگیزی کرتا تھا پکڑ کر کالپی مین لے آیا مہینے خوص مین اوسکے اس عمدہ خدمت کے نشان اور منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا اوسکو عنایت فرمایا اور چونکہ صوبہ بہار کی عرضیون سے مجکو ظاہر ہوا کہ جہانگیر قلی خان نے سنگرام سے کہ وہان کا بڑا زمیندار ہی اور چار ہزار سوار و پیادہ بیشمار رکھتا ہی باظہار بعض کھوٹ اور مخالفت کے زمین ناہموار مین لڑائی کی اور بیحد خوب جنگ کرکے سنگرام کو بندوق سے مارا اور اوس کے بہت لوگون کو ہلاک کرکے باقیون کو بھگا دیا تو بسبب ایسے بڑے کام کے کہ جہانگیر قلی خان سے بنا تھا مہینے اوسکا منصب ساڑھے چار ہزار ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار کا مقرر فرمایا پھر مین تین مہینے چھہ دن شکار مین مشغول رہا اور پانسو اکاسی جانور بندوق سے چیتے اور قمرغہ یعنی ہاکیسے شکار کیے اور ان سب مین ایک سو اٹھاون جانور خود مہینے بندوق سے مارے تھے اور دو بار قمرغہ ہوا ایکبار کرچھانک مین کہ بیگمات ہمراہ تھین ایک سو پچپن جانور مارے اور دوسری بار نند نہ مین ایک سو دس شکار ہوے اور اقسام اون جانورون کے کہ شکار ہوے یہ ہین کہ ہرن دھاپاڑی ایک سو اسی اور پہاڑی بکرے اونتیس اور گورخر اور نیل گاؤ نو ہرن وغیرہ تین سو اڑتالیس اور چار خنبے کے دن سولہین شوال کو بخیر و خوبی شکار سے لوٹ آیا اور ڈیڑھ پہر دن چڑھے لاہور مین داخل ہوا و عجیب تر یہ بات ہی کہ اس شکار مین موضع چنڈالہ کے مالی مین سے ایک کالے ہرن کے شکر مین بندوق ماری اوسنے گولی کھاکر ایسا آواز کیا کہ حالت مستی مین بولتا ہی ہمراہی پرانے شکاریون نے مجھسے بقسم کہا کہ ہمنے نہ دیکھا نہ سنا کہ ہرن ایسا آواز سوا مستی کے کالے اور پہاڑی بکرے کا گوشت ہمنے سب جانورون مین لذیذ زیادہ پایا یاد جو دیکہ مچھڑا اوسکا ایسا بد بو ہی کہ رنگنے سے بھی اوسکی بو نہین جاتی لیکن گوشت مین مطلق بو نہین ہوتی اور مینے ایک بڑے پہاڑی بکرے کو کہ نر تھا تولوایا دو من چوبیس سیر کا ہوا کہ ولایت کے حساب سے ایک من بیس سیر ہوتا ہی اور اسیطرح ایک پہاڑی لڑکے نو نے کو تولوایا دو من تیس سیر اکبری کا ہوا کہ ولایت کا سترہ سیر ہوتا ہے اور ایک بڑا گورخر نو من سوا سیر کا ہوا مینے پرانے شکاریون سے سنا ہی کہ پہاڑی نو نے کے سینگ مین کبھی وقت ایک کیڑا پیدا ہوتا ہی کہ بسبب اوسکی خارش کے وہ اور دن سے لڑتا رہتا ہی اور اگر کوئی اور دنبہ نہین ملتا تو درخت یا پتھر سے ٹکرین مارتا ہی کہ وہ خارش کم ہو جب مینے تلاش کیا تو وہ کیڑا ایک مادہ کے سینگ مین ملا حالانکہ مادہ نہین لڑتی معلوم ہوا کہ اس بات کی کچھہ اصل نتھی اور گورخر کا گوشت اگرچہ حلال ہی اور اکثر لوگ رغبت سے کھاتے ہین لیکن مجھے کسی طرح پسند نہین آتا اور جو واسطے تادیب اور تنبیہ دلیپ اور رسیکے باپ راجا سنگرام کے قبل اس سے فرمان صادر ہوے تھے ان دنون خبر آئی کہ راجہ خان پسر صادق خان اور عبد الرحمان پسر ابو الفضل اور رانا شنکر اور معز الملک نے ہمراہ اور منصب دارون کے دلیپ کی خبر طرف ناگور مین کہ قریب اجمیر کے ہی سنکر بطریق ایلغار وہان پونہچے اور جب اوسکو گھیرا اور اوسنے راستہ بھاگنے کا نپایا لاچار لڑائی پر مستعد ہوا تھوڑی دیر مین فوج شاہی سے شکست کھاکر بھاڑ مین گھس گیا اور بست ہلمری اوسکے لڑے گئے اور تیج خان کو باوجود بڑھاپے کے بخیال رعایت اور توجہ اپنے باپ کے منصب اوسکا برقرار رکھا اور کالپی مین جاگیر عنایت کی اور ماہ دیقعدہ مین والدہ قطب الدین خان کو کہ بجائے میرے والدہ حقیقی کے تھی اور کمال مہربانی سے مجکو پرورش کیا تھا سرائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے سفر کیا تھوڑی دور خود مہینے اونکی لاش کو کاندھا دیا اور کئی دن کھانا نہ کھایا اور نہ رغبت کچھہ پڑھنے لکھنے کی مجکو اوس سے ہوئی

ذکر جشن دوسرے نوروز کا جلوس مبارک سے

چہارشنبہ کے دن بائیسویں تاریخ دیقعدہ سنہ ایکہزار پندرہ مین سارے تین گھڑی دن چڑھے آفتاب اپنے خانہ شرف مین آیا اہلکارون نے دولتخانے کو بطریق مقرر آراستہ کیا اور جشن عظیم واقع ہوا نیک ساعت مین مین تخت پر بیٹھا نوکرون اور عزیزون کو اپنی عنایتون سے سربلند کیا اونھین دنون خبر آئی کہ جو لشکر ہمراہ مرزا غازی ولد مرزا جانی کے کمک شاہ بیگ خان کو قندھار کیطرف گیا تھا شوال کی بارھوین تاریخ وہان پونہچا اور لشکر قزلباش نے جب خبر آنے اس لشکر کی سنی تو بعد ہونے مسافت ایک منزل کے گھبرا کر بھاگ گئے اور دریاے ہلمند تک کہ وہان سے ساٹھ کوس تھا پھر کر نہ دیکھا بعد اسکے مجکو ظاہر ہوا کہ بعد وفات میرے والد کے حاکم قراہ اور باقی سرداارون نے اوس طرف کے یہ خیال کیا کہ اس تزلزل مین قندھار بآسانی ہاتھ آجائیگا تو بلا حکم شاہ عباس کی جمعیت جمع کرکے اور حاکم سیستان کو متفق کرکے حسین خان حاکم ہرات کو پیغام بھیجا کہ اونکی کمک کرے جب اوسنے کچھ فوج مدد کو روانہ کی تو سب نے باہم ہوکر قندھار کو محاصرہ کیا وہان کے حاکم شاہ بیگ خان نے سوچا کہ اگر مین باہر نکلکر لڑون اور شاید شکست ہو جاے تو پھر سنبھلنا قندھار کا دشوار ہوگا اسواسطے قلعہ مضبوط کرکے اندر بیٹھا اور قاصد تیز چلنے والے میری طرف روانہ کیے اتفاق سے جب مین خسرو کے تعاقب مین اگرے سے آکر لاہور مین مقیم تھا اون قاصدون نے آکر مجکو مطلع کیا مینے یہ خبر سنکر بلا مہلت ایک بڑا لشکر مع امرا اور منصبدارون کے مرزا غازی کے ساتھ اودھر روانہ کیا لیکن ہنوز وہان نہ پہونچا تھا کہ شاہ عباس نے سنا کہ حاکم قراہ نے ہمراہ جسے جاگیر دارنے وہان کے قصد لینے قندھار کا کیا اوسنے یہ بات سنکر ناپسند کی اور واسطے تاکید کے اپنے ایک مصاحب حسن بیگ نامی کو مع فرمان اون لوگون کیطرف بھیجا کہ قندھار سے لوٹ آوین اور اپنے مقامون مین بیٹھین کہ موافقت و محبت ہمارے خاندان کی ہمانگیر بادشاہ کے بزرگون سے قدیمی ہر مبادا اوس نسبت مین خلل واقع ہو لیکن حسن بیگ نے ہنوز وہ فرمان اونکے پاس نہ پونہچایا تھا کہ وہ لوگ خوف سے اس لشکر کے پریشان ہوکر بھاگ گئے اور حسن بیگ نے اون لوگون کو ملامت کرکے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور لاہور مین خدمت سے شرف اندوز ہوکر یہ مجھسے کہا کہ ان بدمعاشون نے جو قندھار کو محاصرہ کیا یہ امر بلا مرضی شاہ عباس کے ظاہر ہوا ہی مبادا آپ کی خاطر مبارک مین اسوجہ سے کچھ ملال ہو غرض جب میرا یہ لشکر قندھار مین پہونچا تو وہان کے قلعے کو سردار خان کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان ہمراہ اس لشکر کمک کے روانہ درگاہ عالی کا ہوا اور ستائیسوین ذیقعدہ کو عبدالصمد خان نے رام چند بوندیلہ کو مقید ملاحظے مین گذرانا مینے اوسکو چھوڑ دیا اور خلعت پہنوا کر راجہ باسو کے حوالے کیا کہ اوسکے اور اوسکے ہمراہیون کی ضمانت لیکر جانے دے جو کچھ مینے اوسپر رحم کیا کسیکے خیال مین نتھا اوترا اوسکو اسکا گمان ہوتا تھا اور دوسرے دن دیکھا مین فرزند مورم کو مینے طومان اور طوغ اور نشان و نقارہ عنایت کرکے منصب آٹھ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا دیا اور فرمایا کہ اونکو جاگیر دیجاوے اور اوسی دن پیر خان ولد دولتخان لودھی کو کہ خاندیس سے ہمراہ اہل و عیال و انیال کے آیا تھا خطاب صلابت خانی کا دیکر منصب تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے ممتاز کیا اور نشان و نقارہ دیکر مرتبہ اوسکا سات خطاب فرزندی کے اور دن سے بلند کیا باپ اور چچا اس صلابت خان کے قوم لودھی مین نہایت معزز اور معتمد تھے چنانچہ دولت خان سابق مین کہ چچا صلابت خان کا تھا جب ابراہیم شاہ بن سکندر نے اپنے باپ کے امیرون کے ساتھ بدسلوکی شروع کی اوتھوڑے تصور پر بہت لوگون کو مارنے لگا دولت خان نے اوسکی طرف سے اندیشہ کرکے اپنے چھوٹے بیٹے دلاور خان کو بابر شاہ کے پاس کابل مین روانہ کیا اور واسطے لینے ہندستان کے پیغام دیا چونکہ حضرت بابر شاہ کو خود یہ خیال تھا بلا توقف اودھر روانہ ہوے جب لاہور مین رونق افروز ہوے تو یہ دولت خان بھی مع اپنی توابع اور لواحق کے وہان خدمت مین مشرف ہوا اور نوازم ہمدگی کے اچھی طرح بجالایا چونکہ شخص پرانا نیک باطن اور ظاہر مین آراستہ تھا بابر بادشاہ

اوس سے بہت خوش ہوے اور اکثر اوسے باپ کہکر باتین فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور اوسکو دیکر وہان کے سب جاگیردارون کو
اسکی متابعت کا حکم دیا اور خود بدولت دلاور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے دوسری بار جب بعزم تسخیر ہندوستان پنجاب مین آئے
تو پھر دولت خان بوفاداری خدمت مین حاضر ہوا اور بعد چند روز کے اوسکی وفات ہوئی دلاور خان اوسکی جگہ پنجاب خان خانان کے
ممتاز ہوا اور ہمراہ بابر شاہ کے ابراہیم لودھی کی لڑائی مین حاضر رہا اور اسیطرح حضرت ہمایون شاہی بھی خدمت مین نیک خواہ اور وفادار رہا اور
تھانہ مونگیر مین لوٹتے وقت حضرت ہمایون کے بنگالہ سے شیر خان افغان کے ساتھ مردانہ لڑائی کی لیکن اوس لڑائی مین شیر خان کے یہان
پکڑا گیا ہر چند شیر خان اوسکو اپنا نوکر کرتا رہا لیکن اوسنے نوکری اوسکی قبول نکی اور جواب دیا کہ تیرے بندگ ہمیشہ تیرے بزرگون کے نوکر رہے
ہین مین ہرگز تیرا نوکر ہو کر نہ رہونگا شیر خان نے غصہ ہو کر اوسکو دیوار مین چنوا دیا اور عمر خان چچازاد بھائی دلاور خان کا سلیم شاہ کے عہد
دولت مین بڑا سردار رہا ہی بعد فوت سلیم شاہ بن شیر خان کے اور مارے جانے فیروز خان کے کہ اوسکا لڑکا تھا محمد خان کے ہاتھہ سے یہ عمر خان
مع اپنی برادری کے محمد خان کی طرف سے خوفناک ہو کر گجرات کی طرف چلا گیا اور وہان عمر خان نے وفات پائی اوسکا بیٹا دولتخان
کہ جوان شجاع خوبصورت تھا ہمراہی عبدالرحیم ولد بیرم خان کے کہ میرے باپ کے عہد مین خانخانان ہوا اختیار کی اور خوب
خوب کام کیے خانخانان اوسکو برابر اپنے بھائی حقیقی کے جانتا ہی بلکہ ہزار بار سگے بھائی سے زیادہ سمجھتا ہی اکثر فتحین کہ وہان خانخانان کی
ہوئین اوسکی مردانگی اور شجاعت سے تھین جب میرے والد امجد نے ولایت خاندیس اور قلعہ آسیر کو فتح کیا تو شاہزادہ دانیال کو اور
ملک اور باقی شہرون پر کہ دکھنی سردارون سے لیے تھے چھوڑ کر خود بدولت طرف دارالسلطنت آگرہ کے لوٹے دانیال نے وہان
کو شکر خانخانان سے جدا کر کے اپنے پاس رکھا اور تمام کام اپنی سرکار کے اوسکے حوالے کیے اور کمال عنایت اور مہربانی ظاہر کی
یہان تک کہ دولت خان اوسی کی خدمت مین راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے دو بیٹے رہے محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بھائی تھا جسنے
دنون بعد باپ کے مر گیا اور دانیال نے بھی بسبب کثرت شراب خواری کے انتقال کیا مہینے بعد جلوس کے اس پیر خان کو حضور
مین طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکھکر مرتبہ مذکور پر سرفراز کیا آج میرے یہان اوس سے کوئی زائد معتبر نہین بڑے بڑے
گناہگارون کے کہ کبھی کی سفارش سے مین نہین معاف کرتا اوسکی سعی و التماس سے بخشدیتا ہون بیشک جوان مردانہ لائق اعتبار کے ہی
اور جو کچھ اوسکی ترقی کی ہی بجا ہی اور دوسری رعایتین بھی اوس سے کیجائینگی جو مجکو فتح کرنا ولایت ماوراء النہر کا منظور ہی کہ وہ ملک موروثی
میرے بزرگون کا ہی تو چاہتا ہون کہ ہندوستان کو مفسدون اور شریرون سے خالی کر کے اور کسی اپنے فرزند کو یہان چھوڑ کر خود سے لشکر جرار
اور ہاتھیون کے بہت خزانے لیکر اوسطرف توجہ کرون اس خیال سے پرویز کو رانا کیطرف روانہ کر کے خود ارادہ دکن کا رکھتا تھا کہ یہ معاملہ
خسرو کا پیش آیا اور ضرور ہوا کہ اوسکا پیچھا کر کے اوسکے فتنے کو دفع کرون اسواسطے پرویز کے کام نے خوب صورت نہ پکڑی اور بنظر
مصلحت وقت کے رانا کو صلح دیکر اوسکے ایک فرزند کے ہمراہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور اگر لاہور مین ملاحب مین خسرو کے فساد سے
فارغ ہوا اور لشکر قزلباش کو کہ تمغا دار گیرے ہوئے تھے شکست دی تو میرے دلمین آیا کہ سیر و شکار کابل کا کر کے کہ مثل وطن مالوف کے ہی ہندوستان
کیطرف معاودت کرون اور آرزوی ولی عمل مین لاؤن اسواسطے ساتوین تاریخ دیجہ کو لاہور سے نکلکر باغ دلآرامیز مین کہ پار دریا راوی
کے ہی مہینے منزل کی اور چارون وہان رہا یکشنبہ کو اوتیسوین فروردی کے کہ دن شرف آفتاب کا تھا اوس باغ مین خوشی کی اور بعضے نوکرون
کو ترقی منصب اور اضافے سے سرفراز کیا دس ہزار روپیہ سیم بیگ کہیل ایران کو عنایت کیے قلیچ خان اور میران صدر جہان اور
میر شریف آملی کو لاہور مین چھوڑ کر حکم دیا کہ متفق ہو کر یہان کے کام کیا کرین و دوشنبہ کو باغ سے کوچ کر کے موضع ہرہر مین کہ ساڑھے
تین کوس شہر سے ہی مقام کیا اور سہ شنبہ کو جہانگیر پور مین رہا اور یہ میری شکارگاہ ہی وہان ایک میرے حکم سے ایک منارہ منسراج

نام ہرن کی قبر پر بنا ہی وہ پلے ہوے ہرنون کی لڑائی اور جنگلی ہرنون کے شکار مین بے نظیر تھا اور اوس منارے پر یا احمد حسین کشمیری نے کہ اوستاد خوشنویسی کا ہی یہ لکھدیا ہی کہ اس میدان مین ایک ہرن حضرت جہانگیر بادشاہ غازی نے پکڑا تھا ایک مہینے مین جب اوسکی وحشت دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی ہرنون کا سردار ہوا پھر مہینے بسبب مست در ہرن کے حکم دیا کہ کوئی اس جنگل کے ہرنون کو نہ مارے اور انکا گوشت ہندو مسلمان پر مانند گوشت گاے اور سور کے ہی اور اوسکی قبر کے پتھر کو ہرن کی شکل پر ترشوا کر اوسپر لگایا اور سکندر معین کو کہ وہان جاگیردار تھا حکم دیا کہ جہانگیر پور مین ایک عمدہ قلعہ بنا دے پھر جمعرات کو چودہوین تاریخ موضع چنڈالہ مین مقام ہوا اور وہان سے شنبہ کو سولہوین تاریخ ایک منزل درمیان حافظ آباد مین کہ باہتمام یہ قوام الدین وہان کے کروری مقرر ہوے تھے مقام کیا پھر بعد دو کوچ کے دریاے چناب پر پہونچے اور پل باندھکر دریا سے پار اوتر کے حوالی پرگنہ گجرات مین اوترا جب میرے والد کشمیر کو جاتے تھے تو یہان ایک قلعہ بنوایا تھا اور گوجرون کی جماعت کو جو وہان فساد برپا کرتے تھے لاکر اوسمین بسایا گوجرون کے رہنے سے اوسجگہ کو گجرات کہتے ہین اور اس پرگنہ کو اور پرگنون سے جدا کر دیا تھا قوم گوجر لوٹ کری کم کرتے ہین اکثر اوقات بسری اونکی دودھ دہی پر ہم جمعہ کو خواص پور مین پانچ کوس اودھر گجرات سے مقام کیا اوسکو خواص خان نے جو شیر شاہ افغان کا غلام تھا آباد کیا ہی اور وہان سے دو منزل درمیان دریاے بھٹ پر پہونچا وہان رات کو اسقدر بہت ہوا اور پانی آیا کہ بڑی عمر والون نے ویسا نہ بیان کیا پھر انڈے برابر اولے پڑے اور ہوا پانی کی شدت سے پل ٹوٹ گیا مین بیگیات کے ساتھ کشتی پر اوتر گیا اور پھر پل بندھوا کر تمام لشکر کو اوتروایا اس بھٹ دریا کا سرا ایک چشمہ ہرکشمیر مین تریاک نام کہ ہندی مین سانپ کو کہتے ہین شاید وہان آگے کوئی بڑا سانپ ہوگا مین اپنے والد کے ساتھ وہان دو بار گیا ہون کشمیر سے بیس کوس شمال پہلو مین ایک حوض بہت درست ہی اکثر فقیرون کے چلے اوسکے اطراف مین اور غار عابدون کے بنے ہوے ہین پانی اوسمین بہت گہرا ہی اور صاف اسقدر کہ اگر دانہ خشخاش ڈالو تو زمین تک جاتے دیکھتا ہی اور مچھلی اوسمین بہت ہی مینے اوسکا گہراو نپوایا ڈیڑھ قد آدم تھا پھر مینے بعد جلوس کے حکم کیا کہ سنگ مرمر سے اوس حوض کو بنا کر ایک عمدہ باغ اوسکے چار و نطرف لگاوین اور نہر اوس پانی کی ہر روش اور مکانات مین والین وہ ایسا عمدہ مکان بنا کہ دور دور کے لوگ ویسا بیان نہین کرتے جب پانی اوسکا یہ پور مین کہ کشمیر سے دو کوس ہی پہونچتا ہی تو پھیل جاتا ہی اور تمام زعفران دہانکی اوس سے پیدا ہوتی ہی معلوم نہین کہ اوکمین اوتنی ہوتی ہو ہر سال پان سو من ہندوستانی تول سے کہ چار ہزار من دلایتی ہوا حاصل زعفران کا ہی مین اپنے والد کے ہمراہ زعفران کی بہار مین وہان گیا ہون سب درخت پھولون کے اول شاخ و برگ لاتے ہین پھر پھول پر خلاف زعفران کے کہ جب زمین سے چار انگشت اسکا درخت نکلا تو پھول سوسنی رنگ چار پنکھڑی کا آمیز نکلتا ہی اور اوسمین تار بجی لڑشی کرم کیطرح ہوتے ہین اور زعفران یہی ہی کہ مین ایک کوس کمین آدھے کوس تخمہ زعفران کا ہی دور سے بہت خوشنما ہوتا ہی اور چنتے وقت بوکی تیزی سے میرے لوگون کو دردسر پیدا ہوا باوجودیکہ مجکو عادت نشہ کی تھی پھر بھی دردسر ہوگیا کشمیریون سے کہ میوان صفت تھے مینے پوچھا تمھارا حال پھول چننے سے کیا ہوتا ہی اونھون نے ظاہر کیا کہ ہم کبھی دردسر کو نہین جانتے اور پانی اس تریاک کا کہ کشمیری بھٹ کہتے ہین اور نالون کے پانی سے ملکر دریا ہو جاتا ہی اور شہر کے بیچ سے بہتا ہی اس پانی کو بسبب گدلا اور خراب ہونے کے کوئی نہین پیتا تمام کشمیر مین تالاب کا کہ شہر کے پاس ہی پیتے ہین پھر اوس بھٹ کا پانی اس تالاب مین آکر بارہ مولہ اور پکلی اور ونتور کی راہ سے پنجاب کو جاتا ہی کشمیر مین نہرین اور چشمے بہت ہین مگر سب مین اچھا پانی درملا کا ہی کہ شہاب الدین پور مین بھٹ سے ملگیا اور یہ کشمیر کی نامی جگہون مین سے ہی کہ وہان بھٹ کے کنارے سو چنار عمدہ برابر سایہ دار سبزہ زار مین کھڑے ہین وہان بسبب سبزہ اور گلون کے فرش بچھانے کو دل نہین ہوتا وہ گانو حضرت سلطان

زین العابدین کا بسایا ہوا ہی کہ وہ باون برس کشمیر کا حاکم رہا تھا وہان کے لوگ اوسکو بدشاہ کہان کہتے تھے اور بہت کرامتین اوسکی
بیان کرتے ہین اوسکے باغ اور مکان کشمیر مین بنوائے ہوئے بہت ہین منجملہ اونکے ایک عمارت اوسنے اولنار تالاب مین بنوائی ہی اور طول و عرض
اس تالاب کا تین کوس سے زیادہ ہی زین لنکا نام ایک شخص نے اوسکے بنوانے مین بہت محنت کی ہی باقی اس چشمہ کا بہت گہرا تھا اول کئی ہزار
کشتیان پتھر بھری ہوئی اس عمارت کی مقام پر ڈوبائی ہین جب ایک ٹکڑا زمین کا سود رسوگز کا نکلا پھر وہان مکان اور عبادت خانہ بنوایا
اکثر کشتی مین سوار ہوکر وہ وہان جاتا اور عبادت الہی مین مشغول رہتا کہتے ہین کہ اوسنے وہان بہت چلّے کھینچے ہین ایک دن اوسکا ایک
نالائق بیٹا وہان تلوار لکا لکر اوسکو مارنے گیا لیکن باپ کو دیکھکر ڈر گیا اور ہیبت کھاکر لوٹ آیا بادشاہ جب عبادت خانے سے فارغ ہوکر
نکلا تو پھر اوسی بیٹے کے ساتھ کشتی پر بیٹھکر شہر کو چلا راہ مین بیٹے سے کہا مین عبادت خانے مین تسبیح بھول آیا ہون تو جاکر لے آجب وہ
ڈونگی مین وہان گیا تو باپ کو اوسیطرح عبادت خانے مین بیٹھا دیکھا شرمندہ ہوکر باپ کے قدمون پر آگرا اسیطرح لوگ اوسکی بہت
کرامتین کہتے ہین اونکو فن کا بالکل کا بھی خوب آتا تھا جب اوسنے لڑکونکی جلدی ریاست پر دیکھی تو اوسنے کہا مجکو ترک حکومت کیا بلکہ
ترک حیات بھی بہت آسان ہی لیکن میرے بعد تمسے کچھ نہوسکے گا اور تمھاری سلطنت نرہیگی کہ جلدی اپنی اس بدبختی کا ثمرہ پاؤگے یہ کہکر
کھانا پینا چھوڑ دیا اور چالیس دن اسی حال مین نسویا اور فقیرون کے ساتھ عبادت کرتا رہا چالیسوین روز ترک حیات کرکے رحمت
الہی مین مقام کیا اوسکے تین لڑکے تھے آدم خان اور حاجی خان اور بہرام خان آپسمین لڑکر سب خراب ہوگئے اور حکومت کشمیر مین قوم
چکون ہین کہ اوس ملک کے ادنے سپاہی تھے آئی اوس قوم کے تین حاکمون نے تالاب اول مین زین العابدین کے مکان کے تینون
طرف مکانات بنوالے اپنے اپنے عہد مین لیکن کوئی اوسکا سانہو اخزان اور بہار کشمیر کی دونون لائق دیکھنے کے ہی پہنے خزان کا
موسم دیکھا ہی سنے ہوے سے زیادہ بہتر دیکھا امیدوار ہون کہ عنایت الہی سے فصل بہار بھی دیکھون پھر دوشنبہ غرہ محرم کو کوچ
بھٹ سے کوچ کرکے ایک روز درمیان قلعہ رہتاس مین پہونچا یہ قلعہ شیر خان افغان نے کمال مضبوط بنوایا ہی چونکہ وہ جگہہ قوم
کنکھرون کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ لوٹ مار کرتے تھے سو اونکے ڈرسے اور سرکوبی کو وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تھا تھوڑا سا بنا تھا کہ
شیر خان مرگیا اور اوسکے فرزند سلیم خان نے تمام کیا ہر دروازہ قلعہ پر پتھر مین اوسکا نرخ کھدوا دیا ہی سولہ کروڑ دس لاکھ دام اور سیر صحیح بوزن ہین
کہ بحساب ہندستان چالیس لاکھ پچیس ہزار روپے ہوے اور ایران کے حساب سے ایک سو بیس ہزار تومان اور توران کے ایک ارب اکیس لاکھ
پچھتر ہزار روپے ہوے وہان کے جنکو حالی کہتے ہین پھر وہان سے کوچ کرکے موضع پیلہ مین منزل کی پیلہ کنکھرون کے زبان مین پشتے
کو کہتے ہین پھر وہان سے چلکر موضع بھکرا مین اوترا کہ اون لوگون کی زبان مین وہ ایک جنگل ہی اوس مین تمام سفید پھول بے بو ہین پیلے
بھکرا تک مین درمیان شہر کے آیا کہ پانی بہتا تھا اور اوسکے کنارے کنیر کے پھول نہایت رنگین کھلے تھے ہند مین یہ پھول سدا بہار ہی ہر ہی
سب سوار و پیادون سے کہا کہ اون پھولون کے دستے بناکر سرون پر رکھین اور جو نرکھے اوسکی پگڑی اوترواڈالین ایک عجیب باغ
ہوگیا تھا جمعرات کو چھٹی محرم کی موضع ہتیا مین منزل ہوئی اس منزل مین ٹیسو خوب کھلے تھے یہ پھول بھی خاص ہندستان مین
ہوتا ہی بے بو نارنجی شکل ہی جڑ مین سیاہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہی کہ آدمی آنکھ نہین لوٹا سکتا چونکہ ابر و ہوا خوش اور پھہار پڑتی تھی مینے
وہ راہ شراب نوشی مین لکی اسکو ہتیا اسواسطے کہتے ہین کہ ہاتھی نام ایک کنکھری آباد کی ہوئی ہی اس ملک کو مار کلہ سے ہتیا تک بوجہ پہار
کہتے ہین یہان کوا نہین ہوتا رہتا اس سے ہتیا تک ملک بھوگیالون کا ہی کہ کنکھرون سے کچھ خویشی رکھتے ہین پھر وہان سے کوچ کرکے
مین موضع پکہ مین اوترا اوسکو پکہ اسواسطے کہتے ہین کہ وہان سرائے پختہ ہی اور پختہ کو ہندی مین پکہ کہتے ہین اس منزل مین کمال ریت
اور گرد تھی کہ گاڑیان بدقت منزل کو پہنچین پھر وہان سے کوچ کرکے ساڑھے چار کوس پر موضع کور مین مقام کیا کور کنکھرون کی زبان مین شکستگی

کو کہتے ہین اس منزل مین درخت بہت کم تھے نوین تاریخ یکشنبہ کو راولپنڈی مین مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نام نے بسایا تھا اور پنڈی وہان کی زبان مین گانون کو کہتے ہین یہان سے قریب درہ مین پانی جاری تھا اور آکر ایک حوض مین گرتا تھا چونکہ وہ جگہ پرفضا تھی اسواسطے مین وہان کچھ دیر ٹھہرا اور کنکھرون سے دریافت کرایا کہ یہ پانی کسقدر گہرا ہوگا اونھون نے لاعلمی ظاہر کی اور عرض کی کہ ہمارے بزرگ کہتے ہین اسمین ایک ناگہ بڑا ہے اسواسطے کوئی نہین گھستا میںنے یہ سنکر ایک بکری اوسمین ڈلوائی وہ سب حوض پر کر سلامت نکلی پھر مینے اپنے ایک فراش کو اوسمین گھسوایا وہ بھی سلامت پر کر نکلا کنکھرون کی بات جھوٹ نکلی عرض اس آب کا ایک تاب تیز کا ہے پھر وہان سے اوٹھکر موضع خرنبہ مین مقام کیا وہان کنکھرون نے پہلے ایک گنبد بنایا ہے راہ گیرون سے وہان حاصل لیتے تھے اوسکی شکل جوخیمہ کیطرح ہے اسواسطے اس نام سے مشہور ہوگیا۔ ہوین تاریخ موضع کالا پانی مین اوترا کہ ہندی مین سیاہ پانی سے مراد ہے اوس راہ مین ایک ٹیلہ ہے مارکلا نام ہندی مین مار کہتے ہین مارنے کو اور کلا قافلے کو یعنی جگہ قافلہ مارنیکی کنکھرون کے ملک کی حد یہان تک ہے یہ لوگ جانور کے مانند ہین ہمیشہ آپسمین لڑتے رہتے ہین مینے ہرچند دفع کرنا اس بات کا چاہا لیکن کچھ مفید نہوا پھر دہ کوہ پر ہوئین تاریخ منزل بابا حسن ابدال مین ہوئی یہان سے کوس بھر مشرق طرف ایک آبشار ہے کہ بہت زور سے گرتا ہے تمام راہ مین کابل کی ایسا آبشار نہین البتہ کشمیر کی راہ مین دو تین جگہ ایسا نظر آتا ہے اسکی اصل جو ایک حوض ہے وہان راجہ مانسنگھ نے ایک مختصر عمارت بنوائی ہے اوس مین مچھلیان آدھ آدھ گز اوپر پاؤ پاؤ گز کی بیشمار ہین وہان مین تین دن تک رہا اور شکار ماہی اور مینوشی مین گذاری مینے کبھی بسبب دشواری کے اپنے ہاتھ سے بھنور جال نہین ڈالا تھا وہان اپنے ہاتھ سے ڈالا اور دس بارہ مچھلیان پکڑین پھر اونکی ناگون مین موتی ڈالکر اوس حوض مین چھوڑ دین مینے ہرچند پرانے لوگون سے بابا حسن ابدال کی اصل حقیقت دریافت کی کسی نے معتبر بات نکہی وہان ایک نہر بھی آتی ہے کہ پانی اوسکا نہایت صاف و شیرین ہے گویا حضرت امیر خسرو مرحوم نے اوسی کی تعریف مین یہ شعر کہے ہین شعر در تہ آبش ز صفا ریگ خورد تو گوئی کہ ترا اندر دل

شب شمرد حضرت خواجہ خواجگان سید شمس الدین محمد خان نے کہ مرتون میرے حضرت ظل سبحانی والد کا وزیر رہا ہے وہان ایک والان وحوض پانی کے اندر بنایا ہے کہ وہ پانی اوسمین ہوکر باغات اور کھیتون مین صرف ہوتا ہے اور کنارے اوس والان کے ایک عمدہ گنبد بہت اپنے مدفن کے بنوایا تھا لیکن اتفاق سے وہان دفن ہونا نصیب نہوا اور میرے برادر فتح گیلانی اور اوسکے بھائی حکیم ہمام کو کہ میرے والد ماجد کے مصاحب اور محرم راز تھے حسب الحکم میرے والد کے وہان گنبد مین رکھا ہے پھر پندرہوین تاریخ امروہہ مین مقام ہوا وہان عجب سبزہ زار ہموار نظر آیا اوسکے اطراف مین سات آٹھ ہزار گھر قوم دلہ راگ کے بستے ہین یہ لوگ بڑے مفسد اور راہزن ہین مینے وہ ملک اور اٹک خطر خان پسر زین خان کوکہ کو سپرد کیا کہ میرے لوٹنے تک کابل سے تمام دلہ راگون کو اس زمین سے نکالکر لاہور کیطرف روانہ کرے اور اونکے سردار و نکو پکڑ کر قید رکھے پھر پیر کو ستر ہوئین تاریخ کوچ کیا اور ایک منزل درمیان نزدیک قلعہ اٹک کے دریاے نیلاب پر مقیم ہوا اس منزل مین مہابت خان ڈھائی ہزاری منصب سے سرفراز ہوا یہ قلعہ میرے والد کا بنوایا ہوا ہے کہ مرتبت خواجہ شمس الدین خان کے تمام ہوا بہت مضبوط ہے ان دنون دریا جوش پر تھا مینے پل کشتیونکا بندھوا کر لشکر بآرام تمام اوتروایا پل کو بجہت ضعف و نقاہت کے اٹک مین چھوڑا اور بخشی و توپچی کو حکم کیا کہ جو کابل مین وسعت بڑے لشکر کی نہین ہے سوا قریب اور نزدیکیون کے اورون کو دریا سے میری معیت مین نہ اوترنے دے اور تمام لشکر میرے لوٹنے تک اٹک مین رہے پھر ہمراہ شاہزادون اور چند مصاحبون کے مین دریاے نیلاب سے اوپر جالہ کے سلامت پار اوتر کر کنارے دریاے کامہ کے مقیم ہوا دریاے کامہ جلال آباد کے آگے بہتا ہے اور جالہ ایک چیز ہے کہ بانس اور گھانس ہے کہ مشکین پھینک کر اوسکے تلے باندھکر لوگون کو دریا سے اوپار جاتے ہین اس ملک مین اوسکا شمال نام ہے اور پہاڑی دریاؤن مین کشتی سے بے خوف زیادہ ہے بارہ ہزار روپیہ مینے میر شریف آملی اور لاہور کے کاندونکو دیے

علیہ الرحمۃ والرضوان و علیہ ہمراہ حسن ابدال مین وفن ہین

کہ قطار پر تقسیم کرین پھر عبدالرزاق معموری اور بہاری داس یکون کے بخشی کو حکم ہوا کہ سرانجام ہمراہیان ظفرخان کا کرکے اونکو دفا کرین پھر ایک روز درمیان بارہ مین جاکر مقام کیا اور مقابل سرائے بارہ کے دریاے اٹک کے اوسطرف ایک قلعہ نوزین خان کوکہ کی تعمیر کہ یوسف زئی پٹھانون کے استیصال کے وقت اوسکو بناکر خوشحرہ نام رکھا پچاس ہزار روپیہ اوسمین خرچ ہوے ہین یہان حضرت ہمایون شاہ نے شکارگرگ کیا ہے چند بار میرے والد بھی اون کے ہمراہ تھے پھر دولت آباد مین منزل ہوئی وہان پر احمد بیگ جاگیردار پشاور یوسف زئی اور غوریہ کے ملکون کے ہمراہ آکر خدمت مین سرفراز ہوا اسکو اوسکی خدمت چونکہ پسند نہ آئی اسواسطے اوسکو معزول کرکے وہ ملک شیرخان افغان کو عنایت کیا پھر والی پشاور مرین باغ سوداگرخان کے منزل ہوئی وہان مین میر کورکرمی کو کہ جوگیون کی پرستش گاہ تھی گیا اس امید پر کہ کسی فقیر سے ملکر فیض حاصل کرین چونکہ کامل نایاب ہے کسیکو سوا فریب کے نہ دیکھا پھر موضع جمرود مین مقام کیا اور وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن جلی مسجد مین منزل ہوئی پھر وہان سے اوٹھکر موضع غریب خانہ لشکرگاہ ہوا اوس منزل مین ابوالقاسم نمکین جاگیردار جلال آباد کا زروالونذر کو لایا کشمیری زردالو سے خوبی مین کم نتھے اور وہین کابلی زردالو بکا نام میرے والد نے شاہ آلو رکھا تھا آلے بسبب خوش معلوم ہونے کے مینے اونکو گزگ خراب کیا پھر صفر کی دوسری سہ شنبہ کو موضع یساول دریاکنارے منزل ہوئی دریا پار وہان ایک پہاڑ تھا خالی درخت وسبزہ سے اسواسطے اوسکو وہ بیدولت کہتے ہین مینے اپنے والد سے سنا ہے کہ ایسے پہاڑون مین کان سونے کی ہوتی ہے اور چونکہ سب کارسلطنت اپنا مینے سپرد امیرالامرا کے کیا تھا اور وہ بسبب مرض کے ضعیف ہوگیا تھا اور اسقدر نسیان اوسپر غالب ہوگیا تھا کہ جو سنتا اوسی وقت بھول جاتا اسواسطے چہارشنبہ تیسری صفر کو خدمت وزارت مینے آصف خان کو دی اور خلعت خاص اور دوات وقلم مرصع اوسکو مرحمت کیے اور عجب اتفاق ہوا کہ اٹھائیس برس پہلے میرے حضرت والد نے اوسکو یہین بخشی کیا تھا اور سنے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ایک لعل کہ اوسکے بھائی ابوالقاسم نمکین نے اوسکو بھیجا تھا میری نذر کیا اور عرض کی کہ خواجہ ابوالحسن کو کہ خدمت بخشیگری اور قورو وغیرہ کرتے ہین اونکو میرا نائب فرماوین جلال آباد ابوالقاسم نمکین سے لیکر عرض کو مرحمت کیا پھر مینے حکم کیا کہ اس بڑے سفید پتھر کو کہ نہر مین پڑا ہے ہاتھی کی صورت پر تراش کرا وسکے سینے مین یہ مصرع تاریخ لکھدین سنگ سفید فیل جہانگیر بادشاہ اور اونھین روزون کلیان راجہ بکرماجیت کا بیٹا خدمت مین آیا مینے بہت بری باتین اس حرامزادے کی سنی تھین کہ ایک اونمین کی یہ تھی کہ اسنے ایک عورت مسلمان بولی نام کو اپنے گھر مین چھپا رکھا ہے اور خوف شہرت سے اوسکے ماں باپ کو مارکر گھر مین دبا دیا ہے سو مینے اوسکو قید کرکے ان باتون کی تحقیق کی بعد ثبوت مینے اوسکی زبان کٹواکر حکم کیا کہ بھنگیون کے ساتھ کھانا کھایا کرے اور اوسم بس ہے بعد اوسکی موضع سرخاب مین منزل ہوئی وہان سے پھر مین مقام چکدلک مین اوترا یہان چوب بلوط کہ عمدہ لکڑی ہے کثرت ہوتی ہے اور سب زمین کنکریلی ہموار تھی پھر موضع آبدیک بعد اوسکے بلورت بادشاہ اور وہان سے خود کابل مقام گاہ ہوا اس منزل مین مینے قاضی عارف پسر صادق حلوائی کو صدارت کابل عنایت کی موضع گلبہار کے شاہ آلو یہان آکے مینے بہ رغبت تمام سو عدد اونکے نوش کیے دولت نام حاکم وہ جگہ کا بیمار پھول لایا کہ ویسے پھول مینے تمام عمر مین نہ دیکھے تھے وہانسے چلکر موضع گرالی مین مقام کیا وہان ایک ابلق جانور گلہری کی شکل دیکھا اور لوگون سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین وہ جانور ہوتا ہے جو سکے قریب نہین رہتے اسواسطے اسکو میر موشان کہتے ہین بسبب کبھی نہ دیکھنے کے مینے اوسکی تصویر پاترواٹی نیولے سے بڑا تھا کر بسکین کے مشابہ اور وہان سے مینے احمد بیگ خان کو بنگش پٹھانون کی تنبیہ پر معین کیا اور عبدالرزاق معموری کو جو اٹک مین تھا حکم دیا کہ دو لاکھ روپیہ بتحویلداری موہنداس پسر راجہ بکرماجیت کے ہمراہ لیکر وہ لشکر مذکور کے لوگون مین تقسیم کرے دو ہزار بندوقچی بھی اس لشکر کے ہمراہ گئے اور شیخ عبدالرحمان پسر شیخ ابوالفضل کو منصب دو ہزاری

ذات اور دو سو سوار سے سرفراز کرکے خطاب افضل خانی کا عنایت کیا پندرہ ہزار روپے عرب خان کو مرحمت کیے اور سوا اسکے بیس ہزار روپیہ وہانکی آمدنی سے واسطے مرمت قلعہ کے عنایت کیے اور سرکار خان پور کو والا ور خان افغان کی جاگیر مین دیا پنجشنبہ کو اٹھارہوین تاریخ صفر کی پل ستان سے باغ شہرآرا تک کہ مقام گاہ تھی دو روپیہ اور اٹھنی اور جوانی فقیرون کو دیتا ہوا باغ مذکور مین رونق افروز ہوا کمال تر و تازہ دیکھا خوشی سے صحبت شراب کی اور اپنے یارون اور ہمصحبون سے کہا کہ اس نہر کے دونون میان باغ کے تخمیناً چار گز کی چوڑی ہے دوڑ کر کودین اکثر یارنہ کود سکے اور او سمین گرے مین بھی کودا لیکن جیسا والد کے روبرو قمیص برس کی عمر مین کودتا تھا نکود سکا کہ اب عمر میری چالیس برس کی تھی پھر او سیدن سات باغ کہ کابل مین نامی تھے پیادہ پھر کر دیکھے کچھ تازگی نہ ظاہر ہوئی اور مین نجاتا تھا کہ اسقدر راہ پیادہ پا پھر سکونگا پہلے باغ شہرآرا پھر مہتاب باغ پھر اوس باغ مین کہ میرے والد کی بڑی والدہ مگہ بیگ نے بنایا تھا گیا پھر وہان سے اور نہ مین اور اوس باغ مین کہ میری حقیقی دادی نے تعمیر کیا تھا سیر کی اور باغ صورتخانہ مین ایک چنار دیکھا بلند ہے کہ کابل کے کسی باغ مین اسقدر چنار بلند نہین پھر چہار باغ کو کہ سب مین بڑا تھا دیکھکر مقام گاہ مین لوٹ آیا شاہ آلو بخارے مین ایسے خوشنما تھے گویا گول یاقوت شاخون مین لٹکا دیے ہین باغ شہرآرا بنایا ہوا شہربانو بیگم دختر زادہ ابوسعید کا ہے کہ سگی پھوپھی حضرت بابر شاہ کی تھین پھر ہر مرتبہ بڑھتا گیا کابل مین ویسا خوب باغ نہین اقسام میوون اور انگورون کے او سمین بہت ہین پیادہ پھرنے کو دل چاہتا ہے او سکے پاس مینے ایک زمین عمدہ افتادہ دیکھی او سکے مالکون سے خرید کرکے کہا کہ پانی نہر کا او سکے درمیان مین لاوین اور گرداوس پانی کے ایک ایسا عمدہ باغ طیار کرین کہ دور دور نہوا اور او سکا نام جہان آرا رکھا جب تک مین کابل مین رہا مصاحبون کے ساتھ او کبھی ہمراہ بیگمات کے شہرآرا باغ مین دل خوش کیا کرتا اور شب کو وہان کے علما اور طلبہ سے ملاقات کیا کرتا اور کہتا کہ تم اپنی مرضی کے کھانے پکا کر خوشحالی کیا کرو پھر اون مین سے ہر ایک کو خلعت و دیگر ہزار روپیہ دیے کہ تقسیم کرین اور معتبر صاحبون سے بارہ شخص کو فرمایا کہ ہر جمعرات کو جب تک مین وہان رہون ہزار روپیہ خیرات کیا کرین اور فرمایا کہ درمیان ان دو چناروں کے جو کنارہ نہر پر درمیان باغ کے کھڑے ہین ایک تختی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ گرہ عرض کی کھڑی کرکے میرے نام سات نام تیموریہ شاہ صاحبقرانی کے ترتیب دیکر اوسپر کندہ کرین اور دوسری طرف یہ لکھین کہ معمول سائر وغیرہ کابل کا تمام مینے معاف کیا جو میری اولاد سے کوئی اسکو لیگا عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگا ہمیشہ سے میرے جلوس تک وہ خرچ معمول چلے آتے تھے بندگان الٰہی کو اسکے سبب سے کمال تکلیف تھی مینے یہ تکلیف سب سے دور کی اور میرے آنے سے سبکو آرام ہوا امرا اور شرفا غزنین اور او سکے اطراف کے خلعتون اور میری عنایتون سے سرفراز ہوے اور مقاصد اور مطالب اونکے خاطرخواہ برآئے اور القاقات سے پنجشنبہ بیسویں ماہ صفر کو کہ مین کابل مین آیا کہ مطابق تاریخ ہجری کے ہے اسواسطے حکم دیا کہ اوس پتھر پر کھودین جو قریب تخت جانب کوہ جنوب رویہ کابل کے لگا ہے مشہور ساتھ تخت شاہ کے اور اوسپر صفہ سنگین نکالا ہے حضرت بابر شاہ وہان بیٹھکر شراب نوشجان کیا کرتے تھے اور ایک چھوٹا حوض پتھر کا گول او سکے کنارے بنا ہے کہ قریب دو من ہندوستانی کی شراب او سمین سما جاوے گی اور اپنا نام مع تاریخ اوس دیوار پر لکھوایا ہے اس عبارت سے کہ یہ تخت گاہ بادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ گورکان کا ہے خلد اللہ ملکہ سنہ ۹۱۴ مینے بھی لکھا کہ دوسرا تخت برابر اوس صفحہ کے تراش کر ویسا ہی چھوٹا حوض او سکے کنارے بناوین اور نام میرا شاہ تیمور کے نام کے ساتھ وہان لکھین جسدن مین اوس تخت پر بیٹھا یہ حکم کیا دونون حوضون کو خراب پھر دین اور پینے والون کو دین ایک غزنین کے شاعر نے میرے آنیکی کابل مین یہ تاریخ کہی بادشاہ ملا و ہفت اقلیم پادشاہ اوسکو خلعت اور انعام دیکر تخت کے پاس کی دیوار پر یہ تاریخ لکھوا دی پھر پچاس ہزار روپیہ پرویز کو عنایت کیے اور وزیر الملک کو سیر شی

کیا اور قلیچ خان کو فرمان بھیجا کہ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ آمدنی لاہور سے واسطے مددخرچ لشکر قندھار کے روانہ کرے سیہ پایہ کابل اور بی بی ماہرو کی کہ کے وہان کے کارندونکو حکم دیا کہ ہودخت حسن بیگ روسیاہ کاٹ گیا ہی وہان اور دخت لگاوین اور سیہ اولنگ لوات چالاک کے بھی کیے عجیب خوش جگہ دیکھی وہان حاکم چکری ایک جانور رنگ نام تیرے مار کر لایا مینے سب تاب رنگ نام جانور نہ دیکھا تھا بزکوہی کے مشابہ ہی یہی فرق ہی کہ سینگ رنگ کے خمدار اور بزکوہی کے سیدھے ہوتے ہین لیکن ہوے ساہ کیطرح مین کابل مین واقعات بابری کا مطالعہ اکثر کیا کرتا تھا جو خود اونکی تصنیف ہی اور بالکل اونھین کے ہاتھ کے لکھے تھے لیکن اوسمین چار جزو اخیر کے مین نے اپنے ہاتھ سے لکھکر لگائے تھے اور آخر مین ترکی عبارت لکھدی تھی کہ معلوم ہو یہ چار جزو سیرے لکھے ہین باوجودیکہ مین ہندوستان مین پڑھا ہون لیکن ترکی لکھنے پڑھنے سے عاری نہین پچیسوین صفر کو مع بیگمات سیہ چلگاہ سفید سنگ کے دیکھے دوسرے دن جمعے کو حضرت بابر شاہ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا فاتحہ اور کھانا اور حلوا بہت سا پکوا کر خیرات کیا رقیہ سلطان بیگ نے جو دختر مرزا ہندال کی ہین اب تک اپنے باپ کی زیارت نہ کی تھی آج اوس سے مشرف ہوئین پھر بیع الاول کی تیسری تاریخ مینے خیابان مین گھوڑا دوڑانے کو اسپ خاصے منگوائے اور شہزادے اور امرا سب نے گھوڑے دوڑائے کرنگ نام عربی گھوڑا کہ عادل خان حاکم دکن نے مجکو بھیجا تھا سب سے بہتر دوڑا انھین دنون مین پسر مرزا شجر ہزارہ اور پسر مرزا شتی کے جو ہزارے کے سوار تھے ملازمت مین آئے اور بہت مال اور گھوڑے نذر کیے ایک رنگ تیر سے مار کر لائے تھے مینے اوتنا رنگ کبھی نہ دیکھا تھا پھر مینے سنا کہ شاہ بیگ خان حاکم قندھار اپنی جاگیر مین کہ پرگنہ شورہ ہی پہنچا ہی مینے دلمین کہا کہ جب وہ آوے گا تو کابل اوسکو سپرد کرکے ہندوستان کیطرف کوچ کرونگا پھر راجہ نرسنگھ دیو کی عرضی آئی کہ مینے اپنے بھتیجے کو جو فتنہ پرداز تھا قید کر لیا اور اوسکے بہت آدمی قتل کیے مینے حکم دیا کہ اوسکو قلعۂ گوالیار مین مقید رکھین پرگنہ گجرات مع سرکار پنجاب شیر خان افغان کو مرحمت کیا اور قلیچ خان لے لڑکے کو نصب ہشت ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوے اور بمقتضاے محبت پدری خسرو کی بیڑی مینے کاٹ کر شہر آرا باغ کی سیر کو بھیجا قلعہ اٹک وغیرہ احمد بیگ سے لیکر نصر خان کو دیا اور تاج خان کو بنگش یون کی لڑائی پر گیا تھا پچاس ہزار روپے بھیجے اور علیخان کڑورا کو کہ میرے والہ کا قدیمی نوکر اور دار وغہ نقار خانہ کا تھا خطاب نوبت خانی کا دیکر منصب پانصدی ذات اور دوسو سوارون سے سرفراز کیا اور مہاسنگھ پسر بالسنگھ کے پوتے کو بھی بنگش پٹھانی کے دفع کو بھیجا اور رام داس کو اوسکا آنا لیق کیا پھر جمعہ کو اٹھارہوین تاریخ وزن قمری چالیسوین سال کا واقع ہوا دوپہر کو مین ترازو مین بیٹھا اور زر وزن سے دس ہزار روپیہ لیکر اپنے معتبر دس مصاحبونکو دیے کہ فقیرونکو تقسیم کردین اور انھین نون عرضداشت سردار خان حاکم قندھار کی بارہ نمین ہزارہ اور غزنین کی راہ سے آئے کہ ایلچی حضرت شاہ عباس کا جو آپکی خدمت مین آیا ہی ہزارہ تک پہونچا ہی اور شاہ ایران نے اپنے لوگونکو لکھا ہی کہ کون مفسد نے بے حکم قندھار پر چڑھائی کی ہی کیا نہین جانتا کہ موافقت ہمارے خاندان تیمور سے خاصکر حضرت ہمایون اور اونکی اولاد سے بے نہایت ہی اگر وہ ملک لیا بھی تو بدون کسی نوکر کو بھائی جہانگیر بادشاہ کے سپرد کرکے لوٹ آوے اور میرے دل مین آیا کہ شاہ بیگ خان کو حکم کرون کہ غزنین کی راہ کا اس طرح بندوبست کرین کہ قندھار سے کابل کے آنیوالون کو راہ مین فراغت ہو اور انھین روزون قاضی نورالدین کو منصب صدارت مالوہ اور اوجین کے عنایت کیے پھر پسر مرزا شاہرخ ہزارہ پوتا قراچی خان کہ امراے معتبر ہمایونی سے ہی خدمت مین حاضر ہوے قراچہ خان نے ایک عورت ہزارہ کی سے نکاح کیا تھا یہ لڑکا اوس سے پیدا ہوا ہی پھر بیٹے کو اوسیوین تاریخ رانا شنکر ولد رانا اودی سنگھ کا منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت کیا اور ٹھوہر کو منصب ہزاری ذات اور چھیہ سو سوار کا دیا اور شنواری افغان ایک میڈھا لائے کہ دو سینگ اوسکے ملکر ایک ہو گئے تھے ہرن کے سینگونکے مانند اور بھی افغان ایک جانور جسکو بزبار خوری کہتے ہین لکر لائے تھے کہ مینے ویسا نہ دیکھا تھا چارسن ہندوستان

مصوروں سے مینے اوسکی تصویر اوتروائی اوسکا سینگ ڈیڑھ گز کا ہوا اور شجاعت خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز کیا اور گوالیار کا ملک اعتبار خان کی جاگیر مین دیا اور قاضی عزت اللہ کو اوسکے اہل قرابت کے ساتھ بنگشون کے اوپر بھیجا اور دو دن کے آخر مین عرضداشت اسلام خان کی آگرے سے مع خط جہانگیر قلیخان کے کہ اوسکو صوبہ بہار سے لکھا تھا ملاحظہ مین آئی اونسے معلوم ہوا کہ تیسری تاریخ صفر کی قطب الدین خان کو بردوان مین علی قلی استاجلو نے ایسا زخم مارا کہ دوپہر رات گئے وہ مرگیا اور بیان اوسکا یون ہے کہ یہ علی قلی سفرچی شاہ اسمٰعیل والی ایران کا تھا بسبب اپنی شرارت اور فتنہ پردازی کے وہان سے بھاگ کر قندھار مین آیا پھر ملتان مین خانخانان سے کہ ملک تلیہ پر مقرر ہوکر گئے تھے ملاقات کی اور اوسکے ہمراہ اوس ملک کو گیا خانخانان نے اوسکو غائبانہ بندگان اکبری مین داخل کیا لیکن اوسنے اوس سفر مین عمدہ کام کیے اسواسطے موافق اپنے منصب پایا اور مدت تک میرے والد کی خدمت میز رہا جب جناب والد خود بدولت دکن جانے لگے اور مجکو رانا پر بھیجا تو اوسنے آکر میری نوکری کی مینے اوسکو شیر افگن کا خطاب دیا جب مین الہ آباد سے اپنے والد کی خدمت مین آیا تو بواسطہ بے اتفاقی کے کہ ان دنون مجھپر تھی اکثر میرے حوک سے جدا ہوے وہ بھی اندنون مین مجھسے دور ہوگیا لیکن بباعث مروت بعد جلوس کے مینے اوسکی تقصیرین معاف کین اور صوبہ بنگالہ مین اوسکو جاگیر دی وہان سے مجکو اخبارین آئین کہ ایسے مفسدون کو یہان رکھنا مناسب نہین اسواسطے مینے قطب الدین خان کو لکھا کہ اوسکو روانہ درگاہ کرے اور اگر خیال فساد کا کرے تو اوسکو سزا دے قطب الدینخان اوسکو خوب جانتا تھا میرا حکم پہونچتے ہی ہمراہ اپنے لوگون کے جو حاضر تھے بردوان کیطرف کہ اوسکی جاگیر تھی ایلغار کیا اوسنے قطب الدینخان کا آنا سنکر تنہا دو اردل سے استقبال کو آیا اور جب وہ اونکی فوج مین آگیا لوگون نے اوسکے ہمراہیون کو قید کرلیا وہ یہ دیکھکر گھبرایا قطب الدینخان نے لوگون کو منع کیا اور اوسکو پاس بلوایا کہ تنہائی مین مضمون فرمان سناوین اوسنے فرصت پاکر قطب الدین خان کو دو تین تلوارین ماریں ابنہ خان کشمیری نے کہ امیرزادہ وہان کا تھا اور قطب الدین خان سے نسبت رکھتا تھا مردانگی سے اوسکے پاس جاکر علی قلی کے سر پر زخم مارا اور اوسنے پھر ابنہ خان کو بھی کاری زخمی کیا جب قطب الدین خان کی یہ حالت لوگون نے دیکھی اوسکو گھیرکر ٹکڑے ٹکڑے کیا امید کہ ہمیشہ دوزخ مین رہے ابنہ خان وہین شہید ہوا اور قطب الدین خان کو کہ بعد چار پہر کے اپنے گھر آکر راہی ملک بقا ہوا یہ سنکر مین کمال غمناک ہوا کہ قطب الدین خان کو کہ مجکو بھائی بیٹے کے برابر تھا لیکن تقدیر الٰہی سے راضی ہوکر صبر کیا مجکو بعد میرے باپ کے وفات کے ایک اوسکے وفات کا غم اور اوسکی مان کی وفات ایسی ہی ہوئی ہین کہ کوئی غم اونکے برابر نہین جمعہ کو چھٹی ربیع الآخر کو فرزند خورد کے مکان مین کہ اور نہ باغ مین بنایا گیا تھا اور بیشک خوب بناتا تھا اگرچہ میرے والد امجد ہر سال مین دو بار مطابق شروع سال شمسی اور قمری کے اپنا وزن فرماتے تھے اور شہزادون کو سال شمسی مین تلواتے لیکن اندنون کہ سولہوان سال قمری فرزند خورد کی عمر کا تھا اور پنجمیون نے بھاری بتایا تھا اور اوسکی طبیعت درست نہ تھی اسواسطے مینے اوسکو بھی سونا چاندی اور باقی فلزات سے تلوا کر اوسکو فقیرون پر تقسیم کرا دیا تمام دن مین بابا خورم کے گھر مین رہا اور اکثر پیشکشین اوسکے پسند آئین اور چونکہ سیر کابل خوب کرتے تھے اور میوے عمدہ کھاتے تھے بواسطہ چند مصلحت کے اتوار کو چوتھی جمادی الاول کے حکم دیا کہ پیش خیمے ہندستان کیطرف روانہ کرین پھر مین نے سوار ہوکر چلکہ سفید رنگ مین منزل کی وہان انگور قسم صاحبی اور کشمشی اور شاہ آلو عمدہ ہوتے ہین مین نے ڈیڑھ سو دنون تک ایک دن مین نوشجان کے اور زرد آلو پیوندی بھی خوب ہوتے ہین خصوصًا شہر آرا باغ مین اوسکا ایک درخت میرے چچا مرزا محمد حکیم نے بوبا بخارا سے زرد آلو سے عمدہ ہوتے ہین مشہور ساتھ مرزا ئیکی شفتالو بھی نفیس اور بہتر ہوتا ہی میرے واسطے لوگ استانف سے شفتالو لائے تھے مینے جب تلوایا تو پچیس روپیہ بھر ہوا جسکے اوسطہ مثقال ہوے باوجود ان عمدہ میوؤن کابل کے کوئی میرے نزدیک

انہہ کے برابر خوش ذائقہ نہین مہابن کا پرگنہ مہابت خان کو مرحمت ہوا اور عبدالرحیم بخشی احدیون کو منصب مہت صدی ذات اور دوسو سوار سے سرفراز کیا مبارک خان سروانی کو جداری سرکار رہسار کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو آگرہ آبادمین جاگیر کا حکم دیا اور الہ داد خان اصفخان کے بھائی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز کرکے خلعت خاصہ اور اسپ بخشش کیا اور بخشیگری صوبہ پٹنہ اور حاجی پور کی اوسکو مرحمت کی اور چونکہ میرا قور بیگی تھا اسواسطے اوسکے ہاتھ مرصع تلوار واسطے فرزند سلام خان حاکم اوس صوبہ کے بھیجی اور قریب علی مسجد اور غریب خانہ کے راہ مین ایک مکڑی کیکڑے کے برابر دیکھی کہ ڈیڑھ گز کا سانپ کھائے ہوئے تھی تھوڑی دیر مین اوسکا تماشا دیکھتا رہا کہ وہ سانپ مرگیا اور کابل مین مینے سنا تھا کہ سلطان محمود کے وقت مین ایک شخص خواجہ یاقوت نام موضع ضحاک اور بامیان کے ایک غار مین مدفون ہے کہ اب تک اوسکا بدن تازہ ہے کچھ خراب نہین ہوا مینے تعجب سے اپنے معتبر صاحب اور جراح بھیجے کہ غار مین جاکر اوسکا حال دیکھ آوین جب وہ دیکھ آئے تو معلوم ہوا کہ نصف بدن جو قریب زمین تھا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویسا ہی تازہ ہے ہاتھ پاؤن کے ناخن اور سر کے بال نہین گرے اور ڈاڑھی مونچھہ آدھی ایکطرف کی گر گئی ہے اوس خانہ کے دروازے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سے پہلے کی ہے کوئی اوسکا حال مفصل نہین جانتا جمعرات کو پندرہوین تاریخ ارسلان بی حاکم قلعہ کاسرود ملازم مرولی محمد خان والی توران کا حاضر ملازمت ہوا مین ہمیشہ سنتا تھا کہ مرزا حسین پسر شاہرخ مرزا کو اوزبکون نے مارڈالا ہے اون دونون ایک شخص نے اوسکے نام سے عرضی دی اور لعل پیازی سورو پیقیمت کا نذر کے واسطے لایا تھا مدعا اوسکا یہ تھا کہ کچھہ فوج مدد کو ملے تا مین بدخشان اوزبکون سے لیلون مینے خنجر مرصع اوسکو دیکر فرمان لکھوایا کہ اگر تو فی الواقع مرزا حسین شاہرخ کا بیٹا ہے تو بیڈھرک خدمتگار حاضر ہو کہ فوج تیرے ہمراہ کرکے بدخشان کیطرف روانہ کردونگا پھر دو لاکھہ روپیہ واسطے خرچ لشکر مہاسنگھہ اور رامداس کے کہ بنگشون کی لڑائی پر گئے تھے روانہ کیے پھر بالاحصار کے جاکر مکانات دیکھے کوئی جگہہ میری سکونت کے لائق نہ تھی مینے اون سبکو توڑواکر بادشاہانہ مکانات اور دیوانخانہ بنوایا وہین استالف کے شفتالو میری نذر مین آئے سر کے برابر تھے تول مین تر سٹھہ روپیہ اکبری کے برابر کہ ساٹھہ تولہ ہوے کمال شیرین تھے کابل مین اس سے بہتر اور میوہ مینے نہین کھایا پچیسوین تاریخ مالوہ سے خبر آئی کہ مرزا شاہرخ نے وفات پائی اللہ تعالیٰ اوسکو غریق رحمت کرے جب سے وہ میرے والد کی خدمت مین آیا تھا مرتے دم تک اوس سے کوئی ایسا کام نہ ہوا کہ جس سے ملال خاطر ہوا ہو اخلاص سے خدمت کرتا تھا اوسکے چار بیٹے ہین حسن اور حسین یہ دونون ایک بطن سے متولد ہوے لیکن حسین برہانپور سے بھاگ کر براہ دریا عراق کو گیا اور وہان سے بدخشان کو مشہور ہے کہ وہان اب تک ہے چنانچہ مین کچھہ حال اوسکا بھی بیان کرچکا ہون مگر تحقیق نہین کہ یہ وہی مرزا حسین ہے یا بخشیو نامی بنایا ہوا نام ہے مرزا شاہرخ کو بدخشان سے آئے ہوے میرے والد کے پاس عرصہ پچیس سال کا ہوا لیکن بدخشان والے بباعث جفا اور آزار اوزبکون کے جس لڑکے کو وصیہ لائق دیکھتے ہین شاہرخ کا بیٹا اولاد میرزا سلیمان سے مشہور کرکے جماعت بہم پہونچاتے ہین اور اوزبکون سے لڑکر کچھہ ملک بدخشان لیتے ہین لیکن اوزبک پھر اونسے لڑکر اوس میرزا حسین مشہور کا سر کاٹ نیزے پر رکھکر بدخشان مین تشہیر کرتے ہین اور بدخشی پھر وہی ایک مرزا بناتے ہین اسیطرح اب تک کئی مرزا مارے گئے لیکن مین جانتا ہون کہ جب تک بدخشی رہینگے یہی جنگ و جدال رہیگا اور تیسرا لڑکا مرزا شاہرخ کا مرزا سلطان حسین کہ سیرت وصورت مین سب لاد سے ممتاز ہے مینے اوسکو اپنے والد سے طلب کرکے اپنے پاس رکھا ہے اور خود تربیت کیا اوسکو مین اپنے بیٹون کے برابر سمجھتا ہون ہر بات مین آگے اور بھائیون سے ممتاز ہے بعد جلوس کے مینے اوسکو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور صوبہ مالوہ مین اوسکے باپ کی جاگیر بھیجا اور جو کچھہ تھا بیش بہا بیع الزمان ہے کہ مرزا شاہرخ اسکو ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھتے تھے اوسکو بھی مینے منصب ہزاری

ذات دیا اور پانسو سوار عنایت کیے جب تک مین کابل مین آیا شکار قمرغہ کا نہین کھیلا تھا پھر جب ہندستان کو لوٹا اور شکار کا بہت شوق تھا اسواسطے حکم دیا کہ کوہ فرق کو جو کابل سے سات کوس ہی گھیرین قریب سو ہرنون کے اوسمین گھیرے آدھے اون کے شکار رہوے۔ کمال لطف ہوا پھر مہینے پانچہزار روپیہ رعایا کو جو گھیرنے مین حاضر تھے بطریق انعام دیے اور اوسی دن واسطے شیخ عبدالرحمن پسر ابوالفضل کے پانسو سوار اضافہ کیے کہ دوہزاری ذات اور سوار کا ہووے اور کابل سے آتے وقت حضرت بابر شاہ کے تختگاہ پر ایکدن پہلے گیا اور اوس دن کو مانند عرفہ عید کے جانکر اوس جگہ خوش ترتیب دیا اور اوس حوض کو کہ پتھر کا کھدوایا تھا شراب سے بھروا کر یوگون مین تقسیم کی وہ دن بڑے لطف سے تمام ہوا جمعہ کو پہر دن چڑھے جب مین کابل سے نکلا تو پہلی منزل چلکہ سنگ سفید مین کہ شہرآرا باغ سے چلکہ تک دوطرفہ چوانی اٹھتی دونون ہاتھون سے نقارہ پھیکتا آیا اور جب کابل سے بعزم روانگی مین ہاتھی پر سوار ہوا اوسیوقت خبر صحت امیرالامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی مہینے یہ خبر ان مخلصون کے کمال مبارک جانی دوسرے دن ایک کوس کوچ کرکے موضع گرامی مین مقام کیا اور تاش بیگ خان کو کابل مین چھوڑا کہ شاہ بیگ خان کے آنے تک شہر و اطراف کی خوب حفاظت رکھے پھر سہ شنبہ کو تیرہوین تاریخ موضع پنجاک سے ڈھائی کوس براہ دوآبہ آکر اوس چشمہ پر آیا کہ جسکے کنارے پر چارچنار کھڑے تھے بہت پرکیفیت جگہ ہی لوگ اوسکی خوبی پر توجہ نہین کرتے قابل اسکے ہی کہ وہان عمارت بناوین اور اسی منزل مین اور شکار قمرغہ واقع ہوا تقریب ایک سو بارہ ہرن وغیرہ کے شکار ہوے چوبیس ہرن جنکو رنگ کہتے ہین تھے اور پچاس ہرن سرخی اور سولہ بز کوہی رنگ عجب جانور خوش شکل ہی ایک قوچ اور رنگ کو تولا تو قوچ ایک من تیس سیر کا ہوا اور رنگ دومن دس سیر کا اور باوجود اس وزن کے ایسا دوڑتا تھا کہ دس بارہ کتے شکاری عمدہ اوس سے عاجز آجاتے تھے اوسکو بہزار محنت پکڑا کوئی گوشت ایسا لذیذ نہین کلنگ کا بھی شکار کیا اگرچہ سرو سے بار بار نالائقیان ہوین کہ سزاوار بڑی عقوبت کی تھین لیکن مہینے محبت پدری سے اوسکی جان کا قصد نکیا باوجودیکہ سلطنت مین اس بات کی رعایت نہین لیکن مین گذر کرکے اوسکو آرام سے رکھتا تھا پھر معلوم ہوا کہ وہ پیغام اوباش اور بدمعاشون کو بھیجکر ورغلاتا ہی اور میرے قصد پر رخصت دیکر اپنے وعدون سے امیدوار کرتا ہی اکثر بدمعاش جمع ہوکر چلے تھے کہ اطراف کابل کے شکارین مجھپر قصد کرین چونکہ فضل الٰہی حافظ سلامت کا ہی اونکے کچھ نہوسکا جب سرخاب مین مقام ہوا تو ان مین سے ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اولیسی دیوان فرزند خورم سے کہا کہ قریب پانسو آدمیون کے خسرو کے بہکانے سے فتح اللہ پسر حکیم ابوالفتح اور نورالدین پسر غیاث الدین علی آصف خان اور شریف پسر اعتماد الدولہ کے پاس جمع ہوے ہین کہ فرصت اور قابو پاکر بادشاہ کے دشمنون کا قصد کرین خواجہ اولیسی نے یہ بات خورم سے بیان کی اور اوسنے گھبراکر اوسیوقت مجھسے کہا مہینے خورم کو دعا دیکر چاہا کہ اون نمک حرامون کو قید کرکے سخت سزا دون لیکن پھر سوچا کہ سفر مین ان بیکی پکڑ دھکڑ سے لشکر تہ بالا ہوجاویگا فقط اونکے سردار ونکو قید کا حکم دیا اور فتح اللہ کو معتمد لوگونکے سپرد کرکے اون دونون نالایقون کو ہمراہ اور تین چار لشکر کے بدمعاشون کو قتل کیا قاسم علی میرے والد کا نوکر کہ جسکو مہینے بعد جلوس کے خطاب دیانت خانی کا دیا تھا وہ ہمیشہ اس فتح اللہ کو نمک حرام اور بداندیش کہا کرتا ایکدن خود فتح اللہ سے کہا تھا کہ جب خسرو بھاگے اور حضرت بادشاہ نے پیچھا کیا تو تو نے مجھسے کہا کہ بجانب خسرو کو دینا ازم تھا فتح اللہ اس بات کا منکر ہوا آخر دونون مین قسم پر فیصلہ ٹھہرا دونون نے قسم کھائی پندرہ دن نگذرے ہونگے کہ دونون بے سعادت نفاق مین پکڑے گیا اور جھوٹی قسم کا مزہ پایا شنبہ کو الیسیوین جمادی الاول کی خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی کے کہ خاندان طبابت سے تھا سنی وہ مدعی اوسکا تھا کہ مین جالینوس کے برابر ہون بہرحال عمدہ معالج تھا مجربات اوسکے علم سے زیادہ تھے۔ خوش صحبت اور خوب ندام ہونے کے زمانہ سلطنتی مین شاہ

طلما سپ کی مجلس مین جاتا تھا اور بادشاہ اوسپر یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے خوش طبعی ہست بیا تا ہمہ ہمار شویم پر لیکن حکیم یا دھلی جواد سکا معاصر تھا فضیلت مین اوس سے زیادہ تھا خصوص علاج اور دست شفا اور بلا حیت اور اخلاق مین کوئی طبیب اوسوقت کا اوسکو نہین پہنچتا مجے کمال اخلاص رکھتا تھا لاہور مین ایک عمدہ مکان بنایا مکرر عرض کی کہ مین وہان چلون اور اوسکو سرفراز کرون مینے اوسکی خاطرداری کی جہت سے قبول کیا حکیم قطع نظر نسبت مصاحبت اور طبابت سے سرانجام مہمات دنیا مین خوب قابل ہی اسیواسطے الہ آباد مین اوسکو مین نے مدتون اپنا دیوان کیا ہی لیکن کثرت دیانت سے معاملات مین لوگون سے سخت گیری کیا کرتا اس واسطے لوگ اوس سے ناراض تھے بیس برس تک اوسکو سل رہی اوسنے اس مدت تک بزور حکمت اپنے کو نگاہ رکھا باتون مین اکثر ایسی کھانسی ہوتی کہ منہ سرخ ہو جاتا اور مینے اوس سے مکرر کہا کہ تو طبیب دانا ہی اپنا علاج کر اوسنے عرض کی کہ قرحہ شش علاج پذیر نہین ایکدن اوسکے ایک خدمتگار نے روز کی دوا مین زہر ملا کر اوسکو کھلا دیا لیکن اوسنے بعد اطلاع کے اپنا علاج کیا اور اثر زہر دفع ہو گیا خون نکلنے مین ہر چند ضرورت ہوتی لیکن بہت ممانعت کرتا ایک رات گھر مین جاتا تھا کہ کھانسی اوسپر غالب ہوئی اور زخم شش پھٹ گیا اتنا خون منہ اور دماغ سے بہا کہ بیہوش ہو گیا اور ایک مہیب آواز کی حد سنکر اندر دوڑا دیکھا تو خون مین بھرا پڑا ہی شور کیا کہ کوئی حکیم کو مار گیا پھر معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہین ہی یہ وہی زخم ششہ کا خون ہی

قلیچ خان حاکم لاہور کو خبر کی اوسنے اگر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند دلبند اوسکا قابل نہ رہا **پھر چوبیسوین تاریخ درمیان وفا باغ اور نیلمہ کے شکار ہوا چالیس ہرن سرخہ مارے گئے** ایک چیتی اس شکار نزہت آثار مین ہاتھ آئی وہان کے لوگون نے ظاہر کیا کہ یہان ایک سو بیس برس سے چیتے کا نام نتھا پھر وفا باغ مین مقام ہوا اور مجلس و زن سمی کی مقرر ہوئی اوسیدن ارسلان بی نامراور بک سردارون سے عبدالمومن خان کے کہ قلعہ کامرو کا حاکم تھا میری خدمت مین حاضر ہوا بونکہ اخلاص سے آیا تھا مینے اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور قابلیت رکھتا ہی پھر مینے حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاہ اور نہ کو گھیر رکھے پھر وہان قریب تین سو جانورون کے شکار ہوے چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا گرمی تھی ہوا خوب لگتے تازی ضائع ہوے کہ شکار سگ کا وقت صبح و شام ہی پھر سرائے اکورہ مین مقام ہوا وہان شاہ بیگ خان نے مع لشکر آکر ملازمت حاصل کی میرے والد کا یہ وردہ ہی بہت مردانہ کارگزار ہی میرے باپ کے عہد مین خوب تلوارین ماری ہین اور میرے وقت مین بھی قلعہ قندھار کو ایرانی فوج کے محاصرے مین خوب بچا رکھا ایک سال تک گھرا رہا یہان تک کہ میری اور فوج اوسکی کمک کو گئی بہادر ہے فقط سلوک امیرانہ اسواسطے کرتا ہی کہ لڑائیون مین اوسکی موافقت کرتے ہین اور کسی جرم پر اپنے نوکر کو مروا ڈالتا ہی اور قتل اوسکی نظر مین کچھ بڑی چیز نہین مینے ہر چند اوسکو اس بات سے منع کیا لیکن وہ اپنی عادت سے لاچار ہی **چوبیسوین تاریخ ہاشم خانہ** کوکہ خانہ زادون سے اس دولت کے ہی منصب سہزاری ذات اور دوہزار سوار سے سرفراز کر کے حاکم صوبہ اڈیسہ کا کیا اور اوسیدن خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کہ مالوہ مین تھا نادانی اور لڑکپن سے بسبب بھکانے بدمعاشون کے رانا کے ملک کو جاتا ہی کہ اوس سے ملے اور عبداللہ خان صوبہ مالوہ نے یہ سنکر اوسکا پیچھا کیا ہی اور راہ مین پکڑ کر اوسکو مقید اور اوسکے ہمراہی فتنہ جویون کو قتل کیا ہی مینے یہ سنکر حکم کیا کہ اہتمام خان آگرے سے جاکر مرزا کو درگاہ پر لے آوے پھر خبر آئی کہ امام قلیخان نے جو بھیجا ولی خان حاکم مالوہ النہر کا ہی مرزا الحسن نام ایک شخص کو جو مرزا شاہرخ کا بیٹا مشہور ہوا تھا قتل کیا ہی غرضکہ مرزا شاہرخ کے بیٹون کا مارنا دیو کا مارنا ہی کہ مشہور ہی اوسکے ہر قطرۂ خون سے اور دیو پیدا ہوتے ہین پھر مقام دکھ مین شیر خان افغان کہ اوسکو جاتے وقت پشاور مین واسطے حفاظت ملک گھاٹیون خیبر کے چھوڑ آیا تھا آکر بلا حفاظت راہ کی بخوبی سرانجام دی اور ظفر خان ولد زین خان کو کہ واسطے نگاہ افغانو

قوم مزدلہ راک اور جماعت کھتراون کی اطراف اٹک اور بیاس سے کہ وہان فساد اور شرارت کیا کرتے تھے مقرر ہوکر گیا تھا بعد بجالانے اس خدمت کے اور نکال دینے اون مفسدون کے کہ قریب لاکھ آدمیون کے تھے پنجاب کیطرف آکر اسی منزل مین ملازمت سے سرفراز ہوا اور جیسا کہ چاہیے تھا اس خدمت مین جانفشانی کی پھر ماہ رجب مین معلوم ہوا مجکو کہ اس مہینے مین میرے والد کا وزن قمری ہوا کرتا تھا تو مینے حکم دیا کہ قیمت اون تمام اجناس کی جو میرے حضرت والد مرحوم کے وزن شمسی اور قمری مین تولتی تھین حساب کرکے بڑے بڑے شہرون مین ممالک محروسہ کے بھیجی جاوین کہ اونکی طرف سے بنیت ثواب فقرا اور مساکین پر تقسیم ہوا اور مجموع اوسکا ایک لاکھ روپیہ ہوا جسکے تین ہزار تومان عراقی ہوتے ہین اور تین لاکھ حالی بحساب ماوراء النہر کے عرض اون روپیون کو معتبر لوگون کے ہاتھ بارہ شہرون مین مثل آگرہ دہلی لاہور گجرات وغیرہ مین خیرات کرایا اور صلابت خان کے بیٹے کو کہ مثل فرزند حقیقی کے جانتا ہون خان جہانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانون مین اسکو خانجہان لکھا کرین اور خلعت خاص اور شمشیر مرصع بھی عنایت کی اور شاہ بیگمان کو خان دوران کا خطاب دیکر خنجر مرصع اور مست ہاتھی اور خاص گھوڑا عنایت کیا اور تمام سرکار کابل اور تیراہ اور بنگش اور ملک سوات بجور اور نکالنا وہان کے افغانون کا اوسکے تفویض کرکے بطریق جاگیر اوسکو عنایت کیا اور فوجدارئی وہانکی بھی اوسیکو دی باآنکہ ابدال سے وہ رخصت ہوکر اوسطرف گیا پھر مینے حکم دیا کہ رامداس کچھواہہ کو بھی اسی ملک مین جاگیر دیکر مددگار اس صوبہ کا مقرر کرین اور کشن چند ولد راجہ مونہ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت کیا اور بمقتضی حکم گجرات کو فرمان بھیجا کہ مینے حال ولایت اور پرہنیگاری پسر میان وجیہہ الدین کا بہت سنا ہے میری طرف سے اونکو بہت روپیہ دیکر چند اسپ آلہی عجوب لکھا کر میرے پاس بھیجے کہ مین اونکو اپنا درکھون اور پہلے اسی مظفر خان کو باآنکہ ابدال مین شکار گھیر نے بھیجا تھا اوسنے اونکو گھیر رکھا تھا ستائیس ہرن سرخہ اور ارسٹھ ہرن سفید اوسمین تھے اونمین سے خود مینے اونتیس ہرن مارے اور خورم و پرویز نے بھی کئی ہرن تیرون سے مارے اور صاحبون کو بھی تیر مارنے کا حکم دیا لیکن خانجہان نے سب تیر اچھے مارے کہ ہر تیر مین ہرن گرایا پھر جو دھوین تاریخ مظفر خان نے راہ لینڈی مین گھیر اڈالا وہان مینے دور سے ایک ہرن تیر سے مارا غرضکہ چند تا ہو سرخہ اور چند چکارے اور دو گورشکار ہوے پھر کبیسوین کو ہلال خان کے اہتمام سے دو تین کوس پر تلہہ رہتاس سے شکار گھیرے کا ہوا بیگمات بھی اس شکار مین ہمراہ تھین دو سو ہرنون کے قریب اسمین شکار ہوے وہان کے سے ہرن ہندوستان مین نہین ہوتے اسواسطے مینے فرمایا کہ چند ہرن زندہ لے چلین کہ شاید ہندوستان مین اونکی نسل ہو جاوین پھر اطراف رہتاس مین پچیسوین تاریخ اور شکار ہوا اسمین بھی اہل محل اور مشہرین میرے ساتھ تھین اور قریب سو ہرن سرخہ کے شکار ہوے پھر میرے آگے مذکور ہوا کہ شمس خان چچا جلال خان کمکر کا کہ یہان رہتا ہی باوجود بڑھاپے کے اوسکو شکار کا اسقدر شوق ہی کہ جوانون کو نہین لیکن جب مینے اوسکا احوال تقہر انہ سنا تو مین اوسکے گھر گیا اور اوسکا طرز و طور مجکو پسند آیا دو ہزار روپیہ اوسکو اور اسقدر اوسکے اہل و عیال کو عنایت کرکے اور پانچ گاؤن واسطے مدد معاش اوسکی کے بطریق جاگیر مقرر فرمائے کہ ہر طرح دلجمعی سے بسر اوقات کرے پھٹی شعبان کو مقام چنڈالہ مین امیر الامرا نے آکر ملازمت حاصل کی مین اوسکے اچھے ہونے سے کمال خوش ہوا سبب طبیب کیا ہندو کیا مسلمان اوسکو جواب دے چکے تھے لیکن خداوند کریم نے محض اپنے کرم سے اوسکو شفا عنایت کی کہ بھروسا اس بات پر نکرین گا و مطلق خالق حقیقی کو جانین اور انھین دلونون مین اسوجہ سے رنجش آیا بسبب اوس تصور کے کہ لوگ خسرو کے جھگڑے مین ظاہر ہوئے تھے شرمندہ تھا چونکہ امیر الامرا کے واسطے سے حاضر دربار ہوا تو مینے اوسکا قصور معاف کیا میں نے خسرو کے پیچھے چھوڑا تو اوسکو

آگرہ مین معتمد جانکر وہان چھوڑا تھا اور کہدیا تھا کہ جب محل کو مین بلاؤن تو اوسکے ہمراہ آنا غرض بعد طلب کے محل کے ساتھ دو تین منزل آیا اور تھرا سے بدمعاشون کی باتین سنکر اپنے گھر چلا گیا اور جانا کہ نزاع آپسمین شروع ہوئی دیکھیے انجام کیا ہو لیکن اللہ تعالےٰ نے جلد فیصلہ کر دیا اور اوسکی گردن پر نمک حرامی رہی مینے امیر الامرا کی خاطر سے اوسکا عہدہ اور منصب اور جاگیر سب بحال رکھا اور سلیمان بیگ کو کہ میرا نوکر ایام شہزادگی سے تھا خطاب فدائی خان کا عنایت کیا بارھوین تاریخ باغ ول آمین کنارے پر دریای راوی کے مقام ہوا مینے اپنی ماں کی ملازمت اس باغ مین حاصل کی اور مرزا غازی نے کہ ایام سرداری لشکر قندھار مین عمدہ خدمتین کی تھین یہان آکر ملازمت حاصل کی مینے وسپر بہت عنایتین کین تیرھوین مع اسخیز داخل لاہور ہوا اور دوسرے دن میر خلیل اللہ لدہ غیاث الدین محمد میر میران کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد سے تھا ملازمت مین آیا شاہ طہماسپ کے یہان تمام اوسکے ملک مین کوئی سلسلہ اولیا کا اس سلسلے کے برابر نہین چنانچہ بہن بادشاہ کی جانش بیگم نام گھر مین میر نعمت اللہ کے تھی اور یہ میر میران کے باپ ہین اور میر نعمت اللہ کی لڑکی جو اوس سے ہوئی اوسکو بادشاہ نے اپنے بڑے لڑکے اسمعیل مرزا کے واسطے طلب کیا پھر میر میران کے لڑکون کو اپنا داماد کر کے اپنی لڑکی اونکے بڑے لڑکے کو کہ دادا کے ہمنام تھا دی اور اسمعیل مرزا کی لڑکی کی جو بادشاہ کی بھانجی سے پیدا ہوئی تھی دوسرے لڑکے میر خلیل اللہ سے نسبت کی لیکن بعد فوت بادشاہ کے رفتہ رفتہ خرابیان اس سلسلہ مین واقع ہوئین اور شاہ عباس کے وقت مین بالکل خراب ہو گئی اور املاک اور اسباب سب جاتا رہا پھر وہان نہ رہ سکے میر خلیل اللہ میری خدمت مین آئے جو بہت محنتون سے آیا تھا اور اخلاص اوسے ظاہر تھا اور سپر بہت عنایتین کین اور بارہ ہزار روپیہ نقد و دیگر منصب ہزاری اور دو سو سوار سے سرفراز کیا اور حکم جاگیر کا دیا پھر دیوانون کو مینے حکم دیا کہ منصب فرزند خورد کا موافق ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کے اطراف اوجین مین اور سرکار حصار فیروزہ جاگیر تنخواہ مین دین بائیسوین تاریخ حسب التماس اصفخان کے مع اہل محل اوسکے گھر مین گیا مین اور تمامرات وہین رہا دوسرے دن اوسکی پیشکش ملاحظہ کی قریب دس لاکھ روپے کے جواہرات اور مرصع ہتھیار اور سامان اور ہاتھی اور گھوڑے عمدہ اسباب سمیت کیے تھے کئی لعل و یاقوت اور چند موتی اور کچھ فروش اور چند کپڑے چینی اور قفقوری اور خطائی اونمین سے قبول کر کے باقی اوسیکو عنایت کیے مرتضی خان نے گجرات سے انگوٹھی ایک لعل خوش رنگ کی مع نگ اور حلقہ کے ترشوا کر وزنی ایک مثقال پندرہ رتی کی بطریق پیشکش جو مجھکو بھیجی تھی بہت پسند آئی آج تک ایسی انگوٹھی نہین سنی کہ کسی بادشاہ کے پاس ہو اور ایک قطعہ لعل بھی شش رخہ کہ دو دانگ اور پندرہ سرخ وزن رکھتا تھا قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا انگشتری کے ہمراہ بھیجا انگوٹھی بھی اسی قیمت کی تھی اور انھین دونون وکیل شریف مکہ مع پردہ دروازہ کعبہ شریف کے میرے پاس آیا اور کمال اخلاص ظاہر کیا پانچ لاکھ دام کہ قریب آٹھ ہزار روپیہ کے ہوئے مینے اوسکو دیے اور ایک لاکھ روپیہ کے تحائف شریف مکہ کے واسطے بھیجے دسوین تاریخ میرزا غازی کو منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور باوجودیکہ کل ملک ٹھٹھہ اوسکی جاگیر مین تھا لیکن صوبہ ملتان سے کچھ اوسکو جاگیر مین عنایت کیا اور قندھار کی حکومت اور نگہبانی اوسکی سپرد کی اور خلعت اور شمشیر مرصع اوسکو دیکر رخصت کیا مرزا غازی صاحب کمال ہے شعر بھی اچھا کہتا ہے اور قاری تخلص ہے یہ شعر اوسکا ہے ؎ گریہ ام گر سبب خندۂ او شد چہ عجب ما ابر بہ چندہ گرید رخ گلشن خندد و پندرھوین تاریخ پیشکش خانخانان کے ملاحظے سے گذری چالیس ہاتھی اور جواہرات اور مرصع ہتھیار اور فروش ولایتی اور دیسی کپڑے تھے سب قیمتی ڈیڑھ لاکھ روپے کا اور مرزا رستم وغیرہ وہان کے سرداروں نے بھی عمدہ پیشکش بھیجی تھین اونمین سے مینے کئی ہاتھی پسند کیے اور انھین دنون خبر فوت رائے درگا کی کہ زیادہ چالیس سال

سے میرے والد کی خدمت مین رہا تھا آئی اور اپنی لیاقت سے منصب چار ہزاری پایا تھا پہلے رانا اودے سنگھہ کا نوکر تھا مقدمات سپاہگری مین خوب صلاح دیتا تھا اور سلطان شہ افغانی کہ مفسد و بدطینت تھا اور خسرو کا مصاحب اور محرم راز چنانچہ اوسکے بھاگنے کا یہی باعث ہوا بعد شکست اور پکڑے جانے خسرو کے تنہا خضر آباد کے پہاڑون مین بھاگ گیا آخر وہان کروری میر نعل نے اوسکو پکڑ کر میرے پاس بھیجدیا مہینے کہا لاہور کے میدان مین اوسکو تیرون سے مار ڈالین کہ علت اس تمام فساد کا تھا اور کروری ندکو کو زیادتی منصب اور خلعت سے ممتاز کیا اور نینسوین[19] تاریخ شیر خان افغان کہ بندہ قدیمی میرا تھا فوت ہوا گویا اوسنے خود آپ کو مارا کہ شراب بہت پیتا تھا اور گذشتہ رمضان کے روزے نرکھے تھے ان دنون اوسنے چاہا کہ شعبان کا تمام مہینہ اور رمضان کے قضا مین روزے رکھے کہ دو ماہ برابر روزہ دار ہو بسبب ترک عادت کے کہ طبیعت ثانیہ ہوا اوسکو ضعف پیدا ہوا اور بھوک جاتی رہی آخر اٹھاون سال کی عمر مین فوت ہوا مہینے اوسکے بھائی بیٹون کو بقدر لیاقت پرورش کی اور اوسکے منصب و جاگیر مین سے کچھہ انکو دیا پھر شوال کی پہلی تاریخ مین مولانا محمد امین سے مہینے ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کے مریدون مین سے ہین اور شیخ محمود اپنے وقت کے بڑے بزرگ تھے حضرت ہمایون شاہ کو اونسے کمال اعتقاد تھا چنانچہ ایک بار خود اونکو وضو کرایا ہے یہ بھی بہت نیکذات اور باوجود متعلقات کے بے پرواہین فقر و نفس کشی مین کامل ہین ان سے ملکر بہت خوش ہوا اکثر درد اپنے دل کے کہے اور اونکے نصائح اور عمدہ باتون سے میری تسلی ہوئی ہزار بیگہہ زمین اون کے وجہ معاش کو اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت ہوا پھر ایک پہرون چڑھے لاہور سے آگرے کیطرف روانہ ہوا قلیچ خان کو حاکم اور امیر قوام الدین کو دیوان اور شیخ یوسف کو بخشی اور جمال اللہ کو کوتوال وہان کا کرکے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا پچیسوین[25] کو دریای سلطان پور سے اوتر کر دو کوس پر نکو ور سے مقام کیا یہان میرے والد نے اپنے وزن سے بیس ہزار روپیہ شیخ ابوالفضل کو دیے تھے کہ درمیان ان دو پرگنون کے بذاب باندھکر زمین کو سیراب کرین بتیسک بہت عمدہ پل بنا ہے مہینے بھی معز الملک جاگیرداروں کو فرمایا کہ اس پل کے برابر عمارت اور باغ عمدہ تیار کرین کہ لوگ اوسکو دیکھکر خوش ہون دسوین ذیقعدہ کو شنبہ کے دن وزیر الممالک کہ قبل جلوس میرا دیوان تھا مرض اسہال سے مرگیا اوسکا ایک نامبارک لڑکا پیدا ہوا تھا کہ چالیس[40] دن مین ماں باپ کو کھا گیا اور تین سال کا ہوکر خود بھی مرگیا مہینے چاہا کہ اوسکا گھر ایکبار کی ویران ہوا سو اسطے اوسکے بھتیجے منصور کو منصب سے سربلند کیا پھر راہ مین سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال کے دو شیر مست ہین کہ مسافرونکو اونسے کمال ایذا ہوتی ہے سو تہنی پر سوار ہوکر وہان گیا اور ہاتھیون کا گھیرا باندھکر بانکا کرایا اور اون دونون کو بعنایت الٰہی خود بندوق سے مارکر راہ بندگان خدا کی صاف کی جمعرات کو اٹھارہوین تاریخ دہلی مین پہونچا اور سلیم خان افغان نے جو اپنے عہد مین عمارت جمنا پر بنا کر سلیم گڈھہ نام رکھا تھا اوسمین اوترا میرے والد نے وہ مقام مرتضے خان کو کہ متوطن دہلی تھے عنایت کیا تھا مرتضی خان نے اوسمین دریا کیطرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا ہے جب حضرت ہمایون شاہ دہلی مین تھے تو اکثر وہین وہ مصاحبون سے مجلس کرتے مہینے بھی چار روز وہان عیش کیا اور معظم خان حاکم دہلی نے پیشکش حاضر کیے اور باقی جاگیردار اور اہل عملہ نے بھی پیشکش اور نذرین گذرانین پھر مہینے چاہا کہ پرگنہ پالم مین جو قریب ہے شکار قمرغہ کھیلون لیکن لوگون نے عرض کی کہ اگرہ مین داخل ہونے کی ساعت بہت قریب ہے کہ پھر ویسی ساعت قریب سنین اسواسطے مین شکار موقوف کرکے کشتی مین بیٹھکر براہ دریا آگرہ کو چلا اور بیسوین ذیقعدہ کو چار لڑکے اور تین دختر مزا شاہرخ کے کہ میرے والد سے ظاہر نکیے تھے لوگ میرے پاس لائے مہینے اون لڑکون کو اپنے معتبر مصاحبون کے سپرد کیا اور لڑکیون کو محل مین دیا کہ سب بخوبی پرورش ہون اور اکیسوین[21] کو راجہ مانسنگھہ قلعہ رہتاس سے جو ملک پٹنہ اور بہار مین ہے بعد پہونچنے سات فرمانون کے حاضر درگاہ ہوا یہ بھی خان اعظم کیطرح منافق اور کمینہ گوہر اس دولت کا ہے

جو کچھ اوسنے مجھسے کیا اور مینے اونکی عوض مین نیکیان کین خدائے تعالے جلشانہ خوب جانتا ہی اور کوئی کسی سے نکر سکتا اس راجہ نے سو ہاتھی بڑھاوہ پیشکش کیے کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیلخانہ شاہی مین داخل ہو چونکہ پوروہ میرے والد کا تھا اسواسطے مینے اوسکا کوئی قصور رویرو اوسکے نکہا اور عنایات بادشاہی سے سرفراز کیا

تیسرا جشن جلوس میمنت مانوس کا

دوسری تاریخ ذیحجہ کی جمعرات کو مطابق غرہ فروردین کے آفتاب عالمتاب برج حوت سے عشرت سرای حمل مین کہ مقام شادی اور شادمانی اوسکے کا ہی رونق بخش ہوا سردی اور خزان رسیدون کو غلعت فوروزی اور قبای سبز سے ممتاز و سربلند کیا موضع رنگتہ مین کہ پانچ کوس آگرہ سے ہی مجلس نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل مین فیروزی وخورمی سے مین تخت پر بیٹھا سب امیرون نے مبارکباد دی خانجہان کو اوسی مجلس مین منصب پنجہزاری ذات وسوار سے سرفراز کیا اور خواجہ جہان کو خدمت بخشیگری عنایت کی وزیرخان کو وزارت صوبہ بنگالہ سے معزول کرکے ابوالحسن شہاب خانی کو اوسکی جگہ بھیجا نورالدین قلی کو آگرے کا کوتوال کیا اوچونکہ مزار شریف میرے والد کا سرراہ پڑتا تھا اسواسطے دل مین آیا کہ اگر مین زیارت سے مشرف ہونگا تو لوگ جانینگے کہ بسبب واقع ہونے کے راہ مین زیارت حاصل کی سو مینے یہ ارادہ کیا کہ سیدھا شہر مین جاکر دوبارہ وہان سے فقط زیارت کو حاضر ہون اور جیسے میرے والد میرے پیدا ہونے کے واسطے اجمیر تک پیادہ پاگئے تھے مین بھی پیادہ پا چلکر اس سعادت کو حاصل کرون کاشکے اگر یہ راہ آنکھون سے طے ہوسکتی تو میری کمال سعادت تھی ہپر شنبہ کے دن دوپہر کو پانچوین تاریخ آگرے مین داخل ہوا چوانی اٹھنی پنجہزار روپیہ کی دونون ہاتھون سے بانٹتا قلعے کے اندر دولتسرا سے مین رونق افروز ہوا اوسی دن راجہ نرسنگھہ دیو نے ایک سفید چیتا نذر کیا اگرچہ اور جانور پرند وچرند سفید میرے چڑیا خانے مین تھے اور مینے اکثر دیکھے تھے لیکن سفید چیتا نہ دیکھا تھا اوسکے داغ سیاہ ہوتے ہین اسکے شیلے تھے اور سفید شاہین اور باشہ اور شکرہ کہ پارس مین سے فوکتے ہین اور چڑیا اور کوا اور تیتر اور لوا اور طاؤس وغیرہ میرے یہان بھی ہین اور یہ کالا ہرن ہندوستان کے سوا اور کہین نہین ہوتا اور چکارہ سفید بھی اکثر دیکھا ہی اور انھین دونون مین تن

پسر راجہ بھوج ہاڈہ کہ امراے معتبر سے ہی حاضر ملازمت ہوا اور تین ہاتھی پیشکش کیے ایک اونھین کا مجکو بہت پسند آیا سرکار مین اوسکی قیمت پندرہ ہزار روپے ہوے مینے اوسکو خاصہ ہاتھیون مین رکھکر اوسکا نام رتن گج کیا ہاتھی کی قیمت ہندوستان کے بڑے راجون مین پچیس ہزار روپے سے زیادہ نہین ہوتی مگر آج کل بہت گران ہی اور رتن کو خطاب سربلند رائے کا دیا اور صدر جہان کو منصب پنجہزاری ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے سرفراز کیا اور معظم خان کو منصب چارہزاری ذات اور دوہزار سوار سے ممتاز کیا اور عبداللہ خان کو سہزاری منصب اور پانسو سوار دیے مظفر خان اور بھاو سنگھہ ہر ایک کو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سربلند کیا ابوالحسن دیوان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اعتماد الدولہ کو مینے ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار دیے اور پچیسوین تاریخ راجہ سورج سنگھہ بلغای فرزند خورد کا باریاب ہوا اور شیام اپنے چچا متھورا کے بیٹے کو ساتھ لایا فی الجملہ کچھ شعور رکھتا ہی سواری ہاتھی کی خوب جانتا ہی اور راجہ سورج سنگھہ شعرای ہندی زبان سے ایک شاعر ہمراہ لایا تھا کہ میری مدح مین اوسنے اس مضمون کے اشعار نذر کیے کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ دن رہتا اور رات ہرگز ہوتی اس لیے کہ بعد غروب اوسکے بیٹا اوسکا جانشین اوسکا ہوتا اور جہان کو روشن رکھتا الحمدللہ والمنہ کہ تمھارے باپ کو حق تعالی نے اس قسم کا بیٹا عنایت کیا کہ بعد فوت ہونے اونکے لوگون کو وہ ماتم کہ مانند رات کے ہی نہتا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بھی ایسا بیٹا ہوتا کہ جانشین میرا ہوکر جہان کو روشن کرتا اور رات نہونے دیتا جیسے روشنی طالع اور نور عدالت تمھارے باوجود

ایسے واقعہ جانکاہ کے کہ جہان ایسا سنورا اور روشن ہی کہ گویا ات کا نام ونشان نہین پایا جاتا اسطرح کا تازہ مضمون شعرائے ہند سے کم سنا گیا ہی اس تعریف کے صلے مین مینے اوسکو ایک ہاتھی مرحمت کیا راجپوت لوگ شاعر کو جارن کہتے ہین ایک نے شعرا وقت سے اس مضمون کو اسطرح پر نظم کیا ؎ گر پسر داشتی جہان افروز ۔ شب نگشتی ہمیشہ بودی روز ۔ زانکہ چون او نفثۂ افسر بہ نمودی کلاہ گوشہ پسر ۔ پاشکر کز بعد آنخان پدرے ۔ جانشین گشت ازین پسرے ۔ کہ زشنقار گشتن آن شاہ ۔ کس بماتم نکرد جامہ سیاہ اور روز پنجشنبہ آٹھوین ماہ محرم ۱۰۱۴ھ مین جلال الدین مسعود کو منصب چہار صدی ذات کا رکھتا تھا اور خالی مرد انگی سے تھا چنانچہ کئی لڑائیون مین اوس سے بڑے بڑے کام وقوع مین آئے تھے اوخربط سے بالکل خالی تھا تخمیناً بعمر پچاس سال یا ساٹھ برس کے مین پیتون کی بیماری سے مرگیا افیون کھایا کرتا اور اکثر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے مثل پنیر کے کھاتا اور مقرر تھا کہ اکثر اوقات اپنے والدہ کے ہاتھ سے کھاتا جب بیماری اوسکی نے زور پکڑا اور آثار مرگ اوسکے معلوم ہونے لگے تو والدہ اوسکی بمقتضای کمال محبت جو افیون کہ وہ اپنے بیٹے کو کھلایا کرتی تھی اوس سے زیادہ کھاکر اپنے بیٹے کے فوت ہونے سے دو ساعت بعد وہ بھی مرگئی اسقدر محبت اپنے بیٹے پر کسی ماں کی نہین سنی گئی ہنودون مین رسم ہی کہ عورتین بعد مرنے شوہرون کے خواہ بواسطۂ محبت یا بواسطۂ حفظ ناموس اپنے باپ وغیرہ اقربا کے اپنے تئین جلا دیتی ہین مگر ہندؤن یا مسلمانون مین کسی سے ایسی بات ظہور مین کبھی نہین آئی بیدر مین ماہ مذکور کی وہ گھوڑا کہ میرے سب گھوڑون مین سے عمدہ تھا مینے بطور عنایت راجہ مانسنگہ کو مرحمت کیا شاہ عباس نے یہ گھوڑا مع اور گھوڑون کے اور کچھ تحفے عمدہ ہمراہ منوچہر غلام معتبر اپنے کے خدمت مین عرش آشیانی کے بھیجا تھا اس گھوڑے کے مرحمت ہونے سے راجہ مذکور اسقدر خوش ہوا کہ اگر ایک سلطنت اوسکو مین دیتا تو بھی اتنا خوش نہوتا جب لائے تھے تو تین چار برس کا تھا اور ہندوستان مین بڑا ہوا چنانچہ اکثر بندگان درگاہ نے قوم مغل اور راجپوت سے باتفاق یہی عرض کی کہ ملک عراق سے ایسا اور کوئی گھوڑا ہندوستان مین نہین آیا جب والد بزرگوار میرے نے ولایت خاندیس اودیکن کے تئین میرے بھائی دانیال کو مرحمت فرمائے اگرے مین تشریف لائے براہ مرحمت اونکو حکم ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ تمھاری ہو ہم سے مانگون اونھون نے وقت پاکر اس گھوڑے کی عرض کی ملتمس اونکا قبول ہوکر یہ گھوڑا اونکو مرحمت ہوا روز سہ شنبہ بیستیوین ماہ مذکور کے عرض اسلام خان کی تسلیم اور پر خبر فوت ہونے جہانگیر قلیخان صاحب صوبہ بنگالہ کے کہ خلاصہ خاص میرا تھا بوجہ اپنے جوہر ذاتی اور استعداد فطری سے زمرے مین امرا عظام کے انتظام رکھتا تھا اوسکے فوت ہونے سے اسکو رنج ہوا حکومت بنگالہ اور آتالیقی شاہزادہ جہاندار کی مینے اسلام خان کے بیٹے کو مرحمت کی اور بجاے اوسکے مینے افضل خان کو صاحب صوبۂ بہار کیا اور پسر حکیم علی کا کہ مینے اوسکو واسطے چند خدمتون کے برہانپور کو بھیجا تھا آیا اور چند باز گیر ساتھ اپنے لایا کہ وہ اپنا نظیر وعدیل نہین رکھتے تھے چنانچہ ایک اون مین سے ساتھ دس گیند کے کہ ہر ایک برابر نارنگی کے تھے اور ایک برابر ترنج کے اور ایک برابر رتی کے تھے ایسا کھیلتا تھا کہ اگرچہ وہ چھوٹی بڑی تھین مگر کوئی خطا نہین جاتی تھی اور ایسے ہی اور طرح طرح کے کھیل کرتا تھا کہ عقل حیران تھی اسی ایام مین ایک درویش سرندیب سے آیا اور چند جانور طرح طرح کے لایا دیونگ نام ایک جانور ہی کہ مونہ اور سینہ اوسکا بکری سے مشابہت تمام رکھتا ہی اور ہیئت مجموعی اوسکی بندر کی سی مگر دم نہین رکھتا اور حرکات اوسکے بندر سیاہ بے دم کی سے کہ ہندی مین اوسکو مانس کہتے ہین رکھتا ہی اور وہ برابر بچہ بندر کے دو تین مہینے کے ہی اور عرصہ پانچ برس سے اوس درویش کے پاس ہی معلوم ہوتا ہی کہ شاید اس سے زیادہ نہین بڑھتا خوراک اوسکی دودھ ہی اور کیلا بھی کھاتا ہی جو کہ وہ ازبس عجیب نظر آیا مصورون سے [illegible] کہا کہ تصویر

کہ تصویر اسکی ساتھ حرکات مختلف کے کمینچین بعضے اون مین نہایت بری دیکھتے ہین آج کے روز مرا فریدون برلاس منصب
ایکہزار اور پانصدی ذات اور ایکہزار تین سو سوار سے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ پاینده خان مغل جو تردد سپاہگری سے مرتبہ کبیسنی
کو پہونچا ہے موافق منصب دو ہزاری کے جاگیر پاتا رہے الف خان بمنصب ہفت ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز ہو منصب
فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ کا ساتھ چہار ہزاری ذات اور تین ہزاری سوار کے مقرر ہوا اور محافظت قلعہ تہاس کی سپرد
کنور خان ولد کیلب الدین خان کو کہ کے ہوئی اہتمام خان بمنصب ہزاری ذات و صد سوار کے سرفراز ہو کہ بخدمت میر بحری اور سلطان
نوارہ بنگالہ کے مقرر ہوا غرہ ماہ صفر سن شمس الدین خان ولد اعظم خان نے دس ہاتھی پیشکش کیے اور بمنصب دو ہزاری ذات
اور ہزار و پانصد سوار کے سرفراز ہو کہ بخطاب جہانگیر خانی ممتاز ہوا اور ظفر خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے
صاحب افتخار ہوا احمد دختر جگت سنگھ بڑے بیٹے مانسنگھ کی سنے خواستگاری کی تھی تاریخ سولھوین اسی ہزار روپیہ ساچق گھر
مین راجہ مذکور کیواسطے سرفرازی اوسکی سنگھ سنے بھیجا اور مقرب خان نی بندگھپائت سے ایک پردہ فرنگستانی بھیجا کہ اس مرتبہ تک
کام مصوران فرنگ کا نہین دیکھا گیا اسی ایام مین پھوپھی میری نجیب النسا بیگم بعمر اسٹھ برس کے سل ودق کی بیماری سے فوت
ہوئی اوسکے بیٹے میرزا والیگی بمنصب ہزاری ذات اور دویست سوار کے سرفراز کیا اقیم خان حاجی ماوراالنہری کہ مدتون سے
روم مین رہا تھا خالی معقولیت اور معرفت سے نہین اپنے آپ کو ایلچی خوندکار کا مشہور کرکے آگرے مین آکر رہا کچھ سنہ بات
مجہول بھی رکھتا تھا مگر نظر باحوال و اوضاع اوسکی کے کسی نے بندگان درگاہ سے تصدیق ایلچی ہونے اوسکے کی چنداں
سے کہ حضرت صاحب قرانی نے روم کو فتح کیا تھا اور ایلدرم بایزید حاکم وہان کا گرفتار ہوا اور بعد لینے پیشکش اور تحصیل یکسال
کل ولایت روم کے مقرر کیا کہ اوسکا ملک پھر اوسکو عنایت کرین لیکن اوسی عرصہ مین ایلدرم بایزید نے وفات کی تو ملک اوسکے
بیٹے موسی چلپی کو دیکر لوٹ آئے اب تک باوجود ایسے احسان کے اون یا دشاہون کیطرف سے کوئی نہین آیا اور نہ ایلچی بھیجا اب
کیسے یقین ہو کہ یہ شخص ماوراالنہری وکیل شاہ روم کا ہی ہرگز یہ بات میری سمجھ مین نہ آئی اور کسی نے اوسکی گواہی نہ دی اس
واسطے مینے فرمایا جہان چاہے چلا جاوے اور چوتھی ربیع الاول کو لڑکی جگت سنگھ کی داخل زمرہ پرستاران محل کی ہوئی میرے
دادی کے محل مین مجلس اوسکی شادی کی آراستہ ہوئی منجملہ اوس سب جہیز کے کہ راجہ مانسنگھ نے ہمراہ کیا تھا ساٹھ ہاتھی تھے اور جو تنبیہ
لانا مجکو منظور تھی اسواسطے چاہا مینے کہ عنایت خان کو بیجون بارہ ہزار سوار آراستہ ہمراہ سرداران کار دیدہ کے اوسکے ساتھ مقرر کیے اور سوا
پانسو احدی اور دو ہزار گل چلے پیادہ اور توپخانے مشتمل اوپر ستر توپ کے مع شتربلین اور سترہا تھی اس کام کو معین کیے اور حکم دیا کہ میں لاکھ
روپیہ خزانہ اس لشکر کے ساتھ رہے ساتوین تاریخ اس ماہ کو میر خلیل اللہ تو یا میر نعمت اللہ یزدی کا کہ بیان اوسکے احوال اور سلسلے کا کچھ
آگے ہو چکا ہے دستون کے مرض سے مرگیا اوسکے ظاہر احوال سے اخلاص اور درویشی ظاہر تھی اگر عمر اوسکو امان دیتی
اور خدمت مین رہتا تو منصب عالی کو پہونچتا اور برہانپور کے بخشی نے جو والی آسون کی بھیجی تھی مینے اوس مین کا ایک تلوا یا تو سا ہاتھ
بادن توے کا ہوا پھر اٹھارہوین تاریخ چارشنبہ کو میری دادی کے گھر مین مجلس وزن سال حکم کی قمری حساب سے آراستہ ہوئی
مینے اوس روز زرون کو عورتون اور فقیرون کو دلوایا جمعرات کو چوتھی ربیع الآخر کی ظاہر بیگ بخشی احدیون کا خطاب مخلص خانی
ہے اور ملا تقیا شمشیری کہ فضائل اور کمالات سے آراستہ اور علم تاریخ اور انساب کا خوب ماہر تھا خطاب موج خانی سے سرفراز
ہوے اور دوسین تاریخ عبداللہ کے بھائی پرخوردار نام کو خطاب بہادر خانی کا دیکر ممتاز کیا اور مونس خان پسر معتمد خان کو
مینے ایک مرتبہ سنگ یشب کا کہ مرزا الغ بیگ کورکان کی وقت کا تھا بہت عمدہ اور نفیس سفید پتھر کا اور اوسکے

فریدون برلاس کی پیش

سونہ نرنام اوس بادشاہ کا مع سن کھود، تمغا نذر کیا مہینے پسند کر کے فرمایا کہ میرا اور میرے والد کا نام بھی اوسکے کنارے پر کندہ کردین یہ مہتر خان قدیمی نمکخوار ان اس دولت سے زوال سے ہمیشہ فدا اور حضرت ہمایون شاہ کی ملازمت کی ہے اور میرے والد کے عہد فیض صہد مین مرتبہ امارت کو پہونچا ہوا اسکو اپنا معتمد جانتے تھے اور فرمان قضا جریان اس مضمون کا کہ ولایت سنگرام کی جیسی کہ ایکسال وجہ انعام مین فرزند اسلام خان کے مقرر ہم ایک سال وجہ انعام مین افضل خان صوبہ دار بہار کا مقرر ہو اور مہابت خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے سرفراز کیا اور یوسف خان ملد حسین خان تکریہ کو منصب دو ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار دن سے ممتاز کیا چوبیسوین تاریخ مہابت خان کو مع امرا اور اوس سپاہ کے کہ لنا کی سرکوبی کو تعین کیا تھا رخصت کیا خان مذکور خلعت اور اسپ اور فیل خاص اور شمشیر مرصع سے سربلند ہوا اور ظفر خان عنایت نشان سے سرفراز ہو کر خلعت خاص اور خنجر مرصع سے ممتاز ہوا اور شجاعت خان کو بھی نشان اور خلعت اور خاص ہاتھی عنایت کیا اور راجہ نرسنگھ دیو کو خلعت اور خاص گھوڑا اور منکلی خان کو گھوڑا اور خنجر مرصع اور نرائن داس کچھواہہ کو اور علی قلی کو دمن اور ہزبر خان تہتن کو صدر پروانگی ملی اور بہادر خان اور معز الملک بخشی کو خنجر مرصع بخشا اسیطرح ہر امیر و سردار اپنے لائق انعام و اکرام سے سربلند ہوا اور پہرون چڑھے خانخانان کہ میرا لایق تھا برہان پور سے آکر خدمت مین حاضر ہوا از بسکہ مارے شوق کے بیتاب آیا تھا اپنے سر کو میرے پانون پر ڈالدیا مین بھی محبت سے اوسکا سر اوٹھا کر بغل ہوا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا و تسبیح موتیون کی اور ایک قطعہ لعل خوبرو کے نذر کیے کہ قیمت اون سب جواہر کی تین لاکھ روپے ہوئی اور سوا اسکے ہر طرح کی جنس اور سامان سے بہت کچھ نذر کیا اور ستر ہون جمادی الاول کو وزیر خان دیوان بنگالہ نے آکر ملازمت حاصل کی ساتھہ نذر و مادہ ہاتھی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خاندان قدیم سے تھا اور لائق ہر خدمت کے اسواسطے مینے اوسکو فرمایا کہ خدمت مین رہا کرے اور قاسم خان جوانے بڑے بھائی اسلام خان سے کسیطرح موافقت نہین رکھتا تھا اور اسواسطے مینے اوسکو حضور مین بلوایا تھا سو کل اوسنے آکر ملازمت حاصل کی اور بائیسوین کو آصف خان نے ایک لعل سات ٹانک کا کہ اوسکے بھائی ابوالقاسم خان نے کھمبایت مین بچہتر ہزار روپے کو خریدا تھا لاکر میرے نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تھا لیکن میرے نزدیک ساٹھہ ہزار سے زیادہ کا نہین اور باوجودیکہ دلیپ رائے پسر راجہ رای سنگھہ سے بڑے قصور ہوے تھے لیکن جو اوسنے فرزند خانجہان کا وسیلہ پکڑا اسواسطے مینے سب معاف کردیے اور صفدر خان کے اوسکے بیٹے نے آکر ملازمت سے سرفراری پائی اور پچیس ہزار روپے اونھون نے پیشکش کیے اور اودن خانخانان نے نوے ہاتھی پیشکش کیے اور جمعرات کو غرہ جمادی الثانی کی میری دادی کے مکان مین ونن شمسی میرا ہوا کروڑ روپیہ اوسکا فقرا پر تقسیم کردیا اور چوتھا حصہ اوسکا عورتون کو دیا اور چوتھی تاریخ حکم دیا کہ قصدی دیوانی کے خان اعظم کو موافق منصب ہفت ہزاری کے جاگیر تنخواہ کی دین اور اوسدن لوگ ایک ہرتی میرے پاس چلائے کہ فراغت سے دودہ نہین دیتی تھی اور ہر روز اوس سے چار سیر دودہ نکلتا تھا جب تک مینے نہ کھایا تھا ہرن اور گائے اور بھینس کے دودہ مین کچھہ فرق نہین کہتے ہین کہ وہ دکھے کو فائدہ کرتا ہے اور گیارھوین تاریخ راجہ مانسنگھ نے واسطے میرا نجام لشکر دکن کے کہ اس خدمت پر مقرر تھا رخصت اپنے وطن کی کہ آمیز ہر طلب کی مینے اپنا خاص ہاتھی ہتیار مست نام دیکر اوسکو رخصت کیا اور بیسکو بارھوین تاریخ کہ عرس میرے والد کا تھا سو اسکے مصارف مقررہ کے تین چار ہزار روپے جدا مینے بھیجے کہ اونکے روضہ مبارک کے رہنے والون فقیرون کو تقسیم کرین پھر اوسدن عبداللہ پسر خان اعظم کو خطاب سرفراز خانی کا دیا اور عبدالرحیم پسر قاسم خان کو خطاب بیتابی کا بنگالہ اور بنگل کوتہ پر تین تاریخ خسرو کی دختر کو بلا کر مینے دیکھا کوئی اولاد باپ سے اوسکے بڑا شاہزادہ نہین ہوئی بنجوامی کہتے ہین

اوسکا ہونا باپ پر مبارک نہین مگر آپ پر مبارک ہی پھر ظاہر ہوا کہ واقعی کہتے تھے اور تین برس کے بعد نجومیون نے مدت کی تھی
انکی بات ظاہر ہوئی اور الکیلیون تاریخ خانخانان نے ذمہ صفات کرنے ملک نظام الملک دکھنی کا کہ میرے والد کے انتقال سے
اوسمین خلل واقع ہوے تھے کیا اور لکھدیا کہ اگر دو سال مین یہ خدمت اذانکرونگا تو مجرم ہون لیکن اس شرط سے کہ سوا اسکے مرتعزہ
اوس صوبہ کے اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکھ روپیہ خزانہ میری ہمراہی مین مقرر ہو مینے حکم دیا کہ جلد یہ لشکر اور خزانہ اوسکے ہمراہ
کرکے روانہ کرین پھر مخلص خان بخشی احدیون کو خدمت بخشیگیری دکن کی دیکر عمدہ اوسکا ابراہیم حسین خان میر بحر کو عنایت کیا
اور عزہ جب مین پیشرو خان اور کمال خان نے کہ بندگان روشناس سے تھے وفات پائی پیشرو خان کو شاہ طہماسپ نے
کہ بطریق غلامی میرے دادا کو دیا تھا آگے اوسکا نام سعادت تھا میرے والد کے وقت مین جب وہ فراش خانے کا داروغہ
ہوا تو اوسکو خطاب پیشرو خانی کا ملا اس خدمت مین کوئی اوسکے برابر ماہر نہین تھا اور نوے برس کی عمر مین چودہ برس کے
جوانون سے بہتر تھا میرے اور میرے والد اور دادا تینون کی انسے خدمت کی ہی لیکن دائم الخمر تھا پندرہ لاکھ روپیہ اوسکے ہے
اور ایک لڑکا اوسکا رعایت نام کمال نالائق ہی لیکن اوسکے والد کی رعایت سے داروغگی نصف فراش خانے کی اوسکو اور نصف
کی کمال خان کو مینے عنایت کی اور کمال خان بھی میرے بندگان مخلص سے تھا دہلی کے کلالون سے اصل اوسکی ہی اوسکی کمال
دیانت اور امانت سے مینے بوجہ اعتماد اوسکو اپنا بکاول بگی کیا تھا ایسے سچے خدمتگار کم ملتے ہین اوسکے دو بیٹے رہے ہین مینے
دونون پر کمال حسرت کی لیکن باپ کی طرح کیا ہو سکتی ہین پھر دوسری تاریخ کو لعل نام کلانوت نے کہ کم عمری سے میرے والد کی
عنایت مین پرورش ہوا تھا اور ہندی تمام راگ اوسکو یاد تھے ستر برس کی عمر مین وفات پائی اوسکی لونڈیون مین سے ایک مارے
غم کے افیون کھاکر مر گئی مسلمان عورتون مین ایسی وفادار کم ہوتی ہین ہندوستان خاص کر سلہٹ مین کہ تو ابنگالہ سے قدیمی رسم
تھی کہ رعایا وغیرہ وہان کی اپنی اولاد مین سے ایک کو خواجہ سرا کرتے منجملہ عوض زر حاصل کے حاکمون کو دیا کرتے تھے
اور رفتہ رفتہ یہ رسم اور ملکون مین بھی ہونے لگی تھی کہ ہر سال کئی لڑکے ضائع اور بے نسل ہوتے تھے مینے حکم دیا کہ اب کوئی ایسا
کام نکرنے پاوے اور بالکل خرید و فروخت خواجہ سراؤن کی جو کم عمر ہون موقوف ہو جاوے اور اسلام خان اور باقی حاکمون کو
صوبہ بنگالہ کے اس مضمون کے فرمان لکھے گئے کہ جو پھر ایسا کام کرے اوسکو خوب سزا دینا اور جسکے پاس کم عمر خواجہ سرا ہو
لے لیا جاوے آجتک کسی اگلے بادشاہ نے ایسا حکم نہین دیا کہ بندگان الہی کو جس سے آرام ہوا نشاء اللہ تعالی چند روز مین بالکل
یہ رسم مٹ جاویگی اور اسپ سمند بھیجا ہوا شاہ عباس کا کہ میرے تمام خاصہ گھوڑون مین عمدہ تھا خانخانان کو مینے مرحمت کیا وہ
ایسا خوش ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا واقع مین ایسا گھوڑا عمدہ بڑے قد کا ہندوستان مین نہین آیا ہی اور فتوح نام ہاتھی کہ لڑائی
مین کمال ہی مع اور بیس ہاتھیون کے اوسکو عنایت کیا اور جو کشن سنگھ ہمراہی حمایت خان نے عمدہ خدمت کی اور رانا کی
لڑائی مین اوسکا پاؤن برچھی سے زخمی ہوا تھا اور بیس آدمی رانا کے اوسنے اپنے ہاتھ سے مارے تھے اور قریب تین ہزار کے
قید کر لیے تھے اسواسطے مینے اوسکو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور چودھوین تاریخ مینے حکم کیا کہ مزاحمی
قندھار کو جاوے اتفاق سے جب یہ مرزا یکھرے اوسطرف چلا تو خبر فوت وہانکے حاکم سردار خان کی آئی یہ سردار خان معتبر
نوکرون مین سے میرے چچا مرزا محمد حکیم کے کہ مشہور ساتھ تحمتہ بیگ کے مینے اوسکے فرزندون کو نصف منصب اوسکا دیا اور پیرکو
ستر ہوین تاریخ پیادہ اپنے والد کے روضہ مطہر کو گیا اگر ہو سکتا تو سر سے یہ راہ قطع کرتا کہ وہ میرے پیدا ہونے کے لیے متمنی
سے اجمیر تک کہ ایک سو بیس کوس ہی حضرت خواجہ بزرگ کی زیارت کو گئے تھے مین اگر آنکھون سے چلون تو بھی عوض نہو سکے

وہان جاکر اوس عمارت کو جو بروضہ پر بنی تھی ملاحظہ کیا کمال پسند آئی کہ سب مرضی میری ہی تھی کہ مجکو بھی منظور تھا کہ ویسی عمارت اور کہین نہ بنی لیکن اوسکے بن نے مین بسبب خرابی خسرو کے مین لاہور کو چلا گیا معماروں نے اپنے طور پر اوسکو بنایا ہی مہینے ضرور اوسمین کچھ تصرفات کیے اور باوجود یکہ بہت صرف سے چار برس ممنش ہوئی تھی لیکن مینے کہا کہ معمار دانا اور ہوشیار لوگون کی موافقت سے بعضے بعضے مقامات گرا کر اور طرح بناوین اور رفتہ رفتہ عمارت عالی اور باغ نہایت مصفی چارون طرف مقبرے کے تیار ہوا اور دروازہ بہت بلند سفید سنگ کے مناروں کا بنا غرض صرف پندرہ لاکھ روپے کا اسکے پچاس ہزار تومان رائج ایران اور سینتالیس لاکھ خانی مطابق خرچ توران کے ہوے کام والون نے مجھے عرض کیا اور ۱۳ تیرہ مہین کو مین حکیم علی کے گھر مین وسطے دیکھنے ایک حوض کے کہ میرے والد کے وقت مین ویسا حوض لاہور مین بنایا تھا مصاحبون کے ہمراہ گیا وہ خوض چھ چھ گز تھا اور اوسکے ایک پہلو مین مکان بنا تھا نہایت صاف و روشن کہ اوسکی راہ پانی کی اندر سے تھی لیکن پانی اوسمین نہین جاتا تھا اور دس بارہ آدمی اوسمین سماتے تھے جب مین وہان گیا تو نقد و جنس جو اوسوقت ہو سکا اوسنے میری نذر کی پھر مین مع ہمراہیون کے وہان کی سیر کر کے حکیم کو وہین منصب دو ہزاری ذات و دیکر اپنے دولت خانے کو آیا اور جوگی بہوین شعبان کو خانخانان شمشیر مرصع اور خلعت اور فیل خاصہ سے سرفراز ہو کر خدمت دکن پر رخصت ہوا اور راجہ سورج سنگھ بھی کہ ہار کی خدمت پر مقرر تھا منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور جب مہینے بھر رہ کر سنا کہ مرتضے خان کے اہل قرابت اور نوکر احمد آباد گجرات کی رعایا پر ظلم کرتے ہین اور اوس سے اوسکا بندوبست نہین ہو سکتا اسواسطے مہینے اوس سے وہ صوبہ لیکر اعظم خان کو مرحمت کیا اور یون مقرر کیا کہ خود حاضر خدمت رہے اور اپنے بڑے بیٹے جہانگیر قلی خان کو بطریق نیابت گجرات مین بھیجے اور منصب جہانگیر قلی خان کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ بالاتفاق موہن داس دیوان اور مسعود بیگ بہادر بخشی صوبہ مذکور کے وہان کے کامون کا انجام دیا کرے اور موہن داس کو منصب ہشت صدی ذات اور پانسو سوار اور مسعود بیگ کو سہ صدی ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے ممتاز کیا اور بندگان حضوری سے تربیت خان اور نصرت خان منصب ہفت صدی ذات اور چار سو سوار اور مہین سے سرفراز ہوے اور مخلص خان جسکا کچھ حال اوپر لکھا گیا ہی انھین دنون مین وفات پائی اور مونسخان اوسکا بیٹا منصب پانصدی ذات اور ایک سو تیس سوار سے سرفراز ہوا اور بدھ کو چوتھی ذیحجہ کے خان اعظم کی دختر سے خسرو کے ایک فرزند بلند پیدا ہوا اور اوسکا نام مینے بلند اختر رکھا اور چھٹی تاریخ کو مقرب خان صورتی نے ایک تصویر بھیجی کہ فرنگی کہتے ہین یہ شبیہ حضرت شاہ تیمور کی ہی کہ جب ایلدرم بایزید پادشاہ روم اوسکے لشکر مین قید ہوا تو اوس نصرانی نے کہ اوسوقت حاکم استنبول تھا وکیل اپنا بہت تحفہ و ہدایا بھیجکر اظہار اطاعت اور بندگی کا کیا اور ایک مصور ہمراہ ایلچی کے بھیجا تھا وہ صاحب قران کی تصویر اوتار کے لیگیا اگر یہ سچ ہی تو کوئی تحفہ اس سے بہتر میری نظر مین نہین جو صورت اور حلیہ مطابق اون کی اولاد کے تھا اسواسطے اس بات کا یقین کلی نہ ہوا

بیان چوتھے جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

چھٹے کی رات چودھوین تاریخ دیحجہ کو ۱۱ گیارہ بجکر ۱۳ تیرہ پل مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور نوروز سیار کی اور خوشی سے شروع ہوا جمعہ کو پانچوین تاریخ محرم ۱۱ گیارہ ۱۲ بارہ ہجری مین حکیم علی نے وفات پائی حکیم بے نظیر تھا علوم عربیہ کا خوب واقف میرے والد کے عہد مین قانون کی شرح بہت عمدہ اوسنے لکھی ہر مطب اوسکا علم سے بھی زیادہ تھا مینے سیرت اوسکی سیرت عمدہ تھی مزاج اوسکا بدباطن اور شریر تھا ۲۱ بیسوین صفر کو مینے مرزا خورد کو خطاب خانعالم کا دیا اور تجویز مین ایک سقدر برابر کر بوزیرے روبرو لایا کہ کبھی سقدر نہ کھایا تھا تول مین ساڑھے تینتیس سیر کا ہوا اور پیر کے دن اٹھیسوین ربیع الاول کی مجلس میرے وزن قمری کی منعقد ہوئی میری والدہ کے گھر مین اور کچھ زر اوسمین کا عورتون کو

جو صبح ہوئی تعین مینے تقسیم کرایا اور جب مجھپر ظاہر ہوا کہ واسطے انتظام دکن کے ایک شاہزادہ بھیجنا ضرور ہے تو اسواسطے مینے چاہا
کہ فرزند پر فرخ کو اودھر روانہ کروں اور حکم کیا کہ سامان اوسکی روانگی کا طیار کرکے ساعت تجویز کرین صابت خان کو جو سر کوبی رانا
پر مقرر تھا اور بعضی مصلحت کے واسطے بلایا ہوا آیا تھا اسواسطے عبداللہ خان کو مینے خطاب فیروز جنگی کا دیکر اوسکی عوض رانا پر بھیجا اور
عبدالرحمان بخشی کو اوسکے ہمراہ کیا کہ سب لشکر کے منصب دارونکو حکم سنا آوے کہ اوسکی متابعت کرین اسکا شکر و تکایت بہت موقوف
جانین اور چوتھی جمادی الاول مین ایک گوجر خصی بکرا نذر کو لایا کہ بکری کی طرح اوسکے تھن بھی تھے اور ایک پیالے قہوہ کے برابر روز
دودھ دیتا تھا مینے اوسکے دودھ دینے سے کہ نہایت عمدہ ہی نیک فال لی اور چھٹی تاریخ خورم پسر خان اعظم کو منصب دو ہزاری ذات
اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز کرکے حکومت ملک سورٹھ پر کہ جوناگڑھ مشہور ہی بھیجا اور حکیم صدر اکو منصب پانصدی ذات اور
تیس سوار سے ممتاز کرکے مسیح الزمان کے خطاب سے نامور کیا اور سولوین تاریخ شمشیر مرصع راجا جانسنگھ کے واسطے اوسکے بھتیجے
بائیسوین کو بیس لاکھ روپیہ کہ واسطے مدد خرچ لشکر دکن کے ہمراہ پرویز کے مقرر کیے تھے جدا ایک خزانچی کی تحویل مین سپرد کیے
اور پانچ لاکھ روپے اور پرویز کے خرچ کو اوسمین داخل کیے اور بدھ کو پچیسوین تاریخ جہانذار کہ پہلے قطب الدین خان کو کہ کے ہمراہ
صوبہ بنگالہ مین مقرر ہوا تھا اگر ملازمت سے بایاب ہوا مجکو بخوبی معلوم ہوا کہ وہ نادرزمان مخدوب ہی چونکہ سامان دکن کیطرف دل لگا ہوا
تھا اسواسطے غرہ جمادی الآخر مین امیرالامرا کو بھی اوس طرف مقرر کیا اور عطای خلعت اور سپ سے سربلند کیا اور کرم چند بسر جگناتھ کو
منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے عزت دیکر پرویز کے ہمراہ کیا پھر چوتھی تاریخ تین موستر سوار احدی کمک لشکر
رانا کی طرف عبداللہ خان کے ساتھ مقرر کیے اور اوسکو ایک سوگھوڑے سرکاری طویلے سے دیے کہ ہمراہ لے جاوے کہ جس
منصب دار اور احدی کو صلاح جانے دیوے پھر ستر ہوین کو ایک لعل ساٹھ ہزار روپی کا سینے پرویز کو دیا اور ایک قطعہ لعل اور دو
موتی کہ چالیس ہزار روپے کے ہونگے خورم کو مرحمت کیے اور اٹھائیسوین تاریخ جگناتھ کو منصب پانچہزاری ذات اور تین ہزار
سوار سے سربلند کیا اور آٹھوین جب رامی جیسنگھ کو چارہزاری منصب ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کرکے خدمت دکن پر
رخصت کیا پھر نانچ نوین جمعرات کو شاہزادہ شہریار نے گجرات سے آکر ملازمت حاصل کی اور نگل کے دن چودھوین تاریخ فرزند پرویز
کو واسطے تسخیر ملک دکن کے رخصت کیا اور خلعت اور سپ خاصہ اور فیل خاصہ اور شمشیر و خنجر مرصع عنایت کیا اور جو سوار وامراکہ اوسکے ہمراہ
معین ہوئے تھے بقدر مرتبہ اور حال کے ہر ایک کو اسپ و خلعت اور فیل و شمشیر و خنجر مرصع سے خوشدل و سرافراز کیا اور ہزار احدی
پرویز کے ساتھ دکن کی خدمت پر بھیجے اور انھین دنون مین عرضی عبداللہ خان کی آئی کہ مینے پہاڑون کے سخت مقامون مین رانا
کا پیچھا کیا ہر چند ہاتھی اور اسباب اوسکا میرے ہاتھ آیا یہ رات کو پیادہ ہو کر پہاڑی سے نکل گیا لیکن جو پیچھے اوسکو ہر طرح
تنگ کیا پھر تو بیسوین تاریخ کہ منقریب گرفتار ہوا یا مارا جاوے اسواسطے مینے خان مذکور کو منصب پانچہزاری ذات سے سرفراز
کیا اور تسبیح مروارید کی جسمین دس ہزار روپی کی پرویز کو دی اور جو ملک خاندیس اور برار پرویز کو پہلے سے عنایت ہوا تھا اسواسطے
تلعہ اسیر بھی اوسکو مرحمت کیا اور تین سو گھوڑے اوسکے ساتھ مقرر کیے کہ جس احدی اور منصب دار کو مناسب جانے عنایت
کرے اور پچیسوین کو سیف خان بارہہ ڈھائی ہزاری منصب ذات اور ساڑھے تیرہ سو سوار سے سرفراز ہو کر خدمت فوجداری
سرکار حصار پر مقرر ہوا اور دو شنبہ چوتھی شعبان کو ایک ہاتھی وزیر خان کو دیا اور چھبیسوین تاریخ کو مینے حکم دیا کہ
بنگ و بوزہ کہ جسپر عوام کالانعام کی بہت رغبت ہی اور جوے بازی موقوف ہو ہر کوئی اس باب مین بہت تاکید جانے پچیسوین
کو ایک شیر خانہ خاصہ سے گائے سے لڑانے کو نکلوایا بہت لوگ تماشے کو آئے تھے چند جوگی بھی تھے وہ شیر بطریق

کھیل کے ایک برہنہ جوگی کیطرف گیا اور اوسکو گرا کر چڑھا اور جیسے مادہ سے عضی کرتا ہی اسیطرح اوسپر ہلنے لگا اور کئی دن برابر یہی حرکت کی چونکہ یہ امر عجیب تھا اسواسطے لکھا گیا اور دوسری رمضان کو عنایت خان جسے التماس اسلام خان کے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھسو سوار سے ممتاز ہوا اور فریدون خان بہرلاس کو منصب ڈھائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے امتیاز بخشا اور ہزار تولہ سونا چاندی اور ہزار روپیہ دن تحویل آفتاب کے برج عقرب مین کہ سکو ہندو سنکرات کہتے ہین مہینے صدقہ کیے اور اوسی مہینے مین دو سو مین کو ایک ہاتھی شاہ بیگ یوزی کہ مہینے مرحمت کیا اور اسلام اللہ عرب کہ بہارک نام حاکم ورقول کے قریون سے ہرمز بعہد کسی تومہم کے شاہ عباس کے پاس سے میرے پاس آیا مہینے اوسکو منصب چارصدی ذات اور دو سو سوار سے سرفراز کیا اور پھر دوبارہ اور قول کہ او سین ایک سو ترانوے منصب دار اور چھیالیس احدی تھے پرویز کے پیچھے دکن کو بھیجے اور پاس اپنے ایک معتمد کے حوالے کیے کہ پرویز کو پونچا دے اور تیرھوین[۱۳] تاریخ جمعہ کو یہ مضمون میری خاطر مین گذ رانتھا اوسکو اس طرح مہینے غزل مین لکھا ؎ من چون نکنم کہ تیر غمت بر جگر رسد ۔ تا چشم نا سیدہ و گریہ گر رسد ۔ پاسبان بگیر کہ مبادا نظر رسد ۔ در وصل دوست ستم دور بر بے قرار ۔ یا داز چنین غمی کہ مرا سر بسر رسد ۔ مدہوش گشتہ ام کہ بپویم رہ وصال ۔ فریاد ازان زنان کہ مرا زین خبر رسد ۔ وقت نیاز ہجر جہانگیر ہر سحر ۔ یا امید آنکہ شعلۂ نور اثر رسد ۔ پھر کشتہ کہ پندرھوین تاریخ پچاس ہزار روپیہ مظفر حسین مرزا کی ساچق کے لیے اوسکے گھر مہینے بھیجے اور یہ مظفر حسین پسر سلطان حسین مرزا بن بہرام مرزا بن شاہ اسمعیل صفوی ہی کہ فرزند خورد کے ساتھ اوس لڑکی کی منگنی کی تھی اور سترھوین کو مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے سرفراز کیا اور پانچہزار روپے اوسکو مرحمت کیے اور حاجی بے اوزبک کو چار ہزار روپے دیے اور بائیسوین[۲۲] تاریخ ایک لعل اور ایک موتی شہریار کو عنایت کیا اور لاکھ روپیہ ہندو خرچ اون یکون کو کہ خدمت دکن پر مقرر تھے بھیجے اور دو ہزار روپے فرخ بیگ مصور کو کہ جسکو مرحمت کیے اور چار ہزار روپے یاسن ابدال کے خرچ کو بھیجے اور ہزار روپے حوالے ملا علی احمد مہرکن اور ملا روزبہان شیرازی کے کیے کہ حضرت شیخ سلیم کے عرس مین اونکے روضہ مین صرف کرین اور ایک ہاتھی محمد حسین کاتب کو اور ہزار روپے خواجہ عبدالحق انصاری کو مرحمت کیے اور تصدیان دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضی خان کو مطابق پنجہزاری ذات اور سوار کے اعتبار کرکے جاگیر تنخواہ کی دیناو بہاری چندقانونگو کے بھیجنے کو اگرہ سکے بھیجنے کا حکم دیا کہ ہزار پیادے زمینداران اگرہ سے نوکر رکھکے دکن مین پرویز کے پاس لے جاوے اور پانچ لاکھ روپے پرویز کی بدو خرچ کو مقرر کیے اور جمعرات چوتھی شوال کو اسلام خان منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا ایو ل بے اوزبک کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور مظفر خان کو منصب ڈھائی ہزاری عنایت ہوا اور وہ ہزار روپے بدین الزمان پسر مظفر شامخ اور ہزار روپے بیجاپور کو مرحمت ہوے اور مہینے حکم کیا کہ نقارہ اوسکو ملا کرے جسکا منصب سہ ہزاری یا زیادہ ہو اور پانچہزار روپے اپنے زرون سے واسطے تعمیر پل یاسن ابدال اور دکان کی عمارت کے حوالہ ابوالوفا پسر حکیم ابوالفتح کے کیے کہ اپنے اہتمام سے وہان کا پل اور عمارت بنوا دے اور ہفتے کو تیرھوین[۱۳] تاریخ چار گھڑی دن رہے سے چاند گرہن ہونا شروع ہوا یہان تک کہ پانچ گھڑی رات گئے تک سب سیاہ ہوگیا سوا اوسکی دو نیم نحوست کو مہینے آپ کو سونا چاندی اور پارچہ غلہ مین تولا اور ساتھی گھوڑے وغیرہ تصدق کیے یہ سب مال پندرہ ہزار روپے کا ہوا وہ سب فقیرون کو بٹوا دیا پچیسوین[۲۵] تاریخ پنجہزار چندہ ولد یدیا نے اپنی لڑکی میری خدمتگاری مین دی مہینے بعد قبول محل مین داخل کی اور میر فاضل بھتیجے میر شریف کو کہ نوجوان اور موضع تلہ وغیرہ کا تھا ایک ہاتھی عنایت کیا اور عنایت اللہ کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور چہارشنبہ غرہ ذیقعدہ مین بہاری چند منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور ایک قبضہ کھپوہ مرصع فرزند خورد کو عنایت کیا اور ملا حیاتی کہ میری طرف سے خانخانان کے

قسم سنار پانی ان تاب کی
عرب مین عرب مین
قسم
دوقول اس نام کا ایک مقام
ایران مین ہی

پاس دکن مین کچھ پیغام لیگیا تھا ان دنون مین لوٹ آیا اور ایک لعل اور دو موتی قیمتی مبیں ہزار روپے کے خانخانان کے بھیجے ہوے مجھے نذر کیے اور میر جمال الدین حسین برہان پور سے حسب الطلب آکر حاضر ہوا اور دو ہزار روپے شجاعت خان دکھنی کو عنایت کیے چھٹی تاریخ پہلے پرویز کے بھیجنے سے برہان پور مین خانخانان کی عرضی مع عرایض امرا کے آئی کہ دکھنی جمع ہوکر مقام فساد مین ہین جب مینے جانا کہ باوجود روانگی پرویز کے ابھی وہان حاجت اور کمک کی ہی اسواسطے چاہا کہ خود اوسطرف جاؤن اور آصف خان کی عرضی سے بھی میرا جانا اودھر مناسب معلوم ہوا اور عادل خان بیجاپوری نے لکھا کہ اگر کوئی معتمد درگاہی یہان آوے تو کچھ ضروری باتین اوس سے کہلا بھیجون امید ہی کہ اوسیں درستی ان لوگون کی ہو اسواسطے مینے اپنے امرا سے اودھر جانے کی صلاح کی کہ ہر شخص اپنی راے ظاہر کرے فرزند خانجہان نے عرض کیا کہ باوجود استیصال امیرون کے کہ دکن لینے کو گئے ہین خود حضرت کا جانا اودھر ضرور نہین اگر حکم ہو تو مین شاہزادے کے پاس جاکر اس خدمت کو پورا کرون انشاء اللہ تعالے بخوبی انجام دون گا اور سب نے یہی صلاح پسند کی ہرچند مین اوسکی جدائی نچاہتا تھا لیکن اس بڑی مہم پر رخصت دی اور فرمایا بعد درستی جلد آنا ایکسال سے زیادہ نرہنا منگل کو شش ہوین ذیقعدہ کی کہ دن اوسکی روانگی کا تھا خلعت خاصہ زردوزی اور خاصہ گھوڑا ہاتھ مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ ہاتھی مینے اوسکو مرحمت کرکے نشان ونقارہ دیا اور فدائی خان کو کہ میر مخلص تھا گھوڑا اور مدد خرچ وخلعت دیکر منصب ہزاری ذات اور چارسو سوار سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا اور خانجہان کے ساتھ اسکو اسواسطے مقرر کیا کہ اگر حسب الطلب عادل خان کے اوسکے پاس کسیکو وکیل کرکے بھیجے تو اسکو بھیجے اور لنکو پنڈت کو کہ میرے والد کے عہد مین عادل خان کیطرف سے ہدایا اور پیشکیش لیکر آیا تھا اسکو بھی خانجہان کے ہمراہ رخصت کیا اور اسپ وخلعت اور نقد عنایت کیا اور جو امرا اور سپاہ کہ عبداللہ خان کے ساتھ رہنا کی تنبیہ کو معین ہوئی تھی مثل راجہ نرسنگھ دیو اور شجاعت خان اور راجہ بکرماجیت وغیرہ اونمین سے پانچہزار سوار کو فرزند خانجہان کی کمک پر مقرر کیا اور معتمد خان کو تاکید بھیجا کہ ان لوگون کو لیجا کر اوجین مین خانجہان کے پاس کرآوے اور دری خانہ کے لوگون سے کچھ سات ہزار سوار مثل سیف خان بارہہ اور صاحب بے اوزبک اور اسلام اللہ عرب بھتیجا مبارک عرب کا کہ ملک چوترہ اور ورقول اوسکے تصرف مین تھا اور دوسرے منصبدار اور اہل قرباد اوسکے ہمراہ گئے اور رخصت کے وقت ہرایک کو اضافہ منصب اور خلعت اور مدد خرچ سے سرفراز کیا اور محمدی بیگ کو بخشی لشکر کا کرکے دس لاکھ روپیہ مقرر کیے کہ ہمراہ کراوین اور پرویز کو خاصہ گھوڑا اور خانخانان اور باقی امیرون کو کہ وہان مقرر تھے خلعت دیے اور بعد درستی ان امور کے بقصد شکار مین شہر سے باہر گیا اور ہزار روپیہ میر علی اکبر کو دیے اور چونکہ فصل ربیع تھی بخیال اسکے کہ مبادا سپاہ سے کھیت خراب ہوجاوین تعلقہ دار و نکو سع یکون کے مقرر کیا کہ زراعت کی حفاظت کرین اور جسکی زراعت روندجاوے اوسکا صرف شاہی خزانے سے دلاوین اور دس ہزار روپے خانخانان کے لڑکے کو اور ہزار روپیہ عبدالرحیم خرکو اور ہزار بقاچاہی دکنی کو بطریق مدد خرچ عنایت کیے اور بارہوین کو خنجر خان عبداللہ خان کا بھائی مع اصل و اضافہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے اور بہادر خان دوسرا بھائی اوسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سوارون سے سرفراز ہوے اوسدن دو ہرن اور ایک ہرنی شکار ہوئی تیرہوین تاریخ خاصہ گھوڑا خانجہان کو مرحمت کیا کہ دکن مین بھیجا جاوے اور بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار عنایت ہوے اور پانچہزار روپیہ مدد خرچ دیکر خانجہان کے ساتھ مین دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اوسدن دو ہرن اور تین ہرنی شکار ہوئین دسوین چہارشنبہ کو ایک مادہ نیل گاؤ اور ایک کالا ہرن مینے بندوق سے مارا پندرہوین کو ایک مادہ نیل گاؤ اور ایک چکارہ بندوق سے مارا اور سترہوین کو دو لعل

اور ایک موتی جہانگیر قلی خان کا گجرات سے اور ایک انھون وان مرسع بھیجا ہوا تقرب خان کا بندر کھمبایت سے سیر کے ملاحظے مین گذرا
بیسوین تاریخ کو ایک شیرنی اور ایک نیل گاؤ مینے بندوق سے ماری اوس شیرنی کے ہمراہ دو بچے بھی تھے لیکن جھاڑ بیر
چھپ گئے مینے کہا اونکو ڈھونڈھکر لاوین جب مین منزل پر آیا ایک بچہ اوسکا فرزند خورد مرے نے لاکر تسلیم کیا اور دوسرا بچہ دوسرے دن مہاوت نے
پکڑ لایا اور بائیسوین کو مینے ایک نیل گاؤ ملا کر بندوق مارنا چاہا تھا کہ اوسکے سامنے ایک اردلی اور دو کہار آگئے وہ بچک کر بھاگ گیا
مینے غصے سے اوس اردلی کو مروا ڈالا اور کہارون کے پاؤن کٹوا کر گدھون پر سوار کرکے لشکر کے گرد پھرایا کہ پھر کوئی ایسا کام
نکرے لیکن پیچھے بہت پچھتایا پھر گھوڑے پر سوار ہوکر باز وجرہ کا شکار کرتا ہوا منزل کو آیا چوبیسوین ایک بڑا نیل گاؤ لقراول اسکندر
بندوق سے مینے مارا اور اوسکو خوش ہوکر منصب تین صدی ذات اور پانسو سوار کے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا پچیسوین
چھبیسوین تاریخ صفدر خان نے صوبہ بہار سے آکر سعادت باریابی حاصل کی اور ایک اشرفی نذر اور ایک شمشیر عمدہ اور پانچ
ماوہ فیل اور ایک ہاتھی نر پیشکش کیے مینے اون مین سے نر ہاتھی پسند کرلیا اور اوسیدن یادگار خواجہ سمرقندی نے بلخ سے آکر
ملازمت حاصل کی اور ایک کتاب تصویرون کی اور چند اسپ اور دوسرے تحفے پیشکش کیے مینے اوسکو خلعت سے ممتاز کیا
اور چار شنبہ چھبیسوین دیجہ کو معزالملک کہ بخشیگری لشکر سے جو سرکوبی رانا کو گیا تھا موقوف ہوکر خراب و خستہ بحالت بیماری ملازمت سے
سربلند ہوا چوبیسوین تاریخ عبدالرحیم خر کی تقصیرین کہ بجرم رفاقت و ہمراہی خسرو کے گدھے کی کھال پہناکر قید کیا تھا بیٹے سمیت
کرکے منصب یوزباشی اور بیس سوارون سے سرفراز کیا اور حکم کیا کہ کشمیر مین جاکر وہان کے بخشی کے ساتھ ہمراہ ہمان علیخان
اور باقی جاگیرداروں اور احدیون کو خوب دیکھکر فردٔ فردٔ انکی لکھ لاوے اور انھین دنون کشور خان ولد قطب خان نے
قلعہ رہتاس سے آکر سعادت خدمت اور کورنش کی حاصل کی

پانچوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

اتوار کو چوبیسوین ذیحجہ کے بعد دو پہر اور تین گھڑی دن کے آفتاب نے خانہ حمل مین کہ والاشرف اوسکا ہے تحویل کی مینے
مقام باغ پھل پرگنہ باڑی مین مجلس نوروز کی آراستہ کی اور مثل اپنے والد کے تخت پر بیٹھا اور صبح کو نوروز کے دن مطابق غرہ ماہ
فروردی کے دیوان دربار عام کیا سب امرا اور ملازم سلام کو آئے اور مبارکباد دینے لگے پیشکشین بعضے امیرون کی ملاحظے سے گذریں
خان اعظم نے ایک موتی چار ہزار روپے کا پیش کیا اور میران صدر جہان نے اٹھائیس شکاری پرند مثل باز وجرہ وغیرہ مع اوتھون
کے نذر کیے مہابت خان نے دو صندوقچہ فرنگستان کے بلوری پیش کیے کہ بسبب صفائی کے جواون مین رکھین باہر سے معلوم
ہوتا تھا کشور خان نے بائیس ہاتھی نر وغیرہ نذر کیے اسیطرح ہر کسی نے موافق اپنے نذر اور پیشکش کیے نفر اسد پسر فتح اسد شربتچی
اون نذرون کی تحویلداری پر مقرر ہوا اور سارنگدیو کو کہ پرویز اور امر کے پاس فرامین لیجانیکو لشکر دکن مین مقرر ہوا تھا مینے
تبرک خاصہ سے اوسے سربلند کیا اور فتح حسام الدین پسر غازی خان بدخشی کو کہ فقیری اختیار کی تھی ہزار روپیہ اور دوشالہ بھی نوروز کے
دوسرے دن شکار کو سوار ہوا دو شیر اور ایک شیرنی ماری جو یکے اوتر کر شیرون سے لپٹ گئے تھے مینے اونکو انعام دیکر راہیانہ
زیادہ کیا پھر تاریخ چھبیسوین سے چند دنون نیل گاؤ کا شکار کیا جب ہوا مین گرمی پیدا ہوئی اور آگرہ مین آنیکی ساعت قریب
آئی تو مینے رویاس مین آکر مقام کیا اور چند روز ہرنون کا شکار کھیلا شنبہ کو غرہ محرم سنہ ایکہزار و بیس ہجری مین رویاس خواص خان
کہ رویاس آباد تھا پیشکش آراستہ کرکے نذر گذرانی محبکو جو پسند آیا تھا لیا اور باقی اوسیکو بطریق انعام کے دیا اور انھین دنون
مین بایزید بنگالی اور اوسکے بھائی جو بنگالہ سے آئے تھے دربار مین سعادت سلام سے مشرف ہوے اور سید آدم بارہہ ولد

سید قاسم کا بھی ہوا احمد آباد گجرات سے آیا تھا باریاب ہوا اور ایک ہاتھی نذر کیا اور مینے فوجداری صوبہ ملتان کی تاج خان سے لیکر ابوالبقا
اوزبک کو مرحمت کی پھر دوشنبہ کو مینے منڈا کر باغ مین جو شہر سے قریب تھا آکر نزول کیا اور فجر کو ایک پہر دو گھڑی دن چڑھے موافق
نجوم کے شہر کی طرف چلا آبادی کے قرب تک گھوڑے پر سوار تھا اور شہر مین ہاتھی پر سوار آیا کہ لوگ میرے دیکھنے کے منتظر ہین
اور دونون طرف روپیہ نثار ہوا دوپہر کو شہر مین داخل ہوا اور حکم دیا کہ موافق نور وز کے دیوان خانہ سجاوین بعد آرایش کے میں جا
جاکر بیٹھا اور خواجہ جہان پہلے پیشکش لایا جو کچھ مجکو قسم جواہر اور اسباب سے پسند آیا لے لیا اور باقی اسکو انعام مین دیا اور مینے حکم
دیا تھا کہ شہر مین چل کر مجھے عرض کرین کہ اس مدت مین اتنے جانور شکار ہوے اسواسطے مجھسے لوگون نے عرض کی کہ چھبیس دنون
مین سات شیر اور ستر نیل گاؤ نر و ماده اور اکیاون ہرن نر سیاہ اور بیاسی ماده ہرن و نر کو ہی وغیرہ اور ایکسو اونتیس ۱۲۹ گلنگ طاؤس
و سرخاب وغیرہ اور ایکہزار تیئیس مچھلی جملہ ایکہزار تین سو باسٹھ جانور چرند و پرند و درندائی شکار ہوے ساتوین تاریخ جمعہ کو مقرر خان
نے بندر گھنپایت اور سورت سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی جواہرات اور سامان مرصع اور برتن سونے چاندی فرنگستان
کے اور دوسرے نفیس تحفے اور لونڈی غلام حبشی اور عربی گھوڑے اور ہر قسم کی چیزین عمدہ لایا تھا چنانچہ ڈھائی مہینے مین اوسکی چیزین
ملاحظہ خاص مین ہوئین اور اکثر پسند آئین اور انھین دنون مین صفدر خان کو کہ منصب ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز تھا ترقی
پانسو ذات اور دو سو سوارون سے مینے ممتاز کیا نشان دیکر سربلند کیا اور اوسکی اگلی جاگیر پر رخصت کیا اور کشور خان اور فریدون خان
برلاس کو بھی علم مرحمت کیا اور ایک ہاتھی فوج کا واسطے افضل خان کے اونکے بیٹے پشوتن کے حوالے کیا کہ اپنے والد کے پاس
لیجاوے اور خواجہ حسین کو کہ حضرت معین الدین چشتی کی اولاد سے ہین خرچ شاہی ہزار روپے دیے اور کتاب زینتی خوشخط ملا میر علی صوری کی
لکھی ہوئی سنہری جلد کی خانخانان نے بطریق پیشکش کے بھیجی ہزار اشرفی قیمت کی تھی اوسکے وکیل معصوم نے نذر کی اور روز شنبہ
آفتاب تک ہیشہ نذرین امیرون کی ملاحظے سے گذرتی رہین اونمین سے جو پسند آئین اونکو مین قبول کرتا تھا باقیون کو واپس کر دیتا
پنجشنبہ تیرہوین کو اونیسوین فروردین کی کہ دن شنبہ آفتاب کا تھا مجلس خوش مرتب کرکے چیزین نشہ کی مینے جمع کرائین اور حکم
کیا کہ نوکرون مین سے جسکو جو مطلوب ہو کھاوے اکثرون نے شراب اور کسی نے مفرح اور کسی نے افیون کھائی اور مجلس عمدہ
ہوئی جہانگیر قلیخان نے ایک تخت گجرات سے نئے طور کا بھیجا تھا ملاحظے سے گذرا اور اوس روز مہاسنگھ کو مینے نشان حرمت کیا اور
مینے اول جلوس مین حکم کیا تھا کہ کوئی خواجہ سرا نکیا کرے اور اونکی خرید و فروخت موقوف ہو اور جو ایسا کرے گا وہ گنہگار ہوگا اندرون
افضل خان نے کئی گنہگارون کو صوبہ بہار سے بھیجا کہ اونھون نے یہ کام کیا تھا مینے اون سبکو دائم الحبس کیا اور جمعرات کی
شب کو بارہوین تاریخ ایک عجیب قصہ پیش آیا کہ چند قوال دہلی کے میرے روبرو گا رہے تھے اور سیدی شاہ کو فقیرون کی طرح
حال آرہا تھا اور یہ بیت حضرت امیر خسرو کی پڑھی جاتی تھی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے ۔ من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہے
کرنا گاہ ملا احمد علی مہر کن کہ اپنے فن مین بے مثل اور خلیفہ اور ندیم میرا تھا اور مینے لڑکپن مین اوسکے باپ سے پڑھا
تھا سامنے سے آیا اور بولا مینے اپنے باپ سے سنا ہے کہ اکبر حضرت شیخ الشیوخ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز پر بہت عاشق تھے
سر پر رکھے ہوے کنارہ جمنا پر ایک کوٹھے سے ہندوون کی عبادت کا تماشا دیکھ رہے تھے اس حال مین وہان امیر خسرو تشریف
لائے حضرت شیخ موصوف نے اون سے فرمایا کہ اس قوم کو دیکھتے ہو اور یہ مصرع زبان سے فرمایا ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہے پہ امیر خسرو نے بے تامل یہ دوسرا مصرع حضرت شیخ کیطرف اشارہ کرکے پڑھا ؎ من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلاہی پہ غرض جب اوس ملا نے یہ بات کہی اور مصرع اخیر کا یہ کلمہ کہا کہ بر سمت کج کلاہی تو اوس کا حال بدلگیا اور بیہوش

ہوکر گر پڑا مین اوسکے گرنے سے گھبراکر اوسکے سر پر کھڑا ہوا لوگون نے ضرع یعنی مرگی کا گمان کیا جو طبیب حاضر تھے گھبراکر نبض دیکھنے لگے اور دوا مین منگوائین اور ہر چند کوششین کین فائدہ نہوا وہ پہلے ہی گرنے کے وقت تمام ہوگیا تھا لیکن بدن کی گرمی سے خیال حیات کا تھا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ مرچکا ہے آخر اوسکی لاش اوٹھاکر اوسکے مکان پر لے گئے سینے ایسی موت جب تک ندیکھی تھی مہینے بہت خرچ اوسکے دفن وکفن کا اوسکے بیٹون کے پاس بھیجا فجر کو اوسکی لاش دہلی کی طرف لے گئے کہ اوسکے بزرگون کے مقبرے مین دفن کرین جمعہ کو اکیسوین تاریخ کشور خان کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا منصب دو ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا اور بعنایت عراقی گھوڑے طویلہ خاص اور خلعت اور فیل خاصہ سے کہ سخت حبیب رم تھا ممتاز ہوا اور خدمت فوجداری ملک اوچھہ کی اوسکے نامزد کی اور اوس ملک کے سرکشون کی تنبیہ کو روانہ کیا اور بایزید بنگلی کو بھی خلعت اور اسپ سے ممتاز کرکے مع اوسکے بھائیون کے کشور خان کے ہمراہی مین روانہ کیا اور خاص ہاتھیون مین سے ایک ہاتھی عالم گمان نام حبیب اللہ کے ہمراہ راجہ بانسنگھہ کیواسطے بھیجا اور کیشو داس مارو کو ایک خاصہ گھوڑا بنگالہ مین بھیجوایا اور عرب خان جاگیردار جلال آباد کو ایک سادہ فیل عنایت ہوئی اور انھین دونون مین افتخار خان نے ایک عمدہ ہاتھی بنگالہ سے بطریق پیشکش بھیجا مینے پسند کرکے خاصہ ہاتھیون مین اوسکو داخل کیا اور احمد بیگ خان کہ لشکر بنگلش کی سرداری پر مقرر تھا بباعث نیک خدمتی کے مع اپنے فرزندون کے اضافہ منصب سے سرفراز ہوا پہلے خاص منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا پانسو اور اضافے کے اوسکو مرحمت کیے اور ایک تختی سونیکی مرصع کار واسطے سربیچ پرویزے کے لعل ومروارید سے بنوائی تھی اور اکیس ہزار روپیہ قیمت اوسکی تھی خانجہان کے پاس ہمراہ حبیب اللہ سربراہ خان کہ بہانپور کیطرف مینے بھیجی اور انھین دونون مین محبوظاہر ہوا کہ کوکب پسر قمر خان کا ایک سنا سی سے ملکر اوسکا معتقد ہوا ہے اور اوسکی کفریہ باتون کو دیکھے قبول کرکے عبداللطیف پسر نقیب خان اور شریف اپنے چچازاد بھائی کو گمراہی مین اپنے شریک کیا ہے بعد کھلنے اس بھید کے جب اونکو ڈرایا تو سب واہیات باتین بیان کردین کہ اونکا ذکر مکروہ معلوم ہوتا ہے لیکن مینے واسطے تنبیہ اورتادیب کے کوکب اور شریف کو بعد زدوکوب کے قید کیا اور عبداللطیف کو ایک سو تازیانے روبرو مارے اور یہ تنبیہ خاص بپاس حفظ شریعت کے مین عمل مین لایا کہ اور جاہل پھر ایسی باتون کی ہوس نکرین اور دوشنبہ کو چوبیسوین تاریخ معظم خان دہلی کی طرف روانہ ہوا تا وہان کے مفسدون کو سزا دے اور شجاعت خان دکھنی کو دس ہزار روپے مرحمت ہوے اور شیخ حسین درشنی کو کہ واسطے لے جانے فرمانون اور عنایتون کے امرآ بنگالہ کیطرف مقرر ہوا تھا رخصت کیا اور سلام خان کو اوسکی حسن خدمت کے باعث سے منصب پنجہزاری ذات اور سوار اور خلعت خاص سے سرفراز کیا اور کشور خان کو بھی خلعت خاص دیا اور راجہ کلیان کو اسپ عراقی عنایت کیا اسیطرح سب امرا کو خلعت اور کسیکو گھوڑے عنایت کیے اور فریدون برلاس کو کہ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے سرفراز تھا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے ممتاز کیا اور شب دوشنبہ بخرہ ماہ صفر کو بباعث غفلت خدمتگارون کے آتش غضب خواجہ ابوالحسن کے گھر مین لگی اوسکے بجھانیتک بہت اسباب اوسکا جل گیا مینے اوسکی خاطرداری اور جنبقصان کو چالیس ہزار روپے عنایت کیے اور سیف خان بارہہ والے کو کہ میرا پروردہ تھا نشان عنایت کیا اور مہدالملک دیوان کابل کو دو صدی ذات اور پچھتر سوار اوسکے اگلے منصب پر کہ ہزاری ذات اور دو سو پچھتر سوارون کا تھا بڑھاکر رخصت کیا اور دوسرے دن پھول کٹارہ مرصع بیش قیمتی جواہرون سے خانجہان کو دیکر یرہان پور کیطرف بھیجا اور چونکہ اوخین دونون ایک بیوہ نے مجمعے مقرب خان پر نالش کی کہ اسنے بندکی حمایت مین میری لڑکی زور سے پکڑکر اپنے گھر مین رکھی تھی جب مینے طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سے مرگئی اور مینے واسطے اس بات کے تحقیق کا حکم دیا بہت محنت سے اوسی کے ایک نوکر پر کہ باعث اس فساد کا ہوا تھا پتا لگا کر مینے سیاست جاری کی اور آدھا منصب مقرب خان کا کم کرکے اوس بیوہ کو دیا کہ اپنی معاش مین صرف کرے اور خرچ دیگر رخصت

کیا پھر کہ شنبہ کو ساتوین تاریخ قران خمس واقع ہوا سینے صدقات مین سونا اور چاندی اور باقی فلزات اور حیوانات وغیرہ کا مقرر کیا کہ فقیر اور محتاجون کو اکثر ممالک محروسہ مین بٹوا دین اور شب دوشنبہ کو آٹھوین تاریخ مین شیخ حسین سہندی اور شیخ مصطفے کو کہ فہرہ اونکی دانشمندی اور کیفیت حالت کا معروف و مشہور تھا بلا کر ملاقات کی مجلس سماع مین اونکے ساتھ کیفیت حاصل ہوئی اور بعد اتمام عتاب کے اونکو بہت زر دیکر رخصت کیا اور جو مرزا غازی بیگ ترخان نے مکرر واسطے سامان قلعہ قندھار اور ماہیانہ قندھار اون کی عزیمت بجانب قندھار اسواسطے سینے حکم دیا کہ دو لاکھ روپیہ خزانہ لاہور سے قندھار کو بھیجدین اور اونیسوین اروی بہشت مطابق جو تھی صفر کو پانچ پہر کے جلوس سے پٹنہ مین کہ دار الامارت صوبہ بہار کا ہی عجیب حادثہ واقع ہوا کہ افضل خان حاکم وہان کا کور کھپور کو کہ اوسکی جاگیر مین نیا مقرر ہوا تھا اور پٹنہ سے ساٹھ کوس کی مسافت پر تھا جانے لگا اور شہر و قلعہ ہوالہ شیخ بنارسی اور غیاث زین خان دیوان اوس صوبہ کو مع باقی منصب داروں کے کرکے اس گمان پر کہ اس اطراف مین کوئی دشمن نہین خوب بندوبست شہر و قلعہ کا نہین کیا اتفاق سے اونھین دنون ایک مجہول شخص قطب نام اوجیہ کہ کہ فتنہ و فساد سے بھرا تھا بلباس درویشی شہر اوجیہ مین کہ پٹنہ کے پاس ہی آیا اور وہان کے مفسدون اور شریرون سے ملکر ظاہر کیا کہ مین شہزادہ خسرو ہون قید سے بھاگ کر آیا ہون اگر میری ہمراہی اور مددگاری کرو تو بعد اپنی ترقی کے تم سبکو مالا مال اپنی سلطنت کا کرونگا غرضکہ ایسی باتون سے اونکو پھسلا کر متفق کیا اور گرد اپنی آنکھ کے داغ کا نشان دکھلا کر یون ظاہر کیا کہ یہ نشان کوٹری کا ہی جو قید خانے مین سے آنکھون پر کسی تھین اس فریب سے بہت سوار و پیادے جمع کر لیے اور سن لیا تھا کہ افضل خان پٹنہ مین نہین ہی اسلیے بات کو غنیمت جانکر دوڑے اور یکشنبہ کو دو تین گھڑی دن چڑھے شہر مین داخل ہوکر سیدھے طرف قلعہ کے گئے شیخ بنارسی یہ سنکر بے تاب دروازے پر دوڑتا آیا لیکن چونکہ دشمن پہونچ گئے تھے فرصت دروازہ بند کرنیکی نہ ملی آخر گھبراکر مع غیاث زین خان کھڑکی سے نکلکر گنگا مین کشتی پر سوار ہوئے کہ افضل خان کے پاس جاوین اور مفسد بخوبی قلعہ مین آکر سب مال اور اسباب افضل خان کا مع خزانہ بادشاہی اپنے صرف مین لائے پھر اکثر بدمعاش وہان کے بھی اون سے مل گئے جب یہ خبر افضل خان نے گورکھپور مین سنی اور شیخ بنارسی اور غیاث زین خان بڑہ دریا وہان پہونچے تو بعضے شہر سے لوگون کے خط گئے کہ شیخص حقیقت مین خسرو نہین ہی تب افضل خان نے کرم و فضل الٰہی پر تکیہ کرکے میرے دولت و اقبال کے بھروسے پر بلا توقف اون مفسدون کیطرف کوچ کیا اور پانچ دن مین پاس پٹنہ کے پہونچا جب افضل خان کے آنیکی خبر اوس حرامزادے نے سنی تو قلعہ کو اپنے ایک معتمد کے حوالے کرکے خود مع سوار و پیادہ چار تھوک بناکر اوسکے مقابلے کو باہر آیا غرضکہ دونون تین پہر تک ندی پر لڑائی شروع ہوئی تھوڑی دیر مین اونکی جماعت متفرق ہوگئی اور وہ خود گھبراکر اپنے تھوڑے لوگون سے پھر قلعے مین آیا لیکن افضل خان اوسکے پیچھے ایسا ملا آیا کہ اوسکو فرصت دروازہ بند کرنیکی نہوئی تو وہ گھبراکر افضل خان کے مکان مین آیا اور اوسکے اندر سے تین پہر تک لڑا اور تیرون سے قریب تیس آدمیون کے افضل خان کے ہمراہیون سے مارے اور جبکہ اوسکے ساتھ والے مارے گئے تو ناچار جنہون نے افضل خان سے امان لیکر باہر نکل آیا لیکن افضل خان نے فساد مٹانیکو اوسے اوسیدن مار ڈالا اور اوسکے چند ہمراہیون کو کہ زندہ پکڑا تھا سیدن کیا جب مینے یہ اخبار پے در پے سنے تو شیخ بنارسی اور غیاث زین خان اور باقی امرا کو کہ حفاظت قلعہ اور شہر مین مورد قصور ہوئے تھے اگرہ مین بلوایا اور حکم دیا کہ سکے سر و ریش مونڈوا کر اونکو دھنیان اور گدھا کر گدھون پر سوار کرین اور گرد شہر اور بازار مین پھرائین کہ اورون کو عبرت اور خیال ہو اور جب انھین دنون مین مکرر عرضیان پر ویزا در سب امرا دکن کی آئین کہ عادل خان بیجاپوری عرض کرتا ہی کہ میر جمال الدین حسین انجو کو کہ سب امرا دکن اوسکے قول و فعل پر اعتماد رکھتے ہین میرے پاس بھیجدین کہ وہ یہان سب امیرون سے ملکر اونکے دلون سے خوف و وحشت دور کرے اور بصلاح عادل خان کے کہ طریقہ دولت خواہی کا اوسنے اختیار کیا تھا

صورت پسندیدہ نکالے کہ تفرقہ اور وحشت وہان کے لوگون کا جاتا رہے تو عین مناسب اور بجا ہی کہ وہ اون سبکو جاگیر عنایات وغیرہ شاہی کا امیدوار کرے اسواسطے مینے میر شرالیہ کو سولوین تاریخ رخصت کیا اور اوسدن دس ہزار روپے بطریق انعام اور سکو عنایت کیے اور تاسم خان کے منصب سابق پر کہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا تھا بجہت اس بات کے کہ اپنے بھائی اسلام خان کی کمک کو بنگالہ کیطرف جاوے پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور آخین دنون واسطے گوشمالی بکرماجیت زمیندار ملک ماندھو کے کہ باغی ہوگیا تھا مہاسنگھ کو جو پوتا راجہ جہانسنگھ کا ہی مینے معین کیا کہ وہان جاکر مفسدون کو اوس ملک سے نکال دے اور جو جاگیر راجہ بکرماجیت کی اوسطرف ہی اوسپر اپنا قبضہ کرلے اور بیسوین تاریخ ایک ہاتھی مینے شجاعت خان دکھنی کو عنایت کیا اور حاکم جلال آبادی نے جو حال خرابی وہان کے قلعہ کا چندبار عرضیون مین لکھا تھا اسواسطے مینے حکم دیا کہ خزانہ لاہور سے بجہت اوس قلعے کے تعمیر مین صرف ہو لیجا کر درست کرے اور چونکہ افتخار خان سے بنگالہ مین خدمتین عمدہ کین تھین اسوجہ سے التماس صوبہ وار وہان کے مینے افتخار خان کے اگلے منصب پر کہ ڈیڑھ ہزاری تھا پانسو اور زیادہ کیے اور اٹھائیسوین تاریخ عرضداشت عبدالسلام خان فیروزجنگ کی بیچ سفارش بعضے کارگزار نوکرون کے کہ اوسکے ساتھ رانا مقہور کی جنگ مین گئے تھے ملاحظے سے گذری جو سب سے پہلے کارگزاری اور حسن خدمت غزنین خان چالوری کی لکھی تھی اسواسطے مینے اوسکے اگلے منصب پر کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور تین سو سوارون کا تھا پانسو ذات اور چار سو سوار بطریق اضافہ کے زیادہ کیے اور اسیطرح لائق ہر ایک کے زیادتی منصب سے پرورش فرمائی اور دولت خان کو واسطے لانے تخت سنگ سیاہ کے الہ آباد کو گیا تھا چارشنبہ چوتھی ماہ مہر کو اوسکو ہمراہ لاکر بار ملازمت کا ہوا اور تخت کو کمال حفاظت سے لایا عجیب عمدہ تخت ہی کہ نہایت سیاہی سے چمکتا ہی اکثر لوگ کسوٹی کا کہتے ہین طول اوسکا چھ گز کم چار گز ہی اور عرض دو گز ڈیڑھ بطسو کا مینے اوسکے کنارون پر سنگ نرشون سے عمدہ اشعار لکھوائے اور پائے بھی اسیطرح کے پتھر سے بنوا کر لگائے اور اکثر اوسپر بیٹھا کرتا ہون اور عبدالسبحان کہ بسبب بعضے قصورون کے مقید تھا جب اوسکا بھائی خان عالم فعال خان ہوا تو مینے اوسکو چھوڑ کر منصب ہزاری ذات اور چار سو سوارون سے سرفراز کیا اور صوبہ الہ آباد کی فوجداری پر مقرر کرکے جاگیر کا بھی اوسکو امیدوار کیا اور اسلام خان کا ہی اوسکو خدمت کیے اور تربیت خان کو فوجداری سرکار الور پر روانہ کیا بارھوین تاریخ عرضداشت خانجہان کی آئی کہ خانخانان حسب الارشاد مہابت خان کے ساتھ روانہ درگاہ والا کا ہوا ہی اور میر جمال الدین حسین کہ واسطے جانے بیجاپور کے جناب الٰہی سے مقرر ہوے تھے سو وہ برہانپور سے عادل خان کے وکیلون کے ہمراہ بیجاپور کو روانہ ہوے اور اکیسوین تاریخ مرتضے خان کو صوبہ داری پنجاب کا کہ سب ممالک محروسہ مین سے بڑا صوبہ ہی مقرر کرکے شال خاصہ عنایت کی اور تاج خان صوبہ دار ملتان کو کابل کی حکومت پر مقرر کیا اور اوسکے اگلے منصب پر کہ تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوارون کا تھا پانسو سوار مینے اور زیادہ کیے اور عبداللہ خان فیروزجنگ کی سفارش سے رانا شنکر کا بیٹا بھی اضافہ منصب سے سرفراز ہوا اور مہابت خان کہ اول سے واسطے تحقیق جمعیت امرائے مقررہ دکن کے اور لانے خانخانان کے برہانپور کیطرف رخصت ہوا تھا جو لوٹ کر قریب آگرے کے آیا تو خانخانان کو چند منزل پیچھے چھوڑ کر آپ آگے چلا آیا اور سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا بعد چند روز کے بارھوین تاریخ ماہ آبان کو خانخانان نے بھی آکر بلازمت حاصل کی جو اوسکے قصدے مین اکثر نیز خواہون نے واقعی یا غیر واقعی لکھا تھا اسواسطے میرے دل اوس سے نارضا تھا اور وہ رعنایتین کہ مین اوسپر آگے کیا کرتا تھا اور اپنے والد کیطرف سے بھی اوسپر ہوتا تھا اس مرتبہ مین عمل مین نہ لایا اور اس مین حق میری جانب تھا کہ پہلے خود اوسنے تحریر کردی کہ اگر اتنے دنون مین ملک دکن نہ لون تو قصوروار ہون پھر سلطانپرویز اور باقی امرا کے ساتھ اوس طرف گیا کہ اس مہم عظیم کو سر کرے بعد پہونچنے برہانپور کے بے وقت رسد کا سراغ نکرکے

سلطان پرویز سے لشکر گھاٹیون پر چڑھوایا اور رفتہ رفتہ باعث نا اتفاقی امیرون اور اختلاف صلاحون کے یہ حال ہوا کہ غلہ بدشواری کئی روپیون کو ایک سیر ملنے لگا سپاہ تمام درہم و برہم ہوگئی اور کچھ کام نہ بنا گھوڑے اونٹ اور اکثر جانور ضائع ہوئے سو بنا بہ مصلحت وقت کے دشمنون سے کسی طرح صلح کر کے سلطان پرویز کے لشکر کو برہانپور مین لوٹا لایا غرضکہ باعث اس سب خرابی کا لوگون نے خانخانان کو جانکر عرضیون سے مجکو مطلع کیا بہ ہیچ پدا ر سکا خلل انداز ہونا اس کام مین مجکو کسیطرح یقین نہین ہوتا تھا یہانتک کہ عرض خانجہان کی پہونچی کہ یہ تمام خلل پریشانی خانخانان کے نفاق سے واقع ہوئی ہے یا یہ خدمت بلا شرکت اوسکے سپرد ہو یا وہ خدمت شریف مین بلایا جاوے اور مجکو پرورش عنایت کو اس کام پر معین فرماوین اور تمین ہزار سوار اور میری کمک کو عنایت ہون تو بعونہ تعالی دو سال مین تمام اس ملک بادشاہی کو کہ دشمنون کے قبضہ تصرف مین ہے نکال لونگا اور قلعہ قندھار واکثر حدات کے قلعون کو ہاتھ مین لاکر ملک بیجاپور کو بھی شامل ممالک محروسہ کے کرونگا اور اگر یہ خدمت اس مدت مین نہ لاسکون تو بار یابی اور سعادت کورنش سے محروم ہوکر اپنا منہ بندگان درگاہ کو نہ دکھاونگا جب صحبت درمیان سرداروں اور خانخانان کے اس مرتبے کو پہونچی تو مہینے اوسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور افسری اوس خدمت کی خانجہان کے نام پر کے خانخانان کو طرف درگاہ والا کے طلب کیا غرضکہ سبب میری بے توجہی اور بے التفاتی کا یہ ہے کہ کہ ہوا بعد اسکے جیسا ظاہر ہوگا تو لائق اوسکے توجہ اور عدم توجہ عمل مین آویگی اور سید علی بارہا کو کہ جوانان مقرر سے ہے معزز فرما کر پانصدی ذات و دو سو سوار اوسکے منصب سابق پر کہ ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا تھا زیادہ فرمایا اور دارا بخان ولد خانخانان کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سرفراز کر کے سرکار غازی پور اوسکی جاگیر مین دی جو پہلے اسکے دختر مرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین مرزا صفوی حاکم قندھار کے نرزند سلطانی خرم کے تمام زد فرمائی ہے تاریخ ۱۷ ماہ ابان کو جو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تھی مہینے فرزند خرم کے گھر جاکر شب گزاری فرمائی اور اکثر امراؤن کو خلعت سے سرفراز فرمایا اور کتنے ایک قیدیون نے قلعہ گوالیار سے خاصکر جاجی میرک نے قید خانے سے خلاصی پائی اور ایک لاکھ روپیہ جو اسلام خان نے پرگنات خالصہ شریفہ سے تحصیل کیا تھا چونکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کے تھا وہ اوسکو انعام مین دیا اور ٹکڑے سوا اور چاندی اور ہر قسم کے معتمدون کو دیکر حکم کیا کہ فقرا کے آگرہ کو تقسیم کرین اوسی روز عرضداشت خانجہان کی پہونچی کہ ایرج ولد خانخانان کو شمشیر دے کر رخصت حاصل کرے کے موافق حکم کے روانہ درگاہ کا کیا ہے اور جو کچھ بمقدمہ ابو الفتح بیجاپور کے حکم ہوا تھا جو کہ مشارالیہ مرد کارآمدنی ہے اور بیجاپور اوسکا ہوتے مین سبب نا امیدی دوسرے سرداروں کن کا ہوتا تھا اسواسطے وہ رکھا گیا اور جو حکم ہوا تھا کہ کیشو داس پسر راے کلہ کو کہ خدمت پرویز مین ہے سینے طلب کیا ہے اگر آنے اوسکے مین تامل ہو تو ضرور بالضرور اوسے روانہ کرنا چاہیے جو یہ پرویز کو دریافت ہوا اوسیوقت اوسکو رخصت کیا اور کہا کہ ان چند کلمون کو میری زبان سے عرضداشت کرنا چاہیے کہ جو جان اور زندگی اپنے کو واسطے خدمت مالک مجازی کے چاہتا ہون تو ہونا اور نہونا کیشو داس کا کیا ہے کہ مین بھیجنے اوسکے مین استادگی کرتا لیکن خدمتگاران اعتباری اور اعتمادی میرے کو کہ ہر وجہ سے طلب کہتے ہین باعث نا امیدی اور شکست خاطر و دلگیر کا ہوتا ہے اور سر حد مین مشہور ہوکر جمل اور بے عنایتی صاحب و قبلہ کے ہوتا ہے آیندہ حکم حضرت کا ہے اور اوس تاریخ سے کہ قلعہ احمد نگر کا بھائی دانیال مرحوم کی سعی سے قبضہ اولیا دولت عالیہ مین آیا تھا آجکی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اوس قلعہ پر خواجہ بیگ میر منشی صفوی کہ عنقریب خفران پناہ شاہ طہماسپ سے ہے مقرر تھے بعد ازان کہ شورش و فساد دکھنیان مقہور کا بہت ہوا اور قلعہ مذکور کو گھیر لیا تو وہ بھی لوازم جان نثاری اور قلعہ داری مین تقصیر نکی باوجود اسکے خانخانان اور امرا اور وہ سردار کہ بیچ برہانپور کے ملازمت پرویز مین جمع تھے متوجہ رفع اور دفع مقہورون کے ہوے اور اختلاف اور نفاق امرا اور بے سامانی غلہ سے لشکر بڑے کو درمیان

پہاڑون اور گھاٹیون سخت کے لاکر تھوڑے روز مین پریشان اور بے سامان کیا اور گرانی غلہ کی اس نوبت کو پہونچی کہ بدلے ایک روپے کے جان دیتے تھے اور بغیر پہونچے ہوئے مقصد کے لوٹ آئے اور نگہبان قلعہ کہ پیشہ اوپر امداد اس لشکر کے رکھتے تھے سننے اس خبر سے بیدل ہوکر چاہتے تھے کہ قلعے سے باہر آوین خواجہ بیگ مرزا جوا ویر اس معنی کے مطلع ہوا بمقام تسلی اور دلاسا آدمیون کے مشغول ہوا اور ہر چند کوشش کی لیکن نتیجہ نہ دیا آخر کو ساتھ قول اور اقرار کے اپنے ہمراہیون کے ساتھ قلعے سے باہر آکر متوجہ برہانپور کا ہوا اور شاہزادے سے ملازمت حاصل کی عرائض کہ بمقدمہ آنے اوسکے پہونچی جو ظاہر ہوا کہ تردد اور نمک حلالی مین تقصیر نکی ہے فرمایا مینے کہ منصب اوسکا جو پانچہزاری ذات اور سوار تھے برقرار رکھکر جاگیر تنخواہ مین دیوین نوین تاریخ عرضداشت بعضے امراے دکن کی پہونچی کہ بائیسوین شعبان کو یہ جمال الدین حسین بیجاپور مین پہونچا عادل خان نے وکیل اپنے کو بیس کوس آگے بھیجا اور آپ بھی تین کوس استقبال کیا اور اوسی راہ سے مرزا کو اپنے مکان مین لیگیا جو خواہش شکار کی اوپر مزاج کے غالب تھی اچھی ساعت مین کہ نجومیون نے اختیار کی تھی شب جمعہ پندرہوین رمضان مطابق دسنوین ماہ آذر سنہ پانچ کو ایک پہر اور چھ گھڑی گذری تھے کہ مین متوجہ شکار کا ہوا اور باغ دہرہ مین کہ نزدیک شہر کے ہے منزل پہلی واقع ہوئی اس منزل مین دو ہزار روپیہ اور فرغل خاصہ سید علی اکبر کو دیکر اوسکو رخصت شہر کا کیا اور بملاحظہ اوسکے کہ غلات اور کھیتی پایمال آدمیون کی نہ ہو حکم ہوا کہ سوا آدمیون ضروری اور خاص کے مقرراوپر کامون کے شہر مین رہین اور واسطے حفاظت اور نگہبانی شہر کے خواجہ جہان کو فرماکر اوسے رخصت دی چودھوین کو سعداللہ خان ولد سعید خان کو ہاتھی مرحمت کیا اکیسوین رمضان مطابق اٹھائیسوین کو چوالیس ہاتھی کہ ہاشم خان ولد قاسم خان نے اوڑیسہ اطراف بنگالہ سے نذر بھیجے تھے ملاحظے سے گذرے درمیان اونکے ایک فیل کہ بہت خوب اور پسند طبیعت تھا اوسے خاصہ کیا اور اٹھائیسوین کو کسوف یعنی سوے گہن واقع ہوا واسطے نحوست دفع کرنے اوسکے کے تینے اپنے تین سونے چاندی مین وزن کیا ایکہزار آٹھسو تولہ سونا اور چار ہزار نو سو روپے ہوے اوسے ساتھہ دوسرے اقسام غلہ اور انواع جانورون کے قسم ہاتھی اور گھوڑون اور گاؤن کے مینے فرمایا کہ شہر اگرہ اور دوسرے شہرون مین کہ حوالی اور نزدیک اوسکے ہین حق دارونکو کہ متاج اور عاجز ہین تقسیم کرین جو مہمات لشکر کے ساتھہ سرداری پہ ویزار افسری خانخانان اور ہمراہی اور بڑے امراؤن کے مثل راجہ مانسنگھہ اور خانجہان اور آصف خان اور امیرالامرا اور دوسرے منصب دارون اور سردارون گجرات سے کہ واسطے تسخیر ملک دکن کے مقرر اور متعین ہوے تھے اس حال کو پہونچے کہ نصف راہ سے پھرکر برہانپور کو لوٹ گئے اور تمامی ملازمین معتمد اور اخبار نویس بیچ لکھنے والون نے عرائض بیچ درگاہ کے بھیجے ظاہر کیا کہ اگرچہ پریشانی اور خرابیان اس لشکر کی بسبب اور وجوہ کے بکثرت تھین لیکن سب مین بڑا سبب بے اتفاقی امرا کا ہی خاصکر نفاق خانخانان کا اسواسطے خاطر مین آیا کہ خان اعظم کو ساتھہ لشکر تازہ زور کی چلیے بھیجنا تو بدلہ اور بندوبست بعضے امور نالائق کا کہ نفاق امرا سے حاصل ہوا ہے ہووے اسواسطے گیارہوین ماہ وی کو اوسنے اس خدمت سے سرفرازی پائی اور حکم ہوا کہ دیوانی والے سرانجام کرکے جلد روانہ کرین اور خان عالم اور فریدون خان برلاس اور یوسف خان ولد حسین خان تگریہ اور علیخان نیازی اور بازبہادر مخلماق اور دوسرے منصب دار تعین دس ہزار سوار کے ہمراہ اوسکے تعین کیے اور مقرر ہوا کہ سوا اون احدیون کے کہ دکن مین تعین ہین دو ہزار احدی اور ہمراہ کردین کہ تمامی بارہ ہزار سوار ہووین اور تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور چند حلقے ہاتیون کے ہمراہ کرکے رخصت دی اور خلعت بیش قیمت اور شش جڑاؤ اور گھوڑا زین جڑاؤ کا اور ہاتھی خاصہ اور پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور حکم ہوا کہ دیوانی والے پھر بحال جاگیر اوسکے سے وصول کرلین اور باقی امرا بھی ساتھہ خلعتون اور گھوڑون اور ہاتیون دوسری کے سرفراز

ہوے اور صابت خان کو کہ منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار رکھتا تھا پانسو سوار دوسرے اور پر منصب ایسے کے زیادہ کرکے
حکم کیا کہ خان اعظم اور اس لشکر کو برہانپور مین پہونچا دے اور حقیقت پریشانی لشکر کی معلوم کرکے حکم سرداری خان اعظم کا امرا
اوسطرف کو پہونچا کر بلکہ ساتھ اوسکے متفق ہو ایک جہت کردے اور سامان لشکر کا اوسجگہ دیکھکر بعد بندوبست و انتظام کے خانخانان
کو ہمراہ لیکر طرف درگاہ کے لائے اور یکشنبہ چوتھی تاریخ شوال کو قریب آخر روز کے شکار چیتے مین مشغول ہوا اور اس روز پنجشنبہ مین پہنچنے
مقرر کیا کہ جانور مارا نچاوے اور گوشت خود بھی متاول نہین کرتا روز یکشنبہ کو واسطے تعظیم کے خاصتہ کہ پدر بزرگوار میرے اوس روز
کرتے تھے اور اوس روز گوشت کی خواہش نہین فرماتے تھے اور سارا جاندار کا منع تھا بسبب اوسکے کہ شب یکشنبہ کو پیدایش مبارک
انکی واقع ہوئی تھی فرماتے تھے کہ اس روز مین بہتر ہے کہ جاندار صدمہ قصابون سے خلاص ہوئین اور پنجشنبہ کو میرے جلوس کا دن
ہے اس روز بھی مینے فرمایا کہ جاندارونکو ذبح نکرین تو ایام شکار مین اس دو روز مین تیر اور گولی بندوق طرف جانورون شکاری کے
کے نہین ڈالتا غرض اوس حالت مین کہ شکار چیتے کا ہوتا تھا انوپ راے کہ صید شکاران نزدیک سے ہمراہ ایک جماعت کو کہ شکا مین ہمراہ ہوتے
تھے تھوڑی دور مجھے ہوکر لاتا تھا نیچے اوس درخت کے کہ کئی چیلین اوسپر بیٹھی تھین پہونچا جو نظر اوسکی اوپر اون چیلونکی پڑی
تو کمان اور چند تیر لیکر اوسطرف متوجہ ہوا اتفاقا اوس درخت کے قریب ایک گاے آدھی کھائی پڑی دیکھی اور نزدیک اوسکے ایک شیر
بڑا خوفناک چند درختون کے بیچ سے کہ قریب اوسکے تھے اوٹھکر چلا باوجودیکہ دن دو گھڑی سے زیادہ نہین رہا تھا جو وہ شوق میرا
ساتھ شکار شیر کے جانتا تھا تو خود ساتھ چند ہمراہیون اپنے کے شیر کو گھیرکر ایک آدمی نزدیک میرے بھیجکر خبر کی جو خبر مجکو پہونچی وسیوقت
مین جلدی اوسطرف متوجہ ہوا اور فرزند خرم اور رامداس اور اعتمادرا اسے اور حیات خان اور ایکدو اور امیر ہمراہ ہوے بعد پہونچنے کے مینے
دیکھا کہ شیر ایک درخت کے سایے مین بیٹھا ہے مینے چاہا کہ اوسپر بندوق ماروں لیکن دیکھا مینے کہ گھوڑا بیطاقتی کرتا ہے مین گھوڑے سے
پیادہ ہوگیا اور بندوق سیدھی کرکے سڑکی جو مین اوپر بلندی کے کھڑا تھا اور شیر نیچے تھا مینے کچھ بچانا کہ اوسپر لگی یا نہ لگی اوسیوقت مینے طپانچہ
ایک بندوق دوسری اور ماری لیکن دلمین آتا ہے کہ یہ بندوق لگی ہوگی شیر نے اوٹھکر حملہ کیا اور میر شکاری کو کہ تماہین اوسکے
ہاتھ پر تھا اور بسبب اتفاق برا اوسکے واقع ہوا تھا ذخمی کرکے پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا مینے اس حالت مین بندوق دوسری اوپر سہ پائے
کے رکھکے سڑکی انوپ راے سہ پایہ کو پکڑے ہوے تھا اور شیر کہ مرنے پر تھی اور گنگا اوسکے ہاتھ مین تھا اور بایا خورم اور لالی جانب سے دوسرے
فاصلے پر اور رام داس اور دوسرے ملازم پیچھے اوسکے اور کمال قراول بندوق تیار کرکے میرے ہاتھ مین دیتا تھا جو مینے چاہا کہ پھر
ماروں شیر میری طرف حملہ آور ہوا اوسیوقت مینے بندوق ماری اور اوسکے منھہ اور دانتون پر لگی بندوق کی آواز نے اوسکو اور تیز کیا ایک
جماعت خدمتگارون سے کہ ہجوم لائی تھی طاقت حملہ اوسکے کی نہ لاسکی گر پڑی چنانچہ مین دھکہ اور زور اونکے سے ایک دو قدم اپنی
جگہ سے پیچھے ہٹ کر گرا اور تحقیق جانتا ہون مین کہ دو تین آدمی پاؤن میرے سینے پر رکھکر میرے اوپر سے گذرے لیکن ہوا
سے اعتماد اسے اور کمال قراول کے کھڑا ہوا مین شیر نے طرف اون آدمیون کے کہ اولٹے ہاتھہ کیجانب تھے قصد کیا انوپ راے
سہ پایہ چھوڑ کر شیر کیطرف متوجہ ہوا شیر اوسی پستی وچالاکی سے اوسکی طرف لوٹا اور وہ بہادر شیر کے مقابل ہوا وہ لڑی
کہ اوسکے ہاتھہ مین تھی دونون ہاتون سے دو ہار اوسکے سر پر زور سے ماری شیر نے منھہ کھولکر دونون ہاتھہ انوپ راے
کے منھہ سے پکڑے اور ایسا چاہا کہ دانت اوسکے دونون ہاتون سے پار نکل گئے لیکن وہی کلاہی اور کئی انگوٹھیان کہ اوس کے
ہاتھہ مین تھین اوسکی مددگار ہوئین اور ہاتھہ کو بالکل نہ چبانے دیا لیکن حملہ شیر سے انوپ راے درمیان دونون ہاتھہ اوسکے کے پیٹھہ
کے بل گرا ایسا کہ سر اور مونھہ اوسکا مقابل سینہ شیر کے تھا اوسوقت فرزند خرم اور رامداس شیر کیطرف متوجہ ہوے

اور انوپ راے کی مدد سے شاہزادے نے تلوار شیر کی کپر ماری اور رامداس نے بھی دو تلوار ین ماریں اور ایک سے شانہ شیر کا کچھ کٹا اور حیات خان نے بھی چوب کہ اوسکے ہاتھہ مین تھی کئی بار زور سے اوپر سر اوسکے کے ماری اور انوپ راے نے زور کیکے ہاتھہ اپنا شیر کے منہہ سے نکال لیا اور دو تین طمانچے اوپر کلہ شیر کے مارے اور ساتھہ پہلو کے لوٹ کر زانو کیا تب سیدھا کھڑا ہوا اور شیر کے منہہ سے چوبا تھہ نکالے اور دانت گڑے ہوے تھے اس واسطے گوشت ہاتون کا چھٹ گیا اور دونون پنجے شیر کے کاندھے سے اوتر پڑے لیکن وقت کھڑے ہونے اوسکے کے شیر بھی کھڑا ہوا اور سینہ اوسکے کو ناخن اور پنجے سے زخمی کیا چنانچہ اون زخمون نے کتنے ہی روز اوسکو بیمار رکھا اور اوس جگہ کہ زمین اونچی نیچی تھی دونون پہلوانون کی طرح کشتی مین لپٹے ہوے تھے اور اوس جگہ کہ مین کھڑا تھا زمین تھوڑی سی برابر تھی انوپ راے کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے اسقدر سمجھہ محکوی کہ شیر کو از خود اوس طرف لے گیا پھر اپنے سے خبر نہین رکھتا ہون کہ کیا ہوا ہون اتنے مین شیر اوسکو چھوڑ کر چلا انوپ راے نے اوسے پنجری مین پیچے سے جاکر تلوار اوسکے سر پر ماری شیر نے جو منہہ پھیرا تو تلوار دوسری اوسکی چہرے پر پڑی چنانچہ دونون آنکھین اوسکی کٹ گئین اور چمڑا بھنوون کا اوسکی آنکھون پر آپڑا اتفاقاً اوسوقت صالح نام حریف جو وقت چراغ کا ہوا تھا گھر آکر آیا بحسب اتفاق شیر سے قریب ہوا شیر نے کہ اندھا ہو گیا تھا اوسکو غصے مین ایک طمانچہ مار کر گرا دیا گرنا اور جان دینا اوسکا برابر ہوا لیکن اور آدمیون نے آکر شیر کا کام تمام کیا جو اس قسم کی خدمت انوپ راے سے ظاہر ہوئی اور جان دینا اوسکا مشاہدہ ہوا بعد اسکے کہ دو زخمون سے نجات پائی اور سعادت ملازمت سے سرفراز ہوا تو بینے اوسکو بخطاب انبراے سنگھہ دلن کے امتیاز بخشا انبراے زبان ہندی مین سردار فوج کو کہتے ہین اور سنگھہ دلن سے شیر مارنے والا مراد ہے شمشیر خاصہ اوسکو مرحمت کر کے اور منصب اوسکے کے کچھہ زیادہ کیا اور خرم نام پسر خان اعظم کو کہ ساتھہ حکومت ولایت جونا گڈھہ کے مقرر تھا ساتھہ خطاب کامل خان کے سرفراز کیا روز یکشنبہ بیستمی ذیقعدہ کو شکار مچھلی کا کھیلا سات سو چھیاسٹھہ مچھلی شکار ہوئین اور میرے سامنے امرا اور اکثر ملازمین کو تقسیم ہوئین مین سواے مچھلی پولکدار کے نہین کھاتا ہون اس سبب سے کہ شیعہ مذہب والے بغیر پولکدار کو حرام جانتے ہین بلکہ سبب نفرت کرنے میرے کا یہ ہے کہ پورانے آدمیون سے سنا ہے اور تجربے سے بھی معلوم ہوا ہے کہ اور مچھلی سواے پولکدار کے گوشت مردار جانورون کا کھاتے ہین اور ماہی پولکدار نہین کھاتی اس سبب سے کھانا اوسکا مکروہ معلوم ہوتا ہے لیکن نہین معلوم شیعہ کیون نہین کھاتے اور کیون حرام جانتے ہین شتران خانہ زاد سے کہ شکار مین ہمراہ ہوتے ہین ایک شتر پانچ نیل گاؤ کو کہ بیالیس من ہندستان کے وزن مین تھے لیکر کھڑا ہو گیا اور نظیری نیشاپوری کہ فن شعر اور شاعری مین کامل ہے اور گجرات مین تجارت سے اوقات بسری کرتا تھا چونکہ مینے اوسکو پہلے طلب کیا تھا زبون مین آکر اوسنے ملازمت حاصل کی اور یہ قصیدہ انوری پر کہا کہ اول مصرع اوس قصیدہ کا یہ ہے مصرعہ بازین چوجوانی وجہ است ہمان راہ قصیدہ کہکر میرے واسطے لایا مینے ہزار روپیہ اور اسپ اور خلعت صلے مین اس قصیدے کے اوسکو مرحمت کیے اور حکیم ہمید گجراتی کو کہ مرتضے خان نے تعریف اوسکی بہت سی کی تھی مینے اوسکو بھی طلب کیا تھا سو وہ بھی آیا اور ملازمت حاصل کی خوبی اور سادگی اوسکی زیادہ اوسکی طبابت سے تھی ایک مدت ملازمت مین رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات مین سواے اوسکے کوئی طبیب نہین ہے اور اوسکو بھی طالب خدمت کا دیکھا تو ہزار روپیہ اور چند عدد شال اوسکو اور اوسکے فرزندونکو دیے اور ایک گاؤن تمام وکمال اوسکی مدد معاش کو مقرر کیا اور خوشحال اپنے وطن کو مرخص ہوا اور یوسف خان و حسین خان نگریہ نے جاگیر سے آکر ملازمت کی پنجشنبہ کو دسوین ذیحجہ کی عید قربان ہوئی جو اس روز منع کیا تھا کہ جاندار مارنا جاوے اسواسطے صبح کے دن مینے فرمایا کہ جانورون کو قربانی کرین اور تین بکریان مینے اپنے ہاتھہ سے قربانی کین پھر شکار کو سوار ہوا اور تین گھڑی رات گئے لوٹ آیا

ایک نیل گاؤ شکار ہوا نوسن بتیس سیر کا تھا جو قصہ اس نیل گاؤ کا خالی عجائب سے تھا لکھا گیا دو سال گذرے کہ مین سیر شکار کو اسی جگہ آیا تھا اور اس نیل گاؤ کو بندوق ماری تھی جو زخم کاری نہین لگا تھا نہین گرا اور بھاگ گیا امرتسر پر نیلہ گاؤ شکار گاہ مین نظر آیا اور قراولون نے پہچانا کہ آگے دو سال کے زخم کھاکے بھاگا تھا مجملاً تین بندوق اوسدن بھی اوسکے مارین ہرگز کارگر نہین پڑین لیکن مہینے اوسکا تین کوس تک پیادہ پیچھا کیا مگر ہاتھ نہ آیا آخرالامر مہینے نذر مانی کہ اگر یہ نیل گاؤ گر پڑے تو اوسکے گوشت کا کھانا واسطے ثواب روح حضرت خواجہ گان فی حجہ معین الدین کے فقرا کو کھلاؤن گا اور ایک مہر اور ایک روپیہ نذر اللہ مقصد ثواب حضرت والد بزرگوار اپنے کے کیا بجز اوس نیت کے نیلہ گاؤ کھڑا ہو گیا مہینے دوڑکر فرمایا کہ اسیوقت اسکو حلال کرین اور لشکر مین لاکر اوس طریقے سے کہ نذر مانی تھی بجا لاؤن کہ گوشت نیلہ گاؤ کا طعام پکایا اور مہر اور روپیہ کا حلوا پکواکر فقیرون اور بھوکون کو روبرو اپنے تقسیم کیا بعد دو تین روز کے پھر ایک نیلگاؤ نظر آیا ہر چند تردد کیا اور چاہا کہ ایک جگہ آرام کرے تو تفنگ مارون لیکن بالکل قابو مین نہ آیا اور شام تک اوسکے پیچھے بندوق کاندھے پر رکھے چلا یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا اور مین ناامید اوسکے مارنے سے ہوا ایکبارگی میری زبان سے نکلا کہ خواجہ یہ نیلہ بھی تمہاری نذر ہے کہنا میرا اور ٹھیرنا اوسکا برابر واقع ہوا مہینے اوسکے جلد بندوق ماری اور اوسکا بھی بدستور نیلہ پہلے کے طعام پکاکر فقرا کو کھلایا روز شنبہ اونیسوین ذی الحجہ کو پھر شکار راہی کا ہوا اس روز تخمیناً تین سو تیس مچھلی شکار ہوئی ہونگی چودہ ہوین رات کو روپ باس مین نزول واقع ہوا جو شکار گاہون مقرر سیری سے ہے اور حکم ہوا کہ کوئی آدمی اوسکے اطراف مین شکار نکرے ہرن کثرت سے اوس جنگل مین جمع ہوئے ہین چنانچہ آبادیون مین آتے ہین اور ضرر اور آسیب ہر طرح سے بے خوف ہین مہینے دو تین روز ہیچ اون جنگلون کے شکار کیا اور بہت ہرن بندوق اور چیتے سے شکار کیے جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھی دو منزل درمیان کرکے شب پنجشنبہ دوم محرم سنہ ۱۰۳۸ کو باغ عبدالرزاق معموری مین کہ ملا ہوا شہر سے ہے اوترا اوس شب مین اکثر ملازمین درگاہ نے مثل خواجہ جہان اور دولت خان اور ایک جماعت نے کہ شہر مین رہے تھے اگر ملازمت کی ایچ بھی کہ صوبہ ملک دکن سے مہینے طلب کیا تھا آستان بوسی سے مشرف ہوا اوسی کو بھی باغ مذکور مین توقف واقع ہوا اور عبدالرزاق نے اس روز پیشکشین اپنی گذرانین ہر آخری روز ایام شکار کا تھا حکم ہوا کہ مدت شکار اور عدد جانورون کو کہ شکار ہوے ہین عرض کرین چنانچہ ماہ آذر سے لغایت اوتیسوین اسفندارمذ سنہ پانچ تین مہینے اور بیس روز کی مدت مین شیر یازدہ قلادہ اور گوزن ایکہزار اس چھتیس گاؤ کوتہ پا چوا ایک ہزار اس اور آہو بره دو ہزار اس اور ہرن کالے اسٹھ ہزار اس ہرن مادہ اکتیس ہزار اس لومڑی چار قلادہ سہ گورہ آٹھ سو اس پانل ایکہزار اس رنچھ پانچ قلادہ خرگوش چھ سو اس نیل گاؤ ایک سو آٹھ اس مچھلی ایکہزار چھیانوے قطعہ عقاب ایکہزار ست تذروی ایک قطعہ طاؤس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ تیتر پنج قطعہ سہ خاب ایک قطعہ سارس پنج قطعہ دھیکے ایک قطعہ تمام یہ جانور ایکہزار اور چار سو چودہ شکار ہوے روز شنبہ چہارم محرم مطابق ۲۹ ہفدہم اسفندارمذ کو مین فیل پر سوار ہوکر متوجہ کلبہ باغ عبدالرزاق و دولتخانہ قلعہ تک کہ ایک کروہ اور بیس طناب مسافت ہے ہزار اور پانسو روپے نثار کرتا ہوا بساعت سعید مقررہ داخل دولتخانہ ہوا اور بازارون مین بطریق عادت کے واسطے جشن نوروز کے سامان عمدہ دیکھتا اور روشنی کی طیاری کی اور جو ایام سیر اور شکار مین خواجہ جہان کو حکم ہوا تھا کہ بیچ محل کے ایک عمارت تیار کرے کہ قابل سیر نشست کے ہو اسواسطے خواجہ شائستہ ایہ نے اس قسم کی عمارت عالیشان مع نقاشی اور تصویرات کے تین مہینے مین تیار اور پوری کی تھی مین گذرا وہ عمارت بہشت آئین مین داخل ہوا اور اوس مکان کے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا اور ساتھ تعریف اور تحسین بہت کے خواجہ جہان نے سربلندی پائی اور جو پیشکشین کہ وہان مرتب کی تھین نظر اشرف مین گذرانین اور بعض اوس سے

پسند خاطر ہوئین باقی اوسکو بخشین	

چھٹا جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

دوشنبہ ۶ محرم سنہ ایکہزار بیس ہجری مطابق یکم فروردی کو دو گھڑی چالیس پل دن چڑھے آفتاب نے برج شرف سے برج حمل مین آیا مینے او سیوقت جشن نوروزی ترتیب دیکر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا امرا اور تمام ملازمین درگاہ نے سعادت کورنش کی پائی تسلیمات مبارکبادی کی بجالائے اور پیشکش ملازمین درگاہ مثل میران صدر جہان اور عبداللہ خان فیروز جنگ اور جہانگیر قلیخان کی نظر سے گذرین اور بعدہ کے روز تھوین تاریخ محرم کو تحفہ راجہ کلیان کا کہ بنگالہ سے بھیجا تھا نظر سے گذرا نوین ماہ مذکور کو جمعیت کے روز شجاعت خان اور بیٹے منصب دار کہ حسب طلب وکن سے آئے تھے حاضر ملازمت ہوے خنجر جڑاؤ ورزاق وردی اور ہر یک کو بخشا اور اوٹھین دونونین پیشکش نوروزی مرتضی خانکی نظر سے گذری بہت چیزین ہر قسم کی اور ہر جنس سے ترتیب دی تھین مینے سبکو دیکھا اور جو کچھ جواہر بھاری قیمت اور اسباب ظروف نفیس اور ہاتھی اور گھوڑے سے پسند آیا لیکر باقی واپس کیا اور جڑاؤ خنجر ابوالفتح دکھنی کو اوتین ہزار روپیہ میر عبداللہ کو اور ایک گھوڑا احراق حکیم خان کو مرحمت کیا اور شجاعت خان کو اسواسطے وکن سے طلب کیا تھا اوسے بنگالے مین نزدیک اسلام خان کے بھیجون کہ درحقیقت قائم مقام اوسکے ہوے اس واسطے منصب اوسکا کہ ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار تھے اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کرکے اوسکو خدمت صوبہ مذکور کی حوالہ کی اور خواجہ ابوالحسن نے دو لعل اور ایک موتی اور دو نگ انگشتری نظر گذرانی ایرج پسر خانخانان کو خنجر جڑاؤ مرحمت کیا منصب خرم کا ہشت ہزاری ذات اور پنجہزار سوار تھے دو ہزار اور زیادہ کیے خواجہ جہان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور ہزار سوار رکھتا تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اور زیادہ کیے چوبیسوین محرم اٹھارہوین فروردین کو کہ روز بزرگ تھا یادگار علی سلطان ایلچی شاہ عباس دارا کے ایران کے نے کہ واسطے تعزیت حضرت عرش آشیانی اور مبارکبادی جلوس میرے کے آیا تھا سعادت ملازمت کی پائی اور تحفہ نفیس ہر جنس کے اور عمدہ گھوڑے مع خط کے کہ میرے برادر شاہ عباس نے بھیجے تھے نظر عالی مین گذرانے اوسی روز خلعت اور تیس ہزار روپے کہ عجاب ولایت کے ہزار تومان ہوتے ہین اوسکو مرحمت کیے اور وہ خط مبارکبادی جلوس و پرسش واقعہ والد ماجد اس حسن اخلاق اور رعایات آداب یگانگی مین تحریر تھا کہ مینے خوش ہوکر نقل اوسکی بجنسہ اس کتاب مین درج کی

ترجمہ بلفظہ خط شاہ عباس کا

جب تک کہ نسیم سحاب فیض ربانی اور قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخشنے والی حدائق ابداع اور اختراع کے ہون ہمیشہ گلشن سلطنت اور جہانبانی اور چمن زار ابہت اور کامرانی اعلی حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان وقار شہریار نامدار سپہر اقتدار خدیو جہانگیر کشور کشا خسرو اسکندر شکوہ دارا لواسند نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سریر اقلیم دولت و اقبال زینت افزاے ریاض کامرانی چمن آراے گلشن صاحبقرانی چہرہ کشای جمال جہانبانی مبین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بینش فہرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی کندہ بخش ہمت بلند سعادت افزاے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار سایہ عاطفت آفریدگار رجباہ اہنج سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ جو بسایہ عنایت الہی و چشمہ سار مرحمت نامتناہی سے سرسبز ہوکر ساحت اقدس مساحت اوسکے آسیب خشک سالی عین الکمال سے ہمیشہ محروس اور محفوظ رہے حقیقت شوق اور محبت اور کیفیت خلت اور مودت کی تحریر پذیر نہین ہمہ ع قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز پڑ اگرچہ صورت مین بعد مسافت مانع دریافت کعبہ مقصود کی ہے لیکن قبلہ ہمت والا نہمت نسبت معنوی کا قرب باطنی ہے الحمدللہ کہ بسبب اتحاد ذاتی کے یہ نیاز مند درگاہ ذوالجلال کا اور وہ نہال بوستان ابہت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتے ہین کہ بعد مکانی اور دوری

صوری جسمانی مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نہیں اور بباعث اس کیمیتی کے گرد ملال کی اوپر آئینہ خاطر خورشید تمثال کے
نہ بیٹھے کے عکس پذیر جمال اوس مظہر کمال کا ہو اور مدام دماغ روح ساتھ خوشبویوں خلت وداد اور نسیم عنبر شمیم محبت اور اتحاد سے معطر ہو کر
مونست روحانی اور موصلت جاودانی سے رنگ دور کرنے والا دوستی کا ہو ؎ ہمنشیں بخیال تو آسودہ دلم پر کین وصالست کہ دیدنے
غم ہجرانش نیست پاہ احمد اللہ تعالے و تقدس کہ نہال آرزوی دوستان حقیقی کا ثمرہ مقصود سے بارور ہوا اور جو شاہد کہ کسالہا سال سے پردہ
خفا میں مستور تھا تصرف اور ابتہال سے بارگاہ واہب متعال میں مقصود اوسکی جلوہ گری مسئول تھی اب باحسن وجوہ حجلہ غیب سے اوسنے
ظہور میں آکر پرتو جمال اپنا ساحت آمال خستہ حال منظورن پر ڈالا اور اوپر تخت ہمایون سریر سلطنت ابد مقرون کے بغل گیر اوس انجمن آرائے
بادشاہی اور زینت افزای سریر شاہنشاہی سے ہوا اور لوائے جہان کشائی خلافت اور شہریاری اور چتر فلک نرسائی سعادت و جہانداری
اوس نخبت بخش افسر اورنگ اور عقدہ کشای دانش و فرہنگ سنے سایہ عدلت اور مرحمت کا اہل عالم کے سروں پر ڈالا امید ہو کہ اللہ تعالے
جوامید بخشندہ دانا جہان کا ہو اس جلوس میمنت مانوس اوس خجستہ طالع ہمایون بخت کو کہ فرزند ذکا اور فرزانہ تخت ہو سبب مبارک
اور میمون اور فرخندہ اور ہمایون کرے اور ہمیشہ اسباب سلطنت اور جہانبانی اور موجبات شمت اور کامرانی بیچ تزائد اور تضاعف
کے ہون قدیم سے آئین وداد اور روش اتحاد کہ درمیان آبا اور اجداد کے منعقد ہوا ہو اور تازہ درمیان اس مخلص محبت گزین اور اوس
معدلت آئین کے قرار پایا ہو مقتضی اوس بات کا ہوا کہ جو مژدہ جلوس اوس جانشین گوگانی اور وارث افسر صاحبقرانی کا اس ملک
مین پہونچا تو ایک شخص کہ محرمان حریم حضرت سے ببیل تعجیل مقرر کرکے واسطے مراسم تہنیت کے روانہ کرنا چاہیے ایکین جو مہم آذربایجان اور تسخیر
ولایت شروان کے درپیش تھی اور جب تک خاطر مہر آگین مہمات ولایت مذکورہ سے جمع نہین ہوئی تو لوازم اطراف مستقر سلطنت کے میسر نہوا سوائے
لوازم اس امر خطیر مین تاخیر اور تقصیر واقع ہوئی ہرچند رسوم و عادات ظاہری کو نزدیک ارباب دانش اور بینش کے کچھ اعتبار نہین لیکن
بالکل موقوف اوسکی ظاہر مین پیچ نظر کوتاہ بینون کے کہ سوا امور ظاہری کے نہین دیکھتے حقیقت مین ہمرک دوستی کا ہو بواسطہ ان مہم جستہ
فرجام مین کہ خدام ملا بکف احترام مہمات اوس ولایت گئی ہوئی سے موافق مدعا اصحاب کے فارغ ہوے اور خاطر بالکل اوسطرف سے
جمع ہوئی تو طرف دارالسلطنت اصفہان کے کہ مقر سلطنت تہ نزول اجلال کا واقع ہوا اوسوقت امارت شعار کامل الاخلاص و اتم
الاعتقاد کمال الدین یادگار علی کو کہ باپ دادا سے زمرہ بندگان کعبہ اور صوفیان صافی طویت اس خاندان سے ہمراہ روانہ اوس درگاہ
سپہر اور بارگاہ اعلے کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کورنش اور تسلیم کے اور پانے شرف تقبیل اور تسلیم بساط عزت کے اوراد اذکار تے
لوازم ستایش اور تہنیت کے رخصت مراجعت کی لیکر اخبار و سرت آثار سلامتی ذات ملائک صفات اور صحت مزاج وملایم خورشید اہتزاج
سے خوشی زائد کرنیوالا خاطر اس مخلص خیرخواہ کا ہوا امید ہو کہ ہمیشہ درخت محبت اور وداد مورونی اور کتبسی کا اور باغ خلت اور اتحاد صوری
اور معنوی کا بسبب حاصل کرنے تازگی کے اثمار موالات سے اور بہنے نہرون مصادقات سے نہایت تر و تازگی قبول کرنے والا ہو اور پہونچنے
والا کمال نشو و نما کے ساتھ روانہ کرنے خطوط اور وکلا کے کہ حقیقت مین مجالست روحانی کی محرک سلسلہ یگانگی اور رفع غائلہ بیگانگی کے
ہوتے ہین اور روابط معنوی کو الفت ظاہری سے ملا کر واسطے پورا کرنے کامون کے ممنون باعین حق سبحانہ تعالی اوس زبدہ
خاندان جاہ و جلال اور خلاصہ دودمان ہیبت و اقبال کو تائیدات غیب المغیب مین موئید رکھے فقط یہان تک میرے بھائی شاہ عباس
کے خط کا مضمون ہی اور جو اکثر امرا سلطان مراد اور آنیوالے برادران مرحوم میرے کا جو میرے پدر بزرگوار کے سامنے راہی فردوس بین
کے ہوے تھے باسامہ مختلف ذکر کیا کرتے تھے اسواسطے سینے حکم دیا کہ ایک کو شہزادہ مغفور اور دوسرے کو شہزادہ مرحوم کہا کرین
اعتماد الدولہ اور عبدالرزاق معموری منصب والا ان ہزار و پانصدی کو منصب ہزار و ہشتصدی سے سرفراز کیا اور اوپر سوار انکی علم جاری

برادر اسلام خان کے دو سو اور پچاس سوار زیادہ کیے ایسے بڑے بیٹے خانخانان کو کہ خانزاد قابل مستعد تھا خطاب شاہ نواز خان کا اور سعد اللہ پسر سعید خان کو لقب نوازش خانی سے سربلندی بخشی وقت جلوس کے مین نے ونون روپے و اشرفی اور گزون کو تھوڑا زیادہ کیا تھا جنانچہ تین رتی اوپر اشرفی اور روپیہ کے زیادتی ہوئی تھی اب کہ لوگون نے عرض کیا کہ لین دین مین آرام خلق اللہ کا اور ان سابق تین ہی جو تمامی باتون مین آرام اور آسودگی خلق اللہ کی منظور رکھتا ہون حکم کیا کہ تا بیخ گیارہوین اردی بہشت سنہ چھ سے سب تمکسالون ممالک محروسہ مین ایشرتی اور روپے کو باوزان سابق ضرب کرین جو پہلے سکے تاریخ دوسری ماہ صفر روز شنبہ سنہ ۲۰ اکیسوان اردیبہشت کو احداد بدنہاد نے سنا کہ کابل سردار صاحب وجود سے خالی ہوا و خانزمان کابل مین نہین ہی اور مغل الملک تھوڑے ملازمین سے کابل مین ہی تو فرصت کو غنیمت جان کر ساتھ سواروں اور پیادون بہت کے غافل و بیخبر کابل مین پہونچا اور مغل الملک نے ساتھ انداز قوت اور حالت اپنے کے تھوڑا سا تردد کیا کابلی اور رہنے والے شہر کے اور جماعت تنزلباش نے گلیون کی کوچہ بندی کر کے اپنے گھرون کو مضبوط کیا تھوڑے پٹھان جمع ہو کر گلیون اور بازار کیطرف سے آئے آدمیون نے چھتون اور اپنے گھرون سے اون اسپاہ بختون کی ایک بڑی جماعت کو تیرون اور بندوقون سے قتل کیا جب بار کی سردار جلیل القدر انکا مع قریب اسی آدمیون کے مارا گیا تب سمجھے کہ شاید کچھ لوگ جمع ہو کر نکلنے کی راہ بند کر لیوین سب گھبرا کر دو سو گھوڑے شہر سے پکڑ کر بھاگے نادعلی میدانی نے کہ منضم لشکر سے اوسی دن کے آخر مین کابل مین آکر تھوڑی دور اونکا تعاقب کیا چونکہ فیصلہ ہو گیا تھا و جمعیت اوسکی کم تھی لاچار لوٹ آیا مہینے اوسکی اس سعی پر کہ سر واقعہ پر چلا آیا اور پہنچا کیا اور مغل الملک کی کوشش پر کہ شہر مین کمی تھی اون دنون کو منصب زیادتی سے سرفراز کیا نادعلی کو کہ ہزاری منصب تھا ڈیڑھ ہزاری کیا اور مغل الملک کو ڈیڑھ ہزاری تھا ایک ہزار اور آٹھ سو کا منصب دار ہوا پھر جب مجکو ظاہر ہوا کہ کابلی اور خانزمان دن ٹالتے ہین اور مدارک احداد بدنہاد کا دراز ہوا تو مہینے چاہا کہ خانخانان کو جو خانہ نشین اور بیکار تھا مع اوسکے لشکر کون کے اس صفحہ پر متقرر کرون لیکن قبل اسکے انھین روزون مین قلیچ خان بموجب فرمان میرے پنجاب سے آچکا تھا اور خانخانان کی تقرری واسطے بندوبست احداد کے سنکر اوسے ایسا مالا مال ہوا کہ خود طالب اس خدمت کا ہوا تب مہینے حکم دیا کہ صوبہ دار پنجاب کا مرتضیٰ خان کو کرین اور خانخانان خانہ نشین رہے اور قلیچ خان کو منصب شش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار کا دیکر حکومت کابل پر واسطے دفع احداد بدنہاد کے اور کوہستانی چوروں کے روانہ کیا تا وہان کے مفسدون کا بندوبست کر کے بیخ و بنیاد سے اونکو اکھاڑے اور خانخانان کی صوبہ آگرہ صرکار تفویض و کالپی سے تنخواہ و جاگیر مقرر کر کے اوسکو حکم دیا کہ متمردان اوس نواح کو سزا دیوے اور رخصت کے وقت ہر ایک کو خلعت خاصہ اور سرپیچ و فیل خاص انعام مین و کیر روانہ کیا اور انھین دونون بجنس اخلاص اور قدامت خدمت کے اعتماد الدولہ کو منصب دو ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچہزار روپیہ بطریق انعام عنایت کیے اور مہابت خان کو کہ واسطے لیجانے سامان ضروری لشکر دکن اور ہدایت اور اہ نمائی اتفاق اور یکدلی وہان کے امرا کے مہینے بھیجا تھا بارہوین ماہ تیر مطابق اکیسوین ربیع الثانی کو لوٹ آیا اور آگرہ مین سعادت ملازمت حاصل کی اور چونکہ سلام خان کی عرضی سے ظاہر ہوا کہ عنایت خان بنگالہ مین اچھی خدمت اور نوکری بجا لایا ہی اوسکے مین نے اوسکا منصب بانصد سے اور زیادہ کر کے مع اصل و اضافہ کے دو ہزاری کیا اور راجہ کلیان کے منصب پر کہ وہ بھی صوبہ بنگالہ مین مقرر تھا بانصدی ذات اور تین سو سوار اور بڑھائے کہ کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار ہو جاوین ہاشم خان کو کہ اوڑیسہ مین تھا حکومت کشمیر کی عنایت کی اور اوسکے چچا خواجگی محمد حسین کو پہلے کشمیر کیطرف روانہ کیا کہ اوسکے آنے تک کاروبار اوس ملک کا کرتا رہے میرے باپ کے عہد مین اسکے باپ محمد قاسم نے کشمیر کو لیکر داخل ممالک محروسہ کیا تھا چین قلیچ نے کہ ارشد اولاد سے قلیچ خان کے ہی صوبہ کابل سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی چونسیت خانہ زادی اوسکی ساتھ جوہر ذاتی کے

زیادتی اوزان اوردام کی

فتنہ احداد بدنہاد کابل

جمع تھے اسواسطے اوسکو خطاب خانی سے سربلند کیا اور حسب التماس اوسکے باپ کے بشرط بجا آوری خدمت تیراہ کے پانصدی ذات اور تین سو سوار اوسکے اگلے منصب پر بیسنے زیادہ کیے اور چودھوین مراد کو بنظر قدامت اور خلاصندی اور کاردانی کے اعتماد الدولہ کو اوپر منصب عالی وزارت کے تمام ممالک محروسہ مین سربلندی دی اور اوسیدن ایک خنجر مرصع یادگار علی ایلچی دارای ایران کو عنایت کیا اور عبداللہ خان کہ افسر لشکر کا واسطے سرکوبی باغا مقہور کے ہوا تھا چونکہ اوسنے اس بات کی ذمہ داری کی کہ گجرات کو بشرف سے مین ولایت دکن مین چلا جاؤن گا اسواسطے اوسکو صاحب صوبہ اوس ملک کا کرکے راجہ باسو کو اوسکی جگہ سردار لشکر بانا مقہور کا کیا اور پانسو سوار اوسکے اگلے منصب پر زیادہ کیے اور صوبہ گجرات کی عوض صوبہ مالوہ خان اعظم کو عنایت کیا اور چار لاکھ روپیہ واسطے سامان و سرانجام لشکر ہمراہی عبداللہ خان کے کہ راہ ناسک سے قریب ملک دکن کے معین ہوا تھا بھیجے گئے صفدر خان مع بھائیونکے صوبہ بہار سے آکر آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور غلامان بادشاہی سے ایک نے عجیب و غریب کام تصویر کا دکھایا کہ برابر فندق کے چھلکے پر چار مجلسین ہاتھی دانت سے تراش کر بنائی تھین اول مجلس کشتی گیرونکی کہ دو آدمی کشتی کرتے ہین اور ایک نیزہ ہاتھ مین لیے کھڑا ہی اور ایک بڑا تھپر ہاتھ مین لیے ہوے ہی اور ایک ہاتھ زمین پر رکھے بیٹھا ہی اور اوسکے آگے ایک چوب اور کمان اور چند تیر تراش بنائے تھے اور دوسری مجلس مین ایک تخت بنایا تھا اور اوسپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھے ہوے تکیہ پشت سے لگا کر اوس تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور پانچ خدمتگار گردوپیش اوسکے کھڑے کیے تھے اور اوس تخت پر ایک شاخ درخت کا سا ڈالا تھا تیسری مجلس مین کام نٹون کا بنایا تھا ایک لکڑی کھڑی کرکے تین رسیان اوسمین باندھی تھین اور ایک نٹ اوسپر سیدھا پاؤن اولٹے ہاتھ سے پیچھے سر سے پکڑے ایک پاؤن سے کھڑا ہی اور ایک بکری اوس لکڑی کھڑی کی تھی اور ایک شخص ڈھول گردن مین ڈالے بجا رہا ہی اور ایک آدمی ہاتھ اوپر کیے کھڑا ہی رسیون کیطرف دیکھتا ہوا اور پانچ آدمی اور وہان کھڑے ہین کہ اون مین سے ایک کے ہاتھ مین لکڑی ہی اور چوتھی مجلس مین ایک درخت بنایا تھا اور اوسکے نیچے تصویر حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی بنائی تھی اور ایک شخص آپکے قدمون پر سر رکھے ہوے ہی اور ایک بوڑھا آدمی آپسے باتین کر رہا ہی اور چار آدمی اور کھڑے ہوے ہین جو اسطرح کا کام عمدہ بنایا تھا مہینے اوسکو انعام اور زیادتی علوفہ سے سرفراز کیا اور مرزا حسین کہ مین نے اوسکو دکن سے بلوایا تھا تیسرین یا چوتھے اوسنے آکر ملازمت حاصل کی اور صفدر خان کو اضافہ منصب سے سرفراز کیا اور لشکر بانا مقہور کی کمک پر مقرر فرمایا جو عبداللہ خان فیروز جنگ نے ارادہ کیا تھا کہ راہ ناسک سے نزدیک ملک دکن مین آوے اسواسطے میرے دل مین آیا تھا کہ راماس کچھوا ہہ کو کہ بندگان باخلاص سے میرے والد مرحوم کے ہی عبداللہ کے ساتھ مقرر کرون کہ ہر جگہ اوسکے ہمراہ رہے اور اوسکو نیچوے کہ تہور اور شتابی بے وقت کرے اسواسطے اوسکو اچھی رعایتون سے سرفراز کرکے خطاب راجگی سے کہ اوسکے گمان مین تھا ممتاز کرکے نقارہ بھی عنایت کیا اور قلعہ رنتھنبور کو کہ ہندوستانی مشہور قلعے سے ہی اوسے راماس کچھوا ہہ کو دیکر خلعت فاخرہ اور ہاتھی دیکر رخصت کیا اور خواجہ ابوالحسن کو کہ دیوانی کل سے موقوف ہوا تھا صوبہ داری دکن پر بلحاظ اسکے کہ میرے بھائی مرحوم کے ساتھ مدتون وہان رہا تھا تعین مقرر فرمایا اور ابوالحسن بسبب اعتماد الدولہ کو خطاب اعتقاد خانی سے سرفراز کیا اور معظم خان کے لڑکون کو منصب لائق دیکر بنگالہ مین اسلام خان کے پاس بھیجا اور راجہ کلیان کو سردار اوڑیسہ کا اسلام خان کی تجویز سے کیا اور اوسکو اضافہ دو صدی ذات و سوار سے سرفراز کیا اور چار ہزار روپے شجاعت خان دکھنی کو عنایت کیے اور ابان کی ساتوین تاریخ بیع الثانی بسپرد رانا کے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی ان دنون مین بسبب شورش اور ہرج مرج کے کہ ولایت ماوراء النہر مین واقع ہوا تھا بہت سرا اور سپاہی قوم اوزبک کے مثل حسین بے اور پہلوان بابا اور نورس بے درمن اور برم بے وغیرہ میری درگاہ مین متعین ہوکر ملازم

ہوے ہر ایک کو خلعت اور نقد اور اسپ اور منصب اور جاگیر سے سینے سرفراز کیا اور دوسری تاریخ آذر کی ہاشم خان بنگالہ سے آکر سعادت آستانہ بوسی سے شرف ہوا اپنے لاکھ روپیہ پیشکش واسطے لشکر فیروزی اثر دکن کے کوتلب داری عبداللہ خان مقرر ہوا تھا بدست روپ خواص اور شیخ انبیا کے احمد آباد گجرات مین بھیجے اور غرہ دی کو مین بقصد شکار موضع سونگر مین کہ میری شکارگاہ مقرر ہے متوجہ ہوا ہائیس ہرن وہان شکار کے ہوا ویز سے سولہ ہرن خود مینے شکار کیے تھے اور چھ کو شاہزادہ خورم نے دو دن رات مین وہان ہاوار اتوار کی رات وہان سے بخیر و خوبی شہر مین آیا الحمد للہ رات یہ بیت میرے دل مین آئی ؎ بود آسمان تا سہر پرنور ہمباد ہمکس او از چتر شد دور باد اور چوتھیون او قصہ خوانون کو مینے حکم دیا کہ وقت سلام او صلوۃ بھیجنے مین اور قصہ کہنے کی ابتدا اس شعر سے کیا کرین اور اب اسطرح ہوتا ہے تسیری ماہ دی کو شنبہ کے دن خدمت شیخ خان اعظم کی ہوپچی کہ عادل خان بیجاپوری اپنی تقصیرون سے پشیمان ہوکر بندگی اور دولت خواہی مین زیادہ سب سے سرگرم ہے اور چودھوین دی کو مطابق سلخ شوال کے ہاشم خان طرف کشمیر کے رخصت ہوا اور یادگار علی ایلچی ایران کو فرغل خاصہ سینے عنایت کیا اور اعتقاد خان کو اپنی ایک تلوار خاص سرانداز نامہ بخشی اور شادمان ولد خان اعظم کو خطاب شادمان خانی کا دیکر منصب اوسکا اصل و اضافہ سے پانصدی ذات اور پانسو سوار مقرر ہوے اور نشان سے سرفراز ہوا اور سردار خان برادر عبداللہ خان فیروز جنگ و دار سلا خان بی اوزبک حسب سیستان کی اوسکے تفویض تھی سبکو مینے نشان عنایت کیے اور سینے خاص چوہرن آہو کے تھے حکم کیا کہ انکے چمڑے کی جانمازین ہنوا کر دیوان خاص و عام مین بچھاوین کہ لوگ اوسپر نمازین پڑھا کرین اور میر عدل اور قاضی کو کہ مدار علیہ امورات شرعیہ کے ہین بواسطہ رعایت عزت شرع کے حکم کیا کہ مجکو زمین بوس ہو مشابہ سجدہ کے نہ کیا کرین اور پنجشنبہ کو بائیسوین تاریخ دی کے پھر سونگر کیطرف شکار کو متوجہ ہوا چونکہ وہان ہرن بہت جمع تھے اسواسطے خواجہ جہان کو نصیحت کیا کہ گھیر کر اون سبکو میرے خیمون کیطرف لاوین ڈیڑھ کوس خیمہ شاہی تھا جب شکار بہت گھیرے مین آیا ہی تو اوس طرف متوجہ ہوکر جمعہ کے دن مینے شکار شروع کیا اور آیندہ جمعرات تک ہر روز بیگیات کے ساتھ اوس گھیرے مین جتنے شکار جاہتا مارتا تھا بعضے زندہ پکڑے جاتے تھے اور بعضے بندوق و تیر سے مارے جاتے تھے اتوار اور جمعرات کو کہ مین بندوق جانور پر نہین مارتا ہون اسواسطے ان دنون مین زندہ پکڑتے تھے غرض اس ہفتے مین نوسو سترہ نر و مادہ شکار ہوے اونمین سے چھ سو اکتالیس ہرن نر و مادہ زندہ گرفتار ہوے چار سو چار تحویل کورانہ کیے کہ وہان کے کرنے مین انکو چھوڑ دین اور چوراسی کو اون مین سے حکم کیا کہ انکی ناکون مین نتھین چاندی کی ڈالکر اوسی زمین مین آزاد کرین اور دو سو تیرہ ہرن کہ تیر و بندوق جنبیتے مارے گئے تھے ہر روز انکو بیگیات اور خادمان محل مین اور باقی امرا اور بندگان شاہی کو تقسیم کیے اور جب مین شکار کرنے سے تھک گیا تو سب لوگون کو فرمایا کہ شکارگاہ مین جاکر باقیون کو مارین اور خود بدولت مع اخیر روز ماہ شہر کو ہوا اور یکم بہمن مطابق ستر ہوین ذیقعدہ کو مینے حکم دیا کہ مالک محروسہ کے بڑے شہرون مین مثل آگرہ و احمد آباد و لاہور اور اگرہ اور دہلی وغیرہ کے لنگر خانے واسطے فقرا کے بناوین جب بڑے شہر تیس شمار ہوے اونمین سے چھ جگہ اول سے لنگر خانے تھے اور چھ بیس مین اب جاری کرنے کا حکم دیا اور چوتھی تاریخ جسمین کی نہراری منصب راجہ نرسنگھ دیو پرا ضافہ کیا کہ سب چار نہراری ذات اور دو ہزار سوار ہو جاوین اور تلوار خاص اوسکو مرحمت کی اور دوسری خاص تلوار شاہنامہ شاہ نواز خان کو عنایت کی سولہوین ماہ اسفندار کو مبلغ ازمان پسر مرزا شاہرخ کا لشکر کا معتمد پر افسر مقرر ہوا اور اوسکے ہاتھ راجہ باسو کے واسطے سینے ایک تلوار بھیجی اور جب مینے مکرر سنا کہ امرا سرحد کے بعضے مقدمات کو کہ اونکے غیر مناسب ہے عمل مین لاتے ہین اور محاظ شرع و تورہ کا نہین کرتے اسواسطے مینے نجیبون کو فرمایا کہ فرمان امرای سرحد کو تحریر کرین کہ پھر ترتیب ایسے کامون کے جو خاص لائق بادشاہون کے ہین نہ دیویں

فی لنگر خانہ بادشاہی واسطے غربا کے

فی آئین حضرت جہانگیری

اول یہ کہ جھروکے مین نہ بیٹھا کرین اور امرا اور سرداروں سے جو مقرر اونکی کمک کو ہین تکلیف چوکی اور تسلیم کی نکرین لوہا تھی نہ اڑایا کرین اور سیاست کیواسطے انکھین نہ پھوڑا کرین اونکے کان ناک نہ کاٹین اور بزرگ کسیکو مسلمان نکرین اور اپنے نوکرون کو خطاب نہ دیا کرین اور

نوکران شاہی سے کورنش اور تسلیم نلیا کرین اور گویون کو موافق معمول دربار شاہی کے چوکی پر متعین کرین اور سواری ہو وقت نقارہ بجواوین اور ہاتھی گھوڑے جو لوگون کو دین خواہ وہ ملازم شاہی ہون خواہ نوکر انکے تو جلوا و کجک انکے کندھون پر رکھوا کر سلام اونسے نلیا کرین اور اپنی سواریون مین ملازمان شاہی کو بیادہ نہ چلوایا کرین اور جو انکو لکھین مہر اوسکے اوپر نکرین اور ان سب پر کہ آئین ہمانگیری مشہور ہین ہمیشہ عمل کرتے رہین

جشن ساتوان نوروز کا جلوس مبارک سے

سنہ شنبہ غرہ فروردین کو ساتوین سال جلوس موافق سولوین محرم کے سنہ ایکہزار اکیس ہجری کو درمیان دار الخلافۃ اگرہ مین مجلس نوروز عالم افروز اور جشن عشرت اندوز کی مرتب ہوئی اور پنجشنبہ تیسری فروردین کو بعد گذرنے چار گھڑی کے کہ ساعت مقرر کی ہوئی نجومیون کی تھی مین تخت پر بیٹھیا اور موافق ہر سال کے حکم دیا کہ روز شرف آفتاب تک بازار آراستہ اور مجلس عشرت مرتب ہے خسرو بے اوزبک درمیان قوم اوزبک مین خسرو قمر بھی مشہور ہی انھین دنون مین آیا اور سعادت ملازمت حاصل کی چونکہ مرد معتبر ملک ماوراء النہر کا تھا اسواسطے اوسکو مینے بہت عنایتون سے سربلند کیا اور خلعت خاصہ دیا اور یادگار علی ایلچی ایران کو پندرہ ہزار روپے بطریق مدد خرچ کے عنایت کیے اور انھین دنون پیشکش افضل خان کی تیس ہاتھی اور اٹھارہ ٹاگن اونٹ تھان بنگالے کے اور چوب صندل اور نافہ مشک کے اور چوب عود اور باقی ہر طرح کی چیزین صوبہ بہار سے آئی تھین نظر شرف مین گذرین اور بعد اسکے پنتالیس گھوڑے اور دو شتر چینی اور خطائی اور چمڑے سمور کے اور باقی تحفہ کابل اور اوسطرف مین ملتے ہین پیشکش بھیجے ہوے خاندوران خان کے بھی ملاحظہ کیے اور باقی امیرون نے اپنے گھرون مین پیشکش آستہ کرکے کمال تکلفات کیے تھے موافق دستور سال کے ہر روز ایک ایک کی پیشکش کو ملاحظہ فرماتا تھا اون مین سے جو پسند خاطر ہوتی اوسکو لے لیتا اور باقی صاحب خانہ کو مرحمت کرتا اور تیرہوین فروردین کو مطابق اوقتیسوین محرم کی عرضداشت اسلام خانی آئی کہ تائید الٰہی اور برکت اقبال شاہی سے بنگالہ عثمان افغان کے فساد سے خالی ہوگیا حقیقت اس لڑائی کی بھی لکھی جائیگی چند خصوصیتین بنگالہ کی تحریر ہوتی ہین کہ بنگالہ ایک ملک ہی نہایت وسیع دوسری اقلیم مین طول اوسکا بند چاٹگام سے موضع کربی تک ساٹھ چار سو کوس تک اور عرض اوسکا شمالی پہاڑون سے ملک مدلن کے کنارے تک دو سو بیس کوس حاصل اوسکا تخمیناً سالانہ کرور دام ہوتے ہین اگلے حاکم بنگالہ کے ہمیشہ بیس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیدل رکھتے تھے اور ایکہزار ہاتھی اور چار پانچہزار کشتی نواڑے کی اور باقی سامان جنگ وغیرہ کا اونکے یہان رہتا تھا شیر خان اور سلیم خان کے وقت سے یہ ملک پٹھانون کے پاس رہا جب ملک ہندوستان میرے والد کی حکومت سے مزین ہوا تو اونھون نے افواج قاہرہ اوس ملک کیطرف روانہ کی اور بہت مدت تک اوس طرف توجہ فرمائی تب بسعی وکوشش اولیای دولت قاہرہ کے خانجہان نے داؤد کرانی وہان کے حاکم آخر کو مارا اور اوسکا لشکر متفرق ہوا اوسدن سے یہ ملک میرے نوکرون کے تصرف مین آیا اور اب تک کچھ پٹھان اوسکی اطراف مین رہ گئے تھے اور دور دور کے مقام عہدہ اونکے تصرف مین تھے لیکن رفتہ رفتہ وہ بھی ہماری فوجون سے عاجز ہوے اور تمام ملک ہمارے تصرف مین آیا اور جب بندوبست تمام ملک کا اللہ تعالے کی عنایت سے متعلق میری ذات سے ہوا تو مین نے اول سال جلوس مین راجہ مانسنگھ کو کہ وہان کی حکومت پر مقرر تھا اپنے پاس بلالیا اور قطب الدین خان کوکلتاش کو کہ میرے امیرون مین ممتاز تھا اوسکی جگہہ بنگالہ مین بھیجا لیکن وہ وہان پہونچکر چند روز مین ایک مفسد کے ہاتھ سے کہ اوس ملک مین متعین تھا شہید ہوا اور وہ نمک حرام بھی سزا مین مارا گیا پھر سیف خان جہانگیر قلیچ خان کو کہ صاحب صوبہ اور جاگیردار ملک بہار کا تھا بسبب نزدیک ہونے کے منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کرکے حکم دیا کہ بنگالہ مین جاکر وہان کا حاکم رہے اور اسلام خان کو جو اگرہ مین تھا صوبہ بہار مین بھیجا کہ اوس ملک کو اپنی جاگیر مین رکھے تھوڑی مدت تک جہانگیر قلیچ خان حاکم بنگالہ رہا لیکن خرابی آب وہوا سے کمال بیمار ہوکر وفات پائی جب مینے لاہور مین حال اوسکی وفات کا سنا تو اسلام خان کے نام فرمان لکھا کہ صوبہ بہار کو افضل خان کے

بیان بنگالہ

ساتھ کرور دام کہ ہر سال بنگالہ سے آتے ہین کرور پیسہ ایک لاکھ روپے اور ہر سال پیشکش اور جب ملک اور تمام ملک مین داخل ہوا حساب مع اوسکی آمدنی خرچ

سپرد کرکے محمود جلد تر روانہ بنگالا کیا ہوا ویسی بڑی خدمت اوسکو دینے سے بسبب اوسکی کم عمری کے اکثر لوگون نے باتین کین لیکن جوہر ذاتی اور استعداد اصلی اوسکی جو میری نظر مین تھی اسواسطے خود دینے اپنی فکر سے اوسکو اس خدمت پر مقرر کیا بحسب اتفاق اوسنے امورات اوس ملک کے ایسے خوب سرانجام دیے کہ ابتدا عمل سے آج تک کسی نے وہان کا ایسا بندوبست نکیا تھا اور چھ سمہ عمدہ کامون مین سے اوسکے ایک دفع کرنا عثمان خان کا ہے کہ اوسنے میرے والد مرحوم کے وقت مین کئی بار فوج شاہی سے مقابلہ کیا تھا اور آج تک نکالا گیا اندنون کہ اسلام خان نے موضع ڈھاکہ کو اپنا مقام کاوکیا تھا اور ادھر کے زمینداروں کے بندوبست پر متوجہ ہوا تو اوسکے دلمین آیا کہ کچھ فوج عثمان خان کے ملک کو روانکرنا چاہیے اگر اطاعت بادشاہ کی قبول کرے تو بہتر ورنہ اور مخالفون کی طرح اوسکو بھی سزا دیجاوے اور چونکہ شجاعت خان اور حسین دونون اسلام خان کے پاس پہونچ گیا تھا تو قرعہ سرداری اس لشکر کا اوسکے نام نکلا اور چند نامی مثل کشور خان اور افتخار خان اور سید دلاور بارہہ اور شیخ اچھے بھتیجا مقرب خان کا اور معتمد خان اور لڑکے مظفر خان کے اور اہتمام خان وغیرہ کو معتدان شاہی سے مین اور اپنے لوگون مین سے بھی ایک جماعت اونکے ہمراہ کردی اور نیک ساعت مین اس لشکر کو اوسطرف روانہ کیا اور بیرقاسم بیسمز ارادر کو بخشی اور واقعہ نویس کیا اور چند زمینداروں کو بھی واسطے راہ بتلانے کے ہمراہ بھیجا غرض جب یہ فوج شاہی اوسکے ملک و قلعے کے قریب پہونچی تو اول کئی وکیل اوسکی فہمایش کو گئے کہ اوسکو واسطے اطاعت بادشاہ کے ہدایت کرین اور فساد سے باز رکھین لیکن چونکہ کمال غرور اوسکے دماغ مین سمایا ہوا تھا اور ہمیشہ بنگالہ اور دوسرے ملکون کا لینا اوسکے خیال مین تھا اسواسطے ہرگز اوسنے اونکی باتونکو نہ سنا اور مستعد جنگ کا ہوا اور ایسی جگہ واسطے لڑائی کے مقرر کی کہ وہان جھیل اور دلدل تھی یکشنبہ نوین محرم کو شجاعت خان نے بساعت نیک افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ مقرر پر کھڑے ہون عثمان خان نے اوسدن قرار جنگ دل مین نکیا تھا لیکن جب سنا کہ لشکر شاہی طیار ہوکر آیا ہے تو لاچار سوار ہوکر نالہ کے کنارے پر آیا اور اپنے سوار و پیادون کو برابر لشکر بادشاہی کے کھڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی اور ہر فوج اپنے سامنے کی فوج کیطرف بڑھی تو پہلے اوس مفسد نے اپنے مست ہاتھی کو بادشاہی ہراول فوج پر بڑھایا اور خوب لڑائی ہوئی ہراول کے سردارونمین سے سید اعظم بارہہ اور شیخ اچھے درجۂ شہادت کو پہونچے اور بہادر خان کے سردار افتخار خان نے بھی خوب بہادری کرکے حق نمک ادا کیا اور جان قربان کی اور اوسکے ہمراہی بھی ایسے لڑے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور اسیطرح سردار جرنغار بھی کشور خان داد مردمی کی دیکر فدا ہوا اور باوجودیکہ وہ بدبخت بھی بہت زخمی اور مارے گئے تھے لیکن وہ کم بخت یہ سمجھا کہ سردار ہراول اور افسر جرنغار اور جرنغار کے فوج شاہی سے مارے گئے ہین اور یہی ایک غول باقی اس خیال پر اپنے لوگون کا مرنا اور زخمی ہونا اوسپر بھاری نگذرا اور اوسی گرمی سے غول پر گرا اور ادھر بھائی بیٹے شجاعت خان کے اور باقی افسران فوج شاہی اونکو گھیرے ہوئے شیرون کی طرح عثمان خان کو جستجو کررہے تھے چنانچہ اسی تلاش مین اکثر شہید ہوے اور اکثرون نے بڑے بڑے زخم اوٹھائے اسی حال مین اوسنے اپنا پالا ہاتھی مست کمپیت نام شجاعت خان پر دوڑایا اوسنے برچھا اوٹھاکر اوس ہاتھی کے مارا لیکن ایسا مست ہاتھی تھا کہ اوس برچھے سے نروکا تو شجاعت خان نے تلوار نکالکر پڑ درپڑ اوسپر دو ہاتھ مارے وہ اوسکو بھی خیال مین نہ لایا تو شجاعت خان نے جدھر نکال دو جدھر اوسکے مارے وہ اوس سے بھی نروکا اور شجاعت خان کو مع گھوڑے کے گرادیا شجاعت خان نے گرتے وقت جہانگیر شاہ پکارکے کہا اور گھوڑے سے جدا ہوگیا اوسکے اردلی نے دو تلوارین ہاتھی کے اگلے پاؤن پر مارین کہ ہاتھی بیٹھ گیا پھر اردلی نے ہاتھی بان کو نیچے گرادیا پھر شجاعت خان نے پیادہ جمدھر سے ہاتھی کی سونڈ اور پیشانی کو اسقدر زخمی کیا کہ ہاتھی اوسکے وار سے چلاکر لوٹ گیا اور بسبب زخمون کے اپنی فوج مین جاگر گر پڑا اتنے مین شجاعت خان کا گھوڑا صحیح و سالم اوٹھکر کھڑا ہوا اور یہ اوسپر پھر سوار ہوگیا اتنے مین اون لوگون نے ایک ہاتھی ننگی اور شجاعت خان کے نشان بردار پر دوڑایا اور اوس نشان کو مع گھوڑے گرادیا شجاعت خان یہ دیکھکر دوڑتا ہوا آیا اور

ذکر اول حملہ عثمان خان کی بنگالہ پر

ذکر جنگ شجاعت خان با عثمان خان

نشان بردار کی تسلی کو پکارا کہ خبردار ست گھبرانا مین زندہ ہون اوسوقت نشان کے نیچے بہت بندگان شاہی حاضر تھے سب تیر و جمدھر اور شمشیر لیکر ہاتھی پر دوڑے اتنے مین شجاعت خان نے علمدار کو اوٹھایا اور دوسرا گھوڑہ منگوا کر سوار کیا پھر وہ نشان بلند کر کے اپنی جگہ کھڑا ہوا غرض اسی کشت وخون مین گولی بندوق کی عثمان خانکی پیشانی پر لگی اور ہرچند لوگون نے اوسکے مارنے والے کو ڈھونڈھا نہ پایا لیکن وہ بباعث اس زخم کے اوس تیزے سے باز رہا اور دو پہر تک اوسنے اپنے لوگون کو لڑائی کی ترغیب و تحریص دیکر میدان جنگ گرم رکھا بعد اوسکے وہ لوگ بھاگے اور فوج شاہی نے پیچھا کیا یہان تک کہ اونکو اونکے سنگر مین داخل کیا دشمنون نے اوسمین گھسکر مورچہ کو تیر و بندوق سے روکا اور بادشاہی لوگون کو اندر نہ جانے دیا لیکن ولی خان برادر عثمان خان اور مرزا اوسکے بیٹے نے مع اور یگانون کے عثمان خان کے زخم پر نظر کی تو جانا کہ یہ اس زخم سے نہ بچے گا اب اگر ہم بھاگ کر اپنے قلعے مین جاوین تو ان لوگون مین سے کوئی زندہ نہ رہیگا صلاح یہ ہے کہ ابھی اسی سنگر مین لڑتے رہین اور اخیر رات کو فرصت دیکھکر قلعے مین چلے جاوین غرض آدھی رات کو عثمان خان مرگیا اخیر شب کو اوسکی لاش لیکر وہ لوگ قلعے کیطرف روانہ ہوے اور سامان وغیرہ سب وہین چھوڑ اقرا و لون نے یہ خبر شجاعت خان کو دی دوشنبہ کے فجر کو سب دولتخواہان شاہی جمع ہوے اور یہ صلاح کی کہ انکا تعاقب کرو اور اونکو فرصت نہ لینے دو ولیکن بسبب ماندگی سیاہ اور کفن و دفن شہیدون اور غمخواری زخمیون کے تعاقب سے باز رہے اور اسی سوچ مین تھے کہ عبدالسلام معظم خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپچیون سے وہان پہونچا اور جب یہ لشکر تازہ اور مدد کو آگیا تو سب ملکر اون کے پیچھے چلے یہ خبر عثمان خان کے بھائی ولی نے کہ اوسکے بعد سرفتنہ ہوا تھا سنی کہ شجاعت خان مع ایک نئے تازہ لشکر کے کہ ابھی آیا ہے عنقریب آپہونچا اوسوقت اوسنے اپنا بچاو سوا عجز و انکسار اور اخلاص و مصلحت کے نہ دیکھا اور لوگون کے واسطے سے پیغام بھیجا کہ جو سرفتنہ تھا وہ تو اب ہم جو لوگ کہ باقی ماندہ مسلمان اور بندہ بادشاہی ہین اگر قول و قرار دو تو ہم اگر قصبے ملین اور بادشاہی بندگی مین حاضر رہین اور اپنے ہاتھی پیشکش کرین شجاعت خان اور معتقد خان نے کہ لڑائی مین عمدہ خدمتین کی تھین بصلاح اودولتخواہون کے مصلحت جانکر اونکو امان دی اور اقرار سے تسلی کی دوسرے دن ولی مع خویشان و قریبان عثمانخان کے آکر شجاعت خان اور باقی سرداروں سے ملا اور اونچاس ہاتھی پیشکش کیے شجاعت خان اور امراے شاہی کو یہ گمان ادھار مین کہ اوسکے تصرف مین تھا چھوڑکر خود مع ولی اور باقی افغانون کے چھٹی صفر کو دوشنبہ کے دن مع افواج قاہرہ جہانگیر نگر مین آئے اور اسلام خان سے ملے جب آگرہ مین یہ خبر خوشی کی اس بندہ درگاہ الٰہی نے سنی تو سجدۂ شکر بجا لایا اور اس فتح کو محض عنایت الٰہی سے جانا اور اس حسن خدمت پر اسلام خان کو شش ہزاری منصب سے سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زمان کا دیکر ہزاری ذات اور سوار اوسکے اگلے منصب پر بڑھایا اور دوسرے امیرونکو بھی موافق اونکے خدمت کے اضافہ اور رعایتون سے ممتاز کیا اور جب پہلے یہ خبر عثمانخان کے مارے جانیکی عوام مین مشہور ہوئی تھی تو اوسکے صدق و کذب اس خبر کے مینے فال دیوان مین لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی کے دیکھی تو یہ غزل نکلی ؎ دیدہ دریا کنم و صبر بصحرا فکنم ۔ اندرین کار دل خویش بدریا فگنم ۔ خورده ام تیر فلک باده بده تا مست ۔ عقده در بند کمر کس مجو از انگنم چونکہ یہ بیت مناسب مقام کے تھی تو مینے اوسی سے فال فتح کی لی بعد چند روز کے خبر آئی کہ عثمانخان تیر قضا سے مارا گیا اور سب ڈھونڈھا اوسکا قاتل معلوم نہوا اور سولہوین فروردین کو مقرب خان کہ سردار ان عمدہ اور محبوبان سرکار جہانگیر سے ہے منصب سہ ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سے سرفراز ہو بندر کھنپایت سے آیا اور سعادت ملازمت سے مشرف ہوا مینے اوسکو بجہت چند مصلحت کے حکم کیا تھا کہ بندر کووہ مین جاکر وہان کے حاکم و زمیری کو دیکھے اور وہان کی جو عمدہ چیزین دیکھے خاص ہمارے واسطے خرید لاوے اوسواسطے وہ کووہ کو گیا اور ایک مدت وہان رہ کر جو عمدہ چیز وہان دیکھی بے طمع زر قیمت منہ مانگی فرنگیون کو دے کر خرید لی جب وہان سے لوٹ کر آیا وہ سب چیزین

کئی مرتبے مین میری نظر سے گذرانین ہر طرح کے اوسمین تحفے تھے اور چند جانور اوسمین بہت عجیب و غریب تھے کہ مینے نہ دیکھے تھے بلکہ کوئی اونکا نام بھی نہین جانتا تھا حضرت فردوس مکانی نے ہر چند اپنے واقعات مین صورت اکثر جانورون کی لکھی ہی لیکن تصویر اونکی نہ بنوائی مینے جہانگیر نامے مین اُنکی تصویرین بھی نہ اوردین کہ جیسا سننے سے اونکے تعجب ہوتا ہی دیکھنے سے بھی حیرت ہوا ایک جانور اون مین مورنی سے بڑا تھا اور مور سے چھوٹا اور سستی مین اپنی دم کو طاؤس کیطرح کر لیتا ہی اور ناچتا ہی جو پنچ اور پاؤن اوسکے مرغی کے مشابہ ہین اور اوسکے سر و گردن پر ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہی سستی مین ایسا سرخ ہو جاتا ہی کہ گویا مرجان مین جڑا ہوا ہے اور تھوڑی دیر مین وہی جگہ سفید ہو جاتی ہی اور روئی کیطرح نظر آتی ہی طرفہ یہ ہی کہ سستی مین اوہ ٹکڑے گوشت کے جو مثل کلیجی مرغ کے ہین بقدر ایک بالشت کے سونڈ کیطرح لٹک آتے ہین اور پھر جب اوپر کھینچتا ہی تو بارہ نکلے کے سینگ کیطرح دو دو انگشت کھڑے ہوے نظر آتے ہین اور آنکھون کے کنارے ہمیشہ فیروزہ رنگ رہتے ہین کہ اونکا رنگ نہین بدلتا اور رنگ باقی پر دمکا مختلف دکھاتا ہی ہر مخالف طاؤس کے پرون کے اور ایک بندر عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ پانون اور سرگوش اوسکے مثل بندر کے اور منہ لومڑی کا سا اور آنکھین بازکی سی لیکن باز کی آنکھون سے بڑی اور سر سے دم تک ایک گز کا تھا بندر سے نیچا اور لومڑی سے اونچا بال بدن کے بٹیر کیطرح خاکستری رنگ کانون سے نتھنے تک سرخ دم آدھ گز سے کچھ بڑی بخلاف اور بندرون کے اوسکی دم بلی کی طرح گرہ دار تھی کبھی ہرن کے بچے کیطرح بولتا ہی غرض عجیب جانور ہی اور بنگلی جانورون سے جنگل بھرا رہتا ہی کسی سے نہین سنا کہ اوسنے گھر مین انڈے بچے دیے ہون میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہوے اور مینے جب اونکے نر و ماده کو بہت سے لیکر اکٹھا کھا تو انڈے دیے پھر مہینے مرغی کے تلے بچے نکلوائے اور دو سال مین جب اچھی بچون کے ہوے اور کچھ اوپر پچاس کے بڑھے لوگون نے اسکے کمال تعجب کیا اور کہنے لگے کہ ہنے ولایت مین بہت سعی کی لیکن اونکے بچے نہوے اور مین نے انھین دنون مین مہابت خان کے منصب پر ہزاری ذات اور پانسو سوار زیادہ کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور سہ ہزار سوار ہو جاوین اور منصب اعتماد الدولہ کا سابع اصل و اضافہ کے چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور مہاسنگھ کے منصب پر بھی پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے کہ منصب اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو جاوے اور اعتماد خان کے منصب پر پانصدی ذات اور دو سو سوار بڑھائے کہ کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوے اور خواجہ ابو الحسن نے انھین دنون مین دکن سے آکر سعادت ملازمت کی حاصل کی اور دو خلعت کہ فوجدار آلہ آباد اور جونپور کا تھا خدمت مین حاضر ہوا اوسکے ہزاری منصب پر بانسو مینے اضافہ کیے اور شرف آفتاب کے دن انیسوین فروردین کو منصب سلطان خورم کا کہ دہ ہزاری تھا بارہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھتا تھا منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور تقرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھتا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور منصب خواجہ جہانکا کہ دو ہزاری ذات اور ۱۲۰۰ سو سوار کا تھا پانصدی اضافہ ہوے نزہتہ الخواطر مین ہے کہ انھین ایام نوروز مین اکثر بندگان شاہی اضافہ منصب سے سرفراز ہوے اور انھین دنون مین ولیپ نے دکن سے آکر ملازمت حاصل کی چونکہ اوسکے باپ راجہ رائسنگھ نے وفات کی تھی اسواسطے مینے اوسکو خطاب راے سے سربلندی دیکر خلعت پہنایا اور رائسنگھ کا ایک بیٹا اور تھا سورج سنگھ نام اور باوجودیکہ رائسنگھ نے سورج سنگھ کی ماں کی محبت سے اوسکو اپنا جانشین کر کے ٹیکا دلایا تھا اور چاہتا تھا کہ سورج سنگھ میرا جانشین ہو بعد اوسکے وفات کے سورج سنگھ نے کہا کہ باپ نے مجکو ٹیکا دیکر اپنا جانشین کیا ہی مینے اوسکی اس بات سے ناراض ہو کر کہا کہ اگر باپ نے تجکو ٹیکا دیا ہی تو اب مین ولیپ کو سرفراز کر کے ٹیکا دیتا ہون پھر اپنے ہاتھ سے اوسکی پیشانی پر ٹیکا لگا کر جاگیر اور ملک اوسکے باپ کا اوسکو عنایت کیا اور اعتماد الدولہ کو دوات و قلم مرصع عنایت ہوا اور لکھی چند راجہ موضع گاؤن کا کہ کوہستانی متعبر راجون سے ہی

اور اوسکا باپ راجہ اودھرم میرے باپ کے عہد مین آیا تھا اور آتے وقت عرضی کی تھی کہ راجہ تو ڈرمل کا بیٹا اگر میرا ہاتھ پکڑکے
خدمت مین لے چلے سو بموجب اوسکے التماس کے تو ڈرمل کا بیٹا اوسکے لانیکو مقرر ہوا تھا اسواسطے لکھی بھیجنے بھی التماس
کیا کہ اعتماالدولہ کا بیٹا اگر مجھے خدمت مین لے چلے سو مہینے شاہ پور کو بھیجا کہ اوسکو اپنے ہمراہ لے آوے اور پہاڑی تفنگون سے
عمدہ ٹانگن اور شکاری جانور از قسم باز وجرہ اور شاہین وغیرہ سے اور مشک نافے اور مشک نافے ہرنون کے چمڑے کہ اون مین
نافے لگے ہوے تھے اور تلواریں جنکو ہندمین کھانڈہ کہتے ہین اور خنجر کہ اس زبان مین کٹارہ کہتے ہین اور ہر طرح کی چیزین لاکر
نذر کرین درمیان راجون اس کوہستان کے یہ راجہ بوجہ اسکے کہ سونا بہت رکھتا ہی معروف اور مشہور ہی کہتے ہین کہ کان سونے کی
اوسکی ولایت مین ہی اور مہینے واسطے بناکرنے دولتخانہ لاہور کے خواجہ جہان خواجہ دوست محمد کو کہ اس کام مین مہارت تمام رکھتا ہی
بھیجا مہمات دکن کے بسبب سردارون کے نفاق اور بے پروائی خان اعظم کے ایسے بگڑے کہ شکست عبداللہ خان کی ہوئی تو خواجہ
ابوالحسن کو واسطے تحقیق اس واقعہ کے مینے بلاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شکست عبداللہ خان بارہ کی بسبب غرور اور جلد چلنے اور
بات نہ ماننے کے ہوئی تھی اور کچھ تھوڑا سا قصور بسبب نفاق اور نااتفاقی امرا کے بھی واقع ہوا چونکہ از سر نو قرار داد وہ ہوا تھا کہ عبداللہ
خان ناسک تریمبک کیطرف سے ساتھ لشکر گجرات اور اون امیرون کے کہ ہمراہ اوسکے تعین کیے گئے تھے روانہ ہوے یہ فوج ساتھ
سرداردن معتبر اور امیرون والا مرتبہ مثل راجہ رامداس اور خان عالم و سیف خان و علی مردان خان بہادر مظفر خان اور دو سہ بندہاے
نمک خوار کی اور اسکی تمام رکھتے تھے شمار لشکر کا دس ہزار سے گزر کر چودہ ہزار تک پونہچا تھا اور برار کیطرف سے مقرر تھا کہ راجہ بھاگ
اور خان جہان اور امیرالامرا اور بہت لوگ سردارون سے متوجہ ہوون اور یہ دونون فوجین کوچ اور مقام ایک دوسرے سے
خبردار رہین تاکہ بتاریخ معین ہر دو جانب سے غنیم کو گھیرین اگر یہ ضابطہ منظور ہوتا اور دل متفق اور غرضین دانستگیر ہوتین تو
غالب گمان وہ تھا کہ اللہ تعالے فتح روزی کرتا عبداللہ خان جو گھاٹی سے گذرا اور بیچ ولایت غنیم کے آیا تو مقید اس امر کا نہ ہوا کہ
قاصدون کو بھیجکر خبر اوس فوج کی معلوم کرے اور بموجب قرار داد کے حرکت اپنی کو ساتھ حرکت اونکی کے مطابق کرکے ایسا
کرے کہ روز اور وقت معین پر غنیم کو گھیرلین بلکہ کمیت اوپر قوت اور طاقت اپنی کے کرکے اس معنی کو خاطر مین لایا کہ اگر بنا فتح
میری جانب سے ہوئی تو بہتر اور اچھا ہوگا اس داعیہ کو دل مین قرار دیکر یہ چند لشکر اس نے چاہا کہ ساتھ سہولیت اور آہستگی کے
آگے جایا چاہیے فائدہ انکیا غنیم کہ اوس سے خبر تمام رکھتا تھا ایک جماعت کثیر کو سردارون اور ترکیون سے کہ اوپر سر اسکے بھیجتے اور ہر
روز اوس سے لڑتے تھے اور شب کو ساتھ پھیکنے بان اور طرح طرح کے آتشبازی جنگی کے تصور کرتے تھے یہان تک کہ غنیم نزدیک ہوا اور اصلا اور
دوسری فوج سے اوسکو خبر نہ پہونچی اور جب دولت آباد مین کہ محل جمعیت دکنیون کا تھا نزدیک پہونچا تو عنبر سیاہ رو نے ایک لڑکے کو کہ
نسبت قرابت کا باعتقاد اوسکے سلسلہ نظام الملک سے رکھتا تھا واسطے اس امر کے کہ آدمی دل وجان سے سرداری اوسکی
قبول کرین اوٹھا کر ہاتھ اوسکا پکڑا اور خود کو پیشو اور سردار قرار دیکر مرتبہ مرتبہ آدمی بھیجتا رہا اور کثرت اور انبوہ عام غنیم کا نظر نظر
زیادہ ہوتا تھا یہان تک ہجوم لاکر ساتھ پھیکنے بان اور طرح طرح کی آتشبازی جنگی کے کار اوپر اوسکے تنگ کیا آلاخلالامرو النخوا ہون نے
صلاح دیکھی کہ اوس فوج سے مدد نہ پہونچی اور دکنیون نے مستعد ہوکر یہ طرف ہمارے کیا ہی مصلحت دولت کی اسی مین ہی
کہ بالفعل لوٹ کر سر انجام دوسرا کیا جاوے سب نے یکدل اور یکزبان ہوکر پہلے طلوع ہونے صبح صادق سے کوچ کیا اور سہ حد
اوس ولایت تک دکھنی ہمراہ آئے اور ہر ایک فوج ساتھ ایک فوج کے متقابل ہوکر بیچ مارنے کوٹنے کے تقصیر نکرتے تھے ان
دنومین بہت جوانان مردانہ کام آئے علیمردانخان بہادر نے داد بہادری اور مردانگی کی دیکر زخم سخت اوٹھائے اور زندہ گرفتار لشکر

غنیم مین ہو کر معنی نمک حلالی اور جانفشانی کے ہمراہیون کو سمجھائے اور ذوالفقار بیگ نے بھی تردد ات مردانہ اور جوانانہ کئی ایک بان اونکے پاؤن مین لگا اور بعد دو روز کے اس سرحدی فانی سے طرف مکان جاودانی کے روانہ ہوے جبیچ ولایت راجہ بھرجو کے کہ دولت خواہون مین سے ہے داخل ہوے وہ جماعت لوٹ گئی اور عبداللہ خان طرف گجرات کے متوجہ ہوا حاصل کار یہ ہے کہ اگر بیچ روانگی کے بہولیت جاتا اور انتظار کرتا کہ وہ فوج دوسری بھی سات اوسکے ملجاتی تو کارخواہ اولیای دولت قاہرہ کے صورت پاتا بجرد اوس کے کہ خبر لوٹنے عبداللہ خان کی سردارون فوج کو کہ راہ برار سے متوجہ تھے پہونچی پھر ٹھہرنا مصلحت نہ دیکھکر لوٹ گئے اور بیچ عادل آباد کے کہ حوالی برہانپور مین واقع ہے لشکر پرونیہ کے ملحق ہوے جو یہ خبر اگرے مین پاس میرے پہونچی اور ارادہ کیا کہ خود متوجہ ہو کر ان ملازمون کمکھام کو بیخ و بنیاد سے گرادون امرا اور دولتخواہ اس معنی پر اصلا راضی نہوے خواجہ ابوالحسن نے عرض کیا کہ اوس طرف کی مہمات کو خانخانان نے سمجھا ہے دوسرے نے نہین سمجھا اوسکو چاہیے بھیجنا تاکہ اس بگڑی مہم کو درست کرے اور بیچ انتظام کے لاوے اور ساتھہ مصلحت وقت کے ایک صلح درمیان مین ڈالے تو بہتر و ایام سرانجام بخوبی کیا جاوے اور دوسرے دولتخواہون نے بھی خانخانان کے بھیجنے پر اتفاق راے کا کر کے کہا کہ خواجہ ابوالحسن بھی ہمراہ اوسکے جاوے اور ساتھہ اسی فرارداد کے دیوانون نے سامان روانگی خانخانان اور ہمراہیون اوسکے کا کر کے روز یکشنبہ بہندہم اردی بہشت سنہ سات کو مرخص کیا شاہنواز خان خواجہ ابوالحسن اورازاق بردی اوزبک اور اوسکے اکثر ہمراہیون نے اسی تاریخ مین سلام رخصت کا کیا خانخانان نے سات منصب شہزاری کے سرفرازی پائی اور شاہنواز خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور سوار کا تسلیم کیا دارا ب خان کو ساتھہ اضافہ پانصدی ذات اور تین سو سوار کے کہ تمام دو ہزاری ذات اور یکہزار اور پانصد سوار سے سربلندی ہوئی اور رحمن داد پسر خورداد سکیکو بھی مینے منصب لائق دیا خانخانان کو خلعت فاخرہ اور خنجر مرصع اور فیل خاصہ مع سامان اور اسپ عراقی عنایت کیا اور اسے ہی اوسکے بیٹون اور ہمراہیون کو خلعت و اسپ مرحمت کیا اور اسی مہینے مین معزالملک مع پسران اپنے کے کابل سے آکر سعادت آستان بوسی سے سرفراز ہوا شیام سنگھہ اور راے سنگت بھدویہ کہ تعینات لشکر نیگش سے تھے حسب الالتماس سلیم خان کے سات زیادتی منصب کے سربلندی پائی شیام سنگھہ ہزار و پانصدی تھا پانصدی اور اوسکے منصب پر اضافہ ہوے اور اے منگت بھی سات زیادتی منصب کے سرفراز ہوا ایک مدت ہوئی کہ اخبارین ہماری اصفہان کی پہونچی تھین اور چند مرتبہ رفع مرض بھی ہوا اور پھر لوٹ آیا یہان تک کہ برہانپور مین رسیدہ برس کی عمر مین انتقال کیا فہم و استعداد اوسکی نہایت خوب تھی اور تیزدستی اوسکی طبیعت پر غالب تھی شعر بھی کہتا تھا کتاب خسرو شیرین کو بنام میرے نظم کر کے نوروزنامہ نام کیا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میرے کے بدرجہ امارت اور وزارت کے پہونچا تھا باوجود اسکے کہ میرے زمانہ شاہزادگی مین چند مرتبہ اوس سے کچھہ حرکتین خلاف مین آئین اور اکثر آدمی بلکہ خسرو بھی یہی جانتے تھے کہ بعد جلوس میرے کے نسبت اوسکے ناراضی اور عتاب فراوان عمل مین آوینگے اب بخلاف اوسکے کہ جو لوگون کے خیال مین تھا اوسکی رعایت کر کے اور بعد اوسکے ایک مدت وزیر صاحب استقلال ہوا ساتھہ رعایت احوال اوسکے کے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اور اوسکے انتقال کے بعد اوسکے فرزندون کو منصب دیکر ہر طرح سے رعایتین کی آخرالامر ظاہر ہوا کہ نیت اور اخلاص اوسکا درست تھا نظر اوپر اعمال اقص اپنے کے کر کے ہیشہ مجھسے تو ہم دل مین رکھتا تھا اوس شورش اور فساد سے کہ بیچ راہ کابل کے واقع ہوا تھا کہتے ہین یہ خبردار رہا بلکہ تقویت اون تیرہ بختون کی کرتا تھا مگر مجکو باور نہین ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کے مصدر بدخواہی اور بدبختی کا ہو بعد تھوڑے عرصے کے پچیسوین اسی ماہ اردی بہشت کو خبر فوت ہونے مرزا غازی کی پہونچی مرزا مسمار السلیہ حاکم زادگان ٹھٹھہ مین ترخانیان کی خلوت سے ہی عہد والد بزرگوار میرے مین پدر اوسکے میرزا جانی نے دولتخواہی اختیار کر کے ساتھہ ہمراہی خانخانان کے کہ اوپر ولایت اوسکے

متعین تھا قریب لاہور کے شرف ملازمت سے سعادت یاب ہوا اور ساتھ بخشش اور شانہ کے ولایت اوسکی کو ساتھ اوسکے سونپا اور
خود ملازمت دربار کی اختیار کرکے آدمیون اپنے کو واسطے حفاظت و نگہبانی ٹھٹھہ کے رخصت کرایا اور تا زندگی اپنی ملازمت مین رہا
آخرالامر بہانیور مین وفات پائی میرزا غازی خان بیٹا اوسکا ٹھٹھہ مین تھا بموجب فرمان عرش آشیانی کے سرداری اور حکومت اور دربار پر
سرفراز ہوا سعید خان کو کہ بکر مین تھا حکم ہوا کہ اوسکو والا ساویکر حاضر درگاہ کرے خان مشارالیہ نے لوگونکو بھیجکر اوسکو دعوتخواہی کی
رہنمائی کی آخرالامر اوسکو آگرہ مین لاکر شرف پابوس والد بزرگوار میرے سے سرفراز کیا ہنوز آگرے مین تھا کہ عرش آشیانی نے
انتقال فرمایا اور مینے تخت سلطنت پر جلوس کیا بعدہ سکے کہ مین خسرو کا تعاقب کرکے لاہور مین داخل ہوا خبر پہونچی کہ امرا خراسان کے جمعیت
کرکے بسرکردھی قندھار آئے ہین اور شاہ بیگ حاکم وہان کا قلعے مین محصور ہوکر مضطر کمک کا ہی بالضرورت ایک فوج بسرداری میرزا غازی اور دیگر امرا کے
واسطے کمک قندھار کے مقرر ہوئی یہ فوج جو حوالی قندھار مین پہونچی لشکر خراسانیون کا تاب مقابلے کی نہ لاکر لوٹ گیا میرزا غازی نے
قندھار مین پہونچکر ملک اور قلعے کو سردار خان وہان کے حاکم کو سپرد کیا اور شاہ بیگ خان اپنی جاگیر کیطرف متوجہ ہوا اور میرزا غازی نے
بیگ سے عزیمت لاہور کی اور سردار خان نے تھوڑی مدت مین کہ قندھار مین وفات پائی اور بیوہ ولایت محتاج ایک سردار صاحب
وجود کی ہوئی اس مرتبہ قندھار کو ساتھہ اضافہ ٹھٹھہ کے میرزا غازی کو مرحمت کیا اوس تاریخ سے زمان رحلت تک وہان پر ساتھ لوازم
حفظ و حراست کے قیام و اقدام رکھتا تھا سلوک اوسکا ساتھ سرکشون کے بعنوان پسندیدہ تھا جو بعوض میرزا غازی کے ایک سردار قندہار
مین بھیجا تھا اسواسطے ابوالمنصبی اوزبک کو کہ طغیان اور اوس حدود مین واقع تھا اس خدمت پر مینے مامور کیا منصب اوسکا ہزاری و پانصدی
ذات اور ہزار سوار تھا سہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور خطاب بہادر خانی اور علم سے سربلند ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ و حراست ثور
ولایت کی بقرب خان کے نام مقرر ہوئی اور روپ خواص کو کہ خدمتگار والد بزرگوار میرے کا تھا بخطاب خواص خانی اور منصب ہزاری
ذات اور پانصدی سوار سے سرفراز کرکے نوجداری سرکار رنتھنبور کی اوسکو حرمت کی جو دختر اعتقاد خان ولد اعتماد الدولہ کی واسطے خود
کے خدمتگاری کی تھی اور مجلس کدخدائی اوسکے درمیان مین تھی روز پنجشنبہ اٹھارون خرداد کو مین اوسکے مکان پر جاکر ایک روز
اور ایک شب وہان رہا اور تحفہ لائق پیشکش کیے اور بیگمون اور مادرون اپنی کو مع خادمان محل کے تھوڑا سامان دیکر ایسے روانہ کیا
غایت کیے اور عبدالرزاق کو کہ بخشی دری خانہ کو واسطے سرانجام ولایت ٹھٹھہ کے بھیجا کہ اتقین سردار مستقل صاحب وجود کہ سپاہی
اور رعیت ہانکی سب کو والا ساویکر اوس ولایت کو بہ تقید ضبط کے لاوے اور اضافہ منصب اور فیل اور سیر مرصع خاصہ کی مرحمت پاکر
مرخص ہوا مغرالملک کو بجاے اوسکے بخشی کیا اور خواجہ جہان نے کہ واسطے دیکھنے عمارت لاہور کے اوقات طرح اوسکے کے مرخص ہوا تھا
آخر اسی مہینے مین آکر ملازمت حاصل کی میرزا عیسے ترخان نے کہ میرزا غازی کے خویشون سے لشکر وکن مین تعین تھا اور واسطے مصلحت امور
ٹھٹھہ کے حسب الطلب بیچ ہی تاریخ کے سعادت ملازمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تھا منصب ہزاری ذات اور پانصدی
سوار سے ممتاز ہوا اور جو کہ خون نے میرے فراق پر کچھہ غلبہ کیا تھا بصوابدید اطبا کے چہارشنبہ ماہ مذکور کو وہ ایک آثار کے خون دست پیچ اپنے
سے نکالا بوجہ خفت اور سبکی تمام حاصل ہوئی یہی دل مین آیا کہ اگر معاودات مین خون کھینچنے کو سبک ہونا کہین تو بہتر ہوگا الحال یہی عبارت
لکھی جاتی ہے مقرب خان کو کہ اوسنے فضد لی تھی کھینچو بوصف عنایت کیا کشن داس مشرف فیل خانہ اور اصطبل کہ زمانہ حضرت عرش آشیانی
سے اب تک متصدی اوضعین و خدمت کا تھا اور مدت عمر سے آزروی خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات کی رکھتا تھا اور پیشتر
سے خطاب سے سرفراز تھا اب ساتھہ منصب ہزاری کے کامروا ہوا میرزا رستم ولد سلطان حسین میرزا ہروی صفوی متعینہ لشکر گجرات
نے حسب التماس طلب ہوکر روز شنبہ نہم ماہ تیر کو مع فرزندون کے آکر ملازمت حاصل کی ایک قطعہ لعل اور چھیالیس دانہ مروارید پیشکش

کیے اور منصب تاج خان حاکم بھکر کے کہ امرائے قدیم اس دولت سے ہیں پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور قضیہ فوت شجاعت خان کا کہ امور عجیبہ اور غریبہ سے ہے بعد اوس سے کہ مصدر ایسی خدمت کا ہوا اور اسلام خان نے اوس کو سرکار اڑیسہ کیطرف رخصت کیا تو آنکہ راہ مین ایک رات مادہ فیل چوکندی دار پر سوار ہوا اور خواجہ سرا آخر سال کو اپنی خواصی مین بٹھایا جسوقت کہ لشکر اپنے سے باہر آیا ایک فیل مست سراہ پر بانہا تھا وہ فیل آوارہ سر سپان و حرکت سواون سے زنجیر توڑ کر لگا اس سبب سے شور و غوغا بلند ہوا جو شور و غل خواجہ سرا نے سنکر مضطربانہ شجاعت خان کو کہ بحالت خوابے شعوری یا نشہ شراب مین تھا بیدار کیا اور کہا کہ فیل مست کھل گیا ہے اور متوجہ اسطرف کا ہے یہ مضطرب فوراً چوکندی سے کودا اور پانون کی انگلی پتھر مین لگ کر چر گئی اور اسی صدمے سے دو تین روز کے بعد وفات پائی مجملاً گوش زد ہو۔ نے اس خبر سے حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جوانمرد بیمار اس فریاد سے کہ اوس تک پہونچی یا وہ سخن خود سے آسے سے اسطرح مضطربانہ اور بیتابانہ آپ کو بالاے فیل سے نیچے ڈالے واقع مین جاے حیرت ہے اونیسوین ماہ تیر کو خبر اس حادثے کی مجکو پہونچی مہینے اوسکے لوگون کی نوازشون اور منصبون سے بلندی کی اگر یہ قضیہ اوسپر نگذرتا تو ایسی خدمتین نمایان کین تھین کہ ساتھ طرح طرح کی رعایتون اور شفقتون کے سرفرازی پاتا مصرعہ باقتضاے برنمی توان آمد ۔ ایک سو ساٹھ زنجیر فیل کا وہ سلام خان نے بنگالہ سے بھیجے تھے اسی روز نظر سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاصہ شریفہ کے ہوے راجہ ٹیک چند راجہ کمایون نے رخصت چاہی جو کہ اسکے باپ کو زمانہ عرش آشیانی مین ایک سوار اس آپ مرحمت ہوے تھے بموجب اوسی دستور کے مینے مرحمت کیے اور فیل بھی دیا اور جب تک یہان پر تھا بہت خلعتون سے سرفرازی پائی اور خنجر مرصع بھی دیا اوسکے برادرون کو بھی خلعت اور اعطا کیے اور اوسکی ولایت کو بدستور سابق اوسکو عنایت فرمایا کہ شادمان اور کامران اپنے وطن کو لوٹا اور کسی تقریب مین یہ شعر امیر الامرا نے پڑھا ؎ بگذر مسیح از سر ما کشتگان عشق ۔ یک زندہ کردن تو بصد خون برابرست ۔ چو طبیعت میری موزون ہے کبھی ساتھ اختیار کے اور کبھی بے اختیار مصرعہ یا رباعی یا بیت کہتا ہون یہ شعر مینے نظم کیا ؎ ازمن متاب رخ کہ نیم بے تو یک نفس ۔ یکدل شکستن تو بصد خون برابرست جب مینے یہ شعر پڑھا تو شعر مرحوم کو طبع موزون رکھتا تھا اس زمین مین بیت کہکر گذرانی ملا علی احمد مہرکن نے بھی کہ احوال اوسکا پہلے بیان ہو چکا ہے کیا خوب کہا ؎ اے محتسب نگریہ پیمانہ تبرس ۔ یک خم شکستن تو بصد خون برابرست ۔ ابوالفتح دکنی کہ امراے معتبر عادلخان سے تھا اور پہلے اس سے دو برس دولتخواہی خواستیار کرکے آپ کو داخل اولیاے دولت قاہرہ کا کیا تھا دسوین تاریخ امرداد کو ملازمت مین آیا اور منظور عنایات اور تربیت کا ہو کر شمشیر خاصہ اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بعد چند روز کے اسپ خاصہ بھی اوسکو مرحمت کیا خواجہ محمد حسین نے کہ نیابت بھیجے اپنے مین کشمیر کو گیا تھا جو خاطر وہانکی مہمات سے جمع ہوئی انھین دونون مین آکر ملازمت حاصل کی جو کہ واسطے حکومت پٹنہ اور دارائی وہان کے کوئی سردار بھیجنا ضرور تھا سو مہینے بھیسویں جمادی الثانی مطابق دوسری ماہ شہریور کو تجویز خانہ زاد ستم منصب دار پانچہزاری دو ڈیڑھہزار سوار کو باضافہ پانچہزاری ذات و سوار خلعت حکومت پٹنہ مع اسپ و زین مرصع و شمشیر مرصع و فیل کے سرفراز کرکے اور اوسکے لوگون اور پسران مظفر حسین میرزای برادر اوسکے کو باضافہ منصب و خلعت مع اسپ و فیل کے سرفراز کرکے ہمراہ اوسکے رخصت کیا اور ایک اسپ کوکہ اوسکا مقام اوس حدود سے نزدیک ہے واسطے تربیت کرنے بمصلحت خوب کے باضافہ پانصدی ذات اور سوار دو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے ممتاز کرکے مزار ستم کی کمک پر تعین کیا اور ابوالفتح سرکار ناگپور اور اوس حدود مین جاگیر پاکر مرخص ہوا کہ ملک انجام جاگیر اپنے کا بھی کرے اور محافظ و نگہبان اوس ملک کا بھی رہے خسرو بیگ اوزبک فوجداری سرکار سیوات پر معین ہوا اور منصب اوسکا ہشت صدی ذات اور بیصد سوار کا تھا اب اور ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا ہوا اور اسپ بھی اوسکو مرحمت کیا اور بنظر مدت مقرر خان کیواسطے پوری کرنے آرزوے دل اوسکے کے اضافہ منصب و جاگیرات سے سرفراز کرکے علم و نقارہ کہ عین اوسکی تمنای دلی تھی مرحمت کیا

وفات شجاعت خان کی ہاتھی سے گرکر

اور صالح پسر متبنی خواجہ بیگ میر اصفہانی کا بہت جوان پر تردد اور کارطلب آیا اوسکو ساتھ قطاغ خنجر خان کے سرگرم خدمت کیا روز پنجشنبہ بائیسوین یورموافق ۱۰ ربیع الثانی سنہ کے حضرت مریم زمانی کے مکان مین مجلس وزن شمسی میری منعقد ہوئی کہ اسطرح سے آپکو وزن کرنیکا طریقہ اچھا ہو حضرت عرش آشیانی کہ مظہر لطف وکرم کے تھے اس طریقے کو پسند کرکے ہر سال آپ کو دو مرتبہ اقسام ظلزات طلا اور نقرہ وغیرہ اور اکثر کھانون نفیسہ سے وزن فرماتے تھے ایک مرتبہ مطابق سال شمسی اور دوسرے مرتبہ موافق سال قمری کے اور تمام اوس مال کو کہ قریب ایک لاکھ روپیہ کے ہوتا تھا فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم کرتے تھے مین بھی اس طریقہ پسندیدہ کو مرعی رکھتا ہون اور اوس قاعدے سے آپ کو وزن کرکے وہ اجناس فقرا کو دیتا ہون معتقد خان کو دیوان بنگالہ نے اوس خدمت سے معزول ہوکر لڑکون اور بھائیون اور بعضے خدمتگارون عثمان خان کو کہ اسلام خان نے جہانگیر ہی اوسکے میری درگاہ مین بھیجا تھا بعد ملازمت کے نظر اشرف مین گذرانے اور تعدد احوال ہر ایک کا افغانون سے ساتھ عہدہ ایک کے بندون معتبر سے مقرر ہوا اور پیشکش اپنے کی کہ پچیس زنجیر فیل اور دو قطعہ لعل اور پھول کٹارہ مرصع اور خواجہ سرایان معتبر اور طرح طرح کی چیزین بنگالہ وغیرہ کی ترتیب دی تحسین نظر مین گذرانے میر میران پسر سلطان خواجہ نے کہ لشکر دکن مین تعین تھا حسب طلب سعادت آستان بوسی کی پائی ایک قطعہ لعل پیشکش گذرانا جو کہ درمیان قلیچ خان سوار لشکر بنگش سرحد کابل و امیرون اوس صوبہ اور سکے ہمراہی کو خان دوران سے نزاع اور گفت وشنود تھی بہت تحقیق اس امر کے کہ ناسازی کسکی جانب سے ہے مینے خواجہ جہان کو بھیجا گیارہوین ماہ مہر کو معتقد خان نے منصب والائے بختیاری سے سرفرازی پائی اور منصب اوسکا ہزاری ذات اور سیصد سوار مقرر ہوا دوسری مرتبہ مقرب خان منصب اوسکا دو ہزاری اور پانصدی ذات اور ہزار و پانصد سوار پر پانصدی اور اضافہ ہوے کہ سب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار ہوگئے اور بموجب التماس خانخانان کے فریدون خان برلاس کو مہینے منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور دو ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور رای منوہر صاحب ہزاری ذات اور شصت سوار کا ہوا اور راجہ سنگھ دیو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار دویست سوار سے سرفراز کیا بھارت کو کہ نواسہ راجہ بندیلہ کا ہے بعد مرنے راجہ مند کے خطاب راجگی سے سرفراز کیا مظفر خان نے صوبہ گجرات سے بموجب طلب کے اٹھائیسوین آبان کو آکر ملازمت کی ایک قطعہ لعل اور تین دانے مروارید کے پیشکش گذرانے چھٹی آذر مطابق تیسری شوال کو برہانپور سے خبر آئی کہ امیر الامرا نے جو لاہور مین ایسا بیمار ہوا کہ ہوش و شعور و حافظہ مین فرق آگیا تھا روز یکشنبہ بتاسیسوین آبان کو پرگنہ نہال پور مین انتقال کیا مجھسے اخلاص بہت رکھتا تھا حیف کہ اوس سے کوئی فرزند نرینہ کہ قابل تربیت اور رعایت کے ہوے چین قلی خان نے کہ اپنے والد کیطرف سے پشاور مین تھا بستر آذر کو آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہر اور ایک سو روپے نذر گذرانے گھوڑے اور تحفہ اور دوسری جنس پیشکش کی کہ ہمراہ رکھتا تھا نذر کین مظفر خان کو کہ خانہ زادون اور کوکہ زادون معتبر سے ہے مینے نوازش کرکے صوبگی بہار پر سرفراز کیا اور منصب پانصدی ذات اور سوار بڑھا کر سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا مقرر رکھا اور مع بھائیون کے خلعت و اسپ سے سرفرازی پاکر اوس صوبہ کو رخصت ہوا ہمیشہ آرزو رکھتا ہے کہ خدمت صلحدہ پر سرفرازی پاوے تاکہ اپنے جوہر ذاتی ظاہر کرے مینے بھی چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوٹی اوسکی آزمایش کی مقرر کی جو کہ وقت سیر و شکار کا تھا شنبہ کے دن دوسری ذیقعدہ مطابق چہارم ماہ دی کو وارالخلافت آگرہ سے مین بارادہ شکار کے نکلا اور باغ دہرہ مین منزل ہوئی اور چار روز اوس باغ مین توقف ہوا دوسرین روز ماہ مذکور کو خبر فوت ہونے مسلمہ سلطان بیگم کی کہ شہر مین بیمار تھین سنی والدہ اونکی گلرخ بیگم صبیہ حضرت فردوس مکانی کی تھین اور باپ اونکے مرزا نورالدین محمد خواجہ نقشبند سے ہین سات جمع صفات حسنہ کے اسپر سنگی رکھتی تھین صدقون مین ایسے ہنر اور قابلیت کہ جمع ہوتے ہین حضرت جنت آشیانی نے اس خواہر زادی

اپنی کو از راہ کمال شفقت کے نامزد بیرام خان کے کیا تھا اونکے انتقال کے بعد آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی مین یہ شادی واقع ہوئی بعد مارے جانے شہزادہ کے والد بزرگوار میرے انکو اپنے عقد نکاح مین لائے عمر شصت سالگی مین اوس روز باغ وجہرہ سے کوچ کرکے واصل رحمت خدا ہوئے مین اعتماد الدولہ کو واسطے سرانجام تجہیز و تکفین کے بھیجا اور عمارت باغ منذاکر مین کہ بیگ نے خود بنایا تھا فرمایا دفن ہوئے مین ستر ہوین ماہ دی کو مزار اصلی بیگ اکبر شاہی نے لشکر دکن سے آکر ملازمت کی خواجہ جہان نے کہ طرف کابل کے رخصت ہوا تھا تاریخ اکیسوین ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی پائی اور اوسکی مدت جانے آنے کی تین مہینے گیارہ روز ہوے اور ہزار مہر اور بارہ روپیہ نذر کیے اور اوسیدن راجہ رامداس نے لشکر فیروزی اثر دکن سے آکر ملازمت کی اور ایک سو ایک مہر نذر گذرانی جو امرائے دکن کو خلعت زمستانی نہین بھیجا تھا حیات خان کے ہاتھہ ارسال کیا اور جو بندر سورت کا جاگیر قلیچ خان مین مقرر تھا چین قلیچ نے واسطے ضبط اور حراست اوسجگہ کے التماس کیا کہ مرخص ہووے ستائیسوین تاریخ ماہ دی کو خلعت اوخاقانی اور علم سے سرفراز ہوکر مرخص ہوا واسطے نصیحت امرائے کابل کے ناسازی و میان اونکے اور قلیچ خان کے واقع ہوئی تھی راجہ رامداس کو بھیجا اور زیب اور خلعت اور سی ہزار روپیہ مدد خرچ عنایت ہوئے تاریخ چھبیس مین مقام نزول پرگنہ باڑی مین خبر فوت ہونے خواجہ محمد حسین بندہ قدیم اخلاص کی پہونچی بڑا بھائی اوسکا محمد قاسم خان زمانہ والد بزرگوار میرے مین رعایت کی پالے ہوے تھے اور خواجہ محمد حسین بھی اون خدمتون سے کہ از روے اعتماد کے فرمایا تھا مثل بکاولی اور امثال اوسکے سرفراز ہوتا تھا اوس سے کوئی فرزند نہین ہوا اور کھوستھا کہ اصلا اوسکے داڑھی اور مونچھہ مین ایک بال نہین نکلا بات کرنے مین بھی بہت فریاد کرتا تھا اور مثل خواجہ سراہون کے سمجھا جاتا تھا اور شاہنواز خان کو کہ خانخانان کا نبیرا تھا سپہ سے واسطے عرض کرنے بعضے معروضات کے روانہ کیا تھا پندرھوین ماہ مذکور کو اوسنے آکر ملازمت کی ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر کیے چونکہ دکن کے معاملون نے بسبب جلدی عبداللہ خان اور نفاق امرا کے صورت بہتری کی پیدا نکی دکھنی لوگ راہ سخن کی پاکر امرا اور دولتخواہون وہان سے حکایت صلح کی درمیان مین لائے اور عادل خان نے طریقہ دولتخواہی کا اختیار کرکے التماس کیا کہ اگر معمور کرین کیطرف میری رجوع ہوا یسا کرون کہ بعضے ممالک جو تصرف اولیاء دولت سے باہر ہوے ہین پھر عمل و تصرف مین اولیاء دولت کے آوین دولتخواہون نے مصلحت وقت پر نظر کرکے اس معنی کو عرض داشت کیا اور چونکہ ایک طرح کی ہوئی اور خانخانان نے دربار سرانجام مہمات آوجگہ کا کیا خان اعظم کو کہ ہمیشہ چاہنے والا دولت کا تھا اور اس خدمت کو واسطے حصول تواے التماس کرتا تھا حکم ہوا کہ الوہ کو اپنی جاگیر تعرہ پر جاکر بعد سرانجام کے متوجہ اس خدمت کا ہووے اور ابوالنبی اوزبک کے ہزاری ذات اور پانصد سوار بڑھانے کہ سب جا ہزاری ذات اور سہ ہزار اور پانصدی سوار ہوجاوین عزت شکار کے دو مہینے اور بیس روز کھینچے تین اس ایام مین تمام روز متوجہ شکار رہین تھا جو نور و عالم افروز کے پانچ چھ روز سے زیادہ نہین رہتے تھے بخیریت لوٹ کر چوبیسوین اسفندار کو باغ دھرہ مین محل نزول کا ہوا اور مقربین اور ایک جماعت نے منصب داروں سے جو کہ حسب الحکم شہر مین رہتے تھے اس روز آکر ملازمت کی مقرب خان نے صراحی مرصع اور کلاہ فرنگی اور خنجر مرصع پیشکش کیے تین روز باغ مذکور مین توقف ہوا ہمدوستائیسوین اسفندار داخل شہر مین ہوا اس مدت مین دو سو اور تیئس رأس ہرن وغیرہ اور پچانوے نیل گاؤ اور دو خوک اور چھبیس طعمہ کار و گاؤ وغیرہ اور ایک ہزار چار سو ستاون پہیلی شکار ہوے

جشن آٹھوان نوروز کا جلوس سے

جمعرات کی رات ستائیسویں تاریخ محرم سنہ اکیس ربائیس ہجری مطابق غرہ فروردی سنہ جلوسی مین بعد گذرنے ساڑھے تین

فی باہون کے میان سے امرا کو خلعت زمستانی جسکو خرواں کہتے تھے دیا جاتا تھا

فی کھوسہ بڑھا اور بڑھی داڑھی و مونچھہ والے کو کہتے ہین کہ بیسکا بال نکلتا

گھڑی کے حضرت نیر اعظم نے برج حوت سے برج حمل مین کہ خانہ فیروزی و فرخی ہا وسکا ہی گذرنا کیا اور بہم کو اوس رات کی کہ روز نوروز عالم افروز کا تھا مجلس جشن نے آئین تمام حسب دستور ترتیب و زینت پائی اور پچھلے دن مین اوس روز کے اورنگ سلطنت و دولت کے جلوس تازہ قائم ہوا اور اعیان دولت اور امرای مقربان درگاہ سلیم اور مبارکبادی بجا لائے اور مین اس یادگار جستہ انجام مین تمامدون دیوانخانہ خاص و عام مین باہر آتا تھا اور مطالب اور مقاصد مدعیون کے بیچ عرض کے پہونچتے تھے اور پیشکش بندگان درگاہ کے نظر سے گذرتے تھے ابوالبقا حاکم قندھار نے گھوڑے عراقی اور شکاری کتے پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے نوین تاریخ ماہ مذکور کی افضل خان نے صوبہ بہار سے آکر ملازمت کی اور ایک سو مہر اور ایک سو روپیہ نذر گذرانے اور ایک زنجیر فیل نظر لایا اور گیارھوین تاریخ پیشکش اعتماد الدولہ کا گذرا و جواہرات اور قمشہ اور دوسری اجناس سے جو کچھ کہ خوش آیا قبول ہوا اور فضل خان کی پیشکش سے دسواں تھا اسی روز ملاحظہ سے گذرے اور بتاریخ تیرھوین پیشکش تربیت خان کا بنظر کے گذرا معتقد خان ایک مکان آگرے مین خرید کر کے چند روز وہان بسر لیگیا اور مصیبتین پے در پے اوسپر واقع ہوئین سنا ہی کہ چار چیز پر حکم سعادت اور نحوست کا کرتے ہین اول عورت دوسرے غلام تیسرے مکان پر چوتھے گھوڑے پر واسطے جاننے سعادت اور نحوست مکان کے ضابطہ قرار پایا ہی بلکہ سات صحت کے ملاہی تھوڑی زمین خاک سے خالی کیجاوے اور پھر وہ خاک اوسی جگہہ پر ڈالی جاوے اگر برابر ہو تو وہ مکان میانہ ہی نہ سعد نحس اور کم ہو اوسکا حکم نحوست پر ہی اور زیادہ آوے سعد اور مبارک ہی اور بچھو دھوین کو پیشکش اعتبار خان کی نظر سے گذری اور جو کچھ مقبول ہوا لیا گیا منصب اعتبار خان کا کہ نہزاری اور سیصد سوار تھا دونہزاری اور پانصد سوار کا ہوا یا نصدی ذات اور پنجاہ سوار منصب تربیت خان بھی بڑھائے کہ دونہزاری ذات اور ہشتصد و پنجاہ سوار کا ہو گیا ہوشنگ بیٹے اسلام خان نے کہ بنگالہ مین اپنے باپ کے پاس تھا آکر ان دنون مین ملازمت کی کتنے ایک کو مردم نگہ سے کہ ملک اونکا قریب پیگو دار جلنگ کے ہی بلکہ ان دنون مین یہ ولایت بھی داخل اور تصرف اونکے مین ہی ہمراہ لایا تھا مذہب اور طریقے اونکے سے مقدمات تحقیق ہوے مجملا چند حیوان ہین بصورت آدمی کے حیوانات بری و بحری سے سب چیز کھاتے ہین اور کوئی چیز اونکے مذہب مین منع نہین ہی اور سات ہر ایک کے کھاتے ہین اور بہن اپنی کو جورو دوسری مان سے ہوئی تصرف مین لاتے ہین اور صورت اونکی قراقلماق سے مشابہ ہی لیکن زبان اونکی تبتی ہی اور اصلا ترکی سے نہین ملتی ہی اور بھی ایک پہاڑ ہی کہ ایک سرا اوسکا ولایت کاشغر سے ملا ہی اور دوسرا اوسکا ولایت پیگو سے کوئی دین درست اور وہ طریقہ کسی دین سے مشابہ ہو نہین رکھتے مسلمانی سے دور اور کیش ہندوی سے معمور ہین دو تین روز شرف ملازمت مین رہے فرزند خورم نے چاہا کہ مین اوسکے مکان پر جاؤن کہ پیشکش نوروز نظر سے گذری التماس اوسکی قبول ہوئی اور ایک شب روز اوسکے مکان پر توقف کیا گیا پیشکش اپنی نظر سے گذرانی جو کچھ کہ پسند ہوا قبول کیا اور باقی اوسکو دیدی دوسرے روز مرتضی خان نے پیشکش اپنے پیش کیے ہر طرحکی چیزون سے سامان کیا تھا اور روز شرف تک پیشکش ایک کا امر سے بلکہ دو تین کا نظر سے گذرتا تھا دوشنبہ کے دن اوننیسوین تاریخ ماہ فروردی کو مجلس شرف نے ترتیب پائی اوس روز سعادت اندوز مین تخت سلطنت پر بمینے جلوس کر کے حکم دیا کہ اقسام کیف شراب وغیرہ سے حاضر کرین کہ شہنشہ نیکخواہش طبیعت اپنے جو کچھ چاہے پیوے اکثر ہوا مرتکب شراب کے ہوے پیشکش مہابت خان کا اس روز گذرا ایک مہر ایک ہزار تولہ کہ ساتھ کوکب طالع کے موسوم ہزار یادگار علی ایلچی ایران کو مینے دیا مجلس شگفتہ ہوئی بعد برخاست کے حکم کیا کہ اسباب اور آئین کو باندھین جو ایام نوروز مین پیشکش مقرب خان کی نے سامان بنایا تھا ہر قسم سے نفائس اور تحفے خوب ہم پہونچائے تھے از جملہ بارہ راس اسپ عراقی اور عربی کہ جہاز مین لایا تھا اور دوسرے زین مرصع کاری فرنگی نظر سے گذرے نوازش خان کے منصب پہ پانصد سوار اور اضافہ ہوے کہ دونہزاری ذات

اور سوار ہوگیا ایک ہاتھی نسبی بدن نام کہ اسلام خان نے بنگالہ سے بھیجا تھا ملاحظہ ہوکر داخل فیلان خاص ہوا تیسری تاریخ اہی بہشت کی خواجہ یادگار برادر عبداللہ خان نے گجرات سے آکر ملازمت کی اکیسویں مہر جہانگیری نظر گذرانی جو کہ ملازمت مین تھا بعد چند روز کے خطاب سردار خانی سے سرفرازی پائی چونکہ بخشی صاحب استقلال لشکر بنگش اور اوس حدود مین بھیجنا تھا معتقد خان کو اس خدمت پر ممتاز کرکے اوسکے منصب پہ سی صدی ذات اور پنجاہ سوار اضافہ کرکے ہزار و پانصدی ذات اور سی صد و پنجاہ سوار کا منصب عطا کرکے رخصت کیا محمد حسین چلپی کو خرید نے جواہر اور بہم پہونچانے تحفون مین کہ وقوف کامل رکھتا تھا کچھ زر دیکر رخصت کیا کہ راہ عراق سے استنبول مین جاکر تحفے اور نفائس بہم پہونچاکر واسطے سرکار دولت پایدار کے خریداری کرے اسمصورت مین ضرور تھا کہ والی ایران کی ملازمت کرے میرے ایک خط اوسکو دیا تھا کہ ایک یادگار مجملا ہمراہ اوسکے ہو حوالی مشہد مین میرے بھائی شاہ عباس سے ملا اوسنے تفحص کیا کہ کن چیزون کی خرید کا حکم واسطے سرکار کے ہی جبکہ مبالغہ بہت کیا تو چلپی نے اوس یادداشت کو کہ ہمراہ تھی پیش کیا اور اوس یادداشت مین غیروزہ خوب اور مومیائی کانی اور بانات داخل تھی شاہ نے فرمایا کہ یہ دو چیز تو بہت سے میسر نہین ہونگی یہ انکے واسطے مین بھیجتا ہون اوسی توجہی کو کہ اوسکے ملازمون روشناس سے تھا اختیار کرکے کوشش بنا بخچہ فیروزہ کہ تخمیناً بیس سیر تاک رکھتا تھا اور جو دہ تولہ مومیائی اور چار اسپ عراق کہ ایک لائق تھا اوسکے حوالے کرکے ایک خط مشعر اوس محبت اور دوستی مبنی بر آمیزش کے لکھا بُرے ہونے خاک اور کمی مومیائی کا عذر بہت سا لکھا اور واقعی خاک کے بہت بُرے نکلے ہرچند تلاش کون اور نگین سازون نے چاہا کہ ایک نگین قابل انگشتری بنانیکے ہونہ نکلا غالباً اندرون زمین ایسا خاک نیروزے کا کہ زمانہ شاہ مرحوم شاہ طہماسپ مین کان سے نکلتا تھا اب نہین ظاہر ہوتا ہی اسی مقدمے کا ذکر کرتا بت مین تحریر کیا تھا اور اثر مومیائی مین جو حکما سے سنا تھا تجربہ کیا ظاہر نہوا نہین معلوم کہ اطبا نے اوسکے اثر مین مبالغہ حد سے زیادہ کیا تھا یا بسبب کہنگی کے اثر اوسکا کم ہوگیا بحد تقدیر موافق قرارداد اطبا کے پانون مرغ کا توڑ کر زیادہ اوس سے کہ کہتے تھے کھلا کر اوپر مہل سکنجبین کے ملا اور تین روز تک محافظت کی حالانکہ حکما کا قول تھا کہ صبح سے شام تک کافی ہی بعد اوسکے ملاحظہ کیا کہ کسی طرح کا اثر ظاہر نہوا اور نہ کمی یا بھی مرغ کی بحال خود تھی علیحدہ کاغذ مین سفارش سلام اللہ عرب کی لکھی تھی اوسیوقت منصب اور جاگیر اوسکے کو زیادہ کی اور فیلان خاص سے مع سامان عبدالصمد خان کو بھیجا اور فیل دوسرا فتح خان کو مرحمت ہوا اور بارہ ہزار سوار برادری عبداللہ خان کو ساتھ ضابطہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کے سرفراز فرمایا کہ تنخواہ دیوین اور جو سابق مین واسطے خدمت جونا گڈھ کے پانصدی ذات اور سی سوار اونپر منصب سردار خان برادر اوسکے بڑھائے گئے تھے دوبارہ وہ خدمت کامل خان کو ہوئی سینے حکم کیا کہ اوس اضافہ کو برقرار رکھکر منصب اوسکے مین اعتبار کرین اور سرفراز خان کو کہ ہزار اور پانصدی ذات اور پانصدی ہزار تھا دو صد سوار دیکر اضافہ کیا بست و ہشتم اردی بہشت کی مطابق بست و ششم ربیع الاول سنہ جلوس اور سنہ یکہزار بایسد و دو ۱۰۲۲ ہجری کے روز مجلس وزن قمری کی مکان مریم زمانی مین ترتیب پائی اور قدر سے زر وزن مذکور سے عوض تولون اوزستھون کو کہ گھر مین والدہ میری کے جمع ہوئی تھین فرمایا سینے کہ دیا جاوے اور اسی روز ہزاری اور منصب مرتضی خان کے بڑھایا گیا کہ شش ہزاری ذات اور پنج ہزار سوار ہوگیا خسرو بیگ غلام مرزا خان نے ٹٹہ سے ہمراہ عبدالرزاق معموری کے آکر ملازمت کی اور سردار خان برادر عبداللہ خان نے طرف احمد آباد گجرات کے رخصت پائی دو بکریان کہ ہاوذ ہرن کہتی تھین کرنا تک سے ایک اضافی الیا تھا ہمیشہ سنا جاتا تھا جو جانور کہ ہاوذ ہرن رکھتا ہی بہت لاغر اور زبون ہوتا ہی حالانکہ یہ بکریان نہایت فربہ اور تیار تھین ایک کو اون مین سے کہ مادہ تھی بموجب حکم میرے کے مارا چار پاؤن مین زہر ظاہر ہوا اور یہ معنی باعث حیرت تمام کا ہوا

فلانے ہزاری کو بجائے فلانے کے سرکردان روانہ ہوئے

یورپ مقرر ہو کہ غیر جگہہ میں مادہ اپنی سے جفت نہیں ہوتا ہی چنانچہ والد بزرگوار نے ایک مدت میں قریب ہزار یوز کے جمع کیے تھے بہت چاہا کہ آپس میں ساتھہ ایک دوسرے کے جفت ہووین ہرگز ہرگز نہوئین اور ببر یا یوز نر و مادہ کو باغات میں قلادہ بکالا چھوڑا وہان بھی ساتھہ ایک دوسرے کے جفت نہوے ان دنون میں ایک یوز نر نے قلادہ اپنا توڑ کر پاس ایک مادہ یوز کے جا کر جفت موا بعد مہینے کے تین بچے جنی فی الحال عجائبات سے سنا لکھا گیا جبکہ یوز سات یوز کے جمع نہیں ہوتا اور شیر بدرجہ اولی سنا نہیں گیا کہ بعد گرفتاری کے جفت ہوا ہو جو کہ عہد دولت فیض مہد میرے میں وحشت طبیعت جانوروں کی کمی اوٹھائی گئی چنانچہ شیر اسقدر رام ہوتے کہ بغیر قید اور زنجیر کے کھلے ہوے درمیان آدمیون کے پھرتے ہین اور نہ ستراون سے آدمیون کو پہونچتا ہی اور نہ وحشت اور مہیب کی رکھتے ہین سب اتفاق ایک شیرنی حاملہ ہوئی اور بعد تین مہینے کے تین بچے جنی اور یہ ہرگز سنا کہ شیر جنگلی بعد گرفتاری کے ساتھہ مادہ اپنی کے جمع ہوا ہو مگر یہ لوگون سے سنا گیا تھا کہ دودھ شیر کا واسطے روشنی آنکھ کے نہایت مفید ہی ہر چند کوشش کی کہ دودھ پستان اوسکی مین ظاہر ہو میسر نہوا بیچ خاطر کے ایسا پہونچا جو کہ شیر جانور غضبناک ہی اور شیر پستان مادر مین از روی محبت کے کہ بچے کے ساتھہ ہوتی ہی نزدیک ہونے اور چوسنے بچہ شیر سے وقت پکڑنے دانتھن اوسکے واسطے نکلنے دودھ کے عضلہ اوسکا زیادہ ہوتا ہی اور شیر خشناک ہو جاتا ہی اور اظہار رحمی بہشت مین خواجہ قاسم برادر خواجہ عبد العزیز نے کہ خواجہ زادون نقشبندیہ سے ہین مادر الملک سے آکر ملازمت کی اور چند روز کے بعد بارہ ہزار روپے بطور انعام اوسکو مرحمت ہوے اور جو کہ خواجہ جہان نے دوالی شہر مین فالیز خربوزے کی بوائی تھی بعد گذرنے دو پہر کے روز چہارشنبہ دوم خرداد کو کشتی پر سوار ہو کر براہ دریا واسطے فالیز کے روانہ ہوا اور لوگ محل کے ہمراہ تھے دو تین گھڑی دن رہے پہونچکر شب سیر فالیز مین سحر کی عجب باد تند اور چکر ہوا کا ہوا کہ خیمہ اور سراپردہ ہمارا نہ کشتی پر وہ رات بسر کی اور پنجشنبہ روز جمعہ سے بھی سیر فالیز مین گذرا اور پھر شہر کیطرف لوٹ آیا افضل خان کہ مدت مدید سے الور نبل اور ضلعون عزیز مین گرفتار تھا وسوین تاریخ خرداد کو فوت ہو گیا جاگیر اور وطن راجہ جگن کہ بیچ خدمت دکن کے تقصیر کی تھی الکر مہابت خان کو عنایت کیا شیخ پیر کہ وارستگون اور بے تعلقون وقت سے ہی اور خاص بسبب محبت اور اخلاص ہر کے طریقہ خدمتگاری اور ہراہی کا میرے ساتھہ اختیار کیا ہی پرگنہ سیر پٹھہ جو وطن اوسکا ہی قبل اس سے بنیاد ایک مسجد کی ڈالی تھی ان دنون کسی قدر تعمیر مین فوکر اوسکا ہوا جو اوسکی طبیعت کو مین نے اتمام اس بنای خیر کیطرف پایا چار ہزار روپے دیے کہ جا کر صرف اوسکا کرے اور ایک خروشال خاصہ کی حرمت کر کے سینے رخصت کیا اور دیوانخانہ عام و خاص مین دو مجمر چوبی ترتیب دی گئی ہین مجمر اول مخصوص ہی واسطے امرا اور ایلچی اور اہل عزت کے اور کوئی بغیر حکم کے داخل نہین ہوتا ہی اور مجمر دوسرا کہ وسیع تر مجمر اول سے ہی واسطے جمیع بندگان اور منصبداران اور احدیان اور اون لوگون کے کہ اطلاق نوکری کا اوپر اونکے کیا جاوے قرار دیا گیا اور باہر اس مجمر کے نوکران امیر اور تمام وہ لوگ کہ دیوانخانہ مذکور مین آتے ہین کھڑے ہوتے ہین جو در میان مجمر اول اور ثانی کے کچھہ فرق نتھا دلمین آیا کہ مجمر اول کو ساتھہ نقرہ کے زینت دیجاوے مینے فرمایا کہ مجمر مذکور اور اوس نردبان کو کہ مجمر سے اوپر بالاخانے مجمر وے کے رکھا ہی اور وہ فیل چوبی کو کہ دونو طرف مجمر وے کے ہنرمندون نے بنائے تھے چاندی مین مڑھوا لین بعد اتمام کے عرض ہوا کہ ایکسو چوبیس من چاندی بوزن ہندوستانی کے کہ آٹھہ سو اسی من ولایت کے ہی صرف کی گئی اسقدر ایسی زیبا و زینت پیدا کی کہ گویا اسی قابل تھا تیسری تاریخ ماہ تیر کو مظفر خان نے پٹنے سے آکر ملازمت کی بارہ مہرمذہ گذرانہین ہمہ صحف جدا و جلد کا اور دو کل مرصع پیشکش کیے اور چودہوین ماہ مذکور کو صفدر خان نے صوبہ بہار سے آکر ملازمت حاصل کی ایک سو ایک مہرمذکین بعد اوس سے کہ مظفر خان بیچ خدمت کے تھا پانصدی ذات اور پنصد سوار سے اوسکے

کے بڑھاکر علم عنایت فرمایا اور شال خاصہ دیکر رخصت پٹنہ کو کیا مین جانتا تھا کہ دیوانہ کتا جس جانور کو کاٹے مرجاتا ہی غالبا یہ مینی اوپر ہاتھی کے صحیح نہین ہوسکے تھے میرے عہد دولت مین یہ سیاہ واقع ہوا کہ ایک رات ایک کتے دیوانے نے بیچ جگہ بندھنے ایک فیل خاصہ کے کہ کچھی نام تھا اکر پاؤن مین ایک مادہ فیل کے کہ ہمراہ فیل خاصہ کے تھی کاٹ کھایا دفعتًا فیل مادہ مذکور چلائی جو فیلبان دوڑکر نزدیک پہونچے سگ دیوانہ بھاگ کر ایک زقوم زار مین کہ حوالی اوسکے مین واقع ہی گھس گیا اور بعد تھوڑی دیر کے ٹھکانہ قریب فیل خاصہ کے پہونچا اور ہاتھہ اوسکا کاٹا فیل نے اوسکو مارڈالا جو مدت ایک ماہ پانچ روز کی گذری ایک روز کہ ہوا ابر ناک تھی شور رعد کا بگوش مادہ فیل کہ چرنے مین مشغول تھی پہونچا یکبارگی فریاد کی اور لرزہ اوپر اعضا کے طاری ہوا کانپی اور زمین پر گر پڑی اور پھر اوٹھکر سات روز تک اسی حال سے کہ پانی منہہ سے جاری تھا اور ناگاہ فریاد کرتی تھی اور بے آرامی تمام رکھتی تھی فیلبان ہر چند در پی علاج کے ہوے نفع نہ بخشا آٹھوین روز گر پڑی اور مرگئی بعد گذرنے ایک مہینے کے فیل کلان کو کنارے پانی کے جنگل کیطرف لے جاتے تھے بطریق اول ابر رعد ظاہر ہوا فیل مذکور عین مستی مین یکبارگی کانپ کر زمین پر بیٹھہ گیا فیلبان اوسکو بہزار زحمت و مشقت اوپر مقام کے لائے بعد اوسی مدت کے اوسی مادہ فیل کیطرح یہ ہاتھی بھی تصدق ہوا اس مقدمے کے واقع ہونے سے حیرت حاصل ہوئی الحق جای حیرت ہی کہ اتنا بڑا جانور باوجود اس کلانی اور قوی ہیکلی اور ترکیب کے ادنی حرارت مین کہ ایک حیوان ضعیف سے اوسکو پہونچی اور اسقدر مؤثر ہوئی۔ جو جان خان نے مکرر سب استد عا شاہ نواز خان پسر اپنے کو رخصت کیا تھا تاریخ بارھوین امرداد سب فرخلعت دیکر مینے طرف دکن کے رخصت کیا اور یہ تقریب نجشی کو کہ منصب اوسکا صد و پنجاہی تھا بسبب ایک تردد کے کہ اوس سے وقوع مین آیا تھا ساتھہ منصب ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کرکے بخطاب خانی کے اوسکو مینے سربلند کیا اور علم بھی کرامت ہوا گروہ ہنود نے اوپر چار قسم کے قرار پایا ہی اور ہر ایک اوپر طریق اور آئین خاص کے عمل کرتا ہی اور ہر سہ مین ایک روز معین رکھتے ہین اول طریقہ برہمن یعنی پہچاننے والے اللہ تعالے جلشانہ کے اور وظیفہ اونکا کچھہ چیز سے ہی علم سیکھنا اور دوسرون کو تربیت کرنا اور آتش پوجنا اور آدمیون کو دلالت طرف آتش پرستی کے کرنا اور کچھہ محتاجون کو دینا اور کچھہ آپ لینا اس طائفہ کا ایک روز معین ہی اور وہ روز آخر ماہ ساون کا ہی کہ دوسرا مہینہ برسات کا ہی خرچ اس روز کو مبارک جانکر عابدون کے اوپر کنارہ دریا اور تالاب کے جاتے ہین اور طرح طرح کے افسون پڑھکر اوپر سیون اور ڈورون رنگین کے پھونکتے ہین اور دوسرا روز کہ بھادون شروع سال کا ہی اون رسنہای افسون و میدہ کو راجہ اور بزرگان عہد باندھتے ہین اور شگون جانتے ہین اور اوسکو راکھی کہتے ہین یعنی نگہداشت یہ دن ماہ تیرین کہ آفتاب جہانتاب برج میزان مین ہی واقع ہوا اور طائفہ دوسرا چھتری ہی کہ ساتھہ کھتری کے معروف و مشہور ہی اور مراد چھتری سے ایک طائفہ ہی کہ مظلومون کو شر ظالمون سے محفوظ رکھتے ہین آئین اس طائفہ کے تین چیزین ہین ایک یہ کہ خود علم پڑھنا اور دوسرون کو تعلیم کرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پرستی کرنا اور طرف پرستش کے اور دین کے رہنمون ہونا اور تیسرے یہ کہ خود محتاجون کو دینا اور آپ باوجود احتیاج کے کچھہ نہ لینا روز اس طائفے کا مجمے اور دسمین ہی اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اور برد و سمن کے کھینچنا انکے نزدیک مبارک ہی اور راجپوتنے کہ اوسکو ساتھہ خدائی کے پوجتے ہین اس روز لشکر کشی کرکے اوپر خصم اپنے کے ظفر پائی تھی اس روز کو معتبر جانتے ہین اور ہاتھی گھوڑون کی آرایش کرکے پرستش کرتے ہین اور یہ روز ہر مہینے شہریور کے مین کہ آفتاب برج سنبلہ مین ہی واقع ہوتا ہی سائیسون اور فیلبانون وغیرہ کو انعام دیتے ہین طائفہ تیسرا بیس ہی اور یہ جماعت ان دونون طائفون کی کہ ذکر انکا گذرا خدمت کرتی ہی زراعت اور خرید و فروخت اور سود اور سودا سے شغل انکا مقرر ہے

اس طائفہ کا بھی ایک روز معین ہی کہ اوسکو دیوالی کہتے ہین اور یہ روز بیچ ماہ بھر کے کہ آفتاب برج میزان مین ہی واقع ہوتا ہی اٹھائیسوین تاریخ ماہ ہای تمری کی رات کو اس روز چراغ روشن کرتے ہین اور دوستون اور عزیزون کو جمع کرکے ہنگامہ قمار بازی کا گرم کرتے ہین جو نظر اس طائفہ کی اوپر سود و سواد کے ہی اور قدم لینیون کو اس روز شگون سمجھتے ہین ؛

طائفہ چوتھا شودر ہی

یہ گروہ شقاوت شکوہ کہتے ہین طائفہ ہنود سے ہی سبکی خدمت کرتے ہین اور ان چیزون سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہو مین بہرہ نہین رکھتے روزان کا ہولی ہی باعتقاد ان کے روز اخیر سال کا ہی یہ روز بیچ مہینے اسفندار کے کہ بیچ اعظم برج حوت مین منزل رکھتا ہی واقع ہوتا ہی بیچ رات اس دن کے آتش کو چون اور بازارون مین روشن کرتے ہین اور جو دن ہوتا ہی تو ایک پہر تک خاکستر وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اوڑاتے ہین اور ایک شور و غوغا بلند کرتے ہین اور بعد اوسکے نہا دھو کر پوشاک پہنتے ہین اور واسطے سیر باغات اور صحرا کے جاتے ہین جو کہ ضابطہ مقرر ہنود کا ہی کہ مردہ اپنے کو جلاتے ہین آگ جلانا اس رات کو شب آخر سال گذشتہ کی ہی کنایہ اوس سے ہی کہ سال گذشتہ کو بمنزلہ مردہ کے ہی جلاتے ہین میرے والد بزرگوار کے زمانے مین امرا ہنود اور دیگر طوائف تبقلید اونکے کے رسم راکھی کی بجا لاتے کہ لعل اور مروارید اور گلہاے مرصع بجواہر گران بہا رشتون مین پرو کر اوپر دست مبارک انکے کے باندھتے تھے کئی برس تک معمول اس رسم کا رہا جو تکلف حد سے زیادہ گذرا یہ معنی اوپر طبیعت اونکی کے گران آیا منع فرمایا اور برہمن ہاتھ اوسی نگون کے رشتہ اور ابریشم کہ ضابطہ انکا ہی باندھتے تھے مینے بھی اس سال مین اوپر طریقہ پسندیدہ اونکے کے عمل کرکے فرمایا کہ امرا ہنود اور اعیان اس طائفہ کے راکھی اوپر ہاتھ میرے کے نہ باندھین بدوزرا کھی کے کہ نوین تاریخ امرداد کی تھی پھر وہی معرکہ قائم ہوا اور دوسرون نے براہ تقلید کے جا کر ہاتھ اس تعصب سے باز نرکھا اسی شان کو قبول کیا تو مینے فرمایا کہ ساتھ اوسی ضابطہ قدیم کے برہمن ابریشم اور رشتہ باندھتے رہین اس روز بحسب اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی کا واقع ہوا اور عرس ایک قاعدون سے ہی کہ معمول ہندستان کا ہی ہر سال مین روز انتقال پر عزیز اپنے کے طعام اور اقسام خوشبو وغیرہ باندازہ حالت قدرت اپنے کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتے ہین اور مجلس کبھی ایک ہفتہ تک کھنچتے ہین آج بابا خورم کو مینے بھیجا کہ اوپر روضۂ متبرکہ اون کے جا کر مجلس جمع کرے اور دس ہزار روپیہ دس آدمیون کو بندگان معتبر سے دیلے گئے کہ فقرا اور ارباب احتیاج کو تقسیم کرین پندرھوین ماہ امرداد کو پیشکش اسلام خان کا نظر سے گذرا اٹھائیس ہاتھی اور چالیس اس گھوڑے اوس زمین کے کہ تانگن وہان کے مشہور ہین اور پچاس نفر خواجہ سرا اور پانصد پرکالہ نفیس ستارگانے بھیجے تھے جو ضابطہ ہوا کہ وقائع جمیع صوبون کا بتخصیص سرحدون کا بیچ عرض کے ہو پہنچتا رہے اور واقعہ نویس درگاہ سے اوپر اس خدمت کے تعین ہوے اور یہ امر ایک ضابطہ ہی اون مین سے کہ پدر بزرگوار مینے مقرر کیے ہین اور مین بھی موافق اوسکے عمل کرتا ہون اور اس ضمن مین فوائد کلی اور نفع عظیم مشاہدہ ہوتے ہین اور اطلاع اوپر دوسرے حالون عالم اور عالمیون کے پہونچتی ہی اگر فوائد اوسکے مرقوم ہوون عبارت طول ہو جاوے ان دنون وقائع نویس لاہور نے لکھا تھا کہ ماہ تیر کے اخیر مین دس آدمی شہر کے اسن آباد کوکہ بارہ کوس پر واقع ہی گئے ہین بجوت گرمی کا ہوا نیچے ساتھ ایک درخت کے پناہ لیگئے مقارن اوسکے ہوا اور ایک بگولا آیا اور وہ ہوا جو اس جماعت کو پہونچی لرزے مین آکر نو آدمی نیچے اوس درخت کے مر گئے اور ایک شخص زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مت بیمار رہا اور بعد محنت اور اذیت بہت کے صحت پائی اور وہ جانور کہ اوپر درخت مذکور کے گھونسلہ رکھتے تھے زمین پر گر کر مر گئے اور اوس نواح مین ہوا نے اس قدر

خرابی پیدا کی کہ جانور جنگلی کشت زارون پر آآکر گرا کرتے تھے اور سبزے مین لوٹ لوٹ کر مرتے تھے مجملاً یہ کہ جانور بہت ہلاک ہوئے
بروز پنجشنبہ ۳۱ امرداد کی تسبیح کرکے باراوہ شکار کشتی پر سوار ہوے کہ طرف موضع سوندکر کہ ایک شکارگاہ مقرر ہے مین گیا اور خان عالم
کو بصلحت بھیجنے عراق اور ہمراہی ایلچی بادشاہ ایران کے بلایا تھا تیسری تاریخ شہریور کی یہان پہونچا ایک سومہر نذر کی جو کہ ہمونگر مہاتمان
کی جاگیر مین مقرر تھا اوسنے ایک مکان پرتکلف اوپر کنارے دریا کے بنایا تھا خوش آیا اور ایک ہاتھی اور ایک انگشتری نگین زمرد
کی پیشکش کی وہ قبول ہوئی چھٹی شہریور تک مشغول سیر و شکار رہا اس چند روز مین جبل دھفت راس آہو نر مادہ اور دوسرے جانور
شکار ہوئے اس عرصے مین دلاور خان نے ایک قطعہ لعل پیشکش بھیجا تھا مقبول ہوا شمشیر خاصہ واسطے اسلام خان کے بھیجی
اور منصب حسین علی ترکمان کے کہ ہزاری ذات اور ہفتصد سوار کا تھا پانصدی ذات اور ایک سو سوار زیادہ ہوے آخر بہائی روز
پنجشنبہ ۴۰ ماہ مذکور کو منزل مریم زمانی مین وزن شمسی کیا گیا آپکو ساتھ فلزات اور دوسری چیزون بدستور سابق کے وزن کیا اس برس مین میرا
چہل و چہارسال شمسی پورا ہوا اوسی روز یادگار علی ایلچی ایران اور خانعالم کہ اس جانب سے ہمراہ اوسکے معین ہوا تھا مرخص ہوے یادگار علی
کو اسپ بازین مرصع اور کمر شمشیر مرصع اور چار ترب طلا دوزی و کلغی با پر و جیغہ اور تیس ہزار روپیہ نقد مرحمت ہوے کہ کل چالیس ہزار
روپے ہوئے اور خانعالم کو کمربند مرصع با پھول کٹارہ کہ علاقہ مروارید سے رکھتا ہو شفقت کیا ۲۲ ماہ مذکور کو واسطے زیارت روضہ
مقدسۂ منورہ والد بزرگوار کے بہشت آباد کو فیل سوارہ مین متوجہ ہوا پنجہزار روپیہ لوٹائے گئے اور پنجہزار روپے خواجہ جہان کو
دیے کہ فقرا کو تقسیم کرے اور بعد نماز مغرب کے کشتی پر سوار ہوکر متوجہ طرف شہر کے ہوا ہو مکان اعتماد الدولہ کا کنارے جمنا کے
واقع تھا مین اوترا اور شب اوس مکان مین اخیر دوسرے روز تک بسر کی اور پیشکش اوسکی سے جو خوش آیا قبول فرماکر متوجہ دولتخانہ
کا ہوا مکان اعتقاد خان کا بھی اوپر کنارے آب جمنا کے تھا حسب التماس اوسکے سات سوم محل کے اوترکر منازل اوسکی کو
کہ نوساختہ تھی سیر کی احق جاے طبوع دیکھ بہت خوش آیا اور تحفہ لائق کہ اقمشہ اور جواہرات اور اقسام اجناس سے
جمع کیے تھے سب نظر اشرف سے گذرے اکثر پسند خاطر ہوے قریب شام کے داخل دولت خانۂ مبارک مین ہوا جو کہ منجمون
اور اختر شناسون نے آجکی رات ساعت نیک واسطے جانے اجمیر کے اختیار کی تھی دو گھڑی رات گئے دوشنبہ دوسری شعبان کو
مطابق ۲۲ شہریور کے سات فیروزی اور اقبال کے باراوہ اجمیر و ارالخلافۂ آگرہ سے باہر آیا اور اس عزیمت مین دو چیزین منظور
خاطر تھین اول زیارت روضۂ منورۂ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتون روح انکی سے کشایشین عظیم اس دودمان والا کو پہنچی
ہین اور بعد جلوس کے زیارت مرقد بزرگوار انکی کی میسر نہین ہوئی تھی اور دوسرے دفع کرنا رانا امرسنگھ مقہور کا کہ زمینداروں
اور راجون معتبر ہندستان سے ہی اور سروری اور سرداری اوسکی اور باپ دادون اوسکے کی تمام راجہ بابو اس ولایت کی قبول
رکھتے ہین اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست بہ خاندان اونکے کی ہی اور مدت دراز حدود مشرق مین کہ پورب رویہ ہی
حکومت کی ہی اوس ایام مین سات خطاب راجگی کے مشہور ہوئے ہین بعد اوسکے بزور زمین دکھن مین آئے ہین اور بیشتر
ولایت وہان کی تصرف مین لائے ہین بجاے راجہ کے لقب رانا اور راول کا جزو اسم کا کیا ہی بس اوس سے
کوہستان میوات مین آئے اور رفتہ رفتہ قلعہ چیتور مین تصرف کیا اور اوس روز سے آج تک کہ آٹھوان سال جلوس میرے
سے ہی ایک ہزار چار سو اکہتر برس ہوے ہین چھبیس آدمی دوسرے اس طائفہ سے کہ مدت حکومت انکے کی ایک ہزار دس برس
ہوئے راول خطاب رکھتے ہین اور راول اول سے کہ جسنے پہلے سات راول کے اشتہار پایا ہی رانا امرسنگھ تک کہ آج کے
دن رانا ہی بیست و شش نفر ہین کہ عرصۂ چار سو اسی سال سے سروری کرتے ہین اور اس مدت مدید مین کسی بادشاہ کے

فی بیان دولت رانا امرسنگھ و بعض از احوال پدر بزرگوار او

فی بیان نسب و بعض از احوال پدر بزرگوار او

بادشاہون ہندسے اطاعت نہین کی اور اکثر اوقات مقام سرکشی اور فتنہ انگیزی مین رہتے ہین چنانچہ عہد سلطنت حضرت خلد مکانی فردوس مکانی مین رانا سانگا نے تمام راجپوتانہ اور مالوہ اور زمینداروں اس ولایت کو جمع کرکے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار سوار اور کئی لاکھ پیادہ کے حوالی بیانہ مین صف جنگ کی اور مدد باری تعالی اور یاوری بخت سے لشکر ظفر اثر اسلام نے افواج کفر پر غلبہ کیا اور شکست عظیم نے اوپر احوال اوسکے راہ پائی تفصیل اس جنگ کی تواریخ معتبرہ خصوص واقعات مین کہ تصنیفات حضرت فردوس مکانی سے ہی مذکور اور مسطور ہی والد بزرگوار میرے نے کہ مرقد منور اوسکا جاے فیوض نامتناہی کا ہو جیوہ بیچ دفع کرنے ان سرکشون کے بہت کوششین کین اور کئی بار لشکر اوپر سر اونکے کے تعین کیا اور سال دوازدہم مین جلوس اپنے سے واسطے تسخیر کرنے قلعہ چیتوڑ کے کہ محکم ترقلعون معتبرہ معمورہ عالم سے ہی اور تباہ و برباد کرنے ملک رانا کو غنیمت کی اور قلعہ مذکور کا بعد اوسکے کہ چار مہینے دس روز محاصرہ کیا اور ساتھ جان نثارون پدر رانا امر سنگھ کے جنگ وجدال کرکے ازروے قدرت اور قوت تمام کے لیا اور قلعہ کو خراب کرکے لوٹے اور ہر مرتبہ افواج قاہرہ کا راوپر اوسکے تنگ کرکے ایسا چاہتی تھی کہ گرفتار آوے یا خراب اور آوارہ ہوے مقارن اوسکے ایک امر ایسا واقع ہوتا تھا کہ یہ مہم رہجاتی تھی یہانتک کہ آخر عہد مین اکبرن خود بدولت واسطے تسخیر ملک دکن کے متوجہ ہوے اور مجکو سات لشکر عظیم اور سردارون صاحب تعظیم کے اوپر رانا کے بھیجا بحسب اتفاق یہ دونون کام بواسطہ چند سبب کے کہ ذکر اوسکا طول وطویل ہی صورت پذیر نہوے جب زمانہ خلافت کا مجکو پہونچا اور یہ مہم ادھوری میری تھی بیچ جلوس کے ایک اول لشکر کہ حدود ممالک مین بھیجا سینے سہی لشکر تھا فرزند بزرگ کو سردار کرکے مع ارکان دولت کہ زیر تخت حاضر تھے ساتھ اس خدمت کے مقرر کیا اور خرانہ معمور اور توپخانہ وفور ہمراہ کرکے روانہ کیا جو کہ تقدیر الہی سے ہر کام اوپر ہر وقت کے موقوف ہی اس انہاز قضیہ بد عاقبت خسرو کا وقوع مین آیا مجکو ضرور تعاقب اوسکا طرف پنجاب کے کرنا تھا اور ولایت اور پایہ تخت کہ بیچ دار الخلافہ آگرہ کے تھی خالی رہی جاتی تھی بالضرورت لکھا گیا کہ پرویز یا بعضے امرا لوٹ کر واسطے محافظت آگرہ اور حوالی وحواشی اوسکے قیام کرے مجملا اس وقع بھی مہم رانا کی حسب دلخواہ نہوئی جو ساتھ عنایت الہی کے شر و فساد خسرو سے اطمینان تسلی حاصل ہوا اور پھر آگرہ سے محل نزول رایات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ بسرکردگی حمایت خان وعبداللہ خان و دیگر روسا کے معتبر کی گئی اور اوسی تاریخ سے وقت لوٹنے رایات عالیات کے طرف اجمیر کے ولایات اوسکی پائمال عساکر فیروزی مآثر کے تھے انتہا اس مہم کی صورت پسندیدہ ظاہر نکرتے تھے تب مینے سوچا کہ آگرے مین کچھ کام نہین ہی اور یہ مہم بغیر میرے تمام نہوگی بیچ ساعت مقررہ کے قلعہ آگرہ سے باہر آکے باغ دھرہ مین منزل واقع ہوئی دوسرے دن حسین دسہرہ نے صورت دکھائی بدستور معمول گھوڑے اور فیل آراستہ ہوکر نظر سے گذرے چودوبارہ والدہ اور ہمشیرون خسرو کے نے عرض کیا کہ اب وہ اپنے کامون سے نادم اور پشیمان ہی عرق عطوفت اور شفقت پدری نے جوش مارا تب مینے اوسکو بلایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطے سلام کے آمد و رفت رکھے باغ مذکور مین آٹھ دن مقام ہوے اٹھائیسوین کو خبر پہونچی کہ راجہ رامداس نے کہ بنگش اور حدود کابل مین بہمراہی قلیچ خان کے خدمت کرتا تھا وفات پائی غرہ ماہ مہر مین باغ سے کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطے نگہبانی دار السلطنت آگرہ و محافظت خزاین ومحلون کے رخصت فرمایا اور فیل اور فرکل خاصہ اوسکو مرحمت ہوا دوسری ماہ مہر کو خبر پہونچی کہ راجہ باسو نے تھانہ شاہ آباد مین کہ سرحد ولایت امری مقہور سے ہی وفات پائی دسوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ احوال ساتھ امن آباد کے موسوم ہوا منزل ہوئی اور پہلے یہ محال بیچ جاگیر روپ خواص کے مقرر تھے پھر ساتھ لڑکے حمایت خان موسوم بامان اللہ کے مرحمت کیے گئے کہ اوسکے نام کے کیے جامین گیارہوین دن بھی مہین مقام ہوا جو شکارگہ موجود تھی طبیعت مائل بشکار ہوے ہر روز واسطے شکار کے سوا۔

موتا چنانچہ اس چندمدت مین یکصد و پنجاہ و شست آہو نر و ماده اور تمام جانوران شکار ہوے پچیسوین ماہ مذکور کو امن آباد سے کوچ ہوا
اکیسوین اس ماہ کو مطابق آٹھوین ماہ رمضان کو خواجہ ابوالحسن نے کہ برہانپور سے طلب کیا گیا تھا ملاقات کرکے پچاس مہر نذر
اور پندرہ پارہ مرصع آلات اور ایک زنجیر فیل کہ اوسکو داخل فیلان خاصہ کیا پیشکش گذرانی دوسری تہان مطابق دسوین
رمضان کو خبر فوت قلیچ خان کی ہوپہنچی اسّی برس کی عمر مین جان بحق تسلیم کی پرشاور مین واسطے خدمت دفع کرنے افغانون بیچون
کے مقیم تھا منصب اوسکا چھ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا تھا مرتضے خان دکنی کہ علم پولٹہ بازی مین کہ باصطلاح دکنیان ایک آنکھ
مشہور ہے اور نزدیک مغلون کے شمشیر بازی ہے بےنظیر و بےمثل تھا چندمدت آگے مین اوسکے ساتھ اس ورزش پر متوجہ ہوا اس تما
مین اوسکو خطاب ورزش خانی مرحمت ہوا اور جو قاعدہ سیر اتھا کہ راتون کو اراباب استحقاق اور درویش نظر سے گذرا کرین ملاحظہ ساتھ
حال ہر ایک کے ڈالکر زمین و زر نقد اور پوشش عطا کرون درمیان اون آدمیون کے ایک شخص نے جہانگیر نام کو ساتھ اسم اعظم
اللہ اکبر کے حساب ابجد مین مطابق پایا تھا عرض کی اور اس بات کو ساتھ تفاول و تیمن کے خوب لیکر ساتھ محاسب اوسکے کے
زمین و اسپ و زر نقد و خلعت کرامت کیا روز دوشنبہ پانچوین شوال مطابق چھبیسوین آبان کو کہ ساعت داخل ہونے اجمیر کی قرار پائی
تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار خطاہر ہوا ایک کوس پیادہ پا چلا اور ہر دو جانب راہ پر مستمندان منتظر
ہوے کہ ساکین کو زر دیتے ہوے چلین چار گھڑی دن چڑھے داخل شہر و آبادی ہوا پانچوین ساعت کو شرف زیارت روضہ
متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازان طرف دولت خانہ ہمایون کے متوجہ ہوا اور دوسرے کون خلعت دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خورد و بزرگ
شہری اور گذری نظر سے گذرکر مورد عطیات و بخشش بیغایات کی ہوین ساتوین آذر کو بقصد سیر و شکار تالاب پبلک کہ معبد ہنودکا ہی متوجہ ہوا بعد
شکار مرغابی وغیرہ کے پھر اجمیر کو آیا پہکر مین دیوہرے بہت ہین منجملہ اونکے رانا شنکر نے کہ عمر امری مقہور کا ہی اور میرے یہان امرای
عظیم سے ہی اوسنے ایک مندر لاکھ روپیہ صرف کرکے بنایا ہی اوسمین ایک صورت سنگ سیاہ سے تراشی ہوئی کہ سر اوسکا مثل سر
خوک اور جسم مانند آدمی کے دیکھنے مین آئی اور عقیدہ ناقص ہنود کا یہ ہی کہ اللہ تعالے نے پہلے اسی صورت مین ظہور فرمایا ہی مین نے
اوس صورت کو توڑا کرتالاب مذکور مین ڈلوادی اور محلہ کو وہ پر ایک گنبد سفید نظر آیا اور حال اوسکا دریافت کیا گیا یہان ایک جوگی نے
کفر و شرک پھیلایا ہی جوگی مذکور کو خارج کرا کے بت پرستش اوسکے کا توڑوا دیا لوگون نے کہا کہ عمق تالاب کی انتہا نہین معلوم کروایا
بارگز سے عمق زیادہ نہین ہی اور دور اوسکا ڈیڑھ کوس کا اوسیوقت شکار شیرنی کا کرکے لوٹ آیا اور گوشت شکار نیل گاؤ کا فقرا کو
تقسیم کروایا اور زر وغیرہ مرحمت ہوا اور خبر پہونچی کہ فرنگیون نے چار جہاز سورت بندر کے درہم برہم کرکے مال و متاع اوسکا لوٹ لیا یہ امر
اوپر دل کے ناگوار معلوم ہوا مقرب خان کو کہ بندر مذکور اوسکے حوالے تھا بعطاے خلعت فیل وغیرہ روانہ کیا اور وجہ حسن خدمت
کہ یوسف خان اور بہادر الملک سے صوبہ دکن مین ظاہر ہوئی تھی اوسواسطے نشان اونکو عنایت ہوے اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس
قصد سے بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سرانجام مہم رانا مقہور کا تھا اسلیے دل مین آیا کہ مین یہان ٹھہرون اور فرزند بابا
خورم کو اوس طرف روانہ کرون تب ایک خلعت مغرق و مروارید کہ لائق شان شاہان ہوے فرزند مذکور کو عطا کرکے ساتھ بارہ ہزار
سوار جرار اور افسران جان نثار کے اور خلعت فراخور حوصلہ ہر افسر وغیرہ کے دیکر رخصت کیا اور فدائی خان بخشی لشکر مذکور کا ہوا اوسی
ساعت صفدر خان واسطے حکومت کشمیر کے خلعت و غیرہ پاکر روانہ ہوا اور ابوالحسن خان کو بخشی کل کرکے خلعت دیا اور ایک
دیگ کلان اکبرآباد سے طیار کروا کے رخصت کیا خواجہ صاحب مین لاکر چڑھوائی اور طعام واسطے مساکین اور فقرا کے کھلوا کر
زر نقد وغیرہ دیکر رخصت کیا اور پانچہزار آدمی اوس دیگ سے شکم سیر ہوے اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندنون مین ساتھ منصب

داخل ہونا اجمیر مین

جانا شاہجہان کا اوپر

مشش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ مکرم خان پسر عظم خان کے علم مرحمت ہوا و نوین محرم کو اجمیر سے رخصت کا کھلتا ہوا باہر گیا میں اور بیس دن مین لوٹ کر داخل شہر ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جہان اور آصفجاہی اوسکی واسطے حفاظت اور حراست اگرہ اور نواحی اوسکی کے عرض کی گئی پانصدی ذاتی اور ایکسو سوار اور منصب اوس کے کے زیادہ کیے گئے اور انھین و نوئین ابوالفتح دکنی نے جاگیر سے اگر بلاقات حاصل کی تیسری ماہ مذکور کو خبر فوت ہونے اسلام خان کی پہونچی اور وہ حسن خدمت کہ خان مذکور سے ساتھ لیئے ولایت خیر مجموعہ کے ظاہر ہوتی تھی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدر خدمت کلی کی ہوتا اور مہینے حسب خواہش و استمداد خان اعظم کے شاہزادہ فیروزمند کو دکن بھیجا مگر باوجود دلداری و خاطرداری شاہزادہ کے حال ناستودہ کاری خان اعظم کا شتاب مین نے ابراہیم حسین اپنے معتمد کو اودھر روانہ کیا اور یہ پیام دیا کہ تو نے برہان پور سے بآرزو سے تمام اس خدمت کی درخواست کی کہ اگر اسی قصد مین مرجاؤن تو شہید دگر نہ غازی ہونگا تب ساتھ تیری سپرو کے مہینے اور جو کچھ کمک و مدد تو نجانے سے خواہش رکھتا تھا سرانجام پایا اور پھر لکھ کہ بے حرکت رایات جلال اس حدود کے فیصل ہونا بہت دشوار ہے احوال شاہزادہ کو عرائض بھیجکر طلب کیا اور حسن صوابدید تیرا ظاہر ہوا کیا باعث کہ پانون معرکے سے ایکبارگی بیچ مقام ناسازگاری کے آیا باباخورم کو کہ اس مدت مین ہرگز اپنے سے جدا نکیا تھا محض ساتھ اعتماد کاردانی تیری کے بھیجا گیا چاہیے کہ طریقہ نیک خواہی اور نیک اندیشی منظور و مرعی رکھکر شب و روز خدمت فرزند سعادتمند سے غافل نہ ہو اور اگر خلاف اسکا ہو اور ترا داد اپنے سے قدم باہر رکھا تو حق تیرا بیمن اچھا نہو گا ابراہیم حسین نے حاکر ساتھ اس تفصیل کے یہ باتین خاطرنشین اوسکے کین کچھ نتیجہ نہ ملا جمل اور قرارداد اپنے سے نہ آیا باباخورم نے جانا کہ وجود اوسکا مخل کار و بار ہے نظر بند کرکے عرضداشت کی کہ رہنا اسکا یہان کچھ کام نہین دیتا ہی اور محض بواسطے اوس نسبت کے کہ ساتھ خسرو کے رکھتا ہی بیچ مقام کام بگاڑنے کے ہی ساتھ مہابت خان کے حکم کیا کہ اوسکو اودیپور سے لے آوے اور محمد تقی دیوان بیوتات ساتھ لانے فرزندون اور متعلقان اوس کے کے مندسور سے طرف اجمیر کے مقرر ہوا گیارھوین ماہ مذکور کو خبر پہونچی کہ ولیعہد ولد رائے سنگھ نے برادر خورد اپنے راو سورج سنگھ سے کہ واسطے اوسکے مقرر ہوا تھا شکست عظیم کھاکر بیچ ہاتھ مردمان محلہ جات سرکار حصار اور دوسرے فوجدار و جاگیردار اوس نواح کے مقید ہو کر درگاہ والا مین پہونچا جو چند بار اوس سے حرکات ناشائستہ ظہور مین آئی تھین قتل اوسکا واسطے عبرت اور مفسدون کے ضرور ہوا اور عوض اوس خدمت کے اوپر منصب راو سورج سنگھ کے پانصدی ذات اور چارسو سوار افزود ہوے عرضداشت فرزند باباخورم کی پہونچی کہ شرزہ زنجیر فیل مع ہاتھی عالم کمان نامی رانا کے بیچ ہاتھ لشکر ظفر پیکر کے پڑی اور عنقریب ہی کہ صاحب اوسکا بھی ساتھ کیفر کردار کے پہونچے

نوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

نوین صفر کو بعد نصف شب کے شب جمعہ سے آفتاب نے برج حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی نقل کیا اوسکی فجر کو کہ غرہ ماہ فروردی تھا مجلس جشن نوروزی کی خطۂ دلپذیر اجمیر مین آراستہ ہوئی اور تحویل کے وقت کہ نیک ساعت تھی مہینے تخت پر جلوس کیا اور موافق رسم قدیم کے دولتخانہ کو سایبان سے آراستہ کیا اوسی حال مین ہاتھی عالم کمان نام ساتھ اور سترہ ہاتھیون کے نرومادہ کہ بابا خورم نے رانا کے ہاتھیون مین سے بھیجے تھے نظر اشرف سے گذرے اور موجب خوشی کے ہوے دوسرے دن مین اوس پر واسطے نیک فالی کے سوار ہوا اور بہت زر نثار کیا اور تیسری تاریخ منصب اعتقاد خان کا کہ دوہزاری ذات اور پانسو سوار دنکا تھا سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کے خطاب سے ممتاز کیا کہ پہلے دو آدمی اوسکے خاندان کے اس خطاب سے

سرفراز ہوے تھے اور منصب دیانت خان پر بھی پانصدی ذات اور دوسو سوار اضافہ کیے اور انھین دونون مین اعتماد الدولہ کو منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور حسب التماس بابا خورم کے سیف خان بارہہ کے منصب پر پانصدی ذات اور دوسو سوار اور اسیقدر منصب پر دلاور خان اور کشن سنگھ اور سرفراز خان کے زیادہ کیا اور یکشنبہ کو دسوین تاریخ پیشکش آصف خان کی ملاحظے سے گذری اور پچو دھوین تاریخ اعتماد الدولہ نے اپنی پیشکش گذرانی ان دونون پیشکشون سے جو عمدہ چیزین پسند ہوئین اون کو مین نے قبول کیا اور باقی سب پھیروین اور قلیچ خان نے مع اپنے برادرون اور لشکر کے کابل سے آکر ملازمت حاصل کی ابراہیم خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور تیہتر سوسوار کا ہوا اور اوپر خدمت جلیل القدر بخشی گری و بیگانہ کے بشرکت خواجہ ابوالحسن کے مقرر ہوا پندرھوین تاریخ مہابت خان نے کہ واسطے لانے خان اعظم اور اوسکے بیٹے عبداللہ کے مقرر ہوا تھا آکر ملازمت حاصل کی اوفیسوین کو مجلس شرف آراستہ ہوئی اوس مین پیشکش مہابت خان کی نظر اشرف سے گذری اور خاصہ ہاتھی روپ سندر نام واسطے فرزند پرویز کے بھیجا گیا دوسرے دن مہینے حکم کیا کہ خان اعظم کو آصف خان کے سپرد کرین تا اوسکو قلعہ گوالیار مین نظر بند کرین اور وہ اندیشی اوسکی اس قید مین یہ تھی کہ مبادا بابا عمت قرابت خسرو کے مہم رانامین کوئی نفاق اور فساد اوس سے ظاہر ہو اسواسطے مہینے حکم کیا کہ نظر بند رہے اور کسی چیز کی طرف سے اوسپر تنگی نہ کیجاوے اور قلیچ خان کو انھین دونون ساتھہ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور سات سو سوار کے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور منصب تاج خان کہ حاکم بھکر کا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اٹھارہوین ماہ اردی بہشت خسرو کو سلام سے تمامت کی اسواسطے کہ مہینے بسبب الفت پدری کے اوسکے مان بہنون کی سفارش سے یہ اجازت دی تھی کہ ہمیشہ سلام کو آیا کرے لیکن جب اوسکے چہرے سے خوشحالی نہ معلوم ہوئی اور ہمیشہ ملول رنجیدہ اوسکو مہینے پایا اسواسطے حضوری سے منع کیا عہد سلطنت میرے والد بزرگوار مین مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا بیٹے سلطان حسین مرزا کے کہ بھائی شاہ طہماسپ صفوی کا ہے اور حکومت قندھار اور موضع داور سے اونکے تصرف مین تھے بواسطے قرب خراسان اور آنے عبداللہ خان ازبک کے اوس طرف مکرر عرضیان بھیجین تھین کہ نگہبانی اس ملک کی ہمسے نہین ہوسکتی اگر کسی بندۂ درگاہ کو اسطرف بھیجین تو ہم یہ ملک اوسکو سپرد کرکے حصول ملازمت سے آکر شرفیاب ہون اسواسطے شاہ بیگ خان کو کہ احوال خطاب خاندورانی سے سرفراز ہے واسطے حکومت قندھار اور ملک داور وغیرہ کے روانہ کیا تھا اور فرمان عنایت آمیز اون سبکو لکھکر حضور مین بلوایا اور بعد آنے اونکے ہر ایک کو عنایتون سے خوشنود کرکے قندھار سے سہ گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو مرحمت کیا تھا چونکہ اون سے بندوبست نہوسکا اسواسطے رفتہ رفتہ جاگیر اونکی متغیر ہوگئی مظفر حسین مرزا خود روبرو میرے والد کے انتقال کرگیا اور مرزا رستم کو ہمراہ خانخانان کے صوبہ دکن کیطرف روانہ کیا اور کچھہ جاگیر اوسکو وہان دی جب اللہ تعالے نے تخت سلطنت کو میرے وجود سے آراستہ کیا تو مہینے مرزا رستم کو وہان سے بخیال اس بات کے بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر روانہ کرون اوسکے آتے ہی مرزا غازی کہ حاکم ٹھٹھہ اور قندھار کا تھا رحمت خدا مین داخل ہوا تو مہینے چاہا کہ اسکو ملک ٹھٹھہ کی حکومت پر روانہ کرون کہ یہ اپنی لیاقت سے اوسکی خوب حفاظت کرے اسواسطے منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کرکے دو لاکھہ روپیہ نقد بطور مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور ٹھٹھہ کیطرف رخصت فرمایا اور گمان تھا کہ اوس سے وہان خوب خدمتین ظاہر ہونگی خلاف گمان کے وقوع مین آیا اور اسقدر ظلم شروع کیا کہ بہت لوگون نے اوسکا شکوہ کیا اور علاوہ اوسکے اوچند باتین اوس سے سنین کہ اوسکا معزول کرنا ضرور پڑا اسواسطے مہینے اپنا ایک معتبر شخص مقرر کیا کہ اوسکو لے آوے بیسیوین اردی بہشت کو حاضر درگاہ ہوا چونکہ ظلم اوس کا خلق خدا پر نہایت کو

پونہچا تھا سو بموجب عادت کے ضرور ہوا کہ اوسپر تدارک کی تحقیق کی جاوے اس واسطے مینے اوسکو سپرد انیراہی سنگھ دلن کے کیا کہ بخوبی تحقیق کرے اور کچھ تنبیہ اوسکو دیجاوے کہ اورون کو عبرت ہو اور انھین دونون مین خبر شکست احداد افغان کی آئی تفصیل اسکی یہ ہی کہ مقتدخان پولگذر مین کہ حوالی پشاور کے ہی ساتھہ افواج قاہرہ کے ہاکرتا تھا اور خان دوران مع اپنے لشکر کے کابل وغیرہ کیطرف خیال مین اوس روسیاہ کے رہا کرتا تھا اسی اثنا مین پیش بولاغ سے معتقدخان کو تحریر آئی کہ احداد افغان کوٹ تیراہ مین کہ جلال آباد سے آٹھہ کوس ہی ہمراہ بہت سوار و پیادون کے آیا ہی اور بادشاہی رعایا وغیرہ سے بہتون کو قتل کیا اور اکثر کو قید کرکے چاہتا ہی کہ تیراہ بھیجے اور ارادہ اوسکا یہ ہی کہ جلال آباد اور پیش بولاغ پر شبخون مارے معتقدخان بمجرد سنتے اس خبر کے مع اپنے جماعت کے روانہ ہوا اور پیش بولاغ مین جاکر جاسوس دشمن کی خبر کو روانہ کیے جب اوسکو معلوم ہوا کہ احداد اوسی جگہ مقیم ہی تو ہمراہ اپنی جماعت کے عنایت الٰہی پر اعتماد کرکے اوسکی طرف چلا اور اپنے لشکر کو دو ٹھوک کیا احداد نامراد ہمراہ چار پانچہزار پیادہ و سوار کے مغرور بے فکر تھا اور گمان اوسکا یہ تھا کہ اسطرف مین سوا خان دوران کے کوئی اور فوج عین جو مجھہ غالب ہو بموجب کیبارگی خبر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان لشکر کے دیکھے تو گھبرایا اور اپنے لوگون کے چار ٹکڑے کرکے خود ایک چھوٹی پہاڑی پر کہ لوگون کو وہان جانا دشوار تھا چڑہ گیا اور وہانسے اپنے لوگون کو لڑانے لگا بر قندازون نے افواج قاہرہ کی اوسکو بندوقون مین گھیر لیا اور اوسکے بہت ہمراہیون کو قتل کیا اور معتقدخان غول ہمراہ لے کر اتنا حملہ اوسکی طرف آیا کہ وہ سوا دو تین باڑھون کے اور نہ مار سکے اور سوا بھاگنے کے پناہ ندیکھی معتقدخان نے تین چار کوس پیچھا کیا اور ڈیڑھہ سو آدمی اوسکے قتل کیے باقی اکثر زخمی ہوے اور ہتھیار چھوڑ کر اطراف وجوانب مین بھاگ گئے فوج شاہی شب کو وہین رہی اور فجر کو پچھہ سو سر کاٹ کر پشاور مین لے آئی اور اونکا ایک مینار بنوایا پانسو اسپ اور مواشی بیشمار اور بہت مال و ہتھیار ہات لگا اور قیدیون نے رہائی پائی اور بقدرت الٰہی سے بادشاہی فوج کا کوئی معتبر شخص نہین مارا گیا اور شب پنجشنبہ کو کہ غرہ خورداد تھا مینے واسطے شکار شیر کے بہکر کی طرف توجہ کی اور جمعہ کے دن دو شیر بندوق سے مارے اور وہین سنا کہ نقیب خان راہی ملک بقا ہوا خان کور قوم سادات قزوین سے ہی اور اوسکے والد میر عبداللطیف کی قبر اجمیر مین ہی بارہ دن مین بیماری تپ سے وفات کی تھی برابر مزار اوسکی بیوی کے اندر روضہ متبرکہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا اور بجو معتقدخان سے خدمتین پسندیدہ جنگ احداد مین ظاہر ہوئین تھین سوا اوسکی عوض مین مینے اوسکو خطاب اشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کہ اودیپور کیطرف بابا خورم کے پاس بعضے احکام پہونچانے گیا تھا ساتوین ماہ خورداد کو لوٹ آیا اور بندوبست اور توزک بابا خورم کا اچھا بیان کیا فدائے خان کہ ایام شہزادگی سے میرا نوکر تھا اور بعد تخت نشینی کے مینے اوس سے بہت رعایتین کی تھین اور اس لشکر کا بخشی کیا تھا بارہوین اس ماہ کو اسرار خانی سے کوچ کر گیا اور مرزا رستم کہ اپنے نالائق کامون سے پشیمان تھا تو مروت میری مقتضی اسبات کی ہوئی کہ اوسکے تصورون کو معاف کرون اسواسطے مینے اوسکو حضور مین بلا کر بخوبی تسلی اور دلجوئی کے بعد خلعت پہنا کر حکم کیا کہ دربار مین سلام کو آیا کرے گیارہوین تاریخ تیر کی اتوار کی شب ایک ہتنی نے فیلخانہ خاص کی پچھہ دیا مینے پہلے سے حکم کیا تھا کہ ہاتھی کی مدت حمل دریافت کرین آخر تحقیق ہوا کہ بچہ ماوہ ڈیڑھہ سال اور بچہ نر اونیس مہینے ماں کے پیٹ مین رہتا ہی اور برخلاف ولادت آدمی کے کہ سر کیطرف سے پیدا ہوتا ہی ہاتھی کا بچہ پانون کیطرف سے نکلتا ہی غرض جب بچہ اوسکے شکم سے جدا ہوا تو مان نے پانون سے اوسپر خاک ڈالی اور محبت کرنے لگی تھوڑی دیر وہ پڑا رہا پھر اوٹھکر مان کے تھنون کیطرف متوجہ ہوا چودہوین تاریخ مجلس گلاب پاشی کی کہ رسم قدیم اور رسم ثابتہ آب پاشی کے مشہور ہے آراستہ ہوئی پانچوین امرداد کو خبر فوت راجہ مانسنگھہ کی آئی یہ راجہ میرے والد مرحوم کے بڑے معتمدون

مین تھا جو اکثر بندگان درگاہ کو مینے رفتہ رفتہ مہم دکن پر بھیجا تھا اسواسطے اوسکو بھی اوس خدمت پر مقرر کیا تھا بعد اوسکی وفات کے
کہ اوس خدمت مین واقع ہوئی تھی مرزا بھاو سنگھہ کو کہ اوسکا لائق بیٹا تھا مینے حضور مین طلب کیا جو شاہزادگی سے طریقہ خدمتگاری کا
میری خدمت مین رکھتا تھا باوجودیکہ موافق دستور راجون کے جانشین بڑا بیٹا ہوتا ہی اور موافق اس دستور کے ریاست مہاسنگہ پدر بلکہ
کو کہ بڑا بیٹا راجہ متوفی کا تھا پہونچتی تھی لیکن مینے منظور نکیا اور بھاو سنگھہ کو ساتھہ خطاب مرزا راجہ کے سرفراز کرکے منصب چارہزاری
ذات اور تین ہزار سوار کا عنایت کرکے اور موضع آنبیر کہ وطن اوسکے باپ دادا کا تھا اوسکو مرحمت کیا اور مہاسنگہ کی بھی تسلی اور دلجوئی
کرکے پانصدی اور اوسکے منصب پر اضافہ کی اور خلعت کرہہ اوسکو بطریق انعام دیکر خنجر مرصع اور اسپ اور خلعت اوسکے واسطے بھیجوا دیئے

آٹھوین امرداد کو میرے مزاج مین تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور دردسر کی نوبت پہونچی مینے بخیال ہیات کے کہ مبادا پریشانی
ملک اور لوگون مین واقع ہو اس بات کو اپنے مصاحبون سے پوشیدہ رکھا بلکہ طبیبون سے بھی نہ کہا چند روز اسی حال مین گذرے
سوا نور جہان بیگم کے کہ اوس سے زیادہ کوئی عزیز نہ تھا کسیکو اس امر کی اطلاع نکی طریقہ کمال پرہیز کا بجالایا کہ سوا خدا کے خفیف
کے اور سب کھانا ترک کیا اور موافق قاعدہ ہمیشہ کے دیوانخانہ خاص وعام اور جھروکہ اور غسلخانہ مین آتا رہا یہانتک کہ چہرے پر آثار
ضعف ظاہر ہوے اور بعضے دوست مطلع ہوے ایک دو طبیب کہ معتمد تھے مثل حکیم مسیح الزمان اور حکیم ابوالقاسم اور حکیم عبدالشکور کے اس مرض
سے آگاہ ہوے جب تپ لگی اور تین رات حسب عادت شراب پی گئی تو ضعف اور زیادہ ہوا اوسی حال اور پریشانی مین روضہ متبرکہ اجداد
بزرگوار مین گیا اور وہان اللہ تعالے سے اپنی صحت کا طلبگار ہوا اور صدقے اور نذرین مانین اللہ تعالی جل جلالہ نے مخلص اپنے
کرم اور تفضل سے مجکو صحت عطا فرمائی اور ظاہر مین معالج حکیم عبدالشکور کا باعث ہوا اور طبیعت نے عرصہ بائیس روز
مین حالت اصلی پر رجوع کیا سب نے شکرانہ الٰہی اس خوشی کا نکالا اور صدقے بھیجے۔ مینے کسی کے یہان کا صدقہ قبول نکیا اور حکم کیا
کہ شہر خلق اپنے گھر مین جو کچھ چاہے فقرا اور مساکین کو دیوے اور دسوین ماہ یور کو خبر آئی کہ تاج خان افغان حاکم بٹنہ کام گیا یہ قدیم امیرون
سے اس خاندان کے تھا مینے بیماری مین سوچا تھا جب مجکو صحت کامل عنایت ہوگی تو جیسے مین باطن مین خواجہ بزرگ کے خادم ہوا
مین سے ہون اسیطرح ظاہر مین بھی اپنے کان مین سوراخ کراکر داخل حلقہ غلامون مین ہونگا چنانچہ سنیچر کو بارھوین ماہ یور کی اپنے
دونون کان چھدواکر ہرکان مین ایک ایک بڑا موتی ڈلوایا جب یہ امر بندگان درگاہ اور مخلصان ہوا خواہ پر روشن ہوا تو بہت
لوگون نے کہ ہمراہ تھے اور اکثرون نے کہ مقرر سرحدپر تھے اپنے کان چھدواکر اظہار عقیدت کیا مینے اون سبکو جواہر خانہ خاص
سے موتی عمدہ کان مین ڈالنے کو عنایت کیے آخر رفتہ رفتہ یہ عمل سب لوگون مین عام ہوا اور دسوین شعبان کو مجلس وزن شمسی
کی آراستہ ہوئی اور حسب دستور قدیم سب کام ادا ہوے اور اوسیدن مرزا راجہ بھاو سنگھہ شاد کام باطمینان تمام اپنے وطن کو
رخصت ہوا اور وعدہ کیا کہ دو تین مہینے سے زیادہ وہان توقف نکرونگا اور بعد چند روز کے خبر آئی کہ فریدون خان بہ اجل
نے اودے پور مین انتقال کیا جماعت برلاسیہ مین سوا اوسکے کوئی سردار نہین رہا تھا چونکہ ان لوگون کو اس سلطنت مین
حقوق اور نسبتین ثابت ہین اسواسطے مینے اوسکے لڑکے مہرعلی کو نوازش کرکے منصب ہزاری ذات اور سوارون سے سرفراز کیا
اور خان دوران سے جو اچھی خدمتین ظاہر ہوئین تھین اسواسطے مینے اوسکے منصب پر ہزاری ذات اضافہ کیا کہ اصل و اضافہ
ملاکر شش ہزاری ذات اور پنجہزاری سوار منصب اوسکا ہوجاوے اور شش ماہ آبان کو فراولان خاص خبر لائے کہ چھ کوس
پر تین شیر ہین بعد دوپہر کے مین اودھر روانہ ہوا اور تینون کو مینے بندوق سے مارا آٹھوین تاریخ کو نخچیر گاہ دوالی کا شروع ہوا مینے فرمایا
کہ دو تین رات مصاحب روبرو میرے کھیل بازیت کا کھیلین اٹھارہوین تاریخ کو لاش سکندر معین فراول خاص کی کہ امام شہزادگی

سے عدمت گزار میرا تھا اور میرے اجمیر شریف مین آنے مینے اوسکی جماعت کو حکم دیا کہ اس لاش کو لیجا کر کنارے تالاب رانا ساگر کے دفن کرین سب خدمتگارون مین اسکو مجھسے کمال اخلاص تھا اور بارھوین ماہ آذر کو دو گھڑی رہکیان کہ اسلام خان نے اپنی حیات مین زمیندار ان کوہ سے کہ شرقی جانب مین واقع ہی لایا تھا مع اوسکے فرزند اور چوانوے ہاتھیون کے ملاحظے سے گذرین بعد پسند اکثر ہاتھی داخل فیلخانہ خاصہ ہوے اور انھین دونون مین ہوشنگ نے کہ بڑا مٹیا اسلام خان کا تھا بنگالہ سے آکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کی اور دو ہاتھی اور ایک سو ایک مہر اور اسیقدر روپیہ نذر کیے موسم سرما مین ایک شب مینے خواب مین اپنے والد بزرگوار کو دیکھا کہ فرماتے ہین با گناہ عزیز خان کا کہ خان اعظم ہے بسبب میری خاطر کے بخشدے جب مین بیدار ہوا تو یہین مقرر کیا کہ اوسکو قلعۂ گوالیار سے طلب کرو نگا قریب شہر اجمیر کے ایک درہ عمدہ ہی اوسمین ایک چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجمیر کے سب پانیون سے بہتر اور عمدہ ہی یہ درہ اور چشمہ دونون ساتھ نام حافظ جمال کے مشہور ہین جب مین وہان گیا تو حکم کیا کہ ایک مکان لائق اس جگہ کے بناوین ایک سالمین وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہ ویسی عمارت بیان نہین کرتے معمارون نے ایک بڑا حوض وہان بنایا اور اوس پانی کو فوارے سے حوض مین ڈالا درہ فوارہ بارہ گز اوٹھتا ہی اور وہ حوض چہل در چہل گز ہے اور حوض کے کنارے ایک والان عمدہ ہی اور اسطرح اوسکے اوپر کے درجے مین عمدہ مکانات بنائے ہین مینے اپنے تمام کی نسبت اوسکا نام شیر انور رکھا اوس چشمہ مین فقط یہی عیب ہی کہ درمیان شہر باہر سر شاہراہ نہین اکثر جمعرات اور جمعہ کو مین یہین رہتا ہون حسب مرضی میری شاعرون نے اوسکی تاریخین کہین سید ای گیلانی زرگر ملبشی نے اس عمدہ مصرعہ مین خوب تاریخ نکالی ہے مصرعہ محل شاہ نورالدین جہانگیر ۔ مینے حکم کیا کہ اسکو لوح سنگین پر لکھکر اوسکے اوپر لگاوین اور ابتداے ماہ وی مین سوداگر ولایت کے آئے اور یزدی انار اور کاریزی خربوزہ کہ تحفہ عمدہ خراسان کا ہی لائے مینے سب امرا اور بندگان درگاہ کو اوس مین حصہ عنایت کیا اور سب نے شکر منعم حقیقی کا ادا کیا اب تک مینے قسم اعلے خربوزے اور انار کی نہ دیکھی تھی باوجودیکہ ہر سال بدخشان سے خربوزے اور کابل سے انار میرے واسطے آتے ہین لیکن وہ خربوزہ اور انار خربزہ کاریزی اور انار یزدی سے کچھ مناسبت نہین رکھتے میرے والد کو میووں سے کمال شوق تھا اسواسطے مجکو بڑا افسوس ہوا کہ کاشکے یہ میوے اونکے روبرو آتے کہ اسکے ذائقہ سے خوشی تمام اونکو ہوتی اور اسیطرح مجکو عطر جہانگیری پر افسوس آتا ہی کہ افسوس وہ اسکی خوشبو سے محظوظ نہوے میرے عہد دولت مین یہ عطر نورجہان بیگم کی والدہ نے نکالا ہی گلاب کھینچتے وقت کچھ چکنائی اوپر کے برتن مین آجاتی ہی بسبب گرمی کے اوسکو تھوڑا تھوڑا جمع کرتے ہین اور جب بہت گلاب نکالا جاوے تو وہ چربی زیادہ ملتی ہی خوشبو اوسکی اسقدر تیز ہوتی ہی کہ ایک قطرے سے تمام مجلس مہک جاتی ہی اور ہر کوئی یہ جانتا ہی کہ میرے پاس بہت بھول گلاب کے رکھے ہین ایسی شوخ اور ملائم خوشبو کہین نہین ہوتی کہ جان و دل پژمردہ کو شادمان اور بحال کرتی ہی مینے اونکو اس بنانے کے عوض ایک لاکھ موتیون کا عنایت فرمایا سلطان سلیمہ بیگم مرحومہ وقت ایجاد اس عطر کے حاضر تھین نام اس روغن کا عطر جہانگیری رکھا ہندوستان کے ہوا مین اختلاف کثیر معلوم ہوتا ہی ابتدا سرما مین درمیان لاہور کے کہ حد مشترک ہی ہندوستان و خراسان کے درخت توت کا پہلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا جیسا موسم مین ہوتا ہی لوگ اوسکو کھا کر بہت خوش ہوے یہ خبر بریگ نویس نے مجکو لکھ بھیجی اور انھین دونون بخت خان کا لڑکا جو عادل خان دکھنی سے نسبت تمام رکھتا تھا کہ اپنے بھتیجی کو عادل خان کے نکاح مین دیا ہی اور گانے اور رقص کرنے مین اوسکو اپنا خلیفہ بنایا ہی کہ لباس درویشانہ مین یہان آیا مینے اوسکو روبرو بلوا کر تحقیق احوال کیا اور کمال خاطرداری اوسکی کی اول مجلس مین دس ہزار روپیہ نقد اور پچاس پارچہ ہر قسم کے اور ایک تسبیح مروارید اوسکو عنایت کی و آصف خان کے یہان اوسکو مہمان رکھا

سے بخشی گری سرکار

اور حکم کیا کہ اسکا احوال واجبی تحقیق کیا جاوے لیکن یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنی خوشی سے لباس فقیرانہ مین بے اجازت عادل خان کے سیر کو چلا آیا ہی یا عادل خان نے اوسکو اس لباس مین پوشیدہ وا سطے جاسوسی کے روانہ کیا تا یہان کی صلاح بخوبی دریافت کرکے اوس سے کہے لیکن گمان غالب میرا یہ ہی کہ وہ باوجود اون نسبتون کے عادل خان سے بلا تجویز اوسکے آیا ہی اور دلیل اسپر عرضداشت میر جمال الدین حسین کی ہی کہ بطریق ایلچی گری بیجاپور مین مقرر ہے کہ اوسنے لکھا تھا کہ عادل خان نے مجھسے کہا ہی کہ جو کچھ عنایتین بادشاہی بہ نسبت بخترخان کے ظہور مین آئی ہین حقیقت مین وہ سب شفقت اور مرحمت میرے حق مین ہی ہے اسیواسطے اوسکی بہت رعایت کی اور جب تک یہان رہا عنایتون سے سرفراز ہوتا رہا راتون کو میرے پاس رہتا تھا اور بیٹے عادل خان کے بنائے ہوئے لہ خود اوسنے دو ڈھنگ اسجاد کرکے اونکا نام نورس رکھا ہی مجکو سنایا کرتا باقی احوال اوسکا تاریخ رخصت مین لکھا جاویگا اندنون مین ایک جانور ولایت سے ریہ وا سے لوگ لائے تھے کہ رنگ اوسکا طوطے کا تھا لیکن بدن اوس سے چھوٹا ایک خاصّہ اوسکا یہ ہی کہ جس شاخ یا لکڑی پر اوسکو بیٹھا دو تمام رات وہین چہچہاتا رہتا ہی جب صبح ہوتا ہی تو اوس سے اوپر کی شاخ پر بیٹھتا ہی مشہور ہی کہ جانور عبادت کرتے ہین غالب گمان میرا یہ ہی کہ یہ حال اوسکا طبعی ہی پانی کبھی ہرگز نہین پیتا کہ اوسکے حق مین اثر زہر کرتا ہی ماہ بہمن مین پیارے خبر خوشی کی آئین اول خبر اطاعت رانا امرسنگھ کی کہ اوسنے بندگی درگاہ کی اختیار کی تفصیل اسکی یون ہی کہ جب فرزند سلطان خورم واسطے بٹھانے تھانون کے خصوصًا اون مقامون مین کہ بسبب خرابی آب وہوا کے لوگون کے نزدیک وہان دشوار تھے اور واسطے تعاقب رانا کے فوج لیکر بے لحاظ گرمی اور برسات کے گئے اور اکثر اہل وعیال اون لوگون کے پکڑ لیے تو رانا اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اوس ملک سے نکلجاتا یا پکڑا جاتا تو کمال لاچار ہوکر اطاعت اختیار کی اور اپنے خالو سوبکرن نام کو ہمراہ ہردا س جہالہ کے کہ مرد معتبر اوسکا تھا فرزند اقبال مند کے پاس بھیجا اور عرض کی کہ اگر میرے قصور معاف ہون اور تسلی دیجاوے اور نشان پنجہ مبارک کا واسطے اطمینان کے ملے تو خود مین بھی ملازمت مین حاضر ہون اور اپنے ولیعہد کرن سنگھ کو بعوض اپنے خدمت شاہی مین روانہ کرون تا سب راجاؤن کیطرح وہ وہان حاضر ہکر ندمتین بجا لاوے اور مجکو بعذر پیری کے حضوری درگاہ شاہی سے معافی ہو اسواسطے فرزند خورم نے اوسکے اون وکیلون کو ہمراہ اپنے دیوان ملا شکر اللہ کے کہ بعد اس اس مہم کے خطاب افضل خانی سے سرفراز ہوا ہی اور ہمراہ اپنے میر سامان سندر داس نام کے کہ بعد اسکے اوسکو خطاب رائے رایان کا ہوا ہی طرف درگاہ والا کے روانہ کیا اور حقیقت فصل لکھ بھیجی جو قدیم سے ہماری ہمت اس بات پر مصروف ہی کہ قدیمی خاندانون کو خراب وبرباد نکرین اور غرض یہی تھی کہ رانا امرسنگھ اور باپ دادا اوسکے نے بسبب غرور نصیبہ علی اپنے کو ہمتان کے کسی بادشاہ ہندوستان کے مطیع نہوے میرے ایام سلطنت مین یہ غرور اونکے سر سے نکلجاوے سو موافق التماس فرزند خورم کے مینے اوسکی سب تقصیرین معاف کین اور فرمان عنایت آمیز اوسکی دلجمعی کو مع نشان پنجہ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان مرحمت عنوان فرزند جگر بیوند باباخورم کو لکھا کہ تمسے یہ مقدمہ تمام ہوا تو کمال خوشی میری ہوگی غرض جب یہ لوگ لوٹ کر گئے تو اوس فرزند نے اون وکیلون کو ہمراہ ملا شکر اللہ اور سندر داس کے مع فرمان مرحمت اور نشان پنجہ مبارک رانا کے پاس روانہ کیا کہ خاطر تسلی ہو کر امیدوار عنایات بادشاہی کا ہووے اور مقرر کیا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسوین ماہ بہمن کو رانا مع اپنے فرزند کے میرے پاس حاضر ہوے

دوسری خبر انتقال بہادر کی

کہ ملک گجرات کے حاکم زادون سے تھا اور باعث فتنہ اور فساد کا کہ اللہ تعالے نے محض اپنے کرم سے اوسکو نیست ونابود کیا

تیسری خبر شکست احمد مرزا کی

کہ واسطے لینے قلعہ اور شہر سورت کے بڑے سامان سے آیا تھا اوس سے ساتھ انگریزون

کے کہ اوس بندر مین واسطے پناہ کے آئے تھے لڑائی واقع ہوئی سو انکست کے اکثر جہاز اوسکے انگریزون نے جلا دیے لاچار تاب مقابلہ کی نلاسکا اور بھاگ گیا اور اپنا وکیل مقرب خان کے پاس کہ حاکم گجرات وغیرہ کا تھا بھیجا اور پیغام دیا کہ مین واسطے صلح آیا تھا نہ ارادہ مخالفت سے ناحق انگریزون نے یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطے قتل عنبر کے مستعد ہوے تھے وقت فرصت کے اونھون نے عنبر کو گھیرا اور کچھ زخمی کیا لیکن عنبر کے ہمراہیون نے اون سب کا کام تمام کیا اور آخر اس ماہ مین باہر اجمیر کے شکار مین مشغول تھا محمد بیگ ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی محبوبی اوس مین لکھا تھا کہ رانا مع فرزند کے میری ملازمت مین آیا تفصیل اسکی عرضی سے معلوم ہوگی مینے اوس وقت سجدۂ شکر اللہ تعالی کا کیا اور اسپ و فیل اور خنجر مرصع محمد بیگ کو عنایت کیا اور خطاب ذوالفقار خان سے سرفراز کیا مضمون عرضی سے دریافت ہوا کہ یکشنبہ کے دن چھبیسوین تاریخ ماہ بہمن کی رانا مانند بندگان درگاہ کے باآداب و تورہ فرزند خورم کی ملازمت مین حاضر ہوا اور ایک بڑا لعل اور جڑاؤ ہتھیار اور سات ہاتھی عمدہ اور نو گھوڑے پیشکش کیے فرزند خورم نے بھی بہ نسبت اوسکے کمال عنایت کی یہان تک کہ جب رانا نے فرزند مذکور کا قدم پکڑ کر معافی اپنے قصورون کی چاہی تو فرزند اقبال مند نے اوسکو اوٹھا کر اپنی بغل مین لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح اوسکی دلجمعی ہو گئی اور ایک بڑا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ بازین مرصع اور خاصہ ہاتھی مع سامان نقرہ کے اوسکو عنایت کیا اور اوسکے ہمراہیون کو کہ قریب سو آدمیون کے لائق سروپا دینے کے تھے ایک سو سروپا اور پچاس گھوڑے اور بارہ کمیت مرصع اونکو دیے جو راجستان مین رسم ہے کہ فرزند ولیعہد راجونکا ہمراہ باپ کے بادشاہون کی خدمت مین نہین آتا موافق اس رسم کے اوس نے بھی بڑے بیٹے کرن نام کو کہ نیکو والا تھا ہمراہ نلایا چونکہ اوسی شام سلطان خورم روانہ ہونے والے تھے اس واسطے رانا کو اوسیوقت رخصت کیا تا خود جاکر کرن کو بھیجدے بعد اوسکے جانیکے کرن بھی آکر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بھی عمدہ خلعت اور شمشیر خنجر مرصع اور اسپ طلائی زین کا اور خاصہ ہاتھی عنایت کیا اور کرن کو ہمراہ لیکر سلطان خورم اوسی شام کو روانہ طرف درگاہ شاہی کے ہوئے غرضکہ مین میسری اسفندیار کو شکار سے لوٹ کر اجمیر شریف مین آیا ان سولہ دن کے شکار مین ایک شیر نر مع تین بچون کے اور تیرہ نیل گاؤ شکار ہوے تھے فرزند نامدار سلطان خورم دسوین تاریخ مذکور کے قرب اجمیر شریف سے موضع دیورالی مین آکر مقام گزین ہوے مینے سب امیرون کو حکم کیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت استقبال کرکے پیشکش گذرانے اور یکشنبہ کو گیارہوین تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اوسکے دوسرے دن شاہزادے نے سب لشکر ہمراہی اپنا خوب سامان سے آراستہ کرکے اجمیر مین آیا اور داخل دولت خانہ خاص مین ہوا اور بعد دوپہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تسلیم اور کورنش کے ایک ہزار اشرفی اور ہزار روپے بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ بطریق تصدق پیش کیے مین نے اوس نور چشم کو قریب بلا کر بغل مین لیا اور پیشانی پر بوسہ دے کر عنایات شاہی سے مخصوص کیا بعد نذر اور عرض ضروریات کے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کرن سنگہ بھی آداب اور کورنش سے سرفراز ہو مینے اوسکو دیر و طلب فرمایا بخشیون نے اوسکو موافق ادب اور قاعدے کے حاضر کیا جب وہ کورنش سے فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خرم کے مینے حکم کیا کہ اوسکو دہنی جماعت مین پہلے کھڑا کرین پھر مینے خورم کو فرمایا کہ جاکر اپنی ہر والدہ کو سلام کرے اور خلعت خاص اپنا کہ مشتمل اوپر چار قب مرصع و قبائے زربفت کے تھا اور ایک تسبیح مروارید اوس فرزند ارجمند کو عنایت کی جب شاہزادے نے اس خلعت خاصہ کا سلام کیا تو پھر مینے اسپ خاصہ بازین مرصع اور فیل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن کو بھی عمدہ خلعت اور شمشیر خاصہ سے سرفراز کیا اوس وقت سب امرا اور منصب دارون نے جماعت جماعت آکر کورنش کی اور نذرین دین اور

ہر ایک موافق اپنے مرتبے کے عنایتون سے سرفراز ہوا چونکہ خوشکرنا اور تسلی کرن کی منظور تھی اسواسطے مین ہر روز اور سپر عنایت تازہ کرتا تھا چنانچہ دوسرے دن خبر مرصع اور تیسرے دن خاصہ گھوڑا اعراقی مع زین مرصع اوسکو دیا اور جب محل کے دربار مین گیا تو نورجہان بیگم نے بھی اوسکو عہدہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ مع سامان اور ہاتھی دیکر سرفراز کیا بعد اوسکے مینے تسبیح مروارید بیش قیمت اوسکو دی دوسرے دن خاصہ ہاتھی مع سامان طلائی عنایت کیا جو منظور تھا کہ ہر طرحکی چیزین اوسکو دیجاوین اسواسطے تین باز اور تین جمدہ اور ایک شمشیر خاصہ اور ایک مکمر اور ایک چارآئینہ خاصہ اور دو انگوٹھیان ایک لعل ایک زمرد کی اوسکو عنایت کین اور اوسی ماہ کے آخر مین مینے حکم دیا کہ فرش فروش ہر طرحکے اور قالین اور مسند تکیہ اور ہر قسم کی خوشبوئین اور سنہرے برتن اور دو منزل سہل گجراتی اور بھان طرح طرح کے کپڑون کے سو خوانون مین رکھکر احدی لوگ اپنے سر اور گندھون پر دیوانخانہ خاص و عام مین لائین پھر یہ سب چیزین مینے اوسکو مرحمت کردین اور ثابت خان کہ ہمیشہ دربار مین نالائق باتین اور اعتراض اعتماد الدولہ اور اوسکے بیٹے آصف خان پر کیا کرتا تھا ہر چند مجکو بدمعلوم ہوتی تھین مینے اوسکو منع کیا کہ ایسی باتین مخلصان بارگاہ کے حق مین نکیا کرے لیکن وہ اپنی اس عادت سے باز نہ آیا چونکہ مجکو خاطر اعتماد الدولہ کی بہت منظور تھی اور مجکو اوس کے خاندان سے بہت نسبتین اور تعلق تھے اسواسطے مجکو ناپسند معلوم ہوتی تھین باوجود ان باتون کے ایک رات بے جہت اور بیواسطہ پھر وہی نالائق باتین کرنا شروع کین اور اسقدر کین کہ آثار رنج اور آزردگی کے اعتماد الدولہ کے چہرے پر ظاہر ہوے مینے بوقت صبح ثابت خان کو ایک خدمتگار کے ہمراہ آصف خان کے پاس بھیجدیا کہ اوسنے جو رات کو تیرے والد کے حق مین باتین نالائق کی تھین اسواسطے مینے اوسکو تیرے حوالے کیا اب تو چاہے اوسکو یہان چاہے قلعہ گوالیار مین بند رکھ کہ جب تک جیرا باپ اوسکو راضی نامہ ندیگا تب تک مین اوسکا قصور معاف نکرونگا سو حسب الحکم آصف خان نے اوسکو قلعہ گوالیار مین بھیجدیا اور اسی مہینے مین جہانگیر قلی خان ساتھہ اضافہ منصب کے سرفراز ہوا کہ ڈھائی ہزار کی ذات اور دو ہزار سوار مینے اوسکے اگلے منصب پر اضافہ کیے اور احمد بیگ خان کوکہ بندگان قدیم سے اس دولت کے ہین اور سفر کابل مین اوس سے چند تقصیرین واقع ہوئی تھین اور مکرر اوسکے نفاق اور شرارتون سے قلیچ خان سردار لشکر نے شکوہ کیا تھا اس ضرورت سے مینے اوسکو درگاہ معلی مین طلب کیا اور واسطے تنبیہ اور تادیب کے مہابت خان کے سپرد کیا کہ قلعہ رہتاس مین اوسکو نظر بند رکھے اور قاسم خان حاکم بنگالہ نے دو قطعہ لعل بطریق نذر کے بھیجے اور وہ میرے ملاحظے سے گذرے اور مینے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ فقرا اور اہل حاجات کو کہ بارگاہ عالی مین جمع ہوے ہون بعد دوپہر رات کے اونکو میرے ملاحظے مین حاضر کیا کرین اس سال بھی اوسی طریقے پر درویش و فقیر امیر رو بر و آلے اور مینے اونکو روبرو اپنے ہاتھہ سے پانچسو روپیہ اور ایک لاکھہ نوے ہزار بیگہ زمین اور چودہ گانون اور دوسو چھبیس بل کمبتی کے اور گیارہ ہزار خروار غلہ شالی کے تقسیم کیے اور ۳ مثقال ۵ سورمے دانے موتیون کے وزنی چھتیس ہزار روپے کے بندگان درگاہ کو کہ جنھون نے اندروے اخلاص اپنے کان میرے ہمراہ چھدوائے تھے عنایت کیے اور اسی مہینے کے آخر مین خبر آئی کہ اتوار کی رات کو بعد جانے ساڑھے چار گھڑی کے تاریخ اسی ماہ کی برہان پور مین اللہ تعالے نے شاہزادہ مراد کی دختر سے ایک فرزند ارجمند سعادت پیوند سلطان پرویز کو عنایت کیا مینے اوس کا نام سلطان دوراندیش رکھا

وسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

ہفتے کے دن غرہ ماہ فروردین کو دسوین سال جلوس میمنت مانوس کے مطابق ۸ شہر صفر ۱۰۲۴ ہجری کی نسبت اعظم نے

وقت ملاقات سادات و علما و فقرا کا اور انعام عنایت کرنا

بیع عوت سے بیچ شرف خانہ محل کے نزول اجلال کا فرمایا بعد گذرنے تین گھڑی کے غسل پنجشنبہ سے مینے تخت دولت پر جلوس فرمایا جشن نوروزی اور آئین بندی بطریق سابق کے وقوع میں آئے شاہزادگان والاقدر اور سرداران عظام حسب المراد اور ارکان سلطنت رسوم مبارکبادی بجالائے پہلی تاریخ منصب اعتماد الدولہ کا کہ پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا ہزاری ذات اور سوار اضافہ ہو اور کشور کرن اور جہانگیر قلیخان اور راجہ نرسنگھ دیو کو خاصہ گھوڑے عنایت کئے دوسرے روز پیشکش آصف خان کی ملاحظہ سے گذری سب سامان پسندیدہ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیاروں سے اور سنہرے سامان اور پارچہ ہر قسم کے اور ہر جنس کی پچیس ترنج بترتیب کی تھیں سب بخوبی دیکھی گئیں اسباب قیمتی پچاسی ہزار روپیہ کا مینے اوسمیں سے پسند کیا اور باقی واپس کر دیا اور اوسی دن ایک تلوار جڑاؤ مع پرتلہ وغیرہ کرن کو عنایت کی اور ایک ہاتھی جہانگیر قلیخان کو مرحمت ہوا جو ارادہ روانگی کا طرف دکن کے میرے دل میں تھا اوسواسطے عبدالکریم معموری کو حکم دیا کہ موضع مندو میں جاکر عمارت خاص واسطے سرکار کے نئی طیار کرے اور اگلے بادشاہوں کی عمارت کی مرمت کرے تیسری دن پیشکش راجہ نرسنگھ دیو کی ملاحظہ ہوئی ایک لعل اور چند دانہ مروارید اور ایک ہاتھی اوسمیں سے مقبول ہوا چوتھے روز منصب مصطفےٰ خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے کہ سب دو ہزاری ذات اور اڑھائی سو سوار کا ہو جاوے پانچویں دن نشان اور نقارہ اعتماد الدولہ کو مرحمت ہوا اور حکم ہوا کہ نقارہ بجایا کرے اور آصف خان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور دو ہزار کا ہو جاوے اور سات سو سوار اور منصب راجہ نرسنگھ دیو پر بڑھاوے اور خصوصیت وطن کی عنایت کی کہ موافق وعدے کے درگاہ میں حاضر ہوا انھیں دنوں پیشکش ابراہیم خان کی ملاحظے سے گذری ہر قسم کی چیزیں پسند خاطر ہوئیں اور کشن سنگھ کو کہ راجہ زادوں ولایت نگرکوٹ سے ہے خطاب راجائی سے سرفراز کیا پھر پیشکش اعتماد الدولہ کی مقام چشمۂ نور میں ملاحظے سے گذری بہت عمدہ مجلس آراستہ ہوئی تھی اور کمال خوشی سے اوسکی پیشکش دیکھی گئی جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار اور پارچہای نفیسہ سے قیمتی ایک لاکھ روپیہ کی قبول کی باقی اوسیکو پھیری ساتویں روز منصب کنور سنگھ پسر راجہ مان سنگھ پر کہ دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا ہزاری مینے بڑھایا اور انھیں دنوں اطراف چشمۂ نور میں ایک شکار ہوا آٹھویں کو منصب کرن سنگھ کا پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور ایک چھوٹی تسبیح موتیوں اور زمرد کی کہ لعل درمیان اوسکے تھا اور اوسکا نام ہمنو ہے نزدیک سمرن ہر اوسکو عنایت ہوئی اور ابراہیم خان کے منصب پر ہزاری ذات اور چار سو سوار اضافہ کیے کہ اصل و اضافہ سب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے اور منصب حاجی بی اوزبک پر تین سو سوار زیادہ ہوے اور راجہ شیام سنگھ کے منصب پر پانصدی ذات اضافہ فرمایا کہ سب ڈھائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہووے یکشنبہ کو نویں تاریخ کسوف واقع ہوا قریب دوپہر کے مغرب کیطرف سے آفتاب میں گہن شروع ہوا اور زیادہ تین حصوں سے گہن میں آیا اور آٹھ گھڑی تک رہا صدقات ہر طرح کے از قسم ملبوسات اور حیوانات اور غلہ کے فقیروں کو دیے پھر اوسیدن پیشکش راجہ سورج سنگھ کی ملاحظے سے گذری اوسمیں جو کچھ مینے پسند کیا وہ سب قیمتی تینتالیس ہزار روپیہ کا تھا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندھار کی بھی اوسیدن نظر سے گذری سامان چودہ ہزار روپیہ کا اوسمیں سے مقبول ہوا پھر شب دوشنبہ اونیسوین صفر کو دختر آصف خان سے بابا خورم کا ایک پسر نرینہ پیدا ہوا اوسکا نام مینے دارا شکوہ رکھا امید ہے کہ قدم اوسکا اس دولت اور اوسکے باپ پر مبارک ہو اور سید علی بارہہ کے منصب پر پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ ہوے کہ سب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے دسویں تاریخ پیشکش اعتبار خان کی ملاحظے میں آئی سب سامان میں سے قریب چالیس ہزار روپیہ کے مینے پسند کیے اوسیدن منصب شکر اللہ خان پر پانصدی ذات اور دو سو سوار زیادہ ہوے گیارہویں کو پیشکش مرتضےٰ خان ملاحظہ ہوئی اوسکی تمام

جواہر سات قطع لعل کے اور ایک تسبیح موتیون کی اور بہتّر دانے متفرق موتیون کے مینے لیے غرض جو کچھ اوسکی پیشکش سے پسند ہوا قیمتی ایک لاکھ بہتّر تیس ہزار روپیہ کا تھا بارھوین کو پیشکش مرزا راجہ بھاؤ سنگھ اور راوت شنکر کی ملاحظہ فرمائی اور تیرھوین کو پیشکش خواجہ ابوالحسن سے ایک لعل قطبی اور ایک الماس اور ایک لڑی موتیون کی اور پانچ انگوٹھیان لعل چار برمے سوتی اور بارہ تھان کہ سب قیمتی تیس ہزار روپیہ کا تھا مقبول خاطر ہوا چودھوین کو منصب خواجہ ابوالحسن پر کہ سہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا تھا ہزاری ذات اور پانسو سوار مینے اضافہ کیے اور وفادار خان کے منصب پر اضافہ ساڑھے سات سو ذات اور دو سو سوارون کا فرمایا کہ کل منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اور اسید ابن مصطفے بیگ نے کہ وکیل سلطان ایران کا تھا سعادت ملازمت میری حاصل کی کہ بعد درستی اور فراغت کے مہر گرجستان سے برادر عالیمقدار نے اوسکو مع خط فرحت نمط مشتمل اوپر انواع محبت اور اظہار صداقت کے میرے پاس بھیجا تھا اور چند راس اسپ اور شتر اور چند پارچہ اور فرشِ حلب کے کہ روم کی جانب سے اوس برادر کامگار کے واسطے آئے تھے اور لوگتے فرنگ کے بڑے بڑے شکاری کہ مینے اشارہ اونکی طلب مین کیا تھا اوسکے ہمراہ مجھکو بھیجے غرضکہ وہ سب تحفے اوس وکیل خجستہ نے میرے پیش کیے اور مینے انھین دلون مرتضی خان کو واسطے فتح کرنے قلعۂ کانگڑے کے کہ کوہستان پنجاب مین ہی اور مثل اوسکے اور قلعہ محکم اور مضبوط کم بتاتے ہین رخصت کیا جس دن سے کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان مین بلند ہوا ہی آج تک کسی بادشاہ نے اوسپر فتح نہین پائی میرے والد بزرگوار کے وقت مین ایکبار لشکر پنجاب اس قلعے کے محاصرے پر مقرر ہوا تھا لیکن بضرورت ایک اور بڑی لڑائی کے وہ لشکر کہ مشغول محاصرہ تھا اوس طرف بھیجا اور قلعہ فتح ہونے سے رہگیا اور وقت رخصت کے مینے فیل خاص قطبی خان کو عنایت کیا اور راجہ سورج مل کو کہ پوتہ راجہ باسو کا ہی چونکہ ملک اوسکا نزدیک اس قلعہ کے تھا اوسکے واسطے اوسکو قلعہ کی نگہبانی کے واسطے مامور کیا اور پانصدی ذات وسوار اوسکے منصب پر اضافہ فرمائے اور راجہ سورج سنگھ نے اپنی جاگیر سے آکر ملازمت حاصل کی سو اشرفیان نذر کین ستّر ہوین کو نذر مرزا رستم علی کی دو خنجر مرصع اور ایک تسبیح دانہ متوسط موتیون کی اور چند کشتیان بادبر کی اور ایک ہاتھی اور چار عراقی گھوڑے مقبول ہوے باقی سامان نذر اوسکو پھیر دیا اور اوسی تاریخ پیشکش اعتقاد خان کی کہ مشتمل بھاؤ ہزار روپیہ کی مقبول ہوئی اور منصب اعتقاد خان پر کہ ہفت صدی ذات اور دو سو سوار تھا آٹھ سو ذات اور تین سو سوار اضافہ کیے کہ اصل و اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوے مسے خسرو بیگ اوزبک کہ بزمرہ سپاہیان نامی تھا بعارضۂ دست کے مرگیا اور صبح آٹھوین کو کہ یوم پنجشنبہ تھا دو پہر دن رہے شرف آفتاب ہوا مینے خوشی سے تخت پر جلوس فرمایا اور اماکین دولت تسلیمات و کورنش مبارکبادی کی بجالاے پھر دار رہے طرف چشمۂ نور کے میرگیا اور وہان نذر مہابت خان کو کہ بموجب حکم مع جواہر نفیس و مرصع آلات و پارچہ ریشمی وغیرہ کے کہ خاطر خواہ مرتب کیا تھا دیکھا اون سب مین ایک کمیوا مرصع کہ بموجب عرض اوسکے زرگران سرکار نے طیار کیا تھا از روے قیمت و یسا بیچ سرکار مادر دولت کے نہ تھا تخمیناً قیمت ایک لاکھ روپیہ ہوا اور باقی جواہر اور اجناس ایک لاکھ اڑتیس ہزار کافی الحقیقت کہ سامان بہت نادر تھا مصطفے خان ایلچی بادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت کیا اور اکیسوین کو خلعت بدست عبدالغفور کے پندرہ آدمیون کو امراے دکن سے بھیجا اور راجہ بکرماجیت نے طرف جاگیر اپنی کے رخصت پائی و پرم نرم خاصہ اوسکو مرحمت ہوا اور اسی ایام مین خنجر مرصع مصطفے بیگ ایلچی کو عنایت کیا اور اوپر منصب ہوشنگ پسر اسلام خان کے کہ ہزاری ذات و پانسو سوار تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے تیئیسوین کو ابراہیم خان صوبہ دار ولایت بہار کا ہوا اور ظفر خان کو حکم ہوا کہ متوجہ درگاہ مادر دولت ہوا اور اوپر منصب ابراہیم خان کے کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تھا

یعنے پانصدی ذات اور ہزار سوار زیادہ کیے اور اسی روز سیف خان ولد جاگیر کے رخصت ہوا اور حاجی بی اوزبک نے ساتھ خطاب ازبک خانی کے سربلندی پاکے جاگیر کی رخصت حاصل کی اور بہادر الملک متعینہ لشکر دکن نے کہ منصب دو ہزاری اور پانصدی ذات اور دو ہزار و یک صد سوار کا رکھتا تھا باضافہ پانصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور منصب خواجہ قطبی کے کہ ہشتصدی ذات و یکصد و ہشتاد سوار کا تھا دو سو علاوہ اوسکے اضافہ ہوے اور ۱۸ بیستون کو اور منصب سلام اللہ عرب کے دو سو سوار اضافہ مقرر ہوا کہ سب پندرہ سو ذات اور ہزار سوار ہوے خاصہ گھوڑوں سے گھوڑا سیاہ ابلق کہ دارائے ایران نے بھیجے تھے مہابت خان کو عنایت کیا آخر روز پنجشنبہ کو دولت سرائے خورم میں تشریف لیجا کر پہر رات تک وہان مقام فرما رہا پیشکش دوبارہ اوسکی اوسوقت نذر سے گذری روز اول کو کہ ملازمت حاصل کی تھی ایک قطعہ لعل مشہور رانا کا کہ وقت ملاقات کے اوسنے دیا تھا تمیتی ساٹھ ہزار روپیہ کا نذر کیا مگر جلیسا کہ تعریف کرتے تھے نہ تھا وزن اس لعل کا آٹھ مانک تھا اور سابق راے بالدیو کہ سردار قبیلہ ٹھورا و نامی رایان ہندستان سے تھا اسکا مالک تھا پھر اوسکے بیٹے چندرسین کے پاس آیا اور اوسنے پریشان حالی میں رانا اودیسنگھ کے ہاتھ بیچا اور اوسنے رانا پرتاب کو ملا اور رانا پرتاب سے اس رانا امرسنگھ کے پاس آیا جو اونکے یہان اس سے اچھا تحفہ اور نتھا اسواسطے اوسنے مع اپنے بہت ہاتیون کے وقت ملاقات شاہزادہ خورم کے نذر کیا اور مینے حکم کیا کہ اوسپر یہ لکھدین کہ رانا امرسنگھ نے ملاقات کے وقت یہ شاہزادہ خورم کے نذر کیا ہے اور کئی چیزین بھی اوس روز بابا خورم کی پیشکش سے مینے پسند کین منجملہ اونکے ایک صندوقچہ بلوری فرنگستانی تھا نہایت تکلف کا بنا ہوا اور چند قطعہ زمرد کے اور تین انگوٹھیان اور چار گھوڑے عراقی اور چند متفرقات چیزین کہ قیمت اون سب کی اسی ہزار روپیہ تھی اور اس مرتبہ کہ مین اوسکے گھر مین گیا بہت پیشکش آراستہ کی تھی تخمیناً اسباب چار پانچ لاکھ روپیہ کا مینے سب سامان دیکھکر اون سب مین سے قریب ایک لاکھ روپیہ کا لے لیا اور باقی اوسیکو مرحمت کیا اور اٹھاسیون تاریخ کو اوسپر منصب خواجہ بہان کے کہ سہ ہزاری ذات اور اڑھائی سو سوار کا تھا پانصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے مینے اور ابراہیم خان کو اسپ و خلعت اور خنجر مرصع اور نشان نقارہ مرحمت کیا اور صوبۂ بہار کیطرف رخصت فرمایا اور خدمت مین عرض کر رکی کہ پہلے خواجہ حاجی محمد کے متعلق تھے بعد اوسکی وفات کے مخلص خان کو کہ میرا معتمد تھا عنایت ہوئی اور تین سو سوار منصب دلاور خان پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہو جاوے اور جو خدمت رخصت کنور کرن کی نزدیک آگئی تھی اور منظور تھا مجکو کہ اوسکو نشانہ اندازی اپنی بندوق کی دکھلاؤن مین اسی درمیان مین قراولون نے ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ مین سوا خیر کے نہین مارتا ہون مگر اس خیال سے کہ اسکے جانے تک شاید اور شیر نر ملے اوسی کیطرف متوجہ ہوا مین اور کرن سے پوچھا کہ گولی کہان ماروں کہ مین مگے جب قریب شیرنی کے گیا مین تو ہوا تیز چلنے لگی اور شیرنی کی شیرنی سے گھبرانے لگی لیکن مینے کہکر شیرنی کی آنکھ پر گولی ماری اللہ تعالی نے اپنے کرم سے اوس ہندو زادے کے روبرو میری عزت رکھی کہ اوسکی آنکھ ہی مین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی کرن نے اوسی روز مجھسے بندوق خاصہ طلب کی مینے رومی خاص بندوق اوسکو عنایت کی اور جو ابراہیم خان کو رخصت کے وقت ہاتھی مذیا تھا اوس وقت خاصہ ہاتھی اوسکو عنایت کیا اور ایک ہاتھی بہادر الملک کو اور دو سرا وفادار خان کو مرحمت فرما کر اون کے پاس روانہ کیا اور ماہ اردی بہشت کی آٹھوین کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اور مینے آپ کو چاندی وغیرہ مین تول کر غربا کو وہ تقسیم کر دیا اور نوازش خان کو اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبۂ مالوہ مین تھی رخصت کیا اور اطہین دلون ایک ہاتھی نجابہ ابوالحسن کو عنایت کیا اور نوین تاریخ خان اعظم خان کوکہ اگرے مین گوالیار سے حسب الطلب میرے لائے تھے سامنے لائے باوجودیکہ اوس سے تقصیرین بہت ایسی ہوئی تھین کہ جو کچھ اوسے سزا دیتا حق بجانب میرے تھا لیکن اوسکے روبرو ہوتے ہی آثار شرمندگی مجھ مین ظاہر ہوے اور سب قصور اوسکے مینے بخشدیے اور سال کہ میری کرسے بندھی

تھی اوسکو عنایت کی اور کنور کرن کو ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا راجہ سورج سنگھ نے اوسی روز ایک ہاتھی ان راوت نام کہ جو راجا می تھا میری نذر کیا پیشکش بہت نا دلچسپ تھا داخل فیلخانہ کیا اور دسویں تاریخ پیشکش خواجہ جہان کی کہ اگرے مین اپنے بیٹے کے ہاتھ بھجوائی تھی نظر اشرف سے گذری اوسمین ہر طرح کی چیزین تھین قیمت اون سب کی چالیس ہزار روپیہ ہوئی اور بارھوین کو پیشکش حامد خان کی ملاحظے سے گذری اوسمین پانچ گھوڑے اور دو شتر اور چند تازی کتے اور کئی جانور شکاری تھے اوسی روز سات ہاتھی اور راجہ سورج سنگھ نے پیش کیے اور سب داخل فیلخانہ خاص ہوے تحیر خان کہ بعد اسکے ملازمت مین چار مہینے تک رہا اوس روز رخصت ہوا مہینے معرفت اوسکی چند باتین عادل خان کو کہلا بھیجین اور نفع و نقصان دوستی اور دشمنی کے بخوبی سمجھا کر رخصت کیا کہ اچھی طرح عادل خان کے دل نشین کردے کہ وہ راہ دولت خواہی اور فرمانبرداری اختیار کرلے اور اوسکی رخصت کے وقت مہنے عادل خان کو بھی چند چیزین بھیجین غرضکہ ان تھوڑے دنون مین خاص سرکار اور اکثر شاہزادون اور امرا کیطرف سے کہ سب احکم میرے اونھون نے عادلخان کو بھیجا ہی قریب ایک لاکھ روپیہ کے حساب ہوا اور چودھرین کو منصب اور بدلا خدمت فرزند خورم کا عنایت کیا منصب اوسکا بارہ ہزاری ذات اور چھ ہزار سوار کا تھا اور منصب اوسکے بھائی کا پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا سو مہنے حکم دیا کہ منصب اوسکا برابر منصب پرویز کے اعتبار کرکے جو کچھ اوس سے زیادہ ہوا وسکو بصیغہ انعام خدمت کے بطریق اضافہ جاری رکھین اور ہاتھی خاصہ پنچ گنج نام مع سامان تجملی بارہ ہزار روپیہ کا اوسکو مرحمت کیا مہنے اور سولھوین تاریخ ایک ہاتھی مہابت خان کو عنایت ہوا ستروھین کو منصب راجہ سورج سنگھ پر کہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا ایکہزاری اور اضافہ کرکے منصب پنجہزاری سے سربلند کیا اوسی التماس عبداللہ خان کے منصب خواجہ عبداللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کا تھا مہنے حکم کیا کہ اسکا منصب اوسکا بارہ ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہو اور عبداللہ خان بسرخان اعظم کو کہ قلعہ رنتھنبور مین مقید تھا بالتماس اوسکے باپ کے مہنے اوسکو بلوایا جب وہ دربار دولت پر آیا تو پیڑی اوسکے پانوتلی تکلوا کر اوسکو نذر دیا اوسکے باپ کے بھجوا دیا اور چوبیسوین کو ایک ہاتھی فوج سنگار نام راجہ سورج سنگھ نے نذر کیا اگرچہ یہ ہاتھی بھی خوب ہوا اور فیلخانہ خاص مین داخل ہوا لیکن اگلے ہاتھی کے برابر نہین کہ وہ نوادرات زمانہ سے ہے قیمت اوسکی بیس ہزار روپیہ ہوئے ہین اور چھبیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہرخ کا کہ سات سو ذات اور پانسو سوار کا تھا دوصدی ذات اور اضافہ مہنے اوسپر کیا اور سیدن خواجہ زین الدین کہ نقشبندی خواجہ زادون سے ہی دولت ملازمت کی اور اٹھارہ گھوڑے نذر کیے اور چونکہ فرہاش خان کمکی صوبہ گجرات کا بے رخصت وہان کے صاحب صوبہ سے حاضر درگاہ ہوا تھا اسواسطے مہنے حکم کیا کہ ایک شخص یکون مین کا اوسکو قید کرکے بھیجدے کہ بھیجدیگا صاحب صوبہ گجرات کے لیجاوے تا پھر اور لوگ ایسی ہوس نکرین اور منصب مبارک خان سزاولی پر مہنے پانصدی ذات اضافہ مہنے کہ کل دوہزاری ذات اور سات سو سوار کا ہو جاوے اور اوسیسوین تاریخ ایک لاکھ روپیہ خان اعظم کو مہنے مرحمت کیا اور حکم کیا کہ پرگنہ دوسنہ اور پرگنہ کاسنہ کا کہ موافق پنجہزاری ذات کے ہوتا ہے اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور آخر اوسی ماہ مین بہادر قلیخان کو مع اوسکے عزیزون اور برادرون کے صوبہ الہ آباد کیطرف کہ اوسکی جاگیر مین مقرر تھا مہنے رخصت کیا اور اسی مجلس مین بیس گھوڑے اور ایک قبا پرم نرم کی خاصہ اور بارہ ہرن اور دس تازی کتے کرن شکار کو مرحمت ہوے پھر دوسرے دن کہ غرہ ماہ مذکور تھا جاگیر گھوڑے اور وہ سرپی تاریخ مین اکتالیس گھوڑے اور تیسری تاریخ مین بیس گھوڑے کے سب تین دن مین ایک سو ایک گھوڑے کنور کرن کو مرحمت ہوے اور عوض مین فوج سنگار سے ایک ہاتھی خاص ہاتھی خانہ سے قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ سورج سنگھ کو مرحمت ہوا اور پانچوین تاریخ دس چیرے اور دس قبائین اور دس پٹکے کرن کو عنایت کیے اور بیسوین کو ایک ہاتھی اوسکو دیا اور انھین دنون کشمیر کے اخبار نویس

سے لکھا کہ ملا گدائی نام ایک درویش کہ چالیس برس سے یہان ایک خانقاہ مین بیٹھا تھا دو سال قبل اپنی وفات کے صاحب مکان اوس
خانقاہ سے اپنی قبر کی جگہ بتائی تھی اور اونھون نے حسب الطلب اوسکے خانقاہ مین ایک جگہ قبر کی دی تھی شب دن وفات کے قریب آئے
قوال سے دوستون سے کہا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ جوابات میرے پاس ہے اور کسیکے سپرد کرکے طرف عالم آخرت کے روانہ ہون دوستون
نے یہ سنکر تعجب سے خندہ کیا اور کہا کہ انبیا علیہم السلام کو اپنی موت پر اطلاع نہین تو یہ بات کس طرح کہتا ہے اوسنے پھر بھی کہا کہ مجکو یون ہی
حکم ہوا ہے پھر وہان کے ایک قاضی زادے سے کہ اوسکا معتقد تھا کہا کہ میرا قرآن سات سو تنکہ کا مال ہی اسیقدر مین اوسکو خرید
کرکے میری تجہیز و تکفین مین صرف کرنا اور جب کہ اذان جمعہ سُننا تو میری خبر لینا اور یہ سب باتین جمعرات کو کہین پھر سب اسباب
اپنے حجرے کا دوستون اور مریدون کو بانٹ دیا اور اوسیدن عصر کو حمام مین نہاکر لباس بدلا دوسرے دن قاضی زادہ نکو بہنا کر جمعہ
سے خانقاہ مین تحقیق احوال کو اوسکے آیا دیکہا کہ دروازہ حجرے کا بند ہی اور ایک مرید اوسپر بیٹھا ہی خادم سے جب حال پوچھا تو اوسنے
کہا کہ ملا نے حکم کیا ہی جب تک یہ دروازہ خود بخود نہ کھلے وے اندر نہ آنا پھر ایک گھڑی گذری کہ وہ دروازہ کھل گیا اور قاضی زادہ ہم
خادم اندر گیا دیکہا کہ ملا قبلہ رو دوزانو بیٹھا ہی اور جان جان آفرین کے سپرد کی ہے کیا خوش احوال ہین وہ لوگ کہ اس دنیا سے جو
دامنگاہ تعلقات ہی یون آزادانہ چلے جاتے ہین اور منصب کرم سین راٹھور پر دوصدی ذات اور پچاس سوار اضافہ کیے کہ کل منصب اوسکا
ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوے گیارہوین تاریخ پیشکش لشکر خان کی کہ تین شتر والاتی اور بیس شکاری کتے تھے ملا خطے
سے گذری بارہوین کو ایک خنجر صبح اعتبار خان کو مرحمت کیا اور کرن کو ایک کلغی دوہزار روپے کی عنایت کی چودہوین تاریخ پسر بندراے
کو خلعت دیکر دکن کیطرف رخصت کیا اور جمعہ کی شب مین پندرہوین تاریخ ایک عجیب امر واقع ہوا اور مین اوس رات کو لشکر مین تھا
خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کشن سنگہ بھائی سورج سنگہ کا گوبند داس ہی کہ بچپن سے راجہ کو رکھا تھا بسبب مارے جانے اپنے بھتیجے گوپال داس نام کے
کہ کچھ دنون پہلے گوبند داس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا دلتنگ رہا کرتا تھا اور قصد مارے جانے کا طویل ہی غرضکہ کشن سنگہ کو امید تھی کہ
گوپال داس جو حقیقت مین راجہ کا بھی بھتیجا ہی عوض اوسکے خون کا گوبند داس سے لیگا لیکن راجہ بسبب ہوشیاری اور کاربراری گوبند داس
کے طلب قصاص سے تغافل کرتا تھا کشن سنگہ نے جب راجہ کی یہ بے پرواہی دیکہی تو خود اپنے بھتیجے کے قصاص لینے پر کمر باندہی
اور مدت تک اسی تاک مین رہا یہان تک کہ اوس رات اپنے لوگون کو جمع کرکے اس مقدمے کا اظہار کیا کہ مین آج گوبند داس کے
مارنے کو جاتا ہون آگے جو کچھ ہو اور یہ نہ سوچا کہ اس مین راجہ کو بھی ضرر پہنچے گا اور راجہ اس حال سے بیخبر تھا پھر قریب صبح صادق کے
ہمراہ اپنے بھتیجے کرن سنگہ اور دوسرے ہمراہیون کے جا کر دروازے پر رحیم کی حویلی کے پونہچا اور وہان سے اپنے چند لوگ معتبر گوبند داس
کے مکان پر کہ قریب راجہ کے مکان کے تھا روانہ کیے اور خود دروازے پر کھڑا رہا وہ لوگ جب گوبند اس کے مکان پر گئے تو پہرے
والون کو اونھون نے قتل کیا اور اوس شور سے گوبند اس جاگ پڑا اور گھبراکر تلوار لیے ہوے گھر کے ایک طرف سے باہر آیا کہ اپنے پہرے
والونکی مدد کرے اور وہ لوگ جب پہرے والون کے قتل سے فارغ ہوے تو گوبند اس کو ڈھونڈھنے لگے اور بیجا داد سکے دیکھنے کے
واسکا کام تمام کیا اور قبل اس سے کہ گوبند اس کے مارے جانیکی خبر کشن سنگہ کو ہی کشن سنگہ گھبراکر گھوڑے سے اوتر پڑا اور احاطے کے
اندر جیلا ہر چند اوسکے لوگون نے منع کیا کہ اسوقت پیادہ ہونا مناسب نہین لیکن اوسنے نمانا اگر قوقت کرتا تو دشمن کے مارے جانے کی
خبر سنکر اوسیطرح سوار صحیح وسالم پھر آتا لیکن تقدیر مین چونکہ اوسکی موت لکھی تھی پیادہ اندر گیا اور اوس شور سے راجہ بھی جاگ پڑا اور برہنہ
تلوار لیے ہوے اپنے دروازے پر اندر سے آکر کھڑا ہوگیا تھا اور لوگ ہر طرف سے وہ شور سنکر ننگی تلوارین لیے جمع ہوتے تھے اور
پہلے اور چند پیادون کو گھیر لیا وہ تھوڑی اور راجہ کے لوگ بہت تھے ایک ایک کے دس دس مقابل ہوگئے اور جب کشن سنگہ اور

فوت ہونے کے وقت قاضی زادے کو ملا کا دیدار ہونا

خانہ جنگی راجہ کی لشکر مین

کرن سنگھ پیادہ راجہ کے مکان کے قریب پونچے تو لوگون نے اپر حملہ کرکے دونون کو مار ڈالا کشن سنگھ کے سات زخم اور کرن کے نو زخم آئے اور جیسا سنا ہے آدمی دونون طرف کے مارے گئے راجہ کے تیس اور کشن کے چھتیس جب آفتاب نکلا تو سب مین یہ قصہ مشہور ہوا اور راجہ نے اپنے بھائی اور ایک بھتیجے اور ایسے نوکر کو کہ زیادہ عزیز جان سے اوسکو تھا کشتہ پایا اور باقی گرد و پیش کے مقدمہ تقدیر سے حیران ہوکر اپنے گھر کو گیا یہ خبر مجکو لشکر مین پونچی سینے لاشون کے جلانے کا حکم موافق اونکے طریق کے دیا اور تحقیق مقدمہ کے آخر جسطرح کہ تحریر پائی ہر ہوا آٹھوین تاریخ میران صدر جہان نے اپنے وطن سے آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہرین نذر کین اور ایک سو برج سنگھ خدمت دکن پر رخصت ہوا ایک جوڑی موتی واسطے اوسکے کان کے اور پرم نرم خاصہ سینے اوسکو مرحمت کیا اور خانجہان کو بھی ایک جوڑی موتی بھیجی اور پچیسوین کو منصب اعتبار خان پرچھہ سو سوار زیادہ کرکے کل پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کردیا اور اوسید کرن اپنی جاگیر کیطرف رخصت ہوا گھوڑا اور ہاتھی خاصہ مع خلعت اور ہار موتیون کے کہ پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا اور خنجر مرصع دو ہزار کی لاگت کا اوسکو سینے مرحمت کیا جس روز سے کہ وہ آیا تھا اور رخصت تک نقد و جنس اور جواہر اور جڑاو ہتیارون سے جو کچھ اوسکو عنایت ہوا دو لاکھ روپیہ اور ایکسو دس گھوڑے اور پانچ ہاتھی ہوے سوا اوسکے کہ فرزند خورد نے چند بار اوسکو دیا اور مبارک خان سزاولی کو گھوڑا اور ہاتھی دیکر اوسکے ہمراہ مقرر کیا اور کچھ زبانی باتین رانا کو کہلا بھیجین اور راجہ سورج سنگھ نے بھی بوعدۂ دوماہ کے اپنے وطن کی رخصت حاصل کی ستائیسوین کو پایندہ خان مغل نے کہ امرای قدیم اس سلطنت سے تھا انتقال کیا اور آخر اس ماہ مین خبر آئی کہ سلطان ایران نے اپنے بڑے بیٹے مرزا صفی کو مروا ڈالا یہ خبر باعث کمال حیرانی کی ہوئی بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اوس نے بہبود غلام کو حکم کیا کہ صفی مرزا کو قتل کر غلام نے وقت موقع کا دیکھکر خنجر کو نوین محرم کی سنہ اکیہزار چوبیس مین شہزادے کو کہ حمام سے نکلکر گھر کو جاتا تھا غلام مذکور نے دو تلوارون مین اوسکا کام تمام کیا اور بہت دیر تک اوسکی لاش خاک و خون مین پڑی رہی آخر شیخ بہاوالدین محمد نام ایک بزرگ نے کہ درمیان اوس ملک کے ولایت مین مشہور تھا اور معتقد عنایات بادشاہی کا اجازت لاش اوٹھانیکی بادشاہ سے لیکر اوسکے بزرگون کے قبرستان مین دفن کیا ہر چند سینے ایران کے آنے والون سے اسکا باعث تحقیق کیا کسی نے ایسی بات نکہی کہ جس سے تسلی خاطر کی ہو اسواسطے کہ فرزند کے قتل کو بڑا سبب چاہیے کہ رفع اسکی بدنامی کا کرے اور پہلی تاریخ تیرماہ کو ایک ہاتھی رنجیت نام مع سامان مرزا رستم کو مرحمت ہوا اور سید علی بارہہ کو بھی ایک ہاتھی عنایت کیا اور میر حسین داماد خواجہ شمس الدین کو بخشی اور واقعہ نویس صوبہ بہار کا مینے کیا اور اوسیطرف رخصت فرمایا اور خواجہ عبداللطیف قوش بیگی کو ہاتھی اور خلعت دیکر اوسکی جاگیر کیطرف رخصت کیا اور نوین ماہ مذکور کو شمشیر مرصع واسطے خان دوران کے اور خنجر واسطے الہ داد ولد جلال افغان کے بھیجا گیا اور تیرہوین کو مجلس عید آب پاشی کی منعقد ہوئی بندگان درگاہ نے آپس مین گلاب چھڑک کر خوشیان کین سترہوین کو امانت خان طرف بندر کھنبایت مین معین ہوا چونکہ مقرب خان ارادہ آنے درگاہ کا رکھتا تھا اسواسطے اوسکو بندر مذکور سے تغیر کیا اور اوسید خنجر مرصع فرزند پرویز کو بھیجا اٹھارہوین کو پیشکش خانخانان کی ملاحظے سے گذری ہر طرح کی چیزین ارسال کین تھی تین لعل اور ایک سو ایک موتی اور سو یاقوت اور دو جڑاو خنجر اور ایک کلغی مرصع یاقوت اور موتیون سے آراستہ اور ایک جڑاو صراحی اور مرصع تلوار اور ترکش مغلی بندبازو مرصع کا اور ایک انگوٹھی الماس کی قریب لاکھ روپیہ قیمت کے کہ یہ سب سوا تھا اون اور جڑاو ہتیارون سے اور جواہر اور پارچون کے جو دکن اور کرناٹک سے حاصل کی تھی کہ ہر قسم کے زردا و اور سادہ اوس مین تھے اور پندرہ ہاتھی اور ایک گھوڑا کہ یال اوسکی زمین تک تھی اور پیشکش مین شاہنواز خان کی بھی پانچ ہاتھی تھے اور مین سو یاچہ ہرات کے ملاحظے سے گذرے اور مینے ہوشنگ کو خطاب اکرم خان سے سرفراز کیا اور ایک روز افزون نام راجہ زادہ صوبہ بہار کا کہ خلقی سے حاضر حضور رہا کرتا تھا

فتیمنے اوسکو شرف باسلام کیا اور باوجودیکہ اوسکا باپ سنگرام بسبب برخلافی کے میری سپاہ کے ہات سے مارا گیا تھا لیکن مہینے
اوس نوجوان نونہال کو اوسکے باپ کی جگہ راجہ کرکے وہی ملک اوسکو دیدیا اور ہاتھی دیکر اودہر رخصت فرمایا پھر ایک ہاتھی جاگیر قلیچ خان
کو مرحمت ہوا کہ اودسکے پاس بھیجا جاوے چوبیسویں کو جگت سنگھ پسر کنور کرن نے کہ بارہ سال کا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور عہدہ
اپنی دادا رانا امرسنگھ اور اپنے باپ کے حضور مین گذرانی اکثر آثار اصالت اور امیرزادگی کے اوسکے چہرے سے ظاہر تھے مین نے
خلعت اور دلجوئی سے اوسکے دل کو بہت خوش کیا اور مرزا عیسے ترخان کے منصب پر دوصدی ذات اضافہ کی کہ کل بارہ صدی
ذات اور تین سو سوار کا ہوجاوے اور آخر اسی ماہ مین شیخ حسین روہیلہ کو خطاب بہادر خانی سے سرفراز کیا اور بعد تعین ایام
رخصت جاگیر پر جانے کی اجازت دی اور مرزا اشرف الدین حسین کا شغری کے قریبون کو کہ انھین دنون کوچ ستان بوسی سے شاد کام
ہوے تھے دس ہزار روپے عنایت کیے اور پانچوین امرداد کو منصب راجہ تہمل پر کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا تھا پانصد
ذات اور اکیاسی سوار مہینے اضافہ کیے ساتوین تاریخ گیشوار روز کہ سرکار اوڈیسہ مین جاگیر رکھتا تھا اور بواسطہ شکوہ خان صوبہ وہان
کے طلب کیا گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور چار ہاتھی پیشکش کیے چونکہ ان دنون محکوم خانجہان کے فرزند کے دیکھنے کا شوق کمال
تھا اور واسطے تحقیق حالات دکن کے ایکبار آنا اوسکا ضروری تھا اسواسطے مہینے اوسکو طلب فرمایا تھا شنبہ آٹھوین ماہ کو کہ سوم اوت
ملازمت سے شرفیاب ہوا اکیہزار اشرفی اور اکیہزار روپے نذر کیے اور چار لعل بیس موتی ایک زمرد اور ایک پھول کلغی جڑاو پچاس ہزار
روپے کا پیشکش کیا اور شب یکشنبہ کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اسواسطے مین روضۂ مبارک مین اگر نصف شب تک وہان رہا مصوفیان
کو وہان حال آیا مہینے فقرا اور خادمون کو اپنے ہاتھ سے چھ ہزار روپے نقد اور سوکرتے تقسیم کیے اور ستر تسبیح مروارید اور مرجان
اور کہربا کی فقراکو دین اور راجہ مالسنگھ کے پوتے مہاسنگھ کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے نقارہ اور نشان عنایت کیا سولوین کو ایک
گھوڑا عراقی خاصہ اور ایک گھوڑا دوسرا مہابت خان کو مرحمت کیا اونیسوین کو ہاتھی خان اعظم کو عنایت ہوا اور منصب کیشو داس مارو
پر کہ دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا دوسو سوار اضافہ ہوے اور خلعت سے سرفراز ہوا اور خواجہ عاقل کے منصب پر کہ بارہ صدی
ذات اور چھ سو سوار کا تھا دوصدی ذات وسوار اور اضافہ کیے بائیسوین کو مرزا راجہ بھاؤ سنگھ نے طرف اپنے وطن آنیکے رخصت
پائی اور مہینے جامہ پھوپ کشمیری خاصہ اوسکو مرحمت کیا اور احمد بیگ خان نے کہ تبشہور مین معہوس تھا آکر ملازمت حاصل کی مہینے تو
بلحاظ اگلی خدمتون کے عفو فرمایا اور مقرب خان نے بھی صوبۂ گجرات سے آکر شرافت آستان بوس حاصل کی ایک کلغی اور ایک تختی مرصع
نذر کی پھر مہینے منصب سلام اللہ عرب پر پانصدی ذات وسوار اضافہ کیے کہ سب دوہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہوجاوے
اور اول ماہ شہریور مین منصبون پراون لوگون کے جو خدمت دکن پر جاتے تھے اسطرح اضافہ کیا مہینے منصب مبارز خان پر تین
سو سوار کہ کل ہزاری ذات وسوار کا ہوجاوے اور ناہر خان کو اسیقدر اضافہ سے سرفراز کیا اور دلاور خان کا بھی اضافہ تین سو
سوار کا فرماکر کل ڈھائی ہزاری ذات وسوار کا مقرر کیا اور منگلی خان کے دوسو سوار اضافہ کرکے ڈیڑھ ہزاری ذات وسوار مقرر کیا اور
گردھر پسر [illegible] سال ہشتصدی ذات وسوار سے ممتاز ہوا اور الف خان قیام خان اسیقدر منصب پر اصل و اضافہ سے بلند
ہوا یادگار حسین ہفتصدی ذات اور پانسو سوار سے ممتاز ہوا اور کمال الدین خان پسر شیر خان کو بھی اسیقدر منصب سے عزت بخشی اور ڈیڑھ
سو سوار سید عبداللہ بارہہ کے منصب پر زیادہ کیے کہ کل ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کا ہو پھر ایک اشرفی نورجہان نے چھ ہزار
چار سو روپے کے مصطفے خان بیگ وکیل ایران کو مرحمت کیے اور پانچ چیتے شکاری قاسم خان حاکم بنگالہ کو مرحمت کیے اور مرزا مراد
بڑا بیٹا مرزا رستم کا بارہوین اسی ماہ کو خطاب التفات خانی سے سرفراز ہوا سولوین شب کہ مطابق شب برات کے تھی چار نظر

تال (تا) ساگر کے خوب روشنی کراکر اوسکے تماشے کو گیا مین چراغون کا عکس پانی مین عجیب کیفیت دکھاتا تھا ذائد نصف شب کے
ہمراہ بیگمات کے دہان رہا مین ستر ہوین تاریخ مرزا جمال الدین حسین نے کہ وکیل ہوکر بیجاپور گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور
تین کہ اون مین ایک عقیق یمنی نہایت سیراب کی تھی تین نگین ایسا عقیق کیاب بحر عادل خان بیجاپوری نے سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی طرف
سے ہمراہ میر مذکور کے بھیجا تھا اور چند ہاتھی مع سامان طلائی اور نقرئی اور عربی گھوڑے اور جڑاؤ ہتیار اور جواہرات اور کپڑے اور
فرش اوسطرف کے بنے ہوے ہمراہ اوسکے بطریق پیشکش بھیجے تھے وہ سب میرے ملاحظے سے گذرے اور عرضداشت اوسکی
مینے دیکھی پھر اوسیدن مجلس وزن شمسی کی منعقد ہوئی اور چھبیسوین کو مصطفے بیگ وکیل نے رخصت پائی مدت حضوری مین اوسکو
جو کچھ کہ مرحمت ہوا تھا اوسکے سوا بیس ہزار روپیہ نقد اور خلعت مینے اوسکو عنایت کیا اور جواب مین شاہ ایران کے ایک محبت
نامہ کمال دوستی کا لکھا چوتھی ماہ مہر کو منصب میر جمال الدین حسین کا کہ دوہزاری ذات اور پانسو سوار کا تھا چارہزاری ذات اور دو
ہزار سوار کا مینے مقرر فرمایا پانچوین کو مہابت خان کہ ہمراہ خانجہان خان کے خدمت دکن پر مقرر ہوا تھا بواسطہ ملاحظہ ساعت مقررہ
سفر کے کہ آگئی تھی رخصت ہوا اور خلعت و خنجر اور پھول کٹارہ اور شمشیر خاص اور ہاتھی سے سربلند ہوا نوین کو خانجہان خان رخصت
ہوا اوسکو خلعت اور نادری خاصہ اور اسپ راہوار مع زین اور فیل خاصہ اور شمشیر خاصہ مینے عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا
کہ سترہ سواروں کو ہمراہیان مہابت خان سے تنخواہ دو اسپہ اور سہ اسپہ کی دیجاوے وہ سب لوگ کہ اس بار خدمت دکن پر
مقرر ہوے تین سو تیس منصب دار اور تین ہزاری کے اور ساتھ سوار اوجاق کے اور تین ہزار افغان دلیر زاک تھے یہ کل تین ہزار سوار
ہوے کہ ساتھ تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور توپ خانہ جنگی آراستہ اور جنگی ہاتھیون کے خدمت مذکور پر روانہ ہوے اور منصب سربلندی
پر پانصدی ذات اور دوسو ساٹھ سوار مینے زیادہ کیے کہ کل دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور بابجو بھیتا قلیچ خان کا
منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور منصب راجہ کشن داس پر بھی پانصدی ذات مینے اضافہ
کی اور حسب التماس خانجہان کے منصب شہباز خان اودی کا کہ مستعفیان دکن سے ہے مع اصل و اضافہ دوہزاری ذات اور ہزار
سوار کا مقرر ہوا اور دوسو سوار وزیر خان کے منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان پسر مرزا رستم کا ہزاری ذات اور چار سو
سوار کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودھوین اوسی ماہ کو اور ایکہزاری ذات اور پانسو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر مینے
اضافہ کیے اور اوسکو منصب بزرگ پنجہزاری ذات اور ڈھائی ہزاری سوار سے سرفراز کیا اوسیوین تاریخ راجہ سورج سنگھ نے
مع اپنے پسر گجسنگھ کے کہ وطن گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی اور ہزار روپے نذر کیے پھر مہینے سید کبیر وکیل عادل خان
کو ایک اشرفی نور جہانی پانسو تولہ کی مرحمت کی تیسوین تاریخ نوے ہاتھی کہ قاسم خان نے فتح ولایت کوچ اور فتح کلمہ اور زمیندار
رانائے اوڑیسہ سے لیے تھے ملاحظہ سے گذرے اور داخل فیلخانہ خاص ہوے اور ارادت خان منصب میر سامانی اور
معتمد خان خدمت بخشیگری یکونبرا اور محمد رضا جاری بخشیگری صوبہ پنجاب اور وہان کے اخبار نویسی پر مقرر ہوے اور سعید کبیر کہ
عادل خان کیطرف واسطے درخواست عفو تقصیرات امرایان دکن کے اور ذمہ داری چھوٹ جانے قلعہ احمد نگر کے مع دیگر ملک تھا ہی
کہ بعضے مفسدون کی خرابی سے قبضہ عاملان شاہی سے جاتا رہا تھا حاضر حضور ہوا تھا اس تاریخ مین رخصت ہوا اور خلعت اور ہاتھی
اور گھوڑا لیکر اپنے مقام کو گیا اور جوا راجہ راج سنگھ کچھواہہ دکن مین مرگیا تھا اوسکے بیٹے رام داس کو منصب ہزاری اور چار سو
سوار سے سرفراز کیا اور چوتھی ماہ آبان مین سیف خان بارہہ کو نقارہ مرحمت ہوا اور اوسکے منصب پر تین سو سوار کا اضافہ کیے
کہ کل سہ ہزاری ذات اور دوہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ مان کو کہ قلعہ گوالیار مین بند تھا بلتماس مرتضے خان کے

مخلصان
بھائی دیگر منصب اوسکا برقرار رکھا اور مستحم قلعہ کانگڑے پر نزد بیگ خان مذکور کے روانہ کیا اور حسب التماس خان دوران کے صادق
کے منصب پر تین سو سوار بڑھا کر حکم کیا کہ کل ہزاری ذات اور سوار کا ہو اور مرزا عیسی ترخانی نے بسبب اسکے کہ اوسکی جاگیر مین تھا
اگر ملازمت حاصل کی اور سواشر فیان نذر کین سدلون کو راجہ سورج سنگھ طرف دکن کے رخصت ہوا اور تین سو سوار اوسکے
منصب پر بڑھا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار تین سو سوار کا مقرر کیا اور وقت روانگی کے خلعت اور گھوڑا اوسکو عنایت ہوا اور
منصب مرزا عیسی کا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھسو سوار کا مقرر کرکے خلعت اور ہاتھی مرحمت کیا اور دکن کیطرف
بھیجا اور انھین روزون مین خبر فوت چین قلیچ بدبخت کی عرضداشت جہانگیر قلی خان سے معلوم ہوئی بعد وفات قلیچ خان کے کہ
قدیمی امیر اس سلطنت کا تھا مینے اس لائق کو بمقتضای عنایت امیر کیا تھا اور جون پور کا سا ضلع اوسکی جاگیر مین مقرر رکھا اور
اوسکے سب عزیز اور قریبون کو اوسکے ہمراہ فرمانبردار اوسکا کیا اوسکے بھائیون مین لاہوری نام ایک شخص تھا نہایت سفیہ اور
شریر مینے سنا کہ مخلوق الٰہی کو بہت کمال تکلیف مین مبتلا کرتا ہے کوئی پیکے روانہ کیے کہ اوسکو جونپور سے لے آوین جب اجمیر مین پہونچے تو چین قلیچ نے اپنی کم
سے چاہا کہ اپنے اوس لائق بھائی کو ہمراہ لیکر بھاگ جائے تو بنا برا سکے منصب اور جاگیر اور دولت اور عزیزون کو چھوڑ کر چند نوکرون کے ساتھ کمر زر و جواہر
لیکر بھاگ گیا اور مینے یہ خبر سنکر کمال تعجب کیا اور وہ جس مینیار کے پاس جا اوسسے کچھ لیکر پار اتر جاتا اوسنے کہا کہ وہ ملک چھوٹ مین گیا اور بیوفا
وہانکے چند مینیاردون کے کچھ بہت ہاں لیکر کی جب جہانگیر قلی خان نے اوسکی یہ خبر سنی تو اپنے آدمی بھیجے کہ پکڑ لاوین اونھون نے جاکر اوسکو قید کر لیا اور چاہا کہ جہانگیر
قلیخان کے پاس لے جاوین تو اپنے ہاتھون اپکو ہلاک کیا اوسکے ہمراہیون کہا اوسکو چند روز پہلے سے ایک بیماری ہوئی تھی اوسسے ہلاک ہوا ہے لیکن اوسکا خود
ہلاک ہونا بھی سنا گیا اسواسطے کہ اوسکو جہانگیر قلیخان کے پاس لیجاوین پھر اوسکی لاش کو اوسکے فرزند اور غلام الہ آباد مین لائے اور اکثر مال اوسکا ضائع ہوا
بیشک بنگالہ کی یہی انجام خراب ہے ✽ از پس ہر قصہ کہ بود ابرم ✽ فرض بود حق ولی النعم ✽ اور حسب التماس خانہ دوران کے منصب نامی میدانی کہ بتعینان بنگش سے تھا دو سو
سوار بڑھا کر کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مقرر کیے اور لشکر خان کے کہ دو ہزاری ذات اور نو سو سوار تھے سو سوار اضافہ کیے اور مقرر خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور
دو ہزار سوار کا منصب تھا اب پنجہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار کا مقرر کیا اور قیام نام سید شاہ محمد قندہاری کہ امیرزادون
سے تھا اور خدمت قراولی کی رکھتا تھا خطاب خانی سے سرفراز کیا پانچوین ماہ آذر کو خنجر مرصع داراب خان کو عنایت کیا اور
راجہ سارنگ دیو کے ہمراہ خلعت واسطے امراء دکن کے بھیجا اور جو صفدر خان حاکم کشمیر کے بعضے مقدمات ناشایستہ مینے سنے
اسواسطے اوسکو حکومت سے معزول کرکے احمد بیگ خان کو بنظر اوسکی اگلی خدمتون کے حکومت کشمیر عنایت کی اور اوسکا منصب
ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا بحال رکھکر خراد خنجر اور خلعت سے ممتاز کیا اور رخصت فرمایا اور اہتمام خان کے ہمراہ
برادر اول واسطے قاسم خان کے کہ حاکم بنگالہ تھا روانہ کیے اور پیشکش کمی ولد افتخار خان کی کہ ایک ہاتھی اور چودہ مانگن سونے اور
کچھ فروش پندرہوین ماہ مذکور کو ملاحظے سے گذری اور خطاب مروت خانی سے اوسکو ممتاز کیا اور دیانت خان کو کہ قلعہ گوالیار
مین تھا اور حسب التماس اعتماد الدولہ کے اوسکو مینے طلب کیا تھا سعادت کورنش سے مشرف ہوا اور جو مال اوسکا کہ ضبط
ہوا تھا اوسکو مرحمت ہوا اور انھین دنون خواجہ ہاشم دہ بندی مینے کہ ان دنون ماوراء النہر کیطرف رخصت ہوئے اور معتقد علیہ
اوس ملک کے لوگون کا ہی ہمراہ اپنے ایک مرید کے ایک خط مشتمل بر دعا اور اخلاص قدیم سے ساتھ اس خاندان عالیشان
کے بھیجا اور وہ شعر کہ حضرت ہمایون نے واسطے خواجگی نام ایک بزرگ کے کہ اوسی سلسلہ مین تھا کہ مصرعہ خواجگی سایہ ہے
خواجگی رابندہ ایم و خواجگی رابندہ ایم اوس خط مین لکھا مینے بھی اوس خط کے جواب مین چند سطرین
اپنے ہاتھ سے تحریر کین اور یہ رباعی اوسیوقت کہکر ایک ہزار اشرفی جہانگیری خواجہ مذکور کو بھیجین رباعی

ای آنکہ مرا مہر تو بیش از بیش است + از دولت یاد بوت ای درویش است + چندانکہ زفرودہ ات دلم شاد شود + شادیم انانکہ لطف از حد بیش است + یعنے مصاحبون سے حکم کیا کہ جو کوئی شعر کہتا ہو اسپر رباعی کے سو حکیم سبح الزمان نے بہت خوب کہی رباعی داریم اگرچہ شغل شاہی درپیش + ہر لحظہ کنیم یاد درویشان بیش + گر شاد شود زما دل یک درویش + آنرا شمریم حاصل شاہی خویش + یعنے حکیم مذکور کو اوسکے صلے مین ہزار اشرفی عنایت کین اور ساتوین ماہ وی کو کہ بھاے سیر کے لیے آتا تھا ہمایون بیالیس ۴۲ خوک شکار ہوے مبسوین کو میر میران نے اگر ملازمت حاصل کی مجمل احوال اوسکے خاندان کا یہ ہے کہ باپ کیطرف سے یہ پوتا میر غیاث الدین محمد میر میران ولد شاہ نعمت اللہ ولی کا ہے شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کرتے تھے چنانچہ شاہ طہماسپ نے اپنی بہن جانس خانم کو شاہ نعمت اللہ کو دیا تھا کہ وہ مرتبہ پیری سے ساتھہ دامادی بادشاہ ایران کے مستاز ہوا اور والدہ کیطرف سے یہ میر میران نواسہ شاہ اسمعیل خونی کا ہے بعد وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کے اونکا بیٹا میر غیاث الدین میر میران رعایات شاہی سے ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نے پھر خاندان سلطنت سے ایک لڑکی کا نکاح اوسکے بڑے فرزند سے کیا اور شاہ اسمعیل کی دختر اوسکے چھوٹے فرزند کو دی کہ نام اوسکا میر خلیل اللہ تھا یہ میر میران اوس سے پیدا ہوے اور میر خلیل اللہ نے آٹھہ برس پہلے اس سے لاہور مین اگر مجھے ملاقات کی ہے چونکہ سلسلہ نامی اور گرامی سے تھا اس واسطے مینے اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سے اوسکو مالا مال کیا اور اوسکی تربیت مین مصروف رہا پھر جب آگرہ مقام خلافت ہوا تو تھوڑے دنون مین بسبب بہت انبہ کھانے کے اوسکو عارضہ اسہال کبد کا شروع ہوا اور بارہ روز مین وفات پائی مین اوسکی وفات سے کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد وجنس کو حکم کیا کہ ولایت مین لیجا کر اوسکے فرزندون کو پونہچا دین ان دنون اس میر میران نے بائیس برس کی عمر مین بصورت قلندرانہ کہ اوسکو راہ مین کسی نے نہ پہچانا اپنے آپ کو اجمیر مین متحک پونہچایا یعنے اوسکے سب بیخ وتخلیف کا عوض کر کے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفراز کر کے پریشانی اوسکی ظاہر و باطن کی دور کی اور تیس ہزار درب نقد اوسکو مرحمت کیے اب میری خدمت اور ملازمت مین ہے بارھوین کو مظفر خان نے کہ صوبہ داری بہار سے تغیر پایا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور تین ہاتھی پیشکش کیے پھر مینے قاسم خان صاحب صوبہ بنگالہ کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار اضافہ کیے کہ کل چار ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور جو دیوان اور بخشی بنگالہ سے کہ حسین بیگ تھا اور ظاہر مین اوس سے خدمت پسندیدہ وقوع مین نہ آئی اسواسطے مینے مخلص خان کو کہ بندہ معتمد اس درگاہ کا تھا خدمتون مذکورہ پر معین فرما کر منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بھی عنایت فرمایا اور خدمت عرض مکرر کی دیانت خان کو مرحمت کی پچیسوین کو جمعہ کے دن فرزند خورم کا وزن واقع ہوا آج تک کہ عمر اوسکی چوبیس سال کی ہے اور صاحب اولاد ہے کبھی شراب نہین پی ہے اوس مجلس وزن مین مینے کہا بابا تو صاحب اولاد ہوا ہے اور بادشاہ اور بادشاہ زادے شراب پیتے آئے ہین آج تیرا جشن وزن ہے مجکو شراب پلاتا ہون اور اجازت دیتا ہون کہ جشن اور نوروز اور بڑی مجلسون مین شراب بطریق اعتدال پیا کر اسقدر کہ عقل زائل نہو اور اوس سے غرض فالے اور تفع کی رکھا کر بوعلی نے جو بہتر سب حکیمون کا ہے رباعی کہی ہے رباعی مے دشمن تست و دوست ہوشیار است + اندک تریاق و بیش زہر مار است + در بسیار ش مضرت اندک نیست + در اندک او منفعت بسیار است + آخر ببالغہ تمام مہینے اونکو شراب دی مہینے بھی پندرہ برس کی عمر تک اسکو نہ پیا تھا مگر اکبر مین کہ والدہ نے دو تین بار بطریق دوا مجکو دی تھی کہ مقدار ایک تولے کی پانی اور گلاب مین ملا کر کھانسی کی دوا کے نام سے پلا دی اور جبکہ میرے والد کا لشکر واسطے دفع فساد افغانان یوسف زئی کے قلعہ اٹک مین کنارے دریاے نیلاب کے

نشاہمون نے بھی ایک بار کے سوا شراب نہین پی

واقع ہوا ایک دن مین شکار کو گیا چونکہ بہت تھکا تھا تو استاد شاہ قلی نے کہ افسر توپخانہ میرے چچا مرزا محمد حکیم کا تھا مجھسے کہا کہ اگر ایک پیالہ شراب نوشجان فرماؤ تو سب کسل اور ماندگی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی کے تھے اور طبیعت راغب ایسے کامون کی تھی تو مینے ممدو آبادی سے کہا کہ حکیم علی کے پاس جاکر شربت کیف ناک لے آ حکیم نے مقدار آدھے پیالے کے شراب زرد رنگ شیرین چھوٹے شیشے مین بھیجی مینے جب اوسکو پیا تو اوسکا نشہ پسند آیا بعد اوسکے مینے شراب پینا شروع کیا اور ہر روز آتشہ بڑھایا کہ شراب انگوری کا نشہ نہوتا تھا پھر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑھایا کہ ۹ سال مین بیس پیالے عرق دو آتشہ کے پینے لگا چودہ دن مین باقی رات مین کہ وزن انکا چھ سیر ہندوستانی ہوتے ہین اور ایران کا ڈیڑھ سیر اور خوراک میری ان دنون ایک برغ بانان اور مولی تھی جب کوئی مجکو منع نہین کرسکتا تھا اور میرا یہ حال ہوا کہ بسبب کمال عشرت کے بات سے پیالہ نہین اوٹھا سکتا تھا اور لوگ پیا کرتے تھے پھر مینے حکیم ہمام برادر حکیم ابوالفتح کو کہ میرے والد کے معالجون مین تھا بلاکر اس حال سے مطلع کیا اوسنے کمال دلسوزی اور اخلاص سے مجھسے کہا کہ صاحب عالم اسطرح کہ آپ عرق نوش فرماتے ہین خدائے تعالے پناہ دے اگر چھ مہینے اسطرح گذرے تو علاج نہوسکے گا چونکہ اوسنے خیرخواہی سے کہا تھا اور جان عزیز ہی مجھے اوسکے کہنے کا اثر ہوا اوس دن سے مین کم کرنے لگا اور فلونیا کھانا شروع کیا اور جسقدر شراب کم کرتا فلونیا بڑھاتا اور فرمایا کہ شراب انگوری مین عرق ملاکر دیا کرین چنانچہ دو حصہ شراب انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کرے اور ہر روز کم کرتا رہا مدت سات برس چھ پیالون پر نوبت پونہچی کہ وزن ہر پیالے کا اٹھارہ مثقال ہوتا تھا اب پندرہ برس ہوے کہ اوسیقدر پیتا ہون نہ اس سے کم نہ زیادہ اور رات کو پیا کرتا ہون مگر جمعرات کو کہ دن میرے جلوس مبارک کا ہے اور شب جمعہ کو کہ مبارک شب ہی نہین پیتا اوسکی عوض آخر دن مین پی لیتا ہون تا یہ شب غفلت مین نگذرے اور شکر منعم حقیقی مین خلل واقع ہو اور جمعرات اور اتوار کو گوشت بھی نہین کھاتا ہون اسواسطے کہ جمعرات دن میرے جلوس مبارک کا ہی اور اتوار میرے والد کی ولادت کا وہ اوس روز کی بہت تعظیم کرتے تھے پھر مینے عوض فلونیا کے افیون شروع کی اب کہ میرے عمر چھیالیس سال چار مہینے کی بحساب سنین شمسی کے ہی اور سنتالیس سال نو مہینے کی قمری حساب سے آٹھ رتی افیون پانچ گھڑی دن چڑھے اور چھ رتی بعد پہر رات جانے کے کھاتا ہون اور خنجر مرصع ہمدست مقصود علی کے عبداللہ خان کو مرحمت ہوا اور شیخ موسے خویش قاسم خان نے خطاب خانی سے سرفراز ہوکر منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے امتیاز پایا اور طرف بنگالہ کے رخصت ہوا اور مظفر خان کے منصب پر پانصدی ذات اور سوار اضافہ کیے اور مہم بنگش پر مقرر ہوا اور انھین دنون محمد حسین بھائی خواجہ جہان کا عہدۂ فوجداری موضع حصار سے ممتاز ہوکر رخصت ہوا اور دوسو سوار اوسکے منصب پر اضافہ کرکے کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کیا اور ہاتھی بھی عنایت کیا اور میر میران کو بھی ہاتھی عنایت کیا اور خواجہ عبدالکریم سوداگر ایران جب ہندوستان کو آتا تھا تو میرے بھائی شاہ عباس اوسکے ہاتھ تسبیح عقیق یمنی کی اور ایک رکابی کاروندی کہ بہت تکلف تھی مجکو بھیجی تھی ملاحظے سے گذری مین بہت خوش ہوا اور پیشکش سلطان پرویز کی کہ جڑاؤ دستہار وغیرہ بھیجے تھے ملاحظے سے گذری ساتوین اسفندار کو صادق نام بمقتضا اعتماد الدولہ کا کہ بخشی تھا خطاب خانی سے سربلند ہوا دسوین کو جگت سنگھ پسر کنور کرن کا کہ وطن کو رخصت ہوتا تھا اسواسطے مینے اوسکو بیس ہزار روپیہ اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور شال خاصہ مرحمت کیا اور سر دا اس جھالہ کہ معتمدان رانا سے تھا تالیق کرن کے لڑکے کا اوسکو بھی مینے پانچہزار روپیہ اور گھوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اوسکے ساتھ شش پری طلائی واسطے رانا کے بھیجے بیسوین کو راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کہ ہمراہ مرتضے خان کے مہم قلعہ کانگڑہ پر مقرر تھا حسب الطلب اگر شرف اندوز ملازمت ہوا خان مذکور اوس سے کچھ بدگمان ہوا تھا اسواسطے مکرر عرضیان اوسکی طلب مین

بھیجی تھین کہ رہنا اوسکا میرے ہمراہ محض مطلب ہے سو مینے موافق اوسکی تحریر کے طلب کیا اور نظام الدین خان نے بھی ملتان سے
اگر ملازمت کی اور آخر اسی سال مین اخبار فتوح ہر طرف سے ممالک محروسہ کے پہنچین ایک حال احداد افغان کا کہ مدت سے کوہستان
کابل مین سرکشی کرتا تھا اور وہان کے اکثر افغانون کو ملاکر میرے والد کے عہد سے آج تک طریق مخالفت پر تھا ہرچند افواج شاہی نے
اوسکو شکستین دین اور اوسکی جمعیت کو شتہ اور متفرق کیا لیکن وہ موضع چرخی مین کہ مامن اوسکا تھا مطمین رہتا تھا ہرچند خان دوران
نے اوسکو محاصرہ کیا اور راہ آمد رفت مسدود کی جب وہان کا غلہ نہ رہا تو ایک رات مواشی کو پہاڑ سے اوتار کر میدان مین پرانا تھا
اور خود بھی خبر گیری کو آیا تھا خاندوران نے یہ سنکر کاردیدہ لوک اوسیوقت مقرر کیے کہ قریب چرخی کے جاکر کمین گاہ مین چھپ جاوین
اون لوگون نے راتون رات جاکر اپنے کو کمین گاہون مین پوشیدہ کیا فجر کو خاندوران مع سپاہ اوسطرف چلا جب اون بدبختون
کو خان دوران کا آنا معلوم ہوا گھبراکر لوٹنا چاہا لیکن خاندوران نے باگین اوٹھا دین اور اوسکو آلیا اور کمین والون نے جبتک
کہ احداد لوٹ کر اودھر آتا ہم تو اونھون نے بھی نکلکر حملہ کیا چونکہ مقام سخت اور جنگل تھا اسواسطے دو پہر تک لڑائی رہی آخر افغان شکست
کھاکر پہاڑ مین چلے گئے اور تین سو آدمی احداد کے مارے گئے اور سو پکڑے آئے اور احداد کو جو اوس جگہ جانا دشوار ہوا تو خود
قندہار کیطرف بھاگ گیا افواج شاہی نے موضع چرخی مین جاکر اونکے سب گھر بار جلا دیے دوسری مہر شکست عنبر بدانتر کی اور
حال اسکا یہ ہم کہ ایک جماعت سرداران قوم برگی سے کہ نہایت سخت جان اور جانکاش ہوتے ہین اور مدار کاروبار اوس ملک کا
اونھین پر ہم عنبر سے ناراض ہوکر بعزم دولت خواہی چاہا کہ پاس شہنواز خان کے آوین اور اسواسطے قول و قرار چاہا خان مذکور
کہ بالاپور مین مع افواج تھا آواز بہ سنکر خوش ہوا اور ہر طرح اونکی تسلی کی بعد اسکے آدم خان اور یاقوت خان اور سرداران برگیون
سے جا دو رائے اور بابو کاچھ اگرشا ہنواز خان سے ملے اوسنے ہر ایک کو اسپ و فیل اور خلعت لائق دیا اور میری اطلاع سے
پراونکو مستعد کیا پھر اونکو ہمراہ بالاپور سے کوچ کرکے عنبر منصور کیطرف چلا راہ مین دکھنیون کی فوج سے کہ ادھین اکثر سردار عنبر
تھے مقابلہ ہوا آخر شاہنواز نے اونکو شکست دی وہ بدبخت بھاگ کر عنبر کے لشکر مین گئے اوسنے بباعث غرور چاہا کہ فوج
شاہی کا مقابلہ کرے اس عزم پر مع اپنے لشکر اور سپاہ عادل خانی اور فوج قطب الملک کے کہ جمع کیا تھا مع توپخانہ اور سامان تمام
کے آگے بڑھے یہان تک کہ فوج شاہی سے فاصلہ پانچ چھ کوس کا رہا یکشنبہ کو پچیسوین بہمن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اوس تباہ کار کا
ہوا پہر دن رہے سے بان اور توپ شروع ہوے آخر راب خان افسر ہراول اور باقی سردار نامی مثل راجہ نرسنگہ دیو اور رے چند
اور علیخان تقاری اور جہانگیر قلی بیگ ترکمان وغیرہ نے تلوارین کھینچکر غنیم کی فوج ہراول پر حملہ کیا اور مردانگی سے اونکو متفرق کردیا
پھر سیدھے اونکے غول پر گرے اور دو گھڑی تک ایسی جنگ ہوئی کہ دیکھنے والے حیران ہوگئے کشتون کے پشتے ہوے عنبر
سیاہ اختر تاب مقابلہ کی نلاسکا اور میدان سے بھاگا اگر تاریکی شب نہوجاتی تو کوئی اون مین کا سلامت نجاتا دلاوران بادشاہی
نے دو تین کوس تک اونکا پیچھا کیا جب اسپ و سوار تھک گئے اور دشمن متفرق ہوگئے تو یہ لوگ لوٹ آئے بالکل توپخانہ دشمن
اور تین سو اونٹ بان لدے ہوے اور جنگی ہاتھی اور عربی گھوڑے اور ساز و سامان زائد حساب سے لشکر شاہی کے ہات مین آیا
کشتون کا کچھ شمار نتھا اکثر سردار اوسکے زندہ پکڑ لیے گیے دوسرے دن افواج ظفر امواج نے مقام گاہ سے طرف موضع کرکے کے
کوچ کیا جب دشمنون کا وہان نشان نپایا تو وہین مقام کیا چند روز لشکر نے کرکی مین مقام کرکے اونکے مکانون کو خراب و تباہ کیا اور
فتح و فیروزی سے براہ گھاٹی روہن کھنڈ کے لوٹ آئے مینے اس جانفشانی کے انعام مین اون سب کا اضافہ کیا تیسری خبر
فتح ملک کہوکہرہ اور ملنے کان الماس کی پونہچی کہ حسن سعی ابراہیم خان سے حاصل ہوئی یہ ملک مضافات صوبہ پٹنہ اور بہار سے

کھڈ اور وہان ایک نہر بہتی ہی کہ اوسمین سے الماس لاتے ہین اور طریق اوسکا یہ ہی کہ مد کم ہوجانے پانی کے اوسمین گڑھے ہوجاتے ہین اوجس گڑھے مین الماس ہوتا ہی اوسپر بہت مچھر اور بھنگے اوڑا کرتے ہین وہ لوگ اس نشان سے معلوم کرتے ہین اور اوسکو کھودکر نکالتے اور تیھرون سے چھوٹے بڑے الماس نکال لاتے ہین اور کبھی لاکھ روپیہ قیمت کا بھی الماس ہاتھ آتا ہی اوس ملک اور دریا کا حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہی ہر چند حکام صوبہ بہار نے اوسپر فوجین بھیجین خود بھی چڑہائی کی لیکن بسبب مضبوطی دور ہونے جنگل کے دشوار جانکر دوچار الماس لیکر لوٹ آئے اور اوس راجہ کو برقرار رکھا جب ظفرخان حکومت صوبہ مذکور سے بدل گیا اور اوسکی جگہ ابراہیم خان مقرر ہوا تو ہنے اوسیوقت رخصت کردیا کہ وہ ملک اوس مزک مجہول سے لے لیتا ابراہیم خان نے بہار مین جاکر لشکر جمع کیا اور اوس ملک پر گیا راجہ نے بدستور سابق دنیا کے الماس اور چند ہاتیون کا اپنے وکیلون کی معرفت کہلا بھیجا ابراہیم خان نے اوسکو منظور نکیا اور تندی اور تیزی سے اوس ملک کے اندر گیا اور قبل جمع ہونے اوسکے لشکر کے مخبرون سے حال دریافت کرکے اوسکے مقام پر ایلغار کیا اور اوسکو اطلاع ہوتے ہی ابراہیم خان نے اوسکے مکان کو کہ پہاڑ کی گھاٹی مین تھا گھیر لیا اور اپنے آدمی اوسکی جستجو کو متفرق بھیجے آخر اوسکو ایک غار مین مع چند عورتون کے کہ ایک اوسکی حقیقی مادر اور چند سوتیلی بہنین اور ایک بھائی کے پکڑ لیا اور تلاشی لیکر جو کچھ الماس اونکے پاس تھے لے لیئے اور تیئیس ہاتھی بھی ہاتھ لگے مہینے اس خدمت کے انعام مین ابراہیم کا منصب مع اصل و اضافہ چارہزاری ذات اور سوار کا مقرر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور اسیطرح اوسکے ہمراہیون کے منصب بڑھائے اب وہ ملک قبضے مین ملازمان شاہی کے ہی اوس نہر سے جسقدر الماس نکلتے ہین درگاہ شاہی مین بھیجدیتے ہین ان دنون مین ایک الماس پچاس ہزار روپیہ قیمت کا اوس مین سے آیا یقین ہی کہ بعد بہت جستجو کے بہت الماس ہاتھ آوینگے ٭

گیارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

یکشنبہ کے دن آخر ماہ اسفندارمز مطابق غرہ ربیع الاول کی تخمیناً ڈیڑھ پہر دن چڑہے آفتاب نے برج حوت سے برج حمل مین پر تو سعادت اپنا ڈالا مین نے شکر اللہ تعالے کا ادا کرکے دیوانخانہ خاص وعام فروش اور شامیانون اور پردون زربفت سے آراستہ کرایا اور تخت دولت پر جلوس کیا شاہزادون اور امرا اور سب ارکان دولت نے تسلیم مبارکباد دی بجالاکر دعائین دین چونکہ حافظ نادعلی کو بندہ میرے قدیم نوکرون سے تھا اسواسطے مینے حکم کیا کہ دوشنبہ کو جو کچھ نقد وجنس پیشکش مین آوے بطریق انعام اوسکو دیجاوے دوسرے دن پیشکشین بعضے امیرون کی ملاحظے سے گذرین چوتھی کو پیشکش خواجہ جہان کی کہ آگرے سے بھیجی تھی اور اوس مین چند قطعہ الماس اور چند دانہ مروارید اور کچھ جڑاؤ ہتھیار اور ہر قسم کے فروش وسامان تھے مع ایک ہاتھی کے ملاحظے سے گذری وہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا پانچوین کو کورکرن کہ اپنے گھر گیا تھا آکر شرف یاب ملازمت ہوا سو اشرفی اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی مع سامان اور چار گھوڑے پیشکش کیے ساتوین روز منصب برآصف خان کے کہ چارہزاری ذات اور دوہزار سوار کا تھا اور ہزاری ذات مع دوہزار سوار کے اضافہ کرکے نشان ونقارہ ذکر سربلند فرمایا پھر اوسدن پیشکش میر جمال الدین حسین کی ملاحظے سے گذری سب چیزین اوسکی پسندیدہ ہوئین اون مین ایک خنجر مرصع خود اپنے ہاتھ سے درست کیا تھا اور بہرمندی سے اوسمین دستہ پر ایک یاقوت [illegible] نصف بیضہ مرغ کے کمال صفائی اور لطافت سے جڑا تھا کہ ویسا یاقوت کم کسی نے دیکھا ہوگا اور گرداوسکے اور یاقوت اور زمرد [illegible] سے لگائے تھے کوٹنے والون نے اوس خنجر کے پچاس ہزار روپیہ قیمت کی مینے سیر ذکور کے منصب پانچہزار سوار پر بڑہا دیئے کہ کل پنجہزاری ذات اور سوار ہے تین ہزار سوار کا ہوا آٹھوین تاریخ منصب پر صادق خان کے تین صدی

ذات اور سوار بیسے زیادہ کیے اور منصب ارادت خان پر بھی تین صدی ذات اور دو سو سوار زیادہ کیے کہ یہ دونون ہزاری ذات اور پانسو سوار سے ممتاز ہون نوین مین پیشکش خواجہ ابوالحسن کی نظر سے گذری اوس مین سے جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار اور فروش قیمتی چالیس ہزار روپیہ کے مبلغ قبول کیے اور باقی اوسکو مرحمت کیے اور پیشکش تاباجی بیگ کا دل پیگی سے ایک لعل اور ایک یاقوت اور ایک تختی جڑاؤ اور دو انگوٹھیان اور چند پارچہ قبول کیے دسوین کو تین ہاتھی دکنی راجہ مہاسنگھ کے بھیجے ہوے اور ایک سو چند متعان نزدیکت کے کہ مرتضیٰ خان نے لاہور سے بھیجے تھے ملاحظہ مین آئے دیانت خان نے بھی اپنی پیشکش کہ دو تسبیح مروارید اور دو لعل اور چھ موتی متفرق دیے تھے اور ایک عدد خوانچہ سنہری قیمت اٹھائیس ہزار روپیہ کی اوسی تاریخ پیش کی اور جمعرات کو گیارہوین تاریخ واسطے سرفرازی اعتماد الدولہ کے اوسکے مکان پر گیا اور وہین اوسکی پیشکش ملاحظہ کی دو موتی اسمین سے تیس ہزار روپیہ قیمت کے اور ایک لعل قطبی بائیس ہزار روپیہ کا اور چند مروارید اور لعل کہ قیمت ان سبکی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھی مینے قبول کیے اور فروش دسلان وغیرہ بھی پندرہ ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملاحظہ کے باقی اوسکو عنایت کیا اور پہرات گئے تک امرا اور مصاحبون مین خوشی سے مجلس کی اور حکم دیا کہ بندگان خاص کو پیالہ دین بیگمات بھی وہان آگئی تھین خوب محفل رہی پھر اعتماد الدولہ سے عذر کرکے طرف دولت خانے کے آیا اور ادھین دونون مینے حکم دیا کہ نورمحل بیگم کو نورجہان بیگم کہین پھر پیشکش اعتبار خان کی ملاحظہ ہوئی ایک صراحی شراب بسنگل مچھلی کے جڑاؤ علیحدہ بانداز میرے پینے کے بہت خوب بنائی تھی اوسکو بہت اور جڑاؤ ہتھیارون اور جواہرات کے اور فروش کہ قیمت اون سبکی چھپن ہزار روپیہ کی تھی مینے قبول کی باقی اوسکو عنایت فرمائے اور بہادر خان حاکم قندہار نے ممکو سات گھوڑے عراقی اور گھیسے پارچون عمدہ کے بھیجے تھے ملاحظہ ہوے اور پیشکش ارادت خان اور راجہ سورج پسر راجہ باسو کی تیرہوین کو ملاحظے سے گذرین عبدالسبحان کو منصب بارہ صدی ذات اور چھ سو سوار سے اضافہ کرکے ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا کیا اور پندرہوین کو صوبہ داری ملک ٹھٹھہ سے شمشیر خان کو معزول کرکے اوسکی جگہ مظفر خان کو سربلند کیا پھر پیشکش اعتقاد خان پسر اعتماد الدولہ کی ملاحظے مین آئی اوسمین سے سامان تیس ہزار روپیہ کا قبول کرکے باقی اوسکو مرحمت کیا پھر پیشکش تربیت خان کی ملاحظہ ہوئی جواہر اور سامان وغیرہ اوسمین سے سترہ ہزار روپیہ کا پسند آیا پھر مین آصف خان کے گھر گیا اور وہین پیشکش اوسکی ملاحظہ کی دولتخانہ اوسکے گھر تک مسافت ایک کوس کی تھی تمام راہ مین اوسنے مخمل زربفت اور دارائی اور مخمل سادہ فرش کرا دیے تھے چنانچہ دس ہزار روپیہ اوسکی قیمت مجھسے معروض ہوئی تمام روز اور نصف شب تک مع بیگمات مین اوسکے یہان رہا اور بخوبی سیر اوسکی پیشکش کی کی جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار اور طلائی ظروف اور پارچہ ہاے نفیسہ سے مقدار ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ کی اور چار گھوڑے اور ایک اونٹ پیش خاطر اقدس کا ہوا اوسیسوین کو کہ دن شرف آفتاب کا تھا دولتخانہ شاہی مین بڑی مجلس آراستہ ہوئی مینے موافق ساعت نیک کے ڈھائی گھڑی دن رہے تخت پر جلوس کیا فرزند بابا خرم نے اوس وقت ایک لعل آبدار نذر کیا کہ اوسکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوے مینے منصب اوس فرزند کا کہ پندرہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا تھا بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور اوسیسوین دونون فرزندون میرا عمل مین آیا اور منصب اعتماد الدولہ کا کہ شش ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا مینے اضافہ کرکے سات ہزاری ذات اور پنج ہزار سوار کا مقرر کیا اور نومین اور نوع دیگر جا بجا نقارہ اوسکا بعد نقارہ فرزند خورم کے بجایا کرین اور تربیت خان کے منصب پانصدی ذات اور سوار زیادہ کرکے کل ساڑھے تین ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا کیا اور اعتقاد خان اضافہ ہزاری ذات اور چار سو سوار سے ممتاز ہوا اور نظام الدین خان مع اصل و اضافہ معتصدی ذات اور تین سو سوار سے سرفراز ہوکر صوبہ داری بہار کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب شجاعت خانی کا عنایت ہوا اور حلقہ مروارید سے سرفراز ہوکر حلقہ بگوش درگاہ سے ہوا میر جمال الدین انجو کو خطاب عضد الدولہ سے سرفراز کیا اکیسوین تاریخ اللہ تعالے نے فرزند حسن کو لڑکا دختر مقیم دلہ متر فاضل رکابدار سے عنایت کیا اور اللہ داد افغان کو

کہ طریقہ بندگی کا اختیار کیا تھا اور براہ اخلاص و اعتقاد مدینہ سے عود ہو کر درگاہ معلی میں آیا تھا بیس ہزار روپے عنایت کیے پھیسوین کو خلعت و راہی سفر ہوا کی کہ لشکر دکن میں مقرر تھا سی پیتے اوسکے بیٹے کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار سے سرفراز کیا اور مقام باپ کا اوسکو دیا دوسرے دن پیشکش یا دعلی میدانی کی نوگھوڑے اور چند میڈھے اور چار اونٹ ولایتی ملاحظے سے گذرے ایک ہاتھی بہادر خان حاکم قندہار کو اور ایک ہاتھی میر سامان والد خلیل اللہ کو اور ایک ہاتھی سید بایزید حاکم بھکر کو عنایت ہوا اور غرہ اردی بہشت میں سب التمار عبد اللہ خان کے اوسکے بھائی سردار خان کو نقارہ عنایت کیا اور ایک جڑاؤ کھیوہ المداد خان افغان کو مرحمت کیا اور انھین دنون سنا گیا کہ قدم پگانہ بنگاہ قوم آفریدی کا کہ دولتخواہ اور فرمانبردار تھا اور راہداری کھاتہ وغیرہ کی اوسکے متعلق تھی بنا برا پنے وہم وخیال کے اطاعت چھوڑ کر مستعد فساد ہوا اور تھانے پر اپنے آدمی بھیجکر غفلت مین اونکو مروا ڈالا دوبارہ اوس نادان افغان کی حرکت سے کوہستان مین شور وفساد مچا مہینے جب یہ سنا تو ہارون برادر قدیم اور اوسکے بیٹے کو کہ حاضر دربار تھے حکم کیا کہ مقید کرکے آصف خان کے سپرد کرین تا قلعہ گوالیار مین محبوس رہے اور انھین دنون اللہ تعالی کی عنایت سے فرزند خورد نے صدر فتح راندہ کے اجمیر مین آکر مجکو ایک لعل آبدار ساٹھ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تھا مینے چاہا کہ اگر اسکے لائق دونون طرف کے دو موتی چنے ملین تو اوسکا بازوبند بنا کر اپنے ہاتھ پر باندھون ایک موتی حسب خواہش بیس ہزار روپیہ کا مقرب خان نے پیشکش نوروز مین نذر کیا دوسرا انھین دنون ملتا تھا کہ بازوبند پورا ہو فرزند خورد کہ میرے والد کی خدمت مین شب و روز رہا کرتا تھا مجھسے عرض کی کہ قدیمی سربند مین ایک موتی اسکی جوڑی کا پڑا ہے مینے اوسکو منگا دیکھا بلا فرق اوسیقدر تھا جوہری تمام جتن ہوے کہ ایسا موتی برابر ملنا وزن صفائی مین امر عجیب ہے گویا دونون ایک سانچے کے ڈھلے ہوے ہین پھر مینے اوس بازوبند کو طیار کرا کر بازو پر باندھا اور سجدۂ شکریہ پروردگار حقیقی کا بجا لایا ؎ از دست و زبان کہ برآید کہ عہدۂ شکرش بدرآید ۔ پانچوین تاریخ گھوڑے عراقی اور ترکی بھیجے ہوے مرتضی خان کے لاہور سے ملاحظے مین گذرے اور ترسٹھ گھوڑے اور پندرہ اونٹ نر و مادہ اور ایک کلگی اور نوعاقری اور نوچینی خطائی اور نو دندان ماہی جوہردار اور تین سند قرچین وغیرہ پیشکش خاندان کی کہ کابل سے بھیجی تھین ملاحظہ مین آئین اور ایک چھوٹا ہاتھی حبشہ کا کہ جہاز پر لائے تھے مقرب خان نے پیشکش کیا یہ بنسبت ہندوستانی ہاتھیون کے اوسکے اعضا مین تفاوت تھا کہ کان اور دم اور جثہ اوسکے یہان کے ہاتھیون سے بہت بڑے تھے میرے والد کے جتھے مین ایک بچہ ہاتھی کا اعتقاد خان گجراتی نے بطریق پیشکش کے بھیجا تھا جب وہ بڑھا تو بہت تند اور تیز اور بدخو ہوا پھر ایک جڑاؤ خنجر مظفر خان حاکم ٹھٹھہ کو مرحمت ہوا اور انھین دنون خبر آئی کہ جماعت افغانان پگانہ بنگانہ نے ایک تھانہ پر عبد السبحان بہائی خان عالم پر حملہ کرکے اوسکو گھیر لیا اور عبد السبحان نے ہمراہ اور منصب داروں کے داد مردانگی دیکر باغیون سے لڑائی مین خوب کوششین کین لیکن چونکہ کم تھے اون بدمعاشون کے ہاتھ سے سب شہید ہوے مہینے واسطے تحقیق اس قضیے کے فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ خانعالم کو کہ واسطے وکالت ایران کے مقرر ہوا تھا بھیجا اور چودھوین تاریخ کو پیشکش مکرم خان ولد معظم خان کی کہ بنگالہ آئی تھی اور اوس ملک کی ہر طرح کی جنس اور سب چیزین اوسمین تھین میرے ملاحظے سے گذری پھر مہینے منصب اکثر جاگیردارون کا کہ صوبہ گجرات مین تھے اضافہ کرکے بڑھایا اور حکم عالی نے شرف نفاذ پایا کہ سنجل اون سبکے سردار خان کا منصب کہ ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا تھا سات منصب ڈیڑھ ہزاری ذات و ڈیڑھ سو سوار کے مقرر ہوا اور ایک شال بھی اوسکو مرحمت ہوا سید قاسم ولد سید دلاور مع اصل اضافہ کے کہ ساتھ منصب آٹھ صدی اور ساٹھ چار سو سوار کے اور بارہ بیگ بھتیجے احمد قاسم کو کا کا سات منصب چھ صدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے ممتاز ہوا ستر ہون کو خبر فوت رفاقت مرحومی اوزبک متقیہ الملک کی کہ امرا و معززون اور اہل شہر سے تھا سنی گئی اکیسوین کو المداد خان کو کہ منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا رکھتا تھا ساتھ خطاب خان اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا تین لاکھ

روپیہ خزانہ لاہور سے وسطے انعام اور مدد خرچ خاندان کے کہ خراباتی افغانان مین جنکو بیشش کی تھی مقرر ہوے اٹھائیسوین کو کنور کرن کی شادی کے اپنے مقام کو رخصت ہوا خلعت عراقی خاصہ کمخواب مع زین اور کمر اور خنجر مرصع ہمنے اوسکو مرحمت کیا اس مہینے کی تیسری کو خبر فوت مرتضی خان کی کہ قدیمان اس دولت سے تھا پونہچی حضرت والد نے اوسکو تربیت کرکے درجۂ اعتبار پر پونہچایا تھا اور میرے عہد مین بھی توقیر خدمت نمایان کی کرزیر کرنا حسرو کا تھا پائی اور منصب کا شش ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کو پونہچا اور اندنون صاحب صوبۂ پنجاب تھا اور واسطے تسخیر قلعۂ کانگڑہ کے کہ اوس ضلع مین بلکہ تمام عالم مین ایسا قلعہ محکم و مضبوط نہوگا رخصت ہوکر مشغولی رکھتا تھا اس سبب سے اس خبر ناخوش سے دلکو بہت رنج ہوا چوتھی ماہ خورداد کو منصب سید نظام کا مع اصل و اضافہ ۵۰۰ صدی ذات اور سات سے چھ ہزار سوار کو پونہچایا اور خدمت مہانداری الچیان اطراف کی نذالدین قلی کو فرمائی گئی ساتوین کو خبر فوت سیف خان بارہہ کی کہ جنگ حسرو مین خوب تردد کیا تھا پونہچی کہ صوبہ دکن مین علت ہیضہ سے فوت ہوا اوسکے فرزندون کی پرورش کی گئی علی محمد کہ بڑا اور دانا اوسکے بیٹون مین سے تھا ساتھہ منصب سے صدی ذات اور چار سو سوار کے سرفراز ہوا اور سید علی بھتیجا اوسکا ساتھہ اضافہ پانصدی ذات اور سو سوار کے ممتاز ہوا انھین دنون مین خوب لقد سپر شہباز خان کنبو ساتھہ خطاب زنیا خان کے مشرف ہوا آٹھوین کو منصب ہشم خان کا مع اصل و اضافہ کرکے ساتھہ دھائی ہزار ذات اور اٹھارہ سو سوار کے مقرر ہوا اسی تاریخ کو ایکہزار میں ارب اللہ داد خان انھکو ہمنے مرحمت کیے بکرماجیت راجہ ولایت مادھون کے کہ آباؤ اجداد سے نمجملہ زمینداران معتبر ہندوستان کے ہے بوسیلۂ فرزند اقبالمند بابا خورم کے سعادت کورنش کی حاصل کی تقصیرات اوسکی معاف فرمائی گئین نوین کو کلیان جیسلمیری نے کہ راجہ کشندس اوسکو لینے گیا تھا آکر ملازمت حاصل کی اور اکیسو مہر اور ہزار روپیہ بطریق نذر کے گذرانے برادر کلان اوسکا راول بھیم کہ صاحب مقام تھا جب فوت ہوا ایک لڑکا دو مہینے کا چھوڑا وہ بھی چند روز مین جبکہ مرا اوسکی لڑکی دختر باختر کو مہینے ایام شاہزادگی مین وسطے اپنے خواستگاری کرکے ساتھہ خطاب ملکہ جہان کے مخاطب کیا تھا جو آباؤ اجداد سے یہ لوگ دولت خواہ ہین یہ پیوند بھی درمیان مین آیا کلیان مذکور کو بلواکر ساتھ ٹیکے راجگی اور خطاب راول کے سرفراز کیا ہمنے پھر خبر پونہچی کہ بعد فوت مرتضی خان کے راجہ مان سے دولتخواہی ظہور مین آئی اور مردمان قلعۂ کانگڑہ کو دلاسا دیکر یہ بات مقرر کی ہے کہ راجہ زادہ اوس ملک کو کہ اونتیس سال کا ہے دربار مین لاوے بسبب مستعد و سرگرم ہونے اوسکے خدمت مذکور مین منصب اوسکا کہ ہزاری ذات اور مشتصد سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا ہمنے خواجہ جہان مع اصل و اضافہ ساتھہ منصب چار ہزاری ذات اور ڈھائی سو سوار کے سرفراز ہوا اس تاریخ مین ایک واقعہ پیش آیا ہر چند ہمنے اوسکا لکھنا چاہا دل اور دست نے بکار ندیا جب ہمنے قلم پکڑا حال متغیر ہوا ناچار اعتماد الدولہ کو فرمایا کہ لکھدے پیر غلام با اخلاص اعتماد الدولہ حسب الحکم یعنی موافق فرمان کے بیچ اس جریدہ اقبال کے لکھتا ہے واقع تاریخ ماہ خورداد صبیہ قدسیہ شاہزادۂ بلند اقبال شاہ خرم کے تپین کہ بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے تپ یعنی بخار ہوکر بعد تین روز کے آبلہ ظاہر ہوا اور بتاریخ پچیسوین ماہ مذکور مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاول ۱۰۳۶ بدھ کے روز اوسکی روح پنجرۂ عنصری سے پرواز کرکے باغ بہشت مین پونہچی اور اسی تاریخ سے حکم ہوا کہ چار شنبہ کو کم کیا جاوے کیا لکھون مین کہ اس واقعہ جانسوز اور سانحۂ غم اندوز سے اوپر ذات پاک حضرت خلل سبحانی کے کیا گذرا ہوگا جبکہ اوس جان جہان کا حال اس طرح پر ہوا دوسرے بندون کی کہان زندگی ہے کہ وسطے زندگی کے ساتھہ اوس ذات پاک کے وابستہ ہے کیا حال ہونگا دودن دربار نہوا اور وہ مکان کہ جلگہ نشست احمد بر جاست دختر شاہزادہ کا تھا حکم ہوا کہ دیوار بیچ بنائی جاوے تاکہ نظر نہ پڑے تیسرے دن بیتابون کے مانند شاہزادہ والاقدر کے مکانین تشریف لے گئے اور بندون نے بھی ساتھہ تسکین کورنش کے سرفراز ہوکر زندگی تازہ پائی درمیان راہ کے حضرت ہر چند چاہتے تھے کہ اپنے کو ضبط فرماوین بے اختیار چشم مبارک سے اشک گرے اور مدت دراز تک الیسا

کہ بفور سننے ایک بات کے کہ بواوس ۵ قعدہ کی جسمین آتی حال بادشاہ کا مبدل ہوجاتا تھا چندروز مکان شاہزادہ مین گذرا کرد وشنبہ
تیرماہ الٰہی کو مکان آصف خان کے مین تشریف لے گئے پھر وہان سے لوٹ کر چشمہ نور کو توجہ فرمائی روز فزا تک خاطر مبارک اپنی
کو اوسی جگہ مشغول رکھا لیکن احمد تک کہ جگہ لشکر اقبال کی تھی ضبط اپنے کو نہین کرسکتے تھے جسوقت بات شاہزادے کے کان مین پہنچی
تھی بے اختیار آنسو آنکھون سے ٹپکتے تھے اور دل نوکرون چاکرون کا سوہاج سوہاج ہوتا تھا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کے اتفاق
پڑا کچھ تسلی حاصل ہوئی بیچ اسی تاریخ کے پرتھی چند بیٹے رائے منوہر کو خطاب رہے اور منصب پانسو ذاتی اور چار سو سوار اور جاگیر کا
بیچ وطن کے ملا روز شنبہ گیارھوین تاریخ کو چشمہ نور سے متوجہ دولتخانہ اجمیر کے ہوے شب یکشنبہ تاریخ بارھوین کو مبدء گذر نے پینتیس پل
اوس وقت کہ ۳۵ ستائیس درجہ طالع قوسی تھا حساب نجومیان ہند سے اور پندرہ ۱۵ درجہ طالع جدی حساب نجومیان یونان سے تھا
دختر آصف خان سے لڑکا پیدا ہوا اس خوشی کے بیچ مین نقارے بجے اور دروازہ خوشی کا اوپر خلائق کے کھلا بغیر تامل اور فکر کے نام اوسکا
شاہ شجاع سیری زبان پر آیا امید ہے کہ قدم اوسکا اور پرجاری اور باپ اوسکے کے مبارک ہوئے بارھوین تاریخ کو ایک قبضہ مرصع اور
ایک زنجیر فیل راول کلیان جیسلیری کو مرحمت کیا مہینے بیچ انھین دنون کے خبر انتقال ہوجانے خواص خان کے کہ جاگیر اوسکی
بیچ سہ کار قنوج کے تھی پہنچی ایک ہاتھی واسطے کنور دیوان گجرات کے مرحمت کیا مہینے بائیسوین اسی مہینے کو اور پانسوذات اور
سوار راجہ مہاسنگھ کا اضافہ کیا مہینے کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار ہین منصب علی خان تاری کا کہ پہلے اس سے ساتھ خطاب خانی
کے سرفراز ہوا تھا دو ہزار ذاتی اور پانسو سوار مقرر ہوے نیرہ بھی ایک مرحمت کیا واسطے نکلنے بعضے کارون کے خیال کیا تھا مہینے کہ ایک مہری
عسکر دار طلائی واسطے مرقد یعنی قبر منورہ خواجہ نرگوار کے بناوین تاریخ ستائیسوین اس مہینے کو اتمام پایا فرمایا مہینے کہ لیجا کر وہان کھڑی کرین ایک
لاکھ دس ہزار روپیہ مین تمام ہوئی تھی اور جو سرداری لشکر دکن کی جیسا کہ ہی چاہتا تھا پرویز سے نہ ہوئی دل مین آیا کہ فرزند کے تئین بلا کر
بابا خرم کو شبانی رشد اور کارخانی کی احوال اوسکے سے ظاہر ہے سردار لشکر فیروزی اثر کا کر کے ساتھ قوم خاص کے پیچھے سے اوسکے روانہ
ہون مہینے اسواسطے پرویز کو فرمان لکھا کر روانہ صوبہ الہ آباد کو ہو جو درمیان ملکون محروسہ کے واقع ہے بیچ ان دونون کے کہ ہم اس جگہ بہ مہمات
حفاظت اور حراست آدمیون اوس ملک کے پیشوائی کرے تاریخ اونتیسوین ماہ مذکور کو مرخص ہوا مذکور کو مرخص ہوئے پہلی تاریخ امرداد کو طرہ مرصع واسطے مرزا راجہ بھاؤ سنگھ
کے مرحمت کیا مہینے اور ایک کشتی گیر ہاتھی مرحمت ہوا اٹھارھوین تاریخ کو چار راس گھوڑے راہ ہار کہ لشکر خان نے بھیجے تھے نذر سے گذرے
میر منعل اور چکومت سرکار سنبھل کے بسبب مبدل جانے سید عبدالوارث کے کہ بجاے خواص خان کے اور چکومت سرکار قنوج کے مقرر
ہوا تھا حاکم مقرر ہوا اور منصب اوسکا بشرط خدمت مذکور کے پانسو ذاتی اور سوار کے مقرر ہوا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ کلیان جیسلیری کا
نظر سے گذرا تین ہزار مہر اور نو راس گھوڑے اور پچیس مہار اونٹ اور ایک زنجیر ہاتھی تھا منصب قزلباش خان کا اصل و اضافہ سے
دو سو ذاتی اور ہزار سوار مقرر ہوا تیسوین کو شجاعت خان نے اجازت جاگیر کی پائی کہ جاکر کے سرانجام نوکر اور ولایت اپنی کا کر کے
بیچ جاے وعدہ معدودہ کے حاضر ہووے بیچ اسی سال کے بلکہ در میل سال دسوین جلوس کے وبار عظیم مینے بڑی بیچ بعض جایون ہندوستان
کے ظاہر ہوئی اور آغاز اوس بلا کا پرگنات پنجاب سے ہوا رفتہ رفتہ بیچ شہر لاہور کے پونہچی اور بہت مخلوق مسلمانون اور ہندوون سے
اس بیماری مین تلف ہوئی بیچھے اس سے سرہند اور درمیان دو آب سے دہلی تک اور پرگنات اطراف تک پونہچی اور بہت کا نون
اور پرگنے ویران کیے اندیون مین کم ہوا اور آدمیون عمر رسیدہ اور تواریخون گذشتہ سے ظاہر ہوا کہ ایسا مرض کسی زمانے مین دیکھا
سنا نہ تھا سبب اسکا حکما اور دانایان سے دریافت کیا گیا تو بعضون نے کہا کہ جو دو سال خشکی ہوئی ہے اور بارش نہ ہوئی اس سبب سے

ہی اور بعضون نے بیان کیا کہ یہ بسبب تنگی اور عفونت ہوا کے ہی بعضون نے اوتار دیلین کہین عسکم نزدیک اللہ رب العالمین کے ہے
فرمانبرداری پر گردن جھکانی آدمی کیا کرے جو گردن نہ رکھے فرمان پر پانچ پانچ تاریخ مہینے پر کو پانچہزار روپے مدد خرچ کے طور پر پاس والدہ
میر میران کہ دختر شاہ اسمعیل ثانی کی تھی بات سوداگرون کے یت عراق مین بھیجے گئے چھٹی تاریخ عرضداشت علیخان سنشی کا اور
واقع فوجدار احمد آباد شامل اور اس بات کے کہ عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ بسبب اس بات کے کہ بعضی مقدمات کہ دل وسکا نہین
چاہتا تھا کہ داخل واقعہ کرون مین اور خلاف مرضی اوسکی کے داخل واقعہ ہوے مجھے لڑائی کی اور آدمی میرے اوپر بھیجے اور مجکو بیعزتی
کے ساتھ اپنے گھر لیجا کر چنانچہ چنین کی یہ بات مجکو بُری معلوم دی مینے چاہا کہ یکبارگی اوسکو نظر سے گرا کر صالح مطلق کرون آخرکار دلمین
آیا کہ دیانت خان کو احمد آباد بھیجا مینے تا یہ قضیہ اوسجگہ جاکر آدمیون سے بغرض تحقیق کرے اگر یہ کار حقیقت مین سچ ہو تو عبداللہ خان کو
ہمراہ لیکر درگاہ پر حاضر ہووے اور نگہبانی احمد آباد کا ذمہ سردار خان بھائی اوسکے کا ہووے پہلے روانہ ہونے دیانت خان سے پیشتر
خان فیروز جنگ کے پاس بھیجی وہ نہایت اضطراب اور بیقراری کے ساتھ اپنے آپ کو گنہگار قرار دیکر پیادہ پا روانہ درگاہ کا ہوا دیانت خان
راستے مین خان مذکور سے ملے اور اوسکو خراب حال سے دیکھا جو پیادگی راہ سے پیر زخمی ہوے تھے سواری دیکر ہمراہ لیکر حاضر درگاہ
ہوا اور مقرب خان کہ خدمت گزاران قدیم اس درگاہ سے ہے زبانہ شاہزادگی سے درخواست صوبہ گجرات کی مجھسے کرتا ہی چونکہ اس طرف
حرکت عبداللہ خان سے وقوع مین آئی دل مین آتا ہے کہ آرزو خدمتگار قدیم کی بحال کرا وسکو بجاے خان مذکور کے احمد آباد بھیجدون
اسمین دو دن ساعت نیک اختیار کرکے سات منظور کرانے حکومت و صاحب صوبگی صوبہ مذکور کے اوسکو کا رروائی ظاہری و باطنی کیا مینے
دسوین تاریخ اور پنصب بہادر خان حاکم قندہار کے کہ چار ہزار ذات اور تین ہزار سوار تھا پانسو ذات کے زیادہ کیے گئے شوقی علنبیگ توپ
کے تعین کہ ناوران روزگار سے ہی اور مضمون ہندی اور فارسی کو اسطرح بجا تا ہی کہ زنگ گویا دل سے تراشتا ہی ساتھ خطاب انند خانی کے سرفراز
اور دلخوش کیا انند زبان ہندی مین خوشی اور رحمت کو کہتے ہین دن ہوتے انند کے بیچ ولایت ہندوستان کے آخر مہینے قمر کے سوا نہین
مقرب خان بیچ پرگنہ کرار کے کہ وطن آبا و اجداد اوسکے کا ہی اور باغات لگائے ہوے انبہ کے زیادہ دنون تک یعنی دو مہینے زیادہ تک
محافظت کرکے گھر کے میوے کے ساتھ ہر مذ بھیجا کرتا تھا جو یہ بات ایک قسم کے تعجبات سے تھی لکھی گئی آٹھوین تاریخ کو گھوڑا عراقی نادری
لعل بے بہا نام واسطے سواری کے ہاتھ تشریف خدمتگزاوکے اوس فرزند کو بھیجا گیا صورت رانا اور کرن لڑکے اوسکے کی سنگ تراشون
تیز جنگ کو فرمایا تھا ہمنے کہ سنگ مرمر سے ساتھ قدا اور اوس ترکیب کے کہ وہ رکھتے ہین تراشین بیچ اسی تاریخ کے صورت نے اتمام پایا اور
خیال مین آیا تو فرمایا مینے کہ اگر ہ لیجا کر نیچے کے جھروکہ درشن مین بیچ باغ کے جاوین چھبیسوین تاریخ کو مجلس شمسی موافق قاعدہ مقررہ کے ہوئی
وزن اول چھ ہزار اور پانسو چودہ تولہ سونے کا ہوا اور بارہ وزن تک ہر وزن ساتھ ایک جنس کے ہوتا ہی چنانچہ وزن دوسرا بارہ کا اور
وزن تیسرا رشیم کا چوتھا اقسام عطریات عنبر اور مشک سے صندل اور عود اور پان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور حیوانات
سے موافق شمار سالگرشتہ کے ایک بکرے نر اور ایک قطعہ مرغ یعنی ایک مرغ فقیرون اور درویشون کو اون جنسون کا روپیہ کل کہ ایک لاکھ
ہوتا ہی فقیرون اور محتاجون اور مدد باب حاجت کو تقسیم کرین اذبلون تک وہ لعل کہ مہابت خان نے عبداللہ خان سے لیا تھا نظر سے گذرا
اچھا معلوم دیا اکبر سے لعل خوشنما ہی منصب خاصہ خان اعظم کا ساتھ ہزاری ذات کے مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ کچہری دالے موافق اوسکی
جاگیر کے تنخواہ دیوین اور جو کچھ کہ منصب دیانت خان کے مین سے بسبب مقدمات گذشتہ کے کم ہوا تھا موافق عرض کرنے اعتماد الدولہ کے
سلامت رہا اور عضد الدولہ کو کہ صوبہ دار ملک الوہ کا کیا تھا رخصت کیا اور مہربانی سے ایک خلعت اور گھوڑا اوسکو مرحمت ہوا منصب رانا
کلیان جیسلیری کا دو ہزار ذات اور ہزار سوار مقرر ہوا اور حکم ہوا کہ ولایت مذکور اوسکو تنخواہ کی جاگیر مین دیوین اور جو ساعت نحست

پنج اسی تاریخ کے تھی ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور شمشیر مرصع اور کمپوہ اور خلعت پرم زم خاصہ پاکر سات خوشی تمام کے اپنی ولایت کو
رخصت ہوا اکتیسویں تاریخ مقرب خان احمد آباد کو رخصت ہوا اور منصب اوسکا پانچہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار تھے پانچہزاری ذات
اور سوار قرار پایا اور خلعت خاصہ اور ناوری مع تکمہ مروارید کے مرحمت ہوا اور راس گھوڑے طویلہ خاصہ سے اور ایک سنجیر ہاتھی خاصہ اور
ایک قبضہ تلوار مرصع کے اوسکو مرحمت ہوئی اور خوش ہوکر صوبہ کو روانہ ہوا گیارہوین تاریخ مہینے مہر کو جگت سنگھ پسر کیرت سنگھ ولد اپنے
سے آیا اور خدمت ملازمت حاصل کی سولہوین تاریخ مرزا علی بیگ اکبر شاہی ولایت اودہے کہ دہ بیج جاگیر اوسکی کے مقرر تھی اگر ملازمت حاصل
کی ہزار روپیہ نذر گذرانے اور ایک ہاتھی کہ ایک زمیندار کا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اوسے لے وہ لایا اکیسوین تاریخ کو نذرانہ قطب الملک حاکم
کولکنڈہ کا کہ شامل چند آلات مرصع کا تھا نظر سے گذرا اور منصب سید قاسم بارہہ کا اصل اور اضافہ سے ہزاری ذات اور چھ سو سوار مقرر
ہوا چھ میں کی سات بائیسویں تاریخ کو مرزا علی بیگ کہ اکاسی برس کی عمر ہوگئی تھی مرگیا اس رد دولت پر کہ ابھی اچھی خدمتین اوس سے سرانجام
پائین پایہ منصب اوسکے کا رفتہ رفتہ چار ہزار تک پونچا جوانان کرم اطبع سے ایسا تھا کہ فرزند اور نسل تک نرکھا طبع لطفی بھی رکھتا تھا اوسکے
کہ زیارت کے واسطے روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگوار معین الدین کے گیا تھا احوال اوسکا متغیر ہوا اور وفات کی مہینے اوسکو اوسی مقام متبرک
مین مدفون کردیا اور مین جسوقت الچیون عادل خان بیجاپوری کو رخصت کرتا تھا تو سفارش کی تھی مہینے کہ اگر ولایت مذکور مین کوئی شمشیر باز
نامی یا کشتی گیر نامی ہو عادل خان سے کہدین کہ ہمارے لیے بھیجے بعد ایک مدت کے ایلچی پھر آئے شیر علی نام مغل زادہ کہ بیجاپور کی پیدایش
تھا اور کشتی گیری اور ورزش مین کمال مہارت رکھتا تھا مع چند آدمیون شمشیر باز کے لائے شمشیر باز خود ظاہر ہوے مگر شیر علی کو سات اپنے
پہلوانون اور کشتی گیرون کے اطرایا کوئی مقابلہ نکر سکا خلعت اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی اوسکو مرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور
زور آور ظاہر ہوا اوسکو بیچ ملازمت کے بلاکر پاس رکھا اور خطاب پہلوان پاے تخت کا دیا منصب اور رجاگیر دیگر رعایت تمام رکھی اور چودھوین
تاریخ دیانت خان کہ واسطے لینے عبداللہ خان فیروز جنگ کے مہینے مقرر فرمایا تھا اوسکو حاضر لاکر ملازمت خدمت حاصل کی اور ایک سو
مہر نذر گذرانی بیچ اسی تاریخ کے راماس ولد راجہ راج سنگھ کو کہ امرے راجپوت سے بیچ خدمت دکن کے وفات پائی تھی سات ہزار ذات اور
پانسو سوار کی سرفرازی پائی جو عبداللہ خان سے تقصیرات وقوع مین آئی تھی بابا خورم کو شفیع گناہون اپنے کا کیا تھا چھبیسوین تاریخ سخاں
بابا خورم کے مہینے حکم گورنش کا دیا از روی شرمندگی تمام کے ملازمت کی ایک سو مہر اور ایکہزار روپیہ نذر کا گذرانا جو پہلے آنے ایلچیون عادل خان
کے سے قرار یافتہ دل مین یون تھا کہ بابا خورم کو ہمراہ لاکر کے خود متوجہ دکن ہون مین اور اس مہم کو کہ واسطے بعضے کارون کے بیچ تال کے
پڑی ہے درستی دون اسواسطے مہینے حکم کیا تھا کہ مہم دنیا دارون دکن کے تئین بغیر شاہزادہ سے دوسرا کوئی عرض نکرے بیچ اندنون کے
شاہزادہ الچیون کو ملازمت مین لایا اور عرائض گذرانی بعد دفاع تقی خان سے راجہ مان اور اکثر سردار لمک خان مذکور کی درگاہ مین آئے
تھے بیچ اسی تاریخ کے راجہ مان کو موافق عرض کرنے اعتماد الدولہ کے واسطے ایک سردار کے لے آنے کے قلعہ کانگڑہ پر مقرر کیا مہینے
اور ایک جماعت آدمیون کی ہمراہ اوسکے بھیجی اور ہر ایک کو موافق حالت اوسکے کے سات انعام اور گھوڑے اور ہاتھی اور خلعت اور
نذر کے دل خوش کیا اور رخصت دی پیچھے چند روز کے عبداللہ خان کہ بہت دل شکستہ ہوگیا تھا نیابت اوسکو دی اور حسب التماس
بابا خورم کے خنجر مرصع مرحمت کیا مہینے اور حکم ہوا کہ منصب اوسکا بدستور برقرار ہوکر بیچ ملازمت فرزند مذکور کے تعینات خدمت دکن سے ہو
تاریخ ۳ ربان کو منصب وزیر خان کہ بیچ ملازمت بابا پرویز کے رہتا تھا دو ہزار ذات اور ہزار سوار اصل و اضافہ سے حکم دیا چھٹی تاریخ
حسرو کو کہ انیرای سنگدان واسطے محافظت اور خبرداری اوسکی کے مقرر تھا بسبب بعض خیالات آصف خان کو سونپ کر فیل خاصہ اوسکو
مرحمت ہوا ساتویں ابان کو مطابق غرہ شوال کی محمد رضا بیگ نام ایک شخص کہ وارای بابلون نے بطریق سفارت کے بھیجا تھا ملازمت

حاصل کی بیچھے ادا کرنے رسمون کورنش اور سجدہ اور تسلیم کی اور خط پیش کیا اور جو گھوڑے اور تحفہ کہ لایا تھا نظر سے گذرانے وہ جو کچھ کہ لایا تھا اور کہلا بھیجا تھا تمام ازروے دوستی اور صداقت کے تھا ایلچی کو اوسی تاریخ تاج مصحع اور خلعت مرحمت کیا اور جو کچھ کہ کتابت مین اظہار رقم دوستی اور محبت کا کیا تھا اچھا معلوم دیا کہ بجنسہ اوسکو کتابت کے داخل جہانگیرنامہ تو بھی

نقل کتابت دارائے ایران

ہمارے گلستان اخلاص وعقیدت اور سیرابی بوستان اعتقاد وعبودیت کی بیچ نیایش اوس معبود کے موجود ہے کہ جسنے افسر دولت اقبال برگزیدگان عرصۂ فرمانروائی امر ودیہیم سلطنت واجلال شہسواران میدان جہانکشائی کو جواہر توفیقات نامتناہی سے آراستہ کرکے ساتھ بدقیہ توفیق کے طرف شاہراہ ترویج دین ودولت اور انتظام ملک وملت کے ہدایت کی اور جو وسعت آباد دل کو گنجایش شمہ کی مراتب ستایش اوسکے سے کہ لائق پرستش کے نہین ہے اسواسطے بہتر یہ ہے کہ پای فکر کو طے کرنے اس راہ حیرت افزا سے جدا کرکے ہاتھ طلب تمسک کا بیچ دامان مقدسہ حضرت سلطان رسل ہادی سبل سید الکل فی الکل علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت ائمہ ہدی کہ شفیعان روز جزا ہین خصوصًا شاہ اولیا سرور اصفیا علی مرتضی رحمہم اللہ تعالی کہ عواصان بحار کرمت یزدانی اور جوہریان دیار رحمت ربانی ہین مضبوط کرکے کہ چھ جہتین نسبت معنوی اور قرب باطنی کے کہ پیش نہاد ہمت حقیقت شناسان دوربین اور آگاہ دلان حق گزین کی ہے جلوہ گاہ ظہور مین لاوے مرآت ضمیر انور اور آئینہ خاطر فیض گستر مین کہ نور حاصل کرنے والا انوار ولایت سے اور روشن شعلع ہدایت سے ہے مخفی اور محتجب نہ ہے کہ اس عالم مین کوئی شی محبت سے برتر نہین اور کوئی امر مثل الفت کے لائق نہین اسواسطے کہ انتظام اس عالم کون وفساد کا اور پرمحبت اور الفت کے آیا ہے خوش وہ دل کہ قبول کرنے والا پرتو آفتاب محبت کا ہو کہ جہان جان اور عالم ارواح کو ظلمت وحشت سے پاک کیا الحمد للہ کہ یہ شیوہ رضیہ اور طریقہ فرضیہ سے ازروے وراثت اور اکتساب کے درمیان ان دونون سلسلون عالی کے ثبوت پایا ہے اور شیرہ اتحاد اور آوازہ ودا کا مانند حرکت نسیم اور نور خورشید کے بسیط زمین مین مشہور وظاہر ہر نیکخواہ عاقبت اندیش اور حقیقت گزین وفاکیش کا ہوا ہے سو بنظر اتحاد حقیقی اور الفت قدیمی کے کہ درمیان اس اخلاص شعار اور اوس برادر نامدار کے ہے محبت ویکجہتی نے اس مرتبہ استحکام پایا ہے کہ مصداق اس مصرعہ کا ہون مصرعہ اندر خلطم کمن قوام یا تونمی + اور توافق صوری ومعنوی اوس حد تک پونچی ہے کہ دوئی اور جدائی کو درمیان ہمارے اور تمہارے دنیا اور عقبے مین گنجایش نرہی اس معنی کے ظہور سے گلزار دوستی نے سرسبزی پائی اور غنچۂ آرزو ایسا کھلا کہ بلبل جان مشتاق اوس مرغ روح کثیر الاشتیاق کیسطرح اوسکے عمدۂ شکر سے باہر نہین آسکتا اب خواہش ضمیر محبت تاثیر کی یہ ہے کہ آجسے بعد ایک شخص طرز دانان بساط عزت سے ہمیشہ ہمنشین مجلس انس کا ہوا کرے اور جو درجہ پناہ عزت ودستگاہ محمد حسین چلپی کہ سبق ارادت اور اخلاص اس خاندان کو ساتھ نسبت خدمت اور اختصاص کو ساتھ اوس آستان رفعت نشان کے ملا ہوا رکھتا ہے اور ساتھ وفور عقل وکیاست کے موصوف اور طرز خدمت سلاطین سے واقف ہے اور اوضاع اوسکے پسندیدہ ہماری خاطر اشرف کے ہین اور پہلے اسطرف سے واسطے درستی اکثر مہمے کامون کے کہ اون مین تاخیر واقع ہوئی مقرر ہوا تھا اور سوا اسکے بہت خدمتین اوس سے متعلق تھین سو اوسکو سزاوار اس کام کا جانکر بجہت مفقود ہونے تکلفات رسمیہ کے فیما بین سے ایسے شخص کو کہ مزاحدان اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہے معین فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ سرکار اس دوستدار بیریا کے ہو از قسم اشعہ اور اجناس سے اس ولایت کے تمہارے ملاحظے مین پیش کرے اور جس چیز کو کہ پسند خاطر اقدس تمہاری کا جانے وہ زیادہ اس طرف بھیجی جاوے اور بعد اسکے کہ اوس سے خدمتین حسب دلخواہ ظہور مین آوین بہ خاطر شریف اوس سے خوشنود ہو سو اوس حال مین اگر توقف اوسکا وہان پر موافق مزاج اقدس کے ہو خدمت شریف مین رخصت اور اگر لائق خدمتگزاری کے جانین اوسکو واسطے فیصلہ مہمات کے اس ولایت مین مقرر فرما دین یا بھیجے اوسکے اور کسی شخص کو

کہ لیاقت اس امر کی رکھتا ہو متعین کرین اور جو سفارش کہ تمنے در باب خریداری جواہر نفیسہ خصوصا واسطے چند قطعہ لعل کے کہ اس سلطنت مین تھے اور ایک او مین کا بنام نامی آبا اور اجداد اوس والا دو دمان فرین ہی اور بموجب وقف شرعی کے بیع سرکار نجف اشرف کے جگہ رکھتا تھا بیچ حق چلپی مذکور کے فرمائی تھی تو مجکو امید یہ تھی کہ جو کام متعلق اس سلطنت کے ہوا زروی بے تخلفی اور یگانگی کے اوس سے مجکو خبر کیجائے ہر چند تم مملکت ایران کو مختصر جانکر قابل رجوع اپنے کامون کے نہین جانتے ہو لیکن مین ایسی خدمتون کے ادا سے عہدہ برا ہو سکتا ہون اون دو نو لعلون مذکور کو بصلاح علما اور قضات کے سرکار نجف اشرف مین سے لیکر رکھا ہی اور وہ صندوقچہ کہ فرنگ سے میرے واسطے لائے تھے اور لائق اسکے تھا کہ وہ لعل اوسمین رکھکر تمھارے واسطے بھیجا جاوے جب چلپی مذکور نے اوسکو تمھارے واسطے پسند کیا تو سینے جانا کہ خاطر عاطر تمھاری عجیب و غریب چیزون کیطرف مائل ہی اسواسطے مینے اوستادان کارداں کو حکم دیا کہ اوسکو خوب صاف و آراستہ کرین انشاء اللہ تعالی بعد درستی کے مع قطعات لعل خدمت عالی مین روانہ کرتا ہون اور جو خاطر محبت ذخائر میرے واسطے لکھنے ابواب اتحاد کے متعلق ہی اور تمھاری طرف سے خوشبو اس التفات کی مشام محبت مین نہین آتی اسواسطے مینے اپنے ایک مخلص اور معتمد قدیمی محمد رضا بیگ نامی کو کہ اطرکین سے آج تک میری ملازمت مین رہا ہے واسطے تحقیق اس معنی کے ملازمت عالی مین روانہ کرتا ہون اور جو بعضی باتین اوس سے زبانی کہی ہین وہ اونکو ہنگام خلوت مین عرض کرے گا اور سعادت آثار اخلاص شعار محمد قاسم بیگ برادر چلپی مذکور کو کہ ملازم میرا ہے واسطے درستی بعضے امور کے بھیجا ہے امید ہی کہ برخلاف گذشتہ کے بالکل رفع حجاب جدائی فرما کر جو چیزین کہ پسند تمھاری خاطر اشرف کی ہون بی تکلف واسطے پونچانے اونکے کے اشارہ فرماتے رہو اور ان دو نون شخصونکو جلد رخصت فرماکر مکتوبات ضمیر بی مآل اپنے سے خوشحال کرو ہمیشہ تائیدات ربانی او توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاہرہ اور رفیق روزگار خلافت باہرہ تمھارے کی ہو جیو فقط

تمام شد نامۂ شاہ عباس

یکشنبہ کو اٹھارہوین شوال کی پیش خیمہ فرزند بابا خورم کا واسطے تسخیر دکن کے اجمیر سے نکلا کہ فرزند مذکور بطور ہراول کے آگے چلے من بعد رایات اجلال اوسطرف متوجہ ہون اور دوشنبہ کو اوسیوین تاریخ دولت خانہ شاہی بھی اوسطرف روانہ ہوا اور منصب راجہ سورج مل کا کہ ہمراہی شہزادے مین مقرر ہوا تھا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و سوار کا مقرر ہوا اور شب نوزدہم آبان کو کہ مین سعادت معہودہ عنصلی نہ مین تھا اور بعض امرا اور حسن بیگ حاضر خدمت تھے اور حسب اتفاق سے محمد رضا بیگ ایلچی دارا سے ایران بھی وہان حاضر تھا ایک الو بعد گذرنے چھ گھڑی رات کے آکر اوپر پنڈیر کوٹھے کے بیٹھا اور بہت کم نظر آتا تھا چنانچہ اکثر آدمی اوسکے معلوم کرنے سے عاجز تھے مینے بندوق منگواکر اوسطرف کہ اوسکو دیکھتے تھے سر کی نوک گولی اوسکے ٹکی ٹکرشے کے ہو گیا حاضرین متعجب ہو گئے اور لب سب نے ساتھ تحسین و آفرین کے کھولا پھر اسی رات کو قاصدان بھائی عباس سے کچھ باتین دریافت کی گئین یہانتک کہ نوبت بیچ سخن قتل صفی مرزا کے آئی مینے پوچھا کہ مدت سے یہ بات دل مین تھی بیان کرو کہا اونھون نے کہ اگر قتل اوسکا اوسی روز ظہور مین نہ آتا تو البتہ وہ قصد شاہ کا کرا جب بات بادشاہ کو معلوم ہوئی مرزا دیا منصب مرزا حسن اور مرزا رستم کا بیچ انھین دونون کے اصل اور اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا شخص ہوا اور منصب معتمد خان کا کہ اوپر خدمت بخشیگری اوس لشکر کے ہمراہ بابا خورم کے کیا تھا معین تھا ہزاری ذات اور دھائی ہو سوار کا قرار پایا جمعہ کو بیسوین تاریخ ساعت رخصت بابا خورم کی ہوئی آخری ساعت اوس روز کو بیچ دیوانخانہ کے آدمیون خاص اور عام اپنے کو مسلح اور مکمل سوار اندر در دانے کے لاکر نظر سے گذرانی اون عنایات ظاہری سے کہ ساتھ فرزند مذکور کے واقع ہوئی خطاب شاہی ہوا جزو اسم اوسکے کا کیا اور فرمایا گیا کہ اوسکے تین مسجع بعد سلطان خورم کہا کرتے ہین اور خلعت اور چار قب مرصع کہ گرد موتی کے ہوے تھے اور ایک گھوڑا عراقی مع زین مرصع اور ایک گھوڑا ترکی اور ایک یابو

خطاب شاہی شہزادہ جہان

خاصہ بنسی لال نام اور ایک رتھہ طرفہ نگزیری کہ اوسپر بیٹھکر متوجہ ہوا اور شمشیر مرصع بارتلہ خاصکی اون کو بیچ فتح گیری قلعہ احمدنگر کے ہاتھہ لگے تھے اور پرتلہ بہت نامی اور مشہور ہی اوخنجر مرصع اوسکو مرحمت ہوے ساتھہ لیا وقت تمام متوجہ ہوا امید کرم واجب تعالے سے وہ ہی کہ بیچ اس خدمت کے سرخرو ہوے اور ہر ایک امیرون اور منصبدارون کو بقدر مراتب اوسکے کے گھوڑا اور خلعت مرحمت ہوا شمشیر خاصہ اپنی کمر سے کھولکر عبداللہ خان فیروز جنگ کو مرحمت کی سینے جو دیانت خان ہمراہ شاہزادے کے معین کیا تھا خدمت عرض کردہ خواجہ قاسم قلیچخانی کو مرحمت فرمائی پہلے اس سے چوراپور خزانہ سرکاری سے گرکر خزانے مین اسی روپیے لے گئے تھے گرد چبوترہ کوتوال کے تھا پیچھے چند روز کے چند آدمی اون مین سے ہاتھ مع سرداراونکے کے کہ نول نام رکھتا تھا آئے اور ٹکڑہ ٹکڑہ اوس رسے بھی ظاہر ہوا جو دل مین آیا کہ اوغون نے اگر قسم کی دلیری کرے انکو سیاست عظیم مین بھیجا چاہیے ہر ایک اک سیاست خاص مین بھیجا مگر نول کہ سردار انکا تھا فرمایا مینے کہ نیچے پیر ہاتھی کے ڈالدو اوسنے کہا اگر حکم ہووے ہاتھی سے لڑتا ہون مین کہا مین نے ایسے ہی ہوا ایک ہاتھی بدست منگواکر سفر کیا بلکہ تلوار ہاتھہ اوسکے مین دیکر ہاتھی کے روبرو کیا چند مرتبہ ہاتھی نے اوسکو گرایا مگر وہ متہور بیباک باوصف دیکھنے سیاست کے برادران اوسکے پر گذرے قائم حواس رہا اور جگہ سے نہ ہلا ویسی طرح مردانہ اور دلیرانہ خم ہاتھی کے سونڈ مین پونچھا دے اور ایسا کیا کہ ہاتھی حملہ کرنے سے اوسکی طرف تک رہا جب حال دیکھا مینے فرمایا کہ دلیری اور مردانگی اوسکے سے خبردار ہو تھوڑی سی دیر کے بعد بمقتضاے بدذاتی اور دون طبق ہوے جگہ اور مقام اپنے کی یاد کرکے بھاگا یہ بات مجلو بری معلوم ہوئی جاگیردارون سے کہدیا کہ اوسکو ڈھونڈکر لاؤ اتفاق سے دوسرے مرتبہ بھی گرفتار ہوگیا ایکی حکم دیا مینے کہ اوس ناسپاس قہرشناس کو حلق سے کھینچین مضمون کہا ہوا شیخ سعدی رحمتہ اللہ کا مطابق حال اوسکے کے آیا مصرعہ عاقبت بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے + اگرچہ ساتھہ آدمی کے پرورش پائے ہو دوشنبہ غرہ ذیقعدہ کو مطابق اکیسوین ماہ ابان کی پیچھے اوسکے کہ پانچ گھڑی دن گذرا خیریت اور ساتھہ قصد درست کے اجمیر سے اور پرتھہ قرنگی کے جہاز گھوڑے جوتے جاتے تھے سوار ہوکر آیا مین اور حکم دیا مینے کہ اکثر امرا رتھہ پر سوار ہوکر ہمراہ میرے ہون اور قریب چھپنی کے آفتاب اور پاؤ کوس کم دو کوس باقی دیورے کے گانون مین اوترا مین ہنود کہتے ہین کہ اگر طرف شرق کے بادشاہ یا کوئی بزرگ جاوے اور ارادہ ملک لینے کے تو ہاتھی دندان دار پر سوار ہووے اگر مغرب کیطرف جاوے اور گھوڑے یکرنگ کے سوار ہووے اور اگر شمال کیطرف اور پالکی اور ننگاسن کے اگر جنوب کو جاوے اور پرتھہ کے سوار ہوکر کہ عالم ارابہ ہی اور سہل کے سوار کرتے ہین تین برس پانچ دن کم اجمیر مین توقف کیا آبادی اجمیر کو کہ جگہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور خواجہ حضرت معین الدین چشتی سنجری رحمتہ اللہ تعالی علیہ کی ہی اقلیم دوسری سے جانتے ہین ہوا اوسکی اعتدال پر ہی مشرق اوسکا دارالخلافت آگرہ ہی شمال قصبات دہلی جنوب اوسکا صوبہ گجرات ہی اور مغرب اوسکا ملتان اور دیپالپور لگاس ولایت کی تمام ریگستان ہی آب دشواری سے زمین سے نکلتا ہی مدار اوسکی کھیتی کا باران پر ہی جاڑہ معتدل تمام ہوتا ہی اور گرمی اوسکی اگرہ سے ملگ تر ہی اس صوبہ سے چھیانوے ہزار سوار اور تین لاکھہ چار ہزار پیادہ راجپوت وقت لڑائی کے نکلتے ہین اس آبادی مین دو تال کلان واقع ہین ایک کو نیل تال اور دوسرے کو تل ساگر کہتے ہین نیل تال خراب ہی اور بند اوسکا گھلا ہوا اون دونون مین حکم کیا مینے کہ اوسکو بند کرو اور نام ساگر کور ہنے دو کسواسطے کہ روایات اقبال کا نزول چندت سے اسپر ہوا یہ راج رہے تال مذکور ڈیڑہ کوس اور پانچ طناب ہی پنج ایام قیام کے نوشتہ زیارت روضہ منورہ مقدسہ حضرت خواجہ خواجگان نبرگار جناب معین الدین چشتی سنجری رحمتہ اللہ علیہ وارکی مینے اور پندرہ مرتبہ اجی تال بھرکر گوگیا اور آٹھہ مرتبہ چشمہ نور کے دیکھنے کو گیا پچاس مرتبہ شیر کے شکار کو گیا مین پندرہ شیر اور ایک سیہ گوش اور تین نیلگاے اور تینتیس گوزن یعنی بارہ سنگھے اور نوے ہرن اور اسی تکور لینے بدجا نور اور تین سو چالیس مرغابی شکار کیا مینے نوشتہ مقام ہوے اس جگہ سے پنج نیل گاے بارہ مرغابی شکار کیا ۹ ماہ کو دیورے سے کوچ کیا اور گانون دامہ والے کہ دیورے سے پورب

کوس قصبے نزول اجلال فرمایا ایک ہاتھی آج کے دن متعمدخان کو مرحمت کیا مینے دوسرے دن اس گانون مین اتفاق گذرنے کا ہوا ایک نیلگاے اور شکار کی اور دو دست واسطے شہزادہ خورم کے بھیجے مہینے تیسوین تاریخ مہینے آذر کو گانون مذکور سے کوچ ہوا بیچ گانون مادہان کہ سوا دو کوس تھا نزول اجلال فرمایا درمیان راستے کے چھ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوے چوتھی تاریخ ڈیڑھ کوس نہین چلے تھے نواح رام سر کہ تعلق نورجہان بیگم دار دمحل نزول جاہ اور جلال کی ہوئی آٹھہ فراونک یہان آنجگہ ٹھہرے ایک میر ترک کو خدمت کارجان سے سات ہدایت اللہ خان کے فرمایا مینے پانچوین دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچھلی شکار ہوے دوسرے دن جگت سنگھ ولد کنور کرن گھوڑا اور خلعت پاکر کے روانہ وطن اپنے کو ہوا سات کیشو داس لالہ کو بھی گھوڑا مرحمت ہوا ایک زنجیر ہاتی الہ داد خان افغان کو عنایت ہوا بیچ اسی دن کے ایک بارہ سینگہ اور تین ہرن اور سات مچھلی و دو مرغابی شکار کی خبر فوت ہونے راجہ سیاھسنگھ کہ تعینات لشکر بنگش سے تھا بھی انھین دنون مین سنی گئی اور ساتوین کو تین ہرن اور پانچ مرغابی اور قشقلداغ شکار کیا دن جمعرات اور شب جمعہ کو جو رام سر جاگیر نگہ کے تھا جشن اور صورت مہانداری کی اور جو کئی آلات مرصع اور اسباب نفیسہ اور ہر جنس اور ہر شے سے نذرانہ نظر سے گذرا اور رات کے وقت تالابون مین روشنی کرائی گئی فی الجملہ مجلس سات ترتیب شاہانہ کے ہوئی آخر دن جمعرات کو امیرون کو بلا کر بھی اکثر کو حکم پیالہ کا دیا گیا بیچ سفرون خشکی کے بھی ہمیشہ کشتی ساتھہ رہتی ہے تاکہ ملاح اوسکو کھینچے رہین اور کشتی پر سوار ہوکر متوجہ شکار مجلس کا ہوون ایک کشتی پر سوار ہوکر شکار مچھلی کے گیا مع ہمراہیان تھوڑی سی دیر مین اڑتالیس مچھلی کلان جال مین آئین کہ نصف اوسمین سے قسم روہو کیسی تھی رات کے وقت اپنی حضوری کے نوکرون کو تقسیم کی مینے واقع تاریخ تیرھوین رام سر سے کوچ ہوا چار کوس تک شکار کرتے ہوے گانون بلودہ مین پونہچا دوسرے دن مقام کیا سولھوین تاریخ کو سوا تین کوس چلکر موضع نہال محل مین نزول اجلال کیا اٹھارھوین کو کوچ ہوا رستہ سوا دو کوس قطع ہوا آج کے دن ایک ہاتھی محمد رضا بیگ ایلچی دارای ایران کو عنایت ہوا مقام جونسہ مین گیا دن بیسوین کو کوچ کرکے دیوگانون مین منزل کی تین کوس کا رستہ شکار کرتے ہوے طے ہوا اس منزل مین مقام رہا پچھلے دن سے ارادہ شکار کے سے سوار ہوا اس منزل مین ایک امر عجیب دیکھا گیا پہلے اس سے کہ ہم وہان پونہچین خواجہ سرا کنارے تال پر ہو گیا کہ اس گانون مین واقع ہے دو بچے سادس کے قسم کلنگ سے کہ جانور ہی پکڑ لیے تھے رات کے وقت کہ وہان مورد لشکر اقبال ہوا دو قاز کلان گردنغا نہ کے فریاد کرتے ہوے پھرنے لگے کہ اوپر کنارے اس تال کے غلغلہ نہ کھڑا تھا جیسا کہ کسی نے اوپر ظلم کیا ہو نفس الامر مظلومانہ فریاد کرتے تھے احد بلا وحشت اور دہشت سامنے آئے دل مین آیا کہ البتہ اوپر کسی نے ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت مین خواجہ سرا نے دو بچے پکڑ لیے تھے لاکر نظر مین گذرانے جو قازون نے آواز بچون کی سنی بیتابانہ اپنے بچون کے سر پر گرین اور جو کہ لائی تھین اور قسم قسم کی غمخواری کرتی تھین آخر کار اون بچون کو پرون مین لیکر اوڑتی ہوئی شوق سے طرف آستانہ کے متوجہ ہوین تیسوین کو کوچ کرکے پونے چار کوس طے کیے اور گانون بھاسو مین پونہچے کا دن اسجگہ مقام ہوا ہر روز شکار کو جاتے تھے چھبیسوین کوچ ہوا موضع کاکل مین بعد قطعہ ہونے دو کوس کے پونہچے اور ستائیسوین کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہرخ از اصل و اضافہ کے ڈیڑھ ہزار ذات اور ساڑھے سات سو سوار مقرر ہوے اوتیسوین کو کوچ ہوا پونے تین کوس قطع کرکے موضع لاسہ مین مقام ہوا یہ دن موافق عید قربان کے گذرا فرمایا لوازمات اوسکے لاوین دن روانہ ہونے اجمیر سے آجتک کہ تیسری تاریخ ماہ آذر کی ہے سر سمت نیل گاو اور ہرن وغیرہ اور سینتیس قطعہ مرغابی اور سوا ہے اوسکے شکار ہوا تھا دوسرے کو اس جینی کو لاسہ سے کوچ ہوا تین کوس اور دس جریب شکار کرتے ہوے قطعہ کیا گردنواح کانگرہ کے جاکر منزل اور مقام ہوا چوتھی تاریخ کو کوچ ہوا سوا تین کوس چلے موضع سوتیہ مین منزل ہوئی پہلی تاریخ ساڑھے چار کوس چلکر موضع پردار مین نزول ہوا ساتوین کو مقام تھا پچاس مرغابی اور چودہ قشقلداغ

شکار ہوا دوسرے دن بھی مقام رہا اس دن ستائیس مرغابی شکار کیا نوین دن کوچ ہوا بعد چار کوس جا کر شکار کرتے ہوے منزل
خوشی تال پر جا کر اوترے اس منزل مین عرضداشت معتمدخان کی آئی کہ جو گرد و ولایت رانا محل کے نزول شاہ خورم ہوا آوازہ قہر و
سے خوف کھا کر اودے پور آکر کہ سرحد منزل جاگیر اوسکے کی تھی ملازمت حاصل کی اور تمام شرطین اور آداب بجا لایا کوئی دقیقہ فروگذا
نہین کیا شاہ خورم نے رعایت اوسکی کر کے خلعت چار قب اور شمشیر مرصع اور کپوہ مرصع اور گھوڑا عراقی اور ترکی اور ہاتھی دیکر اوسکو خوشدل
کیا اور عزت کے ساتھ رخصت کیا اور فرزندون اور نزدیکون اوسکے کو بھی نوازا اور مذانہ اوسکے سے کہ پانچ زنجیر ہاتھی اور ستائیس
گھوڑے اور خوانچے بھرے ہوے جواہرات کے اور مرصع آلات کے تھے تین گھوڑے لیکر سب اوسکو واپس کر دیے اور قرار پایا کہ
لڑکا اوسکا کرن بیچ اس مہم کے ساتھ ہزار اور پانسو سوار کے ساتھ بابا خورم کے رہے دسوین تاریخ کوڑے کے راجہ مہاسنگھ کے اپنے
وطن کی جاگیر سے آکر بیچ گروہ زمینداروں کے ملازمت حاصل کی اور سہ زنجیر فیل اور نو گھوڑے نذر گذرانے اور ہر ایک نے لائق اپنے حال
کے سرفرازی پائی جو پہنچے قلعہ مذکور محل صدور رایات جلال کا ہوا قیدیون کو جو اوسمین قید تھے ہند ایک کو رہا کیا سینے بیچ اسجگہ کے
دو دن مقام رہا اور ہر روز شکار کو جاتا تھا اور آٹھ قطعہ مرغابی اور قشقلداغ شکار ہوا بارہوین تاریخ کوچ کر کے بعد طے ہونے چار کوس
کے موضع کوٹلہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا درمیان راہ چودہ مرغابی اور ایک ہرن شکار کیا سینے چودہوین تاریخ پونے چار کوس
قطعہ کر کے گروہ موضع اکلیشورہ کے منزل ہوئی اور یکراس نیل گاو اور بارہ قطعہ گرداگ وغیرہ اشیاے راہ مین شکار ہوے بیچ اسی تاریخ کے آغا
فاضل کہ بیچ نیابت اعتمادالدولہ کے بیچ حکومت لاہور کے معین ہے بخطاب فاضل خانی کے سربلند ہوا بیچ اس منزل کے دولتخانہ ہمایون
کو اوپر کنارے ایسے ایک تالاب کے کھڑا کیا تھا کہ نہایت صفائی اور لطافت رکھتا تھا اسیواسطے دوسرے دن اس منزل مین مقام
رہا آخر ہاے روز کو شکار مرغابی کیطرف توجہ کرے سینے پسر چھوٹا مہابت خان بہرہ ور نام بیچ اس منزل کے قلعہ رنتھنبور سے اگر ملازمت
حاصل کر کے دو زنجیر ہاتھی لایا تھا دونون داخل قیدیون خاصہ مین ہو گئے صفی بیٹا امانت کے تئین ساتھ خطاب خانی اور اضافہ
سرفراز کے بخشے اور واقعہ نویس صوبہ گجرات کا کیا سینے ساتوین تاریخ ساڑھے چار کوس قطع کر کے محل پر منزل ہوئی بیچ
دن مقام کے ایک قطعہ مرغابی اور تئیس تیتر شکار کیے جو لشکر خان کو بسبب ناسازگاری ہو جانے اوسکے کے خان دوران سے
طلب کیا تھا اس منزل سے عابد خان کو بجاے اوسکے اوپر خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی کے مقرر کیا گیا اونیسوین تاریخ کو کوچ ہوا
سوا دو کوس چلکر متصل لواح کوراکیہ کے اور کنارہ دریاے چنبل کے واقع ہے منزل کے بسبب خوبی جگہ اور لطافت آب و ہوا کے تین دن
تک توقف رہا ہر روز کشتی مین سوار ہو کر کے شکار مرغابی کے واسطے اور سیر اور گشت دریاے مذکور کے بائیسوین تاریخ کوچ کر کے
شکار کھیلتے ہوے ساڑھے چار کوس کے اوپر موضع سلطانپور اور چیلہ ملہ مین اوترا ہوا مقام والے دن میران صدر جہان کو پانچہزار
روپیہ دیکر اوسکو اوسکی جگہ کہ جاگیر مقرر تھی روانہ کیا اور ہزار روپیہ اور شیخ پیر کو مرحمت ہوے پچیسوین تاریخ کوچ کر کے ساڑھے تین کوس
طے کرتے ہوے اور شکار کھیلتے ہوے موضع مانپور مین محل نزول ہوا ضابطہ کے واسطے ایک مقام اور ایک کوچ مقرر رکھا ستائیسوین
دن کوچ فرمایا چار کوس اور ایک ربع چلکر شکار کرتے ہوے موضع اودہ مین منزل کی اس منزل مین دو روز ٹھہرا بیچ اسی مہینے کے
کے چار سو سولہ جانورون کا شکار کھیلا ستانوے تیتر اور اکیانوے قشقلداغ اور ایک سارس اور سات قطعہ گرداگ اور اکیسو
اٹھارہ مرغابی اور ایک خرگوش غرہ بہمن موافق بارہوین محرم ۱۰۲۶ھ کو بامحل کشتیون مین بیٹھکر متوجہ آگے کی منزل کا ہوا ایک
گھڑی دن باقی رہے سے بیچ حوالی رودھا پھیرہ مین کہ محل اقامت کا تھا پونچے چار کوس اور پندرہ مریب رستہ قطع کیا اور پانچ
تیتر مارے اور بیچ انھین دنون کے اکیس آدمیون امیرون مقیمان دکن سے جو تھے خلعت مرحمتانی بیچ ہاتھ گنجینہ کے

بھیجا گیا اور کہا گیا کہ دس ہزار روپیہ امرا مذکور سے شکرانہ خلعت میں لیوے یہ منزل نہایت طراوت بخشی تھی تیسرے روز کوچ ہوا موافق قاعدہ دوسرے دن کے کشتی پر سوار ہوکر سوا دو کوس درمیان قطع کرکے موضع کاگھا مین محل نزول اجلال ہوا درمیان راستہ کے شکار کرتے ہوئے مین آتا تھا کہ ایک تیتر سامنے اوٹھا اور جاکر ایک بوٹہ مین گر گیا ہر چند اوسکی تفحص ہوئی لیکن اوسکا نشان بھی نملا آخرکار ایک قراول کو حکم دیا کہ وہ تلاش کرکے لاوے اوسکی لاوے اور مین آگے بڑھا اس عرصے مین ایک تیتر اور اوٹھا اوسکو مینے باز کیطرف گرایا اسی درمیان مین وہ قراول آیا اور وہ تیتر نظر سے لاگر گذرا تا حکم دیا کہ اسکو لیجاکر خورش باز کا کراؤ اور ایک اور تیتر مینے پکڑوایا ہے وہ تیار بھی ہے وہ نگاہ رکھا جاوے بروقت پہونچنے اس حکم کے میر شکار نے اوسکو باز کو کھلایا تھوڑے سے عرصے مین قراول نے معروض کی کہ اگر تیتر کو ذبح نکرو تو یہ مرجاویگا حکم دیا گیا مگر ایسا ہو ذبح کرین جو تلوار اوسکے گلے پر رکھی تھوڑی دیر مین تلوار کے نیچے سے نکلکر ہاتھ مین سے اوڑ گیا پیچھے اس کے کشتی سے مین گھوڑے پر سوار ہوا ایک پڑیا ہوا کے آسیب سے جان بچائے ہوئے بھاگے پر اپنے آپ کو نہ روک سکتی تھی لگ کر مرگئی اوسیوقت ہلاک ہوگئی کہ وہ بھالا ایک قراول جلوس مین لیے ہوئے چلتا تھا اس حسرت افزا بات اور میر شکار کی سے تعجب کیا مینے کہ وہان تو یہ تیتر اجل رسیدہ خلاص ہوجاوے اور یہان چڑیا طیران نجیہ اجل مین گرفتار ہوجاوے سچ ہو اگر تلوار عالم بھی جنبش کرے ایک رگ بغیر حکم خدا کے نہین کٹ سکتی امیرون کابل کو بھی خلعت زمستانی ہاتھ قراول کے بھیجا گیا بسبب طراوت خوبی ہوا کے اس منزل مین بھی مقام کیا اندنون خبر فوت ہوجانے یادعلی خان کے کابل سے آئی لشکون اوسکے کو ساتھ مناصب کے سرفراز کیا گیا اور منصب دای شکر کے موافق الماس ابراہیم خان فیروز جنگ کے پالنوفات کے اور ہزار سوار زیادہ دیکھا گیا چھبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا ساڑھے چار کوس درہ سے کہ گھائی چاقلا مشہور ہے گذر کر موضع امہار مین نزول اجلال ہوا نہایت سبز اور اچھے درخت تر و تازہ نظر مین آئے یہ منزل کنارہ صوبہ اجمیر کا ہو چوراسی کوس رستہ قطع ہوا یہ منزل بھی منزلون مین خوب ہو نورجہان بیگم نے اسجگہ آکے قرشہ بندوق سے مارا کہ آجتک دیسا کلان اور نیرنگ دیکھا نہ گیا تھا فرمایا مینے دریچ وزن کیا تو نوے تولہ پانچ ماشہ وزن پایا اوسکا موضع مذکور ابتدای ولایت مالوہ سے مالوہ ولایت دوسری سے ہو دہلی اس صوبہ کی اخیر ولایت سے تا ولایت بانسوالہ دوسو بتیالیس کوس ہوتے ہین عرض اسکا پرگنہ چندیری سے تا پرگنہ نرہدہ دوسو تینتیس کوس ہو شرقی اوسکی ولایت باندہو ہی اور شمالی قلعہ رنتہور ہو اور جنوبی ولایت بگلانہ غربی ہے صوبہ گجرات اور اجمیر بہت ولایت پرگنہ ہے اور خوش ہوا پانچ دریا سے نہرون اور ندیون کے اوس مین جاری ہین گو داری اور بمبیا اور کالی سندھ اور تپرا اور نربدہ اور ہوا اوسکی معتدل ہے زمین اس ولایت کی بہ نسبت طرفون پار کے بلند ہو بیچ قصبہ دھارے کے کہ جگون مقررہ مالوہ سے ہو انگور کے پیڑ ہین سال مین دو مرتبہ انگور لگتے ہین بیچ اول جوت اخیر بیچ ابتدا اسد کے یعنی جس زمانے مین کہ آفتاب جوت مین آتا ہو اور جس زمانے مین کہ آفتاب اسد مین آتا ہے جوت مین انگور شیریں تر ہوتا ہو زمیندار اور پیشہ ور بے ہتیار کے نہین رہتے اور چار کروڑ روپے سالانہ داخل جمع اس ملک کا ہوتا ہو کاکے وقت لونہارا اور تین سو اور چند سوار اور چار لاکھ ستر ہزار تین سو پیادہ مع ایک پنجیر فیل کے نکلتے ہین اس ولایت سے آٹھوین تاریخ کو دو کوس اور دو نصف پاؤ منزل طے کرکے خیرآبا د منزل مقام ہوا رستہ مین چودہ تیتر اور تین کروانگ شکار ہوا اور تین کوس کرتے ہوئے موضع سندھارمین پہونچے گیارہوین کو مقام تھا باقی دن سے سوار ہوکر شکار کو گیا نیلگاے ماری بارہوین تاریخ کو بعد قطع کرنے سوا چار کوس کے گانون کھیاری مین منزل ہوئی انھین دنون مین رانا امرسنگھ نے چند سبد انجیر بھیجے تھے خوش مزہ تھے یہان تک کہ بندکر انجیرون سے خوش مزہ تھے کہ انجیر ہندوستان کا اوس مزے کو نہیں پہنچتا مگر تھوڑے کھاے زیادہ کھانا نقصان رکھتا ہو چوتھی تاریخ کو کوچ ہوا پونے پانچ کوس رستہ قطع کرکے گانون ملیلی مین جا ٹھہرنے کی ہوئی راجہ جانبانے کہ زمیندارون معتبرہ اس گانون سے ہے وہ انھی نذرانہ کے بھیجے تھے نظر کی گذرے ہیچ اس کا نذرانہ بہت کا زیر سے کہ گذرہ ہرات کے طاق ہے لائے خان عالم نے بھی پچاس اونٹ بھیجے تھے جمل اور

اس نہایت کے ساتھ سالہا سال نہین لائے تھے کہ بیچ ایک خوان کے چند قسم کے میوے حاضر لائے کہ خربزہ کارزکے اور خربزہ بدخشان کے اور کابل کے اور انگور سمرقند اور بدخشان کے اور سیب سمرقند اور کشمیر اور کابل کے اور لال آباد کے اور اناس کہ اچھے میوون سے ہے مانند اناس اگرہ کے کہ پودہ اوسکے فرنگ مین خوب ہوتے ہین اور اگرہ مین کفایت کیے ہین ہر سال چند ہزار بیچ باغات اگرہ کے کہ متعلق ساتھ خالصہ شریفہ کے ہر پھل آتا ہے اور گیلہ خوبصورت اور اندام مین چھوٹا میوہ ہے اور مزہ اوسکا مانند شیرینی کے اور صوبہ بنگالہ کا خوب ہوتا ہے مگر اس کثرت کا کون زبان سے ادا کیا چاہے والد بزرگوار کو میوون سے بہت رغبت تھی خاصکر سات خربوزہ اور انگور اور انار کے اگر اونکے زمانے مین خربزہ کا رز کا اور انار زیدکا کہ معروف اور مشہور عالم ہے اور انگور سمرقند کا ہندستان مین نہین کوئی لایا تھا جبکہ یہ میوہ نظر مین آتے ہین تاسف آتا ہے کہ کاش یہ میوہ اوس زمانے مین آتے تا اسکی لذت وہ معلوم کرتے پندرھوین تاریخ کو خبر فوت ہونے میر علی ولد خربوزہ خان برلاس کہ امیرزادون اس درگاہ سے تھا سنی سولھوین دن کوچ ہوا چار اور نصف پاو کوس چلکر قریب موضع کری کے اوتے رستہ کے درمیان مین قراول خبر لائے کہ شیر بہت اس نواح مین ہین اوسکے شکار کو متوجہ ہوا مین اور ساتھ سر ہونے ایک بندوق کے کار اوسکا تمام ہوا جو کہ دلاوری شیر ببر کی مشہور ہے چاہیئے کہ جھلینو کو اندر کی اوسکی دیکھون مین پیچھے نکالنے کے ظاہر ہوا کہ پشتہ شیر ببر کا اندر جگر کے نکلا خلاف اور دوسرے جانورون کے دل مین سوچا کہ دلاوری شیر ببر کی اس سبب سے ہوتی ہوگی اٹھارھوین تاریخ کو بعد قطعہ کرنے دو کوس اور سہ نیم پاو کے موضع امرپا مین مقام ہوا اوگنیسوین تاریخ کو مقام قرار دیا گیا شکار کو متوجہ ہوا مین بعد طے کرنے فاصلہ دو کوس ایک جگہ نظر آئی نہایت صفا اور خوش وضع اور قریب سو درختون کے درخت انبہ کے اوسمین اوگے ہوے اسقدر بڑے اور سبز تر کہ اور جگہ دیکھنے مین نہین آئے اور اس باغ مین ایک درخت املی کا نظر پڑا فرمایا کہ ساخت کرو بلندی اوسکی زمین سے سر شاخ تک ستر اور چار گز کی عرض اوسکا ساڑھے چوالیس گز کا طول اوسکا ایک سو ساٹھ گز سے کچھ تر گز کا ہوا غرائب عام رکھتا تھا لکھا گیا بیسوین دن کوچ ہوا راستہ مین نیلگای گنور کے بندوق سے ماری اکیسوین دن مقام تھا دن بھر سے شکار کو سوار ہوا بعد وہان سے سوٹھنی کے اعتماد الدولہ کے گھر واسطے حسن خواجہ خضر کرا اوسکو خضری کہتے ہین آیا اور ایک پہر رات گئے تک وہان رہا کھانا کھایا دولت سرا ے ہمایون کو لوٹا آجکے دن اعتماد الدولہ کو ساتھ نسبت محرمیت کے نوازکر بتیمان حرم سرا سے کہدیا کہ اوس سے سنہ نہ چھپاوین بغیر پردہ نکرین اس عنایت والا کے ساتھ اوسکو سربلند فرازکیا واقع تاریخ بائیسوین کو کوچ ہوا اور تین کوس اور نیم پاو قطع راہ کرکے موضع بول کھری مین پہنچے رستہ کے بیچ مین دو نیلگاے ماریں تیسوین تیر کو کہ مقام تھا ایک نیلگاے بندوق سے ماری چوبیسوین تاریخ بعد قطع کرنے تاریخ کو تیرکی قاسم گڑھ مین پہنچے رستہ مین ایک جانور سفید شکار ہوا کہ جہان سے جدا تھے پیر تھے اوسکے کل چار سینگ رکھتا تھا دو سینگ سامنے گوشہ آنکھ کے تھے اور دو انگشت بلند تھے اور دو سینگ گردن یعنی کمری کی طرف رکھتا تھا چار انگشت بلند تھے اہل ہند اس جانور کو دوہاریہ کہتے ہین اور مشہور ہے کہ نر اوسکا چار سینگ اور مادہ بے سینگ ہوتی ہے اور ایسا ذکر ہوا کہ اس قسم کا ہرن زہرہ نہین رکھتا ہے جو جھلی اندر کی اوسکی چیری گئی پتہ نکلا معلوم ہوا کہ غلط بات ہے پچیسوین دن کہ مقام تھا آخر دن سے شکار کو روانہ ہوا ایک نیل گاو مادہ بندوق سے ماری بالجو بھتیجے قلیچ خان کو کہ اور منصب ہزار ذات اور ساڑھے سات سو سوار کے تھا صوبہ اودھ مین جاگیر رکھتا تھا منصب دو ہزار ذات اور دو ہزار دو سو سوار کیا اور ساتھ خطاب قلیچ خانیکے سرفراز فرمایا کہ صوبہ بنگالہ پر تعین کیا چھبیسوین تاریخ کو کوچ ہوا سوا دو کوس مساحت طے کرکے قاضیان پر کہ نواح اوجین مین ہے منزل کی اس منزل مین امینون کو کہ بہت آرہا تھا خیمہ اور کنارہ پانی کے کھڑا کرایا گیا تھا پہاڑو ولد غزنین خان اس منزل مین سیاست کو پہنچا اس بے سعادت کو بعد پدر کے اسکے باپکے نواب کر قطعہ اور ولایت جاگیر کہ جگہ اور مقام باپ دادا اوسکے کا تھا مرحمت کیا جو کہ کم عمر تھا مان اوسکی بعضی برائیون سے مانع ہوتی تھی وہ سیاہ کہ بخت آیا چند نوکر لیکر رات کو گھر مین اگر مان حقیقی اپنی کو مارے تھا یہ تلوار میرے پاس آئی حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو بعد تحقیق و تصدیق کے بیا سامین بھی

اس منزل مین چھوہارے کے درخت نظر پڑے کہ انام اور وضع نئی طرح کی تھی دیکھا اصل اسر درخت کو کہ یہ ہوتا ہے جو کچھ اوپر گیا دوشعبہ ہوگیا یعنے دو ٹکڑے بنے اور ایک شاخ دس گز کی اور فاصلہ دونون شاخون کا ساڑھے چار گز کا زمین سے اوپر تک کہ جہان سے پتے تھے ایک طرف سے ایک شاخ بڑی سو لگز اور ایکطرف سے شاخ ساڑھے پندرہ گز اور جسجگہ سے کہ شاخ اور پتے سبز ہوے درخت کی چوٹی تک مالی گز اور گرداو سکا ڈھائی گز اور ایکپایہ فرمایا کہ چبوترہ تین گز کا بلند گرداو سکے طیار کرین بہت سیدھا اور موزون تھا مصورون کو کہا کہ صحا جہانگیر نامہ مین اوسکی تصویر بناؤ ستائیسویں تاریخ کوچ ہوا سو دو کوس چلے اور موضع ہندوال مین جاکر ٹھہرے درمیان راہ کے ایک نیل گای شکار کی اٹھائیسویں تاریخ دو کوس راہ قطع کرکے کالپادہ مین منزل کی کالپادہ مین عمارتین بنا ہوئی ناصرالدین بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کے زمانے کے ہین کہ حاکم مالوہ کا تھا بیچ دنون حکومت اپنی کے مزاج اوسمین مین کہ شہرون مشہور اور معروف صوبہ مالوہ کے سے ہے بنوائے کہتے ہین کہ گرمی مزاج مین اوسکے غالب ہوگئی تھی چنانچہ پانی مین بسر اوقات کرتا تھا یہ مکان دریا مین بناکر نہرین اوسکی پانی کے دو جے مین دوڑائی ہین اور چھوٹے بڑے حوض لائق ہر مقام کے تیار کرے ہین بہت دلنشین اور فرحت افزا مقام ہے مشہور مکانون سے ہندستان کے اور پہلے اس سے کہ وہان اوترون سمارو کو مہینے حکم دیا کہ وہان جاکر اون مکانون کو صفا کرین پھر تین روز تک مین اوسی مقام دلکش مین رہا شجاعت خان نے اپنی جاگیر سے آگرہ مین ملازمت کی اوجین قدیم شہرون سے ہے اور ہنود کے ساتھ پرستش گاہون سے ہے جو شہور ہین ایک یہ شہر ہے اور راجہ بکرماجیت جسنے رصد فلاک اور ستارون کی ہندوستان مین بنائی ہے اس ملک کا حاکم تھا اب تک کہ مدت اکیذار چھ سو چھتیر برس کی ہوئی وہ رصد موجود اور ہندستانی منجم اوسی رصد سے احکام نکالتے ہین یہ شہر دریا کی سپرا کے کنارے پر آباد ہے اور ہندون کا یہ اعتقاد ہے کہ برس مین ایک بار اس دریا کا پانی دودھ ہوجاتا ہے میرے والد کے وقت مین جب شیخ ابوالفضل کو واسطے درستی حالات بیر بھائی شاہ مراد کے دکن کو بھیجا تھا تو وسنے یہان سے عرضی لکھی تھی کہ بہت ہندو مسلمانون نے گواہی دی ہے کہ میرے آنے سے چند روز پہلے ایک رات اسکا پانی دودھ ہوگیا تھا یہان تک کہ جن لوگون نے اوس رات پانی اوسکا برتنون مین بھر لیا تھا فجر وہ برتن اونکے بھرے ہوے دودھ سے تھے چونکہ یہ بات مشہور عام تھی اسواسطے مینے حضور کو اوس سے مطلع کیا لیکن میری عقل ہرگز قبول نہین کرتی کہ یہ بات سچ ہو واللہ اعلم بالصواب اور دوسری تاریخ اسفندار کی منزل کالپادہ سے کشتی پر سوار ہوکر متوجہ اگلی منزل کا ہوا مین مکرر سنا تھا مینے کہ ایک سنیاسی جاجب ریاضت جدوداب نام بہت برسون سے اوراوجین کے پاس جنگل مین عبادت کرتا ہے مجکو اوسکو دیکھنے کا کمال آرزو تھی آگرہ مین مینے چاہا تھا کہ اوسکو بلاکر دیکھون لیکن اوسکی ناراضگی کے خیال سے مینے نہ بلوایا جب مین اوس شہر کے قریب پونہچا کشتی سے اوترکر باو کوس تک پیادہ اوسکی ملاقات کو چلا اور سنے اپنے رہنے کو ایک ٹیلے پر سوراخ کیا تھا کہ اوسکے اندر رہا کرتا تھا اور راہ اوسکی اسقدر تنگ تھی کہ دو آدمی بہزار مشقت اوسمین جا سکے وہ تنہا اوسمین رہا کرتا تھا کچھ فرش اور چٹائی اوسکے پاس تھی اور کمال سردی مین سوا اوسی لنگوٹے کے کچھ نہین اوڑھتا اور آگ بھی نہین جلاتا گویا اوسکے حق مین یہ قول مولانا روم علیہ الرحمۃ کا صادق ہے ؎ پوشش ما روز تاب آفتاب ۔ شب نہانی وسحاف از ماہتاب ۔ اور پانی جو اوسکے غار کے قریب ہے اوسمین ہر روز دو بار جاکر نہاتا ہے اور اکبار ہر روز شہر اودجین مین آتا ہے اور تین گھرون سے بھجوا دون سات گھرون برہمنون سے کہ وہ اوسکے معتقد اور مرید ہین اور عیال دار پانچ لقمہ کہانیکے لیے کہ جو کچھ وہ اپنے کھانیکو پکاتے ہین مانگ کر اوسکو تھالی پر رکھکر بے چاہے عمل جاتا ہے تلذت اوسکی نہ معلوم ہو اور وہ بھی اس شرط سے کہ اون گھرون مین اوسدن کوئی مصیبت یا ولادت یا حائضہ عورت نہو اور ہمیشہ اوسکے طریق زندگانی کا یہی ہے اور کسی سے نہین ملتا لیکن لوگ بسبب اوسکی شہرت کے اوسکو دیکھنے جاتے ہین البتہ وہ شخص خالی عقل سے نہین علم بیدانت کہ ہنود کے نزدیک علم تصوف ہے خوب جانتا ہے چھ گھڑی تک میرے اوسکے ملاقات رہی اچھی باتین وہ کرتا رہا کہ اوسکی باتون کا میرے دل مین اثر ہوا اور میرے ملنے سے وہ بھی خوش ہوا جس وقت میرے والد قلعہ آسیر اور ملک خاندیس کو فتح کرکے آگرہ جاتے تھے اسی جگہ اس سے ملے تھے اور ہمیشہ اوسکو یاد کرتے تھے دانایان ہند نے ایام زندگانی قوم برہمن کو کہ ہندو دن مین

بستر تھی چار قسم کیا ہے اون چارون قسمون کو چار سرم کہتے ہین برہمن کے گھر مین جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو سات برس تک کہ عمد طفولیت ہے اوسکو برہمن نہین کہتے اور کسیطرح کی اوسپر تکلیف نہین پھر آٹھوین سال محفل آراستہ کرکے برہمنون کو جمع کرتے ہین اور ایک رسی سونج کی کہ اوسکو مونجی کہتے ہین بٹ کر سوا دو گز کی اوسپر کچھ دعائین اور منتر پڑھکر اور تین نام اپنے اگلے پیشواؤن کا لیکر اوسپر دم کرتے ہین اور تین گرہین لگاتے ہین ڈھاوس لڑکے کے کمر مین باندہ دیتے ہین اور ایک زنار کچھ صوت کا بٹ کر بدھی کیطرح اوسکے سیدھے کاندھے مین لٹکاتے ہین اور ایک لکڑی گز سے کچھ بڑی اور ایک لوٹا جیتل کا پانی پینے کو اوسے دیکر بڑے برہمن کے پاس علم سیکھنے کو سپرد کر دیتے ہین کہ بارہ سال اوسکے پاس رہے اور بید سیکھے اور ان کے نزدیک بید علم الٰہی ہے پھر اوس روز سے اوسکو برہمن کہتے ہین اور اس مدت تک شرط ہے کہ وہ بدن کے آرام کیطرف مشغول نہووے دن کو اور برہمنون کے گھر سے بھیک مین کیطرح مانگ لاوے اور اوستاد کے پاس لاکر اوسکی اجازت سے کھاوے اور لباس مین سوا ایک دھوتی اور ایک چادر کے اور کچھ پاس نرکھے اس حال کو برہمن چرج کہتے ہین یعنی شوق مشغولی کا ساتھ کتاب الٰہی کے اور بعد اس مدت کے اوستاد اور باپ کی اجازت سے شادی کرتا ہے اب اوسکو درست ہے کہ ہر طرح کی لذت سے بدن کو آرام دے یہانتک کہ اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور عمر سولہ سال کی ہوا اور اگر اوس کے بیٹا نہووے تو اڑتالیس سال تک اوسکو لباس تعلق مین رہنے کی اجازت ہے اور اس مدت کو گرہست کہتے ہین یعنی صاحب گھر کا پھر جب اوسکے بیٹا ہو یا اس مدت کو پونچے تو پھر سب اپنے بیگانون اور دوست آشنائون سے جدا ہوکر اسباب عیش و عشرت کو ترک کرے اور تنہائی اور جنگل مین عبادت مین مشغول ہو اور اس حال کو مان پرست کہتے ہین یعنی جنگل کا رہنا اور ہندون کے نزدیک مقرر ہے کہ جو کوئی نیک کام دنیا داری سے بے شرکت عورت کے نہین ہوتا اور ابھی اوسے کوئی کام یا عبادت درپیش ہے تو عورت جنگل مین ہمراہ لیجاوے اور اگر حاملہ ہو تو نہ لیجاوے جب تک کہ وہ بچے اور لڑکا پانچ برس کا ہو تب لڑکے کو بڑے بھائی یا کسی اور قریب کے سپرد کرکے اپنے کام مین مشغول ہو اور دو نہین عورت کو اگر حائضہ ہو تو پاک ہونے تک ہمراہ نہ لیجاوے اور پھر اس مدت تک جماع نکرے اور رات کو کپڑا اپنے پیشاب کے مقام پر رکھکر سویا کرے اور بارہ برس تک اسیطرح رہے اور جنگلی پتے خود لو کھایا کرے اور زنار پہنے رہے اور آگ پوجا کرے اور خط اور سر اور ناخن نہ بنوائے جب بارہ برس اس طرح کاٹے تو پھر اپنے گھر کو آوے اور عورت کو نزدیک لڑکے بالون اور باقی قریبون کے چھوڑکر کسی مرشد کامل کے پاس جاوے اور اپنے بال اور زنار وغیرہ اوسکے آگے سب آگ مین ڈالے اور کہے مینے اپنا سب تعلق یہان تک کہ ریاضت اور عبادت اور خواہش دل سب چھوڑ دیا پھر مراقبہ حق مین مشغول ہو اور موجود حقیقی کسی چیز کو سوا خدا کے نجانے اور علم بیدانت کی باتین کیا کرے کہ حاصل اوسکا بابا نعانی نے اس شعر مین خوب کہا ہے ؎

یک چراغ ست درین خانہ کہ از پرتو آن ✤ ہر طرف می نگرم انجمنی ساختہ اند ✤ اور اس حال کو سرب بیاس کہتے ہین یعنی سب کی ترک اور اوس شخص کو سرب یاسی کہتے ہین غرضکہ پھر مین بعد ملاقات جدروپ کے ہاتھی پر سوار ہوکر اوس کے اندھے نکلا اور ساڑھے تین ہزار روپیہ دہنے باین فقرار ہنے کے اور سوا اوسکے موضع داؤد کھیڑا مین کہ لشکر گاہ تھا اور تیسرے روز وہان مقام تھا جدروپ سے چلے گیا اور چھ گھڑی تک اوس سے باتین کین اوس دن بھی خوب باتین رہین قریب شام کے اپنی دولتسرا مین آیا چوتھے روز سوا تین کوس کوچ کرکے قریب موضع جراوے کے پانچ پرانہ مین مقام کیا یہ منزل بھی بہت خوب جگہ سبزہ زار ہے چھٹی کو پھر کوچ کیا اور پونے پانچ کوس چلکر دیال پور کے تالاب کے کنارے بہرہ مین اوترا اوس جگہ کی خوبی کے سبب سے چار دن تک وہین مقام کیا اور ہمیشہ شام کو تالاب مین کشتی پر سوار ہوکر مرغابیون کا شکار کیا یہان لوگ میرے واسطے انگور فخری احمد نگر سے لائے تھے اگرچہ کابل کے انگور فخری کے برابر بڑا نہین ہوتا مگر خوبی مین اوس سے کم نہین اور منصب بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ کا بابا خوبم کی سفارش سے ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا پھر گیارہوین کوچ کیا اور سوا تین کوس جاکر حوالی پرگنہ دولت آباد مین اوترا اور بارہوین کو مقام کرکے شکار کو گیا اوس پرگنہ کے موضع شیخوہ مین ایک بڑا درخت بڑ کا دیکھا کہ دہرہ اوسکے تنہ کا ساڑھے اٹھارہ گز کا تھا اور دراز جڑ سے شاخ تک ایک سو اٹھائیس گز کا اوس مین سے بہت شاخین اور دراز ہین

اوگی ہین اور ایک شاخ ہاتھی کے دانتون کی صورت چالیس گز کی لمبی ہی جب میرے والد مرحوم یہان آئے تھے تو اس شاخ پر زمین سے ساڑھے تین گز اوپر اپنے پنجہ کا نشان کھدوا دیا تھا میں بھی اوسکے برابر کی شاخ پر آٹھ گز اوپر حکم کیا کہ میرا پنجہ کھدا دین اور اس خیال سے کہ بعد چند مدت کے گھس نجاوے دونون پنجون کا نقش سنگ مرمر پر کھدا پھر اوس درخت مین رکھوا دیا ہی اور اوس درخت کے چارون طرف ایک عمدہ چبوترہ بنوایا اور جو ایام شہزادگی مین میر حنیا مالدین قزوینی سے کہ سادات سیفی سے ہی اور اب مشہور ساتھ خطاب معصوم خان کے وعدہ کیا تھا کہ یگانہ مالدہ جو مشہور پرگنون سے بنگالہ کے ہی بطریق جاگیر بخشوا دونگا تو اس منزل مین مینے اپنا وعدہ وفا کیا تیرہوین کو کوچ کرکے شکار کو موضع بیگاپ اور چند مصاحب، اور خدمتگارون کے لشکر سے جدا ہوکر موضع حاصلپور کیطرف چلا اور لشکر باکچھ مین اوترا لیکن مینے موضع سانگور مین مقام کیا وہان کیا خوبی لکہ اون کا انبہ کے درخت بہت اور تمام زمین سبزہ زار ہی تین دن تک وہین مقیم رہا اور اوس موضع کو بیشومار دے کر لیکر کمال خان فراش کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ آج سے اس جگہ کو کمال پور کہا کرین اسی منزل مین شیورات واقع ہوئی بہت جوگی جمع ہوے لوازمات اوس رات کے بجالائے گئے اور اوس قوم کے دانایون سے مجلس ہی پھر دن کو تین نیل گاو مارے اور جب وقات راجہ مان کی وہین پونہچی اوسکو مینے سردار لشکر کرکے قلعہ کانگڑہ پر بھیجا تھا جاتے وقت لاہور مین جب پونہچا تو سنا کہ سنگرام ایک راجہ کوہستان کانگڑہ پنجاب سے اوسکے ملک مین آیا ہوا اور اوسکے کچھ ملک پر قابض اور متصرف ہوا ہی تو اوسکا دفع کرنا مناسب تر سمجہکر اوسکی لڑائی کو چلا سنگرام مین کہ اوس لڑائی کی طاقت نتھی اوسکا آنا سنکر وہ ملک لیا ہوا چھوڑ دیا اور محکم پہاڑون اور جھاڑیون مین چلا گیا لیکن راجہ مان اوسکے تعاقب مین اوسی سخت جگہ گیا اور کمال غصہ اور غرور مین نظر شوش پر نکی اور تھوڑی جماعت سے اوپر گیا سنگرام نے جب آگے جگہ بھاگنے کی نہ دیکھی اور اوسکے لشکر کو کم پایا تو بمقتضای اس شعر کے ؎ وقت ضرورت چو نماند گریز ؎ دست بگیرد شتر شیر تیز ؎ اوس سے لڑائی مین لوٹ پڑا تقدیر الہی سے ایک پتھر راجہ مان کے لگا کہ وہ اوس سے مر گیا اور اوسکی فوج کو شکست ہوئی بہت آدمی مارے گئے اور زخمی خراب حال اسباب چھوڑ کر لوٹ آئے پھر ستر ہوین کو بعد قطع تین کوس راہ کے موضع حاصلپور مین پونہچا اور راہ مین ایک نیل گاو شکار کیا موضع مذکور مالوہ کے مشہور مقامون مین سے ہے انگور اور انبہ یہان بہت ہوتا ہی اور ہر طرف پانی بہتا ہی جب مین وہان گیا تو برخلاف موسم ولایت کے وہان انگورون کی کثرت تھی اور خشخاش کے کھیت بہار پر تھے تین روز تک وسی عمدہ موضع مین مقام کیا اور تین نیلگاو مارے اکیسوین کو دوکوچ کرکے لشکر سے جا ملا بائیسوین کو لعلچہ سے کوچ کرکے قلعہ مانڈو کے تلے تالاب پر مقام کیا اور قراولون نے خبر دی کہ ہمنے ایک شیر تین کوس پر کھیر کھایا ہی ہر چند مین یکشنبہ اور پنجشنبہ کو شکار نہین کرتا لیکن خیال کیا کہ یہ موذی جانور ہے جسطرح اسکو مارے اسواسطے اوسیدن اودہر گیا شیر کو دیکھا مینے کہ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہی اور کچھ مونہہ اوسکا کھلا ہوا ہی مینے اوسکے منہ کے اندر بندوق کو جوڑ کر آگ دی تقدیر سے حلق مین گولی لگ کر مغز پر جا نکلی اور اوسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لوگون نے جب اوسکے بدن پر کلین زخم گولی کا نہ دیکھا تو کمال حیران ہوے مینے کہا اسکا مونہہ کھولو تو سبکو ظاہر ہوا کہ گولی حلق مین لگی ہی اور مرزا رستم نے وہان ایک بیٹھیرا مارا مین نے اوس کا شکم چاک کرایا کہ ملاحظہ کرون اسکا پتہ بھی شیر کیطرح جگر کے اندر ہوتا ہی یا اور جانورون کی طرح پہیپھڑے جگر کے لیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کیطرح اسکا پتہ بھی جگر کے اندر ہی پھر دوشنبہ کو تیئیسوین تاریخ پہر دن چڑھے مبارک ساعت مین ہاتھی پر سوار ہوکر قلعہ مانڈو کے اندر گیا راہ مین مڑیہ ہزار روپے تصدق کیے اور قلعہ کے اندر میرے واسطے جو مکان آراستہ کیا تھا اوسمین اوترا اجمیر سے مانڈو تک کا ایک سو انسٹھ کوس ہی مین چار مہینے دو دن مین پہچایا لیس کوچ کرکے پونہچا اور اٹھتر مقام راہ مین کیے اور منزلون مین دلکش عمدہ مقام دیکھکر اوترا کرتا تھا اور کبھی میرا شکار خالی نہین گیا تمام راہ ہاتھی اور گھوڑے پر سیر و شکار کرتا ہوا گیا کبھی راہ مین نہ تھکا گویا باغون مین سیر کرتا پھرتا ہون اس راہ کے شکارون مین آصف خان اور مرزا رستم میر میران اور رانیرے اور ہدایت اللہ اور راجہ سانگدیو اور سید کاسو اور خواص خان ہمیشہ میری رکاب مین ساتھ رہے مینے اول اس سے کہ ادہر کوچ کرون عبد الکریم سمنوی کو واسطے تعمیر عمارات حکما

سابق کے قلعہ ماندو مین بھیجا تھا اوسنے یہان آکر کہ ہنوز مین اجمیر مین تھا کہ مدت مین لاکھ مکانون کی خوب مرمت کی اور بیشمار مکانات نئے بنا کیے غرضکہ اوسکو ایسا ایک عمدہ مکان کردیا کہ کہین اور ایسا لطیف مقام نہوگا کل مرمت اور تعمیر مین تین لاکھ روپے لاگت کے دو ہزار تومان ہوے صرف مین آئے ایسی عمارت کاش کسی بڑے شہر مین کہ میری تخت گاہ ہولائق ہوتی یہ قلعہ پہاڑ پر بنا ہی دورہ اوسکا دس کوس کا ہی برسات مین کوئی جگہ اس قلعہ کی برابر عمدہ اور خوشتر نہین اور بھادون مین یہان اسقدر سردی ہوتی ہی کہ بے لحاف شب کو نہین سویا جاتا اور ذکر پنکھے کی حاجت نہین مشہور ہے کہ راجہ بکرماجیت سے پہلے ایک راجہ تھا جی سنگھ دیوتام اوسکے وقت مین ایک شخص گھاس لانیکو جنگل مین آیا تھا گھاس کاٹنے مین اوسکی درانتی سونے کی ہوگئی اوسنے درانتی تنبیر دیکھکر مادن نام ایک لوہار کے پاس درست کرانیکو لایا لوہار نے پہچانا کہ یہ سونے کی ہوگئی ہے اوسنے پہلے سے سنا تھا کہ اس جنگل مین سنگ پارس ہوتا ہی کہ اوسکے چھوجانے سے لوہا سونا ہوجاتا ہی اور اوسوقت لوہار گھاس کاٹنے کی جگہ پر گھاس والے کو ہمراہ لایا اور تحقیق کرکے وہ پتھر پایا اور اوس وقت کے راجہ کو پھر وہ پتھر نذر کیا راجہ نے اوس پتھر سے بہت سونا بنا کر یہ قلعہ اور مکانات بنوائے اور بارہ برس مین یہ سب عمارت تمام ہوئی اور حسب خواہش اوس لوہار کے اکثر تعمیر بصورت سندان ترشوا کر دیوار قلعہ مین چنوائے پھر آپ راجہ نے اپنی آخر عمر مین دل دنیا سے اٹھا کر دریاے نربدہ کے کنارے کہ عبادت خانہ مقرر ہنود کا ہی ایک مجلس آراستہ کی اور برہمنون کو جمع کرکے ہر ایک کو نقد و جنس بہرہانی عنایت کیا جب نوبت ایک برہمن کی کہ راجہ کا قدیمی تھا آئی تو وہ سنگ پارس اوسکو دیا برہمن نے اوسکو پہچانا اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ نے غیر دنکو یہ کچھ دیا اور مجھے قدیمی رفیق کو الگ بلاکر ہاتھ مین ایک پتھر دیتا ہی غصہ مین درمیان دریا کے پھینک دیا جب معلوم ہوا کہ یہ سنگ پارس تھا تاسف کیا اور ہرچند ڈھونڈھا نپایا اگرچہ یہ بات کتابی نہین لوگون کی زبانی سنی ہے لیکن میرا دل ہرگز اسکو قبول نہین کرتا ماندو ایک سرکار ہی صوبہ مالوہ کی تقریر سرکارون سے ایک کرور اڑتالیس لاکھ دام بیباکی جمع ہے اور یہ قامہ مدتون تخت گاہ یہان کے بادشاہونکی رہا ہی عمارت اور نشانیان اونکی اسمین موجود ہین کہ اون مین اب تک نقصان نہین ہوا ہی چوبیسوین ذیقعدہ کو سیر عمارت سلاطین سابق کی کرنیکو سوار ہوا پہلے مسجد جامع مین کہ سلطان ہوشنگ غوری کے بنائی ہوئی ہی آیا مین ایک عمارت عالی دیکھی تمام تراشیدہ پتھر سے بنوائی ہی اور باوجودیکہ ایک سو اسی سال اسکو بنے ہوے گذرے لیکن ایسی معلوم ہوتی ہی کہ گویا آج بنی ہے پھر سلاطین خلجیہ کے مقبرون مین گیا وہان قبر دوسیاہ ازل نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین کی بھی تھی مشہور ہے کہ اوس بدبخت نے دوبار اپنے باپ کے اوسکو سر دیا اور وہ دونون بار زہر مہرہ کے استعمال سے بعنایت الہی بچگیا تیسری بار شربت کے پیالے مین خوب زہر ڈالکر اپنے ہاتھ سے باپ کو دیا کہ اسکو نوش کرلیجیے باپ نے جو اوسکو اس کام کے درپے دیکھا تو پہلے زہر مہرہ اپنے بازو سے کھولکر بیٹے کے آگے ڈالدیا و معجزہ آشکار پروردگار سے عرض کی کہ الٰہی اب عمر میری اسی کو پونہچے آج تک تیری عنایت سے بخوشی و خورمی گذری کہ یہ عیش کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا اب کہ اخیر وقت ہی امیدوار ہون کہ نصیر کو میرے خون مین پکڑے اور میری اس موت کو اجل مقدر مین حساب کرکے اس سے اسکا مواخذہ نفرمایہ باتین کہکر وہ شربت زہر ملا پیا اور جان جان آفرین کے سپرد کی جب اوسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو آٹھ اوپر چالیس برس کا تھا مصاحبون سے کہنے لگا کہ مین اپنے باپ کے روبرو تیس برس تک دشمنون سے لڑا ہون اور ہر طرف فوجکشی کی ہی اب ارادہ میرا ملک گیری کا نہین چاہتا ہون کہ باقی عمر عیش و عشرت مین بسر کرون مشہور ہے کہ پھر اوسنے پندرہ ہزار عورتین اپنے محل مین جمع کین اور ایک شہر عورت کا بسایا کہ اوس مین مرد تھے عوض تمام پیشہ ورون اور حاکم اور قاضی کے یہی عورتین تھین ہر طرح کی دکاندار اور تمام شہر کا انھین عورتون کو کیا اور جہان کوئی عورت حسین سنتا ہر طرح حیلہ اوسکو ہاتھ مین لاتا طرح طرح کی کاریگریان اور علم و ہنر عورتون کو سکھاے اور شکار کا بھی اوسکو کمال شوق تھا ایک منہ بنا کر اوس مین ہر طرح کے جانور چھوڑ دیا کرتے جب دل چاہتا عورتون کے ساتھ اوسمین شکار کھیلتا بعد سلطنت بیس برس تک کہ زندہ رہا انھین باتون مین مشغول رہا کہ بیرون لشکر کشی نکی اور فراغت اور عیش سے عمر گذاری اور سیطرح اور کسی نے بھی اوسکے ملک پر چڑھائی نکی کہتے ہین کہ جب شیر خان افغان

اپنے ایام حکومت مین اوسکی قبر پر آیا تو نصیر الدین کی قبر بحیثیت اوسکے اس فعل شنیع کے ہمراہیون سے کہا کہ لڑکپن مارین مین بھی جب ہان گیا تھا تو اوسکی قبر پر چند لاتین مارین اور ہمراہیون سے کہا کہ تم سب بھی اسپر لکد کاری کرو اور جو اس سے بھی دلکو تسلی نہوئی تو چاہا کہ اوسکی قبر کھدواکر جو کچھ استخوان باقی نکلے اوسکو آگ مین جلوادون لیکن پھر خیال کیا کہ آگ الہ تعالی کا نور ہے بہتر یہ ہے کہ اوسے ناپاک کے اجزا بدن سے نہ ملے اور یہی اول ہین گذرا کہ مبادا اس میرے جلوانے سے کچھ اوسکا عذاب کم ہوجاوے اسواسطے حکم کیا کہ قبر اوکھیڑکر اوسکے اجزا کو نربدہ مین ڈالدین زندگی مین بیاعث کمال عداوت کے ہمیشہ پانی مین رہا کرتا تھا مشہور ہے کہ ایک بار مستی مین کالیادہ کے کسی حوض مین کود پڑا وہ بہت گہرا تھا لوگون نے کہا کہ خدا شناسی تھین ہزار شقت اوسکے بال سر کے پکڑکر باہر کھینچا جب اوسکو ہوش ہوا اور اپنا نکلنا اسطرح سنا کہ میرے بال سر کے پکڑکر کھینچا ہے تو بہت غصہ ہوا اور ہاتھا اون خدمتگارون کے کنوا ڈالے پھر دوسری بار کثرت نشہ سے اوسمین گرا تو کسی سے نہ ڈرے خوف کے اوسکے نکالنے کی جرأت نکی یہانتک کہ غوطہ کھاکر اوسی مین مرگیا بحسب اتفاق اب بعد گذرنے ایک سو دس برس کے اوسکی موت سے یہ مقدمہ واقع ہوا کہ گلا ہوا بدن اوسکا پھر پانی مین پڑا چھیتیسوین تاریخ مہینے عید الاضحی کو جلدو مین جرسی عمارت مانڈو کے کہ اپنی کوشش سے جلد اور عمدہ انجام دیا تھا منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور معمور خان کے خطاب سے سربلندی دی اور اوسیدن کہ رایات اقبال پہنچے قلعہ مانڈو مین داخل ہوے فرزند بلند اقبال سلطان خرم مع لشکر ظفر پیکر اپنے کے شہر برہانپور مین تشریف لاتے تھے ملک خانڈیس کی ہمراہ چند دنون کے عرضیان افضل خان اور راجا وٹھل کہ امیر سے جانے وقت فرزند ذکور نے اونکو ہمراہ ایلچی عادل خان کے رخصت کیا تھا آئین اون مین لکھا تھا کہ جب ہمارے آنیکی خبر عادل خان نے سنی تو سات کوس تک دو سطے استقبال فرمان شہزادے کے آیا اور لوازم تسلیم اور سجدہ اور آداب معمولی درگاہ کے سب پورے ادا کیے اور وقت ملاقات کمال دلتنواہی ظاہر کرکے اسباب کی ذمہ داری کی کہ جو ملک ہاتھ سے ملازمان شاہی کے نکل گیا ہے مین اون سبکو عنبر تیرہ بخت سے چھین کر بندگان بادشاہی کے سپرد کرون گا اور اقرار کیا کہ پیشکش لائق ہمراہ ایلچیون کے بعزت تمام درگاہ شاہی مین بھیجونگا پھر یہ کہکر ایلچیون کو کمال عزت سے اون مکانون مین کہ اونکے واسطے آراستہ کیے تھے اوتروایا اور اوسی روز اپنا وکیل عنبر کے پاس بھیجکر جو کچھ اوسکو سمجھایا تھا کہلا بھیجا اسسے روز دوشنبہ بیستمین ماہ مذکور تک کہ اسکو عرصہ چار مہینے کا گذرتا ہے دوشیر اور ستائیس نیل گاو اور چھ چیتل اور ساتھ ہرن اور تینتیس خرگوش اور لومڑی اور ایلمز اور سو مرغابی اور باقی جانور شکار ہوے تھے اوس رات کو ذکر شکار کا ہوا چونکہ مجکو اس طرف کی کل رغبت ہے اسواسطے مینے اپنے پاس والون سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مین اپنا سب شکار جو سن شعور سے آج تک کیا ہے معلوم کرون واقعہ نویسون اور شمرفون اور قراولون سے اسباب کو تحقیق کرکے ہر ملک کے جانورون کو مجھے علیحدہ علیحدہ عرض کرو انھون نے یہ بات بخوبی دریافت کرکے مجھے کہا کہ بارہ برس کی عمر سے لغایت سنہ نوسو اٹھاسی ہجری تک کہ گیارھوان سال میرے جلوس ہمایون کا ہے اور عمر پچاس برس کی ہے سنین عمر کے حساب سے کل شکار اٹھائیس ہزار پانسو بیس ہے مین اونمین سے تیرہ ہزار اور ایکسو ستہتر جانور تھے خود میرے ہاتھ سے کہ بندوق وغیرہ سے خود مینے اسطرح شکار کیے ہین چرندہ جانورتین ہزار دو سو تین اور چیتا سی شیر بچھو اور چیتا اور لومڑی اور اودبلاو اور چرخ اور نیل گاو اٹھ سو نناوے اور مہاکہ قسم بارہ سنگے کی ہے زندگی مین نیل گاو کے برابر پینتیس ہرن زدادہ اور چکارہ اور چنکل اور زرکوہی وغیرہ ایک ہزار چھ سو ستر اور پینتھی اور سرخ ہرن دو سو پندرہ بھیڑیے چونٹھ اینے بھیڑے چھتیس اور سور تو اور ایک قسم ہرن کی جنکو رنگ کہتے ہین چھبیس اور جنگلی مینڈھے بائیس ارغلی بتیس راس گدرخ چھ راس خرگوش بتیس راس اور جانور پرندہ اون مین سے تیرہ ہزار نوسو پچھتر کبوتر دس ہزار تین سو اٹھتالیس لگڑ اور چکورتین عقاب دو قلیواج تیس قطعہ چغد اور تالیس قوطان بارہ قطعہ موش جو پانچ قطعہ گنجشک اکتالیس قطعہ فاختہ پچیس قطعہ بوم تیس قطعہ مرغابی اور قاز اور کارونگ وغیرہ وغیرہ سوراغ تین ہزار دو سو چہتر اور دریائی جانورون مین سے مگرمچھ کہ جسکو فارسی مین نہنگ اور ناکا ہندی مین کہتے ہین دس عدد شمار مین آئے ۔

بارھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

بارھوین تاریخ ربیع الاول کی سنہ الکیز اربعین ہجری مین دوشنبہ کے دن ایک گھڑی دن چڑھے آفتاب نے برج حوت سے اپنے عشرت سرا حمل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہی گذر فرمایا مہینے اوس ساعت سعید مین تخت دولت پر جلوس کیا اور بدستور سابق دیوانخانہ عام وخاص کو آراستہ عمدہ فرش اور شامیانون سے کرایا فرزند خورم مع اپنے ہمراہی امراکے حاضر نہ تھے لیکن عمدہ مجلس مرتب ہوئی کہ بیان سے باہر پیشکش سہ شنبہ کی امنداخان کو مرحمت کی مینے اور غرہ فروردین کو عرضداشت شاہ خورم کی آئی مضمون اوسکا یہ تھا کہ بدستور شب نوروز ہوا لیکن جو سفر درپیش ہی اسواسطے عرض کرتا ہون کہ پیشکش تمام سال کی بندگان مخلص کو معاف ہوجاوین مین اس بات سے کمال خوش ہوا اور اپنے فرزند سے بہت خوش ہوکر اوسکی ترقی دارین کی پروردگار سے دعا کی اور حکم کیا کہ اس نوروز مین کوئی پیشکش نکرے اور اوسکے دور کرنے نام ونشان تنبا کو کے مینے حکم کیا تھا کہ کوئی ممالک محروسہ مین حقہ نہ پیا کرے اور میرے بھائی شاہ عباس نے بھی اوسکے نقصان پر نظر کرکے تمام ملک ایران مین اوسکے پینے کو ممانعت کی تھی لیکن خانعالم اوسکے پینے مین لاچار تھا کہ اوس سے ترک نہوسکتی تھی یادگار علی سلطان الحجی شاہ ایران نے یہ حال اوسکا شاہ عباس کو لکھا کہ خان عالم بے حقہ ایک ساعت نہین رہ سکتا شاہ عباس نے اوسکے جواب عرضی مین یہ شعر لکھا ؎ رسول یار میخواہد کند اظہار تنبا کو ✤ من از شمع وفا روشن کنم بازار تنبا کو ✤ خان عالم نے یہ سنکر اسکے جواب مین یہ شعر لکھکر بھیجا ؎ من بیچارہ عاجز بودم از اظہار تنبا کو ✤ بلطف شاہ عادل گرم شد بازار تنبا کو ✤ تیسرے دن حسین بیگ یوان بیگالہ حاضر حضور ہوا بارہ ہاتھی نر وہ مادہ پیشکش کیے ظاہر نام اگلا بخشی بیگالہ کا کہ عتاب شاہی مین تھا باریاب سلام ہوا اور سکے پیشکش کے اکیس ہاتھی ملاحظے سے گذرے اوس مین سے بارہ مجکو پسند آئے باقی اوسکو عنایت کیے اوسدن تمام حاضرین دربار کو شراب عنایت کرکے مسرور کیا یعنی پھر قراولون نے خبر دی کہ ایک شیر ببر کو قریب سکتالاب کے کہ قلعہ کے اندر ہے عمارات مکام مالوہ سے ہنے گھیر رکھا ہی مین اوسیوقت وہان شکار کو گیا اور شیر نے نکلکر میرے ہمراہی احدیون پر حملہ کیا اور دس بارہ آدمی زخمی کیے آخر مین نے تین گولیون مین اوسکو مارا پھر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چار سو سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خورم کے خانجہان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیے کہ کل چھ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پرپھول خان بیانوی کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوجاے اور منصب مرزا اشرف الدین حسین کاشغری کا کہ دکن مین عمدہ خدمتین کی تھین مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دسوین تاریخ مطابق بائیسوین ربیع الاول کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اوسدن دو عراقی گھوڑے خاصہ اور خلعت مینے فرزند خورم کو عنایت کرکے ہمراہ بہرام بیگ کے روانہ کیے اور ہزار سوار اعتبار خان کے منصب پر بڑھاے کہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفراز ہوجاے اور حسین بیگ تبریزی کو کہ شاہ ایران نے بطور وکالت پاس حاکم گلکنڈہ کے بھیجا تھا اور بواسطہ نزاع فرنگیون کے ساتھ قزلباشون کے میر مذکور نے راہ اودہر جانے کی نپائی تو ہمراہ ایلچی گولکنڈہ کے میرے خدمت میر آگئے اور دو گھوڑے اور چند پٹھان دکھنی اور گجراتی میرے پیشکش کیے اوسی دن مینے ایک عراقی گھوڑا خاصہ خانجہان کو مرحمت کیا پھر ہزاری ذات منصب پر مرزا راجہ بھاؤسنگھ کے بڑھا کر کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے ممتاز کیا اور پانسو سوار اور مرزا رستم کے منصب پر زیادہ کرکے کل منصب اوسکا پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا اور منصب صادق خان کا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ساتسو سوار کا مقرر کیا اور ارادت خان کو بھی اسیقدر منصب سے سرفراز کیا اور نیز اسکے منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیڑھ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا

اور اونیسوین کو تین گھڑی دن رہے شنبہ کو شروع ساعت مشرف کا ہوا مینے پھر تخت پر جلوس کیا تیس قبیلہ ہی لشکر غنیم کے کر شنہ واز خان سے لڑائی مین پکڑے تھے اون مین سے مینے ایک کو اعتقاد خان کے سپرد کیا تھا پہرے والون نے غفلت کر کے اوسکو بھگا دیا مین بیسنکر کمال رنجیدہ ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینے تک واسطے سلام کے نہ آنے دیا چونکہ وہ بیخبر بے تابا تھا ہر چند ڈھونڈھا اوسکو نپایا آخر مینے حکم کیا کہ اوسکے سپاہیون کے افسر کو سیاست کرین پھر اعتقاد خان کو اعتماد الدولہ کی سفارش سے بایا سلام کی ہوئی اور جو اکیفیت سے احوال بنگالہ کا اور قاسم خان کے سلوک کا وہان کے لوگون سے مفصل سنین سنا تھا اوسواسطے دل مین آیا کہ ابراہیم خان فتح جنگ صوبہ بہار کو کہ وہانکا بندوبست بخوبی کیا ہی اکواس کی کھان پر عملداری شاہی کمرادی ہی بنگالہ کا صوبہ دار کرون اور جہانگیر قلی خان کو کہ آلہ آباد مین جاگیردار ہی اوسکی جگہ صوبہ بہار مین بھیجون اور قاسم خان کو درگاہ مین طلب کرون اوسواسطے اوسیدن مبارک مین حکم کیا کہ فرمان ان باتون کی تحریر ہیون اور سنراول مقرر ہوے کہ جہانگیر قلی خان کو صوبہ بہار مین لیجاکر ابراہیم خان فتح جنگ کو وہان سے روانہ بنگالہ کرین پھر مینے سکندر جوہری کو ہزاری ذات اور تین سو سوار سے سرفراز کیا اکیسوین کو محمد رضا ایلچی شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوے اور برابر شاہ عباس کے کہ بھیجو بھیجے تھے مینے بھی چند جڑاو ہتیار بھیجے ہوے ایران دکن کے اور عمدہ پارچہ ہر قسم کے اور ہر طرح کے تحفے کہ بادشاہون کے لائق ہون قیمتی ایک لاکھ روپیہ کے ایلچی مذکور کے ہمراہ روانہ کیے اوسمین ایک بلور کی پیالہ تھا کہ شاہ عباس نے عراق سے بھکو بھیجا تھا اوس پیالہ کو پہلے شاہ عباس نے بھی دیکھا تھا ایلچی نے مجھسے کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکھکر کہا تھا کہ اگر بھائی جہانگیر اسمین شراب پیکر مجھکو بھیجین تو بڑی خوشی ہو مینے ایلچی سے یہ سنکر اوسکے روبرو اوس مین چند بار شراب پی پھر سرپوش درکابی اوسکی بنواکر سوغات مین بھیجا پھر اوسکا مینا کار تھا اور نشیبون سے جواب خط موافق لکھوا کر وکیل کو دیا پھر قراول ایک شیر کی خبر لائے مینے اوسی وقت جاکر تین بندوق مین اوسکو مارا اور مسیح الزمان نے ایک قتنی بلی لاکر مجکو نذر کی میرے یہان اوسکے بچے پیدا ہوے اور اوسکے بچے اور بلی سے جفتی کر کے بھی بچے پیدا ہوے پھر مینے مجرا کے درشن مین بھیجکر اعتماد الدولہ کی فوج کو میدان مین ملاحظہ کیا دو ہزار عمدہ سوار کہ اکثر اونمین مغل تھے اور پانسو پیادہ برقندازاور گولہ انداز اور چودہ ہاتھی اوس فوج مین بخشیون نے شمار کیے مجکو اوس فوج کی آراستگی اور شائستگی بہت خوب معلوم ہوئی پھر مینے ایک شیرنی کا شکار کیا جمعرات کے دن غرۂ اردی بہشت مین الماس مقرب خان کا بھیجا ہوا ملاحظے سے گذرا بہت اعلی الماس تھا تیس ہزار روپیہ اوسکی قیمت ہوے مینے اوسکی انگوٹھی بنوائی تیسری تاریخ منصب یوسف خان کا بسفارش بابا خورم کے مع اصل و اضافہ کے ہزاری ذات اور دیڑھ ہزار سوار کا مقرر کیا اور بہت سے منصب اور امیرون اور منصبدارون کے تجویز بابا خورم کے مقرر کیا گیا ساتوین کو قراولون نے چار شیر گیرے تھے مینے شکار مع بیگمات اور ہمراہیون کے کیا جب شیر دیکھے تو نورجہان بیگم نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین بندوقون سے ان شیرون کو مارون مینے اوسکو اجازت دی اوسنے دو شیر ایک ایک بندوق مین اور باقی دو مین سے ہر ایک کو دو دو بندوقون مین مارے غرضکہ اونکو چشم زدن مین اوسنے چھ بندوقون مین اون چار شیرون کو مارلیا یہ کمال تھا کہ عاری ہین سے بخطا ایسا نشانہ مارا کہ شیر نہ چل سکے مینے اوسکے عوض مین بیسر سے ہزار اشرفی قربان کین اور ایک جوڑی پونچی الماس کی قیمتی لاکھ روپیہ کی عنایت کی ایک شاعر نے ایک شعر فی البدیہہ کہا ؎

نورجہان گرچہ بصورت زن ست ✤ در صف مردان زن شیر افگن ست

اور انھین دنون معصوم خان واسطے طیاری مکانات و دلگشا لاہور کے رخصت ہوا دسوین کو خبر فوت سعید وارث کی کہ فوجدار صوبہ اودہ کا تھا پونچی پھر حسب استمداد عامیر محمود کے خطاب تہور خانی اور اضافہ سے سرفراز کر کے بعضے پرگنات صوبہ ملتان کا اوسکو فوجداری کیا پھر ظاہر بیخبری بنگالہ کو کہ بسبب عتاب کے سلام سے محروم تھا اجازت سلام کی ہوئی اور پیشکش اپنے نذر کیے اور آٹھ ہاتھی پیشکش قاسم خان حاکم بنگالہ کے اور دو ہاتھی شیخ موجود کے اوسدن ملاحظے سے گذرے اور بالتماس خانخانان کے منصب عبدالعزیز خان پر

پانصدی اضافہ کیا اور پانچہین خوردادکو دیوانی صوبۂ گجرات سے کیشوداس کو موقوف کرکے مرزا حسین کو مقرر کیا اور اوسکو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا آٹھوین کو لشکرخان نے کہ بخشیگری تنگش پر مقرر تھا اگر ملازمت حاصل کی سو مہر پانسو روپیہ نذر کیے چند روز اس سے پہلے اوستاد محمد بائی کو کہ اپنے فن مین بیمثیل تھا فرزند خورم نے بجہت طلب بھیجا تھا کئی بار مینے اوسکا گانا سنا اور وہ نقش کہ غزل مین میرے نام پر باندھا تھا پیش کیا۔ بارہوین کو مینے اوسے روپیون مین تلوایا اور چھہ ہزار تین سو روپیہ اور ہاتھی مع حوضہ اوسکو دیکر حکم کیا کہ اسپر سوار ہوکر روپیہ اپنے ہمراہ گھر لیجاے اور ملا اسد قصہ خوان نے کہ میر غازی کا نوکر تھا انھین دنون مین آکر ٹھٹھہ سے ملازمت حاصل کی اوسکی قصہ خوانی سے مین کمال خوش ہوا انعام مخصوص نوازی کا اوسکو دیکر ہزار روپیہ اور خلعت اور گھوڑا اور پالکی عنایت کیے اور بعد چند روز کے اوسکو بھی روپیون مین تلوایا اوسکے وزن کے چار ہزار چار سو روپیہ ہوے پھر منصب دوصدی ذات اور بیس سوار سے اوسکو سرفراز کیا اور حکم کیا کہ ہمیشہ مجلس گپ اور دلگی مین حاضر ہوا کرے اور اوسی دن لشکرخان کی جماعت کو جھروکہ درشن مین سے ملاحظہ کیا پانسو سوار چودہ ہاتھی اور سو قلماق بہتر تھے چوبیسوین کو خبر آئی کہ مہاسنگھ نواسہ راجہ مانسنگھ کا کہ امراے کلان مین سے تھا شہر بالاپور ولایت برار مین بسبب کثرت شراب خواری کے مرگیا اوسکا باپ بھی تیس برس کی عمر مین کثرت شراب سے مرا تھا اور انھین دنون بہت انبہ دکن کے برہان پور اور گجرات اور اطراف مالوہ سے آکر میوہ خانہ خاص مین داخل ہوے بے عمدہ انبہ اور کہین سوا چھہرہ نہ ہوتے تھے سو ۱۰ ایکے وزن مین بلکہ کچھہ زیادہ تھے اٹھائیسوین کو ایک خاص ناوری کو کہ ویسی عمدہ میرے یہان اور نتھی بابا خورم کے واسطے بھیجی اور لیجانے والے کو حکم کیا کہ یہ ناوری دیتے وقت کہدینا کہ یہ ایسی ناوری ہے کہ مینے اسکو وقت روانگی تسخیر دکن اجمیر سے پہنا تھا اب سب فرزندون مین تمکو عزیز جانکر بھیجتا ہون اور اوسی روز پگڑی اپنے سر کی بندھی ہوئی سر سے اوٹھا کر اعتمادالدولہ کے سر پر کھدی اور اس بڑی عنایت سے اوسکو سرفراز کیا اور مین نے مروارید ایک قطعہ اور لمبی مرصع اور انگوٹھی یاقوت کے نگ کی کہ مہابت خان نے بطریق پیشکش بھیجی تھی ملاحظے سے گذری سات ہزار روپیہ قیمت کی تھی اور اوسی روز باران رحمت برسا ضلع مانڈو مین اوس سال پانی کی کمی تھی اور مخلوق پریشان تھی مینے بہت پریشانی لوگون کے باوجودیکہ اون دنون امید بارش کی نتھی لوگون کو کنارے زیلا کے دعاے استسقا کے واسطے بھیجا اور خود بکمال عاجزی کے اللہ تعالی کیطرف متوجہ ہوا پروردگار نے میری شرم رکھی اور اپنے فضل وکرم سے آٹھہ پہر ایسا پانی برسایا کہ سب تالاب بھر گئے اور لوگونکی پریشانی جاتی رہی شکریہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کرون اور غرہ ماہ تیر مین نشان فیروزخان کو رحمت ہوا اور پیشکش لایا کہ دو گھوڑے اور خاصہ کی اور چند کوزہ اچار اور مربے کے تھے ملاحظہ مین آئے تیسری سرکوگر قناری عبداللطیف کی گجرات کیطرف کہ شاخانہ وفسادکا تھا سنا کہ جواوسکے پکڑے جانے مین خلل اللہ کا نفع تھا مینے بہت شکر ادا کیا اور حکم کیا کہ مقرب خان اوسے کسی معتمد کے ہمراہ درگاہ شاہی مین روانہ کرے اور اکثر زمیندار اطراف مانڈو کے پیشکش لائے اور ملازمت حاصل کی آٹھوین تاریخ رامداس سپاہ جسنگھ کچھواہہ کو بیکانیر کا لگاکر بخطاب راجگی سرفراز کیا اور یادگار بیگ نے کہ اصالۃ النہر مین ساتھہ یادگار قورچی کے مشہور ہے اور وہان کے حکام کے نزدیک صاحب نسبت تھا مجھے اگر ملا اوسکی پیشکش مین سے مجکو ایک پیالہ سفید خطائی پایہ دار بہت پسند پڑا اور پیشکش بہادر خان حاکم قندہار کی کہ نو گھوڑے اور نو شتارے کپڑون کے اور دو چمڑے رہوا سیاہ کے اور باقی چیزین تین ملاحظے سے گذری اور اوسیدن راجہ گدسنہ پیم زائن سعادت باریابی سے مشرف ہوا سات ہاتھی پیشکش کیے دسویین تاریخ مینے گھوڑا اور خلعت یادگار قورچی کو مرحمت کیا تیرہوین کو عید گلاب پاشون کی تھی لوازمات اوسدن کے بخوبی کیے گئے اوسی شب سوار دوشنبہ کہ صوبۂ بنگالہ کے متعینان مین سے ہمراہ تھا خطاب چشتی خانی کے سرفراز ہوا اور مینے گھوڑا اوسے مرحمت کیا چودھوین کو راول سمرسے پسر اول اور سنگرسنگھ نبیرہ راجہ مالدیو نے آکر ملازمت حاصل کی اور تیس ہزار روپیہ تین ہاتھی ایک جڑاؤ پاندان اور ایک جڑاؤ پیشکش کیا پھر اوسی روز ابراہیم خان فتح جنگ

صوبہ دار بہار نے اوسطرف سے پیدا کرکے ہمراہ محمد بیگ کے بھیجے وہ سب ملا خطے مین گذرے اون سب مین ایک قطعہ ساڑھے چودہ مثقال کا تھا کہ اوسکی لاکھہ روپیہ قیمت ہوئی اور انھین دونون یادگار توپچی کو چودہ ہزاری ذات بطریق انعام دیکر ساتھہ منصب بالصدی ذات اور تین سو سوار کے سرفراز کیا اور منصب تاتار خان بکاول بیگی کا مع اصل و اضافہ دوہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور اوسکے بیٹون مین سے علیحدہ ہر ایک کو اضافہ منصب سے سرفراز فرمایا اور سب التماس شاہزادہ سلطان پرویز کے پانصدی ذات منصب وزیر خان پر بڑھائی اور آخر ماہ مین جمعرات کو سید عبد اللہ بارہہ کے کہ بھیجا ہوا بابا خورم کا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور عرائض اوس فرزند نامدار کے پیش کیے کہ اون مین اخبار فتح دکن کے تھے کہ سب امرا دکن نے اطاعت اختیار کی اور فرمانبرداری اور کنجیان قلعون کی خاصکر احمد نگر کی مجھے دی گئی مینے اسکے شکریہ مین سر نیاز آگے پروردگار کے زمین پر رکھا اور کمال عجز و نیازمندی کی اور شادیانے بجانیکو حکم دیا شکر اللہ تعالی کا کہ ہاتھہ سے نکلا ہوا ملک پھر آیا اور مفسدون سرکش نے اقرار عجز و ناتوانی کا کیا اور سب خلع گذار ہوے جب یہ خبر نور جہان بیگم کی زبانی سنی پرگنہ بودہ دولاکھہ روپیے کے محصل کا اوسکو خوشخبری مین عنایت کیا بعد چھاؤنی افواج شاہی اور تھانہ نہدی کے جب بابا خورم وہان کے گانون سے مطمئن ہوتا پیشتر وہان کی معرفت اوسکے وکیلون بیحد و نہایت ملا خطے مین آوینگی اور بابا خورم نے لکھہ بھیجا تھا کہ جن امیرونکو اس صوبہ مین جاگیر دیجاویگی اون سبکو مین ہمراہ لاؤنگا کہ سعادت ملازمت حاصل کرکے واپس آوین اور نشان فتح و اقبال کے بخبری روانہ ہوا لخلافت ہون چند روز پہلے آنے اس خبر فتح و اقبال کے مہینے ایک رات دیوان حافظ مین اسکی فال دیکھی تھی کہ دیکھیے انجام اسکا کیونکر ہوتا یہ غزل نکلی ؎ روز ہجران و شب فرقت یار آخر شد ؎ نزدم این فال گذشت اختر و کار آخر شد ؎ مجھے حافظ مرحوم کے لسان الغیب ہونے سے ایک گونہ اطمینان ہوا اور بتحقیق اس روز کے یہ خبر فتح آئی مہینے بھت مطلبون کی فال دیوان حافظ مین نکالی ہے جب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہے اور کم خلاف ہوا اور انھین دنون آصف خان کے منصب پر مہینے ہزار سوار بڑھانے کہ پنجہزاری ذات و سوار سے سربلند ہے اور آخر روز مین مع بیگمات کے سیر عمارت ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کے اگلے بادشاہون مین کا بنوایا ہوا ہے اوسکا نام سلطان محمود خلجی تھا یہ مکان سات طبقہ کا ہے ہر طبقے مین چار برآمدہ ہین ہر ایک مین چار چار دریچے بلندی اس مکان کی ساڑھے چون گز کی ہے اور دوہ پچاس گز کا زمین سے ساتوین طبقہ تک اسکو اکھتر گز ہے آنے جانے مین وہان کے ایکہزار چار سو روپیہ نثار ہوے پھر عبد اللہ خان کو خطاب سیف خانی سے سرفراز کیا اور خلعت مع ہاتھی گھوڑے اور خنجر مرصع کے دیکر اوسکو سربلند کیا الحیا بابا خورم کی خدمت مین رخصت فرمایا اور ایک لعل نیادہ تیس ہزار روپیہ کی قیمت کا اوسکے ہاتھہ فرزند بلند اقبال کو بھیجا کہ اوسکی قیمت پر نظر کرکے چونک پڑے اسکو مدتون اپنے سر پر بندھا ہے مبارک جان کر بھیجا گیا اور سلطان محمود خویش ابو الحسن بخشی کو اوپر خدمت بخشیگری کی اور واقعہ نویسی صوبہ بہار کے مقرر کیا اور رخصت کے وقت ہاتھی بھی اوسکو عنایت کیا پھر ہر دو بیگمات کے سیر مہین گذرہ کو کہ قلعہ مانڈو کے عمدہ مقامون مین سے ہے گیا مین شاہ صادق خان کہ امرا معتبر سے میرے والد کے تھا جبکہ اوسکے پاس یہ ملک جاگیر مین تھا تو اوسنے یہان ایک عمدہ عمارت بنائی تھی مین اوس مقام دلکش مین دو تین گھڑی ٹھہر کر لوٹ آیا اور چونکہ مخلص خان دیوان اور مخفی صوبہ بنگالہ سے امونیالائق مینے سنے تھے اس واسطے اوسکے منصب سے ہزاری ذات اور دو سو سوار کے ساتوین تاریخ ایک مست ہاتھی کجراج نام عادل خان کی پیشکش مین کا واسطے رانا امرسنگھہ کے بھیجا اور گیارہوین کو بقصد شکار ایک منزل قلعہ سے باہر آیا لیکن بباعث کیچڑ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تھا لوگون کا رنج اور جانورون کی ہلاکانی خیال کرکے لوٹ گیا پھر ہدایت اللہ کو کہ عہدہ توزک اور کار حضور مین بہت چالاک ہے خطاب فدائی خان سے سرفراز کیا اوس سال ایسی بارش ہوئی کہ پورانے سوربیر کے لوگون نے کہا کہ ہمین ایسی بارش یاد نہین چالیس دن برابر جھڑی رہی بسبب شدت باد و باران کے اکثر مکانات نئے پورانے گر گئے اور ساتویں رات اس زور کی کڑک سے بجلی گری کہ کبھی ویسی آواز نہ سنی تھی بیس آدمی دن مرد و زن مرد اور تین فیل ہوے اور اکثر پختہ

مکانات پھٹ گئے کوئی آواز اوس سے زیادہ سخت نہین جنگل اور پہاڑون مین اسقدر سبزہ اور پھول ہوئے کہ بیان اوسکا نہین ہوسکتا معلوم ہوتا ہے کہ ہند مین مانڈو کے برابر اور کوئی مقام عمدہ آب و ہوا اور لطافت جا اور صحرا مین اور بھی ہو خاصکر برسات مین کہ موسم گرمی کا ہوتا ہے لیکن یہان گھرون مین شکو محاف اوڑھ کر سوتے ہین اور دن کو مطلق پنکھے کی حاجت نہین ہوتی یہان کی خوبیون مین سے جسقدر لکھا جاوے حقیقت مین کم ہوگا یہان دو چیز ایسی دیکھین کہ کہین ہندوستان مین نہ دیکھی تھین ایک جنگلی کیلہ کہ اس قلعہ کے جنگل مین خود رو ہے اور گائے دوسرے گھونسلے مولا کے جسکو فارسی مین سیچہ کہتے ہین آج تک کسی شکاری نے اوسکا گھونسلا نہ دیکھا تھا بحسب اتفاق یہان کے رشک عمارت مین اوسکا گھونسلا ملا اوسمین دو بچہ مولا کے تھے پھر سہ پہر کے وقت پنجشنبہ کو اوسیومین تاریخ مع بیگمات سکندر لاب کی سیر کو گیا مین وہان کے مکانات مالوہ کے اگلے حاکمون کے بنوائے ہوئے ہین اور واسطے اعتماد الدولہ صوبہ پنجاب کے ایک باغ خاصہ جگت جیت نام راہ مین عنایت کیا شام تک اوسمین عمدہ مکانات مین رہا اور بعد نماز شام کے دولت سرا کو لوٹ آیا اور جمعہ کے دن ایک باغ ابنا دل نام کہ جہانگیر قلی خان نے بطریق پیشکش بھیجا تھا ملاحظہ ہوا پھر مجھے لباس اور سامان خاص اپنے پہننے کے واسطے مقرر کرکے حکم کیا اور کوئی ایسا نہ پہنا کرے مگر جسکو مین عنایت کیا کرون اون مین سے ایک دگلا نادری ہے کہ قبا کے اوپر پہنا کرتے ہین درازی اوسکی نیچے کہ ٹک کی ہے اور آستین اوسمین نہین ہین آگے تکمہ لگتا ہے مردم ولایت اوسکو کردی کہتے ہین مین نے اوسکا نام نادری رکھا ہے دوسرا جامہ شمال طلس کا ہے کہ میرے والد بزرگوار نے اوسکو اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبا کلابتون کی کہ گریبان اور سرے مین آستینون کے اوسمین چکن دوزی ہوا کرتی ہے اوسکو بھی میرے والد بزرگوار نے اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبا می حاشیہ دار اور قبای اطلس گجراتی اور جیرہ اور کمربند ابریشمی بنا ہوا کہ کلابتون سنہرے اور نقرئی سے بنا ہوا ہو اور جواہانہ تھوڑے سے سوارون کا جانہ خان کے ہمراہیون سے مطابق قاعدہ سہ اسپہ اور دو اسپہ کے واسطے انتظام دکن کے اضافہ ہوا تھا اور آخر مین یہ خدمت پوری ہوئی تو مینے حکم کیا کہ دیوانی والا اوس مصارف کو اوسکی جاگیر سے وصول کرین اور جمعرات کو چھبیسوین تاریخ مطابق چودھوین شعبان کی کہ شب برات تھی سینے درمیان ایک مکان کے مکانات نورجہان بیگم کے کہ مڑے تالاب کے درمیان واقع ہے مجلس جشن کی آراستہ کی اور مقربان شاہی اور امرا کو اوس محفل مین کہ آراستہ کی ہوئی بیگم کی تھی طلب کیا اور حکم کیا کہ لوگون کو موافق اونکی خواہش کے پیالے انعام کیفیات اور نشون کی دیویں بہتون نے وہ پیالے لیکر پیے پھر پینے فرمایا کہ جو کوئی پیالہ پیے اپنے منصب کے موافق اس مجلس مین مٹھے اور طرح طرح کے میوے اور کباب بطریق گزک وہان پینے مقرر کیے کہ ہر کسی کے آگے رکھین عجب مجلس آراستہ ہوئی اور شام سے تالاب کے کنارون پر فانوس اور جھاڑ چراغون کے روشن کرا دیے تھے امید ہے کہ اس طرح کی روشنی اور کہین نہوئی ہوگی باون سب چراغون اور فانوسون کا عکس پانی مین دیکھتا تھا اور یہ تماشا تھا کہ گویا تمام تالاب مین آگ لگی ہوئی ہے بہت زیب و زینت سے وہ محفل دلفروز و رشک آراستہ رہی اور پیالہ پینے والون نے اپنے حوصلے سے بڑھکر پیالے نوش کیے اور سرور و خورمی ہمدوش رہی نظم دل افروز و رشک آراستہ ✦ نجوبی بداستان کہ دل خواستہ ✦ فگندند در پیش این سبز کاخ ✦ بساطی چو میدان همت فراخ ✦ ز بس نکهت بزم میرفت دور ✦ فلک نامه شب بود از نیشبو ✦ شده جلوه گر از زمینیان باغ ✦ رخ افروخته هر یکی چون چراغ ✦ بعد گذرنے تین چار گھڑی رات کے مردون کو رخصت کرکے اہل محل کو طلب کیا ایک پہر رات اس مقام خوشی مین صرف کرکے حسب دلخواہ مینے عیش و خوشی جو اوس پنجشنبہ مین بعضے کام آگے آگے تھے اول یہ کہ روز ہمارے جلوس کا تھا دیگر یہ کہ دونیم شب برات تھی اور بھی دن راکھی کا تھا کہ پہلے بیان کیا گیا اور سنہ دون کا یہ معتبر ہے بنا براین سبب سعادت کے اوس روز کا مبارک شنبہ نام رکھا اور ۲۷ کو سید کاسو بخطاب پردیش خان سرفراز ہوا روز دوم چہارشنبہ عیسیا کہ چہارشنبہ بھلا اچھا ہوا تھا یہ برخلاف ہوا اوسے اسدن کا نام شوم کم شنبہ رکھا کہ ہمیشہ یہ دن جان سے کم ہو جیو دوسری منجمر جڑا و یادگار توپچی

کی عنایت کرکے مرحمت فرمایا بعد چند گاہ راجہ بکرماجیت کو بیگانہ کیا کرین اور اسی روز جے سنگھ فرزند راجہ مہاسنگھ کہ بعمر بیس برس کی ہے بلایا موافق کو زیبا اور ایک ہاتھی نذر کو لایا ایک پہر رات رہے گھڑی دن مبارک شنبہ دوم ماہ شہریور کو ارادہ سیر جانب نیل کیا اور اوسطرف کو سوار ہوکے وہانے سے دوسرے عیدگاہ اور ٹیلے کے کہ نہایت سبزی اور شگفتگی ہے گئے گل کھلا اور دوسرے پھول صحرائی اسقدر کھلے تھے کہ جس طرف نظر جاتی تھی پھول ومنظر نظر آتا تھا پھر آگے داخل محلسرائے میں ہوئے جو دوبارہ چرچا ہوتا تھا کہ جنگلی کیلے سے ایک طرح کی شیرینی نکلتی ہے کہ اکثر درویش وارباب استیاج اوسکو قوت اپنا کرتے ہین فکرا وسکے دریافت کی مہینے کی معلوم ہوا کہ وہ میوہ کیلے سے مزہ ہے بیمانند کہ طرف ذکری کے کہ جسمین سے کیلہ نکلتا ہے ایک پارچہ شیرینی مسند ہی ہوے گا کہ بالکل مزہ پالودہ کا رکھتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اوسکو کھاتے ہین امداد اوسکے مزے سے بہت خوش ہوتے ہین کبوتر ان نامہ بر کی بھی باتین سنی گئی تھین کہ زمانہ فلیفون بنی عباس کے کبوتر نامہ بر بغداد کی کو نامہ بر کہتے تھے اور سچ ہے کہ جنگلی کبوتر دس پندرہ بڑے پرکے ہین سکھلائے تھے ہمنے کبوتر بازون کو فرمایا کہ انکو سکھلاؤ کبوتر بازون نے کئی جوڑے دن کو الیا تعلیم کیا کہ پہلے دن ٹھہرنا اور پرواز نکا ہمنے دیکھا اگر کثرت بارش کی بہت ہوتی ہے تو دو اڑھائی ہلکہ ڈیڑھ پہر مین برہانپور پہونچتے تھے اگر ہوا نہایت صاف ہوتی تھی اکثر ایک پہر مین پہونچتے تھے اور بعضے کبوتر چار گھڑی مین بھی پہونچتے تھے تین عرضی نا بانو رقم قضیہ ہے افضل خان ودیگر رایان اور پہونچنے ایلچیون عادل خان اور لانے پیشکشون متحفہ جواہرات وجڑاؤ تہیارون اور بھی وگھوڑون کے کہ کسی عہد وزمانے مین ایسی پیشکش نہین آئی تھی اور شعر بہت شکرگزاری خدمات ودولت خواہی خان معزکے اور وفا عہد و قول خود کا کرنا اور درخواست فرمان عنایت عنوان کی اوسکے مقدمے مین اور چاہنا خطاب خوزندی کا مع دوسری عنایتون کے کہ اب تک اوسکے حق مین صادر نہین ہوئی تھین پونہچی جو پاس خاطر فرزند مذکور کی نہایت عزیز تھی اور اوسکی عرضی بجا تھی ہمنے حکم فرمایا کہ منشی عطارد رقم ایک فرمان بنام عادل خان لکھین متضمن طرح طرحکی شفقت ومہربانیونکا اور اوسکی تعریف القاب مین دس بارہ جیقدر زمانہ سابق مین لکھی جاتی تھی زیادہ کیے اور تاکید ہوئی کہ اوسکو فرمانون مین مطالع فرزندی لکھتے رہین اور صدر فرمان مین بقلم خاص اس بیت کے لکھی گئی ؎ شدی انا التہا بن شاہ خورم ؛ بفرزندی ہا مشہور عالم ؛ روز چہ تھے فرمان مذکور مع تعل کے بھیجا گیا تاکہ فرزند شاہ خورم تعل کو دیکھکر اصل کو روانہ کرے ۱۷ روز مبارک شنبہ مع اہل محل آصف خان کے گھر گیا مین ڈیرہ اوسکا متصل دریہ کے تھا نہایت لطیف وصاف اور کئی ڈیرہ اوسکے طرفون مین تھی اور کئی جگہ چادرین کنی تھین اور درخت انبہ وغیرہ نہایت سبز ہر شاخ سایہ فگن تھے قریب دو سو وتین سو پھول کیڈہ کے ایک درہ مین اوسکے تھے وہ تمام دن نہایت خوشی وخورمی مین گذرا اور محفل شراب کی شروع ہوئی امیرون وہمنشینون کو بہت پیالے دیے پیشکش آصف خان کا ملاحظہ مین گذرا بہت تحفے تھے جو کچھ پسند آیا باقی اوسکو عنایت کیا اسی دن خواجہ سیر ولد سلطان خواجہ کے کہ سب الطلب پیشکش کی خدمت مین آیا تھا ملاقات کی ایک قطعہ لعل ودو دانہ موتی اور ایک ہاتھی نذر کیا راجہ بھیم زامین زمیندار ولایت کڈہ منصب ہزاری ذات اور پانصدی سوار سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ جاگیر بھی وطن مین علاوہ تنخواہ کے دیوین ۱۸ کو عرضداشت فرزند خورم کی پونہچی کہ رستم سوج مل ولد راجہ باسو کو زمین عنایت اوسکے کی جو متصل قلعہ کانگڑہ کے ہے عہد کرتا ہے کہ عرصہ ایکسال مین اوس قلعہ کو بتصرف سرکار کے لاؤنگا اور اوسکا اقرارنامہ بھی بھیجا تھا حکم ہوا کہ جو مطلب کہ رکھتا ہے سمجھکر اور خاطر نشان اپنی کرکے راجہ کو بھیجے ملاقات کے بھیجے تا کہ بندوبست مہمات اپنی کا کرے بنی وقت فرزند کے متوجہ ہووے اسی روز کہ پیشنہاد بارہوین تاریخ ماہ مبارک غرہ رمضان کی بعد گذرنے چار گھڑی اور سات پل کے ایک فرزند مذکور کے دختر آصف خان سے پیدا ہوئی روشن آرا بیگم نام رکھا گیا زمیندار ہے پورگڑہ ماندو مین واقع ہے خوبیت بختی استقبال بوسہ نہ کی خدایگان کو ہمنے فرمایا کہ چند منصب دار وچار سو پانسو تفنگدار ہمراہ اوسکی ولایت پر دو لکھ ۱۳ کو ایک ہاتھی خدای خان کو ایک ہاتھی بیجا پور ۱۹ پسر ولد سید مراد کو عنایت کیا ۱۶ راجیسنگھ ولد راجہ مہاسنگھ کہ بارہ برس کی عمر مین تھا منصب ہزاری ذات و

پالنسوار کے سرفراز ہوا میر میران دلدار میر خلیل اللہ ایک ہاتھی خود پسند کرکے اور ایک ہاتھی عبدالستار خان کو عنایت کیا بھوج پسر راجہ
بکراجیت بھدرویہ نے بعد مرنے اپنے باپ کے صوبہ دکن سے آکر ملاقات کی اکیسو اشرفی نذر گذرانی ۲۱ر کو عرضی ہوئی کہ راجہ کلیان ولایت
اڈریسے اگر ارادہ استان بوسی کا رکھتا ہے جو کہ اوسکی باتین ناخوشی کی سنی تھیں حکم ہوا کہ اوسکو مع اوسکے بیٹے کے سپرد آصف خان کے
کرین تا تحقیقات اون باتون کی کہ جو مقدمہ اوسکے مین مذکور ہوئین تہین کرے ۱۹ر کو ایک نر نجیر فیل جے سنگہ کو مرحمت ہوا منیوین کو
دو سو سوار اوپر منصب کے شیوا روسے کے مرحمت ہوئے کہ منصب اوسکا اصل و اضافہ دو ہزار ذات دبارہ سو سوار کا ہووے ۲۲ر اللہ داد افغان
کو بمطلب رشید خانی امتیاز دیکر ہمنے پرم نرم خاصہ عنایت کیا اٹھارہ ہاتھی پیشکش راجہ کلیان سنگہ کے ملاحظے سے گذری سولہ ہاتھی اصل
فیلخانہ خاص کے ہوئے دو ہاتھی ہمنے اوسکو دیے جو ولایت عراق سے خبر وفات والدہ میر میران لڑکی شاہ اسمٰعیل ثانی کی کہ طبقہ سلاطین
صفویہ سے تھا بھیجی تھی اوسکو خلعت بھیجکر لباس تعزیت سے اوسکو نکالا ۲۵ر فدای خان خلعت پاکر باتفاق اوسکے بھائی روح اللہ داد
دیگر منصب داروں کے واسطے تنبیہ جیت پوری کے روانہ ہوے ۲۸ر کو بارادہ تماشای نربدا اور شکار اوس طرف کے قلعہ سے اوتر کر مع
اہل محل اوسطرف کو گئے ہم دو منزل کنارے نربدا کے اوترے جو کہ بیشہ و کیک بہت تھے ایک شب ٹھیرے دوسرے دن تا راپور رہے
روز جمعہ ۳۱ر کو مراجعت کی غرہ ماہ محرم خواجہ کوکہ ان دنون ما وراء النہر سے آیا تھا خلعت اور پانچہزار روپیہ مرحمت ہوے دوم کو بعد
تحقیقات اون مقدمات کے کہ راجہ کلیان کے باب مین عرض کیے تھے اور آصف خان واسطے تحقیقات اوسکے مامور ہوا تھا جو
بیگناہ واضح ہوا سعادت استان بوسی کی پائی ایک سو اشرفی اور ایکہزار روپے نذر کیے اور پیشکش اوسکا کہ ایک سلک مروارید اسی دانہ
دو لعل کی اور ایک پونچی کہ اوسمین دو دانہ مروارید اور ایک لعل تھا اور صورت اسپ طلا کی جڑا جواہر سے نذر سے گذاری عرضداشت فدای خان
کی آئی کہ جو فوج قاہرہ ولایت جیت پور کی آئی زمیندار وہان کے بھاگ گئے طاقت مقابلے کی نہ لائے ولایت اوسکی لٹ گئی وہ اپنے
کیے سے پشیمان ہے ارادہ رکھتا ہے کہ درگاہ جہان پناہ مین حاضر ہو کر بندگی اور اطاعت کرے روح اللہ مع فوج کے اوسکے پیچھے بھیجا گیا
کہ اوسکو گرفتار کرکے درگاہ مین لاوین یا آوارہ وادی بدبختی کا کرے اور اوسکی عورتون و علاقہ داروں کو کہ بمقام زمیندھران ہمارے تابعین
ہین قید کرین آٹھوین کو خواجہ نظام جیورہ انار شہر موخا سے لایا تھا نذر کیے بندر مذکور سے چودہ دن مین لایا تھا اور سورت سے ماندو
مین آٹھ روز مین آیا تھا کلانی انار مذکور برابر انار ٹھٹھہ کے ہے انار ٹھٹھہ کا بیدانہ یہ انار بادانہ و نازک تھا تازگی مین اور پر انار ٹھٹھہ کے غلبہ کرتا تھا
۹ر کو خبر پونچی کہ روح اللہ اوس علاقے کے ایک گانون مین معلوم ہوا ہے کہ عورتین اور متعلقان جیت پوری اس گانون مین ہین بارادہ
تلاش باہر گانون کے اوترا آدمی بھیجے کہ جو آدمی اس گانون مین ہین اونکو حاضر کرو درمیان تحقیق و تلاش کے ایک شخص تابعدار و
جانثاران زمیندار مذکور سے درمیان آدمیان گانون کے آیا جسوقت آدمی جا بجا اوترے تھے اور روح اللہ کچھہ اسباب نخالکر اوپر
قابض کے بیٹھا تھا اوس شخص جانباز نے اوپر بھیجے سر اوسکے کے اپنے تئین پونہچایا اور برچھا اوپر اوسکے مارا اور وہ برچھا کارگر پڑا سینہ
اوسکے سے نکلا جو برچھا کھینچا روح اللہ فوت ہو گئے آدمی جو حاضر تھے اوس مردک کو قتل اور تمام آدمی جو علیحدہ اوترے تھے تہیا
باندہ کر دو گانون کو کئی گانون والون کو بجرم ٹھہرانے مخالفون و سرکشون کے ایک گھنٹہ مین قتل کیا عورتین اور لڑکیان اونکی
گرفتار ہو کر قید ہوئین گانون مین آگ لگا دی ایسا جلایا کہ سوائے ڈھیر راکھہ کے نظر نہین آتا تھا اور تمام لوگون نے جنازہ روح اللہ کو پاس
فدای خان کے دانہ کیا روح اللہ کی مردانگی مین کچھہ کسر نہ تھی بسبب غفلت کے یہ مقدمہ ہوا جو نشان آبادی کا اوس ولایت مین نہ رہا زمیندار
وہان کے پہاڑون اور جنگل کو چلے گئے پوشیدہ اور گمنام ہوے پاس فدای خان کے آدمی بھیجا اور عرض بخشش گناہ ہونکی کی حکم ہوا
کہ اوسکو قول کرکے درگاہ مین لاوے منصب مودت خان کا اصل اور اضافہ بشرطنیت و بود کرنے پر یہان زمیندار خیبر کو ہے

کہ ذراع اوس سے آزار تہم پاتے ہین ہم [illegible] ذات اصہ پنجہ سو سوار مقرر ہوا ۱۳ امرکو راجہ سورج مل ہمراہ نقی بخشی فوکر یا بخودم کے آئے
اگر ملاقات کی جو مطلب کہ رکھتا تھا تمام عرض کیا جس کام کا اقرار کیا تھا واجبی کیا موافق عرض فرزند شاہ ایہ کے بعنایت علم اور نقارہ کے
سربلندی پائی نقی کو کہا وسکے ہمراہ تھا کہ پوصح دیا اور مقرر ہوا کہ اپنا کام کرکے جلدی رخصت ہو اور منصب خواجہ علی بیگ مزاکہ واسطے حفاظت
اور حراست احمد نگر کے مقرر ہوا تھا پنجہزاری ذات اور سوار کا حکم ہوا نورالدین علی اور خواجگی طاہر و سید خان محمد و مرتضی وولی بیگ ہر ایک کو
ایک زنجیر فیل مرحمت کیا، ارکو منصب حاکم بیگ اصل و اضافہ ایک ہزاری ذات و دو سو سوار مقرر ہوا اور اوسین راجہ سورج مل کو خلعت
دھاتی اور کیمہ و مرصع اور نقی کو خلعت دیا اور خدمت کا گہڑہ پر رخصت کیا جو بھیجے ہوے فرزند بلند اقبال شاہ خورم ساتھ الچیون عادل خان
کے اور وہ پیشکش جو خود بھیجی تھی داخل ہوا پسند ہوے اور خاطر اوس فرزند کی بالکل مہمات صوبہ دکن سے جمع ہوئی صاحب صوبگی برار و
خاندیس و احمد نگر سپہ سالار خانخانان سے عرض کی شاہ نواز خان بیٹے اوسکے کو کہ حقیقت مین خانخانان جوان ہمہ بارہ ہزار سوار موجود
واسطے ضبط کرنے ولایت فتح کی ہوئی کے بھیجا اور ہر جگہ اور ہر موقع پر جاگیرزمین ایک کے معتبرون مین سے دیکر بندوبست وہان کا جسطرح
لائق و مناسب تھا کیا اور تمام لشکر سے کہ بہراہی اوس فرزند کے مقرر تھا تیس ہزار سوار اور ساٹھ ہزار پیادہ برقنداز وہان چھوڑکر تمام باقی
آدمی کہ پچیس ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تھے ہمراہ لیکر روانہ ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ ۸ ر مہر ماہ الہی کو سنہ ۲۱ جلوس موافق
یازدہم شہر شوال سنہ ۱۰۳۶ ہجری بعد گذرنے تین پہر ایک گھڑی قلعہ مانڈو مین ساعت مبارک اور خوشی کے نیکی ملاقات کی حاصل کی
اور جو عرصہ جدائی کا پندرہ مہینے اور گیارہ دن کا ہوا تھا بعد ادا کرنے آداب کورنش و زمین بوسی کے جھروکے مین ہمنے بلایا اور نہایت
محبت و شوق سے بے اختیار اپنی جگہ سے اوٹھکر بغل مین مہربانی سے لیا حقیقہ کہ اوسنے آداب و فروتنی مین زیادتی کی
ہمنے عنایت و مہربانی زیادہ کی اور اپنے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہزار اشرفی و ہزار روپیہ بطور نذر اور اسیقدر رسم تصدق گذرانا اور جو وہ وقت
اوسکی جب پیشکش دیکھنے کا تھا اسواسطے فیل سرناک کہ عادل خان کے سب ہاتھیون مین عمدہ تھا اور صندوقچہ بھرا ہوا نفیس جواہرات نکالا وقت
ملاحظہ مین گذرا پھر بخشیون کو حکم ہوا کہ جو امرا ہمراہ اوس فرزند کے آئے ہین موافق منصب کے باریاب ہون اول خانجہان نے ملازمت حاصل کی
سینے اوسکو آگے بلاکر دولت چند بوسہ سے سرفراز کیا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر اور صندوقچہ بھرا جواہرات کا پیشکش کیا سینے اوسکی پیشکش مین سے
اسباب قیمتی چنیدا لیس ہزار کا پسند کیا پھر عبداللہ خان نے آستانہ بوسی کرکے سو مہر نذر کین پھر مہابت خان نے زمین بوسی سے سربلندی
پائی سو اشرفی اور ہزار روپے نذر کیے اور کچھ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار پیشکش کیے قیمت اوسکی ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ ہوے اوس مین ایک لعل
گیارہ مثقال کا تھا کہ ریسال ایک فرنگی اوسکو اجمیر مین بیچنے لایا تھا اور دو لاکھ روپیہ مانگتا تھا جوہری قیمت اوسکی اسی ہزار روپیہ کہتے تھے
جب وہ سودا نہ ہوا تو اوسکو پھیر دیا گیا جہان پور مین مہابت خان نے اوسے لاکھ روپے کو خریدا پھر راجہ بھاوسنگھ نے ملازمت حاصل کرکے ہزار
روپیہ نذر کیے اور کچھ جواہرات اور جڑاؤ ہتھیار پیشکش گذرانے اور اسیطرح داراب خان پسر خانخانان اور سردار خان برادر عبداللہ خان اور
شجاعت خان عرب اور دیانت خان اور شہباز خان اور معتمد خان بخشی اور اوداراں کہ عمدہ سردارون نظام الملک سے ہم اور بعد اسکے شاہ ہم
کے اگر سلک دولتخواہون مین منتظم ہوا ہے اور باقی امرا نے موافق مراتب منصب کے ملازمت حاصل کی پھر عادل خان کے وکیلون نے زمین بوسی
کرکے عرضداشت اوسکی پیش کی اول اس سے جلوے فتح رانا مین منصب بست ہزاری اودس ہزار سوار فرخندہ اقبال مند کو مرحمت ہوے تھے
جب فتح دکن کی گوارا ہوا خطاب شاہی کا پایا اب بموجب فتح اس مہم کے منصب تیس ہزاری ذات اور بیس ہزار سوار کا اور خطاب شاہجہانی پانے
اوسکو عنایت کیا اور حکم کیا کہ بعد اسی دربار مین صندلی چوکی قریب تخت کے بچھا کرے کہ وہ فرزند اوسپر بیٹھا کرے اور یہ خاص عنایت
اوسپر کی پہلے ہمارے یہان اسکی رسم تھی اور خلعت خاص مع چار قب زربفت دوز کا کہ گریبان اور سرآستین اور حاشیہ دامن موتیون

مین سلاہوا تھا پچاس ہزار روپیہ نقد کا اور شمشیر مرصع مع پردرمرصع اوسکو عنایت فرمایا اور واسطے اوسکی سرفرازی کی خود عمدہ سے اوتر کر خواصہ جواہرات کا اور خوان زر کا اپنے ہاتھ سے اوسپر نثار کیا اور سرانک ہاتی کو قریب بلا کر دیکھا حقیقت مین جیسا مشہور تھا اوس سے زیادہ عمدہ اور خوبصورت تھا ویسا ہاتھی کم ہوگا اپنے بہت پسند کیا اور اوسپر سوار ہوکر اندر دولت خانہ خاص کے لیگیا اور اوسپر نثار کرکے حکم کیا کہ اندر دولت خانہ کے اوسکو لیجاکے اور نام اوسکا نور بخت رکھا جمعہ کو چوبیسوین تاریخ راجہ بہرجیو منیدر بکاجانہ آکر ملازمت حاصل کی اصل نام اوسکا بہاجی ہے لیکن وہان کے راجہ کو بہرجیو کہتے ہین ڈیڑھ ہزار سوار اوسکے یہان نوکر ہین کام کے وقت مین ہزار سوار جمع کرلیتا ہے ملک بکلانہ کا درمیان گجرات اور خاندیس اور دکن کے ہے وہان دو مضبوط قلعے ہین سالیر اور مالیر نام سبب ہونے قلعہ مالیر کے آبادی مین یہ خود بستا ہے وہ ملک سیر آب ہے انبوہ وہان بڑا اور بہت عمدہ ہوتا ہے اور نو مہینے تک رہتا ہے انگور بھی وہان بہت ہین لیکن نامی اور عمدہ نہین اور اگرچہ راجہ بکلانہ گجرات اور خاندیس اور دکن سے موافقت رکھتا ہے لیکن کسیکے یہان ملاقات کو نہین گیا اور جب کوئی اسکا اٹک لینا چاہتا ہے قوتہ اور کی مدد سے اوسکی دست درازی سے محفوظ رہتا ہے جب گجرات اور خاندیس اور دکن عنایت ایزدی سے میرے والد کے تصرف مین آیا تو اوسنے بربان پور مین آکر عبادت زمین بوس میرے والد کی حاصل کی اور سلک بندگان مخلص مین دخل ہوکر سہ ہزاری منصب سے سرفراز ہوا اب کہ شاہجہان بربانپور مین پہنچے تو اوسنے آکر گیارہ ہاتھی پیشکش کیے اور ملازمت حاصل کی اور اوسی فرزند کے ہمراہ حاضر درگاہ ہوا مہابت خان اپنے اخلاص اور بندگی کے عنایات شاہی سے سربلند ہوا اور عنایت شمشیر مرصع اور فیل اور اسپ اور خلعت سے امتیاز پایا مہینے اوسکو تین انگوٹھیان یاقوت اور الماس اور لعل کی مرحمت کین مبارک شنبہ کو ستائیسوین تاریخ نورجہان بیگم نے جشن فتح فرزند شاہجہان کا کیا اور شاہجہان کو بھاری خلعت مع ناری کہ جڑاؤ پھولون اور موتیون مین آراستہ تھی اور جڑاؤ پرچ عمدہ جواہرات کا اور دستار مع طرہ مروارید منکر بند مسلسل مروارید کا اور شمشیر مع پردولہ مرصع اور پھولکٹارہ اور دو گھوڑے مع زین جڑاؤ اور خاصہ ہاتھی مع دو مادہ فیلون کے عنایت کیا اور اسطرح فرزند شاہجہان کے بیٹون کو اور بیگمات کو خلعت و زین سامان بخشا اور اوسکے عمدہ نوکرون کو گھوڑے اور خلعت اور خنجر جڑاؤ مرحمت کیے غرضکہ تین لاکھ روپے اوسکے اس جشن مین صرف ہوئے اور مینے اوسید ان عبداللہ خان اور اوسکے بھائی سردار خان کو خلعت اور اسپ دیکر کالپی کیطرف کہ اوسکی جاگیر مین ہی رخصت کیا اور شجاعت خان کو بھی اوسکی جاگیر کیطرف کہ صوبہ گجرات مین تھی تنخواہ خلعت اور ہاتھی دیکر رخصت فرمایا اور سید حامد بخاری کو کہ جاگیردار بابا کا تھا گھوڑا دیکر رخصت کیا اور جب بکرماجیت خان دوران خان پیر و ضعیف ہوگیا ہے ملاقات سواری اور دورہ کی نہین رکتا ہے اور صوبہ کابل اور بنگش مین کہ ملک فتنہ خیز ہے حاکم جوان قوی چاہیے کہ واسطے تنبیہ ظالمون کے ہمیشہ سوار ہوا اور دورہ کیا کرے چونکہ احتیاط تمام بادشاہی کی ہے اسواسطے مینے مہابت خان کو صوبہ دار کابل اور بنگش وغیرہ کا کیا اور خلعت عنایت فرماکر رخصت کیا اور خانہ دوران کو ملک ٹھٹھہ کی حکومت سے سرفرازی دی اور ابراہیم خان فتح جنگ اوسنے پچاس ہاتی بہارسے پیشکش بھیجے تھے بارہ ہاتی بہ گذرے وہان کے واسطے لوگ سو گیا لائے آج تک ویسا کیلا نہ کھایا تھا ہر چند ایک انگشت کا تھا لیکن بسقدر شیرین کہ کوئی کیلا ویسا نہین ہوتا البتہ کچھ غل اوسمین تھا کہ جب دس پانچ مہینے کھائے تو گرانی معلوم ہوئی اگرچہ کیلا لائق کھانیکے نہین مگر واسطے گرانی کے یہ بیان ہوا اور اسی سال ۱۱ ماہ متہرک مقرب خان نے اپنے گجرات سے ڈاک چوکی مین پونہچائے اوسی تاریخ مینے سنا کہ محمد رضا بیگ میرے بھائی شاہ عباس کاشگرے مین دستون کے عارضے سے مرگیا اور محمد قاسم سوداگر کو کہ میرے بھائی کیطرف سے آیا تھا اپنا وصی کرگیا ہے اسواسطے مینے حکم کیا کہ بیوپار اوسکی رخصت کے اوسکے اسباب اور سامان کو حوالہ اوسکے کرین کہ شاہ ایران کی خدمت مین پونہچاوے اور وداع ہے روز دوشنبہ کے ہاتھون کے سپرد کرین اور سید بیر اور نجر خان و کلانہ عادل خان کو خلعت اور ہاتھی مرحمت فرمائے مبارک شنبہ کو تیرہوین آبان ماہ الہی کی ہمایون بیگ ترکمان کے کہ خطاب جانسپار خانی سے سرفراز ہو دکن سے آکر ملازمت حاصل کی اوسکا باپ ایران کے امرا مین سے تھا میرے

والد کے عہد مین ولایت سے آیا تھا اور اکبر نے اوسکو منصب دیکر صوبہ دکن مین بھیجا وہ وہین مرگیا اگرچہ کبر حاضر حضور ہوا ہی لیکن اب کہ شاہجہان نے
اگرا اوسکی اخلاص مندی اور جانسپاری بیان کی تو مینے اوسکو جریدہ درگاہ مین طلب فرمایا کہ باریاب ہوکر پھر لوٹ جاوے اور اوسید ان اودارام
کو منصب سہ ہزاری ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز کیا ذات کا برہمن ہی عنبر کے یہان بڑا معتبر تھا جب شاہ نواز خان عنبر سے لڑنے گیا تھا تو
آدم خان حبشی اور جادو راے اور بالوراي کا تیجہ اور اودارام اور چند سردار نظام الملک سے اوس سے جدا ہوکر شاہ نواز خان سے آملے
تھے اور بعد شکست عنبر کے عادل خان کی نرمی اور عنبر کے فریب سے ترک بندگی اور دولت خواہی کرکے چلے گئے عنبر نے آدم خان سے
قرآن شریف درمیان کرکے وقت غفلت مین فریب سے پکڑا اور قلعۂ دولت آباد مین مقید کیا یہان تک کہ آخر اوسکو مار ڈالا اور بالوراے
کا تیجہ اور اودارام عادل خان کے یہان گئے عادل خان نے اونکو اپنے یہان سے نہ نیا اور بالوراے چند دنون مین اپنے کسی آشنا کے
فریب سے مارا گیا اور اودارام پر عنبر نے فوج بھیجی اوسنے خوب لڑکر فوج عنبر کو شکست دی پھر اوس ملک مذکورہ کا سر حد پر ملک شاہی کے چلا آیا
اور امان لیکر مع اہل وعیال فرزند خورم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نے اسپر بہت عنایت اور مہربانی کی اور منصب سہ ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا امیدوار کیا اور ہمراہ اپنے درگاہ مین لایا چونکہ وہ بندہ کارآمدنی تھا مینے پانسو سوار اور اوسکے اضافہ فرمائے اور شہباز خان کو
کہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا رکھتا تھا پانسو سوار اور عنایت کیے اور فوجدار سرکار سارنگپور اور بعضے صوبہ مالوہ کا کیا اور خانجہان
کو خاصہ گھوڑا اور ہاتھی مرحمت فرمایا مبارک شنبہ کو دسوین تاریخ ماہ مذکور کی فرزند شاہجہان نے اپنی پیشکش ملاحظے مین گذرانی جواہرات اور جڑاو
ہتھیار اور سامان اور پارچہ نفیس ہر قسم کے سب سمن جھروکہ مین آراستہ کیے اور ہاتھی اور گھوڑے مع سامان طلائی اور نقرئی سجاکر اونکے پاس کھڑے
کیے مینے اوسکی خاطر جھروکے مین سے اوترکے تفصیل اوس سامان کو دیکھا اوس مین ایک عمدہ لعل تھا کہ بندر کودہ مین اوس فرزند کے واسطے
دو لاکھ روپیہ کو مول لیا گیا تھا وزنی سترہ مثقال ساڑھے پانچ رتی کا کہ وزن مین سرکاری لعلون سے بڑھ کر تھا جوہریون نے بھی اوسکی وہی
قیمت لگائی اور ایک نیلم لاکھ روپیہ کا کہ ویسا عمدہ اور بڑا آج تک نہ دیکھا تھا اور ایک الماس جمکورہ کا کہ قیمت اوسکی چالیس ہزار روپیہ کی تھی
جمکورہ دکن مین ایک ساگ کو کہتے ہین جبکہ میر تقی خان نظام الملک نے برار کو فتح کیا تو عورتون کے ساتھ ایک دن باغ کی سیر کو گیا وہان ایک
عورت نے اس الماس کو درمیان ساگ جمکورہ کے پاکر نظام الملک کے پاس لیگئی اوس روز سے اسکا نام الماس جمکورہ ہوا اور احمد آباد سے
ابراہیم عادلخان کے ہاتھ لگا اور ایک زمرد تھا اوسی عادل خان کی پیشکش مین کا اگرچہ نیا تھا مگر ویسا خوشرنگ اور نفیس کم دیکھا تھا اور دو
موتی کہ ایک نو ماشہ گیارہ رتی قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا تھا نہایت گول وصاف اور دوسرا الماس قطب الملک کی پیشکش مین کا کہ تیس ہزار
روپیہ اوسکی قیمت تھی اور ڈیڑھ سو ہاتھی کہ اون مین سے تین ہاتی مع زنجیر طلائی اور نقرئی وغیرہ کے تھے میں ہاتھی اون مین سے مینے داخل
فیلخانہ خاص مین کیے پانچ اون مین بہت عمدہ اور نامی تھے ایک نوربخت نام کہ فرزند خورم نے پہلے دن نذر کیا سوا لاکھ روپیہ قیمت کا
دوسرا مہوپت نام کہ عادل خان نے دیا تھا لاکھ روپیہ قیمت تھی مگر مینے اوسکا نام دوجن سال رکھا اور بخت بلند اور پیشکش مین کہ اوسکی
قیمت بھی لاکھ روپیہ تھی مینے اوسکا نام گران بار رکھا چوتھے ہاتھی کا نام قدوس خان اور پانچوین فیل کا نام ام رضا تھا یہ دونون قطب الملک کے
یہان سے آئے تھے لاکھ لاکھ روپیہ انکی بھی قیمت مشخص ہوئی باقی اوس مین ایک سو گھوڑے عربی اور عراقی کہ اکثر اون مین خوب تھے
اونمین سے تین کا زین اور سامان مرصع تھا غرضکہ اگر سب پیشکش بادشاہ خورم کی خاص اور وہ جو کچھ کہ امراے دکن سے لایا ہی مفصل تحریر ہو تو بیان
بڑھ جاے مجمل یہ ہی کہ جو کچھ مینے اونکی سب پیشکش سے قبول فرمایا تخمینی ۲۰ لاکھ روپیہ کا تھا اور سوا اسکے سامان دو لاکھ روپیہ کا اپنی والدہ نورجہان
بیگم کے نذر کیا اور ساٹھ لاکھ روپیہ اور والدہ اور بیگمون کو دیے کہ یہ سب بحساب ایران پچہتر ہزار تومان ہوے اور سر شصت لاکھ اسی ہزار خانی
رائج تودا کی اس پیشکش اس سلطنت مین کبھی نہ ہوئی تھی مینے فرزند مذکور پر کمال شفقت اور عنایت کی اور مین اوس سے نہایت راضی

ہون کہ سنہ جلوس لاہور میں لائق تربیت اور سکہ عز و دولت سے برخوردار ہے اور چونکہ کبھی تمی کا شکار نہیں کیا تھا اور گجرات سے احمد آباد کے دیکھنے کا شتاق تھا اور قراولون نے مقام اتھی شکار کا دیکھا کہا تھا سو مینے مقرر کیا کہ بعد دیکھنے احمد آباد اور حدود کے لوٹتے وقت کہ موسم گرما اور زمانہ شکار ہاتھی کا ہوگا تو شکار سے فراغت حاصل کرکے از انخلافت اگرہ کو روانہ ہونگا اس خیال سے حضرت مریم زمانی اور باقی بیگمات کو مع اسباب اور خانجات سلطانی کے روانہ اگرہ کیا اور خود مع ضروری ہمراہیون کے بطریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو چلا اور شب جمعہ ماہ آبان مین بسبا کے ماندو سے کوچ کرکے تال اچلپور کے مقام کیا فجر شکار مین ایک نیلگا و بندوق سے مارا اور شنبہ کی رات مہابت خان کو اسپ و فیل خاصہ عنایت کرکے اور صوبہ داری کابل اور تنگبش کے روانہ فرمایا اور اوسکے التماس سے رشید خان کو خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا اور خنجر مرصع دیکر اوسکی کمک کے واسطے مقرر فرمایا اور ابراہیم حسین خان کو بخشی دکن مقرر کیا اور میر حسین کو اوس صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کلیان پسر راجہ ٹوڈرمل کہ اوڑیسہ سے آیا تھا بسبب اوسکے چند قصورون کے تھوڑے دنون سلام سے محروم رکھا اور بعد ثبوت اوسکی بیگناہی کے اسپ اور خلعت دیکر ہمراہ مہابت خان کے مہم تنگبش پر معین کیا دوشنبہ کے دن عادل خان کے وکیلون کو طرہ جڑاو دکھنی عنایت ہوا اور جو فضل خان اور رای رایان فرزند شاہجہان کے نوکرون نے اس خدمت کو بخوبی سرانجام دیا تھا اس واسطے اون دونون کو اضافہ منصب سے سرفراز فرمایا کرا رایان کو خطاب بکرماجیت سے کہ ہندی مین عمدہ خطاب ہے ممتاز فرمایا بیشک وہ بندہ شایستہ لائق تربیت ہے اور چہار شکار مین جاکر دو نیل گا و بندوق سے مارے دوشنبہ کو پھر ساڑھے چار کوس کوچ کرکے موضع کیچ حسین مین اوترا پندرہ نیل گاو تین نیل گاو مارے اون مین سے بڑا بارہ من کا تھا اور اوس روز مزار ستم سے عیب ایک خطا واقع ہوئی کہ بندوق بھر کر سیسے لگائی اور گولی کو بسبب روانہ ہونے کے چاپ رہا تھا کہ توڑے سے بندوق نے آگ لیلی اور بقدر ایک بالشت کے اوسکا سینہ جل گیا اور رنزہ باروت نے بدن مین گھس کر زخمی کیا اس سے مرنا کو نہایت الم پہنچا سو لون کو چار نیل گا و شکار ہوے مبارک شنبہ واسطے سیر درہ کوہی کے کہ اوس مین آب روان تھا گیا بیش گراوپر سے وہان پانی گرتا تھا وہان می نوشی مین مشغول رہا اور دن اوس کا مین گذار کر لشکر مین لوٹ آیا اوس روز راجہ جیت پور کا کہ فرزند شاہجہان کی عرض سے اوسکا گناہ معاف کیا تھا دولت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا پھر جمعہ کو متفرق نیل گاو اور دو مادہ شیر شکار ہوے پھر حوالدارون نے عرض کی کہ پرگنہ حاصل پور مین شکار بہت ہے سب لشکر کو وہان چھوڑ بیسون کو خاص لوگون کے ساتھ حاصلپور مین کہ تین کوس تھا گیا میر حسام الدین ولد میر جمال الدین حسین آنجو کو کہ عضد الدولہ کا خطاب رکھتا تھا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا و یادگار حسین قوس بیگی اور یادگار رقوچی کو کہ مہم تنگبش پر مقرر ہوے تھے ہاتھی مرحمت ہوے اور اسی تاریخ انگور میدانہ حسینی کابل سے آئے زبان شکریہ انعامات الہی سے قاصر ہے کہ مسافت تین ماہ کی انگور تر و تازہ عنایت کیے پھر شفرق چند نیل گا و دو خوک شکار ہوے چوبیسون کو کنارے تال حاصلپور پر بزم بیاض منعقد ہوئی فرزند شاہجہان اور بڑے امیرون کو پیالے عنایت ہوے یوسف خان پسر حسین خان کو کہ لائق تربیت تھا منصب سہ ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور فوجداری گونڈوانہ پر رخصت فرمایا اور سوا اسکے فیل و خلعت انعام مین دیا پھر راے بہاری داس دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سے ممتاز ہوا جمعہ کے دن جانسپار خان کو عنایت نشان سے سربلند کرکے اسپ و خلعت مرحمت کیا اور دکن کیطرف رخصت فرمایا چوبیسون کو دو کوس کوچ کرکے موضع کمال پور مین منزل کی اور راہ مین نیلگا و ہاری اور رفی رستم خان کہ شاہجہان کے عمدہ نوکرون مین سے ہے اور برہان پور سے مع لشکر راجہ گوپال مامزد معین ہوا تھا ایک سو دس ہاتھی اور سوا لاکھ روپیہ پیشکش کے لیے ہوے اس تاریخ مین آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور راجہ خان پسر شجاعت خان منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا ستائیسون کو شکار باز و جرہ کا کھیلا اور راہ مین نیلگا و ہاری اور بیسون کو بہلول میانہ اور آدینا کو کہ نوکر مہم گونڈوانہ سے آکر ملازمت حاصل کی یہ بہلول خان پسر حسین میانہ کا ہے اور میانہ ایک قوم ہے افغانون کا جیسے حسن لنگ

صادق خان کا تھا مرادم افاسس ہی پر شاہی خاصون مین داخل ہوا اور خدمت دکن مین مرا پھر اوسکے بیٹے منصبون سے سرفراز ہوے
اوسکے آٹھ بیٹون مین سے دو بیٹے خوب شمشیر زن نکلے اون مین سے بڑے نے ابتداے جوانی مین وفات پائی اور یہ بہلول رفتہ رفتہ
ہزاری منصب سے سربلند ہوا اور شاہجہان نے برہانپور مین جاکر اوسے لائق پرورش دیکھکر منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار سے امیدوار
کیا بلکہ اوسنے آج تک نہ کیا تھا لیکن چونکہ کمال اشتیاق تھا اسواسطے دینے اوسکو طلب کیا بیشک خوب خانہ زاد ہی اور جیسے اوسکا باطن
شجاعت سے آراستہ ہی ظاہر اوسکا بھی وجاہت سے خالی نہین منصب تجویز کیا ہوا شاہجہانگا دینے اوسکو عنایت کیا اور خطاب سربلند خان کا
دیا اور الہ یار کوکا بھی بندہ لائق تربیت ہی اوسکو خدمت حضورے مین سزاوار جانکر بلوالیا پھر غرہ ماہ آذر کو شکار مین جاکر نیلگاو مارا اور اوس روز
اخبار کشمیر سے ظاہر ہوا کہ ایک ابریشم فروش کے گھر دو ولوکیان جوڑوان لشپت کی طرف پیدا ہوئین باقی اعضا جدا تھے اور تھوڑی دیر زندہ
رکھکر مرگئین دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کنارے تال کے خیمہ برپا ہوا اور بزم پیالہ مرتب ہوئی لشکر خان کو خلعت اور ہاتھی مرحمت ہوا اور جمعیت
دیوانی صوبہ دکن سے سرفراز فرمایا منصب اوسکا اصل و اضافہ ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقرر کیا اور وکلاء عادل خان کو زیادہ
کوکب طالع نام کہ ہر ایک وزن مین پانسو اشرفیون مروجہ کے تھین انعام مین دین اور سربلند خان کو سپ خلعت عنایت ہوا اور حوالہ یار کوکا
سے بھی عمدہ خدمتین و قوع مین آئی تھین اسواسطے اوسکو خطاب ہمت خانی دیکر خلعت مرحمت کیا جمعہ کو سوا پانچ کوس چلکر برکنہ
دکنان محل نزول اجلال ہوا اور پھر شنبہ کو اسیقدر چلکر قصبہ دہار مین مقام کیا دہار ہندوستانی قدیمی شہرون مین سے ہی راجہ بھوج یہین گذرا
ہی اوسکے زمانے کو ہزار برس ہوے اور اکثر سلاطین مالوہ بھی یہان رہے ہین جب سلطان محمد متعلق بغرم تسخیر دکن روانہ ہوا تو ایک قلعہ سنگ تیار
کا اوسکے اندر بطور بالا قلعہ دلپذیر بنوایا ظاہر مین بہت عمدہ اور صاف ہی لیکن اوسکے اندر عمارت نہین طول اندر کا بارہ طناب سات گز ہی اور
عرض سات طناب تیرہ گز اور چوڑا و دیوار قلعہ کا ساڑھے اونیس گز اور بلندی کنگورے تک ساڑھے سترہ گز اور اوسکے باہر اندر قلعہ بیرونی کا
طول پچپن طناب ہی اور شاہ عید غوری نے کہ جو ساتھ دلاور خان کے مشہور تھا اور زمانہ سلطان محمد پسر سلطان فیروز بادشاہ دہلی کے مین
مستقل بادشاہ مالوے کا گذرا ہے سواوسنے باہر بالا قلعہ کے ایک مسجد جامع بنوائی ہے اور مقابل درمسجد کے ایک میل لوہے کا کھڑا کیا ہے
جب سلطان بہادر گجراتی نے مالوے پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میل کو گجرات مین لے جاوے لوگون نے اوکھاڑتے وقت احتیاط کی کہ گر زمین
پر دو ٹکڑے ہوگئے ایک ٹکڑا اوسکا ساڑھے سات گز کا اور دوسرا سوا چار گز کا ہی اور دور سوا گز کا چونکہ وہان بیفائدہ پڑا تھا حکم کیا کہ بڑا ٹکڑا
لیجاکر آگرہ مین دروازہ میرے اللہ کے اوسکو کھڑا کرین اور راتون کو اوسپر روشنی ہوا کرے اوس مسجد کے دور مین ایک مضمون کی نثر کھدی
ہوئی ہی کہ سلطان عید غوری نے سنہ آٹھ سو ستر مین یہ مسجد تعمیر کی ہی اور دوسرے در پر ایک قصیدہ کندہ ہی کہ اوسی مین کے یہ چند اشعار ہین

خدایگان زمان کوکب سپہر جلال	مدار اہل زمین آفتاب اوج کمال	پناہ دولت سرمیت عید داؤد	کہ افتخار کند عزو دولت حمیدہ خصال
معین و ناصر دین نبی دلاور خان	کہ برگزیدہ خدا و نداید و متعال	بشہر دھار بنا کرد مسجد جامع	بوقت سعد تحبتہ بر درخ زال
گزشتہ بود ز تاریخ ہشتصد و ہفتاد	کہ شد تمام ز اقبال در گہ آمال		

جب دلاور خان نے انتقال کیا اوس وقت ہندوستان مین کوئی بادشاہ مستقل نہ تھا اور زمانہ ہرج مرج کا تھا ہوشنگ پسر دلاور خان نے
کہ ہوشیار بہمت تھا تخت مالوے پر جلوس کیا اوسکی قوت کے بعد تقدیر سے سلطنت محمود خلجی پسر خان جہان کو کہ ہوشنگ کا وزیر تھا
ملی اور اوسکے بعد اوسکے فرزند غیاث الدین کو پونہچی پھر ناصر الدین پسر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیکر بدنامی کی مسند پر بیٹھا
پھر اوسکے بعد اوسکا فرزند محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نے ملک مالوہ محمود سے لیا ہی کہ سلسلہ سلاطین مالوے کا محمود پر تمام
ہوتا ہے پچھلی تاریخ پھر شکار مین نیل گاو نکسکار کیا اور مرزا شرف الدین حسین کا شغری کو بالتفات عنایت کرکے خدمت صوبہ ٹنگ خصت کیا

اور اودا رام کو جڑاؤ خنجر اور اشرفی سونتولے والی اور بیس ہزار دروپے انعام میں دئی ساتوین کوس چھاریہ میں ایک مگرمندو تی سے ملا وسہ چندیہ بہت بڑا نالہ تھا لیکن پینے آٹھ گز کا چوڑا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہی ہندوستان کی نالیوں میں بہت ہوتے ہیں پھر یکشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ کرکے سعد لپور میں مقام کیا یہاں ایک ندی پر ناصر الدین خلجی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہیں مثل کالادیہ کے کہ دونوں مقام اوسی کے بنوائے ہیں بیچ کنارے دریا کے خوب روشنی کرا کر مبارک شنبہ کو نویں تاریخ بزم پیالہ اور ستکی اور وہاں فرزند شاہجہان کو ایک لعل قیمتی سوا لاکھ روپیہ کا اور دو موتی انعام میں دیئے یہ وہ لعل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میرے منہ دکھائی میں دیا تھا اور برسوں یہ میرے والد کے بیچ میں رہا ہی پھر مینے بھی تبرکاً اپنے بیچ میں رکھا قطع نظر مالیت کے مبارک جانکر مینے اس فرزند کو عنایت کیا پھر مبارز خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سرفرازی دیکر فوجداری سرکار میوات معین کیا اور خلعت اور تلوار اور ہاتھی انعام میں دیا اور مہت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضر رہتا ہی شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودا رام خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گھوڑیوں سے سرفرازی پائی اور اوسکے ہمراہ خنجر خاصہ مرصع سامان کا سپہ سالار خانخانان اتالیق کو بھیجا شنبہ کو کیا رہوین تاریخ پونے چار کوس چلکر موضع خلوت میں نزول اجلال کیا بارہوین کو پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کیشو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر میں ہی سنے اپنا وطن مقرر کیا ہی کہ مکانات اور باغات بنا لیے ہین اور ایک باولی سراہ بہت عمدہ بنا کی ہے تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاو بندوق سے مارا اور نویں بخت فیل کہ دولت خانہ کے اندر رہتا تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا مین نے کہا کہ سردی مین اسکو ضرر نہو اسواسطے گرم پانی شکون سے اسکی سونڈ مین ڈالین پھر اتفاقاً جب سر دیا پانی اوسنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا چودھوین کو چھ کوس کوچ کرکے مقام سیلگڑھ مین منزل ہوئی پندرھوین کو دریاے مہی سے اوترکر رام گڈھ مین اوترا سولھوین کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس سالگرہ مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سے سرفراز کرکے ہاتھی دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بھیجا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بھیم زامین زمیندار کرہہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تھا اپنی جاگیر کو رخصت ہوا اور راجہ بھوج زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکے وطن کو رخصت فرماکر حکم دیا کہ جب وطن پونہچے تو اپنے بڑے بیٹے خانرشن کو حضوری مین روانہ کرے کہ اوسکی عرض درگاہ مین حاضر رہے اور جامی بلوچ کو کہ قزلباش کا سردار ہی اور نسبت بندگی کی قدیمی رکھتا ہی خطاب بلوچ خانی سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہادلہ مین اوترا اور شنبہ کو اٹھارہوین تاریخ کہ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے سواتین کوس جاکر موضع ناگور مین کنارے تالاب کے مقام کیا اونیسوین کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین کو بولچا کوس جاکر پرگنہ دودھ مین اوترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہی جیسے مینے بدنور سے کوچ کیا ہی تمام راہ مین جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین کو مقام کرکے بائیسوین تاریخ کو سوا پانچ کوس کی قطع کی اور موضع انباوئین منزل ہوئی مبارک شنبہ کو تیسوین تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے مجلس سالگرہ مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین کرناٹک کے باندیگر آئے اپنے تماشے دکھلائے ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر پیٹ سے نکالی پچیسوین کو پانچ کوس چلکر موضع نبدہ مین اوترا اور ستائیسوین کو بھی پانچ کوس جاکر کنارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم ہوا اوس تال مین شالوک جسکو دونی کہتے ہین سرخ رنگ کے بکثرت کھلے ہوے تھے سفید اور سبز پھلے دیکھے تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملا بہت خوشرنگ اور نادر تھے جیسا کہ کہتے ہین ع رسرخی دہتبری خواہر چکیدن ✣ کنول کا پھول کو دونی سے بڑا ہوتا ہی اور کنول دن کو کھلتا ہی رات کو بند ہوجاتا ہی نیلوفر رات کو کھلتا ہی دنکو بند ہوتا ہی اور بھونرا ان دونون پھولون پر شیرہ کھانیکو بہت بیٹھتا ہی اور اکثر بسبب اوسکے بند ہوجانیکے رات کو اوسمین رہجاتا ہی

جو زنبور سیاہ ہمیشہ ان پھولوں سے ساتھ رہتا ہے اسواسطے ہندی شاعر بھونرے کو کنول پر عاشق باندھتے ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کے عمدہ مضامین اسمین کہتے ہین تان سین کلانوت کہ میرے والد کی خدمت مین اپنے وقت کا بے مثل تھا اور کل گانے والون کا اوستاد ہی اوسنے ایک نقشے مین معشوق کے مونہہ کو آفتاب اور آنکہہ کھولنے کو کنول کا کھلنا اور آنکہونکی تیلیون کو بھونرے کا نکلنا تشبیہ دیا ہی اور ایک دوہرہ مین معشوق کے کن آنکہیون سے دیکہنے کو تشبیہ ساتھ کھلنے کنول اور نکلنے بھونرے کے دی ہے اور اس منزل مین انجیر احمد آباد کے آئے اگرچہ برہان پور کے بھی عمدہ ہوتے ہین لیکن شیرین اور کم دانہ ہین مینے وہان دو مقام کیے اور سرفراز خان نے احمد آباد سے وہین آکر ملاقات حاصل کی اوسکی پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپے کی اور دو ہاتھی دو گھوڑے اور سات بھینسین مع بھینسون کے اور چند تھان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوے باقی سامان مینے اوسیکو بخشا سرفراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا ہی کہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے امیرون مین سے تہا اور میرے والد اوسکو اوسکے دادا کے نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تھے مینے اپنے اول جلوس مین اوسکا منصب بڑہاکر صوبہ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد سور وثی اس درگاہ کا تھا گجرات مین اچھے کام کیے مینے اوسکو سردار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی سے سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جمعہ غرۂ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جسوندپرا تو راجہ مان راجہ مان افسر ضدمتی پیادون کا روہو مچھلی لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تہی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہی کمال مین خوش ہوا اور راجہ مان کو گھوڑا عنایت کیا اگرچہ پرگنہ دوحد داخل گجرات مین ہی لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور لباس اور زبان لوگون کی سب نئی اور غیر ہی اس صحرا مین درخت انبہ اور املی اور کھرنی کے بہت ہین ہر کھیتون مین باڑ جھوپڑی ہی اور تمام ملک ریت کا ہی تھوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوٹھتی ہے مینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمد آباد کے گرداباد کہنا چاہیے دوسری تاریخ چار کوس جاکر کنارے دریاے مہی کے اترا اور تیسرے کوچ پھر چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصبداروں نے کہ صوبہ گجرات مین مقرر تھے اگر آستانہ بوسی حاصل کی چوتھی کو پانچ کوس چلکر چپر سیما مین اترا پانچوین کو ساڑھے پانچ کوس کی مسافت طے کرکے پرگنہ موندہ مین رایات اقبال برپا ہوے اسدن تین نیل گاے مارے بڑا دن مین تیرہ من دس سیر کا تھا چھٹی کو چھ کوس چلکر پرگنہ نیلاد مین منزل ہوئی اور شہر مین سے ہوکر مین ہزار روپیہ نثار کرتا ہوا نکلا ساتوین کو ساڑھے چھ کوس چلکر پرگنہ نیلاد مین فروکش ہوا گجرات مین اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہین سات لاکھ روپیہ اسکا حاصل ہی چونکہ یہان کے لوگون کی سواری کا مدار گاڑی پر ہی مجکو بھی دیکھکر شوق گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹھکر گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ مین مقرب خان نے احمد آباد سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تھا پیشکش کیا جمعہ کو آٹھوین تاریخ ساڑھے چھ کوس جاکر کنارے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنبایت قدیمی بندر ہی برہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو ہوے پہلے اسکا نام ترنبا وتی تھا اور راجہ ترنبک گنوار وہان حاکم رہا ہی اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکہا جاوے تو کتاب دراز ہوجاوے غرض جبکہ نوبت ریاست راجہ بھیے کمار کو کہ اوسکا نواسہ تھا پونہچی تو تقدیر سے اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوے کہتے ہین کہ ایک بت نے جسکو راجہ پوجتا تھا کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب مین کہدیا تھا راجہ سامان و عیال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہوکر وہان سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان مین اگر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تہی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور پھر نئے سر سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطے علامت حیات کے کھڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استنب اور کھنب کہتے ہین اوس نسبت سے اس شہر کو استنب نگری اور کنبلوتی کہتے ہین اور کبھی راجہ کے نام پر ترنبا ولی بھی کہتے ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے

اور اودا رام کو جڑاؤ خنجر اور اشرفی سونے والی اور بیس ہزار روپے انعام میں دئی ساتوین کوس چھاؤنی میں ایک مگرمچھ بڑا موجود تھا بڑا نہ تھا لیکن پینے آٹھ گز کا لمبا اور ایک گز کا چوڑا دیکھا ہے ہندوستان کی ندیوں میں بہت ہوتے ہیں پھر پنجشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ کرکے سعد پور میں مقام کیا یہاں ایک ندی پر ناصر الدین خلجی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہیں مثل کالادیرے کے کہ دونوں مقام اوسی کے بنوائے ہیں پینے کنارے دریا کے خوب روشنی کرکر مبارک شنبہ کو نویں تاریخ بزم پیالہ آراستہ کی اور روہن فرزند شاہجہان کو ایک لعل قیمتی سوا لاکھ روپیہ کا اور دو موتی انعام میں دیئے یہ وہ لعل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری دادی حضرت مریم مکانی نے میرے منہ دکھائی میں دیا تھا اور برسوں یہ میرے والد کے بیچ میں رہا ہے پھر مینے بھی تبرکاً اپنے بیچ میں رکھا قطع نظر مالیت کے مبارک جانکر مینے اس فرزند کو عنایت کیا پھر مبارز خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سوار سے مع اصل و اضافہ سربلندی دیکر فوجداری سرکار میوات معین کیا اور خلعت اور تلوار اور ہاتھی انعام میں دیا اور ہمت خان پسر رستم خان کو شمشیر مرحمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کہ قدیمی خدمتگار اور ہمیشہ حاضر رہتا ہے شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اودا رام خدمت صوبۂ دکن پر مقرر ہوا اور انعام خلعت اور فیل اور عراقی گھوڑیوں سے سرفراز کی پائی اور اوسکے ہمراہ خنجر خاصہ زرین سامان کا سپہ سالار خانخانان آتالیق کو بھیجا شنبہ کو کیا رہوں نویں تاریخ پونے چار کوس چلکر موضع خلوت میں نزول اجلال کیا یہاں کوہ پانچ کوس کوچ کرکے پرگنہ مین جاگیر کیشو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر میں ہے سنے اپنا وطن مقرر کیا ہے کہ مکانات اور باغات بنا لیے ہیں اور ایک باولی سر راہ بہت عمدہ بنا کی ہے تیرہوین کو شکار مین جاکر ایک نیل گاؤ بندوق سے مارا اور نوبت فیل کہ دولت خانے کے اندر رہتا تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکو ملتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا مین نے کہا کہ سردی مین اسکو ضرر نہ ہو اسواسطے گرم پانی شکون سے اسکی سونڈ مین ڈالین پھر اتفاقاً جب سر پر پانی اوسنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا چودھوین کو چھ کوس کوچ کرکے مقام سیلگڑھ مین نزول ہوئی پندرھوین کو دریائے مہی سے اوترکر رام گڈھ مین اوترا سولھوین کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام کرکے قریب لشکر کے ایک نہر پر مجلس ساغر مرتب ہوئی وہان سربلند خان کو عنایت علم سے سرفراز کرکے ہاتھی دیا اور خدمت صوبۂ دکن پر بھیجا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بھیم زامین زمیندار کرسہ کا کہ ہزاری منصب اوسکا تھا اپنی جاگیر کو رخصت ہوا اور راجہ بھوج زمیندار بگلانہ کو منصب چار ہزاری سے سربلند کرکے اوسکے وطن کو رخصت فرماکر حکم دیا کہ جب وطن پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے کرشن کو حضوری میں روانہ کرے کہ اوسکی عرض درگاہ مین حاضر رہے اور جامی بلوچ کو کہ قزلباش کا سردار ہے اور بسبب بندگی کی قدیمی رکھتا ہے خطاب خانی سے سرفراز کیا جمعہ کو سترہوین تاریخ پانچ کوس چلکر موضع دہادلہ مین اوترا اور شنبہ کو اٹھارہوین تاریخ عید قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے سوا تین کوس چلکر موضع ناگور مین کنارے تالاب کے مقام کیا اونیسوین کو پانچ کوس چلکر کنارے تال سمریہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسوین کو بوجہ کوس چلکر پرگنہ دوحد مین اور تارہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہے جیسے مینے بندوبست کیا ہے تمام راہ مین جنگل اور جھاڑی اور سنگستان تھا اکیسوین کو مقام کرکے بائیسوین تاریخ کو سوا پانچ کوس کوچ کرکے قطع کی اور موضع نباوئین نزول ہوئی مبارک شنبہ کو تیسوین تاریخ مقام کرکے کنارے تالاب کے مجلس ساغر مرتب ہوئی جمعہ کو چوبیسوین تاریخ ڈھائی کوس چلکر موضع جالوت مین اوترا اس منزل مین کرنٹک کے بازیگر آئے اپنے تماشے دکھلائے ایک نے زنجیر لوہے کی کہ ساڑھے پانچ گز کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر منہ سے نکالی پچیسوین کو پانچ کوس چلکر موضع نبدہ مین اوترا اور ستائیسوین کو بھی پانچ کوس چلکر کنارے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کرکے کنارے تال کے مقیم ہوا اوس تال مین نیلوفر جسکو کوئی کہتے ہین سرخ رنگ کے بکثرت کھلے ہوئے تھے سفید اور سبز پھلے دیکھے تھے مگر سرخ نیلوفر یہان ملا بہت خوشرنگ اور تر و تازہ تھے جیسا کہ کہتے ہین ع رسرخی دیتری خواہر چکیدن + کنول کا پھول کوئی سے بڑا ہوتا ہے اور کنول دن کو کھلتا ہے رات کو بند ہوجاتا ہے نیلوفر رات کو کھلتا ہے دن کو بند ہوتا ہے اور بھونرا ان دونوں پھولوں پر شیرہ کھانیکو بہت بیٹھتا ہے اور اکثر بسبب اوسکے بند ہوجانیکے رات کو اوسمین رہجاتا ہے

بوزنبور سیاہ ہمیشہ ان پھولون کے ساتھ رہتا ہے اسواسطے ہندی شاعر بھونرے کو کنول پر عاشق باندھتے ہین اور بلبل کو گلاب پر اور طرح طرح کے
لدھ مضامین اسمین کہتے ہین تان سین کلانوت کہ میرے والد کی خدمت مین اپنے وقت کا بے مثل تھا اور کل گانے والون کا اوستاد ہی اوسنے
ایک نقشے مین معشوق کے مونہہ کو آفتاب اور آنکھ کھولنے کو کنول کا کھلنا اور آنکھونکی نیلیون کو بھونرے کا نکلنا تشبیہ دیا ہی اور ایک دوہرہ مین
معشوق کے کن انکھیون سے دیکھنے کو تشبیہ ساتھ کھلنے کنول اور نکلنے بھونرے کے دی ہے اور اس منزل مین انجیر احمد آباد کے آئے اگرچہ
برہان پور کے بھی عمدہ ہوتے ہین لیکن شیرین اور کم دانہ ہین مینے وہان دو مقام کیے اور سرفراز خان نے احمد آباد سے وہین آکر ملازمت
حاصل کی اوسکی پیشکش مین سے ایک تسبیح موتیون کی گیارہ ہزار روپے کی اور دو گھوڑے اور سات بھینسین مع بھیلون کے اور چند
تھان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوے باقی سامان مینے اوسکو بخشا سرفراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا ہی کہ میرے دادا حضرت ہمایون شاہ کے
امیرون مین سے تھا اور میرے والد اوسکو اوسکے دادا کے نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تھے مینے اپنے اول جلوس مین اوسکا منصب بڑھاکر
صوبہ گجرات مین مقرر کیا چونکہ خانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تھا گجرات مین اچھے کام کیے مینے اوسکو سزاوار تربیت جانکر خطاب سرفراز خانی
سے سربلند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا جمعہ غرۂ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کرکے کنارے تال جسوند پر اترا یہان
راجہ مان افسر ضدمتی پیادون کا رو برو ہوکر لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تھی اور مجکو اوسکی طرف شوق بہت ہی کمال مین خوش ہوا اور راجہ
مان کو گھوڑا عنایت کیا اگرچہ یہ گنہ دو حد داخل گجرات مین ہی لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور
لباس اور زبان لوگون کی سب نئی اور غیر ہی اس صحرا مین درخت انبہ اور املی اور کھرنی کے بہت ہین ہر کھیتون مین باجرہ جوار کی ہی اور تمام ملک
ریت کا ہی تھوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اوٹھتی ہے مینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمد آباد کے گرداباد کہنا چاہیے دوسری تاریخ
چار کوس جاکر کنارے دریاے مہی کے اترا اور تیسرے کوچ پھر چار کوس جاکر موضع بردلہ مین نزول سعادت ہوا وہان اکثر منصب دارون نے
کہ صوبہ گجرات مین مقرر تھے آکر آستانہ بوسی حاصل کی چوتھی کو پانچ کوس چلکر چترسیما مین اترا پانچوین کو ساڑھے پانچ کوس کی مسافت
طے کرکے پرگنہ موندہ مین رایات اقبال برپا ہوے اسدن تین نیل گاے مارے بڑاون مین تیرہ من دس سیر کا تھا چھٹی کو چھ کوس چلکر پرگنہ
نیلاد مین منزل ہوئی اور شہر مین سے ہوکر مین ہزار روپیہ نثار کرتا ہوا نکلا ساتوین کو ساڑھے چھ کوس چلکر پرگنہ نیلاب مین فروکش ہوا
گجرات مین اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہین سات لاکھ روپیہ اسکا حاصل ہی چونکہ یہان کے لوگون کی سواری کا مدار گاڑی پر ہی مجکو بھی دیکھکر شوق
گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹھکر گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ
مین مقرب خان نے احمد آباد سے آکر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موتی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تھا پیشکش کیا جمعہ کو آٹھوین
تاریخ ساڑھے چھ کوس جاکر کنارے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنبایت قدیمی بندر ہی برہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو
ہوے پہلے اسکا نام ترنبا وتی تھا اور راجہ ترنبک گنوار وہان حاکم رہا ہی اگر موافق برہمنون کے اوس راجہ کا حال مفصل لکھا جاوے تو
کتاب دراز ہوجاوے غرض جبکہ نوبت ریاست راجہ ابھے کمار کو کہ اوسکا نواسہ تھا پونہچی تو تقدیر سے اس شہر مین ایک بلا نازل ہوئی
کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوے کہتے ہین کہ ایک بت نے جسکو راجہ پوجتا تھا
کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب مین کہدیا تھا راجہ اہل و عیال اور اوس بت کے جہاز پر سوار ہوکر وہان
سے دور چلا گیا مگر تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان مین آکر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو جیات باقی تھی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور
پھر نئے سر سے شہر آباد کیا اور اوسی ستون کو بیچ مین واسطے علامت کے کھڑا کیا جو ہندی مین ستون کو استنبھ اور کھنبھ کہتے ہین
اس نسبت سے اس شہر کو استنبھ نگری اور کنبھاوتی کہتے ہین اور کبھی راجہ کے نام پر ترنبا دتی بھی کہتے ہین رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے

کھنبایت ہوگیا یہ بندر ہندوستان کے بندرون مین بہت بڑا ہی اور متصل بحوری جو رہا ہی عمان سے واقع ہوا ہی طول اسکا چالیس کوس اور عرض سات کوس جہاز اوس کھاڑی مین آتا ہے تو بندر کو کھا مین کہ قوابع کنبایت سے ہی دریا کے کنارے پر لنگر کر دیتے ہین اور وہان سے اسباب غرابون مین بھر کر کھنبایت مین لاتے ہین اور اسی طرح سے جاتے وقت میرے پہونچنے سے پہلے چند روز وہان کئی جہاز فرنگ کے آئے تھے اور خرید و فروخت کر کے جانا چاہتے تھے مجکو غراب آہستہ کر کے تماشا دکھلایا اور اجازت لیکر راہی مقصود ہوے گیارہوین کو مین خود غراب پر بیٹھکر ایک کوس کی مقدار پانی مین پھرا بارہوین کو شکار مین دو ہرن مارے پھر ستاتل تانگ سر کو سوار ہوا اور شہر مین سے پانچہزار روپیہ قرضہ کرتا ہوا گیا میرے حضرت والد مرحوم کے وقت مین کلیان رہے نے کہ حاکم اس بندر کا تھا بحکم بادشاہی ایک قلعہ پختہ چونے اینٹ کا گرد شہر بنایا ہی بہت خوبصورت اور اگراطراف سے آکر اس شہر مین بستے ہین اور عمدہ اور خوش مکانات مرصع تعمیر کیے ہین اور خوشی اور خوبی سے اوقات زندگانی وہان بسر کرتے ہین بازار اس شہر کا اگرچہ مختصر ہے لیکن بہت پاکیزہ اور پر جمعیت ہی عمارات اوس مین گنجان اور بکثرت ہین گجراتی بادشاہون کے وقت مین درمیان اس شہر کے سائر حاصل سامان کا بہت لیا کرتے تھے اب مینے حکم دیا ہی چالیس حصے مین ایک حصہ لیا کرین اور زیادہ سے دست بردار ہون کہ تجار اور خلق کو ریخ نہ پہونچے اور ترقی کاروبار حاصل ہو بخلاف اور بندرون کے کہ وہان حاصل دس مین سے ایک لیتے تھے اور سوداگرون کو بہت تکلیف دیتے تھے اور جدہ مین بھی کہ قریب مکہ کے ہی بجاے ایک کے چار لیتے ہین بلکہ زیادہ اسی سے قیاس کیا جاوے کہ حاصل بندر گجرات کا اگلے حکام کے وقت مین کس قدر زیادہ تھا شکر اللہ تعالے کا کہ مجکو توفیق معافی محصولات کل ممالک محروسہ کہ بے حد و نہایت ہی عنایت فرمائی اور نام محصولون کا میرے ملک سے جاتا رہا اور انھین دنون مینے حکم کیا تنکہ طلا اور نقرئی کا وزن مہر اور روپیہ معمولی نصفی بناوین اور تنکہ طلا پر ایک طرف یہ لکھین جہانگیر شاہی ۱۰۲۷ھ اور دوسری طرف یہ ہو ضرب کھنبایت سنہ ۱ جلوس اور سکہ تنکہ نقرہ کا یون ہو کہ ایک طرف درمیان مین نقطہ جہانگیر شاہی ۱۰۲۷ھ کا ہوا اور گرداوسکے یہ مصرع بنراین سکہ زد شاہ جہانگیر ظفر یر تو اور دوسری طرف درمیان مین یہ ہو ضرب کھنبایت سنہ ۱ جلوس اور اوسکے گرد یہ مصرع دوسرا پس از فتح دکن آمد چو در گجرات ازمانڈو کسی عہد مین تنکے سوا میرے زمانے کے مشکوک نہین ہوے اور تنکے سونے چاندی کے میرے نکالے ہوے ہین اور اسکا نام تنکہ جہانگیری رکھا اور مبارک شنبہ مین چودہ ہاتھی کو پیشکش امانت خان متصدی بندر کھنبایت کی محل مین ملاحظے سے گذری منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا اور نوازالدین قلی منصب مین ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا جمعہ کو نوروز بخت ہاتھی پر بیٹھکر گھوڑے کے ساتھہ دوڑایا بہت خوب دوڑا اور روکتے وقت بھی اچھا روکا یہ تیسری مرتبہ ہے کہ مین خود سوار ہوا ہون پھر رامداس رجپوت کہ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا اور داراب خان اور امانت خان اور سید بایزید بارہہ کو ہاتھی عنایت کیے ان چند روزون کہ کنارے سمندر کے مقام لشکر کا تھا سوداگر اور اہل پیشہ اور ارباب استحقاق اور کل رہنے والون کو بندر کھنبایت کے مینے ملاحظہ کیا اور موافق حال ہر کسی کے خلعت اور اسپ اور خرچ اور جاگیر عنایت کیے اور اوسی تاریخ سید محمد صاحب سجادہ شاہ عالم کا اور بیٹے شیخ محمد غوث کے اور شیخ حمید نواسہ میان وجیہ الدین کا اور دوسرے مشایخ رہنے والے احمد آباد کے واسطے استقبال کے آکر مجھسے ملے اور جو مطلوب دیکھنا سمندر اور اوسکے اوتار چڑہاو کا تھا اس واسطے مقام کر کے سہ شنبہ اونیسوین تاریخ نشان اقبال احمد آباد کیطرف برپا ہوا اور عمدہ چیزین یہان کی ملاحظہ سے گذرین اول عمدہ مچھلی یہانکی عربیت نام کر رجال الون نے پکڑین اور میرے واسطے لائے بیشک اوقسم کی مچھلیون سے یہان کے بہتر اور لذیذ تر ہے مرد و ہو کی لذت کو نہین پاتی بعد اوسکے گجراتیون کی باجرے کی کھچڑی ہے اوسکو لذیذ کہتے ہین باجرا سوا ہندوستان کے اور کہین نہین ہوتا اور بہ نسبت تمام ہندوستان کے

گجرات مین بہت ہی اور سب ملکون مین سستا ہی پینے آگے کبھی نہین کھایا تھا جب پکوا کر کھایا تو خالی لذت سے نہین مجھے پسند آئی اور حکم کیا کہ عمل پڑھنے کے دنون مین جب ترک حیوانات کیا کرون تو اسکی کھچڑی اکثر خاصہ پر حاضر کیا کرو شنبہ کو سوا چھ کوس کوچ کیا اور موضع گوسالہ مین منزل ہوئی اور بیسوین تاریخ پرگنہ بابرہ سے نکلکر کنارے ایک نہر کے اوترا یہ منزل چھ کوس کی تھی اکیسوین کو مقام کرکے مجلس شراب آراستہ کی اور اس نہر مین بہت مچھلیان شکار کین اور اہل مجلس کو باٹین جمعہ کو بائیسوین تاریخ چار کوس چلکر موضع پارنچہ مین مقام فرمایا اس راہ مین دیوارین بنی ہوئی ڈھائی گز اور تین گز کی بلند دیکھین بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگون نے بقصد ثواب بنوادین ہین کہ اوجھ اوٹھانے والے جب راہ مین تھک جایا کرین تو اسپر رکھکر دم لیا کرین اور پھر بے مشقت اوٹھاوین یہ عمل خیر نکالا ہوا خاص گجرات ہی کا ہی مجکو بہت پسند آیا اس واسطے حکم دیا کہ تمام بڑے شہرون مین سرکار کی طرف سے راہ پر ایسی دیوارین بنائی جاوین پھر تیئیسوین کو پونے پانچ کوس چلکر کنارے تال کاکریہ کے مقام شکرظفر پیکر کا ہوا اس تالاب کو قطب الدین نواسہ سلطان احمد نے کہ جسنے شہر احمد آباد بسایا تھا تعمیر کیا ہے چارون طرف اوس مین پختہ زینے رکھے ہین اور درمیان تالاب کے چھوٹا باغ اور ایک طرف مکان بنا ہوا ہی اور کنارے سے اوس مکان تک تالاب مین پل باندھا ہی کہ بسبب بہت دنون کے اکثر جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اور مقام نشست کا بھی درست نہین رہا ان روزون کہ نشان اقبال احمد آباد کی طرف متوجہ ہوے صفی خان بخشی گجرات نے سرکار کی طرف سے اوسکی مرمت کی اور باغ صاف کرکے اور نیا ایک مکان کنارے تالاب اور باغ کے بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوس پل کی طرف نظام الدین احمد نے کہ میرے باپ کے عہد مین بخشی تھا ایک باغ کنارے تال کے بنایا ہی اوس وقت مینے سنا کہ عبداللہ خان بسبب عداوت کے کہ عابد پسر نظام الدین احمد سے اوسکو تھی درخت اوس باغ کے کٹوا ڈالے ہین اور یہ بھی سنا گیا کہ عبداللہ خان اپنے وقت حکومت مین درمیان مجلس شراب کے ایک مسخرے کو کہ لوگون کو ہنسایا کرتا تھا بمجرد اس بات کے کہ اوسی بیہوشی مین نادانستہ کوئی حرف نامناسب سنکر خفا ہوا اور اپنے غلام سے اوسکی گردن اوڑوادی مینے بمقتضای عدالت یہ سنکر کمال غصہ کیا اور حکم دیا کہ دیوانی دے لے ہزار سوار دو سو پیادہ اور سو سپہ کو ہمراہیان عبداللہ کے سے موافق ایک سو سپہ کے مقرر کرکے باقی روپیہ کہ ستر لاکھ دام ہوئے اوسکی جاگیر سے تحصیل کرلین جو اس منزل مین برسر راہ مقبرہ شاہ عالم کا واقع ہی مین فاتحہ پڑھکر وہان سے آگے بڑھا قریب لاکھ روپے کے خرچ تعمیر اس مقبرہ کا ہوا ہوگا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کے ہین اور سلسلہ انکا حضرت مخدوم جہانیان کی طرف تمام ہوتا ہے بیان کے سب خاص وعام حضرت شاہ عالم کے معتقد ہین اور کہتے ہین کہ شاہ عالم مُردے زندہ کیا کرتے تھے جب کبھی مُردون کو جلاتے اور اونکے والدنے سنا تو اونکو اس حرکت سے بہت منع کیا کہ اللہ تعالے جل شانہ کے کارخانے مین یہ گستاخی مت کیا کرو خلاف شرط بندگی کے ہی اتفاقاً ان شاہ عالم کا ایک خادم تھا اوسکے فرزند نہین ہوتا تھا اللہ تعالے نے انکی دعا سے اوسکو لڑکا دیا وہ ستائیس برس کا ہوکر مرگیا وہ خادم روتا ہوا نارائن کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت میرا بھی ایک بیٹا تھا کہ مرگیا جوانکی دعا سے اللہ تعالے جلت قدرتہ نے دیا تھا اب امیدوار ہون کہ پھر آپ کی دعا کی برکت سے وہ فرزند زندہ ہوجاوے شاہ عالم ایک لحظہ متفکر ہوکر اپنے حجرے مین گئے اور خادم بیقرار ہوکر آپ کے چھوٹے فرزند کے پاس کہ اونکو بہت چاہتے تھے آیا اور کہنے لگا کہ میان تم اندجا میرے بیٹے کی زندگی کے لیے اپنے والد سے دعا کراؤ فرزند شاہ عالم نے اندر جاکر باعث کم عمری کے اس باب مین کمال مبالغہ کیا شاہ عالم نے کہا اگر تم اوسکے جینے پر راضی ہو تو اپنی جان اوسکے عوض مین دو شاید میری دعا بھی مقبول ہو لڑکے نے کہا جس مین رضا اللہ تعالی کی اور آپ کی خوشی وہ رضامندی میری ہے شاہ عالم نے اپنے بیٹے کے دونون ہاتھ پکڑکر اوٹھالیا اور آسمان کی طرف مسکرکے بارالہا عوض اس نیر عالم کے اس نونہال کو لے لے اوسی وقت فرزند انکا راہی فردوس ہوا شاہ عالم نے اوسکو اپنے بستر پر لٹاکر اپنی چادر اوڑھادی اور باہر نکلکر اوس خادم سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے لڑکے کی خبر لے شاید اوسکو سکتا ہوا ہو اور

نمازہ ہو وہ جب گھر مین آیا تو اپنے لڑکے کو زندہ پایا غرضکہ گجرات مین اس طرح کے کمال شاہ عالم نے بہت بیان کرے ہین اور مینے خود سید محمد صاحب سجادہ اونکے سے بڑے صاحب فضیلت ہین پوچھا کہ یہ قصہ کس طرح ہی اونھون نے کہا مین نے اپنے باپ دادا سے اسی طرح بلا خلاف سنا ہی اور اوسکی شہرت متواتر ہی واللہ اعلم اگرچہ یہ بات مقتضای عقل نہی ودور ہی لیکن باعتماد بہت مشہور ہونے کے لکھا رحلت شاہ عالم کی سنہ آٹھ سو اسی ہجری مین عہد سلطنت سلطان محمود بیکرہ مین واقع ہوئی ہی اور مقبرہ آپ کا بنوایا ہوا تاج خان ترکی کا ہے کہ سلطان مظفر ابن محمود کے بڑے سرداروں مین سے تھا جو روز دوشنبہ کو ساعت نیک واسطے دخل ہونے شہر کے مقرر ہوئی تھی اس واسطے یکشنبہ کو چوبیسوین تاریخ مقام فرمایا یہین خربوزے مقام کاریز کے کہ ایک قصبہ ہی توابع ہرات سے میرے واسطے آئے خراسان مین ویسے خربوزے اور کہین نہین ہوتے جیسے خربوزے کاریز کے ہین باوجودیکہ مسافت اکیڑ ہزار چار سو کوس سے مدت پانچ مہینے مین آئے تھے تب بھی بہت تر و تازہ آئے اور اتنے بہت تھے کہ میرے سب لوگون کو کافی ہوے اور انھین دنون مین کولے بنگالے سے آئے اور باوجود مسافت ہزار کوس آنے مین خراب نہ ہوے چونکہ اسکی طرف مجھکو کمال رغبت ہی اسواسطے ڈاک چوکی والے ہاتھون ہاتھ میرے حاصہ پر پونہچاتے رہتے ہین زبان اللہ تعالے کی ادائے شکرسے قاصر ہے ؎ شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تست

امانت خان نے دو دانت ہاتھی کے نذر کیے ایک اوس مین تین گز آٹھ طلو کا طول مین اور سولہ طلو کا ناپے مین تھا وزن مین تین من دوسیر کا عراقی ساڑھے چوبیس من ہوتے ہین دوشنبہ کو چھبیسوین تاریخ چھ گھڑی دن چڑھے نیک ساعت مین طرف شہر کے روانہ ہوا اور صورت گجیہ نام ہاتھی پر کہ مجھے پسند تر تھا سوار ہوا باوجودیکہ مست تھا لیکن بسبب اعتماد کے اوسپر خوف نکیا ایک مخلوق مرد وزن سے گلیون کوچون مین بھری تھی بلکہ دیوارون پر سے میرا انتظار کرتے تھے شہر احمد آباد کی جیسی سنے تھے ویسا نہ نکلا راستہ بازار کا ہر چند بہت چوڑا ہے لیکن دوکانین اوسکے موافق وسیع نہین عمارات بازار تمام چوبی ہی کوچہ و بازار پر تمام گرد و غبار کنارتے تل کا کریہ سے قلعہ کے اندر تک جسکو یہ لوگ بدر کہتے ہین نچھاور اور خیرات کرتا ہوا گیا بدر یہان یعنی مبارک کے ہی مکانات سلاطین گجرات کے جو بدر مین واقع ہین اس مدت چھپن سال مین خراب ہوگئے ہین ہماہی طرف کے حاکمون نے اکثر کو درست اور تعمیر کیا ہی جب مین باندو سے احمد آباد کو چلا تو مقرب خان نے ایک قدیم مکان کو تعمیر کرکے دیوانخانہ ایک بنایا کہ میرے واسطے ضروری تھا مشتمل حجرہ کہ اور دہلیز عام وخاص پر بنایا جو اوس موزمبارک مین وزن فرزند شاہجہان کا تھا اس واسطے برسم قدیم اوسکو سونا چاندی اور باقی اجناس مین تولا اور اوسکا ساتیسوان سال بخیر وخوبی شروع ہوا اللہ تعالے اوسکو مبارک کرے اور عمرے کا بیاسی کرے پھر اوسی دن مہینے ملک گجرات دس فرسخ کی جاگیر مین دیا قلعہ باندو سے بندر کھنبایت تک جسکا ہے کہ مین آیا ایک سو چوبیس کوس ہی اٹھائیس کوچ مین مقام ہوے تھے اور شہر کھنبایت مین دس روز مقام کیا وہان سے احمد آباد تک اکیس کوس ہی پانچ کوچ دو مقام کرکے پونہچا غرضکہ باندو سے کھنبایت تک اور کھنبایت سے احمد آباد تک تفصیل سابق ایک سو پینتالیس کوس کی مسافت ہے ڈھائی مہینے مین آیا کل تینتیس کوچ اور بیالیس مقام ہوے پھر دیکھنے کو مسجد جامع کے جو چوک مین ہے جاکر وہان خیرات کو روپیہ تقسیم کیا یہ خیرات اپنے ہاتھ سے کی یہ مسجد بنائی ہوئی سلطان احمد کی ہے جسے احمد اباد بسایا ہی تین دروازے اوسکے ہین اوسکے دونون طرف بانا ہے اور دو شرقی کے مقابلے مین مقبرہ اوسی سلطان احمد کا ہی اوس گنبد مین سلطان احمد اور اوسکا سلطان محمد اور پوتا اوسکا قطب الدین مدفون ہین طول صحن مسجد کا سو اعمارت کے ایک سو مین گز ہی اور عرض ننانوے گز ہی اور اوسکے چوگرد دالان بنائے ہین ساڑھے چار گز چوڑے ستون سنگ سرخ کے ہین اور فرش چھلی اینٹ کا اور ستون سنگ سرخ کے دالان مین ایک سو چون ستون ہین اونکے اوپر گنبد بنائے ہین اور طول دالان کا پچہتر گز ہے اور عرض سینتیس گز کا فرش اور محراب و ممبر اوسکے سنگ سرخ کے اور دونو طرف اوسکے پیش طاق کے دو مینار تراشیدہ پتھر کے ہین ہر ایک پر تین تین گنبد ہین اوپر عجب نقش و نگار کیے ہین اور سیدہی طرف

مزے کے ۔ بادشاہ نشین خانہ ہی اوسکے آگے جالی سنگ مرمر کی ہی جب بادشاہ نماز جمعہ اور عید کو آتا ہی تو مع چند اپنے مصاحبوں کے اوس مین جاکر نماز پڑھتا ہی اوسکو یہان والے ملوک خانہ کہتے ہین اور یہ بڑا کام واسطے احتیاط ہجوم عام کے کیا ہی اور لے شک یہ سجد عجیب بنے ہی پھر یکشنبہ کو مین ستائیسوین تاریخ خانقاہ مین شیخ وجیہ الدین کے کہ نزدیک دولت خانہ کے ہی گیا اور اون کے مزار پر کہ اوسکے صحن مین واقع ہی فاتحہ پڑھا یہ خانقاہ صادق خان نے کہ میرے حضرت والد کے امیرون مین سے تھا بنائی ہی یہ شیخ وجیہ الدین خلیفہ شیخ محمد غوث کے ہین مگر یہ وہ مرد ہین کہ پیر کو اپنے پر فخر تھا انکا مرید ہونا دلیل ہے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیہ الدین کمالات ظاہری اور باطنی سے آراستہ تھے تیس برس اس شہر مین اونکی وفات کو ہوے پھر اونکے بیٹے شیخ عبداللہ موافق وصیت باپ کے مسند ارشاد پر بیٹھے بڑے ریاضت کش تھے بعد اونکے انتقال کے اونکے بیٹے شیخ اسد اللہ اونکے جانشین ہوے اونکا بھی جلد انتقال ہوا پھر اونکے بھائی شیخ حمید صاحب سجادہ ہوے اب بھی زندہ ہین اور اپنے باپ دادا کی قبرون پر فقرا کی خدمت مین مشغول ہین صلاحیت اونکی پیشانی سے ظاہر ہی اون دنون کہ عرس شیخ وجیہ الدین کا درپیش تھا مین نے ڈیڑھ ہزار روپیہ اوسکے خرچ کو شیخ حمید کے حوالہ کیے اور ڈیڑھ ہزار روپے خانقاہ کے فقیرون کو اپنے ہاتھ سے دیے اور پانسو روپیہ شیخ وجیہ الدین کے بھائی کو عنایت کیے اسی طرح ہر ایک اونکے قبیلون مین سے لائق ہر ایک کے خرچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حمید سے فرمایا کہ تم جن درویشون اور فقیرون کو جانتے ہو اونکے واسطے خرچ اور جاگیر کی عرض کرو شنبہ کو اٹھائیسوین تاریخ واسطے سیر رستم خان بلوچی کے گیا مین ڈیڑھ ہزار روپیہ اوسکی راہ مین نثار کیے باڑی یہان باغ کو کہتے ہین یہ وہ باغ ہی کہ میرے بھائی شاہ مراد نے اپنے فرزند رستم نام کے نام پر آباد کیا ہی ایک چشمہ مبارک شنبہ کا مینے اس باغ مین کیا اور بندگان خاص کو پیالے عنایت کیے شام کو سیر باغچہ حویلی شیخ سکندر کی کی اوس مین انجیر تخمہ بہت عمدہ تھے اپنے ہاتھ سے مین نے انجیر توڑے اصل شیخ سکندر کی گجرات ہی اور نہایت معقول ہے اور سلاطین گجرات کے حالات سے خوب واقف ہے آٹھ نو برس سے میری نیازمندی مین ہی جو فرزند شاہجہان نے رستم خان کو کہ اوسکے عمدہ مصاحبون مین سے ہے احمد اباد کا حاکم کیا تو مینے شاہ جہان کے التماس سے باڑی اس رستم خان کو بلحاظ مشارکت نام کے دی اور سید راجہ کلیان زمیندار ولایت اندر کا آستانہ بوسی سے مشرف ہوا ایک ہاتی نوکھڑے پیشکش کیے پھر مینے ہاتھی اوسکو بخشدیا یہ گجرات کے معتبر زمیندارون مین سے ہی ملک اوسکا کوہستان رانا سے ملا ہی گجرات کے بادشاہ ہمیشہ اسکے ملک پر لشکر کشی کرتے رہے اگرچہ بعضون نے کچھ اطاعت بھی کی ہی اور پیشکش بھی لیکن کسیکے سلام کو نہین آئے جب میرے والد نے گجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر روانہ کیا جب سب نے بچہار سعادتمندی فرمانبرداری کے ندیکھا تو بندگی اختیار کی اور حاضر درگاہ ہوا اوس دن سے سلک بندگان مین منتظم ہے جو احمد آباد مین حاکم آتا ہی تو یہ راجہ صبح لشکر کاروبار کے وقت اوسکے پاس حاضر ہوتا ہی اور روز شنبہ غرہ ماہ بہمن کو چندر سین کہ عمدہ زمیندارون سے اس ملک کے ہی دولت آستانہ بوسی سے مشرف ہوا نوہب نذر کیے دوسرے دن راجہ کلیان زمیندار بدا اور سید مصطفے اور میر فاضل کو ہاتھی عنایت ہوے اور دوشنبہ کو واسطے شکار باز وجرہ کے سوار ہوا روپیہ راہ مین خیرات کیے اس روز ناشپاتیان بدخشان سے میرے واسطے آئین چھٹی تاریخ مبارک شنبہ کو واسطے سیر فتح باغ کے کہ موضع سیرخیر مین ہے گیا اور ایک ہزار پانسو روپیہ راہ مین نثار کیے چونکہ مزار شیخ احمد کھٹو کا راہ مین واقع ہی پہلے وہان جاکر فاتحہ پڑھا کھٹو ناگور کا ایک قصبہ ہی یہ نرہرگ وہان پیدا ہوے تھے اور عہد سلطان احمد مین جنسے احمد آباد بسایا ہی پیس آئے یہ بادشاہ انکا کمال معتقد تھا یہان کے لوگون کو بھی اون سے بہت عقیدت ہی اور بڑا ولی جانتے ہین ہر شب جمعہ کو سب خورد و بزرگ اونکے مزار پر جمع ہوتے ہین سلطان احمد پسر سلطان محمد نے اونکے مزار پر بڑی عمارت بنوائی ہی اوس مقبرہ مین مسجد اور خانقاہ بھی ہی اور جنوبی طرف اوسکے بڑا تالاب بنوایا ہی لیکن تمامی اس عمارت کی عہد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد مین ہوئی اور متاخرین سلاطین گجرات کا اوس تالاب پر واقع ہے اوس مین سلطان محمود بیکرہ اور سلطان مظفر بیٹا اوسکا اور سلطان محمود شہید

نہیرہ سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تھا مدفون ہین بیگڑہ گجراتی زبان مین بڑی بڑی کو کہتے ہین کہ کہتہ مذا ... شا ... کی (بڑی) اور بیڑھی موٹھین تھین اس واسطے اسکو بیگڑہ کہتے تھے اور انکے مقبرے کے قریب گنبد سرداروں کے ہین لیکن مقبرہ شیخ بہت بلند اور نفیس ہے قیاس سے صرف اوسکا پانچ لاکھ روپیہ معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بعد فراغت زیارت کے فتح باغ مین گیا اس میدان مین خان خانان اتالیق نے مظفر خان انبوکہ کو لوٹکر شکست دی تھی اسی واسطے اس باغ کا نام فتح رکھا گجراتی اسکو فتح باڑی کہتے ہین تفصیل اسکی یون ہے کہ جب ببرکت میرے والد کے ملک گجرات فتح ہوا اور نبو قید مین آیا تو اعتماد خان نے عرض کیا کہ یہ لڑکا ایک بہلیان کا ہے چونکہ سلطان محمود کا کوئی بیٹا نر رہا تھا اور سلاطین گجرات کے بھی اولاد سے کوئی نہ تھا اس واسطے ہمنے صلاح وقت دیکھکر اوسکو سلطان محمود کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا سناب سلطان مظفر مشہور کرکے ہمنے اپنا بادشاہ اسکو بنایا سب لوگ اس بات پر راضی ہوے چونکہ میرے والد اعتماد خان کے قول کو معتبر جانتے تھے اس واسطے اوس شخص کا کچھ وجود معتبر نجانا مدتون وہ خدمتگارون مین خدمت کرتا رہا اور اسکے احوال پر کچھ توجہ نفرمائی غرض وہ فتحپور سے بھاگ کر پھر گجرات مین آیا اور زمینداروں کے یہان ایک مدت چھپا رہا تھا یہان تک کہ میرے والد نے شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سے معزول کرکے اعتماد خان کو اوسکی جگہ حاکم گجرات کا کیا اکثر فوکر شہاب الدین خان کے گجرات اونکو پسند تھا اوس سے جدا ہوکر بامید نوکری کے اعتماد خان کے پاس احمد آباد مین رہے جب اعتماد خان شہر مین آیا تو یہون نے اوسکی طرف رجوع کیا اوس نے انکی طرف کچھ توجہ نکی وہ پھر شہاب الدین خان کے پاس بھی نہ جاسکے اور نہ وہان رہ سکے اور ہر طرف سے حیران ہوکر صلاح یہ دیکھی کہ نبو کے پاس جاکر دست آویز فساد اوسکو گرداین غرضکہ اس ارادے سے سات سو سوار اوسکے پاس گئے اور نبو کو مع لونیہ کاتھی کے کہ اوسکو پناہ دی تھی فساد پر اوکسایا اور احمد آباد کو لوٹے اور شہر کے پاس آنے تک اوسکی جماعت بڑہ گئی جب اعتماد خان نے یہ سانحہ سنا شیر خان نام اپنے بیٹے کو شہر مین چھوڑکر خود پیچھے شہاب خان کے کہ متوجہ درگاہ ہوا تھا دوڑاتا اوسکو لاکر اوسکی مدد سے علاج اس فساد کا کرے اور ہر چند شہاب خان کی ہمراہی سے عمدہ لوگ جدا ہوگئے تھے لیکن رہے ہوون کے حال سے بھی نشان بے وفائی ظاہر تھے مگر چار وناچار اعتماد خان کے ساتھ راہ مین سے لوٹا اتفاقاً پہلے انکے پہونچنے سے نبو قلعہ احمد آباد مین داخل ہوگیا تھا بندگان بادشاہی میدان مین لڑائی کو مستعد ہوے اور نمک حرام بھی قلعے سے نکلکر مقابلے مین آئے جب فوج نبو کی نمودار ہوئی تو ایکبارگی شہاب خان کے سب ہمراہی نکلکر غنیم سے جاملے اور شہاب خان نے شکست کھاکر طرف پلیٹن کے کہ بادشاہی عملداری مین تھا لوٹا سب مال واسباب اوسکا لٹ گیا پھر نبو نے اون مفسدون کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہ بردوہ مین تھا لشکر کشی کی اسکے بھی نوکرون نے مانند نوکرون شہاب خان کے بے وفائی ظاہر کی اور جداہوکر نبو سے جاملے شرح اسکی اکبرنامہ مین ہے پھر قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کرڈالا اور اوسکا سب مال و منال کہ برابر خزانہ اکبر بادشاہ کے تھا لٹ گیا تھوڑے دنون مین پینتالیس ہزار سوار نبو کے پاس جمع ہوگئے جب یہ حال میرے والد مرحوم نے سنا تو مرزا خان خلعت بیرم خان کو ہمراہ ایک لشکر بہادران رزمجو کے نبو پر مقرر کیا کہ جاکر اوسکی گوشمالی کرین جب مرزا خان حوالی شہر مین پونہچا تو صفوف جنگ آراستہ کین اوسوقت ہمراہ اوسکے آٹھ نو ہزار سوار تھے لیکن نبو تیس ہزار سے مقابلہ مین آیا بعد واقع ہونے جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر و منصور ہوئی اور نبو شکست کھاکر بحال خراب بھاگ گیا میرے والد نے اسکے جلد ومین اوسکا منصب پنجہزاری ذات کا اور خطاب خان خانائی کا عنایت کیا اور حکومت گجرات کی مرزا خان کو دی وہ باغ جو خانخانان نے اوس میدان مین بنایا ہے کنارے دریاے متھی کے ہے اور عمارت عالی مع برآمدہ طرف دریا کے اونھون نے بنائی ہے گرداوسکے دیوار پختہ ہے ایک سو بیس جریب کا وہ باغ ہے قریب دو لاکھ روپے کے اوس مین صرف ہوے ہین محکمہ پسند ایسا تمام گجرات مین ایسا باغ نہوگا مہینے اوس مین جشن مبارک شنبہ کا کرکے درباریون کو پیالے عنایت کیے اور رات کو وہان رہ کر آخر

[illegible] روپیہ راہ مین نثار کیے پھر اوسکے باغبان نے عرض کی کہ کئی درخت چنپہ کے کہ سامنے اوس برآمدہ کے تھے
ایک لڑکے نے مقرب خان کے کاٹ ڈالے ہین مین یہ سنکر کمال غصہ ہوا اور خود اوسکی تحقیق کو گیا بعد ثبوت اس جرم کے مینے اوسکے دونون
انگوٹھے کٹوا ڈالے تا اورون کو عبرت ہو تعین ہے کہ مقرب خان کو اسکی خبر نہ ہوئی ہوگی ورنہ اوسی وقت سزا دیتا سہ شنبہ کو پندرہوین تاریخ
کو توال شہر ایک چور پکڑ لایا کہ پہلے اوسکو کئی بار دزدی مین پکڑکر اوسکے اعضا کاٹے تھے چنانچہ سیدہا ہاتھ اور اولٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور اوقات کان
اور ناک اور دونون پٹھے پانون کے کٹے ہوے تھے لیکن وہ اس حال پر بھی اپنی حرکت بد سے باز نہین آتا تھا کل یہ چوری کو گھاس والے کے
گھر مین گیا اوسنے مطلع ہوکر اسکو پکڑ لیا اسنے کئی چھپر ان گھاس والے کے مارین اور اوسکو ہلاک کیا اس شور مین ۱۰ سکہ مین نے اوسکو
گرفتار کر لیا مینے وہ چور مقتول کے وارثون کو دے دیا کہ اپنا قصاص اوس سے لین بارہوین کو مین نہزار روپیہ عظمت خان اور معتقد خان کو حوالے
کیے کہ کل شیخ احمد کٹھو کے مزار پر جاکر فقرا کو بانٹ دین تیرہوین کو مین فرزند خورم کے مکان مین گیا اور چودہین مبارک شنبہ وہان کیا درباریون کو پیالے
دیے اور سند رستم ہاتی خاصہ تیز دوڑنے والا کہ اوسکو میرے والد بہت دوست رکھتے تھے بسبب پسند ہونے شاہجہان کے کہ مجھے کئی
بار مانگا تھا مع سامان طلائی اور زنجیر وغیرہ ساتھ ایک اور مادہ فیل کے اوسکو عنایت کیا اور ایک لاکھ درب عادل خان کے وکیلون کو عنایت
فرمائے پھر اوخمین دنون سنا کہ مکرم خان پسر معظم خان نے جو صوبہ دار اوڑیسہ کا ہے ملک خوردہ کو اوسنے فتح کیا اور وہان کا راجہ بھاگ کر مہندرہ
کے پاس گیا چونکہ وہ میرے بندگان مخلص سے تھا اس واسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ سہ ہزاری ذات
اور دو ہزار سوار کا کرکے حکم دیا کہ نقارہ اور سپ اور خلعت بھی اوسکو دیا جاوے درمیان سرحد اوڑیسہ اور گولکنڈہ کے دوراجہ تھے ایک
خوردہ دوسرا مہندرہ کا ملک خوردہ کا عملداری شاہی مین تا بحکم خدا و ند کریم سے آگیا اور ملک مہندرہ باقی رہا امید عنایت الہی سے یہ ہے کہ قدم
ہمت آگے بڑہے اور عرضداشت قطب الملک کی فرزند شاہجہان کو آئی کہ میرا ملک جو بادشاہی سرحد سے ملا ہوا ہے اور مین ہوا خواہ مخلص
ہون امید ہے کہ مکرم خان کو فرمان ہو جاے کہ میرے ملک سے دست تصرف کوتاہ رکھے یہ مکرم خان کی شجاعت کی بڑی دلیل ہے کہ قطب الملک سا
شخص اوسکی طرف سے متردد ہے اور اسی تاریخ اکرم خان پسر اسلام خان کو خوجہ انتجیو وغیرہ کا کر کے خلعت اور ہاتی اوسکو مرحمت کیا اور
چندر سین راجہ ہنود کو خلعت اور سپ اور ہاتھی سے ممتاز کیا اور لاجین قاقشال کو فیل عنایت ہوا اور اسیوقت مظفر پسر مرزا باقی ترخان کو
سعادت آستانہ بوسی حاصل ہوئی اوسکی مان وضع بارہہ زمیندار کچھ کی تھی جب مرزا باقی نے وفات کی تو ریاست ٹھٹھہ کے مرزا جانی کو پہنچی
لیکن مرزا جانی نے اپنے دہم سے اس زمیندار مذکور کے پناہ لی اور طوعیت سے اب تک وہین گذران کی ان دنون کہ لشکر منظفر و نشان
اقبال احمد آباد مین سایہ فگن ہوا تو اوسنے اگرچہ جنگلی لوگون مین بڑھا ہے اور رسم و عادت دربار سے بیخبر ہے لیکن جو اوس کے
سلسلہ کو نسبت عقیدتمندی اور حقوق بندگی زمان حضرت صاحب قران ثانی سے ہمارے خاندان کے ساتھ متحقق ہین تو رعایت اوسکی احوال کی
لازم جانکر اس وقت دس ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو عنایت کیا اور منصب اوسکے لائق دیا جاویگا شاید سپاہگری مین خوب مشہور ہو
بائیسوین ۲۲ مبارک شنبہ کے دن صبح باغ مین جاکر سیر گلاب کی دیکھی ایک تختہ بہت عمدہ تھا یمان گلاب کمتر ہے اسقدر بھی غنیمت تھا سیر لالہ
بھی اوس مین خوب تھی چند انجیر پختہ ہوے تھے مینے اپنے ہاتھ سے توڑے بڑا اوس مین سا رہے سات توڑے کا تھا اور اوسی دن ڈیڑھ ہزار
خروارے کا ریزہ کے بھیجے ہوے خان اعظم کے پوتے مینے ہزار اوسمین سے درباریون کو دیے اور پانسو بیگات کو چار دن اوس باغ مین بخوشی
رہکر شہر مین آیا اور چند خربوزے وہان کے مشائخ کو دیے وہ کھا کر حیران ہوے اس واسطے کہ گجرات مین خربوزہ اچھا نہین ہوتا تائیسوین ۲۳ کو باغ
نگینہ مین کہ تحانہ کے اندر ہے ایک سے شاہان گجرات سے اوسکو بنایا تھا مجلس عشرت کرکے پیالہ دربارین کو دیے ایک تختہ انگور کا اس باغ
مین خوب پکا ہوا تھا مینے حکم کیا کہ جن درباریون نے پیالے پیے ہین وہ انگورون کو اپنے ہاتھون سے توڑین اور روز دوشنبہ غرہ اسفندارمذ

کو احمد آباد سے کوچ کرکے نشان اقبال مالوے کی طرف بلند کیے اور کنارے تال کاکریہ تک کہ دو کوس ہے وہان [illegible] تین دن وہین مقام کیا مبارک شنبہ کو چوتھی تاریخ پیشکش مقرب خان کی ملاحظہ ہوئی کوئی چیز اوس مین پسند اور مرغوب نہ تھی اوسنے شہزادہ ہوکر وہ پیشکش اپنے فرزندون کی معرفت محل مین گذرانی کہ محکو وہان پسند آوے اوس وقت جواہرات اور مرصع اور ہتیارون سے اور ہاتھی سامان قریب لاکھ روپیہ کے سینے قبول کرکے باقی اوسیکو پھیر دیا اور کچھی گھوڑون مین سے بھی قریب سو گھوڑون مین کوئی عمدہ اور سرتہ نہ تھا جمعہ کو پانچوین تاریخ بعد کوچ چھ کوس کے کنارے دریاے احمد آباد کے مقام ہوا جو فرزند شاہجہان تہم خان کو کہ اوسکے عمدہ نوکرون مین سے تھا حکومت گجرات پر چھوڑتا تھا سو اوسکے نشان و نقارہ خلعت و مرصع خنجر اوسکو عنایت فرمایا جسکے بیان مین تہی کہ شہزادہ جون کے نوکرون کو نشان و نقارہ مرحمت ہوچنانچہ میرے والد نے باوجود اس کمسنی کے کہ مجھے تھی میرے کسی نوکر کو نشان و نقارہ اور خطاب بخویز فرمایا جو مجھکو فرزند خورم کی طرف عنایت نہایت ہی اور وہ فی الحقیقت لائق ہر عنایت کے ہی اور نوعمری مین جس مہم پر متوجہ ہوا اوسکو میرے خاطر خواہ پورا کیا اس واسطے سینے اوسکی خوشی پوری کی اور اوسی روز مقرب خان نے رخصت وطن کی پائی اور حوض قطب عالم پدر شاہ عالم بخاری کا کہ موضع نبوہ مین برسر راہ تھا مین خود وہان گیا اور وہان کے رہنے والون کو روپیہ یا نقود دیے پھٹی کو دریاے محمد آباد مین کشتی پر بیٹھکر شکار ہی کرتا ہوا مقبرہ سید مبارک بخاری پر کنارہ پر واقع تھا گذرا سید مبارک بخاری عمدہ امرا کے گجرات سے ہے یہ مقبرہ اوسکے عہد اوسکے فرزند سید میران نے بنایا ہی بہت مضبوط اور عمدہ بلند مکان ہی زیادہ دو لاکھ روپیہ سے اوس مین صرف ہوے ہین جتنے مقبرے سلاطین گجرات کے سینے دیکھے کوئی اوسکو نہین پوہنچا باوجودیکہ وہ حاکم اور یہ لاکر تھا لیکن ہمت خدا کی طرف سے ہے ہزار آفرین اوس فرزند پر کہ باپ کا ایسا مقبرہ بنا دے ع کہ دنیا مین ہی اوسکی یادگاری ۔ یکشنبہ کو مقام کرکے مہیلی کا شکار کیا چار سو جال مین آئین ایک اون مین ماہی بی پولک کہ جسکو سنگ ماہی کہتے ہین نظر آئی نہنگم اوسکا بڑا اونچا سوا تھا روہو سے اوسکا شکم چاک کرایا اوس مین ایک تازہ مچھلی نکلی کہ ابھی اوسنے کھائی تھی جب دونون کو تولوایا تو سنگ ماہی ساڑھے چھ سیر کی تھی اور وہ کھائی ہوئی دو سیر کی آٹھوین کو سوا چار کوس چلکر موضع سودہ مین اترا وہان کے لوگ برسات گجرات کی بہت تعریف کرتے تھے اتفاقاً آٹھ پہر تک باران رہا اور گرد و خاک سب گئی جو یہ ملک بالکل ریگستان ہی برسات مین کیچڑ نہین ہوتی اور جنگل سبز ہوجاتا ہی غرضکہ نمونہ برسات کا بھی دیکھا سہ شنبہ کو ساڑھے پانچ کوس چلکر قریب موضع جیسا کی نزول اقبال کا ہوا وہان خبر آئی کہ نہنگہ سیوڑہ داصل جنم ہوا سیوڑہ ایک قوم ہی ہندو سے کہ ہمیشہ باون اور سر بڑہا رکھتے ہین بعضے اون مین بال سر کے اور ڈاڑہی مونچھہ رکھتے ہین اور بعضے نہین اور سیاہ کپڑا نہین پہنتے اونکا یہ دین ہی کہ کسی جان دار کو تکلیف مدینا چاہیے قوم بنیہ انکو اپنا پیر و مرشد سمجھتی ہی اور اونکو سجدہ و پرستش کرتی ہی اور سیوڑہمون کے دو فرقے ہین ایک پتادو سرا کہ تھل نہنگہ مذکور سردار قوم کرتھل کا تھا اور بابچند مرشد پتا کا یہ دونون میرے والد کی خدمت مین رہا کرتے تھے جب اونہون نے رحلت فرمائی اور حضرو جاگا اور مین اوسکے پیچھے گیا تو رای سنگہ بربنہ زمیندار بیکانیر نے جو میرے والد کی عنایت سے مرتبہ امارت کو پہنچا تھا اون سنگہ مذکور سے پوچھا کہ مدت میری سلطنت اور حکمرانی کی کب تک ہی اوسنے کہ خود کو علم نجوم اور تسخیرات کواکب مین اوستاد جانتا تھا اوس سے کہا کہ نہایت سلطنت جہانگیر کی دو برس تک ہی بدہ یوقوف اوسکے اعتماد پر بے رخصت میرے اپنے وطن چلا گیا جب مین بنایت آگہی فتح و ظفر و مہم خسرو سے لوٹ کر آگرہ کو آیا تو وہ شہزندہ پھر حاضر ہوا تو وہ شہزندہ پھر حاضر ہوا غرضکہ مذکور اوسی تین چار مہینے مین بیماری جذام مین مبتلا ہوا اور اعضا اوسکے گرے اور اوس حال مین کہ موت ایسے جینے سے بہتر تھی بیکانیر مین رہا جب مینے یاد کرکے اوسکو بلوایا تو راہ مین مارے خوف کے زہر کھاکر فی النار ہوا چونکہ نیت میری ہمیشہ خیر و عدالت اور پرورش لوگون کی ہی تو یقین جانتا ہون کہ میرے راجپوتانے کا بھی یہی حال ہو قوم سیوڑہ اگرچہ شہرون مین ہندوستان کے ہین خصوصاً گجرات مین کہ بنیون کا جو وہان دین ہی بہت ہی تو یہ لوگ بھی بہت ہین اور سوا بت خانون کے رہنے کو اور عبادت کے جدا مکان بنا لیے ہین کہ حقیقت مین اونکو دار الفاد کہنا چاہیے

کو کہ بیٹے پتی ہر روز ہیسوں کو زیوروں کے پہنچتے ہین اور کچھ حیا شرم نہین کرتے وہ اون سے طرح طرح کے فساد اور بے حیائی کرتے ہین اسلئے
مینے سیوڑون کے نکال دینے کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بھیجے کہ جہان یہ ہون میرے ملک سے نکالے جاوین دسنون کو مین شکار
کو گیا اور ذبیل گاؤ نر و مادہ بندوق سے مارے اوس دن دلاور خان کے بیٹے نے بچپن سے کہ اوسکی باپ کی جب گرتنخواہ مین تھا اگر ملازمت
حاصل کی اور دو کبھی گھوڑے نذر کیے کہ بہت خوب صورت اور خوش رفتار تھے ایسے کسی نے تمام عمر مین نذر نہین کیے گیارہوین کو کنارے
تال کے بزم پرم پالہ کی آراستہ ہوئی وہان اون نوکرون کو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تھے انعام اور خلعت دیکر رخصت کیا اون مین
شجاعت خان عرب کو ڈھائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوارون سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور نقارہ اور گھوڑا اور خلعت دیا اور ہمت خان
کو منصب پنج ہزاری ذات اور آٹھ سو سوارون سے ممتاز کر کے خلعت اور ہاتھی دیا کفایت خان کو دیوان صوبہ گجرات کا کیا اور بارہ صدی ذات
اور دو سو سوارون سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا صفی خان بخشی آپ و خلعت سے سرفراز ہوا خواجہ عاقل کو ڈیڑھ ہزاری منصب ذات اور
ساڑھے چھ سو سوار کا مع اصل و اضافہ مقرر فرما کر اصدیون کا بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور تیس ہزار روپے قطب الملک کے وکیل کو کہ
پیشکش لایا تھا انعام ہوے اس دن فرزند شاہجہان نے انار دہی کہ اوسکے واسطے فراہ سے آئے تھے مکحوز کیے اور اسی قدر پہلے
آج تک نہ دیکھے تھے جب ملوایا تو بھی اون تیس تولہ نو ماشہ کے اور انار ساڑھے چالیس تولہ کا ہوا جمعہ کو بارہوین تاریخ شکار کو گیا دو نیل گاؤ
شکار ہوے اور تیرہوین کو تین چوکارہ ہوین تاریخ شیخ اسمعیل ولد شیخ محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپیہ خرچ کو دیے پندرہوین کو بھی شکار مین
نیل گاؤ مارے سولہوین کو مینے شائخ گجرات کو کہ میرے ہمراہ آئے تھے دوبارہ خلعت اور خرچ اور زمین جاگیر دیکر رخصت فرمایا اور ہر ایک
کو کتابین کتب خانہ خاص سے مثل تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی اور روضۃ الاحباب کے عنایت کین اور اونکی پشت پر آنا گجرات کا اور عنایت کرنا
لکھا جب تک مین احمد آباد مین رہا یہی شغل تھا کہ غربا اور اہل کمال سے ملون اور اونکو جاگیر عنایت کرون اور باوجودیکہ شیخ احمد صدر اور کئی
مصاحب مزاج دان مقرر ہوے تھے کہ فقرا اور علما کو سامنے لاوین اور بیٹا شیخ محمد غوث کا اور نبیرہ شیخ وجیہ الدین کا بھی اس خدمت پر
مع مشائخ کے مقرر تھا کہ جہان ایسے لوگون کو سنو میرے روبرو لاؤ اور محل مین سے چند عورتین بھی اس خدمت پر مقرر تھین کہ بوڑھیون اور
بیبیون کو لایا کرین اور مراد میری یہ تھی کہ سالہا سال کی مجھ مجسا بادشاہ یہان آیا ہے تو کوئی محروم نہ جاوے اس واسطے مینے اس قدر کوشش کی
حق تعالی میری نیت کا گواہ ہے کہ مینے قصور نہین کیا اور اگرچہ احمد آباد کے آنے سے خوش نہین ہوا لیکن دل مین نجکو اس بات کی خوشی ہے
کہ میرے آنے سے یہان بہت غربا کی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پھر کوکب پسر قمر خان کو کہ برہانپور مین فقیر ہو کر نکل گیا تھا لوگ
پکڑ کر روبرو میرے لائے تفصیل اسکی یہ ہے کہ یہ کوکب نواسہ میر قطب الدین قزوینی کا ہے سادات سیفی سے خانہ زاد موروثی اس خانقاہ کا ہے
لشکر دکن مین مقرر تھا چند روز وہان تنگدست و پریشان رہا جو بہت دنون اضافہ منصب سے سرفراز ہوا تھا تو میری نامہربانی اور بے عنایتی کا اوسکو
گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہو کر نکل گیا چھ مہینے تمام ملک دکن مین مثل دولت آباد اور بیدر اور بیجاپور اور کرناٹک اور گولکنڈہ
کی سیر کی پھر بندر دائل مین جا کر کشتی پر بیٹھا اور بندر کوکہ مین آیا اور بندر سورت اور بروچ وغیرہ پھر کر احمد آباد کو آیا اب زاہد نام ایک نوکر فرزند شاہجہان
کا اوسکو پکڑ کر میرے روبرو لایا جب سامنے اوسنے باعث اسکا پوچھا کہ باوجود حقوق باپ دادا اور قدیم خانہ زادگی کے موجب اس لاپرواہی
کا کیا تھا تو عرض کی کہ قبلۂ عالم کے روبرو جھوٹ نکلنا چاہیے حق یہ ہے کہ مین پہلے امیدوار مرحمت کا تھا جب نصیب سے حاصل نہوئی تو سب
کچھ چھوڑ کر فقیر ہو نکلا جب اوسکی سچی باتون سے میرا غصہ فرو ہوا تو پوچھا کہ اس پھرنے مین عادل خان اور قطب الملک اور عنبر وغیرہ کو بھی تو نے
دیکھا ہے یا نہین اوسنے عرض کی کہ جب مین ایسے دریای بیکران سے محروم رہا تو لب ہمت اپنا اون نہرون سے تر نہین کیا اور وہ سر نہو کہ
اس درگاہ مین جھک کر اور کہین سلام کو جھکے غریب نواز مین جس دن سے فقیر ہو کر نکلا ہون اپنا سب احوال بطریق روزنامچہ لکھا ہے حضور اوس مین

میلا سب احوال دریافت کرلین محکو اوسکی اس بات سے کمال رحم آیا جب اوسکی تحریر دیکھی تو معلوم ہوا کہ اوس نے اس سفر مین بہت محنت کی ہی اور پیادہ اکثر پھرا ہی مین اوسپر بہت مہربان ہوا اور دوسرے دن اوسکو حضور مین بلاکر قید اوسکے ہاتھ پاؤن کی دور کے اور خلعت اور گھوڑا اور ہزار روپیہ خرچ دیکر اوسکے اگلے منصب پر اضافہ فرماکے اوس قدر اوسپر لطف و مہربانی کی کہ اوسکے خیال مین نتھی اور وہ اپنی زبان حال سے یہ کہنے لگا ؎ اینکہ می بینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب ٭ خویشتن را در چنین نعمت پس از چندین عذاب ٭ پھر ستر سو مین کوچھ کوس چلکر مقام بارہ سینور مین اتفاق نزول اقبال کا ہوا پہلے اس سے سنا جاتا تھا کہ کشمیر مین کچھ وبا ہی وہان عرضداشت واقعہ نویس کی آئی کہ اس ملک مین وبا بشدت ہی بہت آدمی تلف ہوے صورت اوسکی یہ ہی کہ پہلے دن رد دست پھر خون ناک سے بہت چلتا ہی دوسرے دن وہ شخص مرجاتا ہی اور جس گھر ایک شخص اس مین مرتا ہی سب لوگ گھر کے مرض تلف مین آتے ہین اور جو بیمار یا مردے کے پاس جاتا ہی وہ بھی اسی حال مین مبتلا ہوتا ہی اون مین سے ایک کی لاش کو گھاس کے گٹھے پر ڈال کر نہلایا تھا اتفاقاً ایک گاے نے اوس مین سے اگر کھایا وہین مرگئی پھر کتون نے اوس گاے کا گوشت کھایا وہ سب بھی مرگئے لوگون پر یہ خوف بڑھا کہ باپ بیٹے اور بیٹا باپ کے پاس نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ جس محلے سے پہلے یہ بیماری اوٹھی وہان آگ لگی اور تین ہزار گھر اوس مین جل گئے اور اوسکی تجویز شہر والے اور اطراف کے کہ اوسکو نکلے تو ایک گول شکل دروازون پر دیکھی کہ اون مین ہر ایک کے منہ پر تین تین دائرے بڑے بڑے اور دو دو کہ سیاہی اور ایک چھوٹا اون شکلون مین تھا اور یہ شکلین دروازون پر سب گھرون کے تھین یہان تک کہ مسجدون مین بھی دیکھین لیکن جس روز سے آگ لگی ہی اور یہ تکلف دیکھین ہین وبا مین تخفیف ہوگئی ہی مینے بباعث غرابت کے یہ حال لکھا عقل سے کچھ سمجھ مین نہین آتا واللہ تعالے اعلم عند اللہ امید ہی کہ پروردگار مہربان اپنے گنہگار بندون پر رحم فرماکر اس بلا کو مخلوق سے دور کرے اٹھائیسوین کو ڈھائی کوس چلکر کنارے دریاے مہی کے مقام ہوا زمیندار جام نے وہان زمین بوس کی پچاس گھوڑے اور سو اشرفی اور سو روپیہ نذر کیے نام اوسکا جاوا اور جام لقب ہی جو وہان جانشین ہوتا ہی اوسکو جام کہتے ہین یہ سب گجراتی زمیندارون مین عمدہ اور بہتر ہی بلکہ تمام ہندوستانی راجون مین نامی ہی اسکا ملک سمندر سے ملا ہوا ہی چھ ہزار سوار ہمیشہ اسکے پاس رہتے ہین کام کے وقت بارہ ہزار سوار تک جمع کرلیتا ہی اوسکے یہان گھوڑا بہت خوب ہوتا ہی دو ہزار روپیہ تک کبھی گھوڑا وہان بکتا ہی مین نے اوس راجہ کو خلعت عنایت کرکے [illegible] کیا اور اوسی دن بچھین زمین راجہ ملک کوچ کا کہ نواح ملک بنگالہ کے واقع ہے استانہ بوسی سے مشرف ہوا پانسو مہرین نذر کین اور عنایت خلعت اور خنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور نواحی [illegible] سید عبداللہ خان کہ ملک چونکرہ کی حکومت پر تھا دولت استان بوسی سے سعد ہوا اونیسوین کو جمعہ کے روز قیام کیا بیسوین کو پونے چار کوس چلکر کنارے تالاب حمنود کے منزل ہوئی اکیسوین کو ساڑھے چار کوس کوچ کرکے کنارے تالاب بندروالہ کے اوترا وہان خبر فوت عظمت خان گجراتی کی سنی کہ بسبب بیماری کے احمدآباد مین رہگیا تھا مصاحبان فراخدان سے تھا اور خدمتین عمدہ کی تعین تحقیقت ملک دکن اور گجرات سے خوب واقف تھا مجکو اوسکی خبر فوت سے رنج ہوا اوس تالاب مین ایک بوٹی دیکھی کہ بمجرد ہاتھ یا لکڑی لگانے کے اکٹھا ہوکر مرجھا جاتی تھی اور بعد تھوڑی دیر کے پھر کھلتی تھی نی اوسکی مانند املی کے تھی عربی مین اوسکو شجرالحیا کہتے ہین اور ہندی مین لجونی نام ہے کہ لاج حیا کو کہتی ہین کہ ہاتھ لگنے سے مرجھاتی ہی اسواسطے حیا کہ نظر منسوب ہے عیب جو ہر کہتے ہین وہ خشکی مین بھی ہوتی ہی بائیسوین کو مقام کیا اور اونہی خبر دی کہ یہان سے قریب ایک شہر سارنگپور بہت ستاتا ہی اوسکے جنگل مین تازہ آدمیون کے اعضا دیکھے مینے اوسکی طرف توجہ شکار کی کرکے ایک بندوق مین اوسکا کام تمام کیا اگرچہ بڑا شیر تھا مگر مین نے اوس سے بڑے زیادہ مارے ہین جو شیر کہ مینے قلعہ مانڈو مین مارا تھا ساڑھے آٹھ من کا تھا اور یہ ساڑھے سات من کا تیئسوین کو قریب ساڑھے تین کوس کے کوچ کرکے کنارے دریاے بابہ کے اوترا اور چوبیسوین کو چھ کوس چلکر کنارہ تالاب سمدہ کے منزل کی مبارک شنبہ پچیسوین تاریخ کو مقام کیا اور مجلس بیالہ آراستہ ہوئی بندگان خاص پیالون سے سرخوش ہوے فوادیمان

کو [illegible] کی ولایت پر یا [illegible] کا امتیاز کرکے مع دو ہزار سوار کے سرفراز کیا اور خلعت و فیل مرحمت فرما کر رخصت جاگیر پر جانے کی دی اور محمد حسین سنبک کو واسطے مزید نے عمدہ گھوڑون کے بطرف بلخ بھیجا تھا اوسنے اوس تاریخ مین حاضر ہوکر سعادت آستانہ بوسی حاصل کی اور تین لائے ہوے گھوڑون مین سے ایک گھوڑا ابرش نہایت خوشرنگ اور اچھے جوڑ ونکا ہی اب تک ایسا ابرش ندیکھا تھا اور گھوڑے قدم بھی خوب لایا تھا اس واسطے مینے اوسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جمعہ کو چھبیسوین تاریخ سوا پانچ کوس چلکر موضع جالو مین منزل ہوئی اور راجہ بکھی نرائن چھپا راجہ کوچ کو کہ ان دنون مینے ملک گجرات اوسکو عنایت کیا بخشش اسپ سے سرفراز کیا شنبہ کو ستائیسوین تاریخ تین کوس جاکر مقام لوہ وہ مین نزول اجلال فرمایا پھر اٹھائیسوین کو پانچ کوس طے کرکے قریب قصبہ دوحد کے کہ سرحد گجرات اور مالوہ کا ہی مقام رایات اجلال کا ہوا وہان پہلوان بہاؤالدین برقنداز نے ایک بچہ لنگور کا مع ایک بکری کے ملازمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ میرے ہمراہی ایک بندوقچی نے راہ مین اوسکی ماں کو لیے ہوے درخت پر دیکھکر بے رحمی اور سنگدلی اوسکو زخم بندوق سے مارڈالا اوسنے گولی لگتے ہی بچے کو سینے سے جدا کرکے اور ڈالی پر ڈالدیا اور زمین پر گر پڑی دیکھا تو اوس مین جان نتھی اس حال مین وہان مین بھی پونہچا اور اوس بچے کو افتاں و خیزاں کرکے واسطے دودھ پلانے کے اس بکری کے تھن سے ملایا حق تعالی نے اس بکری کو اوسپر ایسا مہربان کیا کہ چاٹنے لگی کہ یہ گویا اوس کے پیٹ سے نکلا ہی مینے فرمایا کہ یہ بچہ اوس بکری سے جدا کرین بیحد جدا کرنے کے اوس بکری نے فریاد اور بے صبری کی اور بچہ لنگور کا بھی تڑپنے لگا کمال جاے تعجب ہی لہذا واسطے غرابت اس حال کے لکھا گیا دوشنبہ کو اونتیسوین تاریخ مقام کرکے شکار نیلگاو کا کھیلا ایک نیلگاو کو بندوق سے ماری شنبہ کو تیسوین تاریخ نہی وہین مقام فرمایا

تمام شد

جلد اول ترجمۂ تاریخ توزک جہانگیری

در مطبع نظامی کانپور واقع ۲۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری

حکم جہانگیری

بعد تمام ہونے تحریر ایس حالات بارہ سال کے کہ خود مین نے لکھی تھی کارگزاران اہل فن و محرران شیرین رقم کو

حکم

کیا کہ اسکو ایک جلد ترتیب دیکر نسخہای متعدد لکھین کہ بندگان کو اطراف و جوانب
مین بھی بھیجے جاوین تا اور شہرون مین ارباب دولت اور
احباب سعادت اسکو دیکھکر اپنا دستور العمل روزگار
اسکے موافق کرین تا موجب آبادی ملک اور خوشنودی
خلق اللہ اور رضامندی میرے گار ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب کم شنبہ بیستوین ربیع الاول سنہ ایکہزار ستائیس ہجری کو بعد گذرنے ساڑھے چودہ گھڑی کے تحویل آفتاب جہانتاب نیر اعظم فوروز بخش دیدہ عالم کی برج حمل مین ہوئی اس روز گنتی فروتنک یا سہوان سال جلوس ہمایون اس نیازمند درگاہ الٰہی کا بخیریت گذر کر سال فرخی آغاز ہوا روز مبارک شنبہ دوسری فروردی ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری کا انجمن افروز ہوکر اکاونان سال مبارک عمر اس نیازمند درگاہ ایزدی کا آغاز ہوا امید کہ مدت حیات مرضیات الٰہی مین صرف ہو کوئی دم بے یاد اوسکے نگذرے بعد فراغ وزن کے بزم نشاط تازہ مرتب ہوئی اور بندہاے خاص ساغر لبریز عنایت سے سرخوش ہوے اسی روز آصف خان کہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز تھا مینے مہربانی سے اور چار ہزار سوار مدد سپاہ اور سہ اسپہ اوسکو عنایت کیے اور شاہت خان کو خدمت عرض مکرر کی دی اور خدمت توپچانہ معتمد خان کو مرحمت کی گھوڑا کہ پیشکش کیا تھا گجرات مین ویسا عمدہ گھوڑا میری سرکار مین نہین دیا لیکن جب میرزا رستم نے اوسکی بہت خواہش کی تو مینے بسبب اوسکی محبت کے اوسکو عنایت کیا اور جام کو چار کوہیان الماس اور یاقوت اور زمرد اور نیلم کی اور دو باز مرحمت ہوے راجہ لچھمن نرائن کو بھی چار کوہیان لعل اور عین الہرہ اور زمرد اور نیلم کی دین مرزت خان نے کہ تین ہاتھی بنگالہ سے نذر مین بھیجے تھے دوان مین سے خاصہ مقرر کیے شب نہم کو میرے حکم سے چوکر تالاب کے خوب روشنی ہوئی نہایت عمدہ تماشا ہوا حاجی رفیق نے عراق سے اگر سعادت آستان بوسی حاصل کی اور خطہ میرے بھائی شاہ عباس کا مجکو دیا یہ شخص میر محمد امین قافلہ باشی کا غلام ہے میر نے اوسکو بچے فرزند پرورش کیا ہے مقرر عمدہ خدمتگار ہے بارہا عراق مین آمد رفت کی ہے اور میرے بھائی شاہ عباس سے آشنا ہوا ہے اس بار پنجاق کے گھوڑے اور عمدہ سامان لایا تھا اون گھوڑون سے چند گھوڑے اصطبل خاص مین داخل کیے چونکہ بندۂ کارآمدنی تھا اوسکو خطاب ملک التجار سے سرفراز کیا

اور راجہ کبھی نراین کو شمشیر خاصہ اور تسبیح مرصع اور چار موتی واسطے کان کے حلقہ کے عنایت کیے اور منصب ہزار سہ کا کہ پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا تھا اوسپر اضافہ پانسو سوارون کا فرمایا اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا سرفراز خان کو منصب چہار ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ملا معتمد خان نے منصب ہزاری ذات اور ساڑھے تین سو سوارون سے امتیاز پایا انی رائے سنکسدلن اور خدائی خان کو اسپ صدمہری عنایت ہوا حواعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تھا اوسکی خواہش سے میر قاسم کو بخشی احدیون کا بسبب قرابت اوسکے کے اوس صوبہ مین مقرر کیا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے ممتاز کرکے ساتھ خطاب قاسم خانی کے سرفراز کیا پہلے راجہ بھی زین کو عراقی گھوڑا دیا تھا اس تاریخ مین ہاتھی اور ترکی گھوڑا بھی مرحمت کرکے بنگالے کی طرف رخصت کیا راجہ جام کو خاص تلوار مرصع اور جڑاؤ تسبیح اور ایک گھوڑا عراقی اور ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو رخصت کیا آصف خان کے بھتیجے صالح نام کو منصب ہزاری اور تین سو سوار سے ممتاز کرکے صوبہ بنگالہ کیطرف رخصت کیا وقت روانگی ایک گھوڑا بھی مرحمت ہوا اسی روز میر جملہ نے عراق سے آکر استان بوسی کی یہ شخص اصفہانی سید الن مین معتبر ہی اور انکا خاندان عراق مین ہمیشہ معتبر رہا ہی اب اسکا بھتیجا میر رضی میرے بھائی شاہ عباس کی خدمت مین منصب صدارت سے مخصوص ہی اور بادشاہ نے اپنی دخترکی اوس سے نسبت کی ہی چودہ برس ہوے کہ میر جملہ عراق سے آکر نزدیک محمد قلی قطب الملک کے گلکنڈہ مین گیا تھا اصلی نام اوسکا محمد امین ہی قطب الملک نے میر جملہ خطاب دیا دس برس تک اوسکا کارندہ رہا اور میر سامان ہوا جب قطب الملک مرگیا اور اوسکا بھتیجا حاکم ہوا تو اوسنے میرے جیسا چاہیے سلوک نکیا اس واسطے میر رخصت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نے بسبب قرابت میر رضی اور میر سامان ہونے کے بہت خاطر اور عزت کی یہ بھی تحایف عمدہ پیشکش کرکے تین چار سال تک وہین عراق مین رہا اور املاکین پیدا کین جب مین نے اوسکا شوق یہان آنے کا کرسنا تو فرمان بھیجکر بلوایا اور میر مذکور بمجرد فرمان پہونچنے کے ترک تعلقات کرکے جریدہ اس بارگاہ مین حاضر ہوا اور استان بوسی سے مفتخر ہوکر بارہ گھوڑے اور نو کشتیان سامان اور دو نوکشتیان پیشکش کین جو عقیدت اور اخلاص سے آیا تھا مینے اوسپر بہت عنایت کرکے بافضل میں ہزار درب خرچی اور خلعت عنایت فرمایا پھر خدمت بخشیگری احدیون کے قاسم خان سے لیکر عنایت خان کو عنایت کی خواجہ عاقل کو کہ قدیمی ملازم تھا خطاب عاقل خانی سے سرفراز کرکے خاصہ گھوڑا دیا جمعہ کو دلاور خان نے دکن سے آکر آستان بوسی کی سو اشرفی اور ہزار روپے نذر کیے باقر خان فوجدار ملتان بمنصب چہارصدی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور تجارت خان اور باہوی زمیندار صوبہ ملتان کا عنایت فیل سے سربلند ہوا شنبہ گیا رہوین کو مینے واسطے شکار ہاتھی کے موضع دوحد سے کوچ کرکے موضع کرہ بارہ مین نزول فرمایا یکشنبہ بارہوین کو موضع سجارہ مین جاکر اوترا یہان سے دوحد آٹھ کوس ہے اور شکارگاہ ڈیڑھ کوس دوشنبہ تیرہوین تاریخ صبح کو مصاحبون کے ہمراہ ہاتھی کے شکار کو چلا ہاتھیون کی چراہی پہاڑ دمنین تھی دشواری راہ سے پیادے وہان جانہ سکتے تھے لیکن پہلے سے بہت سوار و پیادون نے اوس جنگل کو گھیر رکھا تھا اور اوس جنگل مین ایک درخت پر تخت لکڑی کا میرے واسطے بناکر اوسکے گرد کے درختون پر بیٹھکین واسطے باقی امرا کے بنائی تھین دو سو زہاتھی ساتھہ مضبوط کمندون کے اور بہت مادہ فیل طیار کرکے ہر ہاتھی پر دو دو فیلبان قوم جرگہ کے کہ واسطے شکار ہاتھی کے مخصوص ہین تھلائے تھے اور حکم دیا تھا کہ جنگلی ہاتھیون کو اطراف سے میرے سامنے لاوتا اونکے شکار کرون لیکن بہ سبب کثرت جھاڑی اور نشیب و فراز کے جنگل گھر نہ سکا ہاتھی جنگلی متفرق ہوکر بھاگ نکلے اون مین بارہ ہاتھی میرے روبرو آئے اسی خوف سے کہ مبادا یہ بھی اور طرف بھاگ جاوین سرکاری ہاتھی بڑھوا کر اون سب کو باندہ لیا اگرچہ بہت ہاتھی شکار نہ ہوے لیکن اون مین دو ہاتھی بہت عمدہ نکلے جو اوس پہاڑ کو کہ جنگل مین مقام ہاتھیون کا تھا رکس پہاڑی یعنی دیوکنکا پہاڑ کہتے تھے اس نسبت سے مینے اون دونون ہاتھیون کا نام راون سر اور بادن سر کہ دو دیوون کا نام ہی رکھا اور سہ شنبہ چودہوین اور کم شنبہ پندرہوین کو وہان مقام کرکے شب مبارک شنبہ سولہوین کو کوچ کیا اور کرہ بارہ مین مقام ہوا حاکم بیگ کو جو خانہ زاد درگاہ کا ہی خطاب حاکم خانی سے سرفراز کیا اور تین ہزار روپیہ

سنگرام زمیندار پنجاب کو انعام ہوے اور بسبب شدت گرمی کے کوچ شب کا مقرر کیا شنبہ اٹھارہوین کو پرگنہ دوھد مین مقام ہوا اور یکشنبہ انیسوین کو کہ آفتاب نے برج حمل مین جلوہ گری کی مہینے جشن عالی آراستہ کرکے تخت پر جلوس فرمایا شمشیر خان کو کہ نیچہ باری تھا دو ہزار سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ عنایت کیے اور خواجہ ابوالحسن میر بخشی کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفرازی دی اور احمد بیگ خان کابلی حاکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشتوار کا وعدہ دو برس کا کیا تھا اور باوجود گذرنے اس مدت کے اوسنے فتح کی اسواسطے اوسکو معزول کرکے دلاور خان کو صوبہ دار کشمیر کیا اور خلعت مع ہاتھی دیکر رخصت کیا اوسنے بھی تحریر فتح کی عرصہ دو سال مین واسطے تبت اور کشتوار کے لکھدی اور بدیع الزمان پسر فرامرز شاہ نے اپنے جاگیر سلطان پور سے آکر سعادت آستانبوسی حاصل کی قاسم خان کو چڑا و خبر اور ہاتھی عنایت ہوا اور صوبہ دار پنجاب کرکے رخصت فرمایا شب سہ شنبہ اکیسوین کو وہان سے احمد آباد کی طرف کوچ کیا اور بسبب گرمی کے کہ سفر اون دنون دشوار تھا مین نے جانا اگرہ کا اوس موسم مین بخیال تکلیف لوگون کے توقف کیا اور گجرات کی برسات کی تعریف سنکر وہان جانا چاہا لیکن رہنا احمد آباد کا آخر قرار پایا ہمہ عنایت الہی ہر وقت میرے شامل حال ہے خبر آئی کہ بھرا گرہ مین وبا شروع ہے اور بہت لوگ تلف ہوتے ہین پھر تیئسوین کو جشن مبارک شنبہ کا منزل جالود مین مرتب ہوا آگے سکہ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک طرف میرا نام اور دوسری طرف نام مقام اور ماہ اور سن جلوس نقش کرتے تھے اب میرے خیال مین آیا کہ مہینے کی جگہ صورت اوس برج کی کہ اوس مہینے سے مخصوص ہے کھدوا کرین جیسے فروردی مین صورت برہ کی اور اردی بہشت مین ثور کی اور اسی طرح اورون مین اور یہ خاص میری ایجاد ہے کسی نے اب تک نہین کیا ہے اعتقاد خان اور مروت خان متعینہ بنگالہ کو نشان مرحمت ہوے شب شنبہ ستائیسوین کو موضع بدہ والہ مین کہ پرگنہ سہراکا ہے مقام ہوا وہان آواز کویل کی سنی یہ جانور بشکل کوے کے ہے مگر اوس سے چھوٹا آنکھین کوے کی کالی اور اسکی سرخ ہوتی ہین اور کویل کی مادہ پر سفید نقطے ہوتے ہین اور نر بالکل سیاہ نر کی آواز بہت عمدہ ہے اور حقیقت مین یہ ہند کی بلبل ہے کہ جس طرح بلبل بہار مین مست ہوتی ہے مستی کویل کی برسات مین کہ بہار ہندوستان کی بڑھتی ہے اور اسکا نالہ دل مین کمال اثر کرتا ہے انبہ کے پکنے کے وقت بہت مست ہوتی ہے اور اوسکی رنگ و بو سے خوش ہوکر پکارتی ہے اور کمال یہ ہے کہ کویل اپنے بچے آپ نہین نکالتی ہے جہان کوے کا گھونسلہ دیکھتی ہے اوسکے انڈون کو چونچ سے توڑکر پھینکدیتی ہے اور اپنے انڈے دیکر اوڑ جاتی ہے کوا اوسکو اپنا انڈا جانکر بچے نکالتا ہے مینے خود یہ امر عجیب احمد آباد مین دیکھا شب کہ شنبہ اوتیسوین کو کنارے دریاے مہی کے منزل ہوئی اور دہین مبارک شنبہ کا جشن کیا وہ پانی اس قدر صاف تھا کہ اگر خشتی ش اوس مین گرتی تو معلوم ہوتی تمام دن بیگیات کے ساتھ وہین رہا اور بسبب عمدگی اوس جگہ کے دالان تعمیر کرائے اور جمعہ کو شکار مچھلی کا کھیلا بڑی بڑی کھٹے دار مچھلی شکار ہوئین پہلے فرزند شاہجہان کو حکم کیا کہ تلوار اپنی آزماوے پھر اور امیرون سے کہا کہ اپنی کمرون کی تلوارین آزماوین شاہجہان کی تلوار نے سب سے زیادہ کاٹا پھر خاص لوگون کو جو حاضر تھے مچھلیان عنایت کین اور شب شنبہ غرہ اردی بہشت مین وہان سے کوچ کیا اور خاص برادرون اور مردلی والون کو حکم دیا کہ راہ مین اور قریب اوس جہان پوہ اور بے چارہ جارون کو پایا کرین جمع کرکے میرے روبرو لایا کرین کہ اپنے ہاتھ سے اونکو دیا کرون گراس سے بہتر کوئی شغل نہین دو شنبہ تیسری تاریخ شجاعت خان عرب اور ہمت خان اور دوسرے متعینان دکن اور گجرات نے دولت آستان بوسی حاصل کی اور احمد آباد کے شائقین اور اہل کمال نے آکر ملازمت کی سہ شنبہ چوتھی کو کنارے دریاے محمود آباد کے اوترا رستم خان کو جو فرزند شاہجہان نے حکومت گجرات پر چھوڑا تھا اوسنے آکر سعادت زمین بوسی سے سرفرازی پائی جشن مبارک شنبہ چیتی کو کنارے تال کاکریہ کے مرتب ہوا اور ناہر خان نے حسب الحکم دکن سے آکر کورنش ادا کی پھر فرزند شاہجہان کو انگوٹھی الماس کی کہ قطب الملک کی پیشکش مین آئی تھی قیمتی ہزار مہر کی مرحمت ہوئی اس الماس مین تین خط برابر اور ایک خط محرف اونکے نیچے واقع تھا کہ نقش اللہ اوس سے معلوم ہوتا تھا اوسنے اوسکو نوادرات سے جانکر بھیجا تھا باوجودیکہ ہونا رگ وغیرہ کا جواہرات مین عیب ہے لیکن بظاہر عام فریب تھا اور معدن معتبر سے بھی نتھا فرزند شاہجہان نے

اوسکو واسطے میرے بھائی شاہ عباس کے فتوح دکن کے نشانی کرکے بھیجا اس روز مینے ہزار روپیہ بطور انعام روکھ رہے بھائ کو عنایت کیے یہ شخص اصل مین گجراتی ہی اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکھتا ہی پہلے نام اوسکا بونٹہ تھا (یعنی پودہا) میرے دل مین آیا کہ بوڑھے آدمی کو بونٹہ سے کیا نسبت خصوصًا اب کہ ہمارے سحاب انعام سے سرسبز و بارور ہوا اس لیے مینے حکم کیا آیندہ اسکو روکھ رہے کہا کرین کہ روکھ زبان ہندی مین درخت کو کہتے ہین جمعہ سانوین کو مطابق غرہ جمادی الاول کی احمد آباد مین آیا وقت سواری کے فرزند اقبال مند شاہجہان بیس ہزار چرن جسکے پانچ ہزار روپیہ ہوتے ہین واسطے نثار کے لایا دہ دولتخانہ تک مین نثار کرتا آیا وہان اوسنے نظرہ مرصع قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا نذر کیا اوسکے اہلکارون نے بھی جو اوس صوبہ مین تھے نذرین دین قریب چالیس ہزار روپیہ کے ہوے ہون گے جب مینے سنا کہ مرزا خواجہ بیگ صفوی احمدنگر مین فوت ہوا تو اوسکے متبنے خنجر خان کو جو فرزند حقیقی سے بھی اوسکو عزیز تر تھا اور فی الحقیقت وہ جوان رشید خدمت طلب قابل پروش ہی منصب دوہزاری ذات وسوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کرکے قلعدار احمدنگر کا کیا اندنون بسبب شدت گرمی اور عفونت ہوا کے بیماری کی کثرت ہوئی حاضر دوارے کوئی آدمی کم بچا ہوگا کہ تپ محرق یا درد اعضا مین مبتلا نہوا ہو دو تین دن مین لوگون کو ایسا ضعیف و نحیف کر دیا کہ مدت تک بعد صحت کے اثر ضعف کا باقی رہا لیکن بفضل الہی سے جان کا خطرہ ہی وہان کے معمر لوگون سے معلوم ہوا کہ تیس برس پہلے اسی قسم کے تپ ہوگئی تھی لیکن ساتھ خیریت کے چلی گئی بہرحال گجرات کی آب و ہوا کا نقصان ظاہر ہوا مین یہان کے آنے سے بہت پشیمان ہون امید ہی کہ اللہ تعالی اس رنج و غدغہ کو لوگون سے دفع فرماوے تیرہوین مبارک شنبہ کو بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات وسوار اور عنایت نشان سے سرفراز ہوکر خدمت فوجداری سرکار رنتبن پر معین ہوا سید نظام فوجدار سرکار لکھنو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ شیعنان صوبہ قندہار سے ہی بہادر خان صاحب صوبہ قندہار کے التماس سے ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر ہوا سید ہریر خان بارہ بمنصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا زبردست خان کو بمنصب آٹھ صدی ذات اور ساڑھے تین سو سوار کے سرفراز فرمایا ان دونون قاسم خواجہ دہ بندی سے کہ پانچ باز قوقنون کے ماوراء النہر سے ہمراہ ایک شخص ہم قوم اپنے کے برسم نیاز ارسال کیے تھے ایک باز راہ مین تلف ہوا چار باز سلامت اوجین مین پونہچے حکم ہوا کہ مبلغ پنجہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کرین تاکہ متاع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کے خرید کیجاوے اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوے اور اوسی وقت خان عالم نے جو نزدیک دارے ایران کے ایلچی ہوکر گیا تھا ایک باز آشیانی جسکو فارسی مین اکنہ کہتے ہین مشکیش مین بھیجا تھا نظر سے گذرا ظاہر مین کوئی فرق باز دامی سے نہین رکھتا ہی لیکن بعد اوڑانے کے فرق ظاہر ہوتا ہی مبارک شنبہ کو مبیوین تاریخ میرابوصالح خویش میرزا یوسف خان مرحوم نے حسب الحکم دکن سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی سوا شرفیان اور کلغی جڑاؤ نذر کی میرزا یوسف خان سادات رضوی مشہدی سے ہی اور سلسلہ انکا خراسان ہمیشہ مکرم اور معزز رہا ہی اور بالفعل میرے بھائی شاہ عباس نے اپنی لڑکی کو ابوصالح مذکور کے برادر خرد سے منسوب کیا ہی باپ اوسکا میرزا تائع خادم باشی روضہ رضیہ امام ہشتم کا ہی اور میرزا یوسف خان یمین پرورش حضرت عرش آشیانی سے مرتبہ امارت اور منصب پنجہزاری کو پونہچا بہت خوب امیر تھا اور نوکر کو بڑے تزک سے رکھتا تھا اور بہت خویش و اقربا اوسکے نزدیک اوسکے جمع ہوگئے تھے وہ صوبہ دکن مین داصل رحمت الہی ہوا اگرچہ چند فرزند اوسکے باقی رہے اور بنظر حقوق قدامت کے پرورش افکی کی گئی خصوصًا اوسکے بڑے بیٹے کی پرورش مین بہت توجہ مصروف فرماکر تھوڑے مدت مین مینے اوسکو مرتبہ امارت پر پونہچایا لیکن اوس مین اور باپ مین فرق بہت ہی روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیس ہزار درب انعام کے حکیم مسیح الزمان کو مرحمت ہوے اور حکیم روح اللہ کو سو مہر اور ہزار روپیہ مینے عنایت کیے جو وہ میرے مزاج کو خوب پہچانتا تھا دیکھا کہ ہوا کی ناموافق ہی عرض کیا کہ جب آپ شراب و افیون معمولی مین کچھ کمی فرمائینگے یہ تمام کوفت آپکی یکبارگی جاتی رہیگی جبکہ مینے اون ہر دو سے کچھ کم کیا اول ہی روز بہت فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خورداد کو قزلباش خان منصب ڈیڑھ ہزاری

ذات اور دو سو سوار اصل و اضافہ سے سرفراز ہوا اور عرضی کچھیت خان داروغہ فیلخانہ اور بلوچ خان قراول بیگی کی پونہچی کہ اب تک ۹۹ ہاتھی نر و مادہ شکار ہوے ہین اور آیندہ جو کچھ کہ شکار ہونگے عرض کیا جاویگا مینے حکم کیا کہ ہاتھی بوڑہا اور چھوٹا ہرگز نہ پکڑین اور دو قسم کے سوار زیادہ جو کچھ نظر آوے پکڑین دوشنبہ چودھوین کو دو ہزار روپیہ واسطے عرس شاہ عالم کے اونکے سجادہ نشین سید محمد کو عنایت کیا اور اسپ خاصگی کہ اسپان عمدہ جام سے تھا اونسے محکو پیشکش کیا تھا راجہ نرسنگہ دیو کو مرحمت ہوا ہزار روپیہ بلوچ خان قراول بیگی کو کہ خدمت شکار فیل پر تعین ہے انعام فرمایے سہ شنبہ پندرھوین کو مینے شترگرانی اور دہ دیگر پایا آخر بجا رہوگیا رات کو پیالے معمولی نہ پیے اور بعد آدہی رات کے آزار بخار کا محنت تپ پر زیادہ ہوا صبح تک بستر پر لوٹتا رہا کم شنبہ سولھوین کو پچھلے دن تپ کم ہوئی اور بصواب دید حکما کے اوس اثر و ثالث پیالے متعاد کے پیے اور وہ واسطے کہانے شوربا ماش و برنج کے ہر چند مبالغہ کرتے تھے لیکن مینے قبول نکیا اور حیف سے کہ حد تمیز کو پونہچا ہون یا نہین کہ کبھی یہ کھانا کھایا ہوا میدہ ہی کہ آیندہ بھی اسکی حاجت نہ پڑے اور صبحکو بھی غذا بطبیعت راغب نہوئی تین دن دو اتین فاقہ سے گذرین یاد نہین کہ ایک دن رات تپ رہی مگر ضعف اور ناطاقتی اس مرتبہ کہ نہ کہ گویا مدتون صاحب فراش رہا ہون اور بستا بالکل جاتی رہی خواہش کھانے کی نہین ہوتی جای حیرت ہی کہ اس شہر کے بسانے والے کو کیا خوبی منظور تھی کہ ایسی زمین بے فیض مین شہر بسایا اور بعد اوسکے اوردن نے بھی عمر عزیز اپنی اس تاکید مین گذاری ہوا اس شہر کی مسموم ہی اور پانی کی قلت ریت اور گرد غبار کثرت اور پانی ناقص اور غیر ہاضم ہی اور نہ ہی کہ شہر کے کنارے پر سوا بہت کے خشک رہتی ہی کوین اکثر شور و تلخ ہین تالاب کہ گرد شہر کے ہین دھوبیون کے صابون سے گویا کہ چھاچھ ہین بڑے آدمیون نے جو بقدور رکھتے ہین اپنے گھرون مین حوض بنا رکھے ہین برسات مین آب باران سے بھر لیتے ہین اور سال آیندہ تک اوسی کا پانی پیتے ہین اور ضرور اوس پانی کا حبسکو کبھی ہوا نہ لگے اور بستہ بخارات نکلنے کا اوسمین نہو ظاہر ہی بجاے سبزہ و ریاحین کے تمام جنگل مین زقوم کھڑا ہی اور جو ہوا کہ زقوم سے آوے فیض و منفعت اوسکی معلوم مصرع اثر تو مجموعہ خوبی بچہ ناست خوانم + اول ہمنے احمد آباد کو گردآباد کہا تھا اب اسکا سموستان نام رکھین یا بھارستان کہین یا زقوم زار یا جہنم آباد کہ تمام صفتین اس مین موجود ہین اگر موسم برسات مانع نہوتا تو ہین ایکدن بھی اس محنت خانہ مین توقف نکرتا اور مانند سلیمان کے تخت ہوائی پر بیٹھکر چلا جاتا اور خلق خدا کو اس آفت دریخ سے بچاتا اور اس خیال سے کہ لوگ یہان کے ضعیف دل اور عاجز ہین سواد اکبین یعنے مردمان لشکر ان لوگون کے گھرون مین بزور قدغی نہ پڑہین اور فقرا و مساکین کو ستاوین اور قاضی اور میر عدل بسبب برہ آمکنے کے اون ستم پیشون سے رودار ہی اور رعایت کرین اس احتیاط سے جس تاریخ سے مین اس شہر مین آیا ہون با وجود شدت حرارت ہوا کے ہر روز بعد فراغت عبادت دوپہر کے دریا کیطرف کے حجرے مین کہ کوئی شی حائل درد دیوار اور سایہ اول وجود بدرسے نہین ہوتی دو تین ساعت نشست کرتا ہون اور بمقتضای عدالت داد خواہ کے فریاد سنکر ظالم کو موافق خطا کے سزا دیتا ہون حتی کہ ایام ضعف مین بھی با وجود کمال درد کے ہر روز موافق عادت کے حجرے کے مین بیٹھکر آرام اپنے اوپر حرام کیا ہی نظم ہر بیکسی را ہمبانی خلق خدا + شب کم مین دیدہ بخواب آشنا + از بے آسودگی عجلہ تن + بیخ لسپندم مین خویشتن + اللہ کے فضل سے عادت ایسی پڑگئی ہی کہ شب و روز مین زیادہ دو تین ساعت نیند کی سے لقمہ وقت کو خواب مین ضایع نہین کرتا اس مین محکو دو فایدے منظور ہین ایک آگاہی ملک سے دوسرے بیدار دلی یاد حق مین اور حیف ہی جو کہ یہ عمر بیضہ روزہ غفلت مین گذری جو بہت بڑی نیند ہمیش ہی اس بیداری کو کہ پھر خواب مین بھی نہین دیکھیگے غنیمت جان کر ایک لحظہ یاد حق سے غافل نہچاہیے ہونا مصرع باش بیدار کہ خوابی عجبے در پیش است + اور جس دن محکو تب ہوئی فرزند جان پیوند شاہ جہان کو بھی تپ ہوئی اصلکو کوفت مدت تک رہی دس روز کورنش کو حاضر نہو سکا چوبیسوین تاریخ روز مبارک شنبہ کو ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آیا گویا بیماری ایک مہینے کی بازیادہ پائی ہی شکر کہ انجام بخیر ہوا روز مبارک شنبہ اکتوبر کو میر جملہ کہ اندلون ایران سے آیا تھا اور کچھ حال اوسکا اول مذکور ہوا ہی منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سربلند ہوا اور بسبب رفع منصب اپنے کے ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور

اور قسم کے چوپائے اور کچھ سونا چاندی اور باقی اجناس بطور صدقے کے مستحقون کو عنایت ہوئے اکثر بندہائے درگاہ موافق اپنے مقدمات لائے تھے سینے کہا کہ اگر غرض اس سے اظہار اخلاص ہے تو مقبول نہین اور اگر سبب اسکا صدق عقیدت ہے تو حضور مین لانے کی کیا حاجت بلکہ غائبانہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کرین ساتوین تیر ماہ الٰہی روز مبارک شنبہ کو صادق خان بخشی نے بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفرازی پائی ارادت خان میر سامان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا میر ابو صالح رضوی بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار ۱۰۰۰ خطاب رضوی خان اور عنایت علم اور فیل سے سرفراز ہوکر صوبہ دکن کو رخصت ہوا انہون سنا گیا کہ سپہ سالار آتالیق خانخانان کے اس مصرع مشہور پر ع ہر یک گل زحمت صد خار ہے باید کشید + غزل کہی ہے اور میر ارسٹم صفوی اور اوسکے بیٹے میرزا مرادنے بھی طبع آزمائی کی ہے ایک مطلع فی البدیہہ میرے خیال مین آیا ؎ ساغری برخ دلدار ہے باید کشید + ابر بسیار ست می بسیاری باید کشید حاضران بزم سے ہر شخص نے کہ طبع ناظم رکھتا تھا غزل کہکر گذرانی ظاہر ہوا کہ بمصرع مولانا جامی کا ہے اور پوری غزل بھی نظر سے گذری لیکن سوا اس ایک مصرع کے کہ مرہب المثل زبانہ ہوہا ہے اور کوئی شعر یکا رنہین بلکہ سادہ و ہموار ہے اسی روز خبر فوت ہونے احمد بیگ حاکم کشمیر کی آئی بیٹے اوسکے کہ خانہ زاد اس درگاہ کے ہین اور اترنیک بختی اور کارطلبی کا اونکے ناصیہ حال سے ظاہر ہے مناصب مناسب سے سرفرازی پاکر خدمت صوبہ بنگالہ قلعہ اور کابل مین تعین ہوئے منصب اوسکا ڈھائی ہزاری تھا پسر کلان اوسکا منصب تین ہزاری سے اور باقی تین بیٹے اوسکے منصب نہ نہ صدی سے ممتاز ہوئے چودھوین مبارک شنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جوہر شرافت و شجاعت سے آراستہ ہے اور ایک تھانہ ملک برار سے اوسکے عہدے مین ہے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ اور خطاب باقی خانی سے سربلند ہوا راے کمنو کہ سابق مین دیوان صوبہ گجرات کا تھا اوپر دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا انہون جتنی کرنا سارس کا کہ اب تک دیکھا نہین تھا اور مشہور ہے کہ کسی نے نہین دیکھا نظر آیا ایک جوڑا سارس کا میری سرکار مین ہے اور لیلی مجنون اوسکا نام ہے ایک روز ایک خواجہ سرا نے آکر عرض کی کہ روبرو میرے یہ دونون سارس جفت ہوے تھے حکم فرمایا کہ پھر گرا رادہ جفت ہونیکا کرین مجھکو اطلاع دینا وقت صبح صادق کے آکر عرض کی کہ اب جفت ہونا چاہتے ہین اوسی وقت مین داسطے تماشے کے گیا مادہ پاون پھیلا کر جھک گئی نر نے اول ایک پانون پھر دوسرا پانون اوسکی پشت پر رکھکر کچھ دیر بیٹھکر جفتی کی اور اتر آیا پھر گردن مین جھکا کر ایک بار مادہ کے گرد گشت کیا یقین ہے کہ انڈے دیکر بچے نکالین اور محبت سارس مین ساتھا اپنے جوڑے کے تعلقین عجیب و غریب سنی ہین جو حد تواتر کو پونہچین اور عمدہ مین لکھی جاتی ہین قیام خان خانان در گاہ عالی کہ فن شکار و قراولی مین وقوف تمام رکھتا ہے عرض کی کہ ایک دن مین شکار کو گیا ایک سارس بیٹھا دیکھا جب مین نزدیک گیا تو وہ اپنی جگہ سے اوٹھکر چلا اوسکی چال سے ضعف اور درد ظاہر تھا وہ جہان بیٹھا تھا وہان کچھ استخوان اور پر پڑے دیکھے کہ وہ اوسنے بچے دیکر وہان بیٹھا تھا مین اوس جگہ جال لگاکر چھپ رہا جب اوس سارس نے وہان آکر چاہا کہ اپنی جگہ پر بیٹھے تو پانو جال مین پھنس گیا مینے جاکر اوسکو پکڑ لیا بہت ہی ہلکا معلوم ہوا جو دیکھا تو سینہ اور شکم مین اصلا پر نہ تھے اور گوشت اور پوست دہان کا گل گیا تھا اور کیڑے پڑ گئے تھے بلکہ تمام اعضا مین گوشت نہ تھا ایک مشت پر و استخوان ہاتھ آتے ظاہر ہوا کہ بھوکا اسکا مرگیا اوسکے فراق نے اسکا یہ حال کیا رباعی ؎ گمداخت تن از سیم دل افروز مرا + افروخت چو شمع آہ جان سوز مرا + روز نظریم سیاہ شد چون شب غم + بنشاند فراق تو بدین روز مرا + ہمت خان نے کہ بندہ مطوب ہے اور کلام اوسکا قابل اعتبار اوسنے عرض کی کہ بر کنہ دوحد مین ایک جوڑہ سارس کا کنارہ تالاب پر نظر آیا میرے ساتھ کے بندوقچی نے ایک کو مار لیا اور دوسرا مین سر اوسکا کاٹ کر باک صاف کیا اتفاقا اوس منزل مین دو تین مقام ہوے جوڑا اوسکا ہمیشہ اوس گرد و نواح مین پھرتا تھا اور فریاد و فغان کرتا تھا اوسکی بیقراری سے دل میرا دکھتا تھا اور سوا ندامت کے کچھ نہین بن پڑتا تھا جو اوس منزل سے کوچ ہوا حسب اتفاق اوجہ پیش رو کے پھر اوسی مقام مین گذرنا ہوا وہان کے رہنے والون سے انجام حال اوس سارس کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ اوسنے جان دی اور اب تک اثر اوسکے پر و بال کا وہین ہے جاکر دیکھا جس طرح لوگون نے کہا تھا ویسا ہی پایا ایسی تعلقین بہت ہین اور اونکے کہنے مین مول

ذکر تعلق سارس

ذکر محبت سارس با جفت

ہوا تھا شنبہ سولہوین کو خبر فوت ہونے راوت شنکر کی کہ صوبہ بہار مین تعینات تھا معلوم ہوئی مان سنگھ پسر کلان اوسکا منصب دو ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کے سرفراز ہوا اور اوسکے بیٹے اور بھتیجے اور معتمد اوسکے اضافہ سے ممتاز ہوے اور اوسکی متابعت کو مامور ہوے سہارک شنبہ اکیسوین کو فیل بادن سنگھ کا کیا ہوا خاص سہ اکہ واسطے بلیانے کے پرگنہ دودھ مین چھوڑ گیا تھا حضور مین آیا سیغے حکم فرمایا کہ نزدیک تھیرو کہ جانب دریا کے رکھین تاکہ ہمیشہ زیر نظر رہے قیلخانہ حضرت عرش آشیانی مین کوئی ہاتھی کلان ترفیل درجن سال سے جودت سے سرگروہ فیلان خاصہ کا تھا نظر نہین آیا بلندی اوسکی دو ہاتھ گز الہی تھی کہ آٹھ گز اور تین انگل شرعی ہوتے ہین اور بالفعل فیل میری سرکار مین سب سے بڑا پہلوان عالم گجراج ہی کہ حضرت عرش آشیانی خود بلند نے اوسکو شکار فرمایا تھا اور سرگروہ فیلان خاصہ میرے کا ہی اوسکا چار گز نیم یا دو ہی کہ سات گز اور سات انگل شرعی ہوتے ہین گز شرعی جو ہمین اڑتالیس انگل مردم متوسط کے مقررہین اور گز الہی چالیس انگشت ہی اسی تاریخ کو مظفر خان نے کہ خدمت صوبہ ولایت گجرات پر سرفراز تھا سعادت آستان بوسی حاصل کی ملک گجرات مین اس سے بڑا کوئی زمیندار نہین ملک اوسکا دریاے شور سے ملا ہوا ہی بہارہ اور جام ایک جدی ہین اور دس پشت اوپر جاتے ہین حاصل کلام ملک اور جمعیت کی جہت سے اعتبار بہارہ کا جام سے زیادہ ہی کہتے ہین کہ وہ واسطے ملاقات کسی سلاطین گجرات کے نہین آیا تھا سلطان محمود نے اوسپر فوج کشی کی اور لڑائی ہوئی فوج محمود شکست بڑی القصہ جس وقت کہ خان اعظم وہان سے تسخیر قلعہ جونا گڈھ ملک سورتہ کے آیا تنو کہ سلطان مظفر اوسکا خطاب تھا اور آپ کو وہ وارث ملک کہتا تھا اور بحال تباہ پناہ زمینداروں مین روزگار بسر کرتا تھا بعد اوسکے جام نے ساتھ افواج منصورہ کے صف جنگ کر کے شکست کھائی اور تنو پناہ مین رہے بہارہ کے آیا اعظم خان نے تنو کو رہے بہارہ سے طلب کیا مشارالیہ جو تاب مقابلہ لشکر منصور کی نہ رکھتا تھا تنو کو جواگڑ کر دیا اس دولت خواہی کے سبب صدمات افواج قاہرہ سے محفوظ رہا جبکہ احمد آباد نے نزول مواکب اقبال سے رونق پائی اور جلدی سے کوچ ہوا اس باعث وہ ملازمت مین نہ پہنچا اور زمین اوسکی بھی دور تھی اور فرصت بھی مقتضی تعین افواج کی نہ ہوئی جو اتفاق سے پیراجیت لاقع ہوئی اس دفعہ فرزند شاہجہان نے راجہ پراجیت کو ساتھ ایک فوج کے بندہاے درگاہ سے تعین فرمایا وہ نجات اپنی متصور نہ تھے مین جان خود واسطے سعادت آستان بوس کے دوڑایا ہو سو مہر اور دو ہزار روپیہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بھی گھوڑا ایسا نہ تھا کہ خاطر ہو عرا اوسکی اسی برس سے زیادہ نظر آتی ہی اور وہ کہتا ہی کہ مین نوے سال کا ہون لیکن حواس اور قواے ظاہری مین کچھ فتور نہین آیا اوسکے لوگون مین ایک بوڑھا شخص نظر آیا کہ ریش و بروت اور ابرو اوسکے سفید ہو گئے تھے کہتا ہی کہ میرے ایام طفولیت کو بہارہ یاد رکھتا ہی کہ مین اوسکے بڑہا ہون اسی تاریکو ابوالحسن منصور خطاب نادر الزمانی سے سرفراز ہوا مجلس میرے جلوس کی دیباچہ جہانگیر نامہ مین کھینچکر سامنے لایا جو نادر تحسین اور آفرین کے تھا مورد الطاف بے نہایت ہوا تصویرین اوسکی نوادرات روزگار سے ہین اس زمانے مین نظیر اپنا نہین رکھتا ہی اگر آج اوستاد عبدالحی اور اوستاد بہزاد ہوتے تو داد اوسکے کار کی دیتے باپ اوسکا آقا رضا میرے ایام شاہزادگی مین میری خدمت مین رہا ہی اوسکو نسبت خانہ زادگی کی اس درگاہ سے ہی لیکن اسکو کچھ مناسبت اپنے باپ سے نہین بلکہ دونون کو ایک عالم سے نہین کہہ سکتے ہین مجکو اوسکے ساتھ خیال تربیت بہت ہی صغر سن سے اب تک قائم ہمیشہ متوجہ اوسکی پرورش کی تھی یہان تک کہ کام اوسکا اس درجہ کو پہنچا الحق کہ وہ شخص نادر اپنے زمانے کا ہی اور ایسا ہی اوستاد منصور نقاش کو خطاب نادر العصری سے ممتاز ہی اور فن نقاشی مین یگانہ اپنے عصر کا ہی اور میرے باپ کے اور میرے عہد مین یہ دو شخص ثالث اپنا نہین رکھتے ہین مجکو ذوق تصویر اور مہارت اوسکے تصویر کی اس قدر ہو گئی ہی کہ استاد دون سے بڑہ گیا ہون اور کمال ہر ایک کا نظر مین آجاتا ہی بدون اوسکے کہ نام اوسکا لیا جاوے معلوم کر لیتا ہون کہ یہ کام فلانے کا ہی بلکہ اگر ایک مرقع مشتمل چند تصویرون کا ہو اور ہر تصویر علی عدا جدا اوستادون کی ہو تو مین معلوم کر جاؤن گا کہ ہر چہرہ بنایا ہوا فلانے کا ہی اور جابجا یک صورت مین چشم و ابرو

نادر العصری منصور نقاش

کوکسی دوسرے نے کھینچی ہو اس صورت مین مین سمجھتا ہون کہ اصل چہرہ کھینچا ہوا فلانے کا ہی اور چشم اور ابرو بنائے ہوے فلانے کے ہین شب
یکشنبہ کیکستون کو پانی بہت برسا سرشنبہ غرہ ماہ مرحا تک بہت شدت سے برسا سو اور روز تک برابر بارہ باران رہا جو یہ ملک تپتی کا ہی اور عمارتین اسکی بہت
کمزور ہین اس باعث سے بہت مکانات گر پڑے جسنے چند آدمی بھی تلف ہوے یہان کے رہنے والون سے سنا گیا کہ ایسا مینہ کا برسنا کبھی سیکو یاد نہین
کہ کسی سال مین برسا ہو ندی سانبھر متی اگرچہ ظاہر پر آب نظر آتی ہی لیکن اکثر جگہ پایاب ہی اور ہاتھی ہمیشہ آمد رفت کرتا ہی جب کہ ایک دن مینہ موقوف
ہوا گھوڑے ۱۰۰ بہم بھی پایاب گذرنے لگے سرچشمہ اس ندی کا کوہستان ملک انامین ہی گوکورہ کی گھاٹی سے نکلتی ہی اور ڈیڑہ کوس نکل کر نیچے میرٹھ کے
گذری ہی وہان اس ندی کو دریاے واکل کہتے ہین اور تیس کوس میرٹھ سے آگے بڑہکر سانبھر متی کہتے ہین روز مبارک شنبہ دسوین کو راو بھارہ عنایت
ہاتھی اندرشنی اور خنجر مرصع اور چار اگشتری یاقوت سرخ اور زرد اور نیلم اور زمرد سے سرفراز ہوا سابق تالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے سب انکی
ایک فوج کو سپرداری اپنے بیٹے امرالله کے جانب کوٹڈوانہ راستے لینے کان الماس کے قبضہ نیچے زمیندار خاندیس مین تھی تعین کیا تھا آج اوسکی
عرضی آئی کہ زمیندار مذکور نے مقابلہ لشکر منصور کا خارج اپنے حوصلے سے جان کر کان کو پیشکش کیا اور دار و غہا دشاہی و اسطے محافظت اوس کان
کے مقرر ہوا الماس وہان کا اصالت اور نفاست مین رشک ہیرون سے فوقیت رکھتا ہی اور تر و خاک جوہریون کے نہایت معتبر اور سب اچھے اور
خوب صورت اور اعلے ہوتے ہین دوسری کان گولکنڈہ کی حدود ملک بھارین واقع ہی اور الماس وہان کان سے نہین نکلتا بلکہ ایک ندی ہی کہ ایام
برسات مین نالہ پہاڑ کے اوپر سے اوتر تا ہی آگا اوسکا بند کر دیتے ہین جب کہ سیل بند سے گذر جاتا ہی اور پانی کم ہو جاتا ہی جو لوگ کہ اس فن مین مہارت
رکھتے ہین اور اس کام کے مخصوص ہین ندی مین آکر الماس نکالتے ہین اور مدت تین سال سے یہ ملک میرے تصرف مین آیا زمیندار وہان کا معروس
ہی حاصل کلام پانی اوس زمین کا بیحد ہی اور اجنبی آدمی وہان نہین رہ سکتا تیسری ولایت کرناٹک مین متصل سرحد قطب الملک کے پہاس کوس کے
فاصلے مین چار کان ہین اور زمیندارون کے تصرف مین ہین الماس وہان کا اکثر پختہ ہاتھ آتا ہی روز مبارک شنبہ دسوین کو ناہر خان بمنصب ڈیڑہ
ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور ایک ہاتھی اوسکو عنایت ہوا کمتوب خان داروغہ کتب خانہ ڈیڑہ ہزاری ذات سے سربلند ہوا جسمین
حکم دیا تھا کہ شب برات کو چوگرد قال کا کریہ کے چراغ روشن کرین روز دوشنبہ چودہوین شعبان کو متوجہ اوس تماشے کا ہوا اطراف قال اور بیچ
کی عمارات کو فانوس اقسام اور رنگا رنگ چراغون کی صنعت سے آراستہ کیا تھا اور آتشبازیون سے عمدہ روشنی تھی باوجود یکہ اس مدت مین متواتر
ابر اور ہوا اور باران تھا لیکن اللہ کی عنایت سے اوس رات اول ہی شب سے ہوا صاف ہو گئی اور ابر کچھ نہ رہا اور جسقدر دل خواہ تماشا چراغون کا
میسر ہوا اور بندہاے خاص سرفراز نشاط سے خوش وقت ہوے مینے حکم کیا کہ شب جمعہ کو پھر اسی دستور سے چراغ روشن کرین اور غرائب اتفاقات
سے یہ ہے کہ آخر روز مبارک شنبہ کو متصل بارش ہوئی اور وقت روشنی کے بارش موقوف ہو گئی تماشا چراغون کا خاطر خواہ ہوا اوس نذر اعتماد الدولہ
نے ایک قطعہ نیلہ قیمتی نہایت نفیس اور ایک ہاتھی مکنہ مع سامان نقرئی پیشکش کیا خوب صورت خوش اندام تھا داخل خیلان خاصہ ہوا کنور سے تمال
کا کریہ کے ایک جوگی سنیاسی کہ پسندیدہ طائفہ ہنود کے ہوتے ہین چہرہ درویشانہ بنا کر رہتا تھا جو کہ خاطر ہمیشہ سے واسطے صحبت درویش کے راغب
ہی مین بے تکلف اوسکی ملاقات کو گیا دیر تک صحبت اوسکی رہی خالی معقولیت سے نہین کہ موافق آئین دین اپنے کے مقدمات صوفیہ سے خوب
واقفیت رکھتا ہی اور ظاہرا بنا بطور فقیان اہل تجرید کے بنایا ہی اور طالب دنیا سے اپنے نفس کو دور رکھا ہی چنانچہ اس طائفہ مین بہت کم شخص سے نظر
نہین آیا دوشنبہ الکیسون کو سارس نے کہ ذکر جنتی اوسکے کا اول مذکور ہوا پانچ مین خس و خاشاک جمع کر کے انڈا ایک انڈا اور تیسرے دن
دوسرا انڈا دیا اس جوڑہ سارس کو کہ ایک مینے کا تھا پکڑ لائے تھے پانچ سال سرکار مین رہا بعد ساڈھے پانچ سال کے جنتی کی پھر اکیسون
ماہ مراد لینے سادن کو انڈے دینے نزدیک مادہ کے کھڑا ہو کر پاسبانی کرتا ہی اور اس قدر خبرداری رکھتا ہی کہ کسی جانور کی مجال نہین جو
اوسکے پاس جاسکے ایک دفعہ بڑا نیولا سانپ آیا نزدیک غصہ سے پہنچے اوسکے دوڑا اور سو ہاتھ مین گھسنے تک پیچھا اوسکا نچھوڑا وقت طلوع

فوجدار دسنکی کان الماس دیہ کا ہاتھ آنا

انتظام دنا سارس کا

آفتاب کے نمدگر پشت مادہ کی کھجلاتا ہے مادہ اوٹھ جاتی ہے اور نر انڈون پر بیٹھ جاتا ہے پھر مادہ بھی اسی دستور سے اپنے نر کو اوٹھاتی ہے اور آپ بیٹھتی ہے غرضکہ مادہ تمام شب تنہا انڈون پر بیٹھی رہتی ہے اور دن کو نر مادہ اپنی اپنی نوبت سے بیٹھتے ہین اور اوٹھنے بیٹھنے مین بہت احتیاط کرتے ہین کہ مبادا کچھ صدمہ انڈون کو نہ پونہچے وقت مراجعت کے شکار فیل سے جو کہ موسم شکار باقی تھا اس لیے گھیت خان داروغہ اور بلوچ خان قراول بیگی کو مین وہین چھوڑ آیا کہ جس قدر ممکن ہو ہاتھی پکڑین اور اسیطرح چند قراولون کو فرزند شاہجہان نے بھی اسی خدمت پر تعین و مامور کیا تھا اونھون نے اسی تاریخ کو آکر ملازمت حاصل کی کل ایک سو پچاسی ہاتھی پکڑ کر لائے نو ۹ مادہ ستر ۷۰ بارہ منجملہ سینتالیس ۴۷ نر اور پچھتر ۷۵ مادہ کہ ایک سو بائیس ۱۲۲ ہوئے تین قراولان شاہی نے شکار کیے اور چھتیس ۳۶ نر اور ستتیس ۳۷ مادہ کہ تر سٹھ ہوے دلان فرزند کے بڑے مبارک شنبہ چوبیسوین کو وسطے سیر فتح باغ کے جاکر دو دن وہان عیش و آرام کرکے دولت خانہ مین آیا حواصف خان نے عرض کیا کہ باغ میری حویلی کا نہایت سرسبز ہوگیا ہے اور انواع و اقسام کے گل و ریاحین اوس مین شگفتہ ہین حسب التماس اونکے روز مبارک شنبہ اکیسوین ۲۱ کو مین اوس حویلی مین گیا مکان خوب تھا مین خوش ہوا آلات دانشمہ مرصع جواہر کے اور پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ پیشکش کیے ہوے اوسکے قبول ہوے مظفر خان عنایت خلعت و فیل سے سرفراز ہوکر عہدۂ حکومت صوبہ بٹھنہ پر مقرر ہوا خواجہ عبدالکریم گیلانی کہ بطریقہ تجارت ایران سے آیا تھا اور میرے برادر شاہ عباس نے ایک خط اور کچھ تحفہ اوسکے ہاتھ بھیجا تھا اسی تاریخ اوسے خلعت و فیل عطا فرماکر رخصت کیا اور جواب خط بھیجا گیا اور خان عالم فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ سے سرفراز ہوا جمعہ کو غرہ ماہ شہریور کا ہوا تیسری تاریخ یکشنبہ سے شب مبارک شنبہ تک پانی برسا یہ عجائبات سے ہے کہ جوڑہ سارس کا دن مین پانچ چھ مرتبہ نوبت بنوبت انڈون پر بیٹھا کرتا تھا جبکہ پانی برسا اور ہوا سرد ہوئی واسطے گرم رکھنے انڈون کے صبح سے دوپہر تک نر برابر بیٹھا رہا اور دوپہر سے دوسرے دن کی صبح تک بے فاصلہ مادہ بیٹھی کہ مبادا رطوبت و نشست سے برودت ہوا کی اثر کرے اور نمی انڈون کو پونہچے تو وہ بگڑ جاوین غرض یہ کہ آدمی رہنمونی عقل سے ادراک کرتا ہے اور حیوان موافق حکمت ربانی کے پیدا ہوا ہے اور عجائب غریب تر یہ کہ وہ ابتدا مین انڈون کو متصل سینے کے نیچے نگاہ رکھتی تھی جب چودہ پندرہ دن گذرے درمیان انڈون کے قدرے فاصلہ کردیا کہ مبادا متصل رہنے سے گرمی سبب ہوا اور انڈے سڑ جاوین روز مبارک شنبہ ساتوین کو خرمی اور مبارکی سے پیش خیمہ طرف آگرہ کے نکالا گیا اول نجومیون نے واسطے کوچ کی ساعت مذکور کو اختیار کیا تھا لیکن جو بارش بہت ہوئی چنانچہ ندی محمود آباد اور قدیمی سے عبور لشکر منصور کا متعذر تھا اس لیے ناچار اس ساعت مین پیش خیمہ نکالکر اکیسوان ۲۱ روز شہریور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہجہان نے خدمت فتح قلعہ کانگڑہ کی کہ کسی بادشاہ کے قبضے مین نہ آیا تھا اپنے ذمہ ہمت پر لازم کی تھی اور ایک فوج لشکر داری راجہ سورج مل لشکر راجہ باسو کے کہ اوسکے بندہاے معتقد سے ہے بھیجی تھی اب ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سے صورت پذیر نہین اس لیے اوسنے راجہ کرپا جیت کو کہ اوسکے بندہاے عمدہ سے ہے سات ہزار سوار موجود ملازم خاص اپنی اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری سے شمل شاہباز خان لودی اور ہردی ہاڈا اور رائے پرتھی چند اور لشکر رام چند اور دو سو برق انداز سوار اور بانسو گولہ انداز پیادہ کے بھیجا اور جو ساعت رخصت اوسکی بیچ تاریخ ٹھہری تھی اوسنے بتسلیم زر دقیمتی دو ہزار روپیہ کی بطور نذرانہ کے گذرانی اور عطاے خلعت و شمشیر سے سرفرازی پاکر اوس خدمت پر رخصت کیا گیا جو وہ اوس صوبہ مین جاکیر نہ رکھتا تھا فرزند شاہجہان نے پرگنہ برہانہ کہ بائیس لاکھ کا ہے بطور انعام کے التماس کرکے اوسکو جاگیر مین دیا خواجہ تقی دیوان بیوتات کہ واسطے خدمت دیوانی صوبۂ دکن کے مقرر ہوا تھا خطاب معتمد خانی اور فیل و خلعت سے ممتاز ہوا اور ہمت خان کو فوجداری سرکار بہروچ پر اور اوسکی حدود کے رخصت فرماکر اپ اور پرم نرم خاص عنایت کیا اور پرگنہ بہروچ اوسکی جاگیر مین مرحمت ہوا اور اسے بھی چند کہ خدمت فتح کانگڑہ پر متعین ہوا منصب ہفتصدی اور سازھے چار سو سوار سے سربلند ہوا جو عرس شیخ محمد غوث کا قریب آگیا تھا دو ہزار درب واسطے خرچ کے اون کے بیٹون کو عطا ہوے مظفر ولد بہادر الملک کہ متعینان صوبہ دکن سے ہے بمنصب ہزاری ذات

بقیہ ذکر سارس

اور پانصد سوار سے شہر بلند ہوا اب کہ وقائع بارہ سال کے جہانگیر نامہ کی بیاض مین لکھے گئے تھے متصدیان کتب خانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس بارہ سال کے احوال کی ایک جلد بنا کر نسخہ ہاے متعدد تیار کرین کہ مین اپنے بندہاے خاص کو عنایت کرون اور تمام شہرون مین بھیجون تا کہ ارباب دولت اور اصحاب سعادت اسکو دستور العمل اپنے روزگار کا کرین جمعہ آٹھوین کو ایک واقعہ نویس تمام لکھکر جلد بندھا کر حضور مین لایا جو یہ پہلا نسخہ تھا تو فرزند شاہجہان کو جو مین اوسکو ہر چیز مین اپنے باقی فرزندون سے مقدم جانتا ہون مرحمت کیا اور پشت کتاب پر خط خاص سے لکھدیا کہ نقاش تاریخ اور غلامنے مقام مین اس فرزند کو عنایت ہوا امید کہ اوسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ باعث رضاجوئی خالق اور دعاگوئی خلق کا ہے نصیب اور روز ۱۴ ماہ ۱۰ سنہ بارہ ۱۲ کو سجان قلی قراول قتل کیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان عمدہ سے میرے باپ کے تھا اور بعد وفات حضرت کے نوکر اسلام خان کا ہو کر ہمراہ اوسکے بنگالہ گیا اسلام خان بسبب نسبت خانہ زادگی اس درگاہ کے نہایت رعایت اوسکی کرتا تھا اور معتمد جان کر ہمیشہ سواری اور شکاری مین نزدیک اپنے رکھتا تھا عثمان از نان نے کہ سالہا تمرد و عصیان سے اوس صوبہ مین رہا اور انجام حال اوسکا اول مذکور ہوا جو کہ خوف بمقیاس اسلام خان سے رکھتا تھا تو اوسنے ایک شخص نزدیک اس بے سعادت کے بھیجکر واسطے قتل اسلام خان کے گفتگو کی اسنے خود ذمہ داری اس کام کی کر کے دو تین شخص اپنے ساتھ متفق کیے اتفاقاً پہلے اوس سے کہ ارادہ باطل اس ناحق شناس کا ظہور مین آوے ایک نے اونھین مین سے آکر اسلام خان کو آگاہ کر دیا اسلام خان نے او سیدم اوس نمکحرام کو شہید کیا پھر بعد فوت ہونے اسلام خان کے وہ درگاہ مین آیا جواد و خویش و اقربا او سکے سلک قراولون مین منتظم تھے حکم ہوا کہ وہ قراولون مین برابر ہے اوس وقت پسر اسلام خان نے بطور تمسخر کے عرض کیا کہ یہ لائق خدمت کے میرے نزدیک نہین بعدہ ظاہر ہوا کہ یہ مقدمہ طرف اوسکے منسوب ہے لیکن جواد سکے برادرون نے بمبالغہ عرض کیا کہ محض تہمت تھی اور بلوچ خان قراول بگی ضامن ہو گیا تو مینے قتل اور سیاست اوسکی سے درگذری کی اور حکم دیا کہ ہمراہ بلوچ خان کے خدمت کرتا رہے پھر باوجود اس کرامت اور جان بخشی کے بے سبب اور بے جہت وہ حضور سے بھاگ کر طرف آگرہ کے چلا گیا حکم ہوا کہ بلوچ خان کو جو ضامن تھا اول حاضر کرین اوسنے آدمی اوسکی تلاش مین بھیجے ایک موضع مین مواضع آگرہ سے کہ خالی مترد سے نہین اور جہندہ اوسکا نام ہے بلوچ خان کا بھائی کہ اوسکی تلاش مین گیا تھا اوسکو جا بجا پا ہر چند ملامت اور نرمی سے چاہا کہ اوسکو حضور مین لاوے کسی وضع سے راضی نہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کھڑے ہو گئے ناچار دیک خواجہ جہان کے آگرہ مین جا کر حقیقت بیان کی مشار الیہ نے فوج اوس گانون پر معین فرمائی کہ جبراً و قہراً اوسکو گرفتار کر لاوین وہان کے لوگون نے جو خرابی اور ویرانی اپنی آئینہ حال مین معائنہ کی اوسکو بگڑوا دیا اس تاریخ کو وہ مسلسل اور مقید حضور مین آیا تو مینے حکم اوسکے قتل کا دیا میر غضب بسرعت تمام اوسکو سیاست گاہ مین لیگیا بعد کچھ دیر کے بسبب سفارش ایک مقرب کے جان بخشی فرما کر حکم واسطے کاٹنے پانون کے فرمایا وہ بحکم تقدیر پہلے ہو پہنچے حکم کے قتل ہو چکا تھا ہر چند کہ وہ خون گرفتہ لائق قتل تھا معہذا خاطر حق شناس نے مذاست اوٹھا کر مقرر فرمایا کہ بعد اسکے حکم واسطے قتل جس کسی شخص کے ہوا باوجود تاکید و مبالغہ کے تا وقت غروب آفتاب اوسکو نگاہ رکھین اور مارنہ ڈالین پھر جو اوس وقت تک حکم نجات کا نہ پونہچے ضرور سیاست کو پونہچا دین روز یکشنبہ کو دریاے مہی سے نے بڑی طغیانی کی اور بڑی بڑی موجین نظر آئین کہ سالہاے گذشتہ مین یہ دریا کبھی اس شدت سے ملکا آدا بھی اس سے کثرت بارش مین نرہا ہوگا آغاز زور سے آنا سیل کا شروع ہوا اور پچھلے دن سے کچھ مائل کمی ہوا اس شہر کے معمر لوگون نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرتضے خان مین ایسے زور سے سیل آیا تھا پھر کبھی ایسا معلوم نہوا ان دنون ایک قصیدہ مغربی کا جو مداح سلطان سنجر اور ملک الشعرا اوسکا ہے سننے مین آیا نہایت سلیس اور رواں کہا تھا مطلع اوسکا یہ ہے شعر ای اسمان سخر حکم روان تو ✦ کیوان پیر بندہ بخت جوان تو ✦ سعید اندر گریا بشی کہ طبیعت تظلم رکھتا ہے قصیدہ مذکور پر قصیدہ کہکر حضور مین لایا خوب کہا ہے چند شعر اوس قصیدہ کے ہین ؎

ای نہ فلک نمونۂ از ہستان تو	در دوران پیر گشتہ جوان از دمان تو
از باغ قدرست فلک یک تبخ نیز	انداختہ بروے ہوا بعنان تو
بخشندہ دل تو قبض و نجد بسبب چو مہر	جانہا ہمہ تشنہ اے دل مہربان تو

حاشیہ: قصیدہ جو کہا ہے ہم نے قتل کیا ہے جو مین نے مناسب ہے

یارب چه گوهری تو که افزوخت مادرش | جانهای قدسیان همه از نور جان تو | بادا جهان بکام تو ای پادشاه عهد | در سایهٔ تو خرم شاه جهان تو
ای سایهٔ خدا ز تو پر نور شد جهان | بادا همیشه نور خدا سایبان تو

روز مبارک شنبه چودهوین کوینے واسطے اس مقصد کے حکم فرمایا کہ سیما کو سونے سے تولین پچھلے دن کو واسطے سیر باغ رستم باڑی کے جانا ہوا نہایت سبز و خرم تھا شام کو کشتی پر سوار ہو کر دولتی نے کولوطلاؤ تھمہ پندرہوین کو ملا اسیر نام ایک پیر مرد نے ماوراء النہر کی طرف سے آکر سعادت آستان بوسی کی پائی اور عرض کیا کہ مین قدیمان عبداللہ خان ازبک سے تھا اور ایام شباب سے تا وقت وفات خان کے حضرتگاران قدیم و مقرب مین ممتاز ہو کر خلاء و ملا مین محرم راز رہا بعد انتقال خان مذکور کے اب کہ اوس ملک مین سینے آبرو بسر کی اندلون واسطے زیارت دولت خانہ مبارک کے وطن مالوف سے تکلیف طازمت شریف شاہی کو حاضر ہوا ہون سینے جانے اور رہنے مین اوسکو ممتاز کر دیا اوسنے عرض کی کہ چند روز خدمت مین رہونگا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو مرحمت ہوا یہ پیر شگفتہ روئی خوش کلام شیرین زبان ہمہ فرزند شاہجہان سے بھی پانسو روپے اوسکو لطف کیے درمیان باغچہ دولت خانہ کے عمدہ چبوترہ اور حوض ہی ایک طرف اوس چبوترے کے درخت مولسری کا ہی کہ اوسکا سایہ لگا کر بیٹھ سکتے ہین لیکن جو ایک طرف کاٹنا اوسکا خمدار اور بدنما تھا سینے فرمایا کہ سنگ مرمر کی لوح تراش کر وہان مضبوط کر دین کہ اوسپر بیٹھکر بیٹھ سکین اوس وقت فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگ تراشونکو حکم ہوا کہ اوس لوح مین کھود دیوین تا بطریق یادگار صفحہ روزگار مین باقی رہے وہ بیت یہ ہی ؎ نشیمن گاہ شاہ ہفت کشور + جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر + شب شنبہ اونیسوین کو دولت خانہ خاص مین بازار مرتب ہوا اول ضابطہ ایسا تھا کہ اہل بازار اور اہل پیشہ شہر کے حسب الحکم صحن دولتخانہ مین دوکانین آراستہ کیے جواہر اور مرصع آلات و اقمشہ طرح طرح کے اور سامان اعتماد کے اور اسباب عمدہ جو کچھ بازار مین فروخت ہوتے ہین حاضر کر کے میرے سامنے لاتے اب دل مین آیا کہ اگر شب کو یہ بازار مرتب ہوا کرے اور بہت سے فانوس آگے صحن دکانون کے روشن کیے جایا کرین تو ایک طور کی نمود ہو گی جب بازار اس طور پر مرتب ہوا تو بے تکلف خوب نمود ہوئی کرانا فی تھی تمام دوکانون مین سیر کر کے جو کچھ جواہر اور آلات مرصع اور ہر قسم کی چیز سے مجھے پسند آیا خرید ہر دوکان کی کچھ متاع سے ملا اسیر کو انعام ہوا اس قدر جنس اوسکو دی کہ لینے سے عاجز ہو گیا اکیسوین ۲۱ شہر یور روز مبارک شنبہ مطابق پانیسوین رمضان سنہ الف و ہزار و ستائیس ہجری کو بعد گذرنے ڈھائی گھڑی نجومی کے بمبارکی اور فرخی طرف دار الخلافت آگرہ کے کوچ ہوا دولت خانے سے تال کٹورہ تک کہ محل نزول رایات اقبال کا ہی مین بحسب معمول روپیہ لوٹا گیا اسی روز بیسوین ۲۰ وزن شمسی منعقد ہوا اور از روے حساب سن شمسی کے سال پچاسوان عمر اس نیازمند درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق ضابطہ مقررہ کے مینے آپ کو ساٹھ طلا و دیگر اجناس کے تول کر موقی اور گل زرین نثار کیے اور شب کو تماشا پراغون کا کر کے حرم سرا مین ساتھ عیش و عشرت کے گذارا بائیسوین ۲۲ جمعہ کو حکم کیا کہ تمام مشائخ اور ارباب سعادت کو کہ اس شہر مین رہتے ہین حاضر کرین تا کہ طازمت مین روزہ افطار کرین تین شب اسی طور پر گذرین اور ہر رات آخر مجلس تک مین کھڑا ہو زبان حال سے کہتا تھا نظم خداوندگارا تو نگہ توئی + توانا و دریا دلیش پرورتوئی + نہ کشور کشایم نہ فرمان دہم + یکے از گدایان این درگہم + تو بخشیر و نیکی دہم دسترس + وگرنہ چہ خیر آید از من بکس + منم بندگان را خداوندگار + خداوند را بندہ حق گذار + ایک جماعت فقرا سے کہ اپنے ایک طازمت مین نہ پونہچی تھی التماس مدد معاش کی کی مینے لائق استحقاق ہر ایک کے زمین اور خرچ مرحمت کر کے کامیاب کیا شب مبارک شنبہ اکیسوین ۲۱ کو ساریس نے ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ پچیسوین ۲۵ کو دوسرا بچہ حاصل ہوا یہ ایک بچہ بعد چوبیس دن اور ایک بعد چھتیس ۳۶ دن کے نکلا جشن مین بچہ قارہ دس گیارہ حصہ کلان تر یا برابر بچہ کبک ہوا طاوس کے رونگٹے اوسکے نیلے تھے پہلے دن کچھ نہ کھایا دوسرے دن مادہ ساریس ٹڈے چھوٹی چھوٹی چونچ سے پکڑ کر کبھی مثل کبوتر کے کھلاتی تھی اور کبھی مانند مرغی کے آگے بچے کے ڈالتی کہ یہ آپ اوٹھا کر کھا جاوے اگر بڑا چھوٹا ہوتا تو سلامت چھوڑ دیتی اور اگر بڑا ہوتا تو دو ٹکڑے تین ٹکڑے کرتی تا بفراغت بچے اوسکو کھا دین جو مجھے بہت رغبت اونکے دیکھنے کی تھی حکم دیا کہ باحتیاط تمام اونھین حضور مین لاوین بعد ملاحظہ کے اوسی باغچہ مین اندر دولت خانہ کے لیجا کر رکھین جب چلنا پھرنا سیکھین طازمت مین لاوین اکتیس روز

حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز ہوا بتریخ الزمان پسر مرزا شاہرخ نے اپنی جاگیر سے آکر ملازمت حاصل کی شنبہ چھبیسوین کوتال کاکریہ سے کوچ کرکے موضع کنج مین منزل کی کم شنبہ ستائیسوین کو کنارے دریاے محمود آباد پر کنایرک مین نزول اقبال ہوا جو آب وہوا احمد آباد کی بہت ناقص تھی محمود بیکرہ نے بصوابدید حکما کنارے دریاے مذکور پر شہر بساکر وہان اقامت اختیار کی تھی بعد اوسکے کہ جا بجا یہ کوچ کیا تو اوس مقام کو دارالملک کر دیا اور نام احمد محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات وہان رہتے تھے پھر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کا ہی آخر محمود آباد مین نشیمن اپنا مقرر کیا بے تکلف آب وہواے محمود آباد کو کچھ نسبت ساتھ احمد آباد کے نہین مینے واسطے استحان کے فرمایا کہ بکری کا پوست اوتار کنارہ رومال کا کریے اوس مین اسی طرح ایک بکری محمود آباد مین تاکہ تفاوت ہوا کا ظاہر ہو اتفاقاً سات گھڑی دن چڑھے اوس جگہ بکری لٹکائی جبکہ تین گھڑی دن باقی رہا اس قدر متغفن ہوگئی کہ نکلنا اوسکے گرد سے دشوار ہوگیا محمود آباد مین وقت صبح کے بکری لٹکائی شام تک کچھ متغیر نہوئی بعد گذرنے ڈیڑھ پہر رات کے تعفن پیدا ہوا حاصل کلام یہ کہ سواد شہر احمد آباد مین بعد آٹھ گھڑی کے متعفن ہوئی اور محمود آباد مین بعد چودہ گھڑی کے تاریخ اٹھائیسوین مبارک شنبہ کے دن رستم خان کو کہ فرزند اقبال مند شاہ جہان نے واسطے حکومت اور حراست ملک گجرات کے مقرر کیا تھا مینے عنایت اسپ وفیل اور پرم نرم خاص کے سرفراز کرکے رخصت فرمایا اور بندہاے جہانگیری کہ تعین صوبہ مذکور پر مین لائق رہتے اپنے اپنے کے بعطاے اسپ وخلعت کے سرفراز ہوے جمعہ اڑتیسوین پور تاریخ غرہ شوال کو رواے بہارہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ خاصہ سے سربلند ہوکر اپنے وطن کو رخصت ہوا اور اوسکے بیٹون نے اسپ وخلعت سے سرفرازی پائی سید محمد نبیرہ شاہ عالم سے مینے فرمایا کہ جو کچھ چاہے بے تکلف التماس کرے اور اسپر مینے اوسکو مصحف قرآن کی دی مشار الیہ نے عرض کی کہ جو آپ قرآن کی قسم دیتے ہین التماس قرآن کا کرتا ہون تاکہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھون اور پڑھنے کا ثواب حضرت کو پونہچے اسلیے ایک قرآن لکھا ہوا یاقوت کا تقطیع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سے تھا میر مذکور کو عنایت ہوا اور اوسکی پشت پر خط خاص سے مرقوم کیا کہ فلانی تاریخ ملا نے مقام مین یہ قرآن سید محمد کو کرامت ہوا فی الواقع میر نہایت نیک نہاد اور مغتنم ہی باوجود نجابت ذاتی اور فضائل کسبی کے اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے آراستہ ہی بہت شگفتہ رو اور کشادہ پیشانی ہی اس ملک کے لوگون مین برابر میر کے خوش ذاتی مین اور کوئی نظر نہین آیا مینے اوس سے فرمایا کہ ترجمہ قرآن مجید کا عبارت سلیس اور صاف مین بے تکلف کرے اور اصلاً شرح وبسط اور شان نزول کے مفید نہو لغات ریختہ مین لفظ بلفظ قرآن کا ترجمہ فارسی ہو اور ایک حرف معنی تحت اللفظ پھر نہ زیادہ کرین اور بعد تمام ہونیکے ہمراہ اپنے فرزند سید جلال الدین کے روانہ درگاہ کرین اور یہ فرزند سید کا بھی ایک جوان ہی ساتھ فنون ظاہری اور باطنی کے آراستہ آثار صلاح اور سعادتمندی کے ناصیہ حال اوسکے سے ظاہر میر اوسکی فرزندی پر نازان ہی اور سچ ہی وہ ولیاقت ایسی رکھتا ہی اور عمدہ جوان ہی باوجودیکہ مکرر ساتھ مشائخ گجرات کے عنایات ہوئی تھین پھر از سر نو لائق استحقاق ہر ایک کے بقدر وضع سے رعایات کرکے رخصت کیے جواب وہوا اس ملک کی میرے مزاج کو موافق نہین ہی حکما نے یہ صلاح دی کہ قدرے پیالہ معمولی سے کم کرنا چاہیے تب موافق صوابدید حکما کے کمی کرنا شروع کیا اور عرصہ ایکہفتہ مین بمقدار ایک پیالہ کے کم کیا اول ہر شب کو چھ پیالے تھے اور ہر پیالہ ساڑھے سات تولہ کا کہ کل پینتالیس تولہ ہوتے ہین اب چھ پیالے ہر پیالہ چھ تولہ اور تین ماشہ کا کہ کل ساڑھے سینتیس تولہ ہوے پینے مین آتے ہین اور عجائبات سے یہ ہی کہ مینے سابقاً آگرہ آباد مین خدا سے عہد کیا تھا کہ جب سال میری عمر کا پچاس کو پونہچے گا تو ترک شکار تیر و بندوق کرکے کسی جانمار کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا مقرب خان کہ متصدیان محفل قدسی سے تھا اس ارادے سے واقف تھا القصہ اس تاریخ کو کہ عمر میری سن مذکور کو پونہچی شروع سال پچاسوین کا ہوا ایک روز کثرت مراقبت اور بخارات سے مین دل تنگ ہوا اور تکلیف بہت اوٹھائی اوسوقت الہام غیبی جو عہد کہ مینے اپنے اللہ سے کیا تھا یاد آیا اور قصد سابق میرے دل مین مصمم ہوگیا اور اپنے دل مین مقرر کیا کہ جب سال پچاسوان تمام ہوکر مدت وعدہ کی پوری ہو توفیق حق تعالی جس دن کہ زیارت حضرت عرش آشیانی سے مشرف ہون استعداد ہمت بواطن قدسی سواطن حضرت سے کرکے دل کو اوس شغل سے باز رکھون بحمد اللہ

اس نیت کے ولے وہ رنج و تکلیف دور ہوئی اور آپ کو خوشوقت اور تازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس خدا اور شکر نعمت اوسکی سے حلاوت بخشی
امید کہ توفیق میسر ہو ۵ چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد ✦ کہ رحمت بران تربت پاک باد ✦ میازار مورے کہ دانہ کش است ✦ کہ جان دارد و
جان شیرین خوش ست ✦ روز مبارک شنبہ چوتھی کو سید کبیر اور بختجر خان وکیلان عادل خان کو کہ پیشکش اوسکا درگاہ والا مین لائے تھے
رخصت لوٹنے کی ارزانی کی سید کبیر نے عطای خلعت اور بختجر مرصع و اسپ سے سرفرازی پائی اور بختجر خان بعطاے خلعت و اسپ و
مرصع کے کہ لوگ اوس ملک کے گردن مین لٹکاتے ہین ممتاز ہوا اور چھ ہزار درب فوج کے دونون کو انعام ہوے اور عادل خان نے
کئی دفعہ بوسیلہ فرزند قبالمند شاہجہان کے التماس شبیہ خاصہ کی تھی تو مینے ایک شبیہ اپنی ساتھہ ایک لعل گران بہا اور فیل خاصہ کے مشارالیہ
کو عنایت فرمائے اور فرمان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ ولایت نظام الملک قطب الملک سے جس جگہ اور جس قدر پر کہ قابض ہو سکے اوسکے انعام مین مقرر ہو
اور جبکہ کمک اور مدد چاہیے شاہنواز خان درستی فوج کرکے واسطے کمک کے تعین کرے زمان سابق مین نظام الملک کہ کلان ترحکام دکن کا
تھا اور سبھون نے اوسکو بڑائی مین قبول کر لیا تھا اور بڑا بھائی جانتے تھے اندنون کہ عادل خان مصدر خدمات شایستہ کا ہوا اور ساتھہ خطاب
والاے فرزندی کے خصوصیت پائی تو مینے اوسکو ساتھہ سرداری تمام ملک دکن کے ممتاز کیا اور واسطے شبیہ کے یہ رباعی خط خاص سے
لکھدی رباعی ہے سوی تو دائم نظر رحمت ما ✦ آسودہ نشین بسایۂ دولت ما ✦ سوئی تو شبیہ خویش کردیم روان ✦ تا معنی ما بینی از صورت ما ✦
اور فرزند شاہجہان نے حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام کو کہ خانہ زادان خاصہ درگاہ سے ہی اور صغر سن سے اوس فرزند کی خدمت مین بڑا ہوا ہی واسطے
پونچانے خوشخبری مراجم جہانگیری کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوسکے وکیلون کے بھیجا اوساسی روز میر جملہ خدمت عرض کر پر مقرر ہو کر بلند
ہوا کفایت اللہ خان دیوان صوبہ گجرات جبکہ دیوانی صوبۂ بنگالہ پر مختص تھا بسبب وقوع بعضے حادثات کے بیمار مان ہو گیا تھا اسلیے سلغ پندرہ ہزار
روپیہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوے ان دنون دو جلد ین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئین اور نظر بین گذرین تعین ایک اول مدار المہام
اعتماد الدولہ کو مرحمت کی اور آج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی جمعہ پانچوین کو بہرام پسر جہانگیر قلی خان صوبہ بہار سے آیا دولت
زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہیرے کان کوکرہ کے لاکر نذر کیے جو اوس صوبہ مین جہانگیر قلی خان سے خدمات شایستہ ظاہر ہوئین اور باوجود
اسکے کئی بار عرض ہوئی کہ اکثر بھائی برادر اوسکے دست تسلط اور تعدی کا دراز کر کے خدا کے بندون کو آزار پونچاتے ہین اور ہر ایک آپکو
حاکم جانکر جہانگیر قلیخان کو خیال مین نہین لاتا اسلیے مقرب خان کو کہ بندہ قدیم الخدمت مزاحمان ہی فرمان دستخطی خاص صادر ہوا کہ عمدہ صوبہ بہار
پر سرفراز ہو کر بعبور پہونچے فرمان قضا جریان کے اوس طرف پونچے اون ہیرون سے کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے بعد فتح کرنے کان مذکور کے
حضور مین بھیجے تھے چند قطعے واسطے تماشے کے حوالہ حکاکان سرکاری کے ہوے تھے اب کہ بہرام ناگاہ آگرہ مین پونچا اور ارادہ آنے درگاہ کا
کیا خواجہ جہان نے چند ہیرے کہ عیار ہو گئے تھے اوسکے ہاتھہ حضور مین بھیجے ایک اون مین سے ایسا ہی کہ ظاہر مین نیلم سے تمیز نہین کر سکتے
اب تک ہیرا اس رنگ کا دیکھا نہین تھا کئی سرخ کا وزن مین ہوا جوہریون نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا بتایا اور کہا کہ اگر سفید اور کامل عیار ہوتا
بیس ہزار روپیہ کی قیمت پاتا اس سال مین چوتھی تاریخ ماہ مہرتک انبہ کھانے نہین آئے اس ملک مین لیمون بہت کثرت سے ہی اور بڑا ہوتا ہی
کا کو نام ایک ہندو کے باغ سے چند لیمون لائے تھے نہایت لطیف اور بڑے تھے ایک کو جو سب سے بڑا تھا مینے تولوایا سات تولے کے برابر تھا
شنبہ چھٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گھوڑون خاصہ کو آہستہ کر کے روبرو لائے عبدالزمان فیلبان خاصہ کو مزین کر کے ملاحظہ کرایا جو دریاے
مہی اب تک پایاب نہین ہوا کہ لشکر عبور کر سکے اور آب و ہوا سے محمود آباد کو وہان بہ نسبت اور منازل کے کچھہ نسبت نہ تھی اس باعث سے پھر
گیارہ دن اوس منزل مین مقام ہوا دوشنبہ آٹھوین کو وہان سے کوچ کر کے مودہ مین نزول فرمایا خواجہ ابوالحسن بخشی کو سات ایک جماعت
بندہاے کارگذار اور ملاحون اور کشتیون کے آگے بھیجا تھا کہ دریاے مہی کا پل باندہین اور انتظار پایاب ہونے کا کرین اور لشکر ظفر قرین

بقیہ ذکر سلہدس

بسہولیت عبور کرجاے سہ شنبہ نوین کو مقام ہوا اور یکم شنبہ دسمبر کو موضع اینہ مین نزول ہدایت اقبال کا ہوا ابتدا مین سارس نر بانون اپنے بچے کا چوچ مین دبا کر اوندھا لگا لیتا تھا اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ سبا دا یہ بے مہری کا اثر ہو اور بچے کو ضائع کرے اس واسطے مینے حکم دیا تھا کہ زنگوجدا رکہین پاس بچون کے آنے نہ دین اندنون مینے واسطے امتحان کے فرمایا کہ نر کو تزدیک بچون کے چھوڑین تا حقیقت بے مہری اور محبت کی ظاہر ہو جب چھوڑنے کے نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اوسکی مادہ کی محبت سے کچھ کم نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ اداسی ازراہ پیار کے ہور روز مبارک شنبہ گیارہوین کو مقام ہوا اور پچھلے دن چیتے کے شکار کو گئے تین کالے ہرن اور چار مادہ اور چکارہ چیتے سے پکڑوائے پھر یکشنبہ بارہوین کو واسطے ۔۔۔ چیتے کے گئے پندرہ ہرن نر و مادہ پکڑے اور مینے مرزا رستم اور اوسکے بیٹے سہراب خان کو حکم کیا کہ نیل گاے کے شکار کو جاوین جس قدر ممکن ہو بندوق سے مارین سات ہرن نر و مادہ دونون نے شکار کیے جو معلوم ہوا کہ اس نواح مین ایک شیر مردم آزار آدمی کا گوشت خوار ہے فرزند شاہجہان کو حکم ہوا کہ شراو سا خلق خدا سے دور کرے وہ فرزند حسب حکم بندوق سے مار کر شب کو میرے سامنے لایا مینے فرمایا کہ حضور مین اسکا پوست اوتارین اگرچہ ظاہر بڑا معلوم ہوتا تھا لیکن جو کہ لاغر تھا میرے مارے ہوے شیرون سے وزن مین کم نکلا پھر دوشنبہ پندرہوین اور سہ شنبہ سولوین کو مین واسطے شکار نیل گاے کے گیا ہر روز دو نیل گاے بندوق سے مارے روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو اوپر کنارے تال کے کہ وہان خیمہ بارگاہ اقبال کا تھا مجلس پیالے کی آراستہ ہوئی کنول کے پھول پانی پر خوب شگفتہ تھے بندہاے خاص سلف نشاط سے خوشوقت ہوے جہانگیر قلیخان نے بیس ہاتھی صوبہ بہار سے اور مروت خان نے آٹھ ہاتھی بنگالہ سے بھیجے تھے ملاحظہ مین گذرے ایک ہاتھی فیلبان جہانگیر قلی خان سے اور دو فیلبان مروت خان سے داخل خاصہ ہاتھیون مین کے اور باقی ہاتھی شاہزادون کو تقسیم کر دیے میر خان بنیا میرزا ابوالقاسم نمکین کا کہ خانہ زادون درگاہ سے ہے منصب آٹھ سو ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے سرفراز ہوا قیام خان خدمت قراولیگی اور منصب چھ سو ذاتی اور ڈیڑھ سو سوار سے ممتاز ہوا عزت خان کہ سادات بارہہ سے ہے اور ساتھ بڑی شجاعت اور کارطلبی کے امتیاز رکھتا ہے اور متصدیان صوبہ بنگش سے ہے حسب التماس مہابت خان کے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے سربلند ہوا کفایت خان دیوان صوبہ گجرات کا عنایات فیل سے سرفراز ہو کر مرخص ہوا صفی خان بخشی صوبہ مذکور کو شمشیر مرحمت ہوئی جمعیکہ فیلبانون کو مین شکار کو گیا اور ایک نیلگاو نر ارا اپنی تمام عمر مین مجکو یاد نہین کہ گولی بندوق کی نیل گاو نر سے پار نکلی ہو گولی کہ مادہ سے پار نکل جاتی ہے اس تاریخ کو باوجودیکہ بیالیس قدم کا فاصلہ تھا دو طرفی پوست سے گولی صاف نکل گئی اصطلاح اہل شکار مین قدم مراد دو قدم سے ہے کہ آگے پیچھے رکھے جاوین یکشنبہ اکیسوین کو مین خود واسطے شکار باز و جرہ کے جا کر خوشوقت ہوا پھر میرزا رستم اور داراب خان اور میر میران اور اور بندون کو مینے حکم دیا کہ شکار نیل گاے کو جا کر جسقدر مار سکین مارین چنانچہ اونیس ۱۹ نر و مادہ مارے اور دس راس ہرن چیتے سے پکڑوائے ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کے منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سرفراز ہوا دوشنبہ بائیسوین کو واسطے شکار تیتر کے گیا پھر کوچ ہوا راہ مین غرض کی کہ نشان مین ایک مادہ تیتر مع تین بچون کے نظر آئی ہے جو نزدیک تھی مینے خود جا کر بندوق سے چارون کو مارا اور وہان سے چل کر پل کے اوپر سے جو میں نے باندھا گیا تھا عبور کیا باوجودیکہ اس دریا مین کشتی نہ تھی کہ پل باندھ سکین اور پانی بہت گہرا تھا اور تیز تھا لیکن بحسن اہتمام خواجہ ابوالحسن میر بخشی کے دو تین دن سے پہلے ایک پل بہت محکم ایکسو چالیس گز کا لنبا چاگز کا چوڑا مرتب ہوا تھا واسطے امتحان کے فرمایا کہ فیل گران سندر خاص کو کہ فیلان قوی ہیکل سے ہے مع تین مادہ فیل کے پل پر سے گذارین پل اس قدر مضبوط تھا کہ بایہ اوسکے ہاتھیون کو پیکر کے بوجھ سے نہ ہلے اور نہ جنبش کی مینے زبان معجزبیان حضرت عرش آشیانی سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک روز عنفوان جوانی مین دو تین پیالے ہم نے پیے اور ہاتھی مست پر سوار ہے باوجودیکہ مین ہشیار تھا اور ہاتھی ساتھ نہایت جوش حلہ کے میرے ارادہ اور اختیار سے پھرتا تھا لیکن مینے اپنے آپ کو بیہوش اور

مقدار قدم

استقلال بادشاہون کا اور ہر کس مخلق نگذارد

ہاتھی کو سرکش اور بدمست ظاہر کرکے لوگون کی طرف دوڑایا بعد اوسکے ہاتھی دوسرا منگاکر دونون کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے پل تک جو دریا کے جنوب باندھا
تھا گئے اتفاقاً وہ ہاتھی بھاگ گیا اور جو راہ بھاگنے کی پائی تاچار پل کی طرف روان ہوا اور مین جس ہاتھی پر سوار تھا وہ اوسکے پیچھے دوڑا ہر چند
باگ اوسکی میرے اختیار مین تھی اور اشارہ سے وہ کھڑا ہوسکتا تھا لیکن دل مین آیا کہ اگر ہاتھی کو پل پر جانے سے روک لونگا تو لوگ اوس اوسکے
مستانہ کو بناوٹ پر حمل کرینگے اور ظاہر ہوجاویگا کہ نہ مین بدمست و بیخود تھا نہ ہاتھی اور نہ ملہور ایسی ادا کا بادشاہون سے ناپسند ہے پس ساتھہ تائید
اللہ سبحانہ کی ہمت غلبت طلب کرکے اپنے ہاتھی کو اوسکے تعاقب سے نزدیک دونون ہاتھی پل پر روان ہوئے جب پل کشتیون کا تھا جب ہاتھی اگلا پانو
اپنا کشتی کے کنارے پر رکھتا آدھی کشتی ایک کنارے سے ڈوب جاتی تھی اور دوسری طرف سے کھڑی ہوجاتی تھی ہر ایک قدم مین گمان
ہوتا تھا کہ جوڑ بند کشتی کے الگ ہوجائینگے آدمی اس حال کے دیکھنے سے غرق دریا سے بیقراری ہوے اور شور کرنے لگے جو حمایت اور نگہداشتی
خدای تعالے کی ہر وقت شامل حال اس نیازمند درگاہ الہی کی ہر دونون ہاتھی سلامت اوس پل سے عبور کرگئے دن سہ شنبہ بحسب پیشگوئی
اوپر کنارے دریاے مہی کے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور چند بندہاے خاص نے کہ اس قسم کی مجلس اور محفل مین شریک ہوتے تھے ساغر لبریز عنایات
سے کام دل حاصل کیا یہ جگہ نہایت بے تکلف و دلنشین ہے دو دو سے وہان چار مقام ہوے ایک خوبی جا دوسرے یہ کہ لوگ عبور مین اضطراب
نکرین یکشنبہ اٹھا بیسوین کو وہان سے کوچ کیا اور دوسرے دن دوشنبہ کو بھی کوچ ہوا اس روز نہایت نادر تماشا دیکھا کہ جوڑہ سارس نے کہ بچے
نکالے تھے دن مبارک شنبہ کے اوسکو احمد آباد سے لائے وہ مع بچون کے صحن دولت خانہ مین کہ کنارے تال پر مرتب ہوا تھا پھرتے تھے
اتفاقاً نر مادہ نے آواز کی ایک صحرائی جوڑہ نے تال کے دوسرے کنارے پر آواز انکی سنکر فریاد کی اور انکی آواز کی سیدہ پر اوڑ کر آئے اور نر نے
ساتھہ نر کے اور مادہ نے ساتھہ مادہ کے لڑائی شروع کی اور لوگون سے جو وہان موجود تھے کچھہ خوف کیا خواجہ سرا کہ اونکی حفاظت پر متعین تھے اونکے
پکڑنے کو دوڑے ایک نے نر کو پکڑ لیا اور دوسرے نے مادہ کو جسنے کہ نر کو پکڑا ترکیب سے اوسکو تھام لیا اور جسنے کہ مادہ کو پکڑا تھا مادہ اوسکے
ہاتھہ سے نکل گئی مینے اپنے ہاتھہ سے نر کی ناک اور پانون مین حلقہ ڈال کر چھوڑ دیا نر و مادہ دونون اپنے مقام پر جاکر ٹھہرے پھر جبکہ سارس خانگی
آواز کرتے تھے وہ بھی برابر آواز کرتے تھے اور اوسی سے تماشا تھا تیسرے دن شکار کو گیا کمین گہ نر کمین نشکار کو گیا تھا قریب تیس آدمیون کے اہل شکار اور خدمتگار
ملازمت مین حاضر تھے ایک کالا ہرن مع چند ہرن کے نظر آیا ایک مرتبہ مینے ہرن آہو گیر کو لڑنے کے واسطے چھوڑا دو تین تکرین سینگون
کی مار کر پیچھے لوٹا دوسری مرتبہ چاہا کہ ہرن کے سینگ مین آہو گیر باندہ کر چھوڑ دین تا گرفتار رہو جاوے اس مرتبہ آہوے صحرائی شدت غضب
اور غیرت سے ہجوم آدمیون کا خیال مین نہ لاکر دوڑ کر آیا اور تین سینگ آہوے خانگی کے مار کر بھاگ گیا آسی تاریخ کو خبر فوت ہونے عنایت خان
کی پونچھی وہ خدمت گزارون حضرت سے تھا باوجودیکہ افیون کھاتا تھا اور وقت فرصت مرتکب پیالہ کا بھی ہوتا تھا رفتہ رفتہ شیفتہ شراب کا
ہوگیا تھا جو کہ وہ ضعیف الجسم تھا اور زیادہ حوصلہ پینے سے ارتکاب پیالہ کا کرتا تھا مرض اسہال مین مبتلا ہوا اور اس ضعف مین دو تین بار
مثل مرگی کے غشی اوسکو ہوگئی حسب حکم حکیم رکنا اوسکے معالجہ مین مصروف ہوے ہر چند تدبیرین کین فائدہ مند نہوئین باوجود اسکے جیسے
بھوک اوسکو بیہا ہوتی تھی چنانچہ حکیم مبالغہ اور تاکید کرتا تھا کہ دن رات مین زیادہ ایک دفعہ سے کھانا کھاوے لیکن وہ نرہ سکا دیوانہ کی طرح
آگ پانی پر پڑتا تھا یہان تک کہ مرض سوء القنیہ اور استسقا کا پیدا ہوا اور بہت ضعیف و نحیف ہوگیا چند روز پیشتر مجھے عرض کی کہ اگر مین
جاوے مینے حکم دیا کہ حضور مین اگر رخصت ہووے پالکی مین ڈالکر لائے نہایت ضعیف و لاغر ہوگیا تھا کہ موجب حیرت کا ہوتا تھا مصرع
کشیدہ پوست بر استخوانی ✦ بلکہ ہڈیان بھی تحلیل ہوگئین تھین یہان تک کہ مصور لاغر تصویر کے کھینچنے مین بہت تکلف کرتے ہین گراس
قسم کی دبلی بلکہ قریب اسکے بھی دیکھنے مین نہ آئی سبحان اللہ آدم زادہ اس ہئت کے ساتھہ بھی ہوتا ہے یہ دوبیت اوستادکی مناسب
اس مقام کے ہین ✦ سایہ من گرم نگہدارید ✦ تا قیامت ندارد م برجاے ✦ نالہ ازلبس کہ ضعف دل بنید ✦ تا لب چند جانی جنبید ✦

سینے نہایت نوادر سے سمجھکر فرمایا کہ مصور اوسکی صورت کھینچین القصہ اوسکا حال مینے نہایت متغیر پایا کہا کہ ایسے وقت مین خدا کی یاد سے ایکدم غافل مت رہ اصلا اوسکے کرم سے ناامید نہ چاہیے ہونا اگر بچ جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ کچھ فرصت وسطے عذر تقصیر اور تدارک مافات کے ملی اور اگر عمر تمام ہوچکی ہی تو جو دم کہ اوسکی یاد مین گذرے بہتر ہی اپنے پس ماندون مین دلکو مشغول نکر کہ تھوڑا حق خدمت بھی ہمارے نزدیک بہت ہی اور جو اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ اوسکو دیدیے اور رخصت کیا وہ دوسرے دن مسافر راہ عدم کا ہوا سہ شنبہ تیئیسوین کو کنار آب مانب پر منزل ہوئی چہارشنبہ نوروز مبارک کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل مین مژدہ ہوا امان اللہ پسر بہادر خان جب التماس مہابت خان کے منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا عبداللہ پسر خان اعظم بھی ہزاری ذات اور تین سو سوار سے سرفراز ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کے جاگیردار سے ہی عطای فیل و اسپ سے سربلند ہوا رنبار خان بیٹا شہباز خان کنبو کا موافق حکم کے صوبہ بکن سے آکر خدمت بخشی گری اور وقایع نویسی سے سرفراز ہوا اور منصب اوسکا آٹھ سو ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا روز جمعہ تیسری کو کوچ کیا اس منزل مین شاہزادہ شجاع بیٹے فرزند شاہجہان کو کہ نورجہان بیگم کے نزدیک پرورش پاتا ہی اور محبوبا اوس سے اسقدر محبت ہی کہ اپنی جان سے زیادہ اوسکو عزیز رکھتا ہون جو بیجای کے لڑکون کو ہوتی ہی اور اوسکو ام الصبیان کہتے ہین وہ اوسکو لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیہوش رہا ہرچند اہل تجربہ نے تدبیرین اور معالجے کیے کچھ فائدہ نہوا اور اوسکی بیہوشی نے میرے ہوش اوڑالے جبکہ معالجہ ظاہری سے ناامیدی ہوئی از روی عجز و نیاز کے سرور گاہ کرم کارساز مین گرگیا اور اوسکی صحت چاہی اوس وقت دل مین آیا کہ جو اپنے خدا سے مینے اقرار کیا تھا کہ بعد عمر پچاس برس کے تیر و بندوق کا شکار نکرونگا اور کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا اگر اوسکی سلامتی کی نیت کرکے اسی تاریخ سے ترک شکار کرون ممکن اور امید ہی کہ حیات اوسکی وسیلہ نجات بہت سے جاندارون کا ہو القصہ اوسی وقت ساتھ اعتقاد درست اور قصد صادق کے مینے خدا سے اقرار کیا کہ اس سے بعد کسی جاندار کو آزار نہ دونگا کرم الہی سے اوسکی بیماری کو تخفیف تمام ہوگئی اور اوس زمانے مین کہ مین شکم مادر مین تھا اکثر اطفال کہ شکم مین حرکت کرتے ہین مجھسے ایکمدت اثر حرکت کا ظاہر نہین ہوا پرستاروں نے مضطرب ہوکر صورت حال حضرت عرش آشیانی سے عرض کی اوس زمانے مین والدہ مرحومہ شکار چیتے کیا کرتے تھے جو وہ دن جمعہ کا تھا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن جمعہ کو چیتے کا شکار نکرونگا آخر عمر تک اسی نیت پر ثابت رہے اور مینے بھی متابعت حضرت کی کرکے آج تک دن جمعہ کو شکار چیتے کا نہین کیا حاصل کلام بحمدہ صنعف نورچشم شاہ شجاع کے تین روز اس منزل مین مقام ہوا امید کہ حق تعالے اوسکو عمر طبیعی عطا فرماوے سہ شنبہ ساتوین کو وہان سے کوچ ہوا ایک روز حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودھ کی تعریف بہت کرتا تھا دل مین آیا کہ چند روز اونٹ کا دودھ پیون کہ فائدہ مند ہوا اور مزاج کو گوارا ہوا آصف خان ولایتی اوٹنی شیر دار رکھتا تھا تھوڑا سا اوسکے دودھ مین سے پیا بخلاف دودھ اور اونٹنون کے کہ کھارا ہوتا ہی محکو لذیذ اور شیرین معلوم ہوا اور اب ایک مہینے کے عرصے سے ہر روز موافق آدھے آبخورے کے دودھ اوسکا پیتا ہون نفع اوسکا ظاہر ہوا کہ تشنگی کو کھوتا ہی اور غرائب یہ ہی کہ دو سال پیشتر یہ آصف خان نے فرید کی تھی اور اوس وقت اسکے بچہ نہ تھا اور اصلا اثر دودھ کا ظاہر نہ تھا اتفاقا دودھ اوسکے تھنون سے نکلا اور ہر روز چار سیر دودھ گاے کا اور پانچ سیر گیہون اور ایک سیر گڑ اور ایک سیر سونف اوسکے کھانیکو دیا جاتا ہی کہ دودھ اوسکا شیرین اور لذیذ اور مفید ہو بے تکلف مجکو پسند آیا اور واسطے امتحان کے دودھ گاے اور بھینس کا منگوا کر چکھا اسکے دودھ کی شیرینی کو نہین پہونچتا حکم دیا کہ اوسنیون کو اسی قسم کی خوراک دین تاکہ معلوم ہو کہ شیرینی غذا کی سبب سے یا خود ہی ہی کم شنبہ آٹھوین کو کوچ ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ نوین کو پڑاے تال پر وہ ہوا تھا فرزند شاہجہان نے کشتی کشمیری طرز کی کہ نشیمن گاہ اوسکی نقرہ کی تھی مذکی مینے اوسی زاویس کشتی پر بشہید سیر تالاب کی کی عابد خان بخشی بکمش جو حسب الطلب حاضر درگاہ ہوا تھا اسی روز آیا خدمت دیوانی بیوتات سے سرفراز ہوا سرفراز خان کہ کاماردون صوبہ گجرات سے ہی بعطاے علم اور گھوڑے و پیچاق خاصہ اور ہاتھی کے عزت پاکر رخصت ہوا عزت خان کہ تعینات لشکر شاہ

ترک کرنا بہانا بیشکار کا

سے ہجری بعنایت علم سرفراز ہوا روز جمعہ دستین کو کوچ ہوا میر میران منصب دو ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے سرفراز ہوا ہفتہ گیارہوین کو پرگنہ دوحد مین منزل کی شب یکشنبہ بارہوین ماہ آبان کو تیرہوین سال جلوس سے مطابق بندرہوین ذیقعدہ ۱۰۲۶ ہجری وقت طلوع اوپنسوین درجہ میزان کی خداوند کریم نے شاہجہان کو آصف خان کی بیٹی سے فرزند اقبال مند کرامت فرمایا امید کہ قدم اوسکا اس دولت ابد قرین کو مبارک اور فرخندہ ہو تین دن تک منزل مذکور مین مقام رہا یکشنبہ پندرہوین کو موضع ثمرہ مین منزل کی جو یہ بات مقرر ہی کہ جشن مبارک شنبہ کا تا بقدور کنارہ آب جا کے خوب وصاف مین ہو اور اس زمین مین ایسی جگہ نتھی اسلیے مینے قریب نصف شب مبارک شنبہ تاریخ سولہوین کو وہانے سوار ہوکر وقت طلوع آفتاب کے کنارۂ تالاب باکمود کے نزول فرمایا آخردن سے زہر مالہ مرتب ہوئی چند ملازمان خاص کو پیالے بہنایت کیے جمعہ کے دن سترہوین کو کوچ کیا کیشودداس مارو کہ جاگیردار اوس نواحی کا ہی موافق حکم کے دکن سے آکر خدمت مین حاضر ہوا شنبہ اٹھارہوین کو حوالی رام گڈہ مین مقام ہوا چند روز پہلے تین گھڑی رات باقی ہی تھی کہ گرد ہوا مین مادہ بخار اور دخان کا مانند ستون کے نمودار ہوا اور ہر شب کو پہلے رات سے گھڑی بھر پیشتر ظاہر ہوتا تھا اور بڑھتا جاتا تھا جب تمام ہوا صوت گرگٹ کی پیدا کی دونون سربار یکایک رد ہمان سے گندہ بخار مانند دہرہ کے پشت طرف جنوب اور رو طرف شمال کے اب پہر رات پچھلے سے ظاہر ہوتا ہی منجمون اوستارہ دانون نے قدر قامت اوسکا اصطرلاب سے معلوم کیا کہ چوبیس درجون فلک کو ساتھ اختلاف منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتھ حرکت فلک اعظم کے متحرک ہی اور حرکت خاص بھی بسمت حرکت فلک اعظم کے اوس مین معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلے برج عقرب مین تھا اوسکو چھوڑکر میزان مین پونچا اور حرکت عرض زادہ جنوب کی طرف رکھتا ہی منجمون نے اس قسم کا جریا نام رکھا ہی اور لکھا ہی کہ اسکا ظہور دلالت کرتا ہی اور پر ضعف بلوک عرب اور غالب ہونے دشمنون کے اون پر اور حقیقت خدا جانے تاریخ مذکور تک بعد سولہوین شب کے کہ وہ علامت ظاہر ہوئی تھی اب قریب آٹھ رات سے اوسی طرف ایک ستارہ منحوس ہوا کہ سوا اوسکا روشن اور دو تین گز کی دم مگر دم مین اصلا روشنی اور چمک نہ تھی جس وقت کہ گم ہوجائیگا اور اوسکے آثار سے جو کچھ ظہور مین آئیگا لکھا جائیگا یکشنبہ اوننیسوین کو مقام کرکے دوشنبہ بیسوین کو موضع سیتل کھیرہ مین منزل کی اور سہ شنبہ اکیسوین کو پھر مقام ہوا رشید خان افغان کو خلعت و فیل رنبازخان کے ہاتھ بھیجا کم شنبہ بائیسوین کو پرگنہ مدن پور مین نزول اقبال فرمایا اور مبارک شنبہ تاریخ تیئیسوین کو مقام کرکے بزم مہابت کی آراستہ کی داراب خان خلعت نادری سے سرفراز ہوا جمعہ کو مقام کرکے شنبہ چوبیسوین کو پرگنہ نواڑی مین منزل کی یکشنبہ چھبیسوین کو کنارہ آب جنبل پر نزول فرمایا دوشنبہ ستائیسوین کو کنارہ آب کنہر پر ڈیرہ کیا سہ شنبہ اٹھائیسوین کو سوا دبلدہ اوجین مین مقام ہوا احمد آباد سے اوجین تک اٹھانوے کوس مسافت کو اٹھائیس کوچ اور اکتالیس مقام مین کرکے دو مہینے اور نو دن ہوتے ہین آئے کم شنبہ اوتیسوین کو ساتھ حدر روپے کے کہ پسندیدگان مذہب ہنود سے ہی اور تفصیل حال اوسکی سابق مین لکھی ہی واسطے سیر اور تماشے کا یاد دہ کے توجہ فرمائی بے تکلف اوسکی بسمت منعقمات سے ہی اسی تاریخ مین عرضی بہادرخان حاکم قندہار سے معلوم ہوا کہ یا رسال قندہار اور نواحی قندہار مین کثرت چوہونکی اسقدر تھی کہ تمام غلون اور کھیتون اور درختون کو ضائع کرتی تھی جب تک کھیتی نہ کٹتی تھی خوشون کو کاٹ کر کھاتے تھے جب تک رعایا اپنی مزروعات کو خرمن مین کوٹے اور صاف کرے آدھا اور کھا گئے چنانچہ جو تھا حاصل شاید کہ ملا ہو اور بسطح خالیزون اور باغات کا اثر یا بعد چند روز کے معدوم ہوگئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنے کا لیا اوجین مین کہ پرگنہ جاگیر اوسکے کا ہی عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ کی تاریخ تیئیسوین اوسنے آراستہ کی ناچار اوسکے کہنے کو مانکر پینے اوسکی محفل مین عیش وطرب سے آرام فرمایا بندہ ہاے خاص ساغر بریختے سے کامیاب ہوے اور فرزند شاہجہان اپنے فرزند کو ور بر دلایا اور خوان جواہرات و آلات مرصع اور پچاس ہاتھی تیس ترکی اور بیس مادہ نذر گذران کے التماس نام بہ کرنے کا کیا انشاء اللہ تعالے ساعت نیک مین نام رکھا جائیگا اون ہاتھیون مین سات ہاتھی داخل فیلخانہ خاص ہوے باقی فوجداروں کو تقسیم کردیے اور نذرانہ اوسکا قبول ہوا دو لاکھ روپیہ کا ہوگا اسی دن عضدالدولہ نے اپنی جاگیر سے اگر سعادت بہ کستان بوسی حاصل کی

اکاسی مہر نذر کرکے ایک ہاتھی پیشکش کیا قاسم خان نے کہ اوسکو حکومت بنگالہ سے نیمے معزول کرکے درگاہ مین ملایا تھا دولت زمین بوس کی پاکر ہزار مہر نذر کین جمعہ غرہ آذرماہ الہی کو طرف شکار باز وجرہ کے میری رغبت ہوئی اثنار سواری مین جواہر کے گھیت مین گذرا باوجودیکہ ہر درخت ایک خوشہ بار لاتا ہی ایک درخت نذر سے گذرا کہ بارہ خوشے رکھتا تھا موجب حیرت کا ہوا اوس وقت یہ حکایت بادشاہ و باغبان کی دل مین گذری

حکایت بادشاہ و باغبان ایک بادشاہ موسم گرما مین ایک باغ کے دہواڑے پر پونچا ایک بوڑھا باغبان دیکھا در وازے پر کھڑا ہوا پوچھا کہ اس باغ مین انار ہین کیا ہین بادشاہ نے کہا کہ ایک پیالہ انار کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت تھی اشارہ کیا تا آب انار حاضر کرے لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا بھر لائی اور چند پتیان اوسکے منہ پر کھین بادشاہ نے اوسکے ہاتھ سے پیالہ لیکر پیا اور لڑکی سے پوچھا کہ مقصود ان پتیون کے رکھنے سے اس پیالے کے منہ پر کیا تھا لڑکی نے زبان فصیح اور ادا ے ملیح سے عرض کیا کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنے اور سواری سے یکبارگی بیوپونچنے مین پانی کو ایک دم مین پینا منافی حکمت کے ہی اسلیے نے پتی پانی کے منہ پر رکھی تا پانی تامل سے پیو بادشاہ کو یہ بات نہایت پسند آئی اور دلمین خیال کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرم کرے اوسکے بعد باغبان سے پوچھا کہ ہر سال تمکو اس باغ سے کیا حاصل ہوتا ہی کہا تین سو دینار کہا کچھری مین کیا دیتا ہی کہا سلطان سر ہر درخت سے کچھ نہین لیتا بلکہ زراعت سے دسوان حصہ لیتا ہی بادشاہ کے دل مین آیا کہ میری سلطنت مین باغ بہت ہین ہر درخت بیشمار اگر حاصل باغ سے بھی دسوان حصہ دین تو روپیہ بہت ہوتے ہین اور رعیت کو اس مین چندان نقصان نہین اب حکم دونگا کہ محصول باغات کا بھی لیا جاوے پھر کہا تھوڑا انار کا پانی اور بھی لاؤ لڑکی گئی اور بہت دیر کے بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی کا لائی بادشاہ نے کہا اوس مرتبہ کہ تو گئی تھی جلد آئی تھی اور بہت لائی تھی اب کی بار دیر کیون لگائی اور تھوڑا لائی لڑکی نے کہا کہ اوس مرتبہ پیالہ ایک انار کے پانی سے بھر گیا تھا اور اب پانچ چھے انار نچوڑے اور اوسقدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت پیدائش زمین مین بادشاہ کی نیت سے ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ موجب تم نے حاصل باغ کا سمجھے پوچھا نیت تمھاری بدل گئی ہوگی تو البتہ برکت میوون کی کم ہوگئی بادشاہ کو اوسکے کہنے کا اثر ہوا اور وہ خیال دلسے نکالا پھر کہا ایک بار اور ایک پیالہ پانی انار کا لاؤ لڑکی گئی اور جلدی قدح بھر لائی اور خوش و خرم بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے اوپر دانائی باغبان کے آفرین کی اور حقیقت بیان کی اور وہ لڑکی اوس سے چاہی اور خواستگاری کی اور یہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سے صفحۂ روزگار پر باقی رہی القصہ ظہور ایسی برکت کا اثر نیک نیت اور ثمرہ عدالت کا ہی جگہ تمام ہمت اور نیت بادشاہون کی مصروف اوپر آسودگی خلق اور رفاہیت رعایا کی ہوتی ہی ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستبعد نہین الحمد اللہ کہ اس دولت ابد قرین مین ہر گز رسم محصول سر زد نہین ہی اور تمام ممالک محروسہ سے ایک حبہ اس قسم کا داخل خزانہ نہین ہوتا ہی بلکہ حکم ہی کہ جو کوئی زمین فروع مین باغ لگائے حاصل اوس کا معاف ہوگا امید کہ حق تعالے اس نیازمند کو ہمیشہ اس نیت خیر پر قائم رکھے ع چونیت بخیر است خیرم دہی ✣ روز شنبہ کو دوسری مرتبہ شوق ملاقات جدرویہ کا دل مین زیادہ ہوا بعد فراغ عبادت دوپہر کے مین کشتی پر سوار ہوکر اوسکی ملاقات کو گیا پچھلے دن سے اوسکے گوشۂ نشین جاکر ملاقات کی بہت بلند باتین حقائق اور معارف کی سنین مقدمات تصوف کے خوب صاف بیان کرتا ہی مین ملاقات اوسکی سے خوش ہوا اور اوسکی ساٹھ برس کی عمر ہی بایس ۲۲ برس کا تھا کہ قطع تعلقات ظاہری کا کیا اور تجرید اختیار کی اڑتیس ۳۸ برس سے بے لباسی مین بسر کرتا ہی رخصت کرتے وقت کہا کہ شکر اس بخشش الہی کا کس زبان سے ادا کرون کہ ایسے بادشاہ عادل کے عہد مین جمعیت و آرام سے اپنے معبود کی عبادت مین مشغول ہون اور کسی راہ سے غبار تفرقہ میرے دامن عزیمت پر نہین بیٹھتا ہی یکشنبہ تیسری کو کالیادہ سے کوچ کیا اور قاسم کھیرہ مین مقام ہوا درمیان راہ کے شکار باز وجرہ کا کیا اتفاقاً ایک کرد انک اوڑتا باز تو جوان کو کہ نہایت توجہ اوس سے رکھتا ہون اوسکے پیچھے چھوڑا کرد انک اوسکے جنگل سے نکل گیا باز اونچا چڑھ گیا کہ نظر نہین آتا تھا اور غائب ہوگیا ہر چند قراولون اور میر شکارون نے تجسس کی کچھ پتا نہ لگا اور مشکل ہوئی کہ ایسے جنگل مین

خوبی مالک اور کثرت زراعت اور اسکی بنا پر کثرت محصول کی ہوتی ہی

باز ہاتھ آوے اور لشکر میر کشمیری کہ سردار میر شکار دن کشمیر کا ہے اور بازمذکور حوالہ اوسکے تھا پریشان اطراف صحرا مین پھرتا تھا ناگاہ دور سے
ایک درخت دیکھا جو نزدیک اوسکے گیا باز کو ایک ٹہنی پر بیٹھے ہوے پایا مرغ خانگی دیکھا کر اوسے بلا لیا تین گھڑی سے زیادہ نہین گذری تھی کہ باز
کو پکڑ کر حضور مین لایا اور بخشش غیبی کہ گمان وخیال مین کسی شخص کے نہ تھی مسرت افزای خاطر ہوئی بانعام اس خدمت کے منصب اوسکا بڑہایا
اور اسپ وخلعت مرحمت ہوا دوشنبہ چوتھی و سہ شنبہ پانچوین و کم شنبہ چھٹی کو برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ ساتوین کو مقام کرکے کنارہ تال پر
جشن مرتب کیا نور جہان بیگم مدت سے ایک بیماری رکھتی تھی اور حکما مسلمان اور ہندو جو ملازمت مین تھے علاج کرتے تھے سود مند اور موثر نہین
ہوتا تھا اور دوا کرنے سے عاجز ہونے کا اقرار کرتے تھے اندنون کہ حکیم روح اللہ خدمت مین آیا اور اوسکا علاج کیا تھوڑی مدت مین فائدہ کامل
ہوگیا صلہ مین اس خدمت شایستہ کے حکیم کو منصب لائق سے سرفراز کرکے تین گانون اوسکے وطن مین لطور ملکیت کے عنایت کیے اور حکم ہوا
کہ مشارالیہ کے برابر چاندی تول کر وجہ انعام مین دیجاوے جمعہ آٹھوین سے کم شنبہ تیرہوین تک برابر کوچ ہوا اور ہر روز آخر منزل تک شکار بازدجرہ
کا کیا اور تیتر بہت پکڑے گئے اسی تیرہوین تاریخ کو کنور کرن فرزند رانا امرسنگھ نے در دولت پر حاضر ہوکر تسلیمات مبارکباد فتح دکن کی ادا کرکے سو مہر
اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موازی اکیس ہزار روپیہ کے قسم مرصع آلات سے مع چند گھوڑون اور ہاتھی کے پیشکش کیا مگر جو کہ قسم ہاتھی گھوڑے
سے تھا اوسکو بخشا اور باقی قبول کیا دوسرے دن اوسکو خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتھی اور اراوت خان میر سلمان
کو بھی ایک ہاتھی عنایت ہوا سید ہربرجان فوجداری سرکار میوات پر سرفراز ہوا منصب اوسکا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانسو سوار کا
مقرر ہوا سید مبارک کو واسطے مرہت قلعہ رہتاس کے ممتاز کرکے منصب پانسو ذات اور دو سو سوار کا مرحمت فرمایا اور مبارک شنبہ چودھوین تاریخ کو
کنارے تالاب موضع سندہارا کے مقام کرکے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور بندہ ہای خاص ساغر نشاط سے خوشوقت ہوے جانوز شکاری کہ آگرہ مین
واسطے گزیر کے باندھے تھے خواجہ لطیف قوش بیگی نے اندنون لاکر نظر سے گذرے نے جو کہ لائق سرکار خاص کے تھے انتخاب کرکے باقی امیرون کو
تقسیم کیے اسی تاریخ کو خبر بغاوت اور کفران نعمت راجہ سورج مل ولد راجہ باسو کی سنی راجہ باسو چند پسر رکھتا تھا سورج مل اگرچہ سب سے بڑا تھا لیکن
باپ اوسکو بسبب بداندیشی اور فتنہ جوئی کے ہمیشہ قید رکھتا تھا اور اسی طرح اوس سے ناراض مرا بعد مرنے اوسکے کے جو یہ بے سعادت سب سے
بڑا تھا اور اور فرزند قابل و رشید راجہ باسو نہین رکھتا تھا اس لیے حقوق خدمت راجہ باسو کو ملحوظ فرما کر واسطے انتظام سلسلہ زمینداری اور محافظت
اوسکے وطن کے اس بے دولت کو خطاب راجگی اور منصب دو ہزاری سے سرفراز کیا اور جگہ اور جاگیر اوسکے باپ کی کہ خدمت اور دولت خواہی
سے حاصل کی تھی اور تمام نقد وجنس کہ بہت سالہا سال سے جمع کیا تھا اوسکو مرحمت ہوئی اور جس وقت کہ مرتضے خان مرحوم نے اور بہ خدمت
فتح کانگڑہ کے دستوری پائی جو یہ بید دولت زمیندار عمدہ اوس کوہستان کا تھا اور ظاہر مین عمدہ خدمت اور دولتخواہی کا کیا واسطے کمک مشارالیہ
کے مقرر ہوا اور پیچھے اسکے کہ مطلب اوسکا حاصل ہوا اور مرتضے خان نے محاصرہ اہل قلعہ کا بہت سخت کیا آس بدگال نے صورت حال
سے معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا تاب مقام ناسازی اور فتنہ انگیزی مین آکر پردہ اتفاق کا منہ سے اوٹھایا اور مشارالیہ کے لوگون سے مخالفت
کرنے لگا مرتضے خان نے نقش بید دلتی اور ادبار کا اوسکی پیشانی سے دریافت کرکے شکایت اوسکی درگاہ مین لکھ بھیجی بلکہ بالتصریح لکھا کہ آثار
بغاوت کے اوسکے حالات سے ظاہر ہین مرتضے خان جیسا سردار عمدہ ساتھ لشکر بہت کے اوس کوہستان مین تھا اوس بے سعادت نے
وقت کو مناسب باب شورش اور آشوب کا پاکر خدمت فرزند شاہجہان مین عرض کی کہ مرتضے خان تحریک ارباب غرض کے میرے ساتھ عداوت
رکھتا ہے اور ساتھ عصیان اور بغی کے تہمت کرتا ہے امید کہ آپ باعث نجات اور سبب میری حیات کے ہوکر محکو درگاہ مین طلب فرماوین ہرچند
مین مرتضے خان پر اعتماد رکھتا تھا جب اوسنے بہت التماس واسطے طلب اپنے کے درگاہ مین کیا شبہہ دل مین آیا کہ مبادا مرتضے خان نے تحریک
ارباب فساد کے رنج کھاکر اور غور نکرکے اوسکو متہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کے تقصیرات اوسکی معاف کیمین اور درگاہ

بلایا اور درمیان اس حال کے مرتضی خان مرگیا اور فتح ہونا قلعہ کالنجر کا دوسرے سردار کے بھیجنے پر موقوف رہا جو یہ فتنہ بہشت درگاہ والا مین پونہچا
اوسکے ظاہری احوال پر نظر کرکے اوس جلدی مین مشمول عوالف کارکے پاس شاہجہان کے اوپر خدمت فتح کرنے دکن کے رجعت کیا گیا بعد اسکے
کہ ملک دکن فتح ہوگیا اوس فرزند کی خدمت مین وسیلے اوٹھاکر طلبگار خدمت فتح کالنجر کا ہوا ہر چند اس بے حقیقت اور حق ناشناس کو پھر اوسکی ہستان
مین راہ دینا آئین عزم و احتیاط سے بعید تھا لیکن جو وہ خدمت اوس فرزند نے اپنے ذمے لی تھی ناچار اوسکی مرضی پر اوسکو چھوڑا اور فرزند اقبامند
نے اوسکے ساتھ تقی نامی کہ بندون درگاہ اوسکے سے تھا اور ساتھ فوج شایستہ منصب دارون اور احدیون اور برق اندازون بادشاہی کے
تعین فرمایا چنانچہ یہ احوال بطور اجمال اوراق گذشتہ مین لکھا گیا جو اپنے مقصد کو پونہچا ساتھ تقی کے بھی خصومت اور بہانہ جوئی شروع کرکے
جو ہر ذاتی اپنا دکھلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوسکی معروض کی یہان تک کہ صریح لکھا کہ میری اوسکی صحبت براری غیر ممکن اور یہ خدمت
اوس سے ہوتی نظر نہین آتی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین تو فتح اس قلعہ کی جلدی ممکن ہے ناگزیر تقی کو حضور مین طلب کیا راجہ بکرماجیت کو کہ
ملازمون عمدہ اوسکے سے ہے ساتھ فوج تازہ کے جلد رخصت کیا جو اس بے سعادت نے جانا کہ زیادہ اس سے حیلہ اور مکر نہین چلیگا بکرماجیت
کے پہونچنے تک ملازمان درگاہ کو اس بہانے سے رخصت دی کہ بہت مدت سے بے سامان ہوگئے ہو اپنے گھرون اور جاگیرون کو جاکر تا آنے
راجہ بکرماجیت کے درستی سامان کی کرکے آجائین جو ظاہر اسلسلہ جمعیت دولتخواہون مین تفرقہ ہوا اکثر اپنے محال جاگیرون پر گئے اور چند
آدمی روشناس وہان رہے تب اوسنے قابو پاکر فساد ظاہر کیا سید صفی بارہہ والے نے کہ نہایت شجاعت اور دلیری مین مشہور
تھا مع چند برادر اور خویشون اپنے کے پالون ہمت کا جاکر شربت شہادت کا پیا اور بعض شیران کارزار کو زخمی کرکے وہ نابکار بکرماجیت جنگ
سے نکبت سرا اپنی کو لیگیا اور بعضون نے بھاگ کر اپنی جان بچائی اوس بدبخت نے پرگنات دامن کوہ پر کہ اکثر اون مین سے جاگیر اعتماد الدولہ
مین مقرر ہین ہاتھ تعدی و تصرف کا دراز کیا اور لوٹنے اور غارت کرنے مین سر موفرق نکیا امید ہے کہ جلدی سزاے اعمال اپنے کو پونہچے اور
نمک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی یکشنبہ ۱۱ ماہ کو گھاٹی چانداسے عبور ہوا دوشنبہ اٹھارہون کو آیلق جان سپاہ خانخانان
سپہ سالار سعادت آستان بوسی سے مفتخر ہوا چہ مدتون سے حضور مین تھا اور لشکر منصور فوجداری خاندیس اور برہان پور سے عبور کرتا تھا التماس ملازمت
مین حاضر ہونیکا کیا حکم ہوا کہ اگر دل اوسکا سب طرف سے جمع ہو جریدہ اگر جلدی سعادت کرے اسواسطے موافق حکم کے جلدی آجکی تاریخ
اگر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی اور ہر طرح کی نوازش سے سرفراز ہوا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر گذرانے جو لشکر نے گذرنے کھاٹیون سے
سختی بہت کھینچی تھی واسطے رفاہیت احوال اوسکے سہ شنبہ اوفیسوین کو مقام فرمایا کم شنبہ بیسوین کو کوچ کرکے مبارک شنبہ اکیسوین کو تھام
ہوا کنارے دریا پر کہ سند نام ہے بزم سیالہ مرتب ہوئی گھوڑا سمند خاص سیمنام کہ پہلے گھوڑون مین سے تھا خانخانان کو عنایت کیا تمیر اصطلاح
اہل ہند مین کوہ طلا کو کہتے ہین بسبب مناسبت رنگ اور کلانی حبشہ کے اس نام سے مشہور ہوا جمعہ بائیسوین ۲۲ و شنبہ تیئیسوین ۲۳ کو برابر کوچ ہوا اس دن
عجیب ندی دیکھی پانی نہایت صاف پرجوش و خروش بلند جگہ سے گرتا ہے کنارون پر جا بجا نشست قدرتی بنی ہوئی تھین ایسا چشمہ اس خوبی
کے ساتھ نہین نظر آیا اچھی سیر کی جگہ ہے مین تھوڑی دیر اوسکی سیر سے محظوظ ہوا یک شنبہ چوبیسوین ۲۴ کو مقام ہوا اوس تالاب مین کہ سامنے
دولت خانہ کے واقع تھا کشتی پر بیٹھکر شکار مرغابی کا کیا دوشنبہ پچیسوین ۲۵ و سہ شنبہ چھبیسوین ۲۶ و کم شنبہ ستائیسوین ۲۷ کو پے در پے کوچ ہوا خانخانان
کو پوستین خاص اپنے پہننے کا مرحمت کیا اور سات راس گھوڑے طویلہ خاص سے کہ ہر ایک پر سواری کی تھی یہ بھی مرحمت کیے روز یکشنبہ
دوسری دی ماہ الہی کو قلعہ رن تنبور مین نزول اجلال فرمایا یہ بڑا قلعون سے ہندوون کے ہے سلطان علاء الدین خلجی کے وقت مین اسکا پسر بڑا
متصرف تھا سلطان نے مدتون محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغاز عہد حضرت عرش آشیانی مین اسے سرحن ہاڈا تصرف
مین رکھتا تھا اور ہمیشہ چھ سات ہزار سوار اوسکے رہتے تھے اور حضرت والا نے بمدد خداے پاک ایک مہینے بارہ دن مین فتح کیا

ذکر فتح رنتھنبور

اور ہاتھی سرجن پر بہمونی بخت ملازمت مین حاضر ہوکر سلک دو تحواہون مین منتظم ہوا اور امیران معتبر اور بندگان معتمد سے ہوگیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا ہاتھی بھوج بھی زمرہ امرای عظام مین سما آب پاتا اوسکا سر بلند رہے ۱۰۱۰ھ مین ہجری اور دو شنبہ بیسری تاریخ کو بینے واسطے دیکھنے قلعہ کے توجہ کی دو پہاڑ برابر ہین ایک کو رن اور دوسرے کو تھنبور کہتے ہین اور قلعہ اوپر تھنبور کے بنا ہی ان دونون نامون کو ملاکر رن تھنبور نام رکھا نہایت مضبوط ہی اور پانی بہت رکھتا ہی کوہ رن ایک حصن قوی ہی اور فتح اس قلعہ کی منحصر ہی اوسکی طرف سے چنانچہ والد بزرگوار نے حکم فرمایا تھا کہ تومین اوپر کوہ رن کے چڑھکر قلعہ کے اندر کی عمارتون کو توڑو اول توپ کو کہ آگ دی چوکھنڈی محل رہے سرجن مین گولہ لگا اوس عمارت کے گرنے سے زلزلہ اوسکی بنیاد مین پڑا اور گھبراہٹ اوسکے دلپر غالب ہوئی اور نجات اپنی قلعے کے سونپنے مین جان کے سرعبودیت کا درگاہ بادشاہ جرم بخش عذر پزیر مین رکھا القصہ ارادہ میرا ایسا تھا کہ رات اور قلعہ کے گذارون اور دوسرے دن لشکر مین آؤن لیکن جو قلعہ مثل عمارات ہندون کے بے ہوا اور کم فضا تھا اسلیے دل نے نچاہا کہ توقف کرون ایک حمام دیکھا کہ ایک نے رستم خان کے نوکرون مین سے متصل حصار کے بنایا تھا بیحد اور نشیمن جانب صحرا کا خالی فضا اور ہوا سے نہین ہی تمام قلعہ مین اس سے بہتر جگہ نہ تھی رستم خان ایک امرا مین حضرت عرش آشیانی کے سے تھا بچپن سے خدمت حضرت والد مین تربیت پاکر نسبت محرمیت اور قرب خدمت کا رکھتا تھا نہایت اعتماد سے اس قلعہ کو حوالہ اوسکے فرمایا تھا بعد فراغت سیر قلعہ کے مینے حکم دیا کہ مجرمون کو جو اس قلعے مین قید ہین حاضر کرین تا حقیقت حال ہر ایک کی دریافت کرکے حکم فرمایا جاوے بجملا سوا مجرم خونی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اوسکی سے فتنہ اور فساد مملکت مین واقع ہوتا تھا باقیون کو رہا کردیا اور ہر ایک کو لائق اوسکے حال کے خرچ اور خلعت عنایت ہوا سہ شنبہ چوتھی کو بعد گذرنے بہررات اور تین گھڑی کے مین دولتخانہ مین آیا یک شنبہ پانچوین کو قریب پانچ کوس کے کوچ کرکے روز مبارک شنبہ چھٹی تاریخ کو مقام ہوا اسی دن خانخانان نے پیشکش گذرانی قسم جواہر اور مرصع آلات فاقشہ اور ہاتھی پیشکش کئے جو کچھ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسکو دیا تمام نذرانہ اوسکا جو کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا تھا جمعہ ساتوین کو پانچ کوس کوچ کیا پہلے اس سے سارس کو شاہین سے پکڑوایا تھا لیکن شکار دڑنا کا اب تک تماشا نہین دیکھا تھا فرزند شاہجہان کو ذوق شکار شاہین کا بہت ہی اور شاہین اوسکو خوب ملے موافق التماس اوس فرزند کے علی الصباح مین سوار ہوا مینے ایک دڑنا اپنے ہاتھ سے پکڑوایا دوسرے دڑنا کو شاہین نے کہ اوس فرزند کے ہاتھ مین تھا پکڑا بے تکلف اچھے شکارون سے بھی انچھا ہی مین نہایت خوش ہوا اگرسارس جانور کلان ہی لیکن سست پرواز کا داک ہی دڑنا کے شکار کو کچھ نسبت اوس سے نہین ہی نامرد تا ہون مین شاہین کی دلیری اور جگر پر کہ اس قسم کے جانور قوی جثہ کو پکڑتا ہی اور نبرد سر پنجہ ہمت کے زبون کرتا ہی حسن خان توشچی اوس فرزند کے نے بعوض اس شکار کے عنایت ہاتھی اور گھوڑے اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بھی عطای اسپ و خلعت سے ممتاز ہوا شنبہ آٹھوین کو سوا چار کوس کوچ کرکے یکشنبہ نوین کو پھر مقام کیا ان دنون مین خان خانان سپہ سالار کو مینے خلعت خاص اور شمشیر مرصع کمر اور ہاتھی خاص سے مع ساز و سامان کے عزت بخشی اور امر از سر نو عہدہ صاحب صوبگی خاندیس اور دکن کے سربلندی پائی اور منصب اوس رکن السلطنت کو مع اصل و اضافہ ہفت ہزاری ذات و سوار کامرحمت ہوا جو صحبت اسکی ساتھ لشکر خان کے رہت بہ آئی موافق التماس اوسکے کے مینے عابد خان دیوان بیوتات کو اوپر دیوانی بیوتات کے مقرر فرمایا اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت مرحمت کرکے اوس کو رخصت فرمایا اسی روز خان دوران صوبہ کابل سے آیا نذر اور پیشکش کے اور ایک تسبیح مروارید کی مع پچاس اس گھوڑون اور دس ولایتی اونٹ نر و ماده اور چند جانور شکاری چیتے اور تتائی وغیرہ پیشکش کیے دو شنبہ دسوین کو سوا تین کوس اور سہ شنبہ گیارہوین کو قریب چھ کوس کے کوچ ہوا آج کے دن خان دوران اپنے آدمیون کو آراستہ کرکے سامنے لایا اور ہزار سوار مغل کہ اکثر گھوڑے ترکی اور بعضے عراقی اور دوغلے شمار مین آتے باوجودیکہ جمعیت اوسکی اکثر متفرق ہوگئی بعضے ملازم مہابت خان کے ہوے اور اوسی صوبہ مین رہے

اور بعضے لاہور سے جدا ہوکر اور طرف چلے گئے لیکن اس قدر سوار خوش اسپہ غنیمت دکھلائی دیلے بے تکلف خان دوران شجاعت و دلاوری اور جمعیت داری مین یکتاے روزگار سے ہے مگر افسوس کہ ضعیف ہوگیا اور بسبب کبر سن کے بینائی کم ہوگئی دو لڑکے خوان درشید رکھتا ہے خالی معقولیت سے نہین ہین لیکن خاندوران کو نہین پہونچے اندرون خاندوران اور اوسکے فرزندون کو خلعت و شمشیر مرحمت ہوے کہ شنبہ بارہوین کو ساڑھے تین کوس کی مسافت طی کی اور اوپر کنارے تال مانڈو کے نزول ہوا اور میان تال کے نشست گاہ پتھر و ککی بنی ہے ایک ستون پر رباعی کسی شخص کی لکھی ہوئی نظر آئی اور محکو متعجب اور بیخود کر دیا فی الواقع خوب اور نادر ہے رباعی یاران موافق ہمہ از دست شدند + در دست اجل یگان یگان پست شدند + بودند تنک شراب در مجلس عمر + یک لحظہ زما پیشتر کی مست شدند + اوس وقت ایک رباعی دوسری بھی اسی قبیل سے سنی گئی جو کہ بہت اچھی تھی وہ بھی مینے لکھی رباعی افسوس کہ اہل خرد و ہوش شدند + از خاطر ما همه فراموش شدند + آنها که بصد زبان سخن می گفتند + آیا چه شدند که خاموش شدند + روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ کو مقام ہوا عبدالعزیز خان صوبہ بنگلہ سے آیا اور قدمبوسی کی اکرام خان کہ اور فوجداری فتح پور اور اوس اطراف کے متعین تھا دولت ملازمت سے سربلند ہوا خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن خطاب عقیدت خانی سے سرفراز ہوا میر حاج نے کہ کک الون صوبہ مذکور مین سے جوان مردانہ ہے خطاب شیرہ خانی اور علم سے سربلندی پائی جمعہ چودھوین کو سوا پانچ کوس اور شنبہ پندرھوین کو تین کوس راہ طے کرکے قریب بیانہ کے نزول ہوا مین خود مع اہل حرم تماشے کو قلعہ کے اوپر گیا محمد خان بخشی حضرت عرش آشیانی نے کہ حرست قلعہ کی ذمے اوسکے تھی ایک مکان جانب صحرا کے نہایت بلند اور خوش ہوا بنایا اور مزار شیخ بہلول کا بھی اوسکے قریب واقع ہے اور خالی فیض سے نہین یہ شیخ بڑے بھائی شیخ محمد غوث کے ہین اور علم و عوت اسما الہی مین بڑا کمال رکھتا تھا اور حضرت جنت آشیانی کو شیخ مذکور سے کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اوس زمانے مین کہ آنحضرت نے تسخیر ولایت بنگالہ فرمایا تھا اور چند روز وہین مقام کیا تھا اور مرزا ہندال موافق حکم کے آگرہ مین رہا تھا تو اکثر اہل طمع کہ بطبیعت اونکی فتنہ و فساد سے محبول ہے راہ بیوفائی کی اختیار کرکے بنگالہ سے پاس میرزا کے آئے اور سلسلہ جنبان جنبش باطنی میرزا کے ہوکر اوسکو مخالفت و کفران نعمت کی طرف مائل کیا میرزا ناعاقبت اندیش نے خطبہ اپنے نام کا پڑہ کر نشان بغاوت کا بلند کیا جو حقیقت حال آنحضرت جنت آشیانی سے عرض ہوئی آپ نے شیخ بہلول کو واسطے نصیحت کے بھیجا کہ مرزا کو ارادہ باطل سے پھیر کر راہ راست پر لاوے جو اون سید دولتون نے چاشنی سلطنت کی مرزا کو چکھائی تھی میرزای خام اندیش موافقت اور متابعت پر راضی نہوا اور تحریک ارباب فساد شیخ بہلول کو چار باغ مین کہ حضرت فردوس مکان بابر بادشاہ نے اوپر کنارہ آب جون کے بنایا تھا تلوار بیباکی سے شہید کیا جو محمد بخشی کو شیخ مذکور سے نسبت ارادت حاصل تھی اونھون نے شیخ بہلول کو قلعہ مین لیجاکر دفن کیا ایک شنبہ سولہوین کو ساڑھے چار کوس چلکر نزل برہ مین پونہچے جو باغ اور باولی کہ موافق حکم مریم زمانی کے پرگنہ جوست کی راہ مین بنی ہے مین اوسکے دیکھنے کو بھی گیا بے تکلف باولی ایک عمارت ہے بلند اور بہت اچھی کاریگرون سے معلوم ہوا کہ مبلغ بیس ہزار روپیہ اوسپر صرف ہوے اور جو یہان شکار بہت تھا دوشنبہ سترہوین کو مقام کیا اور سہ شنبہ اٹھارہوین تاریخ سوا تین کوس چلکر موضع دائر مئوین پونہچے کم شنبہ اوگنیسوین کو ڈھائی کوس چلکر کنارہ کول فتح پور پر مقام ہوا آمدہ چوقت ارادہ فتح دکن کے اون تعنبور سے اوچین تک تمام منزلون اور بعد مسافت اونکے لکھے گئے دوبارہ لکھنا اوسکا مناسب نجانا اور ان تعنبور سے فتحپور تک جس راستے سے کہ آئے دوسو چوبیس کوس کوتر تیسرے کوچ اور چھبیسوین مقام مین کہ کل ایک سو اونیسوین دن ہوے طے کیا حساب شمسی سے ایک دن کم چار مہینے اور قمری سے پورے چار مہینے گذرے اور جس تاریخ سے کہ لشکر منصور نے واسطے فتح رانا اور تسخیر ملک دکن کے دارالخلافت سے کوچ کیا آج تک کہ زیادت جلال ہمہان نصرت و اقبال ہوکر پھر مرکز سلطنت کو پھرے پانچ برس اور چار مہینے ہوے مجموع نے کہ روز مبارک شنبہ تاریخ اٹھائیسوین دیگر ماہ الہی سنہ مطابق مسلخ محرم سنہ ۱۰۲۸ ہجری کو ساعت نیک و طالع بخیر داخل ہوے دار الخلافت اگرہ کے مقسم کی ماندون مکرر عرائض و تحائف

معلوم ہوا کہ آگرہ مین بیماری طاعون کی جاری ہے چنانچہ ہر روز قریب سو آدمیون کے بغل کے نیچے یا ران مین یا نیچے گلے کے دانے نکل کر مرتے ہین
اور یہ میرا سال ہے کہ جاڑے کے موسم مین زور ہوتا ہے اور شروع گرمی مین جاتا رہتا ہے اور غرائب سے یہ ہے کہ اس تین سال مین تمام قصبون اور
گاؤن مین قرب و جوار آگرہ کے اثر کیا اور فتحپور مین اصلا اثر اوسکا ظاہر نہین ہوا یہان تک کہ امان آباد اور فتحپور مین کہ دو ڈھائی کوس کا فاصلہ ہے
آدمی اوس جگہ کے خوف وبا سے دلون پر قوی کر بھاگ گئے ناچار رعایت حزم و احتیاط کو ضروریات سے جانکر یہ بات قرار پائی کہ اس ساعت مسعود مین
ببارکی اور میمنت فتحپور مین مقام ہو اور بعد کم ہونے بیماری کے ساعت دوسری اختیار کرکے ساۃ دولت و سعادت کے ورود رایات جہان کشا کا
مستقر الخلافت آگرہ مین ارزانی فرمائی انشاء اللہ تعالی الحسن مبارک شنبہ کا کنارے تال کمل فتحپور پر مرتب ہوا ساعت داخل ہونے آبادی
کی اٹھائیسوین پر قرار ہوئی تھی آٹھ دن اوسی جگہ توقف ہوا اور میرے حکم سے تال کے دور کی پیمایش کی تو سات کوس نکلا اس منزل مین سوا
حضرت مریم الزمانی کے کہ قدرے تکبر رکھتی ہین تمام بیگمات اور خلوت نشینان سرادق عفت اور تمام بندہاے درگاہ استقبال کو آئے راے
آصف خان مرحوم کے نے کہ گھر مین عبداللہ خان پسر اعظم خان کے ہے ایک نقل عجیب و غریب بیان کی اور نہایت تاکید اوسکی تصحیح مین کی جو
فی الجملہ قابل ہے اسلیے لکھتا ہون اوسکا بیان ہے کہ ایک دن گھر کے صحن مین ایک چوہا نظر آیا پریشان گرتا پڑتا مستانہ وار ہر طرف کو جاتا تھا اور
نہین جانتا تھا کہ کہان جاتا ہون ایک خواص نے میرے کہنے سے دم اوسکی پر کر بلی کے آگے ڈال دیا بلی نے شوق سے کود کر چوہے کو
منہ مین پکڑا اور اوسی وقت چھوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آثار زوال کے اوسکے چہرے سے ظاہر ہوے دوسرے دن قریب مرگ کے پہونچی ظہور
آیا کہ تھوڑا تریاق فاروق دیا چاہیے جو منہ اوسکا کھولا تو اور زبان سیاہ نظر آئی تین دن حال تباہ سے گذرانے چوتھے دن ہوش مین آئی
بعد اوسکے ایک باندی کے دانہ طاعون کا نکلا اور نہایت درد سے بیقرار ہوگئی اور رنگ بدل گیا زندگی مایوس ہوئی اور قریب مرگ ہوگئی دوسرے دن
مرگئی اور اسیطرح سات آٹھ آدمی اوس جگہ مین مبتلا ہوے اور چند بیمار ہو گئے تھے کہ اوس جگہ سے نکل کر باغ مین آئے جو ہمارے تھے باغ
مین فوت ہوے اور اوس جگہ پھر دانہ نہین نکلا مجملا عرصہ آٹھ نو دن مین ستر آدمی مرے اور یہ بھی بیان کیا کہ جسکے دانہ نکلا تھا اگر پانی پینے
یا نہانے کو دوسرے سے مانگتے اوسکو بھی فی الفور یہ عارضہ ہوجاتا تھا آخر ایسا ہوا کہ نہایت توجہ سے کوئی آدمی اوسکے پاس نہ آتا شنبہ
بائیسوین کو خواجہ جہان کہ حراست آگرہ پر مقرر تھا حضور مین آیا پانسو مہر بعینہ نذر اور چار سو روپیہ پر سم صدقہ گذرانے دوشنبہ چوبیسوین کو
مشارالیہ کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ تیسوین تاریخ کو بعد گذرنے چار گھڑی کے کہ قریب دو ساعت نجومی کے ہوتی ہین ع
لیا عمی کہ نوالکند بدولتو تقویم ✻ ببارکی و فرخی رایات منصور کا فتحپور مین نزول ہوا اسی ساعت مین جشن فرزند اقبال مند شاہجہان کا مرتب ہوا
اوسکو سونے اور دوسرے اجناس سے بینے تولا اور اٹھائیسوان برس مہینون شمسی کے حساب سے شروع ہوا امید ہے کہ عمر طبعی کو پہونچے اور
اسی تاریخ حضرت مریم الزمانی آگرہ سے تشریف فرما ہوئین بیٹے دولت ملازمت اونکی سے سعادت دونون جہان کی جمع کی امید کہ سایہ تربیت
اور شفقت اونکی کا اور پسر اس نیازمند کے ہمیشہ رہے جہانگیر خان بیٹا اسلام خان کا کہ خدمت خواجہ داری اس صدودی کی جیسی کہ چاہیے
ویسی بیچالا منصب اوسکا اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا سہراب خان بیٹا مرزا رستم صفوی کا منصب ہزاری ذات اور
تین سو سوار سے ممتاز ہوا اس دن عمارت دولت خانہ حضرت عرش آشیانی کی تفصیل کے ساتھ سیر کرکے فرزند شاہجہان کو دکھائی گئی
اندر اوسکے ایک حوض پتھر سے ترشا ہوا نہایت صاف کہ پورا نام اوسکا فوارہ ہے چھتیس در عرض اور چھتیس گز طول عمق اوسکا ساڑھے چار گز کا اور
موافق حکم حضرت والد کے متصدیان خزانہ عامرہ نے پیسون اور روپیون سے اوسے بھرا تھا چوتیس کرور اکتالیس لاکھ چھیالیس ہزار دام کہ
سوا لاکھ اشرفی ہزار چار سو روپیہ ہوتا ہے کہ کل ایک کرور تین لاکھ حساب ہندوستان سے اور تین سو تیتالیس ہزار تومان حساب ایران سے ہوا
کہ مدتون تک تشنہ لبان بادیہ طلب کو اوس چشمہ سے سیراب آبزد کرتی تھی دن یکشنبہ شرف بہمن ماہ الہی کو حافظ باوفا علی گوینده کو ہزار درب

انعام ہوا محب علی بیٹا بدیع خان چکنی کا اور ابوالقاسم گیلانی کہ بادشاہ ایران نے اون دونون کی آنکھ مین سلائی پھیر کر صحرائی آوارگی مین چھوڑ دیا تھا ایک مدت ہوئی کہ پناہ در دولت ہین آئے اور بنجاطر جمع بسر اوقات کرتے ہین اور ہر ایک لائق حال اوسکے کے وظیفہ مقرر ہوگئی ہے اون دونون مین آگرہ سے اگر سعادت آستان بوس کی حاصل کی ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام ہوا جشن مبارک شنبہ پانچوین تاریخ کا دوشنبہ پر آراستہ ہوا بتدہای خاص ساغر نشاط سے خوش وقت ہوے نصراللہ کوکہ فرزند سلطان پرویز نے مع فیل کہ خان کے اوسکے ساتھ درگاہ مین بھیجا تھا رخصت کیا ایک جلد جہانگیر نامہ مع گھوڑے ینچاق خاصہ کے عنایت ہوا کہ واسطے اوس فرزند کے لیجاوے یکشنبہ آٹھوین کو کنور بیٹے رانا امرا وسنگہ کو ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور کھیوہ مرصع مع بھول کٹارہ کے مرحمت ہوا اور اوسے جاگیر پر رخصت کیا اور ساتھ اوسکے ایک گھوڑا رانا کو بھیجا اور اسی دن مین نے واسطے شکار کے امان آباد کو توجہ کی ہو حکم تھا کہ ہرن اوس سمت مین کا کوئی شکار نکرے اس چھ برس کے درمیان ہرن بہت جمع ہوگئے اور نہایت ہل گئے ہین اور مبارک شنبہ بارہوین تاریخ کو دولت خانے کو معاودت کی اور موافق قاعدہ تیکی محفل بپا ہوئی اور آستہ ہوئی شب جمعہ تیرہوین کو روضہ غفران پناہ حضرت شیخ سلیم چشتی مین کہ تھوڑی سی تعریفین ذات اور محاسن صفات اونکے دیباچہ کتاب مین گذر چکے ہین جاکر فاتحہ پڑھا ہر چند اظہار کرامات اور خوارق عادات کا نزدیک مقبولان درگاہ خدا کے پسندیدہ نہین ہے بلکہ کم اپنے مرتبے سے جانکر ایسے اظہار سے پرہیز کرتے ہین لیکن بعض اوقات حالت جذبہ بیخودی مین ہدایت ارادہ اور اظہار کرامات شاہنشاہی کے سکہ یان فرمانروائی کے رہنمونی اوسنے ظاہر ہوجاتی ہے چنانچہ قبل پیدا ہونے میرے کے حضرت عرش آشیانی کو ساتھ خوشخبری قدوم اس نیازمند کے اور دو بھائیون کے امیدوار کیا تھا اور نیکدین حضرت عرش آشیانی نے کسی تقریب سے پوچھا کہ عمر تمھاری کتنی ہے اور زمانہ رحلت کا دار ملک بقا مین کب ہوگا جواب دیا کہ حق جل وعلی عالم پوشیدہ اور مخبیات کا ہے اور بعد مبالغہ کے اشارہ اس نیازمند کی طرف فرمایا کہ جس وقت شاہزادہ تعلیم معلم سے یا اور شخص سے کچھ یاد کرے اور ساتھ اوسکے متکلم ہووے آثار وصال کے یعنی انتقال کا ناچار آنحضرت نے جن آدمیون کو کہ میرے خدمت مین رہتے تھے تاکید فرمائی کہ کوئی آدمی شاہزادہ کو نظم ونثر سے کچھ تعلیم کرے یہان تک کہ دو برس اور چھ مہینے گذرے ایک دن ایک عورت خادمہ کہ اوس محلہ مین رہتی تھی اور سیندہ پیشہ واسطے چشم بد کے جلایا کرتی اور اس بہانے سے میری خدمت مین راہ رکھتی تھی اور خیرات اور تصدقات سے بہرہ مند ہوتی تھی مجکو تنہا پاکر بے جبری مین اوس مقدسہ سے یہ بیت تعلیم کی ؎ الٰہی غنچۂ امید بکشا ؎ بگلزار دو عالم جاوید بنا ؎ مین نے خدمت مین شیخ کے جاکر یہ بیت پڑھی شیخ بے اختیار اپنی جگہ سے کود کر ملازمت مین حضرت عرش آشیانی کے دوڑے اور ظاہر ہونے اس واقعہ سے آگاہی بخشی قضاء الٰہی سے اوسی رات آثار بیمار ہمودار ہوے اور ایک آدمی کو خدمت مین حضرت والد کے بھیجا اور تان سین کلانوت کو کہ قوالون کے نظیر سے تھا بلایا تانسین نے خدمت مین جاکر قوالی شروع کی صبا سے ایک آدمی واسطے بلانے حضرت عرش آشیانی کے بھیجا جب حضرت والد تشریف لائے فرمایا کہ وعدہ وصال کا آپونچا اور تم سے وداع ہوتا ہون اور پگڑی اپنے سر سے اوتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا کہ ہم نے سلطان سلیم کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور اسکو خدا کو سونپا اور دمبدم ضعف اونکا زیادہ ہوتا تھا اور اثر مرنے کا بیشتر ظاہر ہوتا تھا پھر وصال محبوب مین واصل ہوے ایک بڑی نشانیون مین سے کہ عہد مین حضرت عرش آشیانی کے ظہور مین آئی یہ مسجد اور روضہ ہے بے مبالغہ عمارت ہے نہایت عالی کہ مانند اس مسجد کے کسی شہر مین نہین ہے عمارت اوسکی پتھر سے بکمال صفائی طیار ہونے مین پانچ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سے صرف ہوا اور روضہ کہ قطب الدینخان کوتوال نے کشمیر سے اور در و رومنہ کا اور فرش گنبد اور پیش طاق مسجد کا سنگ مرمر سے بنوایا اوسکی لاگت اور ہے یہ مسجد شامل ہے اوپر دو دروازون بڑے کے جو کہ جنوب کی طرف واقع ہے نہایت بلند اور باتکلف پیش طاق بارہ گز عرض اور سولہ گز طول اور باون گز بلندی رکھتا ہے بتیس سیڑھیان اور چڑھین جب دہان پر پہنچین اور دالان مسجد کا اس سے مشرق کی طرف ہے طول مسجد کا مشرق سے مغرب تک مع عرض دیوارون کے دوسو بارہ گز ہے اور اندازہ حجرہ سادے پیس گز کا پندرہ گز عرض پندرہ طول مین گنبد

بیان کرامات روضہ ۱۹۵

درمیان ہے اور سات گز عرض چودہ گز طول پچیس گز بلندی پیشطاق کی ہے دونون طرف اس گنبد کلان کے دو گنبد چھوٹے ہین اور وہ دو دہ تمتہ ایوان مستون دار کا بنا ہے عرض مسجد کا شمال سے جنوب تک ایک سو بہتر گز ہے اور گرد مسجد کے نوے ایوان چوراسی حجرے ہین عرض حجرہ کا چار گز طول پانچ گز ہے ایوان عرض مین ساڑھے سات گز ہے صحن مسجد کا سوا سے مقصورہ اور ایوان اور دروازے کے ایک سو اونہتر گز طول اور ایک سو تیالیس گز عرض ہے اور اوپر دالانون اور دروازون اور مسجد کے چھوٹے گنبد بنائے ہین کہ شب ہاے عرس اور ایام متبرکہ مین شمع اون مین رکھکر گرداونکے کپڑا لپیٹتے ہین کہ عالم فانوس سے دکھلائی دیتے ہین اور بیچ صحن مسجد کے حوض بنایا ہے کہ آب باران سے پر کرتے ہین اور فتح پور مین پانی کم اور براہی وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوران مسجد کو تمام سال کفایت کرتا ہے اور مقابل بڑے دروازے کے شمال کی طرف سمت الجنوب رو ضریح کا ہے درمیان گنبد سات گز کا اور گرد گنبد کے ایوان سنگ مرمر کا ہے کہ اگے اوسکے بھی پنجرہ سنگ مرمر کا بنا ہوا نہایت مستحکم ہے اور مقابل اوس روضہ کے مغرب کی طرف تھوڑے فاصلے پر گنبد دوسرا ہے کہ اقربا اور فرزندشیخ کے وہان آسودہ ہین قطب الدین خان ہوا اسلام خان اور معظم خان بسبب نسبت اس سلسلہ اور مراعات حقوق کے مرتبہ امارت اور پایہ عالی کو پہونچے ہین چنانچہ احوال ہر ایک کا اپنی جگہ گذرا اب بیٹا اسلام خان کا کہ جناب اکرام خانی کے سرفراز ہے صاحب سجادہ ہے اور آثار رسعادتمندی کے اوس سے ظاہر دل اوسکا تربیت پذیر نسبت متوجہ ہے مرقد مبارک شنبہ اونیسوین کو عبدالعزیز خان کو نصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار اور ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور خلعت سے سرفراز کرکے خدمت فتح کرنے قلعہ کانگڑہ اور استیصال سورج مل پر مقرر فرمایا ترسون بہادر کو بھی اوسی خدمت پر مقرر کیا اور منصب اوسکا ایک ہزار دو سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار کا مقرر فرمایا اور ایک گھوڑا عنایت کرکے رخصت کیا جو کہ جاے نزول اعتماد الدولہ کی بیچ کنارے تال کے تھی راہ رہنایت بگہ اچھی تھی اور اوسکی تعریف کرتے تھے موافق الناس نامبردہ کے چوتھی مبارک شنبہ تاریخ چھبیسوین کا اوس جگہ مرتب ہوا اور وہ کون ہلت ساتھ لوازم — پای انداز اور نذرانہ کے مشغول ہوا اور مجلس عالی درست کی اور مین رات کو بعد تناول طعام دولت خانہ کو تشریف لے آیا مرقد مبارک شنبہ تیسری اسفندار مزاہ الہی کو سید عبدالوہاب بارہہ کو کہ صوبہ گجرات مین حدیات خوب اوس سے ظہور مین آئین منصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار اور خطاب دلیر خانی سے سرفرازی بخشی بارہوین تاریخکو بقصد شکار لمان آباد کو کوچ کرکے سب اہل محل شکار مین مصروف ہوکر ستائیسوین کو طرف دولتخانہ کے مراجعت فرمائی اتفاقاً راہ مین مالاے مروارید و لعل جو نورجہان بیگم کے گلے مین تھا ٹوٹ گیا ایک قطعہ لعل قیمتی دس ہزار روپیہ کا اور ایک دانہ موتی قیمتی ایک ہزار روپیہ کا گرگیا اور کم شنبہ کو ہرچند قراولون نے تلاش کیا پر نہ ملا دل مین آیا کہ اس دن کا نام کم شنبہ ہے اوسکا ملنا بھی نہایت دشوار ہے روز مبارک شنبہ کو کہ بچھڑے وہ نہایت مبارک ہے تھوڑی تلاش کرنے مین قراولون دونون کو جنگل کے رستہ مین پا لائے اور اتفاقات حسنہ سے یہ بھی ہوا کہ اسی دن مبارک کو جشن وزن قمری اور محفل بسنت کی ہوئی اور خوشخبری فتح ہونے قلعہ ہوا اور حال شکست سورج مل سیہ بخت کا معلوم ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب راجہ بکرماجیت ہمراہ فوج منصور کے وہان پونہچا سورج مل برگشتہ تقدیر نے چاہا کہ کئی دن ہرزہ درائی مین گذارے مشاراالیہ نے کہ واقف تھا اوسکے کہنے کو نہ مانکر قدم عبرت اور دلیری کے آگے بڑھائے اور اوس محذول العاقبت سے کوئی تدبیر بن نہ آئی ناچار لڑائی مین ٹھہرانہ قلعہ کا بندوبست کیا تھوڑی سی مار پیٹ مین بہت آدمی قتل ہوے اور خود بھاگ گیا اور قلعہ ہوا اور شہر کہ خوب بازو اوس برگشتہ بخت کا تھا بے محنت و مشقت مفتوح ہوا اور ملک جو باپ دادا کے وقت سے اوسکے تصرف مین تھا پامال عساکر اقبال کا ہوا اور وہ سرگشتہ جنگل گمراہی اور خواری کا بحال خراب ٹیلون مین جا کر چھپ گیا راجہ بکرماجیت نے اوسکے ملک کو پیچھے چھوڑکر اوسکا تعاقب بعانہ فوج قاہرہ کے کیا جب بیٹے حال اوسکا سنا عوض اس خدمت شایستہ کے راجہ بکرماجیت کو نقارہ دیا اور ایک فرمان قضا جریان جاری ہوا کہ قلعہ اوسکا اور عمارتین کہ بنائی ہوئین اوسکی یا اوسکے باپ کی ہون جڑسے گرادی جاوین کچھ نشان نہ رہنے پاوے اور نادرات سے یہ ہے کہ سورج مل برگشتہ بخت ایک بھائی رکھتا تھا جگت سنگھ نام جب اوسکو ساتہ خطاب راجگی اور مرتبہ امارت کے سرفراز کیا

اور ملک رانا راؤ کا اور سامان اور حشم اور خدم بے شریک وسہیم نامبردہ کو دیا واسطے رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگھ کو کہ اوسکے ساتھ موافقت نہ رکھتا تھا مینے منصب کم تجویز فرماکر صوبہ بنگالہ کو بھیجا تھا وہ بیچارہ وطن سے دور غربت اور خواری مین گذر انکر کے انتظار لطیفہ غیبی کا تھا یہان تک کہ اوسکے نصیب مین ایسا ہی منصوبہ جا اور اوس بے سعادت نے بسولا اپنے پاؤن پر مارا جگت سنگھ کو جلدی سے درگاہ مین بلاکر خطاب راجگی اور منصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز کرکے بیس ہزار دب مرد خرچ خزانہ عامرہ سے عنایت ہوا اور گھوڑا مرصع اور خلعت اور گھوڑا اور ایک ہاتھی مرحمت فرماکر پاس راجہ بکرماجیت کے بھیجا اور فرمان گیتی مطاع نے شرف صدور پایا کہ اگر شاستار بسہنوتی حلال مصدر خدمات شایستہ کا ہو اور دولت خواہی اوس سے ظہور مین آئے تو دخل و تصرف اوسکا اوس ملک مین کرادیوے جو تعریف باغ نورمنزل اور اون عمارات کی کہ بہت نازک بنی تھین دوسرے مرتبہ مینے سنی دوشنبہ کو باغ دلستان سرای مین جاکر منزل کی اور سہ شنبہ کو اوس باغ مین بعیش و فراغت گذار کر شب کو شنبہ کو باغ نورمنزل مین آیا اور یہ باغ تین سو اور تیس جریب کا گز الٰہی سے ہے اور چوگرد اوسکے ایک دیوار چونہ اینٹون اور چونے کی نہایت مضبوط اور باغ مین عمارات عالی اور نشیمن گاہ مکلف اور حوض پاکیزہ اور باہر دروازہ کے ایک بڑا کوان بنا ہوا ہے کہ تیس جوڑی بیل برابر پانی کھینچتے ہین اور ایک شاہ نہر درمیان باغ کے جاری ہوکر حوضون مین گرتی ہے اور سوا اسکے اور بھی کنوے ہین کہ پانی اونکا حوضون اور باغون مین تقسیم ہوتا ہے اور ہر قسم کے فوارے اور آبشار بنوالے اور ایک تالاب درمیان باغ کے واقع ہے کہ آب باران سے پر ہوجاتا ہے اور جو کبھی سخت گرمی مین پانی اوسکا کم ہو کنوون کے پانی سے مدد پہونچاتے ہین کہ ہمیشہ لبریز رہے قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اب تک صرف مین آئے اور اب تک ناتمام ہین اور روپیہ واسطے بنانے کیارون اور لگانے درختون کے صرف ہوگا اور یہ بات عمدہ ہے کہ باغ کو درمیان سے کھودکر راہ آمد و رفت پانی کی اسطرح مضبوط کرین کہ ہمیشہ پانی بھرا رہے اور کہین سے نہ نکلے یقین ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ کے صرف مین مرتب و آراستہ ہوجاوے روز سہ شنبہ چوبیسوین کو خواجہ جہان تدراندلایا جو اور مرصع آلات و اقمشہ اور ہاتھی اور گھوڑا اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام شمار الیہ کو دیا روز شنبہ تک اوسی باغ مین خوشی سے آرام کرکے شب یکشنبہ تاریخ ستائیسوین کو فتح پور مین آیا اور حکم دیا کہ امرا موافق قانون ہر سال کے دولت خانے کی آرائش بندی کرین دوشنبہ کو کچھ آشوب اپنی آنکھ مین پایا جو کہ غلبہ خون سے تھا مینے فی الفور علی اکبر جراح کو حکم دیا کہ فصد کھولے دوسرے دن نفع اوسکا ظاہر ہوا ہزار روپیہ اوسکو دیا سہ شنبہ کو مقرب خان وطن سے آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور مراحم خسروانہ سے سرفراز ہوا +

چودھوان جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتھی ربیع الاول ۱۰۲۸ ہجری کو وزیر اعظم برج حمل مین آیا اور چودھوان سال جلوس اس نیازمند کا مبارکی اور فرخی سے شروع ہوا روز مبارک شنبہ غرہ نوروز کو فرزند اقبال مند شاہجہان نے جشن عالی ترتیب کرکے منتخب تحفے زمانے کے اور نفائس اجناس و نوادر ہر ولایت کے برسم نذرانہ گذرانے اون سب مین سے ایک یاقوت وزنی بائیس رتی کا جو شرنگ اور آبدار تھا کہ موافق تشخیص جوہریون کے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ہوا اور ایک لعل قطبی وزنی چھ ماشک نہایت نفیس یہ بھی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور چھ دانے موتیون کے سب کہ ایک اون مین سے وزنی ایک ماشک اور آٹھ رتی کا ہے اوس فرزند کے وکیلون نے گجرات مین پچیس ہزار روپیہ کو خریدا تھا اور پانچ دانے صوا اوسکے قیمتی تیئیس ۲۳ ہزار روپیہ کے اور ایک قطعہ ہیرا کہ اٹھارہ ہزار روپیہ قیمت اوسکی ہوے اور ایسے ہی پرتلہ مرصع کار مرصع قبضہ شمشیر کہ نذر گرانمایہ فرزند مین طیار ہوا ہے اور اکثر جواہر اوس مین جمیل کر بٹھائے ہین اور اوس فرزند نے تصرف طبعی سے اوسکی طیاری مین نہایت دقت کی تھی پچاس ہزار روپیہ قیمت اوسکی ٹھہری اور اس قسم کے تصرفات طبعی کی خاصیت اوس فرزند کی ہے کہ اب تک یہ طرز کسی کے ذہن مین نہ آئی تھی اور

بے تکلف خوب بنا ہو ایک جوڑی نقارہ مرسل نواز کو طلا سے بنوا کر باقی تمام گورکہ اور نقارے اور کرنا اور شہنائی وغیرہ جو کچھ لازمہ نقارخانہ شاہان ذی شوکت کا ہوتا ہے سکو چاندی سے طیار کرا کے بساعت مبارک تخت مراد پر جلوس کیا نقارے بجائے گئے کل سامان پیشکش ہزار روپیہ مین طیار ہوا اور دوسرا تخت طلائی سواری ہاتھی کا کہ اہل زمانہ اوسکو ہودہ کہتے ہین تیس ہزار روپیہ مین طیار ہوا اور دو ہاتھی کلان مع پانچ زنجیر طلا کے بابت پیشکش قطب الملک حاکم گولکنڈہ کے آئے اول ہاتھی دادا آہی نام رکھتا تھا کہ نوروز کے دن داخل فیلخانہ خاصہ کا ہوا اور مینے اوسکا نورنوروز نام رکھا حقیقت مین یہ ہاتھی نہایت بلند باشکوہ ہے کہ مثل نہین رکھتا جو نظر مین اچھا معلوم ہوا مین نے خود سوار ہو کر صحن دولت خانہ مین پھرایا قیمت اس ہاتھی کی اسی ہزار روپیہ مقرر ہوئی دوم قیمت اور ہاتھیون کی بیس ہزار روپیہ ٹھیری اور سامان طلائی مع زنجیر وغیرہ کہ واسطے نوروز کے اوس فرزند نے بنوایا تھا تیس ہزار روپیہ کا تھا اور ہاتھی دوسرا مع سامان چاندی کے گذرانا اور دس ہزار روپیہ سوا اسکے جواہر متفرقہ سے انتخاب کیے گئے اور پوشاک نفیس نوادر گجراتی سے کہ اوس فرزند نے بنوا کر بھیجے تھے اگر تفصیل حال اوسکا لکھا جاوے طول ہوتا ہے القصہ تمام نذرانہ اوسکا ساڑھے چار لاکھ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر و دولت سے برخوردار ہو دوسرے دن شجاعت خان عرب اور نورالدین قلی کوتوال نے نذرانہ گذرانا تیسرے کو داراب خان پسر خانخانان نے اور چوتھی کو خان جہان نے التماس ضیافت کا کیا اوسکے نذرانے مین سے ایک موتی خریدنیش ہزار روپیہ کا تھا کہ کل قیمتی ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا ہوا قبول کیا اور باقی اوسیکو بخشدیا پانچوین کو راجہ کشنداس اور حاکم خان نے چھٹی کو سردار خان نے ساتوین کو مصطفے اور امانت خان نے نذرانہ گذرانا ہر ایک مین تھوڑا سا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آٹھوین کو مدار الملک اعتماد الدولہ نے اپنی منزل مین جشن لوکا آراستہ کر کے التماس ضیافت کا کیا بقبول التماس اوسکے کے مرتبہ اوسکا زیادہ کیا ہر آئینہ آرایش محفل اور افزایش پیشکش مین نہایت مبالغہ اور تکلف کیا تھا کوچہای پیش نظر اور چوگرد تال کے جہان تک کہ نظر کام کرتی تھی سانہ اقسام چراغون اور فانوسون قسم قسم کے سجے تھے اور اس ام السلطنت کے نذرانے مین سے ایک تخت ہے چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ اوسکے مانند شکل شیر کے کہ گویا کہ شیرون نے تخت کو اوٹھا رکھا ہے تین برس مین طیار کروایا تھا اور ساڑھے چار لاکھ روپیہ مین طیار ہوا اور اس تخت کو ایک ہنرمند فرنگی نے بنایا تھا کہ فن زرگری اور حکاکی اور اور فنون مین ثانی نہین رکھتا ہے نہایت اچھا بنایا ہے مینے اوسکو ہنرمند خطاب دیا اور سوا اس نذر کے کہ میرے واسطے لایا سواری ایک لاکھ روپیہ کے مرصع آلات و اقمشہ بیگمون اور اہل محل کو نذر کیے بلا مبالغہ ابتدائے دولت حضرت عرش آشیانی سے اب تک کہ چودھوان سال عہد سلطنت اس نیازمند کا ہے کسی امرای عظام نے ایسا نذرانہ نہین گذرانا سچ ہے اوسکو دوسرون سے کیا نسبت اس زمان اکرام خان پسر اسلام خان منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے مع اصل و اضافہ کے سربلند ہوا اور انی رائے سنگدل منصب دوہزاری ذات اور ایکہزار چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا نوین کو اعتبار خان نے نذرانہ گذرانا اور اسی روز خان دوران عنایت گھوڑے اور ہاتھی سے سرفرازی پاکر بسرداری ولایت پٹنہ کو رخصت ہوا منصب اوسکا بدستور سابق چھ ہزاری ذات اور پانچہزار سوار کا مقرر ہوا دسوین کو فاضل خان گیارہوین کو میر بیران بارہوین کو اعتقاد خان تیرہوین کو تانار خان اور انی رائے سنگدل چودہوین کو میرزا راجہ بھاؤ سنگھ نے پیشکشین گذرانین اون مین سے جو کچھ کہ نفیس تھا قبول کیا باقی اونھین کو مرحمت فرمایا روز مبارک شنبہ پندرہوین کو آصف خان نے اپنے ڈیرے مین کہ نہایت جا بہ صاف اور دلنشین تھا جشن شاہانہ آراستہ کر کے التماس ضیافت کیا ملتمس اوسکا قبول فرما کر مع اہل محل کے گیا اوس کن السلطنت نے اس عطیہ کو موہبت غیبی سے تصور کر کے حق زیادہ کرنے نذرانہ اور آرایش محفل کے بہت دقت کی جواہر بیش قیمت اور زربفت نفیس اور اقسام تحائف سے جو کچھ پسند آیا قبول کیا باقی اوسیکو مرحمت ہوا اوسکے نذرانے مین سے ایک لعل ہے وزنی ساڑھے بارہ تانک کا کہ ایک لاکھ روپیہ کو خریدا کیا تھا قیمت اوسکی پیشکش منظور شدہ کی ایک لاکھ [illegible] ہزار روپیہ ہوا اس دن خواجہ جہان منصب پنجہزاری ذات و [illegible] ہزار

سعادت سے سرفراز ہوا اکبر خان نے جسکو اکبر سے اکبر دولت ملازمت سے سربلندی پائی چونکہ یہ دل میں تھا کہ عبدگذر نے بربات کے وقت آنحضرت خوابی ہوا کے شغل از دحل سے موکب اقبال والے سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کے روانہ ہونا چاہیے حفاظت اور نگہبانی قلعہ اور شہر آگرہ اور خزانہ عامرہ کی خواجہ جہان کے واسطے میں طور سے کہ خواجہ جہان رکھتا تھا لشکر خان کو مناسب جانکر مقرر کیا امانت خان خدمت پیش کرنے بخشی گری سواروں پر مقرر ہوا آصف خان کو خواجہ ابوالحسن میر بخشی اور ستر ہوں کو صادق خان بخشی اور اٹھارہوں کو ارادت خان میر سامان اور انیسویں تاریخ روز جشن شرف ان کو عضدالدولہ نے نذرانہ گذرانے سب میں سے جو کچھ پسند آیا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا اس نوروز کے نذرانوں کی قیمت کہ بندہائے درگاہ نے گذرانے اور قبول ہوئے بیس لاکھ روپے ہوئے نوروز کے روز فرزند سعادتمند شاہزادہ پرویز کو منصب بیست ہزاری ذات اور دست کی سوار کا جمع اصل و اضافہ مرحمت فرمایا اعتماد الدولہ نے منصب سات ہزاری ذات و سوار سے سربلندی اختصاص کی پائی عضدالدولہ کو حسب اتالیقی قرہ العین شاہ شجاع الیار جنا امید کہ یہ فرزند عمر طبیعی کو پہنچے اور اہل سعادت و اقبال سے ہو قاسم خان نے منصب ڈیڑھ ہزار ذاتی اور پانسو سوار سے اور باقی خان نے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفرازی پائی جو تہاب خان نے کہ التماس کمک کا کیا تھا پانسو سوار احدی عنایت ہوئے صوبہ بنگش پر تعین فرمائے اور عزت خان کو کہ اوس صوبہ میں مصدر خدمات شایستہ کا ہوا تھا ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور کچھ نقد مرحمت کیا ان دنوں عبدالستار نے ایک مجموعہ قلمی خط خاص حضرت جنت آشیانی کا جس میں مقدمہ علم نجوم اور اور امور غریبہ کے کہ اکثر دعائیں آزمودہ تحریر تھیں بطور پیشکش کے گذرانا بعد زیارت کرنے خط مبارک کے ایسا خوش ہوا کہ کبھی نہوا تھا بخدا کہ کوئی تحفہ نزدیک میرے برابر اوسکے نہیں ہو سکتا عوض میں اس خدمت کے منصب اوسکا کہ جو اوسکے قیاس سے بھی باہر تھا زیادہ کرکے ہزار روپیہ انعام میں دیئے ہر سمند فرنگی کو جسنے تخت مرصع بنایا تھا انعام میں تین ہزار درب اور گھوڑا اور باقی عنایت ہوا خواجہ حاذق محمود کو کہ سالک طریق فرد گون کا ہے اور خالی درویشی اور فقر سے نہیں ہزار روپیہ لطف فرمایا لشکر خان کو منصب تین ہزاری ذات و دو ہزار سوار سے اور معصوم خان کو منصب نو صدی ذات اور ساڑھے چار سو سوار اور خواجگی طاہر کو آٹھ صدی ذات و تین سو سوار اور سید احمد قادری کو آٹھ صدی ذات اور ساٹھ سوار سے عزت بخشی راجہ سارنگ دیو کو منصب سات صدی ذات اور تیس سوار کا بخشا میر خلیل اللہ پسر عضدالدولہ کو منصب چھ صدی ذات اور دعائی سوار کا بخشا اور فیروز خان خواجہ سرا کو منصب چھ صد ذاتی اور ڈیڑھ سو سوار اور مقرب خان کو منصب پانسو پچاس ذاتی اور ایک سو تیس سوار اور محرم خان کو پانسو ذات اور ایک سو بیس سوار اور عزت خان کو چھ سو ذات اور ایک سو سوار اور رائے نیوالی داس شرف فیلی نہ کو چھ صدی ذات اور ایک سو بیس سوار اور رائے مانیداس داروغہ محل کو ۶ سو ذاتی اور ایک سو سوار سے سربلندی بخشی نتہ مل اور جگ مل پسران کشن سنگھ کو منصب پانچسو ذات اور دو سو پچیس سوار کے امتیاز پایا اگر اضافہ منصب داری اون لوگوں کا کہ پانسو سے کم ہے لکھا جاوے تو طول کلام ہوتا ہے خضر خان تعینہ خاندیس کو دو ہزار روپیہ انعام دیا کم شنبہ انیسویں کو میں بقصد شکار متوجہ امان آباد کا ہوا چند قنبہ پہلے حسب الحکم خواجہ جہان اور قیام خان قراول باشی نے واسطے شکار رقبہ کے ایک وسیع میدان دیکھکر کہ چوگرد اوسکے قناتیں کھڑی کردیں کہ بہت سے ہرن جنگل سے اندر قناتوں کے لائے تھے جو بینے عمد کرلیا ہے کہ اب کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دونگا دل میں آیا کہ بھون کو زندہ پکڑوا کر درمیان چوگان قنبہ کے چھڑوا دوں کہ ذوق شکار کا بھی باقی رہے اور اونکو بھی کچھ صدمہ و آزار نہ پہنچے اسواسطے سات سو ہرن حضور میں پکڑوا کر قنبہ پور کو بھیجے گئے چوساعت آنے دار الخلافت کی نزدیک تھی رہے مان خدمتی کو حکم دیا کہ شکارگاہ سے تا میدان قنبہ دو طرف دامنکوہ چوکے قناتیں کھڑی کردیں اور ہرنوں کو وہاں سے ہانک کر اوس میدان میں لاویں قریب آٹھ سو ہرن کے اسی طرح سے بھیجے گئے کہ تمام دن ہر چوکی پر شب کو شنبہ اٹھائیسویں تاریخ امان آباد سے کوچ کرکے بوستان سرا میں منزل کی اور وہاں سے شب سہ شنبہ اوتیسویں کو نور منزل میں نزول اقبال کا اتفاق ہوا روز چہارشنبہ تیسویں کو والدہ شاہجہان نے دنیا سے رحلت کی دوسرے دن خواجہ سرا فرزند کے مکان پر

جاکر بانواع دلنوازی اور دلجوئی کے اوسکو اپنے ہمراہ دولت خانہ مین لایا تروز یکشنبہ غرہ اردی بہشت ماہ الہی کو بیع ساعت سعادت قرین کے کہ نجومیون اور اختر شناسون نے بہتر بتائے تھے ہاتھی خاص دلنام پر سوار ہوکر بسیار کی و فرخی شہر مین آیا خلق کثیر مرد و زن سے کوچہ و بازار در و دیوار پر جمع ہوکر منتظر کھڑے تھے مین اپنے معمول سے اندر دولت خانہ تک روپیہ نثار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سے کہ موکب اقبال نے عزم سفر فرمایا تھا آج تک کہ بسعادت و اقبال مراجعت کی پانچ برس سات مہینے نوون ہوے ان دنون مین فرزند سلطان پرویز کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتون گذشتہ مین حضرت عرش آشیانی کی خدمت حضور سے محروم رہا دولت زمین بوسی کی سعادت حاصل نکی اب اگر ارزومند ملازمت کا ہے بموجب حکم متوجہ درگاہ کا ہو بعد ورود فرمان کے وہ فرزند ظہور اس امر کو موہب غیبی سے سمجھکر حاضر درگاہ والا کا ہوا اسی فرمان مین فقیر ولون اور ارباب استحقاق کو جو پانسو ہزار اور سات سو بیگہ اور دو گاؤ اور تین سو بیس گوسپند غلہ کی کشمیر سے اور املاک ہل زمین کابل سے مدد معاش مرحمت کی امید کہ ہمیشہ توفیق کام بخشی اور خیر گالی کی روزی اونصیب ہو اندنون ازروے اخبار حال نجابت اللہ داد پسر طلال افغان کا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جب مہابت خان نے واسطے ضبط بنگش اور استیصال افغانون کے حکم پایا تو اس گمان سے کہ شاید اوس بے سعادت سے برابر مراحم اور نوازش ہماری بکے کچھ خدمت نمایان اور التماس کرکے اوسکو اپنے ہمراہ لیگیا تھا جو کہ سرشت ان نکمرامون ناحق شناس کی نفاق اور بداندیشی ہے اسلیے واسطے احتیاط کے یہ بات ٹھہری کہ وہ اپنے بیٹے اور بھائی کو درگاہ مین بھیجے تا بطریق اول کے خدمت حضور مین رہے بعد اوسکے کہ فرزند و برادر اوسکا حاضر درگاہ ہوا مین نے واسطے اوسکی تسلی اور دلاسا کے ہر قسم کی نوازش اور مہربانیون سے سرفراز کیا لیکن جو کہ کہتے ہین ؎ کلیم بخت کسی را کرا فتد سیاہ ۔ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۔ جس تاریخ سے کہ وہ اوس کم زمین مین پونہچا آثار بے دولتی اور نکمرامی کے اوس سے ظہور مین آنے لگے مہابت خان واسطے انتظام کار کے سرشتہ مدارات کو نہین چھوڑتا تھا ان دنون مین کہ ایک فوج ساتھ سرداری اپنے بیٹے کے مع اوس بیدولت کے افغانون پر پونہچی تھی بسبب اوسکے نفاق کے وہ مہم خاطر خواہ انجام کو نہ پونہچی اور بے حصول مقصود کے لوٹ آئے اللہ داد بدبنا نے اوس وہم سے کہ مبادا اب کی بار مہابت خان ترک مدارات کرکے مقام تحقیق اور بازپرس مین آکر مجکو بعوض کردار ناسزا و امیرے کے گرفتار کرے یہ شوشہ اپنی کاکل درمیان سے اوٹھاکر بغی اور نکمرامی کو کہ اس مدت سے پوشیدہ رکھتا تھا بے احتیا ظہار کیا جب مجھے حقیقت حال مہابت خان کی عرضی سے معلوم ہوا حکم دیا کہ اوسکے بیٹے اور بھائی کو تلہ گو الیار مین محبوس رکھین اتفاق سے باپ اس بیدولت کا بھی خدمت حضرت عرش آشیانی سے بھاگا تھا اور سالہا سال رہبری اور سرقہ مین اوقات بسر کرتا تھا یہان تک کہ اپنی سزا سے کودار بد مین گرفتار ہوا امید ہے کہ یہ بے دولت بھی اپنے اعمال کی سزا مین جلدی گرفتار ہو دن مبارک شنبہ تاریخ پانچوین کو مان سنگھ پسر راجہ بھگوانداس کو ہشتصدی کمک صوبہ بہار سے ہمنصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطے دیکھنے محاورہ اور تحقیق جمعیت منصب داروان بنگش کے مینے ایک ہاتھی بخشکر رخصت کیا اور صابت خان کو خنجر خاص مازندرانی دوست بیگ کے ہاتھ بھیجا آوندنہ روز دوشنبہ کا واسطے محمود آب دار کے کہ زمان شانہ زادگی اور ایام طفولیت سے میرا خدمتگذار ہے انعام مقرر ہوا بیزن خویش پایندہ خان مغل کو منصب سات سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار سے سربلندی بخشی محمد حسین برادر خواجہ جہان کو کہ خدمت بخشیگری کانگڑہ پر مقرر ہے منصب چھ سو ذات اور ساڑھے چار سو سوار کا مرحمت کیا اسی تاریخ مین تربیت خان خانہ زاد موروثی بہ برکت نسبت درست کے سلک امرای عظام مین انتظام رکھتا تھا راہی عالم بقا ہوا یہ سلامت رو جوانمرد عیش دوست تھا چاہتا تھا کہ تمام عمر فراغت سے بسر ہو نغمہ ہندوستانی سے نہایت رغبت تھی اور مدینہ کی سمجھتا اور خود بہتا راجہ سورج سنگھ منصب دو ہزاری ذات دو سوار سے سرفراز ہوا کرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوجدار ملتان اور ملک محب افغان اور مکتوب خان کو ہاتھی حرمت ہوا سید بایزید بخاری کو بھی ہاتھی حراست قلعہ بہکر اور فوجداری اوس حدود کی اوسکے ذمے ہے عنایت فیل سے سرفراز کیا آن اللہ پسر مہابت خان انعام خنجر مرصع سے ممتاز ہوا شیخ احمد ہانسوی اور شیخ عبداللطیف سنبلی اور فراست خان خواجہ سرا اور ہے کنور چندسنوتی کو

ہاتھی مرحمت کیا محمد شفیع بخشی صوبۂ پنجاب کو منصب پانسو ذات و تین سو سوار کا اور مونس خان پسر مرتضے خان کو کہ مرہت قلعۂ کانگرہ کی اوس کے
فرہ ہی منصب پانسو ذات اور ڈیڑھ سو سوار کا عنایت ہوا اس تاریخ مین خبر وقوع ہوئی شاہنواز خان بن سپہ سالار خان خانان کی سبب
گرانی خاطر کی ہوئی اوس وقت کہ وہ اتالیق ملازمت سے رخصت ہوتا تھا تاکید تمام مینے فرمایا تھا کہ ہمنے چند بار سنا ہی کہ شاہ نواز خان شیفتہ
شراب کا ہو گیا اور شراب بہت پیتا ہی اگر واقعی یہ بات سچ ہی حیف ہی اس عمر مین آپ کو ضائع کرتا ہی چاہیے کہ اوسکو اوسکی مرضی پر چھوڑین اور
ہنوز پست اوسکا واجبی کرین اگر وہ خود نچھوڑے حضور مین حاضر کرنا کہ حضور مین بلواکر اوسکی اصلاح حال کا متوجہ ہون جب برہان پور مین پونہچا
شاہ نواز خان کو نہایت نحیف اور زبون حال پایا اوسکے علاج کی بہیر کی قضا را بعد چند روز کے صاحب فراش ہوکر بستر ناتوانی پر پڑگیا ہر چند کہ
طبیبون نے معالجہ اور تدبیرین کین ایک سود مند نہوئی مین جوانی در میان تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو راہی ہوا
مجکو اس خبر ناخوش سے نہایت تاسف ہوا الحق خوب خانہ زاد رشید تھا چاہتا تھا کہ اس در دولت پر بمصدر خدمات شایستہ کا ہوتا اگر چہ سب کچھ
یہی راہ در پیش ہی اور قضای الہی سے کچھ چارہ نہین لیکن اس عمر مین مزاگران معلوم ہوتا ہی اسید کہ اہل مغفرت سے ہو راجہ سانگدیو کہ خدمتگذاران
نزدیک اور بندہاے مزاجدان سے ہی پاس اوس اتالیق کے بھیجکر ہر قسم کی دلجوئی اور اشک شوئی کی اور منصب پنجہزاری شاہنواز خان کو اوپر
منصب بھائیون اور بیٹون اوسکے کے زیادہ کیا داراب خان چھوٹے بھائی اوسکے کو منصب پنجہزاری ذات اور سوار اصل و اضافہ سے
سرفراز کیا اور خلعت اور ہاتھی اور گھوڑا اور شمشیر مرصع دیکر اوسکے باپ کے پاس رخصت کیا کہ اوسکو جگہ شاہنواز خان کے اوپر سرداری
صوبہ برار اور احمد نگر کے مقرر کرین رحمن داد دوسرے بھائی اوسکے کو منصب دونہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا دیا منوچہر بیٹے شاہنواز خان
کا منصب دونہزاری ذات اور ہزار سوار کیا طغرل ولد شاہنواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پان سو سوار مین کیا روز مبارک شنبہ تاریخ
بارہوین کو قاسم خان خویش اعتماد الدولہ کا عنایت علم سے سربلند ہوا اسد اللہ پسر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے آیا تھا منصب
پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا مرحمت کیا صدر جہان خویش مرتضے خان مرحوم کا منصب سات سو ذات اور چھ سو سوار اور خدمت فوجداری سنبل
سے سرفرازی پاکر بعنایت ہاتھی رخصت کیا گیا بھارت بندیلہ کو منصب چھ سو ذات اور چار سو سوار اور ہاتھی عنایت ہوا اسنگرام راجہ جیو کو بھی
ہاتھی مرحمت ہوا احمد آباد مین دو بکرے نر مارخور ہمراہ تھے اور جو مادہ سرکار مین نہ تھی کہ جفت کراتے دل مین آیا کہ بربری بکری عربستانی کے
ساتھ جفت کراکر دیکھین کہ بچہ اوسکا کس شکل و شمائل کا پیدا ہوتا ہی القصہ سات مادہ بربری اوس سے جفت کرائین اور بعد گذرنے مدت چھ مہینے
کے فتحپور مین ہر ایک نے ایک ایک بچہ دیا چار مادہ اوس مین نر نہایت خوشنما اور خوشرنگ اور خوش ترکیب جو اوسمین سے کہ بربر نر کے
مشابہ ہی مانند سمندر کے خاسیاہ پشت مین رکھتا ہی اور سرخ رنگ بھی اور دوسرے رنگون سے اچھا معلوم دیتا ہی اور بہت اصیل ہی اور
شوخیان اور خوش ادائیان اور انواع جست اور خیز اوسکی اس قدر ہین کہ لکھی نہین جاتین چند اوائمین دیکھنے سے دل خود بخود اوس کے
تماشے مین بہت رغبت کرتا ہی اور یہ مشہور ہی کہ مصور ادای جست وخیز نر غالہ کو نہین لکھ سکتا ہی اس جگہ صادق ہی اگر ادای نر غالہ سے ایک ٹکڑے
کی تصویر کھینچ سکے اور ادا ون نادر اور قسم قسم کی جست وخیز اور شوخیون کے کھینچنے مین شک نہین کہ ساتھ عجز کے اعتراف کریگا پھر یک ماہہ
بلکہ بیس روز کا اس قدر بلند جگہ سے زمین پر جست کر جاتا ہی کہ اگر بچہ نر غالہ کے اور جانور جست کرے ایک عضو بھی سلامت نرہے محکو بہت ہی
پسند آیا فرمایا کہ ہمیشہ میرے پاس رہے اور ہر ایک کا نام علیحدہ رکھا گیا تیغ کرنے بکرۂ مارخور اور نر اصیل مین بہت توجہ رکھتا ہون چاہتا ہون
کہ نسل انکی بہت ہو جاوے اور لوگون مین پھیل جاوے اگر ان کے بچون کو آپس مین جفت کرائین ظن غالب ہی کہ فحلیت تیسرے نکلین اور خاصیت
انکی بہ نسبت اور نر غالون کے یہ ہی کہ نر غالہ پیدا ہوتی ہی جب تک کہ پستان مہ مین لے اور دودھ نہ پیے جاتا ہی اور اضطراب کرتا ہی اور
یہ اصلا آواز نہین کرتا بے پروا کھڑا رہتا ہی شاید گوشت انکا بھی ذائقہ دار ہو پہلے یہ حکم ہوا تھا کہ مقرب خان صوبہ داری بہار کا ہوکر وہان

جاوے مشارالیہ نے آپ کو درگاہ پر پونچایا کہ زمین بوس کرکے متوجہ منزل مقصود کا ہوا اس واسطے روز مبارک شنبہ دوسری خورداد کو ایک فیل مع تلابیر اور گھوڑا اور کمیوہ مرصع مرحمت کرکے رخصت کیا پچاس ہزار روپیہ بطور مدد مرحمت کیے اسی تاریخ مین سردار خان کو خلعت اور باقی اور گھوڑا دیا اور جاگیرداری سرکار مونگیر یکہ ولایت بہار اور بنگالہ مین ہمرخصت کیا میر شرف دکیل قطب الملک کہ درگاہ مین حاضر تھا مرخص ہوا فرزند اقبال مند شاہجہان نے اپنے دیوان برادر افضل خان کو اوسکی رفاقت مین تعین کیا جو قطب الملک کے اظہار اخلاص کرکے دوسرے مرتبہ التماس شبیہ کی کی مشارالیہ کو موافق التماس کے تصویر اپنی مع کمیوہ مرصع اور پھول کنارہ کے جسکی چوبیسین کو ہزار درب اور خنجر مرصع اور گھوڑا میر شرف عنایت ہوا فاضل خان دیوان ہیوات کا منصب ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا حکیم رکھنا تھا منصب چھ سو ذات اور ساتھ سوار سے سرفراز ہوا جوان دفنون عرس حضرت عزت آشیانی کا تھا پانچہزار روپیہ حوالہ حیدرآباد مین معتبر کے ہوے کہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کردین حسن علیخان کو کہ جاگیردار سرکار مونگیر کا تھا منصب چھ ہزاری ذات اور سوار سے مفتخر کیا اور ابراہیم خان فتح جنگ صاحب صوبہ ولایت بنگالہ کی کمک پر مقرر فرمایا اور ایک طومار مشارالیہ کو عطا کی عوض میر شرف الدین حسین کا شغری خدمت بخشی پر جان نثار ہوا ابراہیم حسین اوسکے بیٹے کا منصب ہزاری ذات اور بانسو سوار کا کیا انیسوین ابراہیم خان نے دومتہ ل کشی کہ اوس ملک کی اصطلاح مین گوشہ کہتے ہین پیشین گاہ ایک کا طلاے اور دوسرے کا نقرئی سے سیار کراکے بطور نذرانے کی بھیجین نظر سے گذرین بے تکلف اپنی قسم مین اصلے ہین مینے ایک فرزند شاہجہان کو مرحمت کی روز مبارک شنبہ نوین کو سادات خان کا منصب ہزاری ذات اور ساتھ سوار کا کیا اسی تاریخ مین عضد الدولہ اور شجاعت خان پرگنہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوے روز مبارک شنبہ کو آصف خان کو کمیوہ مع پھول کنارہ عنایت ہوا جو فرزند سعادتمند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا کا ہوا اور التماس خلعت نادری خاصہ کا کیا کہ روز ملازمت کے پہن کر سعادت زمین بوسی کی پاوے موافق التماس اوسکے کے خلعت نادری اور چیرہ اور فوطہ خاصہ حوالے شریف وکیل اوسکے کے کیا کہ اوسکے پاس بھیجدے روز مبارک شنبہ تیسوین کو میرزا عالی برادر چھوٹے زادہ میرے نے موافق حکم کے صوبہ دکن سے آکر دولت آستان بوسی کی پائی باپ اوسکا خواجہ حسن خالدار خواجہ زادگان نقش بندی سے ہمچو میرے میرزا محمد حکیم نے ہمیشہ اپنی خواجہ سے منسوب کی تھی تعریف خواجہ کے آدمیون سے بہت سنی جاتی ہے حسب نسب اچھا رکھتا تھا اور ہمیشہ نقشبندیہ سرکار میرزا محمد حکیم عموی میرے کا قبضہ خواجہ مین تھا اور وہ رعایت خاطر خواجہ کی نہایت فرماتے تھے بعد فوت ہونے میرزا کے اون سے دولڑکے رہے میرزا بدیع الزمان اور میرزا والی میرزا بدیع الزمان بعد مرنے اپنے پدر کے بھاگ کر دار الملہ مین جاکر مر گیا اور میرزا والی مع بیگم درگاہ مین آیا حضرت عرش آشیانی رعایت خاطر بیگم کی بدرجہ تمام رکھتے تھے میرزا بھی جوان سنجیدہ صاحب وقار ہے خالی معقولیت اور فہمیدگی سے نہین علم موسیقی خوب جانتا ہے اندنون دل مین آیا کہ لڑکی شاہنواز کی دانیال کی میرزا کو دیکر رشتہ کیجاوے حضرت نے میرزا کا بھی یہ ارادہ کی تھا میرزا کی قلیچ محمد خان کی بیٹی سے ہے یقین ہے کہ رضاجوئی اور خدمت گزاری کہ وسیلہ سعادتمندی کا ہے نصیب اور روزی ہوا اسی تاریخ سربلند رائے کو کہ مذہت صوبہ دکن پر سہین ہمنصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سے معزز کیا اون دونون معلوم ہوا کہ شیخ احمد نامی ایک شخص نے جال فریب اور مکر کا سمر زمین بچھا کر بہت سے ظاہر پرستون اور سادہ لوحون کو صید اپنا کر رکھا ہے اور شہر و ولایت مین ایک آدمی مریدون مین سے کہ فائدہ دکان آرائی اور معرفت فروشی اور مردم فریبی کا اون سے بہتر جانتا ہو خلیفہ نام رکھکر بھیجا ہے اور مفرحات کہ اپنے مریدون اور معتقدون کو لکھے اوسکی ایک کتاب بنا کر مکتوبات نام رکھا اور اوس مجموعہ مہملات مین بے فائدہ باتین لکھین کہ ساتھ کفر اور زندیقی کے پونچاوین اون سب مین سے ایک مکتوب مین لکھا ہے کہ اثناے سلوک مین گذرا میرا مقام ذوی النورین مین سوا ایک مقام دیکھا نہایت عالی اور خوب صفا وہان سے گذر کر مقام فاروق مین پونچا اور مقام فاروقی سے مقام صدیق کو مینے عبور کیا اور ہر ایک کی تعریف لائق اوسکے لکھی

اور اوس جگہ سے مقام محبوبیت مین پونہچا ایسا مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین ہینے آپ کو انواع نوردن اور رنگون سے منعکس پایا یعنی استغراق مین مقام خلفا سے گذکر عالم قربت کو آیا اور اور گستاخیان کہین کہ لکھنا اوسکا طول ہی اور ادب سے دور ہی اس واسطے مینے حکم کیا کہ درگاہ عالی مین حاضر کرین موافق حکم کے ملازمت مین حاضر کیا اور جس بات کو کہ مینے دریافت کیا جواب معقول دینا نہ آیا اور باوصف کمی عقل و دانش کے پرغرور اور متکبر اور خود پسند معلوم ہوا اصلاح اوسکے مینے اس مین دیکھی کہ چندروز قید خانۂ ادب مین مقید رہے تو شوخی مزاج اور آشفتگی دماغ اوسکے کی اصلاح ہوجاوے اور گمراہ ہونا عوام کا بھی کم ہوے ناچار انی رہے شکدلون کے حوالے کیا کہ قلعۂ گوالیار مین قید رکھے پچیسوین کو فرخندہ فرزند شاہزادہ سلطان پرویز الہ آباد سے آیا اور کورنش آستان خدمت سے جبین اخلاص کو نورانی کیا بعد ادا کرنے مراسم زمین بوسی کے نوازش بیکران سے مخصوص ہوکر حکم ہینے بیٹھنے کا فرمایا دو ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطور نذر اور ایک ہیرا بر سم پیشکش وقت ملازمت کے گذرانا جو ہاتھی اوسکے اوس وقت تک نہین پونہچے تھے دوسرے وقت نظر سے گذرینگے راجہ کلیان مینڈار رنتھنپور کو کہ اوس فرزند نے موافق حکم کے ایک فوج اوسپر بھیجی تھی اسّی ہاتھی اور ایک لاکھ روپیہ پیشکش لیکر اپنے ہمراہ درگاہ گیتی پناہ مین لایا دولت آستان بوسی سے مشرف کیا وزیر خان دیوان فرزند مذکور کا کہ قدیم بندگان درگاہ سے ہی سعادت کورنش سے سرفراز ہوا اور اٹھارہ ہاتھی نذر دادہ نذر گذرانے نو ہاتھی مقبول ہوے اور باقی اوسکو دیے جب مرمت خان سپہ افتخار خان خانہ زاد اور تربیت یافتہ درگاہ فتح جنگ مین طائفہ لنگہ سے لڑکر جان نثاری بہادری اوسکا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سرفراز ہوا اور دوسرا بھائی اوسکا منصب چار سو ذات اور سوار سے ممتاز ہوا تاکہ متعلق اوسکے پریشان نہون روز دوشنبہ تیسری تاریخ تیر اہ الہی کو گرد نواح شہر مین چار کالے ہرن اور ایک بارہ سنگھا اور ایک غزالہ شکار ہوا آجوا کے منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز کے سے اتفاق عبور کا ہوا دو ہاتھی بڑے دانت دیے مع تلا ربرسم پیشکش اوسنے گذرانے دونون ہاتھی فیلان خاصہ مین داخل ہوے روز مبارک شنبہ تاریخ تیرہوین کو سید حسن ایلچی برادر شاہ عباس فرمانروائے ایران کا آستان بوس سعادت ہوا اور خطاب برادر موصوف کا مع پیالون ملبوس کے کہ لعل اوسکے سر پوش پر جڑے ہوے تھے گذرانا جو نہایت ممت و خلوص کے تھا سبب تقویت محبت کا ہوا ان دونون فدای خان منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلند ہوا نصر اللہ بیگ فتح اللہ کا کہ حراست قلعہ آنبر کی اوسکے ذمے ہی منصب اوسکا ڈیڑھ ہزاری ذات اور چار سو سوار مقرر ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ بیسوین کو امان اللہ ین مہابت خان کا منصب ڈیڑھ ہزار ذات اور آٹھ سو سوار کا مقرر ہوا فرزین خان کو خدمت دیوانی صوبۂ بنگالہ کی دیگر گھوڑا اور خلعت اور تلوار مرصع مرحمت کی میر حسام الدین اور زبردست خان کو ہاتھی مرحمت ہوا اسی تاریخ حافظ حسن نوکر خان عالم مع مکتوب مرغوب برادر شاہ عباس اور عرضی اوس رکن السلطنت کے درگاہ مین آیا اور خنجر قبضہ فندان ماہی کا جو ہر دار سیاہ ابلق کہ برادر موصوف نے خان عالم کو دیا تھا اور وہ نہایت ناتھا دسنے درگاہ مین بھیجا بہت پسند آیا حقیقت مین تحفہ ہی نادر اب تک ایسا دستہ ابلق دیکھا نہین مجکو بہت اچھا معلوم ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ ستائیسوین کو میرزادہ الی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا چونتیسوین کو ہزار درب بوجہ انعام سید حسن ایلچی کو عنایت ہوے عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ کو ہاتھی مرحمت کیا روز مبارک شنبہ دوسری مرداد کو اعتبار خان کو گھوڑا عنایت ہوا عاقل خان منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے سرفراز ہوا شنبہ چوتھی مطابق پندرہوین شب شعبان کو جشن شب برات کا ہوا موافق حکم کے لب دریا پر شتیون کو قسم قسم کے چراغون اور آتشبازی سے بھر کر آگے لائے البتہ ایسے جراغ مرتب تھے کہ نہایت اچھے معلوم دیتے بہت دریتک مین اوسکی سیر مین محظوظ رہا روز شنبہ کو سیرین بن نادعلی میدانی کہ خانہ زادان قابل تربیت سے ہی منصب اوسکا سات سو ذات اور پانسو سوار کا کیا خواجہ زین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت کیا خواجہ محسن کا منصب سات سو ذات اور ایک سو سوار کا ہوا روز مبارک نوین کو بقصد شکار سونگر مین جاکر اوس صحرا دلکشا مین سیر و شکار کرکے تیرہوین کو دولت خانے مین تشریف لائے

رحلہ مبارک شنبہ سوم مہین کو پوتا شیخ ابوالفضل کا منصب سیات سو ذات اور ساڑھے تین سو سوار سے سرفراز ہوا اوس روز سیر باغ گل افشان
کی کہ لب آب جنبا پر واقع ہی درمیان رستہ کے خوب مینہ برسا اور چمن کو از سر نو طراوت اور نضارت بخشی اتماس پکے سے تھے سیر کامل کی
عمارتون سے کہ اوپر کنارے دریا کے بنی ہوئی تھین جس قدر کہ نظر کام کرتی تھی سوا سبزہ اور پانی روان کے کچھ نظر مین معلوم نہین ہوتا تھا
یہ ابیات انوری کی مناسب مقام ہین ؎ رود عیش و طرب بستان ست + رود بازار گل و ریحان ست + تودۂ خاک عنبر آمیز ست +
دامن باد گلاب افشان ست + از ملاقات صبا روے غدیر + رست چون آزدہ سوہان ست + جو باغ مذکور بیچ در بیچ تربیت خواجہ جہان
کے ہی پارچہ زر رغبت نئے طرح کے کہ ان دنون مین اوسکے واسطے عراق سے لائے تھے برسم پیشکش گذرانے جو کچھ پسند آیا لیکر باقی
اوسکو مرحمت ہوا باغ خوب آراستہ کیا تھا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا کیا گیا اتفاقات عجیبہ سے
یہ ہی کہ خان عالم کے ساتھ مخلص قبضہ دندان ابلق جو ہرداریا ہوا میرے برادر کامگار عالی مقدار شاہ عباس کا کہ بھیجا تھا میرا دل اس قدر
مائل دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی ہوشیار کو تلاش کرنیکے واسطے طرف ایران اور توران کے بھیجا اور کہدیا کہ خوب تلاش کرکے جس جگہ
جسکے پاس جس طرح جس قیمت کو ملے حاصل کرنے مین تقصیر نکرین اور بہت سے بندہ ہاے مزاجدان اور امراے ذیشان ہمیشہ اوسکی
تلاش مین رہنے لگے اتفاق سے اسی شہر مین ایک مردم اجنبی بے وقوف نے دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تھوڑی سی قیمت کو بازاری
خرید کیا تھا اور یہ جانتا تھا کہ شاید اگ مین گرکر سیاہ ہوگیا ہی بعد اکثر کے ایک تجار کو بخارا دن فرزند ارجمند شاہجہان سے دیا اور کہا کہ اس
دندان کو اوپر سے ریت کرا ایسا کردے کہ داغ سیاہی اور اثر شوخگی کا نرہے اور یہ نہین جانتا تھا کہ سیاہی نے قدر و قیمت سفیدی کی بڑہائی
ہی اور اس خال و خط سے مشاطۂ تقدیر نے پیرایہ جمال اوسکے کا بنایا ہی اوس تجار نے فی الفور داروغہ کارخانہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ
آیسی جنس کمیاب و نادر کہ ایک خلق اوسکی تلاش مین سرگردان ہی اور دور دور لوگ گئے ہین یہان یہان مفت ایک مردے بے وقوف کے
ہاتھ لگی کہ وہ قیمت و قدر اوس گوہر نایاب کی کچھ نہین جانتا ہی سہل اور آسانی سے آسکتا ہی مشارالیہ نے اوسکے ساتھ جاکر اوسکو لیکر
دوسرے دن اوس فرزند کی خدمت مین لایا جو فرزند شاہ جہان ملازمت مین آیا اول اظہار نہایت شگفتگی کا کیا جب دماغ نشۂ بادہ سے
آراستہ ہوا ملاحظہ مین گذرا مگر مجکو نہایت خوش وقت کیا مصرع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی + اتنی دعائین خیر مینے
اوسکے حق مین کین کہ اگر سو مین سے ایک متحمل ہو واسطے برخورداری دین و دنیا کے اوسکو کافی ہی اسی تاریخ اسلیم خان نے کہ ایک
نوکر دین عمدہ عادل خان سے ہی اگر ملازمت خاصہ کی جواز دے اخلاص کے بندگی اختیار کی تھی ساتھ مراحم سیدہ پانے کے اختصاص
بخلعت اور اسپ اور شمشیر اور دس ہزار درب اضافہ سے ہوا منصب پنجہزاری ذات اور پانسو سوار کا مرحمت کیا ان دنون مین عرضی خان دوران
پونچی تھا کہ آپ نے کمال مرحمت اور قدردانی سے بڑے غلام اپنے کو باوجود کہن سالی اور ضعف بنیائی کے حکومت ملک ٹھٹھہ پر
سرفراز کیا تھا اب جو یہ ضعیف نہایت نحیف اور ایسا پیر سنکی ہوگیا ہی کہ قوت تردد اور سواری کی نہین پاتا ہی لہذا امیدوار ہون کہ سیہ گری
سے معاف کرکے سلک لشکر دعا مین انتظام بخشین حسب التماس اوسکے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام برگنہ خوشاب کو کہ تیس لاکھ دام جمع اصلی
اوسکی ہی اور مدتون سے جاگیر تنخواہ مشارالیہ کی ہی اور نہایت آباد اور مرجع ہی واسطے مدد خرچ مشارالیہ کے مقرر ہوا آئندہ در مرفہ الحال اوقات بسر
کرے اوسکے بڑے بیٹے شاہ محمد کا منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا کیا اور دوسرے لڑکے یعقوب بیگ کا منصب سیات سو ذات اور
ساڑھے تین سو سوار کا مقرر کیا تیسرے اسد بیگ کا منصب تین سو ذات اور پچاس سوار کا کیا روز شنبہ غرۂ شہریور کو واسطے انالیتر
جان سپہ خان خانان سپہ سالار اور اور امراے عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہین بیٹے خلعت بارانی ہمراہ یزدانی کے بھیجا
جو قصد سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کا دل مین ہی نورالدین قلی رخصت ہوا کہ نشیب و فراز رستہ کو حتے الامکان صاف کرے اس طرح سے کہ

عبور چارپایون باربردار کا گھاٹیون دشوار گذار سے بآسانی ہوجاے اور آدمی محنت اور سختی نہ اوٹھاوین اور بہت آدمی سنگ تراشون وغیرہ سے
ہمراہ اوسکے گئے اور ایک ہاتھی مشارالیہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ تاریخ بیستم ہومین کوباغ نور منزل مین جاکر سولہوین تک اوس گلشن مین
قیام کیا راجہ بکرماجیت بہگیا قلعہ مانڈپور سے کہ وطن اوسکا ہے آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی ایک ہاتھی اور ایک کلغی مرصع برسم پیشکش گذرانے
مقصود خان منصب ہزاری ذات اور ایک سو تیس سوار سے سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ بیسوین کو فرزند پرویز نے دو ہاتھی نذر گذرانے اور دولت سلے
داخل ہونے حلقہ خاصہ کے حکم ہوا چوبیسوین کو دولت خانہ حضرت مریم الزمانی مین جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا سال اکاون اب اسیوین
کے بہتر شروع ہوا امید کہ مدت حیات مرضیات ایزدی مین مصروف ہو سید جلال بن سید محمد اور پوتے شاہ عالم بخاری کو کہ مجمل احوال اوسکے
درمیان وقائع سفر گجرات کے لکھے گئے رخصت جانیکی دیکر مادہ فیل دولسلے سواری کے مع خرچ راہ عنایت کی شب یکشنبہ بیسوین مطابق
چودہوین ماہ شوال کی کہ بدر کامل تھا درمیان عمارات باغ واقع کنارہ باغ جمنا پر جشن ماہتابی مرتب کیا اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلے تاریخ ماہ ہی کو
دندان البق جوہر دادے کہ فرزند شاہجہان نے نذر کیا تھا سینے حکم دیا کہ باندازۂ دو قبضون خنجر اور ایک شصت کے اوس مین سے کاٹین
نہایت خوشرنگ اور نادر ہوے اوستادو پورن اور کلیان کو کہ فن خاتم بندی مین نظیر اپنا نہین رکھتے ہین حکم دیا کہ قبضہ خنجر کا جیسا کہ پسند ہے اور
طرح جہانگیری اوسکو کہتے ہین بناوین ادا یسے ہی تیغہ اور غلاف گیری اور بندوبان کو بھی ایسے ہی اوستادون کو کہ اپنے فن مین نظیر نہین رکھتے
ہین فرمایا واقعی جیسا کہ دل چاہتا تھا بنا ایک قبضہ اس طرح کا البق ہے کہ اوسکے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے سب سے سات رنگ معلوم ہوتے ہین
اور بعضے پھول ایسے دکھلائی دیتے ہین کہ گویا نقاش صنع نے قلم بدائع نگار سے خط سیاہ گرداونکے تحریر کیا فی الحقیقت ایسے نفیس و نازدانہ
کہ ایک دم اونکی جدائی گوارا نہین اور تمام جواہر گران بہاسے کہ خزانے مین ہے عزیز رکھتا ہون روز مبارک شنبہ کو مبارکی اور فرخی کے
ساتھ سینے اونھین زیب کر کیا اور اوستادون نادر کار کو کہ اونکے بنانے مین نہایت صنعت کی تھی بہت انعام دیا اوستاد پورن کو
ہاتھی اور خلعت اور کڑے سونے کے اور کلیان کو ساتھ خطاب بجائب دست اور اضافہ و خلعت اور پونجی مرصع کے اور ایسی ہی ہر ایک
کو لائق ہنرمندی اوسکی کے سرفراز کیا جب معلوم ہوا کہ امان اللہ پسر مہابت خان نے احداد بندا سے لڑائی کر کے فوج اوسکی کو شکست دیکر
بہت سے افغانون سیہ روسیہ باطن کو غلعت تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطے سرفرازی اوسکی کے بھیجی گئی پانچوین کو خبر آئی
کہ راجہ سورج سنگھ ساتھ مرگ طبیعی کے دکن مین مرگیا وہ بیٹا مالدیو کا ہے کہ زمینداران عمدہ ہندوستان سے تھا ساتھ رانا کے دم برابری کا مارتا
تھا بھی ہے بلکہ ایک لڑائی مین رانا پر غالب ہوا تھا حال اوسکا اکبر نامہ مین ساتھ شرح وبسط کے مذکور ہے راجہ سورج سنگھ ساتھ برکت تربیت حضرت
عرش آشیانی اور اس نیازمند درگاہ سبحانی کے مراتب بلند کو پہنچا ملک اوسکا باپ اور دادا سے بھی زیادہ ہوگیا لڑکا اوسکا گج سنگھ نام
رکھتا ہے اور اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین مہمات ملکی اور مالی اوسکو سونپ دیے تھے جو جینے اوسے لائق پرورش کے جانا منصب اوسکا
تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم اور خطاب دیا اور منصب اوسکے چھوٹے بھائی کا پانسو ذات اور ڈھائی سو سوار مقرر کر کے جاگیر
وطن مین مرحمت کی روز مبارک شنبہ دسوین ماہ مہر کو موافق التماس آصف خان کے اوسکی منزل مین کہ اوپر کنارے جمنا کے واقع ہین
گیا ایک حمام بنایا تھا نہایت عمدہ صاف اور نفیس مین بہت خوش ہوا بعد فراغت ہونے غسل کے بہم پیالگی آراستہ ہوئی اور بندہ خاص
ساغر نشاط سے خوش وقت ہوے اوسکے نذرانے سے جو پیش آیا لے لیا اور باقی اوسکی بخشدیا قیمت تمام نذرانہ پسند شدہ کی تیس ہزار
روپیہ ہوا باقر خان خواجہ ارمنستان بنہایت علم سربلند ہوا پہلے موافق حکم کے دارالخلافت آگرہ سے دریاے اٹک تک دو رویہ درخت لگوائے
تھے اور کنوین بنوائین ایسے ہی آگرہ سے بنگالہ تک بنی ہے اور اب حکم دیا ہے کہ آگرہ سے لاہور تک ہر کوس پر ایک میل قائم کرین کہ علامت
کوس معلوم ہو اور فاصلہ تین کوس پر ایک کنوا کھدوائین تا مسافر آرام پائین رفتہ مبارک شنبہ چوبیسوین ماہ مہر کو جشن دسہرہ کا ہوا

باٹین ہندی گھوڑے دیکھ سنوار کر سامنے لائے بعد اسکے ہاتھی نظر سے گذرے جو معتمد خان نے نوروز گذشتہ مین نذرانہ نہین گذرانا تھا اندلوں
مین تخت سونے کا اور ایک انگشتری یاقوت کی اور ایک مرجان کی اور جواہر نذر کیا تخت بہت نادر بنا تھا قیمت اسکی سولہ ہزار روپیہ ہوئے
جو صدق اعتقاد سے لایا تھا قرین قبول ہوا ان دنون زبردست خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو وقت کوچ پر روز دسہرہ
مقرر ہوا تھا شام کے وقت بہار کی کشتی پر سوار ہوکر مین متوجہ مقصد کا ہوا آٹھ دن اول منزل مین توقف ہوا تاکہ آدمی فراغ خاطر سے
سامان درست کرکے ہمراہ ہوجاوین مہابت خان بنگش مین کہ ڈاک چوکی مین سیب بھیجے تھے بہت تر تازہ آئے نہایت لطیف تھے
مین کھاکر خوش ہوا سیب کابل کے کہ مین کھائے تھے اور سمرقند کے کہ ہر سال آتے ہین کچھ حقیقت نہین رکھتے اور شیرینی افتادگی
اور خوش مزگی ان کے ساتھ کچھ نسبت نہین رکھتے اب تک ایسا لطیف سیب نہ دیکھا تھا سنتے ہین کہ بنگش بالا مین متصل لشکر رہتے
ایک گانو ہے سیوران نام اوس مین تین درخت اس سیب کے ہین بہت کوشش کی لیکن اور جگہ ایسے نہین ہوئے سید حسن ایلچی اپنے برادر شاہ عباس
کو ان سیبون سے الوش عنایت کیا تا معلوم کرے کہ عراق مین اس سے بہتر ہوتا ہے یا نہین عرض کی کہ تمام ایران مین سیب اصفہان کا
مشہور ہے اگر نہایت درجہ خوب ہو تو ایسا ہی ہوگا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ آبان الٰہی کو واسطے زیارت روضہ حضرت عرش آشیانی کے
جاکر سرفراز ہوا اور پاسبان ملایک آشیان کے گھسکر سو مہر نذر چڑھائین اور تمام بیگمون اور اہل محل نے طواف اوس آستان ملایک طواف
کاکر کے نذرین گذرانین شب جمعہ کو محفل آراستہ ہوئی مشایخ اور علما اور حافظ اور اہل نغمہ جمع ہوے ہر ایک کو حسب لیاقت اوسکے انعام
اور دوشالہ اور خلعت عنایت ہوا عمارتین اس روضہ متبرکہ کی نہایت عالی ہین اب کے بار پھر دل مین آیا تو اور زیادہ کین فیسری شب
چار گھڑی رات گذرنے کے بعد منزل مذکور سے کوچ ہوا اور ساڑھے پانچ کوس راہ دریاے کرکے چار گھڑی دن چڑھے منزل مین پہنچے
بعد دوپہر کے دریا سے اوتر کر سات تیتر شکار کیے اور سید حسن ایلچی کو بیس ہزار روپیہ مرحمت ہوا اور خلعت زرین مع جیغہ مرصع اور فیل کے
عطا کرکے رخصت کیا اور واسطے برادر شاہ عباس کے صراحی مرصع کہ مرغ کی شکل بنائی تھی موافق دو مثقال کے اوسمین شراب آئی تھی بطور
ہدیہ کے بھیجی امید کہ سلامت منزل مراد پر پہنچے لشکر خان کو کہ اوپر حکومت اور حراست دارالخلافت آگرہ کے حکم ہوا خلعت اور گھوڑا اور
ہاتھی اور نقارہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت کیا اکرم خان منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار اور خدمت فوجداری سرکار سیوات سے سرفراز
ہوا یہ بیٹا اسلام خان کا ہے اور وہ پوتا صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہے کہ محامد ذات اور محاسن صفات اور نسبت دعاگوئی کے اوسکے
اس دودمان والا مین اوراق گذشتہ مین لکھے گئے اندلون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ جس زمانے مین مجکو اجمیر مین ضعف بہت
ہوگیا تھا پہلے اوس سے کہ یہ خبر ناخوش بنگالہ کو پونہچی ایک دن اسلام خان خلوت مین بیٹھا تھا ناگاہ بیخود ہوگیا جو ہوش مین آیا تو ایک معتمد
بھیجکر نامی اپنے محرم راز سے کہا کہ عالم غیب سے مجکو معلوم ہوا کہ بطبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی ناسازو علیل ہے علاج اوسکا منحصر اوپر فدا
کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہے اول دل مین آیا فرزند ہوشمنگ کو فدای فرق مبارک آنحضرت کا کرون لیکن جو کہ خرد سال تھا اور
اب تک پھل زندگانی سے نکھایا تھا مجکو اوسکے حال پر رحم آیا اور آپ کو بینے مربی اپنے پر فدا کیا امید کہ جو صدق باطن سے ہے درگاہ الٰہی مین
قبول ہوئی الفور تیر دعا کا ہدف اجابت کو پونہچا اور اوسی وقت اثر بیماری اور ضعف کا اوسے ظاہر ہوا اور سلسلہ بلغم ہماری بڑھتی گئی تا بحد
کہ جوار رحمت الٰہی مین پونہچا اور حکیم علی الاطلاق نے صحت کامل شفاخانہ غیب سے اس نیازمند کو کرامت فرمائی اگرچہ حضرت عرش آشیانی
واسطے تربیت اور رعایت اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتے تھے لیکن جب سے کہ اس نیازمند درگاہ الٰہی کو نوبت سلطنت کی
پونہچی واسطے اداے حقوق اوس بزرگ کے بڑی بڑی رعایتین کی گئین اکثر اون مین عالی مراتب امارت کو پونہچے اور صاحب صوبہ
ہوے جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنے مقام پر گذرا جو اس گانون مین ہلال خان خواجہ سرا نے کہ خدمت گارون زمانہ شاہزادگی سے

فوت وفات اسلام خان

سلامی اور باغ بنوایا تھا نذر انگذرانا اوسکی سرفرازی کے واسطے تھوڑا سا لیا گیا اس منزل سے چار کوچ مین تھانیسر پونہچے روز مبارک شنبہ تاریخ آٹھوین کو مین واسطے تماشے بندرابن اور بتجانون کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش آشیانی مین امیرون راجپوت نے عمارتین اپنے طرز پر بنوائین اندر باہر سے بہت تکلفات کیے لیکن اندر چمگادر اور ابابیلون نے گھر بنائے ہین کہ اونکی بدبو سے ایک دم لیا نہین جاتا

ع از برون چون گور کافر پر خلل ✤ وز درون مملو ز خوبی ہمچو دل

اس دن مخلص خان نے موافق حکم کے بنگالے سے اگر ملازمت حاصل کی سو اشرفی اور سو روپے نذر گذرانے اور ایک لعل اور ایک طرہ مرصع کا پیشکش کیا جمعہ نوین کو چھ لاکھ روپیہ عنایت کرنے واسطے ذخیرہ قلعہ آگرہ کے خان خانان سپہ سالار کو بھیجا گیا اوراق گذشتہ مین احوال گسائین جدروپ کہ اوجین مین گوشہ نشین تھا لکھا گیا ان دنون اوجین مین ستھرا مین کہ بڑی عبادت گاہ ہنودون کی ہے آیا اور لب دریاے جمنا پر عبادت بموجب حقیقی مین مشغول ہے جو اوس سے ملنے کو جی میرا چاہا مین اوسکی ملاقات کو گیا اور عرصے تک خلوت مین صحبت رکھی ہونا اوسکا غنیمت ہے مین اوسکی صحبت سے خوش ہوا شنبہ دوسوین کو قراول نے عرض کی کہ یہان ایک شیر رعایا اور مسافرون کو ستاتا ہے اوسی وقت مینے حکم دیا کہ بہت ہاتھی لیجا کر جھاڑی کو خوب گھیر لین پھر مین خود مع اہل محل کے سوار ہوا جو مینے عہد کیا ہے کہ کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ ستاؤن گا نورجہان بیگم کو حکم دیا کہ بندوق مارے باوصف اس بات کے کہ ہاتھی بوے شیر سے ٹھہرتا نہین ہے اور حرکت کرتا رہتا ہے اور بالاے عماری سے تفنگ بے خطا مارنا بہت مشکل ہے چنانچہ میر زار رستم کہ فن بندوق اندازی مین بعدمیرے مثل اوسکے دوسرا نہین ہے کئی بار ایسا ہوا کہ اوسکے تین چار فیرون نے بسبب سواری فیل کے خطا گئی اور نورجہان بیگم نے پہلا ہی فیر ایسا مارا کہ اوسی فیر مین شیر تمام ہوگیا دوشنبہ بارھوین کو پھر گسائین کی ملاقات کو مین گیا اور صحبت اوسکی حاصل کی اور بلند بانگی مین اللہ تعالے نے خوب توفیق عنایت کی ہے فہم عالی ساتھہ دانش خداداد کے جمع ہے دل تعلقات دنیا سے اوٹھا کر آدہ کرتا ہے پرانا واسطے ستر عورت کے اور ایک ٹھیکرا لقدر پانی پینے کے اختیار کیا ہے اور جاڑے گرمی برسات مین برہنہ تن اور سراپانگا رکھتا ہے اور ایک سوراخ نمک مین کہ جسکے رہنے مین طفل شیرخوارہ بھی تکلیف سے گھس سکے رہنا اختیار کیا ہے یہ تین شعر حکیم شفائی کے اوسکے مناسب حال ہین

ع داشت لقمان لیکے گربچے تنگ ✤ چون گلو گاہ ای وسینہ چاک ✤ بوالفضولے سوال کرد ازوے ✤ چیست اینجا بمشش بدست و دو پاے ✤ با دم گرم و چشم گریان پیر ✤ گفت ہذا لمن یموت کثیر ✤ چو دوہون کو پھر ملاقات کی گسائین کو گیا اور اوس سے رخصت ہوا بے تکلف اوس سے جدا ہونیکو طبیعت نہین مانتی تھی دن مبارک شنبہ تاریخ پندرھوین کو کوچ کر کے برابر بندرابن کی منزل کی مین اس دن من فرستادہ سلطان پرویز رخصت ہوکر آلہ آباد اور طرف پرگنات جاگیر اپنے کے گیا دل مین ارادہ ایسا تھا کہ اس سفر مین ہمراہ رہے جو پہلے اس سے اوسنے اظہار پریشانی کی ناچار جدائی اوسکی قبولی اور رخصت کیا اور گھوڑا بیانچاق اور پٹکہ کمر اور تلوار ابلق قبضہ جوہردار اور تیغ خاصہ ڈھال خاصہ مرحمت ہوئی امید کہ پھر ساتھہ جلدی اور خوبی کے آوے جو میعاد قید خسرو کے بہت ہوگئی تھی دل مین آیا کہ زیادہ اس سے اوسکو قید رکھنا اور خدمت سے محروم رکھنا آئین مرحمت سے دور ہے ناچار حضور مین بلا کر مین نے حکم قاسطے کورنش کے دیا اور از سر نو گناہ اوسکا بخشا امید کہ توفیق رضاجوئی اور سعادت بندگی کی نصیب اوسکے ہو جمعہ کے دن سولھوین تاریخ مخلص خان کو کہ واسطے خدمت دیوانی سرکار فرزند پرویز کے بلایا تھا خدمت مین اوس فرزند کے بھیجدیا اور منصب اوسکا موافق ہمیشہ کے کہ بنگالہ مین رکھتا تھا وہ ہزاری ذات اور سات سو سوار مقرر کیا ستروین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام سپہ میر ان صدر جہان کا کہ اوپر فوجداری سرکار قنوج کے اختصاص رکھتا تھا آیا دو ہاتھی اور چند جانور شکاری نذر کیے ایک ہاتھی اور دو باز قبول کرکے باقی اوسیکو مرحمت کیا اٹھارھوین کو کوچ ہوا ان دنون مین دارابن ایران کے ہاتھ پہنچی میر شکار کے ایک دست شنقار خوشرنگ بھیجا تھا اور ایک شنقار دوسرا خان عالم نے بھی اسی کے ہاتھہ دیگر درگاہ مین بھیجا تھا لیکن یہ راہ مین ضائع ہوگیا اور شنقار شاہی بھی میر شکار کی غفلت سے پنجہ گربہ مین پھنس گیا تھا اگرچہ زندہ درگاہ مین

پونہچایا لیکن ایک ہفتے سے زیادہ نہ رہا اور تلف ہوا کیا لکھون حسن اور رنگ اس جانور کا خال سیاہ بازو اور پشت اور پہلو پر بہت خوشنما تھے اور جو کہ غرائبات سے تھا اسلیے اوستاد منصور نقاش کو کہ ساتھ خطاب نادرالعصر کے سرفراز ہی فرمایا مینے کہ شبیہ اسکی کھینچکر نگاہ رکھے دو ہزار روپیہ میر شکار کو درنکے مدت کیا عہد مین حضرت عرش آشیانی کے وزن سیر کا تیس دام کا تھا مقارن اس حال کے دل مین آیا کہ خلاف ضابطہ اودکے کیون کرین بہتر وہ ہی کہ تیس دام کا سیر رہے ایک دن گسائین جدروپ نے کہا کہ کتاب بیدین کہ احکام دین ہمارے کی ہی وزن سیر کا چھتیس دام کا لکھا ہوا ہی جو اتفاقات غیبی سے حکم تھا رامواقق کتاب ہماری کے پڑا اگر وہی سیر چھتیس دام کا مقرر کیا جاوے بہتر ہی حکم ہوا کہ اب سے تمام ملکون مین چھتیس دام کا سیر معمول ہووے اونیسوین کو کوچ ہوا راجہ بھاؤ سنگھ واسطے کمک لشکر دکن کے مقرر فرمایا گیا مینے ایک گھوڑا اور خلعت اوسکو مرحمت کیا۔ تاریخ سے اٹھائیسوین تک پے در پے اتفاق کوچ کا ہوا دن مبارک شنبہ اونتیسوین کو دار البرکت دہلی مین ورود لشکر اقبال کا ہوا پہلے مع فرزندان و اہل محل کے واسطے زیارت روضۂ منورہ حضرت جنت آشیانی کے گیا اور ندرین گذرانین اور اوس جگہ سے واسطے طواف روضۂ متبرکہ شیخ المشائخ شیخ نظام الدین چشتی کے گیا اور استمداد ہمت کی آخرون سے دولتخانے کو آیا کہ سلیم گڈھ مین مرتب ہوا تھا تیسوین جمعہ کو مقام ہوا جو اس مدت مین شکار پرگنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تھی عرض ہوئی کہ ہرن بہت جمع ہوگئے ہین روز شنبہ غرہ آذر ماہ الٰہی کو چیتے کے شکار کے واسطے سوار ہوے اخیر وزمین درمیان ماہ کے اولے بہت بڑے سطرے مین مانند سیب کے تھے ہوا کو نہایت سرد کردیا اس دن تین ہرن پکڑوائے چھبیسوین ہرن شکار کے تیسرے کو چوبیس چیتے پکڑوائے اور دو فرزند شاہجہان نے بندوق سے مارے چوتھی جریب پکڑوائے پانچوین کو شانزدہ شکار ہوے روز مبارک شنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری نے کہ ساتھ حکومت دارالملک دہلی کے مختص تھا تین ہاتھی اور اٹھارہ گھوڑے اور اور اجناس نذر کین ایک ہاتھی اور دوسرے اجناس قبول کیے اور باقی اوسکو بخشا ہاشم خوشی فوجدار بعضے پرگنات میوات کا رات کو سعادت آستان بوسی کے آیا روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ تک گرد نواح پالم کے چیتے کے شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصے بارہ روز کے چار چیتے چھبیس ہرن پکڑوائے اور دہلی کو مراجعت کی حضرت عرش آشیانی کی خدمت مین سنا تھا کہ جس ہرن کو کہ چیتے کے پنجے سے خلاص کرین باوجودیکہ کچھ صدمہ اوسکے ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پونہچا ہو تب بھی زندہ رہتا اور کا محالات سے ہوا اپنے اس شکار مین واسطے کے چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کو پہلے پہونچنے صدمہ ناخون و دندان کے چیتے کے پنجے سے چھڑوا کر فرمایا کہ حضور مین تنہا محافظ الجیار از سے انکو نگاہ رکھین ایک رات دن آرام و قرار سے اپنے حال مین رہے دوسرے دن تغیر فاحش اونکے حالات مین ظاہر ہوگیا مستون کے مانند دست و پا بیجا مارکر گرنے اوٹھنے لگے بہت کچھ تریاق فاروقی اور اور مناسب دوائین دین کسی نے اثر نکیا اور پہر بھر اس کیفیت کے ساتھ سر کر جان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوش پونہچی کہ فرزند کلان شاہ پرویز کے نے اگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پھول کے مانند ہوا تھا اور وہ فرزند اوس سے نہایت محبت رکھتا تھا اس خبر دلخراش کے سننے سے معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہوکر بیطاقت ہوگیا ہی مینے ایک عنایت نامہ واسطے تسلی اور دلجوئی اوسکی کے بھیجا اور ناصبور دل اوسکے کو ساتھ مرہم لطف اور عنایت کے دوا کی امید کہ خدا تعالی صبر بخشے کہ اس قسم کے ماجرون مین سوا صبر اور شکیبائی کے اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودھوین کو موافق التماس آغامان کے اوسکے مکان پر گیا مین اوسکو بنسبت سبقت خدمت سوروثی کے ساتھ اس دودمان کے متحقق ہی اور حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ نے جسوقت کہ میری شادی کی آغائی آغامان کو ہمیشہ میری شاہزادۂ خانم سے لیکر بیچ خدمت محل میرے کے معین فرمایا اوس روز سے تینتیس ۳۳ برس ہوے کہ میری خدمت مین ہی مین اونکی خاطر بہت کرتا ہون اونھون نے اخلاص سے خدمت سلسلہ ہماری کی کی ہی کسی سفر مین ملازمت میری سے وہ آپ سے محروم نرہے جو عمر رسیدہ ہوگئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووے دہلی مین رہکر جو کچھ عمر رہی ہی دعاگوئی مین صرف کرون کہ اب محکمہ طاقت چلنے پھرنے کی نہی اور آمد رفت سے تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی اونکی سے یہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی کے ہم عمر ہین فرض آسودگی اونکی منظور فرماکر حکم دیا

کہ دہلی مین رہین اور وہان اپنے واسطے ایک باغ اور سرے اور مقبرہ بنوایا ہی مدت سے اوسکو بنواتی ہین القصہ رعایت خاطر اوس قدیم الخدمت
کی مدنظر رکھکر اونکے مکان پر گیا اور سید بہوہ حاکم شہر کو تاکید کردی کہ بیچ لوازم خدمت گذاری اور خاطرداری انکی کے اسقدر تاکید کرنا کہ کسی قسم کا
غبار کلفت انکے دلپر نہ بیٹھے اسی تاریخ مین راجکشن داس کا منصب دوہزاری ذات اور تین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ نے
خدمت فوجداری دہلی کی جیسا کہ چاہیے انجام دی اور سب آدمی وہان کے اوسنے خوش ہین موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حراست دہلی
کی اور فوجداری اطراف کی بنام مشارالیہ کے مقرر فرمائی اور منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتھی
مرحمت کرکے رخصت کیا سپندہوین کو میرزا والی کو منصب دوہزاری ذات دہزار سوار اور علم اور ہاتھی دیکر صوبہ دکن پر تعین فرمایا شیخ عبدالحق محدث
دہلوی نے کہ اہل فضل اور ارباب سعادت سے ہی اس آنے مین دولت ملازمت کی حاصل کی ایک کتاب تصنیف کی تھی شامل اوپر احوال مشائخ
شہر کے نظر سے گذری بڑی زحمت کھینچی ہی مدتون سے بیچ گوشہ دہلی کے بطریق توکل اور تجرید کے بسر اوقات کرتا ہی مزنبرگی ہی صحبت اوسکی خالی
ذوق سے نہین قسم قسم کی مرحمت کی ساتھ دلنوازی کرکے رخصت فرمایا سولہوین کو دہلی سے کوچ کیا اکیسوین کو پرگنہ کرانہ مین نزول ہوا یہ وطن
مقرب خان کا ہی آب و ہوا اسکی معتدل اور زمین قابل ہی خان مذکور نے اوسجگہ باغات اور عمارات بنائے تھے جو کہ تعریف باغات کی سنی
دلکو اوسکی سیر کی رغبت ہوئی بامیوین کو مع اہل محل اوس باغ کی سیر سے محظوظ ہوا مین بے تکلف ایک باغ ہی بڑا اور دلنشین گرداوس کے
دیوار پختہ اور کیاریون اور تختون کا فرش بنایا ہوا یہ باغ ایک سو چالیس بیگہ کا ہی اور درمیان مین اسکے حوض بنا ہی طول دو سو بیس گز اور عرض
دو سو گز کا درمیان حوض کے چبوترہ ماہتابی بائیس گز کا مع اور کوئی درخت گرم سرد نہین کہ اوس باغ مین نہو درخت میوون کے جو ولایت مین
ہوتے ہین یہان تک کہ منال سپتہ کا سہ و شاداب اور سرو خوش اندام اوس باغ مین دیکھے اور اب تک اس خوبی و لطافت کا سرو نہین دیکھا تھا
حکم دیا کہ کل درختان سرو کو گنین تین سو درخت ہوے اور چوگرد حوض کے عمارتین ایسی دل پسند اور مناسب بنی کہ گویا ابھی طیار ہوئی ہین
خنجر خان کہ قلعہ احمدنگر مین واسطے حراست کے تھا ساتھ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور چھ سو سوار کے ممتاز ہوا اللہ تعالے نے فرزند شاہجہان
کو ایک لڑکا صبیہ آصف خان سے کرامت فرمایا ہزار مہر نذر کرکے التماس نام کا کیا انیدبخش نام رکھا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو
روز مبارک شنبہ تاریخ سیوین کو مقام ہوا چند روز شکار جزادر و توغدری سے محظوظ ہوا جزبور کو تلوایا سوا دو سیر جہانگیری ہوا اور خبر الحق آوہ پانچ
دو سیر کا ہوا توغدری کلان ایک پاؤ جھ بورے زیادہ نکلا پانچوین دی ماہ آبی کو مقام اکبرپور مین کشتی سے اوترکر راہ خشکی سے چلے اور اگرچہ سے
منزل نذکوز تک کہ درمیان دو کوس پرگنہ بوڑیہ کے واقع ہی ایک سو تیئس کوس براہ دریا کہ کانوے کوس راہ خشکی کے ہوے چوتیس کوچ اور
سترہ مقام مین یہ مسافت طی کی سوا اسکے ایک ہفتہ شہر کے نکلتے مین اور بارہ روز بالم مین واسطے شکار کے توقف کیا تھا اسی تاریخ جہانگیر قلیخان
نے پرگنہ بہاسے اگر دولت زمین بوسی کی پائی اور سورو پیہ نذر کیے پھر اوسدن سے گیارہوین تک برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین
کو سیر باغ سہرورے خوش وقت ہوا وہ بھی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت پرانے ہین تازگی پہلی سے نہین رہی تھی لیکن غنیمت ہی خواجہ دوست
کہ زرعمارت و عمارت مین ماہر ہی محض واسطے اس باغ کے پہلے کوچ اگرہے کروڑی سہرند کا کرکے بھیجا تھا اور از نو تاکید کی کہ درختون کہنہ کو
دور کرکے نئے پودے اوسکی جگہ لگا دے اور عمارتون اور حمام وغیرہ کو درست کرادے اسی تاریخ دوست بیگ کہ لکمیون عبداللہ خان
کے سے ہی ساتھ ہفتصدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین ولد وزیر خان شاہجہانی صدی ذات اور تین سو سوار کے ممتاز ہوا
شیخ قاسم ساتھ خدمت صوبہ دکن کے رخصت ہوا اونیسوین مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سعادتمند شاہجہان کے مین اوسکے مکان
مین تشریف لیگیا جشن ولادت فرزند کا آراستہ کیا تھا پیشکش لایا اوسمین سے ایک شمشیر نیمچہ ہی کہ قبضہ اور بند اور سامان اوسکا
نیلم فرنگ سے بنا تھا البتہ بہت پاکیزہ اور دل پسند تھی دوسرا ہاتھی ہی کہ راجہ بکلاند ربہان پور کے نے اوسکو نذر کیا تھا

جو وہ ہاتھی خوب صورت اور خوش نما ہی داخل فیلخانہ خاص ہوا کل قیمت پیشکش مقبول شدہ کی ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ہی اور قریب چالیس ہزار روپیہ کے اپنی والدات کو نذر دیا ان دونون سید بایزید بخاری فوجدار سوبہ بکر نے ایک ایسی رنگ کہ بچہ پہاڑ سے پکڑکر یا لایا تھا پیشکش بھیجا نظر کے گندا نہایت پسند آیا بکرے مارخور پہاڑی بہت دیکھے تھے لیکن رنگ اب تک نہین دیکھا تھا فرمایا میٹنے کہ بربری بکری سے ملاکر یکجا کہین ہاجت ہوجاوین اور بچے پیدا ہون سید بایزید کو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مرحمت کیا تیسوین کو مقیم خان کو ساتھ خلعت اور سپہ و فیل اور کپوہ مرصع کے سرفراز کرکے واسطے صوبہ بہار کے مقرر فرمایا اوتیسوین کو لب آب بیاہ پرحشمت فرزند شاہجہان کا آراستہ ہوا اسی روز راجہ بکرماجیت کہ ساتہ محاصرہ قلعہ کانگڑہ کے مشغول تھا واسطے عرض بعضے مقدمات کے موافق حکم کے درگاہ مین آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی تیسوین کو فرزند شاہجہان واسطے دیکھنے عمارات دولت خانہ کے کہ نئی بنی تھین دس دن کی رخصت ایکر لاہور کو گیا تھا راجہ بکرماجیت ساتہ عنایت خنجر خاصہ اور خلعت اور گھوڑے کے سرفراز ہوکر واسطے مدد ساتی محاصرہ قلعہ کانگڑہ کے پھر گیا روز دہم شنبہ دوسری تاریخ ماہ دہن کو باغ کلانور ساتہ ورود موکب مسعود کے آراستگی پانیوالا ہوا اسی زمین پر حضرت عرش آشیانی نے اول بتخت خلافت کے جلوس فرمایا ہی جو خبر نزدیک پہونچے خان عالم کی بیچ درگاہ کے پونہچی ہر روز ایک آدمی کو واسطے سرفرازی اوسکی کے برہم استقبال بھیجکر طرح طرح کے مراحم اور نوازشون سے پایہ عزت اور منزلت اوسکے کا بلند کیا اور عنوان فرمانون کو ساتہ مصرع یا بیت بہ مناسب مقام کے زینت بخش کر ساتہ عنایات بیشمار کے مخصوص کیا اوتھین مین عطر جہانگیری بھیجا اور یہ مطلع زبان قلم پر آیا ؎ بسویت فرستادہ ام بوی خویش * کہ آرم ترا زود تر سوی خویش * روز دہم شنبہ تیسری کو خانعالم نے باغ کلانور مین ساتہ سعادت آستان بوسی کے سرفرازی پائی سو اشرفی اور ہزار روپیہ بطور نذر کے لایا اور پیشکش اپنی پھر گذرانیکا تفصیل ہیچ ایلچی شاہ عباس بھائی میرے کا ساتہ مراسلت شاہی اور نفائس اوس دیار کے کہ بہم سوغات کے بھیجی تھین پونہچا اور جو عنایتین کہ بارہ مذکور نے ساتھہ خانعالم کے فرمائین اگر تفصیل اوسکی مرقوم ہووے تو طول اوپر سبالغے کے ہوگا ہمیشہ بیچ محاورات کے خطاب کرتے اور لفظ بھرخدمت سے جدا نرکھتے اوز بحسب اتفاق اگر چاہتا کہ دن یا رات کو اپنے مکان مین بسر کرے تو بے تکلفانہ اوسکے مکان پر تشریف لے جاتے اور زیادہ حد سے اظہار مرحمت کا کرتے ایک دن فرخ آبادین شکار قمرغہ کی طرح بڑی خان عالم کو حکم تیراندازی کا دیا شارالیہ ازراہ ادب کے گمان ساتہ دو تیر کے آگے لایا بادشاہ نے پچاس تیر اور ترکش خاصہ سے عنایت کیے بحکم اسکے ان تیرون مین پچاس تیر شکار پر پونہچے اور دو خالی گئے پھر باقی خاص ملازمون کو حکم تیراندازی کا فرمایا اکثر خوب باہر تھے اون مین سے ایک محمد یوسف قراول نے ایسا تیر ارا کہ دوخوک سے پار نکلا حاضران محفل نے بے اختیار آفرین کہی اور وقت رخصت کے خان عالم سے بغلگیر ہوکر بہت مہربانی کی اور بعد اسکے کہ شہر سے باہر آئے پھر اوسکے ڈیرے مین تشریف لاکر خدمتیے اور وداع کیا نفائس اور نوادر روزگار سے جو کہ خان عالم لایا تائیدات طالع اوسکے سے تھا کہ ایسا تحفہ ہاتھہ آیا مجلس جنگ صاحبقران کے ساتہ نقیش خان کی اور شبیہ آن حضرت اور اولاد امجاد اور امراء عظام کی جو اس جنگ مین ہمراہ رکاب تھے کھینچی ہی اور ہر صورت مین لکھا تھا کہ یہ تصویر فلانے کی ہی اور یہ مجلس دوسو چالیس تصویرون کی تھی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہ رخی لکھا تھا کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تھا اور ساتھہ قلم اوستاد بہزاد کے مناسبت اور مشابہت پوری رکھتا ہی اگر نام مصور کا لکھا نہوتا تو گمان ہوتا کہ لکھا ہزاد کا ہی اور جو بحساب تاریخ کے وہ پیشتر ہی اغلب ہی کہ بہزاد اوسکے شاگردون سے ہووے عمدہ تحفہ کتب خانہ شاہ اسماعیل ماضی بادشاہ ملکان کے سے میرے بھائی شاہ عباس کی سرکار مین آیا تھا اور صادقی نام کتاب بردار نے چرا کر ایک شخص کے ہاتھ بیچا حکم الٰہی سے اصفہان مین یہ مجلس خان عالم کے ہاتھ آئی اور بادشاہ کو بھی خبر پونہچی کہ اوسکو ایسا تحفہ ہاتھہ لگا شاہ نے واسطے ملاحظے کے خان عالم سے طلب کیا خان عالم نے بہت چاہا کہ لطائف الحیل کے ساتھہ ٹلا دیوے لیکن جو بہت مبالغہ ظاہر کیا ناچار بادشاہ کی خدمت مین بھجوا دیے بادشاہ نے دیکھتے ہی پہچانا اور دن بھر نزدیک اپنے رکھی پھر حقیقت حال اوسکی خان عالم سے ظاہر کرکے شارالیہ کو واپس کردی اور جس وقت کہ ہمنے خان عالم کو عرف

عراق کے بھیجا بشن داس نام مصور کو کہ بیچ شبیہ کشی کے یکتای روزگار سے ہی ہمراہ خان مذکور کے کیا تا شبیہ بادشاہ اور عدہ ہاے دولت اوسکے کی کھینچکر لاوے اکثر شبیہ کھینچکر لائے ہوئین اوسکی نظر سے گذرین خصوصًا شبیہ بادشاہ میرے برادر کی خوب کھینچی تھی چنانچہ ہر ایک کو بندون بارگاہ اوسکی سے دکھلائی گئی عرض کی کہ خوب کھینچی گئی ہی اسی دن قاسم خان نے مع دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین بوسی کی پائی بشن داس مصور ساتھ عنایت فیل کے سرفراز ہوا بابا خواجہ جو لکیان صوبۂ قندھار سے ہی ساتھ منصب ہزاری ذات اور سات سے پانچسو سوار کے سربلند ہوا۔ چھٹی کو مدار المہامی اعتماد الدولہ نے اپنے لشکر کو سامان دیا باوجودیکہ ضبط صوبۂ پنجاب کا بیچ عہدۂ وکالاے اونکے مقرر ہی اور ہندوستان مین جاگزین متفرق رکھتے ہین پانچہزار سوار رسالے لائے اور جو وسعت کشمیر کی اوس قدر نہین کہ محصول اور کاساتھ ایک جماعت کے کہ ہمیشہ ملازم موکب اقبال رہین وفا کرے اور سنے جز قصد رایات جلال کے سے نرخ غلات وحبوبات کا بدرجۂ اعلے گھٹ جاتا ہی اس واسطے بنظر رعایت خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہمراہ رکاب ہین سامان آدمیون اپنے کا درست کرکے بہ اتفاق ضرورت کے تھوڑے سے آدمی ہمراہ رکھین اور باقیون کو طرف محال اور جاگیرون اپنے کے رخصت کرین اور اسی طرح بیچ تخفیف چارپایون اور شاگرد پیشون کے نہایت تاکید اور احتیاط مرعی رکھین روز مبارک شنبہ دسوین کو فرزند اقبال مند شاہجہان نے لاہور سے اگر ساعت قدمبوسی کی حاصل کی جہانگیر قلیخان کو ساتھ خلعت اور اسپ اور فیل کے سرفراز کرکے مع برادرون اور فرزندون کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آملی نے ساتھ خطاب ملک الشعرا کے خلعت امتیاز کا پہنا اصل اوسکی عامل سے ہی کچھ مدت نزدیک اعتماد الدولہ کے رہا جب رتبہ سخن اوسکے کا ہمعصرون سے برگزیدہ بیچ سلک شعراے پایۂ تخت کے منسلک ہوا یہ چند بیت اوسکی ہین ؎ زغارت چمنت بر بہارنست پیداست ✤ کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند ✤ لب از گفتن چنان بستم کہ گوئی ✤ دہان بر چہرۂ زخمے بدوزند ✤ ؎ عشق در اول و آخر ہمہ ذوق است و سماع ✤ این شر ابیست کہ ہم پختہ و ہم خام خوش است ✤ ؎ گر من بجای جوہر آئینہ بودمے ✤ بی روی تو ترا تبوکے می نمودمے ✤ ؎ دولب ارمیکے درمے پرستی ✤ یکی در غلغل و آہنگ مستی ✤ چو دوہین کو حسینی پسر سلطان قوام نے رباعی گفتکر پیش کی رباعی گر دیکہ ترا نظر بدامان ریزد ✤ اب از بیخ سرمہ سلیمان ریزد ✤ گر خاک درت باتہان بفشانند ✤ از دوی عرق جبین شاہان ریزد ✤ معتمد خان نے اس وقت رباعی پڑھی مجکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین لکھی ؎ زہرم بفراق خود چشانی کہ چہ شد ✤ خونریزی و آستین فشانی کہ چہ شد ✤ ای غافل ازانکہ تیغ ہجر تو چہ کرد ✤ خاکم بفشار تا بدانی کہ چہ شد ✤ طالب اصل مین اصفہان کا ہی آغاز جوانی مین بلباس تجرید و قلندری کشمیر مین گیا اور خوبی جا اور لطافت آب وہوا سے شیفتہ اوس ملک کا ہوکر وطن اور تاہل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے پہنچکر بندہ ہاے درگاہ مین منسلک ہوا اب عمر اوسکی قریب سو برس کے ہوئی اور کشمیر مین بافراغ خاطر ہوکر ہمراہ فرزندون اور متعلقون اپنے کے ساتھ دعای دولت ابدقرین کے مشغول ہی چوعرض ہوئی لاہور مین شیخ محمد میرنام ایک درویش ہی اصل اوسکی سندی نہایت فاضل و متواضع و مبارک نفس و صاحب حال ہی اور گوشہ توکل و عزلت مین بیٹھا ہی قطع سے غنی اور دنیا سے مستغنی ہی اسلیے خاطر حق طلب نے بے ملاقات اونکی کے آرام نپایا اور واسطے دیکھنے اونکے کے رغبت ہوا ولیکن لاہور جانے سے معذور تھا ایک رقعہ بیچ خدمت اونکے کے لکھکر شوق باطن ظاہر کیا وہ عزیز باوجود کبرسن اور ضعیفی کے صدمہ راہ کھینچکر تشریف لائے اور بہت دیر تنہا اونکے ساتھ بیٹھکر صحبت کامل رکھی الحق ذات شریف اونکی اس زمانے مین نہایت غنیمت اور عزیز الوجود ہی اس نیازمند نے خودی سے باہر اگر ساتھ اونکے صحبت رکھی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کے سنے بہت چاہا ہے کہ کچھ بطور نیاز گذارون لیکن جو پایۂ ہمت اونکی کو اس سے بلند تر پایا دل نے واسطے اظہار اس مطلب کے رخصت دی پوست آہو سفید واسطے جانماز کے اونکو دیا فی الفور وداع ہوکر طرف لاہور کے تشریف لے گئے تیسوین کو بیچ حوالی دولت آباد کے نزول موکب اقبال کا ہوا ایک لڑکے کسی باغبان کی نظر آئی ساتھ سو پھول اور بیش انبوہ سیاہ مقدار ایک قبضے کے اور درمیان سینے کے بھی بال اوگے ہوے لیکن

پستان نہ تھی خیال کیا میئے کہ یہ ارمکا ہوا ہے کہ مجکو اب تک حیض نہین ہوا اور یہ دلیل ہے اوسیکی چند عورتون کو بلاکر مینے حکم دیا کہ اسکو لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرین مبارکہ کہتی ہوا آخر معلوم ہوا کہ اسمین اور دوسری عورتون مین سرمو تفاوت نہین بیاعث عجائبات کے اس نامہ اقبال مین لکھا گیا رقعہ مبارک شنبہ چوبیسوین کو باقرخان نے ملتان سے اگرچہ قدبوسی کی اور اوراق گذشتہ مین لکھی گیا کہ الہ داد ولد جلال بارہہ نے لشکر ظفر اثر سے فرار ہوکر راہ ادبار کی اختیار کی اس اثنا مین نادم ہوکر بمعرفت باقر کے اعتماد الدولہ سے التجا کی کہ سفارش میرے گناہونکی کرین موافق اونکے التماس کے حکم ہوا کہ اگر فضل اپنے سے پشیمان ہے اور سونہ امید کا بیچ درگاہ ہمارے کے لایا خطا اوسکی معاف کی گئی اسی تاریخ باقرخان اوسکو درگاہ مین لایا ازسرنو بواسطہ سفارش اعتماد الدولہ کے آثار خجالت اور غبار زلت اسکا ناصیہ حال اوسکے سے ساتھ پانی عفو کے دھویا سنگرام زمیندار جمو ساتھ خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار اور عنایت ہاتھی اور خلعت کے سرفراز ہوا عزت خان فوجدار سیالہ دو آب ساتھ منصب آٹھ صدی ذات اور پانسو سوار کے ممتاز ہوا خواجہ قاسم ساتھ منصب ہفتصدی ذات اور چھ سو سوار کے سربلند ہوا شمتن بیگ ولد قاسم کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار مرحمت ہوا خان عالم کو فیل خاصہ مع تلائر عنایت کیا اسی منزل سے باقرخان کو ساتھ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرب خان کے پھر صوبہ داری کورخصت فرمایا اٹھائیسوین کو پرگنہ کروہی کہ اوپر کنارہ بھٹ کے واقع ہے محل نزول موکب اقبال کا ہوا جو کہستان شکار گاہون مقررہ سے موافق حکم کے قراولون نے پہلے سے آکر گھیرا ڈالا تھا روز دیگر شنبہ غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو چھ کوس کی مسافت سے شکار کو ہانک لائے اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اندر گھیرے کے لاڈیکے سوا ایک پہاڑی بکرے اور چکارے شکار ہوے صابت خان جو ایک مدت دراز سے سعادت قدبوسی سے محروم تھا بموجب التماس اوسکے حکم دیا کہ اگر درستی اوس مہم کے سے اطمینان حاصل کیا ہو اور کسی طرح کا عذر اور خلش نہو توفوج کو بیچ تھانہ جات کے چھوڑکر جریدہ متوجہ درگاہ ہووے اسی روز سعادت کہستان بوسی سے مشرف ہوا اور سو مہر نذر گذرانین خان عالم ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفراز ہوا مقرر ہوا اس حال کی عرضی فوالدین قلی کی راہ پونچھ سے پونہچی لکھا تھا کہ گھاٹیون کو حتی الامکان ہموار بنوایا اتفاقاً چند رات دن بارش ہوئی اور کوتل پر ساتھ بلندی تین کوس کے برف پڑی اور ابھی برستی ہے اگر باہر پہاڑ کے ایک ماہ تک توقف کرین تو عبور اس راہ سے میسر ہے والا دشوار نظر آتا ہے جو غرض اس قصد سے دیکھنا موسم بہار اور شگوفہ زار کا تھا توقف نکیا اور راہ بگلی اور دستور سے کوچ رایات اقبال کا اتفاق پڑا تیسری کو دریای بھٹ سے عبور ہوا باوجودیکہ پانی کرتک تھا لیکن جو نہایت تند جاتا تھا اور لوگون کو تکلیف ہوتی تھی حکم فرمایا کہ بائیس زنجیر فیل لیجاکر اسباب لوگون کا اوتارین اور جو آدمی ضعیف فاتوان ہون وہ بھی عبور انھین پر کرین تا آسیب جان و مال سے محفوظ رہین اسی تاریخ خبر فوت ہونے خواجہ جہان کی پونہچی وہ بندہای قدیم اور مخلصان دیرین زمانہ شاہنشاہی سے تھا اگرچہ آخرین ملازمت میری سے جدا ہوکر کتنے دن بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے رہا جو اوس سے کچھ خفا ہوئی تھی دلپر کران آن گذرا چنانچہ بعد جلوس کے وہ رعایت کہ اوسکے خیال مین بھی نتھی اوسکے ساتھ فرمائی گئی تھی یہان تک کہ ساتھ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفرازی بخشی اور شرح احوال اوسکی چند تقریبات سے اس مآثر اقبال مین لکھی گئی عمدہ عمدہ عہدے کین کام مین بہت کد کرتا تھا کسب قابلیت اور استعداد ذاتی اور دوسرے غریزیات سے کہ پیرایہ جوہر انسانی کا ہوتا ہے بے نصیب نتھا اسی راہ مین ضعف دل بہم پونہچا چند روز باوجود ضعف اور بیماری بدن کے بیچ رکاب سعادت مآب کے رہا جب ضعف زیادہ ہوا کلانور سے رخصت لیکر لاہور گیا اور وہان ساتھ اجل طبعی کے فوت ہوا چوتھی تاریخ قلعہ رہتاس مین خیمہ ہوا قاسم خان کو ساتھ عنایت اسپ بخشیر و پرم زم خاصہ کے سرفراز کرکے طرف لاہور کے رخصت کیا باغچہ سرراہ واقع تھا سیر شگوفون کی کی گئی اسی منزل مین تیہو بہم پونہچی گوشت اسکا کبک سے لذیذتر ہے پانچوین کو میرزا حسین ولد میرزا رستم ساتھ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے ممتاز ہوکر طرف صوبہ دکن کے مقرر ہوا خواجہ عبداللطیف قوش بیگی بھی ساتھ منصب

ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سرفراز ہوا اس زمین مین ایک پھول اندر سفید اور باہر سرخ اور بعضے اندر سرخ اور باہر زرد نظر آیا فارسی مین گلاله کہتے ہین جیسے کنول مخصوص آب ہے اسی طرح یہ پھول کنور مشہور ہے بھل ہندی مین زمین کو کہتے ہین روز مبارک شنبہ نوین کو عرضی دلاور خان حاکم کشمیر کی خبر رسان فتح کشتوار کی ہوئی تفصیل اس اجمال کی بعد اسکے لکھی جائیگی فرمان مرحمت عنوان ساتھ خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے بھیجکر محصول یک ساله ولایت مفتوحه کا بدلے اس پسندیده خدمت کے عنایت ہوا چودھوین کو مقام حسن ابدال مین منزل کی جو کیفیتین راہ اور منزلون کی سفر کابل کے ضمن مین لکھی گئین اب دوباره نہ لکھی جائینگی اور اس جاسے کشمیر تک منزل بمنزل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی اوس تاریخ سے کہ پیچھے منزل اکبر پور کے ساتھ مبارکی اور خیریت کے کشتی سے باہر آئے حسن ابدال تک ایک سو اٹھتر کروہ مسافت پیچ عرصہ اوٹھتر دن کے اوٹھاسیر کوچ اور ایک مقام مین طے ہوا جو اس منزل مین چشمۂ پرآب اور حوض نہایت لطافت مین واقع تھا دو روز مقام فرماکر روز مبارک شنبہ سولھوین تاریخ کو جشن وزن قمری نے ترتیب پائی سال پنجاہ وسوم قمری حساب سے عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا شروع ہوا جو اس منزل مین کوہ اوتل اور نشیب و فراز بہت درپیش تھا اور دفعۃً عبور لشکر ظفر پیکر کا دشوار تھا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی ساتھ دوسری بیگمون کے کتنے دن توقف فرماکے ساتھ آسودگی کے تشریف لاوین مدار المہام اعتماد الدولہ وصادق خان بخشی وارادت خان میر سامان ساتھ عمله بیوتات اور کارخانجات کے عبور کرین اور اسی طرح رستم مرزای صفوی اور خان اعظم اور ایک جماعت نے ساتھ بندون کے راہ پونچھ سے رخصت پائی اور موکب اقبال جریده ساتھ چند لوگون منظور لباط قرب اور خدمتگذارون ضروری کے روز جمعہ سترھوین کو ساڑھے تین کوس کوچ کرکے سلطان پور مین منزل کی اسی تاریخ خبر فوت رانا امر سنگھ کی پونچھی کہ اودیپور مین ساتھ اجل طبعی کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگھ پوتا اور بھیم سنگھ بیٹا اوسکا کہ ملازمت مین رہتے تھے ساتھ خلعت کے سرفراز ہوے اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس فرمان مرحمت آمیز ساتھ خطاب رانا اور خلعت اور اسپ وفیل خاصہ کے واسطے کنور کرن کے لیجاکر رسم تعزیت اور تہنیت کی پیش پونہچا وے یہان کے لوگون سے معلوم ہوا کہ بغیر برسات کے کہ ہرگز اثر ابر و بجلی کا نہین ہوتا ایک آواز مانند گرجنے کے اس پہاڑ سے آتی ہے اور اس پہاڑ کو گرج کہتے ہین بعد ایک دو سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی ہے اور اس بات کو مکرر بیچ خدمت عرش آشیانی کے بھی سنا تھا اور خالی عجائب سے نہین تھا اس لیے لکھا گیا واللہ اعلم بالصواب اٹھارہوین کو ساڑھے چار کوس چلکر موضع سنجی مین منزل کی اوگنیسوین کو پونے چار کوس چلکر نوشہرہ مین پونہچے کہ داخل دھنتھور ہے عجب زمین سرسبز کہ جہان تک نظر پہونچتی تھی گل نہل کنول شگفتہ تھے نہایت پسند آئے بیسوین کو کوچ کرکے موضع سہلدین تھہرے اور مہابت خان نے مرصع آلات و اقسام جواہر برابر ساٹھ ہزار روپیہ کے پیشکش کیے اس زمین مین ایک پھول مانند پھول ختمی کے ہے لیکن اوس سے چھوٹا اور درخت اوسکا مثل درخت زرد آلو کے نظر آیا مجموعہ پھولون اوسکے کا ایک پھول معلوم ہوتا تھا اور نہایت خوشبودار تھا اکیسوین کو تین کوس طے کرکے موضع مالکلی مین اترے اوسی روز مہابت خان کو واسطے خدمت بنگش کے رخصت فرماکے اسپ رقیل خاصہ اور خلعت مع پوستین مرحمت کیا بائیسوین کو مینہ برسا وقت سحر کے برف پڑی جو اکثر راہ بند تھی پانی سے تعزیدگی بہم پونہچی جا فورلا عرصہ جگہ گرے پھر نہ اوٹھے پچیسوین زنجیر فیل سرکار خاصہ کے لقدق ہوے اور بہت بارش کے دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیئیسوین کو سلطان حسین زمیندار پکلی نے دولت زمین بوسی کی حاصل کی یہ زمین داخل پکلی ہے عجائبات سے یہ ہے کہ بیچ اوس وقت کے کہ حضرت عرش آشیانی جاتے تھے اسی منزل مین برف برسی تھی اور اب بھی برسی اور درمیان ان چند سال کے اصلا نہ برسی بلکہ پانی بھی کم ہوا تھا چوبیسوین کو چار کوس طے کرکے موضع سوادگر مین اترے اس راہ مین اچمبہ بہت تھا درخت زرد آلو اور شفتالو جابجا شگفتہ تھے اور درخت صنوبر کے مانند سرو کے آنکھون کو فریب دیتے تھے پچیسوین کو باہر پکلی کے رونق افروز ہوا چھبیسوین کو شکار کبک کرکے حسب التماس سلطان حسین کے اوسکے مکان مین تشریف لیجاکر پایۂ عزت اوسکے کا ہمعصرون سے زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی بھی پہلے اوسکے مکان مین تشریف لے گئے تھے قسم اسپ وخنجر وبازو جوہ پیشکش کیا اسپ وخنجر اوسکو بخشکر دینے فرمایا کہ بازو جوہ کو مستعد ہو

جس قدر آوین ملا حظے مین گذارا کرے سرکار پکلی پنتیس کوس بیچ طول کے اور پچیس بیچ عرض کے ہی شرق رو کوہستان کشمیر مغرب رو ایک
بیارس جانب شمال گنور اور جانب جنوب گلمر واقع ہی اس زمانے مین کہ صاحقران گیتی ستان نے فتح ہندوستان کرکے طرف دارالملک قران
کے عنان اقبال پھیری کہتے ہین ان لوگون کو کہ ملازم رکاب تھے اس حدود مین مقام مرمت کرکے چھوڑ گئے ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ ذات
ہماری قلیچ ہی لیکن نہین جانتے کہ اوس وقت مین سردار انکا کون تھا اور کیا نام رکھتا تھا اب لاہوری محض ہین اور بولی بھی ہی ہی اور حقیقت لوگون
دنتھوکی بھی یہی ہی ٹان عرش آشیانی مین شاہرخ نامی زمیندار دنتھور کا تھا اب اسکا اولاد اوسکا اگر باہم نسبت خویشی وقرابتی رکھتے ہین لیکن جھگڑا اور فساد کیلئے
زمیندارون کا ہی ہمیشہ برسرحدود رہتا ہی اور وہ ہمیشہ دولت خواہ رہے ہین سلطان محمود پسر سلطان حسین اور شاہرخ ہر دو بیچ ملازمت
میری کے پونہچے باوجود اسکے کہ سلطان حسین ہفتاد سالہ ہی قوامی ظاہری مین اصلا کچھ فرق نہوا اور تاب وطاقت سواری اور تردد
کی جیسی کہ چاہیے ویسی ہی ہی اس جگہ خوراک لوگون کی جوزہ ہی بہت تند تر اوسکو نان اور برنج سے بناتے ہین اوسکو سر کہتے ہین اور
جسقدر پرانی ہو اچھی ہوتی ہی اور اس سرکو اندر شکے کے مونہ باندہکر دو سال یا تین سال گھر مین رکھتے ہین بعد ازان نرلان اوسکا لیکر اوسکو
آچھی کہتے ہین اور آچھی دس سال بھی ہوتی ہی اور اقل مدت اوسکی ایک سال ہی سلطان محمود اس سرے کا سہ پیتا تھا اور جرعہ جرعہ پیتا تھا
سلطان حسین بھی پیتا ہی اور واسطے میرے ختم اعلے لایا ایکبار واسطے امتحان کے مینے بھی پی معلوم ہوا کہ کچھ بھنگ بھی ملاتے ہین خمار
زیادہ کرتی ہی اگر شراب نہو بیشک یہ بدل شراب کا ہوسکتی ہی زرد اکو اور شفتا لو اور امرود بہت ہین لیکن جو تربیت نہین کرتے ہین چھوٹے اور
ترش ہوتے ہین گھر اور مکان دو منزلے لکڑیون کے ہین بطور اہل کشمیر کے جانور شکاری اور اسپ اور شتر اور گاو اور گاو میش اور نر اور مرغ
پالتے ہین اور لوگون نے عرض کی کہ چند منزل اس طرف کی آبادی کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کرے نہین ہی حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر حاجت
اور کارخانجات ضروری ہمراہ لیکر فیلون کو تخفیف دین اور تین چار روز کے وقفہ سے آوین اور توشہ راہ لیوین اور ملازمان رکاب سے
چند آدمی چھانٹ کر باقیون کو چھوڑا کہ سات سرکردگی خواجہ ابوالحسن بخشی کے چند منزل پیچھے آتے رہین سات سو نجیر فیل واسطے
پیش خانہ اور کارخانجات ضروری کے لی گئین منصب سلطان حسین چارصدی ذات اور تین سو سوار کا تھا اب منصب اوسکا چھ صدی ذات اور
ساڑھے تین سو سوار کا مقرر ہوا اور خنجر مرصع اور خلعت فیل مرحمت فرمایا بہادر دنتھوری جو واسطے کمک لشکر بنگش کے مقرر تھا منصب اوسکا اصل و اضافہ
سے دوصدی ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اونتیسوین کو سوا پانچ کوس چلکر پل ندی نین سکھ سے گذر کر منزل کی آب ندی مذکور کا شمال سے
جانب جنوب بہتا ہی اور یہ ندی درمیان کوہ دارو سے کہ مابین ولایت بدخشان اور تبت کے واقع ہی نکلی ہی جو اس جگہ پانی اوسکا دو شاخ ہی
واسطے عبور لشکر منصور کے دو پل لکڑی کے بنائے طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا چودہ گز اور عرض ہر ایک کا پانچ گز اور اس ملک مین
طریق بنانے پل کا یہ ہی کہ درخت شاخدار اوپر منہ پانی کے ڈالتے ہین اور دونون سرے اوسکے ساتھ تیھر کے باندھکر استحکام دیتے ہین
اوپر سختے چوب کے بڑے اور اوسکے ڈال کر ساتھ میخون اور سیخون کے مضبوط کرتے ہین اور ساتھ تھوڑی مرمت کے سالہاسال رہتا ہی القصہ
ہاتھیون کو بایاب گذار کر سوار و پیادہ پل سے گذرے سلطان محمود نے نام اس ندی کا نین سکھ رکھا یعنی راحت چشم تیسوین مبارک شنبہ کو ساڑھے
تین کوس چلکر اور پل ندی کشن گنگا کے منزل ہوئی اس راہ مین کوتل واقع ہی نہایت بلند ارتفاع اوسکا ڈیڑھ کوس کا اور نشیب بھی اوتنا ہی اور
یہ ساتھ نام پیر ورنگ کے مشہور ہی اور پل سے گذر کر ایک چشمہ ہی نہایت لطیف اور پاکیزہ لب آب پر چند بیالے پیکر وقت شام کے منزل پر
پونہچے ایک پل تھا قدیم سے چون گز طول اوسکا ڈیڑھ گز عرض کہ پیادہ اوسپر گذرتے تھے حسب الحکم پل دوسرا برابر اوسکے طیار ہوا طول
ترپن گز اور عرض تین گز جو آب عمیق اور تند تھا ہاتھیون کو برسنہ چھوڑکر سوار و پیادہ اور گھوڑے پل سے گذرے موافق حکم عرش آشیانی
کے ایک سرائے پتھر چونے سے نہایت مضبوط اوپر ٹیلے کے لب آب طیار ہوئی تھی ایک دن تحویل آفتاب مین رہا تھا معتمد خان کو

آگے روانہ کیا کہ راستے تخت پر بیٹھے اور طیاری جشن نوروز کے زمین بلند عمدہ تلاش کرے اتفاقاً بعد گذرنے کے پل سے ایک ٹیلہ صاف لب آب پر تھا سبزہ اور خرم اوپر اوسکے ایک سطح چپاس گز کا گویا کہ کارفرمایان قضا و قدر نے واسطے ایسے ہی دن کے طیار کیا تھا مشار الیہ نے لوازم جشن نوروزی کے اوس پشتہ پر آراستہ کیے تھے نہایت مستحسن پڑا معتمد خان مورخ تحسین و آفرین کا ہوا پھر جشن گنگا کی طرف جنوب سے آتی ہے اور شمال کو جاتی ہے اور ندی بہت اور شرق سے آکر جمنا میں ملکر طرف شمال کے بہتی ہے ✦

پندرھوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

تحویل آفتاب کی برج حمل مین دن جمعہ کے پندرھوین[۱۵] تاریخ ربیع الاول سنہ ۲۹ الٰہی کو بوقت گذرنے ساڑھے بارہ گھڑی دن کے کہ پانچ ساعت نجوم کی ہوتی ہین واقع ہوئی اور پندرھوان سال جلوس اس نیازمند سے ساتھ مبارکی کے شروع ہوا دوسری کو چار کوس دنیم پاوچلکر موضع کرین منزل ہوئی اس راہ مین فراز و نشیب تھا لیکن کچھ تپھر تھے طاوس اور تیتر سیاہ اور لنگور کریچ ولایت گرم کے ہوتے ہین دیکھے گئے ظاہر اسرد سیر بھی ہوتے ہون گے یہان سے کشتی تک ہر جگہ رستہ اوپر کنارے دریاے بہٹ کے ہے اور دونون طرف کوہ واقع ہے اور تہ درہ سے پانی نہایت تند و پرجوش و خروش گذرتا ہے کیسا ہی ہاتھی ہو فی الفور پھسل کر گر پڑے اور سنگ آبی بھی رکتا ہے تیسری کو ساڑھے چار کوس چلکر موضع سرسان مین پونچے رات کو جو سودا گر کہ پرگنہ بارہ مولہ مین رہتے تھے ملازمت مین آکے وہ بتسمیہ بارہ مولہ کی پوچھی عرض کیے کہ باراہ زبان ہندی مین خوک کو کہتے ہین اور مولہ جگہ کو اور جملہ اوتار ہنود سے ایک اوتار باراہ ہے اور باراہ مولہ کثرت استعمال سے بارہ مولہ ہوگیا چوتھی کوڑھائی کوس چلکر بھولباس مین اوترے جو یہ پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گذار معلوم ہوتے تھے اور بسبب ہجوم کے عبور تکلیف سے ہوتا اس لیے معتمد خان کو حکم فرمایا کہ سوا آصف خان اور چند خدمتگارون ضروری کے کوئی ہمراہ رکاب ہمارے نہ چلے اور لشکر کو ہمسے ایک منزل پیچھے لاوین اتفاقاً مشار الیہ ڈیرہ اپنا پہلے اس حکم کے روانہ کرچکا تھا اپنے آدمیون کو لکھا کہ میرے باب مین ایسا حکم ہوا تم جس جگہ تک کہ پونچے ہو وہین پر توقف کرو اوسکے برابر درون نے نیچے کوتل بھولباس کے یہ خبر سنکر اوسی جا ڈیرہ کیا جبکہ لشکر ظفر پیکر قریب ڈیرے اوسکے کے پونچا برف و باران برسنا شروع ہوا ہنوز ایک میدان راہ طی ہوا تھا کہ ڈیرہ اوسکا نمایان ہوا علاوہ اس موہبت عظمی کا اتفاقات غیبی سے جان کر ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل مشار الیہ کے اوترکر آسیب سرما و برف سے محفوظ رہے بھائیون اوسکے نے حسب الحکم واسطے طلب اوسکے کے آدمی دوڑائے جبکہ یہ شرفہ اوسکو پہنچا اور ہاتھیون نے اور پیش خانہ نے کوتل پار کر رستہ تنگ کردیا تھا جو سوار گذرتا دشوار تھا اسلیے نہایت شوق و ذوق سے پیادہ پا سر و پا مین تیز نگر کے دو گھڑی مین ڈھائی کوس مسافت طے کرکے اپنے کو ملازمت مین پونچایا اور زبان حال سے یہ بیت پڑھتا تھا ؎ آمدخیالت نیم شبان دام دم گشتم بغل ✦ خجلت بود درویش را گر چو مہمان در رسد ✦ جو کچھ اوسکی لباط مین موجود تھا نقد و جنس و صامت و ناطق سے تفصیل کرکے بر سبیل پاانداز پیش کیا سب اوسکو بخشکر فرمایا کہ متاع دنیا ہماری چشم ہمت مین ہیچ ہے جو ہر اخلاص کو ساتھ بہاے گران کے خریدار ہون اس اتفاق کی اصل اخلاص اور تائید بخت اوسکے سے جاننا چاہیے کہ مجھے بادشاہ نے ساتھ اہل حرم کے بیچ اوسکے گھر کے ایک رات دن آرام پایا پانچوین موضع کھائی مین منزل کی جو سر و پا کرپہنے تھا معتمد خان کو مرحمت کیا اور منصب اوسکا منع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقرر کیا یہان سے سرحد کشمیر کی ہے اور اسی کوتل پھولباس پر یعقوب پسر یوسف خان نے ساتھ افواج منصورہ حضرت عرش آشیانی کے کہ راجہ بھگون داس باپ راجہ مان سنگھ کا سردار تھا لڑائی کی تھی اسی روز خبر سہراب خان پسر مرزا رستم کی پونچی کہ آب بہٹ مین غرق بحر فنا کا ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ حسب الحکم ایک منزل پیچھے آتا تھا واسطے غسل کے دریاے مذکور مین گیا باوجودیکہ گرم میسر تھا اور لوگون نے بہت سمجھایا کہ ہرگز ایسے دریاے عمیق مین کہ ہاتھی جسمین سما جاوین جانا آپ کو نچاہیے نما اور اپنے پیرنے پر غرور کرکے ایک آدمی دوسرا کہ وہ بھی پیرنے مین چست چالاک

سمراہ لیکر آپ کو دریا مین ٹالا اور پیرا شروع کیا جب ساغر جات اوسکے کا بادۂ موت سے قضا و قدر نے بھر لیا تھا موج دریا نے سنبھلنے نہ دیا ہر چند ہاتھ پیر مارے بکار رہے اور غرق بحر فنا ہوا میر ارسترم نے سنتے اس خبر وحشت اثر سے جو کہ الفت اور تعلق اور محبت اوس فرزند سے رکھتا تھا جامۂ شکیبائی چاک کر کے بیتاب ہوا اور ہمراہ جمیع متعلقون کے لباس ماتمی پہنا سر و پا برہنہ متوجہ ملازمت کا ہوا اور عماد سکی چھبیس سالہ تھی فن بندوق مین شاگرد رشید باپ اپنے کا تھا سواری فیل وارا بہ خوب جانتا تھا منزل گجرات مین اکثر اوقات حکم ہوتا کہ آگے فیل خاصہ کے سوار ہووے اور سپاہگری مین بہت چالاک تھا چھٹی کوتین کوس چلکر موضع ریوند مین منزل ہوئی روز مبارک شنبہ سانوین کو توپل کو ارمت سے عبور فرما کر موضع وجھہ مین نزول اقبال ہوا اور کوتل کوارمت اور کوتلوں سے سخت تر ہے آٹھوین کو چار کوس طے کر کے موضع بلتارین ڈیرہ ہوا اس راہ مین کوتل کوئی تھا کچھ وسعت رکھتا تھا کہ صحرا صحرا شگوفہ اور قسم قسم کے پھول اور رنگین اور نقشہ ادا اور عجیب عجیب پھول کہ مخصوص اس ملک کے ہین نظر آئے اون مین سے ایک پھول بہت عجیب نارنجی رنگ کہ پانچ چھ پھول اکٹھے سرنگون کھلے ہوے اون مین چند سبز پتے نکلے ہوے بطور گل اناس کے نام اس پھول کا بولا نیک ہے اور پھول دوسرا شکل نوئی کے کہ گدا اوسکے بابیک بابیک پھول یاسمین رنگ اور بعضے نیلے اور بعضے سرخ اور اندر زرد نقطہ نہایت خوشنما اور موزون نام اوسکا لدر پوش تھا ارغوان زرد بھی اس راہ مین بہت ہین اور گل کشمیر حد حساب سے زیادہ ہین کس کسکو بیان کرون جو امتیاز رکھتے تھے کھے گئے اور اسی راہ مین ایک چشمہ واقع ہے کہ جای بلند سے گرتا ہے ایسا اور نہ دیکھا گیا گھڑی بھر توقف کر کے دل کو ساتھ دستے اوسکے کے خوش و خرم کیا نوین روز چار کوس طے کر کے بارہ مولہ مین پہنچے یہ قصبہ اول کشمیر سے ہے اور یہان سے کشمیر تک چودہ کوس زمین ہے اور آب بہت کی لب پر واقع ہے اور اکثر سوداگر کشمیر کے اسمین رہتے ہین اور لب آب مذکور پر اونھون نے منازل اور مساجد بنا لی ہین آسودگی اور مرفہ الحالی مین بسر کرتے ہین حسب الحکم پہلے سے واسطے عبور لشکر کے کشتیان طیار کر کے برلب آب رکھی تھین جو ساعت روز دوشنبہ واسطے آنے کے مقرر ہوئی دوپہر کو بیچ غیاث الدین پور کے آیا اور اسی روز ملا درخان کا کرحاکم کشمیر نے کشتوار سے پہونچکر دولت آستان بوس کی پائی ساتھ عواطف روز افزون شاہانہ اور گوناگون نوازش خسروانہ کے سربلند ہوا الحق ایسی خدمت کو اسی طرح چاہیے پیش پونہچانا امید کہ حضرت ظل اللہ جمیع بندہاے باخلاص کو جمین افزوز عزت کا کرے کشتوار کشمیر سے طرف جنوب کے واقع ہے تاریخ دسوین شہر ربیع الثانی سنہ چودہوین کو دلاور خان ساتھ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے غرمیت فتح کشتوار کی پیش نہاد ہمت کر کے حسن نام اپنے کو ساتھ گرد علی میر بحر کے واسطے محافظت شہر اور حراست سرحدون کے مقرر کیا اور جوگو ہر چک اور ایوب چک مدعی وراثت کشمیر کے ہوکر گریختہ وادی ادبار کے تھے اسلیے اونسے ایک شخص کو برادرون اپنے سے ساتھ ایک جماعت کے مقام دیسومین کہ متصل کوتل پیر پنجال کے ہے واسطے احتیاط کے چھوڑا اور منزل مذکور سے تقسیم افواج کر کے آپ ساتھ ایک جماعت کے بیچ راہ سنگین پور کے دوڑا اور جمال نام فرزند رشید اپنے کو ساتھ نصر اللہ عرب اور علی ملک کشمیری اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری کی بیچ رستہ دوسرے کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسر کلان اپنے کو ساتھ ایک گروہ جوانون کا رطلب کہ اول فتح پہنچے کا مقرر کیا اسی طرح دو فوجین دوسری داہنی بائین اپنے مقرر کین اور کمدیا کہ چلین جو راہ برآمد سوارون کی نہ تھی چند اسپ واسطے اوسکے ہمراہ لیکر سپاہ کوچ کل بارہ مقام کے چھوڑ کر کشمیر کو پونہچا اور جوانان کا رطلب کمربستہ اور پابندی کو کہ آئے اور غازیان لشکر اسلام ساتھ کافرون بدسرانجام کے منزل بمنزل لڑتے ہوے نرکوٹ تک کہ ایک مقام محکم غنیم سے تھا دوڑے اوس جا فوج جمال وجلال کرا ہون مختلف سے مقرر ہوئی تھی لی اور مخالفان برگشتہ روزگار تاب مقاومت کی نلاسے بھاگنی قطرائی اور بہادران جان نثار نشیب و فراز بہت طے کر کے مارتے ہوے دریاے مرکت دوڑے اور لب آب مذکور بہت کشت و خون ہوا اور لشکر اسلام نے شرو دات پسندیدہ کر کے ایوب چک اور بہت سے اہل ادبار کو قتل کیا اور کشتہ ہونے راجہ ایوب کے سے وہ بھاگ نکلے اور پل سے گذرنا چاہا سر پل جنگ عظیم واقع ہوئی اور چند لوگ شہید ہوے اسی طرح بیس فرسنگ بندہاے پھر ایک جماعت بہادران تیز عبور نے پل سے گذرنا چاہا سر پل جنگ عظیم واقع ہوئی اور چند لوگ شہید ہوے اسی طرح بیس فرسنگ بندہاے

سعی و کوشش بیچ عبور یانی سکے کرتے تھے اور کافر تیرہ بخت ہجوم لاکر واسطے دفع کرنے اونکے کے قصد کرتے یہان تک کہ دلاور خان استحکام تھانہ جات اور سر انجام زاد راہ سے خاطر جمع کرکے ساتھ لشکر فیروزی اثر کے ملا اور راجہ نے حیلہ سازی اور روباہ بازی سے وکلاے کو نزدیک دلاور خان کے بھیجکر التماس کی کہ بھائی اپنے کو ساتھ پیشکش کے بیچ درگاہ کے بھیجتا ہون جو گناہ میرے معاف ہون اور خوف و ہراس دل میرے سے دور ہو تو مین خود بھی درگاہ گیتی پناہ مین جاکر سعادت آستان بوسی کی حاصل کرون دلاور خان نے سخن فریب آمیز اونکا نہ سنکر نقد فرصت کو ہاتھ سے نہ دیکر فرستادہاے راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرماکے واسطے عبور آب کے اہتمام شایستہ کیا۔ جمال خان پسر کلان اوسکے نے ساتھ ایک جماعت شجاع و بہادر کے اوپر پانی کے جاکر ساتھ شناوری اور دلاوری کے اوس دریاے خونخوار سے عبور کیا اور ساتھ مخالفون کے جنگ سخت سے مقابل ہوا اور بندہاے جانباز نے اس طرف سے ہجوم لاکر کارا اوپر اہل ادبار کے تنگ کیا اونھون نے جب طاقت مقاومت کی نہ دیکھی تختہ پل کو توڑکر راہ گریز آگے پکڑی اور بندہاے نصرت قرین نے پھر پل کو مضبوط کرکے بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نے بھندر کوٹ مین لشکر اقبال کو آسودگی دی اور آب مذکور سے دریاے چناب تک کہ بازو قوی اثر ساہ بہمنز کا ہے مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور اوپر کنارہ آب چناب کے ایک پہاڑ ہے بلند اور عبور اوس آب سے نہایت دشوار لہذا واسطے آمد و رفت پیادون کے طنابین ترتیب تعبیہ کرکے لکڑیان مقدار ایک ہاتھ کے اوپر دونون طنابون کے رکھین اور پہلو ایک دوسرے کا محکم باندھکر ایک طناب کو اوپر چوٹی پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط کیا اور طنابین دوسری ایک گز اوس سے بلند تر کھڑی کین کہ پیادے پاون اپنا اوپر اوس چوب کے رکھکر ہر دونون ہاتھون سے طناب بالا کو پکڑ بلندی کوہ سے نیچے کو آوین تا پانی سے گذرین اور اسکو لوگ کوہستانی اپنی اصطلاح مین نرم پہ کہتے ہین جس جاگمان نرم پہ باندھنے کا تھا اوس جگہ کو ساتھ بندوقچیون اور تیراندازون اور مردم کارگزاری مضبوطی کرکے بے فکر ہو گئے تھے دلاور خان نے جالنبا کر ایک رات اپنے جوانون دلیر کارطلب کو اوپر چالے کے بھاکر چاہا کہ پانی سے گذرین جو پانی نہایت تند اور تیز تھا جالہ سیل فنا مین گیا اور اسمہ نفر اون جوانون سے غریق دریاے فنا ہوے اور درجہ شہادت کو پونہچے اور دس آدمی ساتہ بازوے شناوری کے سلامت اوپر کنارے کے آئے اور دو آدمی بیچ چنگل ارباب ضلالت کے گرفتار ہوے القصہ دلاور خان چار مہینے اور دس دن تک بیچ بھندر کوٹ کے پامردی سے سعی بیچ گذرنے کے کرتا تھا کوئی تدبیر مفید اور حرف مقصود کے زہنپر نہ تھا ایک زمیندار نے رہبری کی اور جس جاگہ مخالفون کو گمان عبور کا نہ تھا زم پہ باندھکر آدھی رات کو جلال پسر دلاور خان ساتھ چند لوگون پیادون درگاہ اور ایک جماعت افغانون کے قریب دو سو نفر ہمراہ لیکر ساتھ سلامتی کے گذرے وقت سحر کے بیخبر اوپر سر راجہ کے پہونچکر نالے کا بلند آوازہ کیا جو لوگ گرد و پیش راجہ کے تھے درمیان خواب اور بیداری کے پریشان باہر آئے اکثر قتل ہوے اور بقیہ السیف جان اپنی اوس ورطہ بلا سے باہر لائے اوس کشت و خون مین ایک نے سپاہیون مین سے پاس راجہ کے پہونچکر چاہا کہ زخم شمشیر سے کام اوسکا تمام کرے راجہ نے فریاد کی کہ مین راجہ ہون مجکو زندہ نزدیک دلاور خان کے لیچلو لوگون نے ہجوم کرکے دستگیری کی بعد گرفتار ہونے راجہ کے قریبون اور منتسبون سے جو شخص کہ تھا آپ کو گوشہ عافیت مین چھپایا دلاور خان سنتے خوشخبری اس فتح و فیروزی سے سجدات شکر ادا کرکے ہمراہ لشکر ظفر پیکر کے عبور کرکے بیچ مندل بدک کے کہ مقام صدا اوس ملک کا ہے آیا کنارے پانی سے اس جا تک مسافت تین سو واقع ہے دفتر شگرام راجہ جو اور دفتر سوجہ مل مرد دو سپہ راجہ باسوا سکے گھر مین تھی اور دفتر لشکر پیرایہ فرزند رکھتا تھا پہلے فتح ہونے کے عیال اپنے کو از روے احتیاط بیچ پناہ راجہ جسبال اور دوسرے زمینداروں کے بھیجا تھا جب لشکر منصور نزدیک پونہچا دلاور خان حسب الحکم راجہ کو ہمراہ لیکر متوجہ آستان بوسی کا ہوا نصر اللہ عرب کو ساتھ ایک جماعت کے سوار و پیادے سے واسطے حراست اس ملک کے چھوڑا اوسکا بیچ کشتوار کے گیہون اور جو اور عدس اور ماش اور ارزن بہت ہوتا ہے بخلاف کشمیر کے اور جاول کم ہوتے ہین زعفران یہان کا کشمیر

کی زعفران سے بہتر ہی اور قریب ایک صوبے کے بازو جو ہ پکتے ہے اور تربوز اعلی قسم کے ہین اور دوسرے میوہ جات مثل انگور و شفتالو
و زردآلو و امرود کے ترش ہوتا ہی اگر پرورش و پیوند کرین ممکن ہی کہ اچھے ہوجاوین سنہ نی روپیہ جاری کیا ہوا حکام کشمیر کا ایک روپیہ مین
ڈیڑھ سنہ نی ملتا ہی سوا کوشمیر مین پندرہ سنہ نی کہ برابر دس روپیہ کے ہین ساتھہ ایک مہر بادشاہی کے حساب کرتے ہین اور رسم محصول زرعت کی بھی
نہین ہر ایک گھر سے بیچ ایک سال کے چھہ سنہ نی لیتے ہین زعفران کو بیچ علوفہ ایک جماعت راجپوتون اور سات سو نفر گولہ امرازون کے کہ قدیم سے
نوکر ہین تنخواہ مین کر دیا ہی وقت فروخت ہونے زعفران کے خریدار سے اوپر سر ایک من کے کہ عبارت دو سیر سے ہی چار روپیہ لیتے ہین اور کلیہ
حاصل راجہ کا اوپر جمانے کے ہی ساتھہ تھوڑی تقصیر کے کل مبلغ التیا ہی سب طرفہ ایک لاکھہ روپیہ تخمیناً ز حاصل اوسکے کا ہوجاتا ہی اور
وقت برآمد کام کے چھہ سات ہزار پیادہ جمع ہوجاتا ہی اور گھوڑے کم ہین قریب پچاس گھوڑون کے راجہ اور اوسکے کامدارون کے
پاس ہون گے محصول یکسالہ بطور انعام دلادر خان کو مرحمت ہوا اور از روے تخمینہ کے جاگیر ہزاری ذات اور ہزار سوار ساتھہ خطاب
جہانگیری کے ہوے اور جب اہل کچہری بندوبست باندہ کر واسطے جاگیردار کے تنخواہ مقرر کرینگے اوس وقت حقیقت قرار واقعی ظاہر ہوگی
کہ کس قدر ہی گیارہون کو دوپہر پچاس بجے ساتھہ مبارکی اور سلامتی کے بیچ عمارت کے کہ نئی اور کنارے تال کے نئی تھین اوترا لشکر نظر پکر
کا ہوا ساتھہ حکم حضرت عرش آشیانی کے قلعہ سنگ اور آہک سے نہایت محکم بنا تھا لیکن اب تک ناتمام تھا ایک طرف اوسکا باقی تھا امید
کہ بعد اسکے تمامیت کو پہنچے مقام حسن ابدال سے کشمیر تک جس راستے سے کہ ہم آئے دو پچہتر کوس کی مسافت کو ساتھہ اونیس کوچ اور چھہ مقام
کے قطع کیا اور دارالخلافت آگرہ سے کشمیر تک دو سو اکہارہ روز مین تین سو اور چہتر کوس زمین ساتھہ ایک سو اور دو کوچ اور تر سٹھہ مقام
کے طے کی اور راہ خشکی سے کہ گندرعام اور راہ مشہور ہی تین سو ساڑھے چار کوس ہی بارہوین کو دلاور خان حسب الحکم راجہ کشتوار کو مسلسل حضور مین
لایا اور سعادت آستان بوسی حاصل کی خالی وجاہت سے نہ تھا اور پوشاک مثل ہندے کے اور زبان کشمیری اور ہندی دونون جانتا تھا بخلاف
اور زمیندارون اس حدود کے فی الجملہ شہری ظاہر ہوا حکم فرمایا کہ باوجود تقصیر اور گناہ کے اگر فرزند اپنے بیچ درگاہ کے حاضر کرے جس وقت سے
نجات پاوے اور بیچ سایہ دولت ابدقرین کے آسودہ اور فارغ البال روزگار بسر بچاوے والا بیچ ایک قلعے کے قلعون ہندوستان سے
ہمیشہ محبوس رہیگا عرض کی کہ اہل وعیال اور فرزندون کو بیچ ملازمت جان پناہ کے لاتا ہون اور امیدوار مرحمت حضرت کا ہون جو کچھہ حکم ہو
اب مجمل احوال اوضاع اور خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہی کشمیر ولایت چہارم سے ہی عرض اوسکا خط استوا سے پینتیس درجہ ہی اور طول اوسکا
خط نصف النہار سے ایک سو پانچ درجے قدیم سے یہ ملک بیچ تصرف راجون کے رہا ہی مدت حکومت اونکی چار ہزار سال ہی اور کیفیت احوال اور
آسامی اونکی بیچ تاریخ راجہ ترنگ کے کہ ساتھہ حکم حضرت عرش آشیانی کے زبان ہندی سے فارسی مین ترجمہ ہوا مفصل مرقوم ہی اور تاریخ سن
سات سو بارہ ہجری مین ساتھہ فوج اسلام کے رونق پائی اور پینتیس آدمی نے اہل اسلام سے مدت دو سو بیاسی سال حکومت اوس ملک کی کی ہے
بیان تک بیچ تاریخ نو سو چوراسی ہجری کے حضرت عرش آشیانی نے فتح فرمایا اور اوس تاریخ سے اب تک کہ اسی سال گذرے بیچ تصرف
گیارہی دولت کے ہی ملک کشمیر طول مین کوتل بہولاس سے پنچے تک چھپن کوس جاگیری ہی اور عرض مین ستائیس کوس سے زیادہ نہین
شیخ ابوالفضل نے بیچ اکبرنامہ کے ساتھہ تخمینہ اور قیاس کے لکھا ہی کہ طول ملک کشمیر دریاے کشن گنگا سے بنچے تک ایک سو بیس کوس ہی اور
عرض دس سے کمتر نہین اور پچیس سے زیادہ نہین اسلیے لکھے واسطے احتیاط اور اعتماد کے ایک جماعت آدمیون معتمد کاردان سے مقرر فرمائی
کہ طول و عرض کو طناب سے ناپین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی لکھی جاوے حاصل کلام کا جو شیخ نے ایک سو بیس کروہ لکھا تقاضا سرسٹھہ کوس کے
اور جو قرار دیا تھا کہ حد ہر ملک اوس جانب ہی کہ لوگ ساتھہ اوس زبان کے متکلم ہوین اس لیے بھولباس سے گیارہ کوس اس طرف کشن گنگا ہی
سرحد کشمیر مقرر ہوا اس حساب سے چھپن کوس ہوتے ہین اور عرض مین دو کوس سے زیادہ تفاوت نہین نکلا اور کوس میرے عہد مین

موافق ضابطۂ معمولی حضرت عرش آشیانی کے ہے ہر کوس پانچ زار گز ہے اور ایک گز دو گز شرعی کے مثل ہوتا ہے اور کوس جس کا گشت کا ہوتا ہے اور جس کو کوس یا گز ذکر کیا گیا مراد اسی کوس سے اور گز سے ہے اور نام شہر کا سری نگر ہے اور دریاے بہت درمیان آبادی کے گذرتا ہے اور سرچشمہ اوسکے کو ویرناگ کہتے ہین شہر سے چودہ کوس بطرف جنوب ہے اور ساتھ حکم اس نیازمند کے اوپر سر اوس چشمہ کے ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا اور درمیان شہر کے چار پل سنگ اور چوب سے نہایت مضبوط بنے ہین کہ لوگ اونپر سے بے تکلف آمد و رفت رکھتے ہین پل کو اصطلاح مین کدل کہتے ہین اور شہر مین ایک مسجد ہے نہایت عالی آثار سلطان سکندر سے کہ ۹۵۰ھ مین تیار ہوے بعد ایک مدت کے جل گئی اور پتھر سلطان حسین نے ترتیب کی ابھی طیار نہ ہوئی تھی کہ قضا حیات اوسکے کا پیچ سے گرا اور سن فوسو نوین ابراہیم باکری وزیر سلطان حسین نے حسن انجام اور راستگی بخشی اوس تاریخ سے اب تک ایک سو بیس سال گذرے ہین کہ قائم ہے محراب سے دیوار شرقی تک ایک سو پینتالیس گز اور عرض ایک سو چالیس ہے مشتمل اوپر چار طاق کے اوپر اطراف ایوان اور ستونون عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی حکام کشمیر سے یہی ایک نشانی باقی ہے میر سید علی صاحب ہمدانی قدس سرہ چند مدت اس جا رہے ہین ایک خانقاہ اونکی بھی ہے متصل شہر دو کوس کے پانی سے لبریز رہتی ہے اور کچھ تغیر نہین پاتے اور مارآمد و رفت لوگون کے اور لانے خلہ اور لکڑی کا اور کشتی کے ہے تمام شہر اکثر گنت مین پانچہزار اور سات سو کشتی اور سات ہزار اور چار سو ملاح شمار مین آئے کل ولایت کشمیر اڑتیس پرگنون کی ہے اور اوسکو دو نصف اعتبار کیا ہے بالای آب کو امرات کہتے ہین اور پایان آب کو کاراج ضبط زمین اور مداد و ستد زر و سیم کی اس ملک مین رسم نہین مگر جو بڑی تمام جات سے نقد اور جنس کو ساتھ تو دنو دہان کے حساب کرتے ہین ہر توده تین من اور آٹھ سیر ہے بوزن حال کشمیری لوگ دو سیر کو ایک من اعتبار کرتے ہین اور چار من کو کہ آٹھ سیر ہوتے ہین ایک ترگ اور کل جمع ولایت کشمیر کی تینتیس لاکھ ترسٹھ ہزار پچاس خروار گیارہ ترگ ہے کہ بحساب نقدی سات کرور چالیس لاکھ ستر ہزار دام ہوتے ہین بموجب ضابطۂ حال جگہ آٹھ ہزار پانسو سوا دی ہے رستہ آنے کشمیر کا نہایت سخت ہے بہتر بارہ اسون کا بہیر اور پکلی ہے اگر رستہ بہیر کا نزدیک زیادہ ہے لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کی بہار دیکھنا تو وہ مختصر رستہ پکلی مین ہے کہ دوسرے رستے اس موسم مین برف سے مالامال ہوتے ہین اگر کوئی کشمیر کی تعریف و توصیف لکھنا چاہے تو دفتر کے دفتر چاہیین مگر نا چار کچھ تھوڑا سا اصلاع اور خصوصیات اوسکے سے تحریر بگلک بیان ہوتا ہے کشمیر ایک باغ ہے ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ ہے آہنی حصار کہ بادشاہون کے لیے ایک گلشن ہے عشرت افزا اور درویشون کے لیے خلوت خانہ ہے دلکشا چمن خوش اور شادابی دلکش اوسکی شرح و بیان سے باہر اور آب روان چشمہ جاری اوسکے حساب و شمار سے مستغنی انواع گل و اقسام ریاحین اوس سے زیادہ ہین کہ حیطۂ شمار مین آوین موسم بہار جان نگار مین کوہ اور جنگل اقسام شگوفون سے مالامال در و دیوار اور صحن اور چمنین گھر دن کی مشعل اوسے بزم افروز اور چمکون سطح اور سبزہ گون بساط کا کیا بیان کون

شده جلوه گاه زمینان باغ ۔۔۔ رخ آراسته هر کی چون چراغ ۔۔۔ شده مشک بو غنچه در زیر پوست ۔۔۔ چو لعو نیشکین بیاندوی عاشقان

غزلخوانے بلبل صبح خیز ۔۔۔ تمنای میخوارگان کرده تیز ۔۔۔ هر چشمه منقار بط آب گیر ۔۔۔ چو مقراض زرین بقطع حریر

بساط گل و سبزه گلشن شده ۔۔۔ چراغ گل از باد روشن شده ۔۔۔ بنفشه سر زلف راشم زده ۔۔۔ گره در دل غنچه محکم زده

سب اقسام سے عمدہ شگوفہ بادام اور شفتالو کا ہر بہار کے کوہستان مین ابتدا شگوفون کی غرہ اسفندارمذ مین ہوتی ہے تا نگ کشمیر مین پہنچے اوایل فروردین کے اور شہر کے باغون مین نوین اور دسوین تک ماہ مذکور کی اور انجام شگوفہ متصل ہوتا ہے ساتھ آغاز یاسمن کبود کے بیچ خدمت والد بزرگوار کے چند بار سیر نعمان زار اور تماشا خزان کا کیا تھا الحمد للہ کہ اب کی مرتبہ زمانہ شگوفان بہار کا پایا اور خوبیان خزان کی اوسکے موقع پر لکھی جائینگی عمارات کشمیر کی سب لکڑی کی ہین دو منزلے سہ منزلے چہ منزلے ہوتے ہین اور چوبرجون پر مٹی ڈالکر بیاض دالان و چوغاشی بوتے ہین اور وہ سال بسال موسم بہار مین گملتے ہین اور نہایت خوشنما ہین یہ تصرف خاص اہل کشمیر ہے اب کے سال

بیچ باغیچہ خانقاہ و تکیہ اور جامع مسجد کے چھت پر لالہ نہایت عمدہ کھلا یاسمن کبود باغات مین بکثرت ہی اور یاسمن سفید جسکو اہل ہند چنبیلی کہتے ہین بہت خوشبودار اور دوسری قسم صندلی رنگ بھی نہایت خوشبودار ہی اور یہ خاصکر کشمیر مین ہوتی ہی اور گل سرخ کئی قسم کے نظر آئے ایک قسم نہایت خوشبو اور دوسرا صندلی رنگ بڑا اوسکی غایت لطافت و نزاکت مین درخت اوسکا بھی مشابہ گل سرخ کے اور گل سوسن دو طرح کا ہوتا ہی جو باغون مین ہی وہ کثرت سے ہی بڑا اور سبز رنگ اور دوسرا قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہی مگر نہایت خوشبودار ہی اور گل جعفری بڑا اور خوشبودار پیڑ اوسکا قد آدم سے بڑھ جاتا ہی مگر بیٹھے سالون مین جب بڑا ہو کر پھول لاتا ہی تو اوس مین لکڑی پیدا ہوتی ہی اور پھول پاد اوسکی مکڑی جالا تان کر اوسکو خشک کر دیتی ہی چنانچہ ابکی سال ایسا بھی ہوا اور جس قدر گل کہ انواع کشمیر مین نظر سے گذرے حساب و شمار سے باہر ہین جو کہ نادر العصر اوستا دمنصور نقاش نے شبیہ کھینچی ہی وہ ایک سو گل سے زیادہ ہین اور پہلے عہد دولت حضرت عرش آشیانی سے شاہ آلو بالکل ننھے محمد قلی افشار نے کابل سے لاکر پیوند کیا چنانچہ اب دس پندرہ درخت بار دار ہوے زرد آلو پیوندی کے بھی چند درخت تھے مشار الیہ نے اس ملک مین پیوند شائع کر دیا کہ اب بکثرت ہو گئی بعد زرد آلو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی باغ شہر آرای کابل مین ایک درخت تھا میرزائی نام کہ بہتر اوس سے کھانے مین نہین آیا اور کشمیر مین چند درخت شفل اوسکے باغون مین ہین اور ناشپاتی عمدہ ہوتی ہی کابل اور بدخشان سے بہتر قریب ناشپاتی سمرقند کے اور سیب کشمیر کا خوبی مین مشہور ہی امرود دریبانہ اور انگور بکثرت اکثر ترش اور بدمزہ انار وہان پر چندان نہین تو بوز عمدہ خربوزہ نہایت شیرین اور پھوٹ پڑتا ہی مگر اکثر بیون ہی کہ ایام پختگی مین اوسمین ایک طرح کی گرمی ایسی بہم پہونچتی ہی کہ وہ خراب ہو جاتا ہی اور اگر اوس آسیب سے بچگیا تو بہت لطیف ہوتا ہی ہر قوت کی جڑ مین سے انگور کی شاخ نکل کر اوپر گئی ہی قوت اوسکا اگرچہ قابل کھانے کے نہین مگر چند درخت جو باغات مین پیوند کر دیے گئے ہین پختہ قوت کے واسطے کرم پیلہ کے کام آتے ہین اور تخم پیلہ کا گل کت وتیت سے لاتے ہین سرکہ بکثرت ہی مگر شراب وہانکی ترش اور بدمزہ کشمیری زبان مین اوسکو وس کہتے ہین اوس کے پینے سے سر مین ایک طرح کی حرارت معلوم ہوتی ہی اور سرکے سے قسم قسم کے اچار بنتے ہین مگر جو کہ لسن کشمیر کا عمدہ ہوتا ہی اچار اوسکا بہت ہی خوب ہی اور اقسام غلہ کثیر و تخود کے اکثر ہوتے ہین اور تخوا گرچہ کاشت کرتے ہین مگر اول سال کچھ ہو جاتے ہین اور دوسرے سال زبون اور تیسرے سال بالکل شنگ بن جاتے ہین اور چاول سب سے زیادہ شاید تین حصہ چاول اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہی مدار خورش اہل کشمیر کا چاولون پر ہی مگر بدمزہ اور خشکہ کو پتلا پکا کر کھا لیتے ہین جب سرد ہو جاتا ہی تب کھاتے ہین اور نام اوسکا بھتہ رکھا ہی اور گرم طعام کھانے کی رسم کم ہی بلکہ اکثر لوگ کم مایہ کچھ اوس بھتہ مین سے بات کو رکھ چھوڑتے ہین اور صبح کو کھاتے ہین نمک وہان پر ہندوستان سے جاتا ہی اور بھتہ مین نمک ڈالنے کی رسم نہین اور ساگ کو پانی مین جوش دیکر تھوڑا نمک ملا کر بھتہ کے ساتھ کھاتے ہین اور روغن چار مغز وہان پر جلیتلخ اور بیمزہ ہو جاتا ہی اور سیطرح گھی گاے کا مگر جبکہ تازہ نکالکر کھانے مین ڈال کر کھالین اور زبان کشمیری مین اوسکو سدا پاک کہتے ہین اور جو کہ ہوا وہانکی سرد اور نمناک ہی دو تین روز مین متغیر ہو جاتا ہی پھیپس وہان پر نہین اور گاے بست قدر حقیر اور گیہون چھوٹے کم متعارف کھانیکی وہان پر رسم نہین اور مرغ و قاز و مرغابی وغیرہ بکثرت اور مچھلی سب قسم کی مگر عمدہ نہین اور پشمینہ وہان کا مشہور ہی عورت و مرد کرتہ پہنتے ہین اور اپنی زبان مین اوسکو پٹو کہتے ہین اور اگر بالفرض پٹو نہ پہنین تو اعتقاد اونکے مین یون ہی کہ ہوا لگ جاے اور کھانا بے اوسکے ہضم نہو شال کشمیر کی جسکا نام حضرت عرش آشیانی نے پرم نرم رکھا کثرت شہرت سے حاجت توصیف کی نہین اور دوسری قسم نہرہ شال سے جسمین دلامہ اور ایک قسم اور درمہ نام کہ اوس سے گدہے اور کنے کی جھول اور پالان بناتے ہین سوا ے شال اور اقسام پشمینہ کے تبت مین عمدہ ہوتی ہین باوجودیکہ شال کی پشم بھی تبت ہی سے آتی ہی مگر وہان ایسا کام نہین بنتا اور قسم بکری کی جسکی پشم سے شال بنتی ہی وہ خاصکر تبت ہی مین ہوتی ہی اور کشمیر مین شال کی پشم سے پٹو بھی بنتے ہین کشمیر کے لوگ اکثر سر منڈاتے ہین پگڑی سکول باندھتے ہین عوام الناس کی عورتون مین پاکیزہ لباس پہننے کی رسم نہین ایک پٹو تین چار برس تک ہتا ہی بنتے وقت کے گھسے بن دھلا لاکر تا سیکر پہنتے ہین پھر پانا ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی مگر پانی اوسکو نہین پہونچتا پاجامہ پہننا وہان عیب ہی ایک کرتہ دراز سے

پاؤن تک پہنکر کمر باندہ لیتے ہین اور باوجود یکہ اکثر لوگون کے گھر لب آب پر ہین مگر مین کو اونکے ایک قطرہ پانی کا نہین پہونچتا خلاصہ کلام کا یہ کہ ظاہر اونکا شمایل باطن اونکے غلیظ دبی صفائی پیشہ ور لوگ زمانہ مرزا حیدر مین بکثرت آئے موسیقی کی رونق بڑہ گئی کماچہ اور جنتر اور قانون دوف وچنگ وغیرہ شائع ہین سابق مین ستم کماچہ تھا اور زبان کشمیر مین مقامون ہندی کو گاتے ہین اندوہ بھی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر ایک ہی اہنگ مین گاتے ہین واللہ مرزا حیدر کی رونق افروزی کے کشمیر مین طرح طرح کے حقوق ہین قبل دولت حضرت عرش آشیانی کے مار سواری یہان کے لوگون کی گونٹ پر تھی بڑا گھوڑا نتھا مگر باہر سے بطور تحفہ اسپ ترکی وعراقی حکامون کے لیے لاتے تھے اور گونٹ مراد ہے یابو خورد سے چہار شانہ قریب زمین سے کوہستان ہند مین بکثرت ہوتا ہے مگر جب سے کہ اس گلشن خدا آفرین نے تائید دولت اورنگ تربیت خاقان سکندر آئین سے رونق جاوید پائی اکثر اہل عزت کو اس صوبہ مین جاگیر ملی گلے گھوڑون عراقی اور ترکی کے حوالہ ہوگئے انکے بچھڑے لیے جاوین اور تھوڑی سی مدت مین گھوڑے بہم پہونچنے لگے چنانچہ کشمیری گھوڑا دو تین سو روپے مین خرید وفروخت ہوا اور کبھی ہزار روپیہ کو بھی پونچا اور لوگ یہان کے اہل پیشہ اور سوداگر اکثر سنے ہین اور سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ نوربخشی اور ایک فرقہ فقیر ریشی اگرچہ وہ علم و معرفت نہین رکھتے مگر آزاد اوقات بسر کرتے ہین اور سیکر پرہنین کہتے زبان سوال کی بند اور پاؤن طلب کا کوتاہ ہے گوشت نہین کہاتے عورت نہین کرتے ہمیشہ دشت وبیابان مین درخت میوہ دار بوتے رہتے ہین تاکہ مخلوق انسے بہرہ ور ہو اور خود فائدہ نہین اوٹھاتے اس فرقے کے لوگ قریب دو ہزار کے ہون گے اور ایک قسم برہمن کہ وہ یہان کے باشندے قدیمہ ہین سب کشمیریون کے زبان دان ظاہری وضع اونکی مسلمانون سے ممتاز نہین مگر کتابین زبان ششکرت کی پڑہتے ہین اور شرائط بت پرستی کی سب ادا کرتے ہین اور ششکرت ایک زبان ہے کہ علماے ہند نے اوس مین کتابین تصنیف کی ہین اور اونکو نہایت معتبر سمجھتے ہین اور بت خانے جسقدر قبل ظہور اسلام سے تھے وہ بجا و بدستور ہین عمارات اونکی پتھر کی بڑے بڑے پتھر تیس چالیس من کے تراشکر ایک دوسرے پر رکھے گئے ہین متصل شہر کے ایک پہاڑ یہ ہے کہ اوسکو کوہ ماران اور ہری پربت بھی کہتے ہین اور شرقی جانب اوسکے کوہ ڈل واقع ہے گرداو اوسکا کچھ اوپر ساڑھے چھ کوس پیمایش مین آیا حضرت عرش آشیانی نے حکم دیا تھا کہ اس مقام پر ایک قلعہ چونہ اور پتھر سے طیار ہو عہد دولت اس نیازمند مین قریب الاختتام ہوا چنانچہ پہاڑ مذکور قلعے کے اندر آگئی اور دیوار قلعے کی اوسکے گرد پھر گئی اور کول مذکور قلعے سے مل گیا اور عمارات دولت خانہ کے اوسی پانی پر واقع ہین دولت خانہ مین ایک باغچہ ہے درمیان اوسکے عمارات مختصر کہ والد بزرگوار اکثر اوس مین بیٹھا کرتے تھے اب کے مرتبہ وہ باغچہ نہایت بیطراوت نظر آیا جو کہ وہ نشست گاہ قبلہ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیازمند کی ہے تو یہ امر خاطر حق شناس کو نہایت ناگوار گذرا معتمد خان کو کہ بندگان مزاج دان سے ہے حکم دیا گیا کہ اوسکی تعمیر مین کمال مراتب سعی بجا لاوے تھوڑے عرصے مین حسن اہتمام سے رونق پذیر ہوا باغچہ مین ایک دالان ہے بلند تیس گز کا مربع مشتمل اوپر تین قطعے کے عمارات نے از سر نو تعمیر پائی اوستادان نادرہ کار کی تصویرون سے رشک نگارخانہ چین بنا اور نام اوسکا نے نور افزا رکھا جمعہ کے روز پندرہ ہوین فروردی ماہ الٰہی کو دو بیل قطاس پیشکش کیے ہوے زمینداران تبت کے ملاحظے مین نگذرے صورت کیسہ مین اکثر بھینس سے مشابہ جملہ اعضا پراون کے پشم اور یالہ زمہ ہے جانورون ملک سرد کا چنانچہ بزرگ کو ولایت بکرا اوسکو ہندوستان گرم سے لاتے تھے نہایت خوب صورت اور کم پشم تھی اور جو کہ اس کوہستان مین پلتی ہے وہ بسبب شدت سردی اور برف کے پرسوا اور مہ ہیئت ہوتی ہے اور کشمیری لوگ کو کپل کہتے ہین اور اسی وقت مین ایک ہرن مشکین پیشکش لائے جو کہ گوشت اوسکا ہمنے پہلے نہین کہایا تھا حکم دیا کہ اسکا کہانا طیار ہو نہایت بدمزہ معلوم ہوا کسی جنگلی جانور کا گوشت اسکی بدمزگی کو نہین پہونچتا نافہ تازہ مین خوشبو نہین ہوتی مگر چند روز مین بعد خشک ہونے کے خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور مادہ کے نافہ نہین ہوتا ان دو تین روز مین اکثر اوقات کشتی پر سوار ہو کر سیر و تماشا شگوفہ بہاک اور شالمار سے محظوظ ہوا مین یہان نام ہے ایک پرگنہ کا کہ اوپر اطراف کوہ ڈل کے واقع ہے اور اسیطرح شالمار بھی متصل اوسکے ہے اندرون یہ

ایک ندی ہے خوش آب کہ پہاڑسے آکر کول ڈل پر گرتی ہے فرزند دلبند جرم کو یہ حکم دیا کہ آگے سے اوسکو بانده دیا ایک چشمہ سار پیدا ہوا کہ سیر اوسکی سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام سیر گاہون مقررہ کشمیر سے ہے ستر ہون کو واقعہ عجیب و غریب ہوا کہ شاہزادہ شجاع عمارات دولتخانہ مین کھیلتا تھا اتفاقاً جانب دریا ایک کھڑکی ہے پردہ اوپر پڑا تھا اور دروازہ بند نہ تھا شاہزادہ کھیلتا ہوا اوس کھڑکی مین گیا اور اوسمین جھانکتے ہی سرنگون نیچے گرا اتفاقاً ایک ٹاٹ نہ کیا ہوا وہان پر سینچے دیوار کے رکھا تھا اور فراش پاس اوسکے بیٹھا تھا سر شاہزادہ کا اوس ٹاٹ پر پڑا اور پانون اوسکے فراش کے کندھے اور پشت پر پڑے زمین پر گرا باوجودیکہ بلندی اوسکی سات گز کی تھی مگر جو کہ عنایت الٰہی شامل حال تھی وجود فراش اور ٹاٹ کا اوسکی زندگانی کا سبب ہوگیا معاذ اللہ اگر ایسا نہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوس وقت رای بان سوار اردلیون کا جھروکے کے نیچے کھڑا تھا فوراً دوڑا اوسکو اوٹھا کر گود مین لیا اور اوپر لانے لگا اوس وقت شاہزادے نے فقط اتنا پوچھا کہ مجھے کہان لیے جاتا ہے اوسنے کہا حضور کی خدمت مین پھر اوسکو ضعف آگیا اور کچھ نہ بولا مین اوس وقت استراحت مین تھا کہ یہ خبر وحشت اثر میرے کان مین پونہچی گھبرا کر باہر کو دوڑا مینے جب اوسکو ایسے حال مین دیکھا میرے ہوش اوڑ گئے اور بہت دیر تک اوسکو گود مین لیکر محو اس مصیبت آنہی کا ہوا۔ فی الواقع لڑکا چار برس کا دس گز شرعی کی بلندی سے گرے اور اوسکو کچھ ضرر نہ پونہچے جای حیرت ہے سجدات شکر اس نعمت الٰہی کا تازہ بجا لایا اور صدقے دیے گئے اور مینے حکم دیا کہ جس قدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس شہر کے ہین سب حاضر ہون کہ موافق حیثیت ہر ایک کے معیشت اوسکی مقرر ہو اور عجائبات سے یہ ہے کہ تین چار مہینے پیشتر اس واقعہ کے جوتک رہے منجم کہ فن نجوم مین کمال مہارت رکھتا ہے بلا واسطہ اوسنے مجھے عرض کی تھی کہ شاہزادے کے نتائج طالع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین مہینے اوپر گران ہین شاید کہ اونچی جگہ سے گرین اور گرد و غبار ضرر کا دامن حیات پاوینگے نہ مٹھے گا جو کہ مکرر احکام اوسکے صحت کو پونہچے تھے اگرچہ ہم گرد خاطر بھر تا تھا ان روزون خطرناک اور ٹیلون دشوار گزار مین ایک لمحہ اوس نہال چمن اقبال سے مین غافل نہ تھا ہمیشہ اوسکو نگاہ مین رکھتا تھا اور کمال محافظت اور احتیاط بہم پونہچاتا جب کشمیر مین پونہچے تو یہ واقعہ ناگزیر وقوع مین آیا اور سب دائیان اور کھلائیان اوسکی غافل ہوگئین شکر اور احسان ہے اللہ کا کہ بخیر گذرا باغ عیش آباد مین ایک درخت نظر آیا شکوفہ اوسکا سوسنگ کا ہے نہایت بڑا خوشنما سیب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہے جو کہ دلاور خان گاکر سے خدمت شالیتہ ملہور مین آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مشرف کیا گیا اور اوسکے فرزند دلکو بھی ساتھ مناصب مناسب کے امتیاز دیا شیخ فرید ولد قطب الدین خان کے بمنصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پایا سر آبہ خان کو بہتصدی ذات اور ڈھائی سو سوار کا منصب دیا اور فوجدار گیراتی کو سا منصب چھ صدی ذات اور سو سوار کے سرفراز کر کے خطاب شریف خانی کا دیا اور پیشکش روز مبارک شنبہ اکیسوین کا بطور انعام قیام خان قراول باشی کو مرحمت ہوا اور جو کہ الہ داد خان افغان بیٹا بارکی کا کردار زشت اپنے سے درگاہ مین اگر ناہم ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جرائم اوسکے سابق کیے جو اثر خجالت و ندامت کے پیشانی اوسکی سے ظاہر تھے سابق دستور منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ایکہزار دو سو سوار کا عنایت کیا میر ک جلائر جو لشکریان صوبہ بنگالہ سے ہے بمنصب ہزاری ذات و چار سو سوار کے سرفراز ہوا جو کہ عرض کی گئی کہ چوغاشی لال جامع مسجد کی چھت کی پشت پر خوب کھلا ہے تیسوین کو سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا البتہ اک جانب اوسکی خوب کھلی تھی پرگنہ سودہر کا کہ پیشتر اس سے راجہ باسو کو عنایت تھا بعد اوسکے پاس سوجن مل متصور بیٹے اوسکے رہا اب جگت سنگھ برادر اوسکے کو مرحمت ہوا اور پرگنہ جموکا راجہ سنگرام سنگھ کو عنایت کیا گیا دوشنبہ کے روز غرہ اردی بہشت کو خرم کے مکان مین جاکر اوسکے حمام مین گیا بعد باہر آنے کے پیشکش لایا اوسکی خاطر سے قدرے قلیل ہمنے لے لیا روز مبارک شنبہ جو تھی کو میر جملہ بمنصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کے سرفراز ہوا ساتوین کو بقصد شکار کبک موضع چاردہ کو کہ دہن اصلی ملک حیدر کا ہے سواری ہوئی واللہ وہ زمین خوش اور سیرگاہ دلکش ہے چشمہ جاری اور چنار کے درخت بڑے بڑے ہین حسب التماس اوسکے نام اوسکا نور پور رکھا گیا سراہ پر ایک درخت ہے مل تھل نام کہ جو ایک

شاخ اوسکی کو پکڑ کر ہلاتے ہین توسارا درخت ہلتا ہی عوام کو یہ اعتقاد ہی کہ یہ حرکت خاصہ اسی درخت کا ہی اتفاقاً اوسی کا نون مین اوسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہی نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راول پور مین شہر سے ڈھائی کوس پر جانب ہندوستان ایک درخت ہی چنار کا امرسے جلا ہوا قبل اس سے عرصہ بیس سال کا ہوا کہ مین گھوڑے پر سوار تھا مع پانچسوار زمیندار اور دو خواجہ سرا کے اوسکے اندر گیا تھا جب کبھی کسی تقریب سے ذکر آتا تو لوگ بہت مستبعد سمجھتے اور متعجب ہوتے ابکی مرتبہ پھر مینے حکم دیا کہ چند آدمی اوسکے اندر گھسین ویسے ہی ظاہر ہوا جیسے میرے دل مین تھا اکبرنامہ مین مذکور ہی کہ حضرت عرش آشیانی نے چوتیس آدمی کو اوسکے اندر متصل ایک دوسرے کے بٹھایا تھا اوسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پرتھی چند بیٹا رائے منوہر کا کہ کمکیان لشکر کا گڑہ سے تھا مخالفون سے لڑکر جان نثار ہوا روز مبارک شنبہ گیا رہوین کو امرای عمدہ فیل اضافہ سے سرفراز ہوے تاتارخان دوہزاری ذات اور پانسو سوار عبدالعزیز خان دوہزاری ذات اور اور ہزار سوار دیبی چند گوالیاری ڈیڑہ ہزاری ذات اور پانسو سوار میر خان سپہ ابوالقاسم لاہان یکی ہزاری ذات اور چھ سو سوار محمد خان ہفتصدی ذات اور تین سو سوار لطف اللہ سہ صدی ذات اور پانسو سوار نصرت عرب پانصدی ذات اور ڈھائی سو سوار تہور خان خواجہ سرا سرکار رسوات پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ پچیسوین کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار رہٹک کا صاحب صوبہ ولایت ٹھٹھہ کیا گیا اور منصب اوسکا مع اصل واضافہ دوہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار کا فرمایا گیا اور علم بھی اوسکو مرحمت ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھہ منصب پنج ہزاری ذات اور دوہزار سوار کے افتخار پایا اور رائی رای سنگدن نے حسب التماس مہابت خان کے صوبہ بنگش پر تقریب پایا جان سپار خان منصب ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار پر مقرر ہوا اوسی وقت عرائض سپہ سالار خانخانان اور سب دولتخواہون سے ظاہر ہوا کہ عنبر سیاہ بخت نے پھر قدم حد ادب سے باہر رکھکر فتنہ و فساد کہ لازمہ طبیعت اوس بدطینت کا ہی برپا کیا اور بسبب بعد لشکر ظفر پیکر کے بہت عنیت جانکر عمدہ پیمان جو بندگان درگاہ سے باندھا تھا توڑکر دست تصرف ملک بادشاہی پر بڑہا دیا اسید کہ عنقریب شامت اعمال سے گرفتار ہوگا جو خان خانان سپہ سالار نے التماس خزانہ کیا حکم ہوا کہ بست لاکھ روپیہ بمقصدی دارالخلافت آگرہ کی پاس اوسکے بھیجین اور اسی عرصہ مین خبر پونہچی کہ امرا الخلص چھوڑکر پاس داراب خان کے جمع ہوگئے اور ترکی گردلشکر کے صف باندھکر پھرتے ہین اور فتح خان احمد نگر مین متحصن ہوگیا اب تک دو تین مرتبہ بندگان درگاہ کو مقہورون سے اتفاق جنگ پڑا ہر مرتبہ مخالفون نے شکست کھائی ایک گروہ کو قتل کیا آخر مرتبہ داراب خان نے جوانون خوش اسپہ کو لیکر بنگاہ مقہورون پر تاخت کرکے سخت جنگ کی مخالفون نے شکست کھائی منہ ادبار کا وادی فرار مین رکھا بنگاہ اونکی تاراج ہوئی اور لشکر ظفر پیکر نے صحیح وسلامت مراجعت کی جو کہ عسرت و گرانی لشکر منصور مین بمرتبہ کمال پہونچی تھی دولتخواہون نے مصلحت اسمین تصور کی کہ ٹیلے رودگر سے نیچے اوترکر پلی طرف گھاٹ کے توقف کرنا چاہیے تاکہ رسد غلہ بسہولت پہونچتی رہے اور لوگ تکلیف نہ اوٹھاوین ناچار بالاپور مین عسکر اقبال آراستہ ہوا اور مقہورون سیہ بخت نے شوخی کرکے بالاپور کیطرف رستہ لیا راجہ نرسنگ دیو نے ساتھہ چند کسان بندگان جان نثار کے مقابلہ کرکے بہت کو قتل کیا منصور نامی حبشی سیاہ مقہور سے زندہ گرفتار ہوا ہر چند لوگون نے چاہا کہ ہاتھی کے پانون کے نیچے ڈالین مگر راضی نہوا اور پانون جہالت کا پھیلایا تب راجہ نرسنگہ دیو نے حکم دیا کہ سر اوسکا تن سے جدا کرلین امید کہ فلک دوار ستمگر کردار نامنہاد پیچ دامن روزگار رہنما بکار کے ڈالے تیسری آردی بہشت کو سیر وتماشای مقام سکہ ناک کو سواری ہوئی نہایت مقام خوشنما ہی اور یہ آبشاردہ کے درمیان مین واقع ہی اونچی جگہ سے گرتا ہی اطراف مین اوسکے ہنوز برف تھا کہ جشن مبارک شنبہ کا اوس کلزار مین آراستہ کرکے پیالے معتاد لب آب پر نوش کیے گئے یخ آس نادانی کے ایک جانور نظر آیا قسم سیاچ کی سے سیاہ رنگ سرخ خال سفید اور یہ ہمرنگ بلبل ہی ساتھہ خال سفید کے پانی مین غوطہ لگاتا ہی اور بہت دیر تک پانی کے نیچے رہتا ہی اور دور جاکر نکلتا ہی مینے حکم دیا کہ دو تین جانور پکڑلاوین تاکہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی سے ہی اوسکے پانون مین چمڑا ملا ہوا ہی مثل جانورون صحرائی کے کھلا ہوا دو جانور پکڑ لائے ایک فی الفور مرگیا

دوسرا ایک دن زندہ رہا پنجہ اوسکا مثل مرغابی کے پیوستہ تھا نادرالعصر اوستاد منصور نقاش کو حکم ہوا کہ شبیہ اوسکی کھینچے کشمیری لوگ اوسکو
کلکری کہتے ہین یعنی ساج آبی اسوقت قاضی اور میر عدل نے عرض کی عبدالوہاب بیٹے حکیم علی کے اوپر ایک جماعت سادات متوطن لاہور کے
اسی ہزار روپیہ کا دعوی پیش کیا اور خواجہ صفری قاضی نوراللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نے زندگی کو بطور امانت پاس سید ولی پدر انکے رکھا تھا
اور سادات مذکورین اگر حکم ہو حکیم زادے کو بجہت احتیاط سوگند مصحف دیجاوے کہ حق اپنا اون سے لے لینے حکم دیا کہ جو حکم شریعت ہو عمل مین
لاوین دوسرے روز معتمد خان نے عرض کی کہ سادات عجز و انکسار بہت کرتے ہین ہرچند کہ تحقیقات اس مقدمے مین زیادہ کیجاوے بہتر ہے پھر
بھی حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمے کی کمال دوراندیشی سے کرے کہ کچھ شک و شبہہ باقی نرہے اور اگر اسکی خوب تحقیق نہوئی تو
حضور مین اسکی بازپرس ہوگی بحر دسنے اس حکم کے حکیم زادہ گھبرایا اور اپنے چند دوستون کو سفارشی کرکے صلح کا پیغام درمیان مین ڈالا
غرضکہ اگر سادات بازپرس اس مقدمے کی آصف خان کی پڑ ڈالین گے تو مین فارخطی لکھتا ہون کہ میرا حصہ اب کچھ حق اور دعوی نہین جب
آصف خان اوسکے طلب مین آدمی بھیجتا چونکہ وہ جانتا تھا بہانہ کرکے وقت پر آتا اور حاضر نہوتا آخر کو معرفت کسی اپنے دوست کے فارخطی
لکھکر سادات کے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اوسکو جبراً بلواکر بازپرس کی لاچار اوسنے اقرار کیا کہ یہ خط میرے ایک نوکر کا
بنایا ہوا ہے اور خود گواہ ہوکر مجکو فریب دیکر یہ مضمون لکھدیا ہے آصف خان نے حقیقت حال عرض کی ہمنے منصب جاگیر اوسکی چھین کر اوسکو نظر سے
اوتار دیا اور سادات کو بعزت و آبرو لاہور کو رخصت کیا روز مبارک شنبہ آٹھوین ماہ خرداد کو اعتقاد خان نے بمنصب چہارہزاری ذات اور
ڈیڑھ ہزار سوار سرفرازی پائی اور صادق خان بمنصب ڈھائی ہزاری ذات اور ایکہزار چہارسو سوار سے سرفراز ہوا اور زین العابدین بیٹا آصفخان
مرحوم کا بجدیت بخشیگری پیادون کے سرفراز ہوا راجہ نرسنگہ دیو نے بمرتبہ دوالا پنجہزاری ذات و سوار کے فرق عزت کا بلند کیا کشمیر مین شمس
میودن سے اشکن ہے کہ خوش ذائقہ ہے آلو بالو کو چھوڑ اچاشنی اور تراکت مین بہتر کیفیت شربتی تین چار آلو بالو سے زیادہ نہین کھا سکتے اور اشکن آٹھ پہر مین تک ایک آدمی بخوشی خوش کرسکتا ہے
خاصکر پیوندی کو یہ حکم دیا کہ اشکن کو خوش کن کہا کرین ظاہر کوہستان بدخشان و خراسان مین ہوتا ہے وہان کے لوگ اوسکو حمد کہتے ہین
جو سب سے بڑا ہے وزن اوسکا نیم مثقال کا ہوا شاہ آلو چوتھی اردی بہشت کو بقدر نخود نمایان ہوا ستاسیون کو رنگ پھر اپندر ہون خرداد
کو کامل ہوا شاہ آلو اکثر میودن سے مجھے خوش معلوم ہوا چار درخت باغ مورافزا مین بار ور ہوے ایک کا سینے شیرین بار دوسرے کا تو سنگلو
تیسرے کا کہ سب سے زیادہ بار ور تھا پر بار چوتھی کا جو سب سے کم بار ور تھا کم بار نام رکھا اور ایک درخت باغچہ حرم مین بار ور ہوا نام اوسکا شاہ
رکھا گیا اور ایک نیا پودا باغچہ عشرت افزا مین تمام اوسکا نو بار کھا ہر روز جس قدر کہ واسطے نزہ پیالہ کے کفایت کرے اپنے ہاتھ سے چنتا تھا
اگرچہ کابل سے ڈاک چوکی مین بھی آتے تھے لیکن اپنے باغچہ خانگی سے تازہ بتازہ اپنے ہاتھ سے چنتا اسمین اور ہی لطف ہے کشمیر کا شاہ آلو
کابل سے کم نہین ہوتا بلکہ اوس سے بڑا ہے جب سب سے بڑے کو اوسمین سے وزن کیا تو ایک مثانک اور پانچ رتی کا ہوا مثقال کے روز
اکیسوین کو بادشاہ بانو بیگم روانہ دارالبقا ہوئی اللہ تعالے اوسکو اپنے جوار مین مغفرت عنایت کرے اور عجائبات یہ ہے کہ چوتکار سے بخوبی نے
دو مہینے اس سے پیشتر بقضاے بندگان مقرب سے کہدیا تھا کہ ایک صدر نشینان حرم سرا سے عفت سے نہان خانہ عدم مین جاوینگی اور یہ حال
زائچہ طالع میرے سے دریافت کیا تھا مطابق پڑا آخر قصہ شہادت پانے سید عزت خان اور جلال خان گھکر کا لشکر کشی سے یہ ہے کہ وقت
اوسکے محصول کے صابت خان نے لشکر معین کیا کہ کوہستان مین جاکر زراعت پٹھانون کی کھلاوین اور تاخت و تاراج اور قتل و قید اور
گرفتاری انکی مین کسی طرح کوتاہی نکرین اتفاقاً جب بندگان درگاہ داس کوہ کوتل مین پونہچے تو سب افغانون نے اطراف و جوانب سے ہجوم
کرکے درہ کوتل کا بندوبست کرلیا جلال خان کہ مرد جہاندیدہ اور پیر محنت کشیدہ تھا اوسنے صلاح وقت اسمین تصور کی کہ دو تین دن یہان
توقف کرنا چاہیے کہ توشہ چند روزہ جو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے ہین جب وہ ہوچکے گا تو خود بخود ویران و متفرق ہوجاوینگے اوسوقت ہمکو

بسہولیت اس گھاٹی و شوار گزار سے اوتر جاوینگے جب ہم یہ گھاٹی اوتر جاوین گے پھر ان سے کچھ نہین ہو سکے گا اور وہ
خوب سزا پاوینگے عزت خان کہ آگ ہو لا رزم افروز دشمن سوز تھا موافق صواب دید جلال خان کے نہ چلا اور مع چند آدمیون سادات بارہہ کے
اپنے ہمت اوٹھا کر بڑھایا افغانون نے مثل مور و ملخ کے اطراف و جوانب سے ہجوم کر کے اوسکو درمیان مین لے لیا باوجودیکہ وہ زمین
گھوڑے دوڑانیکی نتھی جس عرف آتش غضب روشن کرتا اکثر کی ہستی کو شعلۂ تیغ سے جلاتا القصہ اثنائے زدوخورد مین گھوڑا اوسکا لنگڑا ہو گیا
پیدل ہو کر جب تک اوس مین رمق رہی اوسنے کوتاہی نکی آخرالامر مع رفیقون اپنے کے مقتول ہوا اور جسوقت عزت خان لڑ رہا تھا جلال خان
گھگھر اور مسعود بیٹا احمد بیگ خان کا وبیزن اسپزاد علی میدانی کا وغیرہ بندگان درگاہ کمال شتابی سے بے اختیار ہر طرف کوہ کو تل سے
دوڑتے تھے بدمعاشون نے پہاڑ کا سر کر لیا اور پتھر اور تیر مارنا شروع کیا جو انان جان نثار کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہابت خان
داد جرات و شجاعت کی دیکر افغانون کو قتل کرتے تھے اس عرصے مین جلال خان اور مسعود مع بہت آدمیون ہمراہی کے کشتہ ہوے
ایک تندخوی اور تیز جلوئی عزت خان سے ایسی چشم زخم لشکر منصور کو پہونچی مہابت خان نے جب یہ خبر وحشت اثر سنے فوراً ایک فوج
شالیستہ اوسکی کمک پر روانہ کی اور ازسر نو بندوبست تھانجات کا کیا اور ہر جا کہ پتہ اون سیاہ بختون کا پایا اونکے قتل و اسیری مین کچھہ کوتاہی
نکی جب اس واقعہ کی عرض ہوئی تو اکبر قلی فرزند جلال خان کو کہ فتح قلعہ کانگڑہ پر مامور تھا حضور مین طلب کر کے منصب ہزاری ذات اور
ہزار سوار کا مرحمت کیا اور ملک مہروتی کو بدستور قدیم وجہ جاگیر اوسکا مقرر کمکر گھوڑا اور خلعت دیکر لشکر بنگش کی کمک پر اوسکو روانہ کیا اور
عزت خان کا ایک لڑکا تھا نہایت خردسال جان فشانی کو اوسکی پیش نظر رکھکر منصب و جاگیر اوسکی بحال رکھی گئی تاکہ اوسکے بازماندون کی
تسلی ہو اور دوسرون کو امید ترقی کی بڑھے اسی تاریخ مین شیخ احمد سہرندی کہ بسبب خودآرائی اور بیہودہ گوئی کے چندروز قید خانہ ادب
مین مقید تھا روبرو طلب کر کے چھوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ بہ نیت عنایت کر کے جانیکی اور رہنے مین اوسکو اختیار دیا از روی انصاف اوسنے
عرض کی کہ یہ تنبیہ اور تادیب فی الواقع ایک طرح کی ہدایت تھی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوگا ستائیسوین خرداد کو ایک زردآلو پہونچا خانہ تصویری جو کہ بانگ
ہے اور اوسکی تعمیر و درستی کا حکم ہوا تھا اسوقت تصویرون اوستادان نادرہ کار سے آراستہ ہوا اول مرتبہ مین تصویر جشت آشیانی اور عرش آشیانی
کی اور مقابل مین اونکے میری شبیہ اور بھائی شاہ عباس کی کھینچی بعد ازان شبیہ میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان دانیال
کی اور دوسرے مرتبے مین شبیہ اور امیرون کی اور بندگان خاص کی اور دیوارون پر باہر کیجانب اوس گھر کے حال نواح اور مناذل راہ کشمیر کی جس
ترتیب سے کہ آمد و رفت ہوئی لکھی گئی ہین ایک نے شعر سے اس مصرعہ مین اوسکی تاریخ پائی ؎ مجلس شاہان سلیمان حشم ۔ روز مبارک شنبہ چوتھی تیر
ماہ الٰہی کو جشن بوریا کوبی کا ہوا اس روز شاہ آلو کشمیر کا آنکر پہونچا چار درختون بانچہ فوراً سے ڈیڑھ ہزار عدد اور باقی درختون سے پانسو عدد اور
چنے گئے کشمیر کے متصدیون کو ہدایت تاکید کی کہ درخت شاہ آلو کا اکثر باغات مین پیوند کرین اور اوسکی کثرت عمل مین لاوین فرہاد نام سرہنگ
نے بخطاب راجگی سرفرازی پائی اور دلیر خان برادر رشید عزت خان بمنصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کے ممتاز ہوا اور محمد سعید فرزند
احمد بیگ خان کا بمنصب چھہ صدی ذات اور چار سو سوار کے اور مخلص اللہ بھائی اوسکا ساتھہ پانصدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے سربلند ہوا اور
سید احمد صدر کو منصب ہزاری عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹے میرزا رستم صفوی کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرحمت فرمایا اور خدمت
دکن پر رخصت کیا چودھوین کو حسن علی خان ترکمان نے بصاحب صوبگی اڑیسہ کے فرق عزت بلند کیا اور منصب ذات و سوار تین ہزاری کا
اوسکو دیا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندہار نے نو گھوڑے عراقی اور چند قطعہ شمشہ زربفت اور مخمل زربفت کے اور فانوس وغیرہ کے بر سبیل
پیشکش بھیجے تھے نظر سے گذرے بندرہین کو واسطے سیر لایق توسن مرکب کے سواری ہوئی ساتھہ دو کوچ کے نیچے کوہ کوتل کے
پوہنچے سرہنین کو ٹیلے پر چڑھہ کر دو کوس زمین نہایت بلندی مین بشدت تمام طے ہوئی کوتل کی چوٹی سے ایلاق تک کوس بھر زمین نیچی اونچی

اگرچہ قطعہ قطعہ قسم قسم کے پھول کھلے تھے مگر جیدہ کہ تعریف بیان کرتے تھے اور ہمارے دل پر نقش تھی اوسقدر نظر نہ آئی سننے مین آیا کہ یہان سے قریب ایک درہ ہی نہایت شگفتہ روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو ہم اوسکی سیر کو گئے بے تکلف جسقدر مبالغہ تعریف مین اوس گلزمین کے کیا جاوے گنجایش رکھتا ہی جہان تک نظر پہنچے اقسام اقسام کے گل کھلے تھے پچاس قسم کے پھول حضور مین چنے گئے شناید اگر بھی ہون کہ ہماری نظر مین نہ آئے ہون آخر دن کو ہمنے وہان سے عنان مراجعت منعطف کی آج رات کسی تقریب سے حضور مین ذکر محاصرہ احمدنگر کا چلا خان جہان نے ایک نقل عجیب بیان کی کہ اول بھی مکرر گوش گذار ہوئی تھی جو کہ وہ عجیب تھی مرقوم ہوتی ہی کہ جس ایام مین سرے بھائی دانیال نے قلعہ احمدنگر کو محاصرہ کیا تھا ایک روز قلعہ والون نے ملک میدان توپ کو شاہزادے کے لشکر پر سیدھی کرکے آگ دی گولہ اوسکا قریب خیمہ شاہزادہ کے پہونچکر وہان ٹپہ کہا کر دیرے پر قاضی بازیدے کے شاہزادے کے مصاحبون سے تھا جا پڑا قاضی کا گھوڑا تین چار گز کے فاصلے پر بندھا تھا بمجرد پہونچنے گولے کے زمین پر ران گھوڑے کی جڑسے اوکھڑ کر زمین پر جا پڑی اور گولہ اوسکا پتھر کا تھا وزنی دس سیر شاہجہانی کہ خراسانی اسّی سیر ہوتے ہین اور توپ مذکور اسّی توڑی ہی کہ آدمی اوسکے اندر بخوبی بیٹھ سکے اسی تاریخ خواجہ ابوالحسن میربخشی کو بمنصب پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا اور میاں روہان بمنصب دوہزاری ذات اور ایکہزار سات سو سوار کے ممتاز ہوا بنیز بیٹا یا دعلی کا بمنصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرر ہوا امانت خان بمنصب دوہزار ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا روز مبارک شنبہ بیسویین کو نوازش خان بیٹا سعید خان کا بمنصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے اور ہمت خان بمنصب دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کے اور سید یعقوب خان بیٹا سید کمال بخاری کا بمنصب آٹھ سو ذات اور پانسو سوار کے سربلند ہوا اور میر علی عسکر بیٹا میر علی اکبر موسوی کا ساتھ خطاب موسوخانی کے ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کوری مرک کی مکرر سنی گئی تھی اس وقت سیر اور تماشے اوسکے کو خاطر نہایت مشتاق ہوئی آٹھوین مراد کو اوس طرف سواری ہوئی تعریف اوسکی کیا لکھون جہان تک نظر کام کرتی قسم قسم کے پھول شگفتہ تھے اور درمیان سبزہ اور گلون کے آب روان نہایت لطافت اور صفائی سے گویا کہ ایک صفحہ تصویر ہی کہ نقاش بقلم قدرت اوسکو لکھا غنچہ دلون کے اوسکی سیر سے کھلتے تھے بے تکلف اوس بایلاق کو او ر ایلاقون سے نسبت نہین اور بلاشک وہ بہترین سیرگاہ کشمیر ہی ہندوستان مین پیسا نام ایک جانور ہی خوش آواز کہ موسم برسات مین تالاب جالنسوز بولتا ہی جیسے کوئل اندے اپنے آشیانہ کوے مین دیتی ہی اور کو ذبچہ کو بولتا کر پرورش کرتا ہی کشمیر مین دیکھا گیا کہ اوسنے بیضے اپنے آشیانہ غوغائی مین رکھے اور غوغائی نے اوسکے بچے نکال کر پرورش کیے روز مبارک شنبہ ستر ہوین کو فدائی خان بمنصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کے سرفراز ہوا اسی تاریخ کو محمد زاہد ایلچی عزت خان حاکم اورنج کا درگاہ مین پونچا ایک عرضی مع تحفہ مختصر پیش کرکے سلسلہ جنبان نسبت مورونی کا ہوا بنظر عاطفت اوسکو اختصاص دیکر بانعام ایلچی مقرر کیے گئے اور تحفہ یون ہیوتات کو حکم دیا گیا کہ اقسام اجناس سے جو کچھ وہ طلب کرے بھیجنے کے فاصلے کھین اندنون خان جہان کے بیٹے کو عجیب توفیق نصیب ہوئی کہ پریشانی شراب سے لاغر اور کمزور ہو گیا تھا اور غلبہ اس نشہ سے اوس مرتبے کو پونچا تھا کہ کسی کام مین جان دے دیوے کہ ناگاہ وہ ہوش مین آیا حق سبحانہ تعالی نے اوسکو توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ بعد اسکے لب اپنا پیالہ شراب سے آلودہ نکرے گا ہرچند میانے اوسنے نعمت کی کہ یکبارگی ترک کرنا اچھا نہین حکمت اور تدبیر سے چھوڑنا چاہیے مگر ہرگز راضی نہوا اور یکبارگی چھوڑ دی پچیسوین امرادکو بہادر خان نامی بجبوڑہ قندہار بمنصب ہزاری ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہریور ماہ الٰہی کو مانسنگ بیٹا راوت شنکر کا بمنصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اڑھائی سو سوار کے اور نیز حسام الدین ڈیڑھ ہزاری ذات و پانسو سوار کے اور کرم اللہ پسر علیردان خان بہادر چھصدی ذات اور تین سو سوار کے ممتاز ہوئے اندنون مین توجہ خاطر کی ساتھ وفادان الحق جوہردار کے بہت ہر امرائے عظام نے بجستجو مین دوسلی نہایت باہتمام بہم پونچایا اون مین سے عبدالغفور خان نقشبندی نے عبداللہ نام اپنے ملازم کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبدالرحیم پسران خواجہ ظلان جو بیاری کہ آج کے دن مقتدا ولایت

ماوراء النہر کے ہین مع مکتوب متضمن اس خواہش کے روانہ کیا اتفاقاً خواجہ حسن نے ایک دندان درست کہ کمال لطافت رکھتا تھا فوراً معصوب موی الیہ کے روانہ درگاہ کیا اور اسی تاریخ کو حضور مین پہونچکر موجب انبساط خاطر ہوا سینے حکم دیا کہ کنکہ اجناس اور استہ تیس ہزار روپیہ کی واسطے خواجہ مذکور کے روانہ کرین اور میر ترکہ بخاری اس خدمت پر مقرر ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین کو میر میران نے ساتھ فوجداری سرکار میوات کے دستوری پائی اور منصب اوسکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری ذات اور ایکہزار پانصد سوار کا حکم ہوا اسپ خاصہ ساتھ خلعت اور شمشیر کے اوسکو عنایت کیا ان دنون عرضی سندر سے واضح ہوا کہ جوہر مل مقہور نے جان اپنی مالکان جہنم کو سپرد کی اور بھی عرض ہوئی کہ ایک فوج اور سر ایک کے زمیندارون سے بھیجی ہر قبہ احتیاط کا ہاتھ سے دیکر بے اسکے کہ رستہ آنیکا مضبوط کرین تنگ گلی پہاڑ مین آکر بے تکلف جنگ کی اور آخردن کو کام تمام چھوڑکر باکین موڑین اور لوٹتے وقت بہت آدمیون کو قتل کیا خاصکر اوذکو کہ حرف عار فرار کا انھون نے اپنے اوپر گوارا نکر کے شہادت کو بجان و دل خریدا اون مین شہباز خان دیوانی کہ وہ ایک گردہ ہمرہ پچھانون لودی سے مع ایک جماعت کے نوکردن اور ہم قوم سے جان نثار ہوا والندوہ جوانمرد بہادر تھا باعقل و ہوش اور دوسرا جمال خان افغان اور بھائی اوسکا رستم اور سید نصیب باہہ اور چند آدمی اور زخمی آئے اور یہ بھی لکھکر پہنچایا کہ محاصرہ اوپر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نے عاجز ہوکر پیغام امان جان درمیان مین لایا مہم امید کہ عنقریب بزور اقبال روز افزون قلعہ فتح ہوجائیگا اٹھارہوین کو دلاور خان کا کہ اہل طبی سے فوت ہوا امرائے صاحب الوس سے وہ صاحب شجاعت اور کاردانی کا تھا ایام شاہزادگی سے ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنے حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سے گوی سبقت سب سے لیگیا اور رتبہ والا کی امارت کو پہنچا آخر عمر مین اوسکو حق تعالے نے توفیق حق گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام کشتوار کی کہ وہ خدمت بھی جلیل القدر اوسیکی کمر ہمت سے میسر ہوئی امید کہ اہل آمرزش سے ہو فرزندون اور بازماندون اوسکے نے طرح طرح کے مراحم سے نوازش پائی اور چند لوگ کہ اون مین سے لائق منصب تھے انھون نے سلک بندگان خاص مین انتظام پایا اور باقیون کو سینے یہ حکم دیا کہ بدستور سابق اوسکے فرزندونکے پاس رہین تا جمعیت اوسکی پریشان نہ ہو اسی تاریخ قور بیساول مع قطعۂ الماس کہ ابراہیم خان فتح جنگ نے حاصل کان بنگالہ سے بھیجا تھا حاضر ہوا اور وزیر خان دیوان بنگالہ اپنی اجل طبی سے فوت ہوا شب مبارک شنبہ اونیسوین کو کشمیریون نے دور دیہ کنارۂ دریا پر چراغ روشن کیے اور یہ رسم قدیم ہمرکہ سال مین تاریخکو غنی اور فقیر جس شخص کا کنارۂ دریا پر گھر ہمرہ یہ ہمون سے شل شب برات چراغ روشن کرتا ہمرسب اسکا پوچھا گیا بیان کیا کہ اسی تاریخکو چشمہ دریای بہت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سے رسم ہمرکہ جشن دہتہ تراوہ کا اسی تاریخ کو ہوتا ہمر دہتہ بمعنی بہت کے ہمر اور تراوہ یعنی تیرہ جکہ تیرہوین تاریخ شوال کو یہ چراغ روشن کرتے ہین اس اعتبار سے اوسکو دہتہ تراوہ کہتے ہین چراغ کثرت سے روشن تھے کشتی پر بیٹھکر سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا اسی تاریخ کو جشن وزن شمسی نے آرائش پائی اور بضابطۂ مقررہ اپنے کو طلا و نقرہ وغیرہ سے وزن کرکے وجہ معاش ارباب استحقاق مین مقرر کیا گیا سال اکاونوین عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا اتمام کو پہنچا اور آغاز سال باونوین نے چہرۂ مراد روشن کیا امید کہ مدت حیات مرضیات حق مین مصروف ہو جشن روز مبارک شنبہ چھبیسوین کو مکان آصف خان مین مرتب ہوا اوس عمدۃ السلطنت نے ساتھ لوازم نیاز اور پیشکش کے شامل ہوکر سعادت ہمیشہ کی جمع کی غرہ شہریور کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوئی اور چوبیسوین ماہ مذکور کو کہ کول دل مین نکلی جو جانور پرندے کشمیر مین ہین تفصیل اونکی یہ ہے۔ کانگ سارس طاؤس چرز گلانگ قمری تغلغ کروانک زرد ٹنک نقرہ باجرم لیلورہ حواصل کمشہ تقلہ قاز کونگلہ دراج شارک نوشج موسیچہ ہریل دہیک کویل شکرخوارہ مہوکہ مہرلات ہنس کلاچڑی تیتری کہ مینے نام اوسکا بدآوازر کہا ہمر جو کہ نام بعضون کے ان مین فارسی مین معلوم نہ تھے بلکہ ولایت مین ہوتے بھی نہین اسی لیے ہندی مین لکھے گئے اور جو جانور کشمیر مین نہین ہوتے نام اونکے اس تفصیل سے ہین شیر زرد یوز گرگ گاؤ میش صحرائی آہو سیاہ چکارہ کوتہ پا چیتہ نیل گاؤ گورخر خرگوش سیاہ گوش گربہ صحرائی موشک کربلائی سوسمار

غارتیت اسی تاریخ کو شفتالو کابل کے ڈاک چوکی مین پونچے جو سب سے بڑا تھا جسمین ۳۵ تولہ وزن مین آیا کہ بحساب ۱۵ مثقال پنیسیر مثقال ہوتے ہین جب تک فصل شفتالو کی رہی اسقدر آتے تھے کہ ازلوش اکثر امرایان و بندگان خاص کو مرحمت ہوتا سنا ئیسوین کو بقصد تماشا سیر دیرنگ کے کہ سرچشمہ دریاے بہت کا ہی سواری ہوئی پانچ کوس تک اوپر پانی کے کشتی گئی موضع پان پور پر ہم اوترے اسی روز کشتوار سے خبر خوش پونہچی تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ جب دلاور خان اوسکو فتح کرکے روانہ درگاہ ہوا تو نصر اللہ عرب کو با چند منصب داران واسطے محافظت کے وہانپر چھوڑا عرب مذکور کی رہے مین دو خطا واقع ہوئین ایک یہ کہ دہان کے زمیندارون وغیرہ کو تنگ کرکے اور اون سے بدمعاملگی کی دوسرے یہ کہ جو لوگ بطور کمک اوسکے پاس مقرر تھے بطمع منصب اور اضافہ اونھون نے حضور مین آنا چاہا کہ ہم حضور مین اپنی درستی کرین اوسنے اونکی رخصت قبول کی جب جمعیت پاس اوسکے کم رہ گئی تب وہان کے زمیندار وغیرہ نے جو اوس سے شکستہ دل تھے اونھون نے فرصت پاکر ہر طرف سے ہجوم کیا پل کو جو کہ عبور لشکر اور کمک کا اوسی پر موقوف تھا جلا دیا اور طرح طرح کے فسا دو فتنے برپا کیے نصر اللہ مذکور قلعہ مین گھس کر دو تین روز تک اپنے تئین ہزار جان فشانی بچاتا رہا مگر جب پاس اوسکے کچھ توشہ نرہا اور رسد کا اونھون نے بند کردیا لاچار شہادت پر آمادہ ہوکر بکمال جوانمردی مع اپنے ہمراہیون کے داد شجاعت و بہادری کی دی یہان تک کہ اکثر شہید ہوے اور بعضون نے اپنے تئین اسیر پنجہ تقدیر کیا جب یہ خبر مسامع عالی مین پونہچی جلال بیگ دلاور خان کو کہ آثار رشد اور کارگزاری کے پیشانی احوال اوسکے سے ظاہر تھے اور فتح کشتوار مین اوس سے اچھے اچھے کام بن پڑے تھے بمنصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کے سرفراز کرکے اوسکے والد کے نوکرون کو جنھون نے کہ سلک بندگان درگاہ مین انتظام پایا تھا مع ایک فوج کے سپہ کشمیر سے وغیرہ پیادے زمیندار و برق انداز ہمراہی او سکے واسطے اوس گروہ عاقبت مخذول کے ہمنے روانہ کیا اور حکم ہوا کہ راجہ سنگرام زمیندار جموکا اپنے آدمی ہمراہ لیکر جموکے پہاڑ سے آوے امید ہی کہ وہ لوگ اپنی سزاے اعمال مین گرفتار ہوون اٹھائیسوین کو ساڑھے چار کوس کوچ ہوا موضع کاکا پور سے کوس بھر آگے بڑہ کے اوترے کاکا پور کی ندی مشہور ہی جنگل درجنگل ایک دوسرے پر پڑی ہی اوتیسوین کو موضع پنجہارہ پر نشان ہوئی یہ موضع فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو مرحمت ہوا ۔ وکلا اوسکے نے کنارہ آب پر ایک بنگلچہ اور مختصر عمارت طیار کی ہی نواح پنجہارہ مین چلگہ ہی بیچ نہایت صفا پوری اور نزہت افزائی کے اور بڑے بڑے سات درخت چنار کے درمیان چلگہ اور گرداوسکے نہر ہی کشمیری لوگ اوسکو سنتا ہولی کہتے ہین یہ بھی ایک سیرگاہ کشمیر سے ہی اس تاریخ کو خبر فوت خان دوران کی پونہچی کہ لاہور مین اپنی اجل طبیعی سے فوت ہوا عمر اوسکی قریب نوے برس کے تھی بہادران روزگار اور دلیران عرصہ کارزار سے تھا سرداری کو ساتھ شجاعت کے جمع رکھا اس دولت مین حقوق اوسکے بہت ہین اللہ اوسکو بخشے چار بیٹے رہے مگر کوئی اون مین سے لیاقت اوسکی فرزندی کی نہین رکھتا قریب چار لاکھ روپے کے ترکہ اوسکا نقد جنس نکلا سب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا تیسوین کو اول چشمہ ایچ کی کی یہ جگہ حضرت عرش آشیانی نے راجا بیربر کو عنایت کی تھی اونسے دامن کوہ اور کنارہ چشمہ پر طرح طرح کی عمارتین اور حوض کئی بنا لئے تھے بلاشک وہ ایک مقام ہی نہایت لطیف و عمدہ پانی اوسکا شیرینی و صفائی مین رشک چشمۂ آب حیات ہی مچھلیان اوس مین بہت ہین ؎ ورتہ آبش زصفا رنگ فرد + کور تواند بدل شب شمرد + جو کہ چلگہ فرزند خان جہان کو ہمنے عنایت کی شاراید نے عمدہ ضیافت کی اور پیشکش لایا اوسمین سے تھوڑا سا پاس خاطر اوسکے قبول کرلیا اس چشمہ سے آدہ کوس پر مجھے بہون نام ایک چشمہ ہی کہ راے بہاری چند نے جو کہ بندگان عرش آشیانی سے تھا ایک بت خانہ کنارے پر اوسکے بنایا پانی اوسکا اوس سے بڑہ کر ہی کیا تعریف اوسکی ہو سکے وہان پر درخت ہین بڑے بڑے پرانے چنار اور سفیدار کے گرد اوسکے سیاہ پسند رات وہان پر گذار کر اکتیسوین کو چشمہ حبول پر نزول ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سے بہت ہی کنارے پر اوسکے درخت سفیدار اور چنار کے بڑے بڑے بہت عمدہ آپس مین ملے ہوے ہین مکانات عمدہ بنے ہوے باغیچے باصفا گل جعفری کھلے ہوے گویا کہ یہ قطعہ ہی

بہشت برین کا غرّہ ماہ مہر کو شنبہ کے روز اچھول سے کوچ کیا قریب چشمہ دیرنگ کے منزل ہوئی تو زمبارک شنبہ کو دوسرے روز کنارہ
چشمہ مذکور پر ڈیرہ پڑا آہستہ ہوائی بندگان خاص کو حکم کشادے کا ہوا پیارہ توش کہ کے شتابو کا کابل کے مینے اونکو انگوٹھی عنایت کیا خلعت کے
وقت سب بادہ خوار مست ہوکر اپنے گھروں کو گئے چشمہ سنبع دریاے بہت دامن کوہ مین واقع ہی کہ کثرت اشجار اور انبوہ سبزہ و گیاہ
سے زمین اوسکی نظر نہین آتی ایام شاہزادگی مین مینے حکم دیا تھا کہ کنارے پر اس چشمہ کے ایک عمارت کہ موافق شان اس مقام کے ہو طیار کرین
اسوقت وہ عمارت انجام کو پہنچی حوض ہشت پہلو بیالیس گز کا اور چودہ گز عمیق پانی اوسکا عکس سبزہ اور پھولون سے جو کہ پہاڑ پر ہین زنگاری
رنگ ہی مچھلیان کثرت سے شاد و رہین گرداو حوض کے محل جنہین دریچے لگے ہوے اور آگے کو اوس عمارت کے ایک باغ اور اب حوض
باغ کے دروازے تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سو اسی گز لمبی دو گز گہری اور جانبین پر نہر کے خیابان پختہ چونہ و پتھر کے ہین اور پانی اوسکا اس قدر
صاف و لطیف ہی کہ ذرہ دو ذرہ ریگ کا اگر چنا اوسکی تہ مین پڑا ہو تو نظر آجاوے اور حال عالم صفائی نہر اور سبزہ کا جو گرد چشمہ کے اوگا ہی کیا لکھون
قسم قسم کے سبزے اور پھول باہم گتھے ہوے بہت سے نظر آتے ہین مثل دم طاؤس منوع آب سے ہلنے والے ہزاران ہزار گل ساری جگہ کھلے
ہوے فی الواقع تمام کشمیر مین ساتھ اس خوبی و دلفریبی کے کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوئی چند روز یہان بخوب سیر کرکے داد عیش و کامرانی دی
مگر جو ساعت کوچ کی قریب پہونچی تھی اور ہیلیون کے اوپر برف کا برسنا شروع ہوگیا تو قف مناسب نجانکر لاچار باگ مراجعت کی جانب شہر موڑی
اور حکم دیا کہ اوپر کنارے نہر کے دو طرفہ درخت لگادین چوتھی کوس چشمہ لوکا بہون تک منزل ہوئی یہ بھی مقام عمدہ ہی اگرچہ بالفعل اوسکے برابر نہین شکر
مرمت خوب جگہ ہوسکتی ہی حکم دیا مینے کہ مناسب اس مقام کے عمارت طیار کرین اور جو حوض کہ چشمے کے روبرو ہی اوسکی مرمت کرین اثناے راہ مین
ایک چشمہ پر مرور ہوا کہ لوگ اوسکو اندہ ناگ کہتے تھے مشہور ہی کہ اوس چشمہ کی مچھلی نابینا ہوتی ہی ایک لحظہ وہان پر توقف کرکے دیکھنے اوسین
جال ڈالا تو دسین بارہ مچھلیان آئین تین نابینا تھین اور نو بینا ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ تاثیرات اس چشمہ سے ہی کہ مچھلی کو اندھا کردیتا ہی
بہرحال خالی از غرائب نہین آنکھون کو خیر فوت ہوئے ہاشم فرزند قاسم خان کی پونہچی روز مبارک شنبہ نوین کو ارادت خان بعہدۂ صاحب صوبگی کشمیر
سرفراز ہوا اور میر جملے تبدیلی اوس سے باکرام ساتھ خدمت خانسامانی کے امتیاز پایا اور رستم خان خدمت عرض کی پر مقرر ہوا سنگرام سنگھ راجہ جموں
بمنصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کے ممتاز ہوا اسی تاریخ ایک عجیب طرح کا شکار ماہی گیرون کشمیر کا دیکھا گیا کہ جہان پر پانی برابر سینہ کے
ہو وہان دو کشتیان پہلو بپہلو ایک دوسرے کے لیجاتے ہین چنانچہ ایک طرف سے سراو نکالا ہوتا ہی اور دوسری طرف سے جدا بفاصلہ چودہ
پندرہ گز کے اور دو ملاح باہر کیطرف کنارے پر کشتی کی ایک بڑی لمبی لکڑی ہاتھ مین لیکر بیٹھ جاتے ہین تاکہ فاصلہ اوسکا کم زیادہ نہو اور دونون
کشتیان برابر چلی جاوین اور دس بارہ ملاح پانی مین اوتر کر سراون کشتیون کے پکڑ کر ملائے رہتے ہین اور پانون کو زمین پر مارتے جاتے ہین جو
مچھلی کہ درمیان مین اون دو کشتیون کے آجاتی ہی اور چاہتی ہی کہ اس تنگی سے نکل جائے تو ملاح فوراً غوطہ مار کر پانی کی تہ مین جا بیٹھتا ہی اور
دوسرا ملاح اوسکی پیٹھ پر چڑھ کر اوسکو نیچے دباتا ہی کہ پانی اوسکو اوپر نہ لاوے اور نیچے والا مچھلی کو پکڑ کر کے باہر آتا ہی اور جو ملاح کہ اس فن مین
بہت دخل رکھتے ہین دونون ہاتھون سے دو مچھلیان پکڑ کر لاتے ہین اون مین سے ایک بوڑھا ملاح تھا کہ ہر غوطے مین اکثر دو مچھلیان لاتا یہ شکار
پنجہ اراہین ہوتا ہی اور مختص ہی ساتھ دریاے بہت کے اور جگہ نہین ہوتا اور منحصر ہی ساتھ موسم بہار کے جن دنون مین کہ پانی بہت کا سرد نہو
تیرہوین کو جشن دہمہ مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے اسپان طویلہ خاصہ اور جو کہ حوالی امرا کے تھے آہستہ آہستہ کرکے روبرو دلائے اوس وقت
مین فقیر اکثر کوتاہی سانس کی اور تنگی دم اپنے کی محسوس کی امید کہ انجام اسکا بخیر ہوگا انشاء اللہ تعالے چند روز مین کوچ بقصد سیر خرّان جانب
صفاپور اور درہ لار کرکے جو کہ نیچے کی جانب کو دریاے کشمیر کے ہی گئے صفاپور ایک تالاب ہی نفیس شمالی جانب کو اوسکے پہاڑ بھرا ہوا درختان
میوہ جات سے باوجود یکہ وہ موسم ابتداے خزان تھی مگر نمود اوسکی عجب انداز کی دیکھی عکس انواع و اقسام درختان مثل چنار و بید و آلو کے اندر تالاب کے

بہت خوش اور پسندیدہ نظر آتے تھے بے تکلف یہ مقام خوبیان خزان کی بہار سے کم نہیں رکھتا ؎ دوق فنا نیافتہ در نہ نظر بچمین تا زہبار
بود جلوہ خزان ۔ مگر جو کہ وقت تنگ تھا اور ساعت کوچ قریب سیر اجمالی کرکے مراجعت فرمائی ان چند روز میں ساتھ شکار مرغابی کے اشتہار تھا
ایک روز شامی شکار میں ایک ملاح کے لڑکے نے قرقرہ لاکر حاضر کیا نہایت دلاور حقیر ایک رات سے زیادہ زندہ نرہا قرقرہ کشمیر میں نہیں ہوتا
مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کے لاغری اور بیماری سے پڑا رہگیا ہوا سوقت جمعہ کے روز خبر فوت میرزا رحمن داد بیٹے
خان خانان کی پہنچی کہ بالاپور میں اجل طبعی سے فوت ہوا ظاہر میں چند روز اوسکو تپ آتی تھی ایام نقاہت میں دکنی لوگ فوج تیار کرکے بنودار
ہوے بڑا بھائی اوسکا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن داد کو خبر پہنچی قوی بہیب کمال جرات و دلاوری کے باوجود ضعف و ناتوانی سوار
ہوکر بھائی کے پاس پہنچا غنیم کو شکست دیکر لوٹ کر آتا تھا جو کہ حفاظت بدن میں احتیاط شرط ہے بجانہ لایا فوراً ہوا نے اوسمیں تصرف کیا تشنج ہوکر
زبان بند ہوگئی بعد دو تین روز کے قوت ہوگیا بہت اچھا جوان تھا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی میں اوسکو بڑا مذاق تھا اور سب جگہ بقصد اوسکا
یہی رہا کہ جوہر اپنا تلوار میں ظاہر کرے اگرچہ آگ تر و خشک کو برابر جلاتی ہے مگر مجھے اتنا گران و سخت گذرا تو اوسکے بڈھے باپ کے دل شکستہ
پر کیا گذرا ہوگا شاہ نواز کا زخم مصیبت ہنوز نہیں بھرا تھا کہ یہ زخم تازہ نصیب اوسکے ہوا امید کہ اللہ اوسکو صبر اور حوصلہ نصیب کرے
روز مبارک شنبہ سولہویں کو منجھ خان بمنصب تین ہزاری ذات و سوار کے سرفراز ہوا قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے
ممتاز ہوا محمد حسین برادر خواجہ جہان کو کہ بخدمت بخشیگری لشکر کانگڑہ کے مقرر ہے منصب چہارصدی ذات اور سوار کا بھی عنایت کیا ستائیسویں مہر
کو بعد گذرنے ایک پہر اور سات گھڑی کے رایات اقبال نے جانب ہندوستان ارتفاع پایا چونکہ زعفران نے پھول نکالے تھے نواح شہر سے
کوچ کرکے موضع پنیر کو آئے تمام ملک کشمیر میں بغیر اس جگہ کے اور کسی کانون میں زعفران نہیں ہوتا روز مبارک شنبہ تیسویں کو زعفران کے
کھیت میں زیر پیالہ مرتب ہوئی عجب لطف و کثرت سے زعفران شگفتہ تھا وہاں پر نسیم اوسکی دلبخ کو معطر کرتی تھی اوسکے پھولوں کی چار پتی
ہوتی ہیں بنفشہ رنگ کلغی میں مثل گل چنبہ کے اندر اوسکے تین شاخیں زعفران کی نکلتی ہیں جس سال خوب ہوتا ہے چار سو من موزون حاصل ہوجاتا ہے کہ
تین ہزار اور دو من موزن خراسان میں آوہا خالصہ اور آدہا رعایا کا معمول ہے دس روپیہ سیر خرید و فروخت ہوتا ہے کبھی نرخ اوسکا بیش اور کم بھی ہوجاتا
ہے اور یہ رسم مقرر ہے کہ زعفران کے پھول چنکر لاتے ہیں اور موافق قاعدے کے جو قدیم سے مقرر ہے مزدوری میں اوسکے نصف وزن نمک دیتے
ہیں اور نمک وہاں پر ہندوستان سے جاتا ہے دوسرے تخمون کشمیر سے پرکالگی ہے اور جانور شکاری سال بھر میں بیس ہزار سات سو تک ہم
پہنچے ہیں اور باز و جرہ دو سو جال میں آتے ہیں جمعہ کے روز غرہ آبان ماہ الٰہی کو پنیر سے کوچ کرکے مقام خان پور میں نزول ہوئی جو کہ مجھے
خبر ہوئی کہ نبیل بیک ایلچی میرے بھائی شاہ عباس کا حوالی لاہور میں پہنچا ہمراہ میر حسام الدین پسر عضد الدولہ آنجہ کے خلعت اور تیس ہزار
روپیہ خرچ عنایت ہوا اور میں نے حکم دیا جو کچھ وہ سات مشارالیہ کے تکلف کریں سوا قیمت اوسکی کے پانچہزار روپیہ تک اور اپنی طرف سے طبرق نفیس
اچھے جاوین قبل اس سے میں نے حکم دیا تھا کہ منتہائے کوہستان تک ہر منزل میں عمارت و سطے فرودگاہ خاص اور اہل محل کے طیار ہو کہ موسم برف
دسردی میں اندر خیمے کے بسر کرنہیں سکتے عمارت اس منزل کی اگرچہ انجام کو پہونچ گئی تھی مگر ہنوز اوس میں نمی اور بو جوتنے کی باقی تھی اسلیے
خیمے میں آرام کیا گیا دوسری کو کلپور میں منزل ہوئی وہاں پر عرض ہوئی کہ نواح ہیرا پور میں ایک آب شار ہے نہایت عالی اور نادر اگرچہ تین چار
کوس رستہ سے بائیں طرف ۔ تھا تنہا برادہ سیر اوسکے کے گیا تعریف اور توصیف اوسکی کیا لکھوں تین چار مرتبہ پانی اوپر ایک دوسرے کے
پڑتا ہے دیکھنے سے بایں خوبی و لطافت آب شار نظر نہ آیا تین پہر تک عیش کامرانی میں وہاں پر ٹھہرے لیکن اوپر پانی میں وہ جگہ خالی وحشت سے
نہیں بعد تین پہر دن کے سوار ہوکر شام کے وقت ہیرا پور میں پہونچکر منزل مذکور میں شب گذاری کی چوتھی کو کوتل بلندی برابر سے عبور
کرکے اوپر سر کوتل پیر پنجال کے منزل کی صعوبت اور دشواری اس رستہ کی کیا بیان کروں کہ پیک اندیشہ کو بھی وہاں سے طاقت

گذر کی نہین اس عرصے مین چند روز کہ بر برف برسا پہاڑ سفید ہو گئے اثنائے راہ مین بھی بعضی مقام پر ایسا یخ بند تھا کہ گھوڑے کی پاؤن چلنے مین آد سکو گرفت نکر سکتے تھے اور جو باقی پیچھے آئے اون پر برسا پانچوین کوہ پر پنجال کے ٹیلے سے اوتر کر پوشیانہ پر منزل ہوئی اگرچہ اس منزل کو بھی نشیب ہی مگر جو کہ ازبس بلند ہی اکثر آدمی پیادہ ہوکر اوترے چھٹی کوہ پر ہم کلہ مین ڈیرہ ہوا قریب موضع مذکور کے ایک آبشار واقع ہی اور چشمہ نہایت نفیس حسب الحکم وہان پر دالان طیار کر رکھا تھا واقعہ ایک نظرگاہ عمدہ ہی مینے حکم دیا کہ میری تاریخ عبور کے پتھر پر کھود کر اس دالان پر جادین اور بیدل خان نے چند شعر بھی کہے ہین بر سبیل نظم یہ نقش دولت روز گار پایدار ہی اس رستہ پر دو زمیندار رہتے ہین کہ آمد و رفت اور بندوبست اس رستہ کا قبضۂ اختیار مین اون کے ہی حقیقت مین وہ دونون کنجی ہین ملک کشمیر کی ایک کا نام مہدی نائک اور دوسرا حسین نائک ہیرپور سے پیرم گلہ تک بندوبست رستہ کا اونھین کے ذمہ ہی باپ مہدی نائک کا بہرام نائک ایام دولت کشمیریون مین معتبر آدمی تھا جب نوبت حکومت بندگان درگاہ کی پونہچی میرزا یوسف خان نے اپنے ایام حکومت مین بہرام نائک کو مسافر ملک عدم کیا اب تصرف و دخل مین دونون بھائی آپس مین شریک ہین اگرچہ ظاہر مین باہم صلح رکھتے ہین مگر باطن مین نہایت عداوت آج سے روز شنبہ ابن یمین کہ خدمتگاران خاص قدیمی عمدہ سے تھا فوت ہوا بسبب نیکذاتی اور کمال اعتماد کے افیون خاصہ اور آب حیات حوالے اوسکے تھا جس رات کہ بلندی کوتل پیرپنجال پر منزل تھی خیمہ و اسباب نہ پونہچا اور مزاج مین اوسکے ضعف اور ناطاقتی تھی اوسکو تشنج ہوکر زبان بند ہوگئی دو روز زندہ رہکر مرگیا افیون خاصہ خاصون کو سپرد کی گئی اور خدمت ابدارخانہ کی حوالہ موسے خان کے ہوئی روز مبارک شنبہ ساتوین کو موضع ٹھنہ فرودگاہ لشکر اقبال ہوا اور پیرم گلہ مین بندر بہت نظر آئے مگر اس منزل سے ہوا اور زبان اور لباس اور جانورون مین جو کہ مخصوص ولایت گرم ہی بڑا تفاوت نظر آیا یہان کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونون مین کلام کرتے ہین ظاہرا اصل زبان اونکی ہندی ہی زبان کشمیری بسبب قرب و جوار کے اونھون نے یاد کرلی مجملا یہان سے داخل ہند ہی عورتین یہان کی پشمینہ نہین پہنتی ہین اور مثل عورتون ہند کے حلقہ ناک مین پہنتی ہین آکسیزیہ در پیرم منزل ہوئی وہان کے لوگ زمان قدیم مین ہندو تھے اور زمیندار یہان کے راجہ کہلاتے ہین سلطان فیروز نے انکو مسلمان کیا اور بصحت اسلام اب تک بدعتین ایام جہالت کی اون مین ہین جیسے کہ ہندو عورتین اپنے شوہر کے ساتھ جلجاتی ہین یہان کی عورتین اپنے شوہر کے ساتھ زندہ قبر مین مدفون ہوتی ہین چنانچہ ان روزون مین دس بارہ برس کی لڑکی اپنی ہم عمر شوہر کے ساتھ زندہ قبر مین دفن ہوئی تھی اور دوسرے یہ کہ بعضے لوگ کم معاش اگر اونکے لڑکی پیدا ہوتی ہی تو اوسکو پھانسی دے دیتے ہین اور ہندوون سے رشتہ داری کرتے ہین اپنی لڑکی اونکو دیتے ہین اور اونکی آپ لیتے ہین اونکی لڑکی لے لینا خوب مگر دینا فعوذ باللہ من ذالک حکم ہوا کہ آیندہ یہ رسوم نہونے پائین اور جو کوئی مرتکب ان بدعات کا ہوا اوسکو سخت سزا ملی راجورین رود خانہ ہی پانی اوسکا برسات مین نہایت زہردار ہوجاتا ہی اکثر وہان کے لوگون کو نیچے گلے کے بوغہ نکلتا ہی اور زرد رنگ وضعیف ہوتے ہین چاول راجور کے بہتر ہین چاولون کشمیر سے اور بمقتضا عمدہ خوشبو اس دامن کوہ مین پیدا ہوتا ہی دسوین کو نوشہرہ مین منزل ہوئی یہان پر بموجب حکم عرش آشیانی ایک قلعہ پتھر کا بنا ہی ہمیشہ ایک جماعت حاکم کشمیر کی اوس مین بطریق تھانہ کے رہا کرتی تھی گیارہوین کو چوکی تھی محل تردد لشکر اقبال کی ہوئی عمارات اس جگہ کی باہتمام مرادخان چیلہ کے حسن انجام کو پونہچی یہان پر دولت خانہ مین دالان در دالان ارستہ بمنسبت اور منزلون کے یہ منزل امتیاز رکھتے تھے منصب اوسکا ہمنے بڑہایا بارہوین کو مقام متھن منزل ہوئی آجکے دن کوتل اور پہاڑ سے گذر کر وسعت آباد ہندوستان مین آئے اول ہواؤن نے راحت پائی تھی کہ تہستار اور کہچاک اور نکتہ الہ مین جاکر شکار کا گھیرا ڈالین تیرہوین چودہوین کو شکار زندہ رو برو لائے پندرہوین جمعہ مین شکارگاہ چناچہ زکوہی وغیرہ قریب چھپن کے ہاتھ لگے اس تاریخ راجہ سارنگ دیو کہ خدمتگارون قریب سے ہی منصب چہارہزاری ذات اور چارسو سوار سے سرفراز ہوا سولہوین کو بجانب کرچھک گئے پانچ کوچ مین دریاے بہت پر پونہچے روز مبارک شنبہ اکیسوین کو جرگہ کرچھک مین ہمنے

تیتر شکار کیا بہ نسبت اور مرتبہ کے اب کی مرتبہ شکار کم ہاتھ لگا خاطر خواہ دل خوش نہوا پچیسوین کوچ گرنکتالہ مین بہ تمام خوشی پہنچے شکار کیا وہان سے دس منزل کرکے شکارگاہ جہانگیر آباد مین پہنچے ایام شہزادگی مین یہ سرمنزل میری شکارگاہ تھی اور اپنے نام سے مینے یہ گانون آباد کیا تھا اور ایک عمارت مختصر طیار کراکے حوالہ سکندر بیگ کے کہ فراولان قریب سے ہمکی گئی پھر بعد جلوس کے اسکو پرگنہ مقرر کرکے مشارالیہ کو جاگیر مین دیا اور حکم ہوا کہ واسطے دولت خانہ کے ایک تالاب اور منارہ طیار کرین اور بعد فوت اوسکے یہ پرگنہ جاگیر ارادت خان مین مقرر ہو کر اہتمام عمارات کا حوالہ مشارالیہ کے ہوکر اس وقت حسن انجام پایا بلا تکلف وہ ایک تالاب ہمہ نہایت وسیع اور بادشاہانہ شکارگاہ ہمہ عمدہ درمیان اوسکے عمارات دل پسند القصہ قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اوس مین صرف ہوا روز شنبہ ۲۸ اور جمعہ کو مقام کرکے قسم قسم کے شکار سے محظوظ ہوئے قاسم خان تسعینہ حرست لاہور نے۔ عادت زمین بوسی حاصل کرکے پچاس مہر نذر کی اور یہان سے ایک منزل درمیان اوپر باغ مومن عشتیار کے کہ کنارہ دریاے لاہور پر واقع ہے نزول اقبال کا ہوا بڑے درخت عمدہ چنار اور سرو کے اوس مین ہین وہ ایک باغ عجیب ہمہ دوشنبہ کے روز نوین ماہ آذر مطابق یانزدہین محرم ۱۰۳۱ سنہ ہجری کو باغ مومن سے اندر نام ہاتی پر سوار ہوکر زرنثار کرتا ہوا شہر کو آیا بعد گذرنے دو گھڑی اور تین پہر دن کے ساعت مسعود و ممتاز مین دولت خانہ مین آکر جو عمارتین کہ نئے سرے اہتمام معمور خان سے حسن انجام کو پونہچی تھین اون مین نزول مبارکی اور فرحی کا کیا بلا تکلف مکانات ہین دلکشا اور دلنشین بکمال نزاکت و لطافت سارے منقش اور مصور بوقلمون کاری اوستادان نادرہ کار سے باغ ہین سبز و خوش قسم قسم کے پھولون سے دل فریب ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ✦ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست ✦ خلاصہ کلام کا یہ کہ سات لاکھ روپیہ کہ تیس ہزار تومان رائج ایران ہوتے ہین صرف ان عمارات کا ہوا اور اسی روز بہجت افروز مین خوشخبری فتح قلعہ کانگڑہ کی مسرت بخش خاطر سپاہی دولت کے ہوی اور شکر اس نعمت عظمے اور فتح بزرگ مین کہ عطایات مجددہ و مواہب العطایا سے ہمہ سرنیاز کا درگاہ کریم کارساز مین نیچے لاکر نقارہ نشاط و شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کانگڑہ ایک قلعہ ہمہ قدیم شمال رویہ لاہور سے کوہستان مین استحکام اور دشوار گذاری مین مشہور و معروف اعتقاد زمینداران پنجاب کا یہ ہمہ کہ جب سے یہ قلعہ بنا اس عرصہ دراز مین قلعہ مذکور نے کسی اور قوم کے پاس انتقال نہین کیا اور کسی بیگانہ نے اسپر تسلط نپایا واللہ اعلم عند اللہ خلاصہ یہ کہ جب سے کہ صیت اسلام اور آوازہ دین محمدی کا ملک ہندوستان مین پونہچا کسیکو سلاطین والاشکوہ سے فتح اس قلعہ کی میسر نہوئی سلطان فیروز شاہ باوجود اس شوکت اور دبدبہ کے خود بذاتہ بارادہ تسخیر اس قلعہ کے گیا اور مدتون محاصرہ رکھا جب دیکھا کہ جب تک سامان قلعہ داری اور کچھ کھانا پینا ان قلعہ والون کے پاس ہیگا فتحیابی اس قلعہ پر ممکن نہین لاچار ہوکر آنا راجہ کا اور ملاقات اوسکی کو غنیمت سمجھکر جنگ سے باز رہا کہتے ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش آراستہ کرکے بادشاہ کو بالتماس اندر قلعہ کے لیگیا بادشاہ نے بعد سیر و تماشا قلعے کے راجہ سے کہا کہ مجھے بادشاہ کو اندر قلعے کے لانا شرائط حزم اور احتیاط سے دور تھا اور جو جماعت کہ ملازمت مین ہین اگر تجکو مارین اور قلعہ لے لین تو کیا کرسکتا ہی راجہ نے اپنے آدمیون کی طرف اشارہ کیا اوسی دم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل کی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ دیکھنے ہجوم اون لوگون کے سے متوہم اور متفکر ہوکر غدر سے اندیشہ کیا راجہ نے آگے آکر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا ہمکو سوا اطاعت اور فرمان برداری آپ کے خیال دوسرا نہین لیکن جیسے اوپر زبان مبارک کے گذرا احتیاط دور بینی کو نگاہ رکھتا تھا کہ تمام وقت یکسان نہین ہوتا بادشاہ نے افرین کی اور راجہ نے چند منزل ہمرکاب سعادت مآب چلکر رخصت لوٹنے کی پائی بعد اوسکے جو کوئی اوپر تخت دہلی کے بیٹھا ایک لشکر واسطے تسخیر کانگڑہ کے بھیجا مگر نتیجہ مطلب نہ ہوا پدر بزرگوار میرے نے بھی ایک مرتبہ لشکر عظیم ساتھ سردار حسین قلی خان کے کہ بعد سنے بعد خدمات پسندیدہ کے ساتھ خطاب خان جہانی کے شرف اختصاص پایا تھا تعین فرمایا اور درمیان محاصرہ کے سورش ابراہیم حسین مرزا کی

ہوئی کہ اوس ناحق شناس نے گجرات سے بھاگ کر طرف پنجاب کے علم فتنہ کا بلند کیا خان جہان ناگزیر قلعہ سے اوٹھکر متوجہ بجھانے آتش فتنہ و فساد اوسکے کا ہوا اور تسخیر قلعہ لیت و لعل مین رہا اور ہمیشہ یہ اندیشہ ملازم خاطر فرخ کا تھا لیکن شاہد مقصود نہا نخانہ تقدیر سے چہرہ کشای مدعا نہین ہوتا تھا جو اللہ تعالے کے کرم سے تخت دولت نے ساتھ وجود نا بود اس نیازمند کے آراستگی پائی جملہ غزاوون سے کہ مینے اپنے ذمہ ہمت پر لازم کی تھین ایک یہ بھی تھی پہلے مرتضےٰ خان کو کہ ایالت صوبۂ پنجاب کی رکھتا تھا ساتھ ایک فوج کے بہادرون جنگ آزما کے واسطے تسخیر قلعۂ مذکور کے رخصت فرمایا اور پہلے تمام ہونے مہم کے مرتضےٰ خان فوت ہوگئے پھر جوہر مل پسر راجہ باسو مقرر اس خدمت پر ہوا اوس مدبر شت نے بغاوت کر کے تفرقہ عظیم لشکر شاہی مین ڈالا اور تسخیر قلعہ مذکور مین توقف ہوا چند مدت نہ گذری کہ وہ بدکردار گرفتار ہوکر جہنم رسید ہوا چنانچہ تفصیل اسکی گذر چکی حاصل یہ ہے کہ ان دنون تعہد خدمت مذکور کا کرکے سندر بلازم اپنے کو ساتھ استعداد تمام کے بھیجا اور بہت امرا ے بادشاہی اوسکی کمک کو بھیجے گئے تاریخ سولہوین شہر شوال ۱۰۳۹ سنہ ہجری مین لشکرون نے گرداگرد قلعہ کے مورچے تقسیم کر لیے اور مداخل و مخارج قلعہ کو نظر احتیاط سے ملاحظہ کر کے راہ آمد و شد رسد کو مسدود کیا اور رفتہ رفتہ کام اوپر قلعہ والون کے ایسا تنگ کیا کہ قسم غلہ سے جو کچھ تھا قلعے مین باقی نرہا چار مہینے اور غلہ خشک کو ساتھ نمک کے جوش دیکر کھایا جب کام قریب ہلاکت کے پونہچا اور بند ہونے راہ سے امیدنجات کی نرہی لاچار ہوکر قلعے کو سونپ دیا روز مبارک شنبہ غرہ محرم ۱۰۴۱ سنہ ہجری مین یہ فتح کہ کسی سلاطین والاشکوہ کو میسر نہوئی تھی اوبیع نظر کوتاہ بینون ظاہر اندیش کے بعید معلوم ہوتی تھی اللہ تعالے نے محض لطف و کرم سے اس نیازمند کو کرامت فرمائی جس جماعت نے کہ یہ خدمت پسندیدہ کی تھی لائق حیثیت اپنی کے ساتھ اضافہ منصب و مراتب کے سرفرازی پائی روز مبارک شنبہ گیارہوین کو خرم کے مکان مین جو نیا بنا تھا حسب التماس اوسکے جانا ہوا اور پیشکشون سے جو پسند آیا ہمنے لیا اور تین زنجیر فیل داخل حلقہ خاصہ ہوے اور اسی روز عبدالعزیز خان نقشبند کو ساتھ فوجداری نواح قلعہ کانگڑہ کے مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا کیا اور فیل خاصہ اعتقاد خان کو عنایت کیا الف خان فیام خانی نے واسطے حراست قلعہ کانگڑہ کے دستوری پائی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا گیا شیخ فیض اللہ خویش مرتضےٰ خان بھی ساتھ موافقت اوسکی کے مقرر ہوا کہ بالاے قلعہ مین رہے شب شنبہ بیستم ہو کو خسوف ہوا شرط نیازمندی بیجا درگاہ ایزد متعال قادر ذوالجلال کے ظاہر کر کے مناسب وقت کے نقد و جنس سے ساتھ رسم و خیرات و صدقات کے فقرا اور مساکین اور ارباب استحقاق کو تقسیم ہوا امدنون رستم بیگ ایلچی دارا ے ایران نے سعادت آستان بوسی پائی اور رقیمہ کہ اوس برادر والا قدر کا کہ مشتمل بر کمال محبت کے تھا گذرانا اور بارہ عباسی تذرا اور چار اسپ با یراق اور تین باز تومنون اور پانچ خنجر اور پانچ اونٹ اور نوکمان اور نو تلوارین پیشکش کین اور اوسکو ساتہ رفاقت خان عالم کے رخصت فرمایا تھا لیکن بسبب بعضے ضروریات کے ہمراہی نکر سکا اسی تاریخ کو درگاہ مین پونہچا اور خلعت فاخرہ ساتہ جیغہ اور طرہ مرصع اور خنجر کے مرحمت ہوا ہمال بیگ و حاجی نعمت سے کہ ہمراہ اوسکے آئے تھے ملازمت حاصل کر کے سرفرازی پائی امان اللہ پسر مہابت خان ساتہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار و تین سو سوار کے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا حسب التماس مہابت خان تین سو سوار اور پنصب مبارز خان کے زیادہ کر کے اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ایکہزار و سات سو سوار مقرر ہوا سو سوار دوسرے اور پنصب کمک کے بھی اضافہ فرمائے گئے۔ خلعت رستمانی عبداللہ خان اور لشکر خان کو مرحمت ہوا حسب التماس قاسم کے اوسکے باغ مین گئے جو بیچ سواد شہر کے واقع ہے اور پیشکشون اوسکی سے ایک قطعہ لعل اور ایک قطعہ الماس اور تھوڑا قند سے جو کچھ پسند آیا لیا اکیسوین کو ساتہ مبارکی و فیروزی کے پیش خانہ طرف دارالخلافت اگرہ کے آیا اور بندوقندازخان واسطے داروغگی توپخانہ لشکر دکن کے مقرر ہوا فتح الحق ساتہ خدمت کانگڑہ

کے مقرر ہوا برادر الہداد خان کو قید سے چھوڑکر ہزار روپیہ انعام ہوے اور ایک دست باز تو لونون خرم کو مرحمت ہوا روز سبارک شنبہ چھبیسوین کو حسب ضابطہ مقرر جشن نے ترتیب پائی سو خاتین دارائے ایران کی کہ باتہ رنبل بیگ کے ارسال کی تھین نظر سے گذریں سلطان حسین کو قبل عنایت کیا واسطے لالہ محمد کشمیر کی ہزار روپیہ انعام دیے گیے منصب سردار خان افغان کا حسب التماس مہابت خان کے ہزاری ذات اور چار سو سوار مقرر ہوا۔ جوراجہ روپ چند گوالیری نے بیچ خدمت کانگڑہ کے ترددات پسندیدہ کیے تھے متصدیان بیجری کو حکم ہوا کہ آدہا دھن اوسکا بیچ وجہ انعام کے مقرر کرین اور ضمیمہ دوسرا ساتہ جاگیر اوسکی کے تنخواہ مین دین تاریخ تیسری کو نواسی مدار الملک اعتماد الدولہ کی واسطے فرزند شہریار کے خواستگاری کی ایک لاکھ روپیہ نقد وجنس سے بطور رسم ساچق بھیجا گیا امرا ے عظام وبندہاے عمدہ اکثر ہمراہ ساچق منزل مشارالیہ تک گئے اونھون نے مجلس عالی آراستہ کرکے اس جشن مین تکلفات فراوان ظاہر کیے امید کہ سبارک ہو اور جو وہ عمدۃ الملک عمارت عالی اور نشیمن بہت تکلف کے اپنے مکان مین رکھتا تھا التماس ضیافت کیا صاحب اہل محل اوسکے مکان مین جانا ہوا نہایت جشن عالی ترتیب دیا تھا اور پیشکشون شایستہ سے بیچ نذر کے لائے رعایت خاطر اوسکی کی کرکے جو کچھ پیش پڑا لیلیا اور اوس دن پچاس ہزار روپیہ رنبل بیگ المی کو مرحمت ہوا منصب زبردست خان کا اصل واضافہ سے ہزاری ذات اور پانسو سوار مقرر ہوا۔ مقصود بیراور قاسم خان ساتہ منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار کے اور مرزا دکنی پسر مرزا رستم ساتھ پانسو ذات اور دو سو سوار کے سرفراز ہوے آن ایام سعادت فرجام مین کہ رایات فتح وفیروزی ولایت ہمیشہ بہار کشمیر مین ساتھ سیر وشکار کے خوشوقت تھے عرائض متصدیان ممالک جنوبی کی پے درپے پونہچین اس مضمون کی کہ جب سے رایات ظفر آیات مرکز خلافت سے دور گئے دیندار دکن نے بیدولتی سے نقض عہد کارکے ساتھ فتنہ وفساد کے اوٹھایا اور پانون اپنی حد سے باہر رکھا ہیت سے مضافات احمد نگر اور برار پر تصرف ہوے چنانچہ مکرر عرائض پونہچین کہ ممالکاران شوربختون کا اوپر لوٹ اور تاراج اور آتش زنی اور تلف کرنے زراعتون کے بحد اول مرتبہ رایات جہان کشا نے واسطے تسخیر ممالک جنوبی اور اوکھاڑنے جڑ اوس گروہ مخذول العاقبت کے نہضت فرمائی اور خرم ساتہ ہراولی لشکر منصور کے سرفراز ہوکر طرف برہانپور کے پونہچا مگر اور حیلہ سازی سے کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت اونکا ہے اوسکو شفیع کرکے ولایت بادشاہی کو چھوڑا اور بسلخ برسم پیشکش نقد وجنس سے بیچ درگاہ کے ارسال کرکے متعہد کیا کہ بعد اسکے سرشتہ بندگی کا ہاتہ نہ دیونگے اور پانون حدادب سے باہر نہ رکھینگے چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کے لکھا گیا ساتہ التماس خرم کے بیچ قلعہ شادی آباد کے چند روز توقف کیا پھر بسبب چاہنے شفاعت اوسکی کے اور بہ تضرع اور زاری اونکے کے رحم کیا اب بدذاتی اور شورہ پشتی سے نقض عہد کارکے اور طریقہ اطاعت اور بندگی سے روگردانی کی ہے پھر عساکر اقبال کو ساتہ سرگردگی اوسکے کے مقرر کیا کہ تا سزاے ناسپاسی اور بدکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت تمام تیرہ بختون کا ہووے لیکن مہم کانگڑہ اوسکے ذمے تھی اور اکثر آدمی کارآمد کو واسطے اوس خدمت کے بھیجا تھا چند روز بیچ انصرام اس اندیشہ کے کوشش نکی میان تک کہ ان دنون عرضیان پے درپے آئین کہ غنیم نے قدمت پاکر ساٹہ ہزار سوار اوباش جمع کیے اور اکثر ملک بادشاہی پر قابض ہوا اور ہرجاے تھانون کو اوٹھایا تین مہینے بیچ اوس حکمہ کے ساتھ مخالفون سیہ روزگار کے پیکار رہی اس مدت مین تین لڑائیان حسابی ہوئین اور ہر بار بندہاے جان نثار نے اوپر مقہورون تیرہ روزگار کے آثار غلبہ اور تسلط کے ظاہر کیے جو کسی راہ سے رسد غلہ لشکرگاہ مین نہ پونہچا اور وہ اوپر اطراف معسکر اقبال کے بیچ دوڑ اور لوٹ مار کے مشغول تھے عسرت غلے کی نہایت ہوئی ناچار بالاگہاٹ سے نیچے اگر بالاپور مین توقف کیا اور وہ مقہور ساتہ تعاقب کے دلیر کر بیچ حوالی بالاپور کے اگر ساتہ قزاقی اور رہزنی کے مشغول ہوے بندہاے درگاہ چھ سات ہزار سوار خونخوار بہادر چنکر اوپر بنگاہ مخالفین کے تاخت کی وہ بھی قریب ساٹہ ہزار سوار کے تھے مجملا جنگ سخت ہوئی اور بنگاہ اونکا تاراج ہوا

اوصبتون کو مارا اور باندہا اور سامان غنیم را جت کی پھراون بے دولتون نے اطراف سے ہجوم لاکر جنگ کرتے ہوے لشکر ہمکن کو گھیرا
اور جانبین سے قریب ہزار آدمیون کے کشتہ ہوے اولا اوپر اس حملہ کے چار مہینے بالا پور مین توقف کیا جو عسرت غلہ کی نہایت کو
پہونچی بہت سے آدمی قلیچون سے بھاگ کر ساتہ مخالفون کے ملے اور پیوستہ ایک جماعت راہ بے حقیقتی کی سونپ کر بیچ زمرۂ مقہورون کے
منتظم ہوتی تھی ایسلیے صلاح بیچ توقف کے ندیکہی برہان پور مین آئے پھر اوس سیہ بخت تیرہ دردن نے پیچہے سے آکر برہان پور کو
گھیرا اور چھہ مہینے تک بیچ گرد برہانپور کے ہمکو اکثر پرگنات ولایت برار اور خاندیس پر متصرف ہوے اور ہاتہ ظلم و تعدی کا اور پر رعایا اور
زمیندارون کے دراز کر کے بیچ تحصیل کے مشغول ہوے جو لشکر نے محنت و مشقت بہت کھینچی تھی اور چار پائے زبون ہوے شہر سے باہر
نہ نکل سکتے تھے اور یہ سبب افزونی شر و نخوت اور زیادتی دینداروجرات کوتہ اندیشون کم فرصت کا ہوا اور مقارن اس حال کے نہضت رایات
اقبال کا بجاے تخت خلافت کے اتفاق پڑا اور عنایت ایزد سبحانہ سے گانگرہ بھی فتح ہوا ایسلیے اردو چھہ چار روز مہینہ کے اوپر
کیا اور خلعت شمشیر مرصع اور فیل مرحمت ہوا نور جہان بیگم نے بھی ایک فیل عنایت کیا اور حکم فرمایا کہ ذوکر و دام بعد تسخیر کرنے ملک دکن کے
ولایت مفتوحہ سے بیچ وجہ انعام اپنے کے متصرف ہو چھہ سو پچاس منصب دار اور ایک ہزار احدی اور ایک ہزار برق انداز روی اور ایکہزار توپچی
پیادہ سوا اکتیس ہزار سوار کے جو اوس طرف کو ہین ساتہ تو پخانہ عظیم اور فیل بسیار کے واسطے ہمراہی اوسکے کے مقرر ہوے اور ایک کرور روپیہ
واسطے مدد خرچ لشکر کے مرحمت فرمایا جو ملازم کہ خدمت مذکور پر مقرر ہوے حسب لیاقت کے ہر ایک نے ساتہ خلعت کے سرفرازی پائی اور
اسی ساعت سعود اور زمان محمود مین رایات اقبال نے طرف دار الخلافت آگرہ کے انعطاف پایا اور نوشہر مین نزول اقبال کا اتفاق پڑا محمد رضای
جابری نے ساتہ دیوانی صوبۂ بنگالہ کے اور خواجہ بلکی نے ساتہ بخشی گری صوبۂ مذکور کے ممتاز ہو کر ساتہ اضافہ منصب کے سرفرازی پائی جگت سنگہ ولد
رانا کرن نے وطن سے آکر سعادت آستان بوسی پائی ششم ماہ مذکور کو کنارے تمال راجہ تودرمل کے محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا چار روز
مقام کیا اس درمیان مین چند منصب دارون نے کہ واسطے خدمت فتح دکن کے دستوری پائی تھی ساتہ اضافہ کے سرفرازی پائی منصب ہزاری
وچہار سو سوار کا تھا ہزاری و پانسو سوار کا ہوا سردے زمین ہاڈہ کو اصل و اضافہ سے نہصدی ذات اور چھہ صدی سوار پر سرفراز کیا یعقوب بیرخان دوران
ہشتصدی ذات و پانصد سوار سے ممتاز ہوا اور اسیطرح ایک جماعت کثیر نے بندون سے لائق شایستگی اپنی کے ساتہ اضافہ اور منصب کے
سرفرازی پائی معتمد خان ساتہ خدمت بخشیگری اردو اے قابونوسی لشکر فیروزی اثر کے مقرر ہوا اور ساتہ عنایت توغ کے ممتاز کیا گیا پیشکش کی چندر
راجہ کماؤن کا بازاروچہ اور اور جانورون سے بیچ نظر کے گذرا جگت سنگہ ولد رانا کرن نے واسطے کمک لشکر دکن کے رخصت پائی اسپ خاصہ
مع زین اوسکو مرحمت ہوا راجہ روپ چند نے عنایت اسپ و فیل سے سرفرازی پاکر اوپر جاگیر اپنی کے رخصت پائی بارہوین تاریخ فرزند خانجہان
کو ساتہ صاحب صوبگی ملتان کے سرفراز کر کے رخصت فرمایا سروپا مع نادری اور خنجر مرصع و فیل خاصہ مع سایبان و یک مادہ فیل و اسپ خاصہ
خدنگ نام اور دو باز عنایت ہوے سید برہان خان صبدار شہزادی اور چار صدی سوار کا تھا بالصدی اور دو صد سوار اور زیادہ کر کے ہمراہ خانجہان
کے رخصت کیا اور محمد شفیع واسطے خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی صوبۂ ملتان کے سرفراز ہوا پہوال کہ مندون قدیم سے تھا ساتہ اشراف
تو پخانہ اور خطاب رکابی کے ممتاز ہوا تیرہوین کو کنارے ندیا سے کوندال پکے نزول اجلال ہوا جار روز اس منزل مین مقام ہوا فیل خاصہ حبیبنگ نام
مع مادہ صحابت خان کو عنایت ہو کر ہمراہ صفیا ملازم کے بھیجا گیا اور واسطے امرے صوبۂ بنگش کے خلعت ہاے مرصع ہاتہ علیحدہ بیگ کے
سب بھیجے گئے سترہوین کو جشن وزن قمری نے ترتیب پائی جو معتمد خان نے اور خدمت بخشیگری لشکر دکن کے دستوری پائی خدمت عرض کر
برخواجہ قاسم کو مقرر کیا نیز شرف واسطے بخشیگری احدیون کے اور فاضل بیگ واسطے بخشیگری صوبۂ پنجاب کے سرفراز ہوے جو تہا قدر خان
حاکم قندہار نے بیاری دردچشم اپنی سے عرضداشت کر کے التماس آستان بوسی کی کی تھی انھین دنون حکومت اور ولایت قندہار کی ساتہ عبد العزیز خان

کے تفویض کرکے بہادر خان کو فرمان صادر ہوا کہ جب نشار الیہ پونچھے قلعہ کو حوالہ اوسکے کرکے آپ روانہ درگاہ ہووے اکیسوین کو نوروز
محل مقرر ہوا اس سرزمین بین وکناہے نورجہان بیگم نے سرائے عالی اور ایک باغ شاہانہ کی بنیاد رکھی تھی اندنون مین تمام ہوچکی تھی
بیگم نے التماس ضیافت کا کرکے مجلس عالی آراستہ کی اور افزونی تکلفات سے اقسام نفایس ونوادر پیشکش گذارے باعث دلجوئی گر
جو کچھ کہ پسند پڑا قبول کریا دوروز اوس منزل مین مقام ہوا اور مقرر ہوا کہ متصدی صوبہ پنجاب کے دولاکھ روپیہ اور سوائے ساٹھ ہزار
روپیہ کے کہ سابق مین حکم ہوا تھا واسطے اذوقہ قلعۂ قندہار کے روانہ کرین سیر قوام الدین دیوان صوبۂ پنجاب رخصت لاہور کو ہوا اور
خلعت پایا اور قاسم خان کو واسطے تنبیہ وتادیب سرکشان حوالی کانگڑہ اور ضبط اوس حدود کے رخصت فرمایا نادری خاصہ اور گھوڑا
اور خنجر اور ہاتھی مرحمت کیا منصب اوسکا اصل واضافہ سے دوہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقرر ہوا راجہ سنگرام کو حسب التماس
نشار الیہ کے رخصت اوس طرف کرکے سروپا اسپ وفیل عنایت ہوا اندنون باقرخان نے ملتان سے آکر سعادت بہستان بوسی
کی حاصل کی غرہ بہمن ماہ الہی روز مبارک شنبہ کو باہر لیہ سہرند کے نزول رایات اقبال ہوا ایک دن مقام کرکے ساتھ سیر باغ کے
دل اپنا خوش کیا چوتھی کو خواجہ ابوالحسن کے واسطے خدمت فتح دکن کے رخصت پائی خلعت مع نادری وشال خاصہ اور صمصام نام
ہاتھی اور توغ نقارہ اوسکو مرحمت کرکے ساتھ بخشی خان کے خلعت واسپ خاصہ صبیح صادق نام مرحمت فرما رخصت کیا ساتوین
ماہ مذکور کو کنارہ آب ستلج فواح قلعۂ مصطفے آباد مین منزل ہوئی دوسرے دن اکبر پور مین نزول فرمایا وہان سے کشتی پر سوار ہوکر
متوجہ مقصود کا ہوا اس روز عزت خان چاچی نے ساتھ فوجداری اوس حدود کے دولت آستانبوسی کی پائی سمہ تشنیع کو طرف ملتان کے
رخصت فرما کر اسپ وخلعت وسہر شاہی عنایت فرمایا اور چیرہ خاصہ اوسکے ہاتھ واسطے بیٹے خان جہان کے بھیجا گیا یہان سے
پانچ کوس چلکر پرگنہ کہروڑ کہ وطن مقرب خان کا ہے محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا وکلاہ اوسکے نو دونیک قطعہ یاقوت دہچار قطعہ الماس
برسم پیشکش ونہزار گز مخمل بعینہ پاانداز سے ساتھ عرضداشت اوسکی کے گذرانا اور صد نفر شتر برسم تصدق معروض دکھے مینے حکم فرمایا
کہ مستحقون کو تقسیم کردیا جاوے اس جا سے پانچ کوس چلکر دارالملک ولی مین پوسنچے اعتمادراے کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز
کے بھیجکر فوج خاصہ واسطے اوس فرزند اقبالمند کے ارسال رکھے اور مقرر ہوا کہ ایک ماہ مین پھر کر آپ کو بھی ملازمت کے پونہچاوے دو
روز سلیم گڑھ مین مقام فرما کے روز مبارک شنبہ تیسوین کو ساتھ عزم شکار پرگنہ پالم کے میان معمورہ دہلی سے گذر کر اوپر کنارہ حوض شمسی کے
محل نزول ووقت کا ہوا پانچ ہتنے راہ کے چار ہزار چین ہاتھ اپنے سے شکار کیے بائیس زنجیر فیل نر ومادہ کہ پیشکش الہ بار والد مخاطب خان
کی نبگالہ سے پونہچی تھی نظر سے گذری ذوالقرنین نے ساتھ فوجداری سانبھر کے دستوری پائی اور وہ پسر سکندر ارمنی کا بچپن سے
اوس کا بیچ خدمت عرش آشیانی کے سعادت پذیر تھا اون حضرت نے صبیہ عبدالحی ارمنی کو بیچ شبستان اقبال کے خدمت کرتی تھی
ساتھ اوسکے نسبت فرمائی اور اوس سے دو پسر پیدا ہوے ایک ذوالقرنین کہ بامداد نشہ آگاہی کے لیاقت خدمت طلبی کی رکھتا تھا
اور میرے عہد مین دیوانیون نے خدمت داروغگی خالصہ شکسار کے اوسکے نامزد کی تھی اوسنے یہ خدمت بخوبی انجام دی تھی ان دنون
مین ساتھ فوجداری اوس حدود کے سرفراز ہوا اور ساتھ فتحہ ہندی کے خیال رکھتا ہے اس فن مین ہوشیاری اور تصنیفات
اوسکی نکو بیچ عرض کے پہونچکر پسند آئی لعل بیگ ساتھ خدمت داروغگی دفتر کے تیسرا پانے نور الدین علی سے سرفراز ہوا چار
روز بیچ نواحی پالم کے ساتھ شکار وغیرہ کے خوشوقت ہوکر سلیم گڑھ مین مراجعت فرمائی انتیسوین کو اٹھارہ فیل اور دو نفر خواجہ سرا
اور ایک نفر غلام اور چہل ویک قطعہ خروس جنگی اور بارہ رسن کا دا وہفت شاخ گاو میش ابراہیم خان فتح جنگ کی نذر سے گذرین
روز مبارک شنبہ تیسوین مطابق پچیسوین ربیع الاول کو مجلس وزن قمری منعقد ہوئی کہ خان کو نزدیک خان خانان کے بھیجکر بعض

پیغام ساتھ تقریر اوسکی کے حوالہ فرمائے تھے اندنون مین عرضداشت اوسکی آئی پھر اوسنے ملازمت کی میر بیران کو کہ ساتھ فوجدار صوبہ میوات کے بھیجا تھا آج کی تاریخ اگر سعادت ملازمت کی پائی اور تغیر سیدہو سے بیچ حکومت دار الملک دہلی کے سرفراز ہوا و اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستادہاے دارائے ایران نے سعادت آستان بوسی کی پائی اور مکتوب محبت اسلوب اوس برادر عالی مقدار کا گذرانا اور کلغی البق بھیجی ہوئی نظر مین آئی جو ہری پچاس ہزار روپیہ قیمت لگاتے تھے اور ایک لعل وزنی بارہ ماشہ کا جو ہر خانہ میرزا لغ بیگ خلف میرزا شاہ رخ کے سے ساتھ گذرنے روزگار اور گردش ادبار کے بیچ سلسلہ صفویہ کے منتقل ہوا اور بیچ اوس لعل کے ساتھ خط نستعلیق کے لکھا تھا الغ بیگ بن میرزا شاہرخ بہادر بن تیمور کورکان اور بھائی میرے شاہ عباس نے فرمایا کہ بیچ گوشہ دوسرے کے ساتھ خط نستعلیق کے بندہ شاہ ولایت عباس کھودین اور اس لعل کو اوپر چنیہ کے بٹھا کر بطریق یادگار کے مکلو بھیجی تھا جو نام احدا دمیرے کا بیچ اوسکے لکھا تھا تیمنا و تبرکا اور اپنے مبارک ہاتھ سے اوسکو دارو غہ زرگر خانہ کے فرمایا کہ بیچ گوشہ دوسرے کے جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ اور تاریخ حال رقم ہووے بعد چند روز کے کہ خبر فتح دکن کی پونہچی اوس لعل کو خرم کو عنایت کیا اور بھیجا نوزشیہ غزہ اسفندار مذکو سلیم گڈہ سے کوچ ہوا پہلے اوپر روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی کے پہونچکر آداب نیازمندی کا بیجا لاکر دو ہزار چرن واسطے زاویہ نشینون اوس روضہ مقدسہ کے لطف فرمایا اور دو منزل اوپر کنار آب جو کے بیچ سواد شہر کے اتفاق پڑا سید ہزبر خان کہ واسطے کمک خان جہان کے مقرر ہوا تھا ساتھ خلعت اور شمشیر اور اسپ فخر و عنایت علم کے سرفراز ہوکر رخصت ہوا سید عالم و سید عبد الہادی بھائی اوسکے بھی ساتھ اسپ و خلعت کے سرفراز ہوے میر برکہ بخاری طرف دار الخیر کے رخصت ہوا دس ہزار روپیہ ساتھ اوسکے حوالہ فرمائے کہ پنج ہزار روپیہ ساتھ خواجہ صالح دہ بیدی کہ باب داد و دین سے دعا گو اس دولت کا ہے پونہچا کر پنجہزار روپیہ ساتھ منتسبون اور مجاوردن روضہ مقدس حضرت صاحبقرانی کے تقسیم کرین چیرہ خاصہ اور سکے ہاتھ مہابت خان کو بھیجا اور حکم دیا گیا کہ بیچ بہم پونہچانے دندان الماس ماہی کے نہایت سعی و اہتمام پیش پونہچاوے جس جا اور جس قیمت سے میسر ہو تلاش کرے اور بیچ ہاتھ کے لاوے کنارہ شہر دہلی سے کشتی مین بیٹھکر چھ کوچ مین بندر اہن مین مقام ہوا ساتھ میر بیران کے قبل مرحمت فرماکر رخصت دہلی کو کیا زبردست خان بیچ خدمت سرتوزکی کے تغیری فدائے خان سے ممتاز ہوا پنم زم خاصہ ساتھ اوسکے لطف کیا دوسرے روز حوالی گوکل مین منزل ہوئی اس تاریخ ین لشکر خان حاکم دار الخلافہ آگرہ اور میر عبد الوہاب دیوان اور راجہ نتھمل اور خضر خان فاروقی حاکم اسیر و برہان پور و راجہ احمد خان برادر اوسکا و قاضی و مفتی اور غیران کے اعیان شہر نے سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیارہوین ماہ مذکور کے باغ نورافشان مین اوس طرف آب جمنا کے واقع ہے ساتھ مبارکی کے نزول فرمایا جو ساعت آنے شہر کی چودہوین ماہ مذکور کی ہوئی تھی تین روز اس منزل مین مقام کیا اور بیچ ساعت مسعود فتحار کے متوجہ قلعہ کے ہوکر ساتھ فرخی اور فیروزی کے دولتخانے مین آیا یہ سفر مبارک از دار السلطنت لاہور سے دار الخلافت آگرہ تک بیچ مدت دو ماہ اور دو روز کے اوپچاس کوچ اور اکیس مقام مین اختتام کو پونہچے کوئی روز کوچ اور مقام کا خشکی و تری مین بے شکار کے نگذرا ایک سو چودہ راس آہو اکاون مرغابی چار کارواک دس تیتر دو سو پودنے اس راہ مین شکار کیے جو لشکر خان نے خدمت آگرہ کو سب مرضی سامان بہم پونہچایا ہزاری ذات اور پانصد سوار اور منصب اوسکے کے زیادہ کرکے اصل خطاب پانصدی سے چار ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار منصب بیسکا ساتھ اکرخدمت لشکر کن پر مقرر فرمایا سعید اے دارو غہ زرگر خانہ ساتھ بدل خانی کے سرفراز ہوا چار راس اسپ اور پارہ نفیسہ آلات و اقمشہ کہ دارائے ایران نے ساتھ آقا بیگ اور محمد محب علی کے بھیجا تھا اذنون مین نظر سے گذرا حشن روز مبارک شنبہ بیسوین کو بیچ باغ نور کے منزل منعقد ہوئی ایک لاکھ روپیہ واسطے فرزند شہریار کے انعام ہوا

مظفرخان نے بموجب حکم تھٹہ سے آکر سعادت ملازمت کی پائی یکصد مہر اور دو سو روپے نذر گذرانے لشکر خان ایک قطعہ لعل پیشکش لایا چار ہزار روپے قیمت ہوے اسپ خاصہ مصاحب نام واسطے عبداللہ خان کے عنایت کیا عبدالسلام ولد معظم خان نے اگرچہ بسبب آکر دولت ملازمت کی پائی یکصد مہر اور سو روپے نذر گذرانے منصب دوست بیگ ولد توتک خان کا اصل و اضافہ سے نہ صدی ذات و چہار صد سوار مقرر ہوا جشن روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیچ نورافشان کے ترتیب خلعت خاصہ واسطے میرزا رستم کے اور اسپ واسطے پسر او سکے کے اور دکھنی نام اسپ خاصہ اور ایک زنجیر فیل واسطے لشکر خان کے مرحمت ہوا روز جمعہ اٹھائیسوین کو قصد شکار کا طرف موضع سمونگر کے ہوا اور شب کو اتفاق لوٹنے کا ہوا ہفت راس اسپ عراقی مع یراق پیشکش آقا بیگ و محب علی نظر آئے ایک عدد مہر نورجہانی بوزن صد تولہ واسطے رنبل بیگ ایلچی کے مرحمت ہوئی قلمدان مرصع واسطے صادق خان میرسخنی کے لطف ہوا اور ایک موضع دارالخلافت آگرہ سے بیچ وجہ انعام خضرخان فاروقی کے مرحمت فرمایا اور اسی سال مین ہشتاد و پنجہزار بیگہ زمین اور تین ہزار تین صد پچیس خروار اور چار دیہ اور دو قلعہ اور ایک باغ اور دو ہزار تین سو ستائیس روپیہ اور ایک مہر اور چھ ہزار دو سو درب اور ہفت ہزار و ہشتصد و ہشتاد چرن و یکہزار و پانصد و دوازدہ تولہ طلا و نقرہ اور دہ ہزار دام خزانہ سے وزن تصدق حضور اشرف کا واسطے فقرا اور ارباب استحقاق کے عنایت ہوا اور اڑتیس زنجیر فیل کہ دو تک و چہل و یکہزار روپیہ قیمت اونکی تھی وجہ پیشکش مین داخل فیلخانہ خاصہ شریفہ کے ہوے اور اکاون زنجیر فیل واسطے امراے عظام اور بندہاے درگاہ والا کے بخشے گئے +

سولھوان جشن نوروز کا جلوس ہمایون سے

روز دوشنبہ ستائیسوین ربیع الآخر سنہ ہزار و تیس ہجری کو نیر اعظم عطیہ بخش عالم نے دولتسرا حمل کو ساتھ نورجہان افروز اپنے کے منور کرکے عالم کو شادکام اور بہرہ ور کیا سال سولھوان اس نیازمند درگاہ الٰہی کا ساتھ فرخی و فیروزی کے آغاز ہوا اور بیچ ساعت مسعود اور زمان مسعود دارالخلافہ آگرہ مین اورنگ مراد کے جلوس فرمایا اور اس روز بہجت افروز فرزند سعادتمند شہریار کے ساتھ منصب ہشت ہزاری ذات و دو ہزار سوار کے فرق عزت کا بلند کیا اور پدر بزرگوار نے بھی اول مرتبہ یہی منصب واسطے برادر دون میرزے کے لطف فرمایا تھا امید کہ بیچ سایہ تربیت اور رضاجوئی میرزی کے ساتھ منتہاے عمر و دولت کے پونہچے اسی تاریخ باقرخان نے جمعیت اپنی کو آہستہ آہستہ ترک کے ساتھ نظر سے گذرانی ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام شمارمین آئے معروضداشت کی اور ساتھ منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کے سرفراز کرکے خدمت فوجداری آگرہ کی ساتھ عدہ او سکے کے مقرر فرمائی روز چہارشنبہ کو ہمراہ اہل محل کے کشتی پر بیٹھکر بیچ باغ نورافشان کے جانا ہوا اور شب کو اوسی جا آرام کیا جو باغ مذکور بیچ سرکار نورجہان بیگم کے متعلق ہے روز مبارک شنبہ چہارم کو جشن بادشاہانہ آراستہ ہوکر پیشکش عالی کھینچی جواہر مرصع آلات و اقسام آلات و امتعہ نفیس جو کچھ کہ پسند پڑا انتخاب کیا اور موازی یکلک روپیہ قیمت اونکی ہوئی انھین ایام مین ہر روز بعد دوپہر کے کشتی پر بیٹھکر واسطے شکار کے سمونگر کی طرف کہ شہر سے چار کوس پر ہے جاتے اور شب کو طرف دولتخانے کے آتے راجہ سانگ دیو کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجکر خلعت خاصہ ساتھ کمر مرصع کے کہ مشتمل اوپر ایک قطعہ یاقوت کبود اور چند قطعہ یاقوت سرخ نفیس بھیجا رکھے جو صوبہ بہار تغیری مقرب خان سے ساتھ اوس فرزند کے مرحمت ہوا سزاولکر کے صوبہ الٰہ آباد سے ساتھ بہار کے راہی کرے سیرزاہ خویش مظفرخان نے تھٹہ سے آکر ملازمت کی میرعضدالدولہ جو بیمار پیر و ضعیف ہوکر عہدہ سامان لشکر و جاگیر سے نہ برآ سکا اوسکو تکلیف خدمت اور زودے معاف رکھکر حکم فرمایا کہ ہمراہ مین چار ہزار روپیہ خزینہ سے لینا رہے اور بیچ آگرہ اور لاہور کے جس جگہ کہ مرضی اونکی ہو اقامت قبول کرکے آسودہ اور مرفہ الحال ہوکر ساتھ دعاے ازدیاد عمر و دولت

شغل کرے مونین فروردی ماہ کو پیشکش اعتبار خان کی نظر مین آئی مشتمل جواہر اور اقمشہ وغیرہ سے موازی ہفتاد ہزار روپیہ پیچ جگہ قبل کے پیشکش باقی ساتھ اوسکے بخشے محب علی و آقا بیگ فرستادہ ہاے دارائے ایران نے چوبیس رأس اسپ اور دو استر اور سہ قطار شتر اور ہفت قلادہ سگ تازی اور ستایش طاق زرلعبت اور ایک شمامہ عنبر اشہب اور دو زوج قالی اور دو نمد تکیہ بر سم پیشکش گذارے اور دو رأس مادیان پیچ گرہ کہ بھائی میرے تھے پیچ ہاتھ اونکے کے تھے وہ بھی نظر سے گذرے روز مبارک شنبہ کو حسب التماس آصف خان کے ہمراہ اہل محل کے پیچ منزل اوسکے کے جانا ہوا بخشین عالی ترتیب دیکر بہت نفائس جواہر اور نوادر اقمشہ وغیرہ غرائب تحائف سے پیچ نظر کے لایا اور موازی ایک لاکھ وسی ہزار روپیہ بہرتسم سے قبول کرکے تمہ کو ساتھ اوسکے بخشا بیس زنجیر فیل زوادہ سے مکرم خان حاکم اڑیسہ کے بر سم پیشکش بھیجے تھے قبول ہوے اور انھین دنون مین ایک گورخر دیکھنے مین آیا عجیب و غریب مانند ببر سیاہ و زرد کے سرین سے تا دم اور نوک گوش سے تا سر سم خط سیاہ مناسب جاو مقام کلان وخورد پڑے ہوے اور گرد چشم کے خط سیاہ نہایت لطافت سے کھچے ہوے غرض نہایت عجیب و نادر تھا داخل سوغات برادر شاہ عباس کے کیا گیا بہادر خان اوزبک گھوڑون پنچاق اور اقمشہ عراق کہ بر سم پیشکش بھیجے تھے پیچ نظر کے گذرے خلعت زرستانی واسطے ابراہیم خان فتح جنگ اور امراے بنگالہ کے ہاتھ مومن شیرازی کے بھیجا گیا اور پندرھوین کو پیشکش صادق خان کی گذری محرم سے موازی پندرہ ہزار روپیہ لیکر تمہ واسطے اوس کے بخشا فاضل خان نے بھی حسب لیاقت اپنے نذر گذرانی تعلیل لی گئی روز مبارک شنبہ کو کہ اس جشن نے شرف آرستگی کا پایا دو پہر پر ایک بجے تک اور پر تخت مراد کے جلوس فرمایا حسب التماس مدار المہامی اعتماد الدولہ ایک جشن پیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا پیشکش نمایان نوادر و نفائس ہر دیار سے ترتیب دیکر تکلفات زیادہ کیا تھا جملہ جہت موازی یک لک و اڑتیس ہزار روپیہ لیے گئے اسی روز ایک عمدہ مہر وزن دو لیست تولہ کی سارنبل بیگ ایلچی کے عنایت کی اور انھین دنون مین ابراہیم خان نے خواجہ سراے چند بنگالہ سے بر سم پیشکش بھیجے تھے ایک اون مین سے خفتی ظاہر ہوا کہ آلت مردمی اور محل مخصوص عورتون کا رکھتا تھا لیکن خیسے ظاہر تھے جا پیشکش شاہانہ سے دو منزل ایک کشتی ہی بنائی ہوئی بنگالہ کی نہایت لطیف اندام موازی دو ہزار روپیہ صرف زینت اوسکی مین کیے تھے بے تکلف شاہانہ کشتی ہی پیچ قاسم کو صاحب صوبہ الہ آباد کا کرکے ساتھ خطاب محتشم خانی اور منصب پنجہزاری کے امتیاز بخشا اور حکم کیا کہ دیوانیان جاگیر اضافہ اوسکے کو بحال نمیگی تنخواہ کرین راجہ شیام سنگھ زمیندار سری نگر نے ساتھ عنایت اسپ اور فیل کے سرفرازی پائی ان دنون مین عرض ہوئی کہ یوسف خان ولد حسین خان نے پیچ لشکر ظفر پیکر دکن کے ساتھ مرگ مفاجات کے وداع حیات سونپی اور ایسا سنا گیا کہ اس مدت مین پیچ جاگیر کے تھا اور ایسا فربہ ہوا تھا کہ ساتھ تھوڑے چلنے کے ہانپتا تھا جس روز کہ خرم سے ملاقات کی پیچ آمد و رفت کے نفس اوسکا چلتا تھا اور جس وقت کہ سر پا دیکھا پیچ پہنچنے اور تسلیم کرنے کے عاجز ہوا اور تمام اعضا مین رعشہ ہو گیا تھا بڑے صدمے سے تسلیم کرکے روانہ ہوا اور قریب پردہ پناہ سراے کے ہوش باختہ ہوا نوکرون نے اوسکو پالکی مین ڈالکر گھر پہنچایا جاتے ہی مرگیا غرۂ اردی بہشت ماہ ساتھ زنبل بیگ ایلچی کے مخصر خاصہ عنایت کیا اور تاریخ چوتھی ماہ مذکور کو جشن کار خیر فرزند شہریار نے رونق بالی مجلس خانبدی کی پیچ دولتخانہ مریم الزمانی کے آراستہ ہوئی اور جشن نکلا پیچ منزل اعتماد الدولہ کے منعقد ہوا اور ہمارا ہمراہ اہل محل کے پیچ منزل مذکور کے ہوا بعد گذرنے سات گھڑی رات کے شب جمعہ سے ساتھ مبارکی کے نکلا ہوا امید کہ خدا مبارک کرے روز سہ شنبہ اٹھارون کو پیچ باغ نورافشان کے ساتھ فرزند شہریار کے چار قب مرصع مع دستار و کمر بند اور دو رأس اسپ ایک عراقی بازین طلائی اور دوسرا ترکی بازین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام مین شاہ شجاع آبلہ برلایا اور ساتھ اوس حدت کے شدت کی کہ آب گلاب اوسکے سے نیچے نہین جاتا تھا اور امید حیات سے منقطع تھی اور جو پیچ زاہیہ طالع پیدا اوسکے لکھا تھا کہ اسی سال مین پسر اوسکا فوت ہو اور سب نجومی بھی کہتے تھے اور چونکہ ای مخالف اوسکے

لتا تھا آخر کو لڑکا دوسرا اوسکا مرا اور یہ صحیح وسالم بچ رہا اور لڑکا کہ صبیہ شہنواز خان سے رکھتا تھا بیچ بیانپور کے فوت ہوا سوا اسکے بہت احکام اوسکے مطابق پڑے اور اس واقعات کو بیٹے سات برس کے لکھا یا ارشش ہزار پانصد روپیہ آبدانعام تنکے کے مقرر ہوے محمد حسین جاربی نے اوپر خدمت بخشیگری اور واقعہ نویسی صوبہ اودیسہ کے سرفرازی پائی منصب لاچین منعم خان شمال کا التماس ہمایت خان سے اصل و اضافہ سے ہزاری ذات و سہ اسپہ لندسوار مقرر ہوا محمد حسین برادر خواجہ نے کانگڑہ سے آکر ملازمت حاصل کی وسطے سہادر خان اوزبک کے ذیل عنایت کیا ہوا ہاتھ وکیل اوسکے کے بھیجا گیا ہرمز و ہوشنگ پوتے غفران پناہ مرزا محمد حکیم کو جو بیچ قلعہ گوالیار کے محبوس تھے بسبب حزم و احتیاط کے لازمۂ سلطنت اور جہانداری کا ہے اندرون بیچ حضور کے طلب کرکے حکم فرمایا کہ دار الخلافت آگرہ مین رہا کرین اور جو روزینہ کہ ساتھہ ضروریات کے وفاکرے مقرر ہوا اور اسی ایام مین رودر پسر چاچ نام رہمن نے کہ دانشوران اس گروہ سے ہے بنارس مین وسطے استفادہ کے شغل رکھتا تھا دولت ملازمت کی پائی الحق سطالب عقلی و نقلی خوب تحصیل کرکے بیچ فن اپنے کے کامل ہوا تیسوین فروردین ماہ الہی سنہ حال کو ایک موضع مین پرگنہ جالندہر سے وقت صبح کے جانب مشرق سے ایک نمود نمایان ہوا و شعاع چنانچہ نزدیک تھا کہ ساکنان موضع مذکور کے اوس ضدے ہولناک سے جان دیوین اسی اثنا مین روشنی مزبور ہوئی معلوم ہوا کہ آسمان سے آگ برستی ہے جب وہ شور و غوغا بند ہوا اور دلون بے سرکیگی سے قرار پایا ایک خاصدنیز روانہ نزدیک محمد سعید عامل پرگنہ مذکور کے بھیجکر حقیقت حال دریافت کی اوسی وقت عامل مذکور نے اپنے کو اوپر زمین آتش زدہ کے پہونچا کر حال معلوم کیا کہ بقدر دس گیارہ گز زمین کے عرض و طول مین ایسی جلی تھی کہ کوئی اثر سبزہ اور گیاہ سے نہ دکھائی دیتا تھا اور ویسے ہی گرم تھی فرمایا کہ زمین کو کھودین ہر چند کھودتے تھے حرارت اور پیش زیادہ ظاہر ہوتی تھی بیان تک کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار ہوا اور اس مرتبہ گرم تھا کہ گویا کوہ آتش سے باہر لائے ہین ایک گھڑی کے بعد سرد ہوا اور اوسکو گھر لاکر خریطہ مین بندکرکے روانہ درگاہ کیا فرمایا سینے کہ حضور مین وزن اسکا کرین کیصد و شصت تولہ نکلا اوستادداود کو حکم ہوا کہ شمشیر یا خنجر یا کارد بنا کر لاوے اور اسی لوہے سے بناوے عرض کیا کہ بھٹی مین نہین ٹھہرتا اور بنانا ہی فرمایا کہ بیچ اس صورت کے ساتہ آہن دوسرے کے ممزوج کرین اور عمل مین لاوین چنانچہ حسب فرمان میرے کے سہ حصہ آہن برق اور ایک حصہ آہن دوسرا ملاکر دو قبضہ شمشیر اور ایک قبضہ کارد اور ایک قبضہ خنجر بنا کر نظر مین لایا جب آزمایا تو اونکا جوہر اوکاٹ چھایا یا تھا بھیے نام ایک کا قاطع اور دوسرے کا برق سرشت رکھا مبدل خان نے ایک رباعی مطابق اس مضمون کے کہکر سنائی **رباعی** از شاہ جہانگیر جہان یافت نظام ✤ افتاد بہمدو زبرق آہن خام ✤ زان آہن شد بحکم عالمگیرش یک خنجر و کارد و شمشیر تمام ✤ و شعلہ برق بادشاہی تاریخ پائی ✤ درینولا راجہ سارنگ دیو سے کہ نزدیک فرزند قبالمند شاہ پرورش کیا تھا اگر سعادت ملازمت حاصل کی عرضداشت کی تھی کہ یہ مرید حسب الحکم الہ آباد سے متوجہ صوبہ بہار کا ہوا امید کہ عمر ابنی سے برخوردار ہووے قاسم خان نے ساتھہ عنایت نقارہ کے سربلندی پائی اسی تاریخ علیم الدین نام ملازم خرم نے عرضداشت اوسکی مشتمل اوپر نوید فتح اوشست مرصع کے کہ بطریق نذر کے بھیجی تھی لاکر نذر کی خلعت واسطے اوسکے بھیجکر رخصت کیا امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان ساتھہ دیوانگی سرکار فرزند شہریار اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اونچخشیگری کے اور معصوم اوپر خدمت میر سامانی اوسکی کے مقرر ہوے سید حاجی نے وسطے کمک لشکر ظفر اثر دکن کے دستوری پائی اور اسپ ساتھہ اوسکے عنایت کیا اور مظفر خان نے اور چند خدمت بخشیگری کے سرفرازی پائی حور درینولا والدہ امام قلی خان والی توران نے ایک مکتوب مشتمل اوپر اظہار کرنے نسبت اخلاص اور مراسم آشنائی کے ساتھہ نور جہان بیگم کے بھیجا تھا اور تحفہ جات اوس دیار کے بہ سبیل سوغات ارسال کیے تھے اسلیے خواجہ نصیر کہ بندون قدیم اور خدمتگارون زمان شاہزادگی سے ہے نور جہان بیگم کی طرف سے بہ رسالت مقرر ہوا کہ ایک مکتوب اور ساتھہ نفائس اس ملک کے ساتھہ خواجہ مذکور کے بھیجی گئی اور اندرون مین

کہ بلند نورانشان محل نزول بارگاہ اقبال کا تھا بچہ رنگ مشت روزہ بالا سے بام دولتخانہ سے کہ آٹھ گز ارتفاع رکھتا تھا جنی کے
زمین پر آیا اور کچھ آسیب نہ پونہچا چوتھی خرداد ماہ الہی کو افضل خان دیوان خرم نے عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر فتح وفیروزی
کے لایا تھا سعادت آستانہ بوسی کی پائی اور تفصیل اوسکی یہ کہ جو لشکر منصور بیج حوالی اوجین کے پونہچا ایک جماعت بندہ ہاے
درگاہ سے کہ قلعہ مین رہتی تھی نوشتہ بھیجا کہ ایک فوج نے مقہوردن سے قدم جرأت اور بیباکی کا آگے رکھکر آبنرہ سے گذر کیا ہے
اور چند موضع کہ نیچے قلعہ کے واقع ہین جلا کر ساتھ دوڑا اور لوٹ مار کے مشغول ہین مدار المہام خواجہ ابوالحسن اسانھ پہنچنے اوسی
کے برہم متفلای مقرر ہوا کہ جلد دوڑکر کے سزا اوس گروہ بدکردار کو دیوے خواجہ نے سنجون ہار کر وقت طلوع صبح کے اوپر اب آبدرہ
کے پہونچکر بے آگہی اونکے بہادرون تیز جلو نے ساتھ تعاقب کے دوڑکر بہت کو تہ شمشیر انتقام کے مسافر راہ عدم کا کیا اور نوشتہ
خرم ساتھ خواجہ ابوالحسن کے پہنچا کہ ہمارے آنے تک توقف کرو مقارن اسکے عساکر اقبال ساتھہ فوج متفلا کے ملا اور کوچ کوچ چار کوس
تک دوڑا اور ابھی وہ مخذولون بے عاقبت پاے ادبار کا اوپر زرے رکھکر بیٹھے تھے جو مدت دو سال تک بندہ ہاے درگاہ ساتھہ اولنا
مقہوردن کے بیچ زد وخورد کے تھے اور طرح طرح کے رنج وتعب بیجا گیری اور غسرت غلہ سے کھینچے تھے اور سواری دائی سے گھوڑے
زبون ہوئی اسلیے بورد تک بیچ سرانجام لشکر کے توقف ہوا اور ان نودن مین تیس لاکھ روپیہ وریبہ بہت مدت سے لشکر منصور کے
تقسیم ہوا اور سزاولان گماشتہ مردم کو شہر سے باہر لاسے لیے مین ہنوز بہادرون رزم دوست سے ہاتھہ واسطے اڑائی کے نہ اوٹھا ہا
تھا کہ وہ سیاہ بخت تاب مقاومت کی نلاکر مانند بنات النعش کے درہم وبرہم ہوے اور جوانون تیز جلو نے پیچھے سے آکر بہت کو ساتھہ
تیغ انتقام کے اوپر خاک ہلاکت کے ڈالا اور ساتھہ اسی دستور کے مارتے دھارتے فرصت نذیکر کھڑی تک کہ جاے اقامت نظام الملک
وغیرہ مقہوردن کی تھی لے گئے اور ایک روز پہلے وہ بداختر شوربخت بیہودہ انواج قاہرہ سے آگاہی پاکر نظام الملک کو ساتھہ
اہل وعیال اور اثقال کے بیچ قلعہ دولت آباد کے لے گئے تھے اور جس جاکر حاجت جیلہ اور خمیرہ کی تھی پشت ساتھہ قلعہ
کے دیکر بیٹھے اور زیادہ لوگون اوسکے سے اوپر اطراف ملک کے پراگندہ ہوے اور سران لشکر ظفراثر نے ساتھہ سپاہ کینہ خواہ کے
تین سنبہ بیچ بلدہ کھڑکی کے توقف کرکے شہر کو کہ بیچ مدت بہت سال کے تعمیر پائی تھی ایسا خراب کیا کہ بہت سال مین بھی رونق
اصلی پر نہ آوے گا مجملا اندام اون مکانون سے فکر نے اوپر اسکے فرمایا کہ جو ہنوز فوج مقہوردن کی قلعہ احمدنگر کو گھیرے ہوے
ہے ایک مرتبہ وہان جاکر ارباب فتنہ کو تنبیہ اور اصل کے کرے اور سنے سرے سامان ازدقہ مہیا کھکر کمک چھوڑکر پھر آجاوے
ساتھہ اس عزیمت کے روانہ ہوکر قصبہ پٹن تک دوڑے اوتھون سے عاجز ہوکر دکلا اور اسلاپنے بھیجکر عجز وزاری شروع کی کہ آیندہ بھی
سرشتہ بندگی اور دولت خواہی کو ہاتھہ سے ندیوین اور حکم عالی سے قدم باہر نرکھین اور جو کچھ فرماجاوے پیشکش وجریبہ سے
منت رکھکر سرکار مین بھیجین اتفاقا ان چندہ روز مین عسرت تمام گرانی غلہ سے بیچ لشکر کے ظاہر تھی اور بھی خبر پونہچی کہ ایک جماعت
مقہوردن سے کہ قلعہ احمدنگر کو گھیرے تھی طمطراق نہضت لشکر ظفراثر سے ترک محاصرہ کرکے گرد قلعہ سے اوٹھہ گئی اسلیے ایک فوج
واسطے کمک خنجرخان کے بھیجکر مبلغ برسم مدد خرج ارسال کیے اور خاطر طرب جبت سے مطمئن کرکے دولتخواہ مظفر ومنصور لوٹ آئے
اور بعد عجزوزاری بسیار کے مقرر ہوا کہ سوا اوس ملک کے بو قدیم سے بیچ تصرف اولیاے دولت کے تھا سوا زی چہاردہ کروہ دمنسر
اوس محال سے کہ متصل سرحد بادشاہی ہے چھوڑین اور نیچاہ لک روپیہ برہم پیشکش بیچ خزانہ عامرہ کے پونچاوین افضل خان کو
رخصت کرکے ایک لعل کلکی کہ داراے ایران نے بھیجا تھا اور تعریف اوسکی لکھی گئی واسطے خرم کے عنایت کرکے بھیجا اور ساتھہ
مشتاقریہ کے خلعت وفیل ورودات وقلم مرصع مرحمت ہوا خنجرخان کہ بیچ ممارست قلعہ احمدنگر کے مصدر خدمات پسندیدہ اور ورودات

شایستہ کے ہوا تھا اوپر منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اکرم خان نے حسب الحکم صوبہ اڑیسہ سے اگرچہ اپنے برادرون کے سعادت ملازمت کی پائی اور ایک لاکھی مرصع یدکی تمدر گذرانی مظفر الملک ولد بہادر الملک ساتھ خطاب نصرت خانی کے سرفراز ہوا بادوی ام دکھنی کو علم عنایت ہوا اور عزیز اللہ ولد یوسف خان ساتھ منصب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ اکیسوین کو مقرب خان نے صوبہ بہار سے اگر سعادت آستانہ بوسی کی پائی درینولا آقا علی ومحب علی بیگ وحاجی بیگ وفاضل بیگ فرستادہ ہای دارای ایران کو کہ ساتھ وفات کے آئے تھے رخصت فرمایا اور آقا بیگ کو سروپا اونجیر اوجیغہ اور چالیس ہزار روپیہ انعام ہوے اور محب علی بیگ ساتھ خلعت وتیس ہزار روپیہ کے سرفراز ہوا اور اوپر اسی دستور کے دوسرونکو بھی حسب لیاقت شان اونکی کے انعام دیا گیا اور ہدایا ی مناسب وقت کے واسطے برادر والا قدر کے ہاتھ نامبردگان کے بھیجا گیا اور اسی تاریخ مکرم خانی اوپر صاحب صوبگی دارالخلافہ دہلی اور خدمت فوجداری میوات کے سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھ منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار پانصد سوار کے اصل و اضافہ سے عزت وافتخار حاصل کیا شیرزہ خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور گردھر ولد رے سال کچھواہہ ساتھ ہزار و دو صد ذات ونہ صد سوار کے ممتاز ہوے اور نقیبون کو قاسم بیگ نام فرستادہ ہای ایران نے آکر ملازمت حاصل کی اکوکتوب اوس برادر والا قدر کا کہ مشتمل اوپر مراتب محبت ویکجہتی کے تھا گذرانکر جو کچھ رسم سوغات کے بھیجے تھے بیچ نظر کے لایا اور غرہ تیر ماہ الہی کو فیل خاصہ گیج رتن نام داے فرزند خان جہان کے ہمنے بھیجا نظر بیگ ملازم زمم عرضداشت اوسکی لایا اور نظر سے گذرانی اور التماس ہب بخشی کی کی تھی راجہ کشن اس کو حکم فرمایا کہ ہزار اس اپ طویلون سرکار سے پندرہ روز مین سامان کرکے ہمراہ روانہ کرے اور اسپ روپ تتن نام کہ داے ایران نے غنایم لشکر روم سے ارسال رکھا تھا واسطے خورد کے عنایت کرکے بھیجا اور اسی روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان نے عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر تسخیر فتح کے بھی تھی گذرانی بیچ اوراق گذشتہ کے شورش اور فتنہ فکیزی زمینداروں کشتوار کے اور بھیجنا جلال پسر دلاور خان کا لکھا تھا جو اس مہم اوس سے سرانجام پایا تھا ساتھ ارادت خان کے حکم ہوا تھا کہ آپ اوس خدمت شایستہ پر دوڑکر مفسدون مدبر انجام کو تنبیہ وتادیب اور پراصل کے دیوے اور ایسا ضبط اوس کوہستان کا کرے کہ عبار تفرقہ وآشوب اوپر دراز نہ ہوے اوس ملک سے زمینداری معطلے مومی الیہ نے حسب فرمان واجب الاذعان کے دوڑکر کے خدمت شایستہ ظاہر کی اور اہل فتنہ وفساد نے جنگل مین پریشان سر کھا اور اپنی جان کو غنیمت جانکر بھاگ گئے پھر از سر نو خار شورش اور آشوب اوس ملک سے اوکھیڑا گیا اور ساتھ جو امردون کار زار کے آتھکام دیکر اوز ضبط تھا نجات کرکے بیچ کشمیر کے مراجعت کی بدلے اس خدمت کے پانسو سوار اور پر منصب ارادت خان کے زیادہ کیے گئے جو خواجہ ابوالحسن اور پر مہم دکن کے مصدر تردودات شایستہ اور خدمات پسندیدہ کا ہوا تھا ہزار سوار اور پر منصب شالیہ کے اضافہ فرمائے احمد بیگ برادرزادہ ابراہیم خان فتح جنگ اوپر صاحب صوبگی اڑیسہ کے سرفراز ہوکر ساتھ خطاب خانی وعلم ونقارہ کے بلند مرتبہ ہوا اور منصب اوسکا اصل واضافہ سے دو ہزاری اور پانصد سوار کے حکم فرمایا جوکہ فضائل وکمالات قاضی نصیر بابنپوری کے سنے گئے خاطر حقیقت جوی نے واسطے صحبت مشار الیہ کے رغبت زیادہ کی درینولا صاحب الطلب درگاہ مین آیا عزت دانش اوسکی کا پاس کرکے مین ساتھ اکرام واحترام کے پیش آیا قاضی کو علم عقلی ونقلی مین لاثانی پایا ایسکی کمی کتاب نہوگی کہ اوسکے مطالعے سے نگذری ہو لیکن ظاہر اوسکا ساتھ باطن کے آشنا نہین جو ساتھ درویشی کے نہایت راغب اور مایل پایا بتکلیف ملاقات کی نکی اور پنجہزار روپیہ عنایت کرکے رخصت دی کہ بیچ وطن کے پہونچکر آسودہ حال رہے اور غرہ امرداد الہی کو باقر خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار ودویست سوار کے سرفراز ہوا اور امرا اور بندگان بادشاہی سے کہ فتح دکن مین تردودات شایستہ پیش پونچا تھا بتیس نفر ساتھ اضافون لائق کے سرفراز ہوے عبدالعزیز خان شجاعت بندی کہ واسطے حکومت قندہار کے مقرر ہوا حسب التماس فرزند خانجہان کے اوپر منصب سہ ہزاری ذات ودو

سوار کے سرفراز ہوا اور غرہ شہریور کو شمشیر مرصع واسطے رنبل بیگ ایلچی کے عنایت کی اور ایک دیہہ اعمال دارالخلافت سے کہ بسلغ ہفت
روپیہ کی جمع رکھتا تھا وہ بھی ساتھ اوسکے مرحمت ہوا اور بنولا حکیم کبنا کو واسطے شورش مزاج اور مزخوئی وعدم وقوف کے لائق خدمت کا
نجانکر رخصت فرمایا کہ بس جاچاہے جاوے جو بیچ عرض کے پونہچا کہ ہوشنگ برادرزادہ خانعالم نے خون ناحق کیا اوسے بیچ حضور کے
طلب کرکے بازپرس کی اور بعد ثابت ہونے کے حکم واسطے قصاص اوسکے کے ہوا حاشا کہ اس امر مین رعایت خاطر شاہزادہ کی نکی تا
ساتھ امرا اور سائر بندگان کے کیا پونہچے امید کہ توفیق رفیق ہو جیوہ غرہ شہریور کو حسب التماس آصف خان کے منزل اوسکی مین جاکر
بیچ ایک حمام کے کہ ازسر نو طیار ہوا تھا غسل کیا بے تکلف بہت نفیس اور مکلف ایک حمام ہی پیچھے فارغ ہونے غسل کے پیشکش
لائق بیچ نظر کے لایا اور جو کچھ سینہ پڑا قبول کیا اور باقی ساتھ اوسکے بخشا وظیفہ خضر خان خاندیسی کا اصل و اضافہ سے ہزار روپیہ
مقرر ہوا اور انھین ایام مین عرض ہوئی کہ کلیان نام آہنگر اور عورت ہمقوم اپنی کے عاشق زار ہی اور اظہار عاشقی کا کرتا ہی اور وہ ضعیفہ باوجود والیے عاشق ہونے کے اصلا ساتھ آشنائی اوسکے کے تن نہین دیتی ہی اور محبت اسکی اوسکے دل مین تاثیر نہین کرتی ہی دو نفر
کو حضور مین طلب کرکے بازپرس کی گئی ہر چند عورت کو واسطے نکاح اوس دل دادہ کے رغبت دلائی سودمند نہ پڑی اوسوقت آہنگر
مذکور نے کہا کہ اگر یقین جانون مین کہ او سکو مجھے عنایت فرمائے تو خود کو بالاے شاہ بیچ سے نیچے ڈالون مینے ازروے مطایبہ کے کہا
کہ شاہ بیچ پر کیا تو دعوی تیری محبت کا صادق و درست ہی اسی کوٹھے سے کود پر مین اوسکو حکم ساتھ تیرے دیتا ہون
ہنوز سخن تمام نہوا تھا کہ برق آسا جلد دوڑ کر نیچے کود پڑا بمجرد گرنے کے چہم و دہان اوسکے سے خون جاری ہوا مینے اوس نہال
اور مطایبہ سے ندامت بہت کھینچی اور آزردہ خاطر ہوا اور ساتھ آصف خان کے فرمایا کہ اوسکو گھر مین لیجاکر تیمارداری کرے جو بیمانہ
حیات اوسکی کا لبریز تھا ساتھ اوسی آسیب کے درگذرا ؎ عاشق کہ جان نثار بران دستانہ ساخت + از شوق جان سپرد اجل را
بہانہ ساخت † حسب التماس مہابت خان بمنصب لایق قاقشال کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور پانصد سوار کا مقرر ہوا بیچ سرانجام گشت
کے ایما اور اوسکے کیا کہ روز جشن دسہرہ کو کشمیر مین اثر گرفتگی نفس اور کوتاہی دم کا بیچ اپنے احساس کیا مجملا کثرت باریدگی اور رطوبت ہوا
سے بیچ ہواے نفس جانب چپ مین بیچ دل کے گرانی اور گرفتگی ظاہر ہوئی رفتہ رفتہ نوبت ساتھ سختی کے پونہچی اطبا کہ ملازمت مین تھے
پہلے حکیم روح اللہ متصدی علاج ہوا اور چند کشتہ ساتھ دواؤن گرم و ملائم کے تدبیرات بیچ کام کے لیگیا ظاہر مین تھوڑی سی تخفف
معلوم ہوئی جو اوس کریہ سے اوپر آیا پھر ویسی سختی نے مونہ دکھایا اس مرتبہ چند روز ساتھ شیرینی اور پھر ساتھ شیر شتر کے مشغول ہوا
کسی سے فائدہ نہ پایا مقارن اس حال کے حکیم رکنا کو کہ سفر کشمیر سے معاف رکھا تھا اور بیچ آگرہ کے چھوڑا تھا خدمت ملازمت مین
بلایا اور ازروے دلیری اور ظاہر کرنے قدرت کے ترکیب معالجہ کا ہوا اور مدار اوپر ادویہ گرم و خشک کے رکھا تدبیرات اوسکی سے
بھی فائدہ نہوا بلکہ بسبب افزودی حرارت و خشکی دماغ و مزاج کا ہوا اور نہایت ضعیف ہوا اور مرض نے مونہ ساتھ زیادتی کے رکھا اور
صحت نہایت کو پونہچی بیچ اس وقت اور اس حالت کے دل سنگ خارا کا اوپر پیرے جاتا تھا صدرالصدر حکیم مرزا محمد کو کہ اطبا ی عمدہ
عراق سے تھا بیچ دولت پدر بزرگوار پیرے کے ولایت سے آکر بعد اوسکے کہ تخت سلطنت کا ساتھ وجود اس نیازمند کے آراستگی
پاوے جواہر استعداد اور تصرف بطبیعت کے سب امتیاز رکھتا تھا بیچ مقام تربیت کے اوسکو ساتھ خطاب مسیح الزمانی کے امتیاز
بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسرے اطبا سے کہ ملازمت مین تھے زیادہ کیا گمان اوس بات کے کہ شاید کوئی وقت اوقات سے
مصدر خدمات کا ہوسکے وہ حق شناس باوجود چندین حقوق و منت رعایت کے محکوم بیچ اس روز مصیبت اندوز کے دیکھکر
اوسی حال سپند کرکے اصلا ساتھ دوا و علاج کے متوجہ نہوا ہر چندین بنہایت اہتمام و التفات و مدارا اور مواسات کے پیش آتا تھا

مگر وہ یہی کہتا تھا کہ مجھے اوپر دانش اور ذکاوت اپنی کے اس قدر اعتماد نہین ہی جو متصدی علاج کا ہو سکون اور ایسے ہی حکیم العوالقاسم پسر حکیم الملک باوجود نسبت خانہ زادگی و حقوق تربیت کے آپ کو متوہم و متوحش ظاہر کرتا تھا بلکہ علاج سے دور ہوتا تھا لاچار تدبیرات خارجی سے دل اپنا اوکھاڑکر حکیم علی الاطلاق کو سونپا اور جو فشار پینے سے تخفیف ہوتی تھی دن کو بھی بخلاف ضابطہ و معتاد کے استعمال کرتا تھا رفتہ رفتہ گرمی ہوا سے نقصان اوسکا محسوس ہوا اور ضعف زیادہ ہوا نورجہان بیگم کہ تدبیر و تجربہ اوسکا ان طبیبون سے زیادہ ہی ازروے مہربانی اور دلسوزی کے کم کرنے پیالہ اور اون تدبیرون مین کہ مناسب وقت ہین مصروف ہوئی اگرچہ آگے اس سے بھی وہ علاج کہ اطبا کرتے تھے ساتھہ صلاح اور صوابدید اوسکے کے تھا لیکن اس وقت مدار اور مہربانی اوسکے کہانا اور شراب کو بتدریج کم کیا اور چیزون نامناسب اور غذا نامواقف سے محافظت کی امید کہ حکیم حقیقی شفاخانہ غیب سے صحت کامل نصیب کرے روز دوشنبہ بارہوین ماہ مذکور مطابق پچیسوین شوال بسنہ ایکہزار تیس ۱۰۳۰ ہجری کو جشن قمری شمسی نے ساتھہ مبارکی اور فرخی کے آرستگی پائی جو سالگذشتہ مین بیماری صعب کھینچکر پوستین بیچ محنت و آزار کے گذر اتھا شکر اوس بات کا بجالایا کہ ایک سال ساتھہ خیریت کے گذرا اور بیچ شروع سال حال کے اثر صحت کا اور چہرہ مراد کے ظاہر ہوا حسب التماس نورجہان بیگم کے اوسکے وکلا نے ایسی نفیس مجلس ترتیب دی کہ حیرت افزاے نظارگیان ہوئی اور جس تاریخ سے کہ نورجہان بیگم عقد ازدواج اس نیازمند مین آئی اگرچہ سب جشنون شمسی اور قمری مین لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیے لائق اس دولت کے ترتیب دیکر سرمایہ اسباب سعادت اور نیک بختی کا جمع کیا لیکن اس جشن مین زیادہ تر تکلفات آرایش مجلس اور ترتیب بزم مین نہایت توجہ کی اور ایک جماعت بندگان پسندیدہ اور خواصون مراحبان سے کہ ہیچ ہیں ضعف مین ازروے اخلاص اور جانفشانی کے پیوستہ حاضر ہوکر پروانہ وار گرد سریر کے پھرتے تھے نوازشات لائق خلعت و کمربند شمشیر مرصع اور خنجر مرصع اور سپہ و فیل اور خوانون پر ازر کے ہر ایک کو لائق پایہ اونکے کے سرفراز کیا باوجودیکہ اطبا سے خدمت شایستہ ظہور مین نہ آئی تھی ساتھہ تھوڑی خفت کے کہ دو تین دن مین اوسکو ہوئی انواع و اقسام مراحم سے اس جشن ہمایون مین بھی بانعامات لائق نقد و جنس کے سرفراز ہوے بعد فراغ جشن خوان جواہر و زر کے نثار ہوکر دامن اہل نشاط اور ارباب استحقاق کے بھرے اور جو کراے سنجہ کہ نوید بخش صحت و تندرستی سے تھا ساتھہ مہر و روپیہ کے وزن کرکے مبلغ یا لصد مہر اور سات ہزار روپیہ بوجہ انعام اوسکے کے مقرر ہوا آخر مجلس مین جو پیشکش کہ واسطے میرے ترتیب دی گئی تھی پیش ہوئی جواہر مرصع آلات اور قمقمہ اور اقسام نفائس سے جو کچھہ مجھے پسند پڑا قبول کیا حاصل کلام کا دو لاکھہ روپیہ سواے اوسکے جو رسم پیشکش گذرانا اس جشن عالی مین بابت اون انعامون کے کہ نورجہان بیگم نے صرف کیا بیچ تحریر کے آیا اور سالگذشتہ مین وقت صحت کے تین من اور تین سیر بالکی وزن مین آتا تھا امسال بباعث ضعف دلاغری کے دو من اور ستائیس سیر وزن ہوا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ الہی کو اعتقاد خان حاکم کشمیر نے بمنصب چار ہزاری و دو ہزار روپیہ لصد سوار کے سرفرازی پائی راجہ جگت سنگھ بمنصب چار ہزاری اور تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری میری کی فرزند شاہ پرویز کو پہنچی ساتھہ فرمان طلب کے انتظاری نکرکے بے تاہانہ متوجہ ملازمت کا ہوا تاریخ چودہوین ماہ مذکور مین بساعت مسعود اور زمان محمود اوس فرزند سعادت مند نے شرف سعادت آستانبوسی حاصل کیا تین بار گرد تخت کے پھرا مین ہر چند سبالغہ کرکے سوگند دیتا تھا اور منع فرماتا تھا وہ زاری اور تضرع زیادہ کرتا تھا ہاتھہ اوسکا پکڑکے اپنی طرف کھینچا اور شفقت اور عاطفت سے آغوش مین لیا اور التفات اور توجہ بہت ظاہر کی امید کہ عمر و دولت سے برخوردار ہو اور ان دونون بیمن لاکھہ روپیہ ہاتھہ الہداد خان کے واسطے صرف ضروریات لشکر دکن کے پاس خرم کے ارسال کیے اور شارا لیہ نے ساتھہ عنایت فیل و اسپ کے سرفرازی پائی اگلے مئیسون کو قیام خان قراول بیگی نے مرض طبعی مین رحلت کی یہ خدمتگارون مراحبدان سے تھا اور قطع نظر فنون شکار اور مہارت ہونے اس فن کے اکثر خبر و بات سے خبردار تھا اور پیروی مزاحبداری میری کی بہت کرتا تھا باجمال اس سانحہ سے مجھکو

سخت صدمہ ہوا امید کہ ایزد تعالے اوسکو بخشے اور تاریخ اوتیسوین کو والدہ نورجہان بیگم کی غریق رحمت حق ہوئی صفات حمیدہ اس گدبانو کے کیا لکھوں پاک طینتی اور دانائی تمام خوبیون سے کہ زنون عورات کا ہے مادر روزگار نے مثل اوسکے نہ دیکھا ہوگا مین اپنی مان سے اونکو کمتر نہین سمجھتا تھا نسبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ کو ساتھ اونکے تھا یقین کہ کسی خاوند کو ایسا نہوگا قیاس چاہیے کرنا کہ اوپر اوس غمزدہ کے کیا حادثہ گذرا ہوگا اور اسیطرح نسبت تعلق نورجہان بیگم کے ساتھ ایسی والدہ کے کیا لکھا جاوے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے آصف خان باوجود نہایت خردمندی اور دانائی کے حادثہ شکیبائی کو چاک کرکے لباس اہل تعلق سے باہر آیا مدبر مجروح خاطر کو شاہد حال فرزند سے صدمۂ غم زیادہ ہوا ہر چند نصیحت کی گئی سود مند نہوئی ایکدن ہمراہ اوسکے پرسش اوسکے کے گئے جو ابتداے شورش مزاج اور آزردگی خاطر اوسکی تھی از روے شفقت اور مرحمت حرف چند نصیحت آمیز فرمائے کہ رفع پریشانی ہو بعد چند روز کے جراحت درونی اوسکی کا مرہم التفات سے علاج کرکے پھر لباس اہل تعلق مین لاؤن اگرچہ اعتماد الدولہ واسطے رضا جوئی میری کے ظاہر آپ کو بہت ضبط کرتا تھا لیکن ضبط نہو سکتا تھا غرۂ آبان ماہ الٰہی کو سربلند خان اور جانسپار خان اور باقی خان نے عنایت نقارہ سے سربلندی پائی عبداللہ خان بے رخصت متوجہ دکن کے محال جاگیر اپنے مین آیا مین نے دیوانون عظام سے فرمایا کہ جاگیر اوسکی تغیر کرو اور اعتماد راے کو حکم ہوا کہ سزاولی مقرر کرکے اوسکو صوبہ مذکور مین پونہچاوے آگے اس سے مجملاً احوال مسیح الزمان کا لکھا گیا کہ باوجود چندین حقوق قدیمیت کے اس ستم کی بیماری مین توفیق خدمتگاری کی نپائی دفعۃً التماس سفر حجاز کا کیا اوس سبب سے کہ ہر وقت توکل اس نیازمند درگاہ الٰہی کا خدا پر ہے بکشادہ پیشانی رخصت فرمایا باوجودیکہ سب قسم کا سامان رکھتا تھا مگر بیست ہزار روپیہ واسطے مدد خرچ کے انعام فرمایا امید کہ حکیم علی الاطلاق بوسیلۂ اطبا اور بسبب دوا کے اس نیازمند کو شفا خانہ کرم اپنے سے صحت عاجل اور شفاے کامل کرامت کرے اور جو ہواے آگرہ کی بسبب شدت حرارت اور افراط گرما سے کے ناموافق تھی تاریخ تیرہوین روز دوشنبہ آبان ماہ الٰہی سنہ سولہ مین رایات عظمت آیات طرف کوہستان شمالی کے بلند ہوے کہ اگر وہان کی ہوا ساتھ اعتدال کے قریب ہووے اور پرگنا رے آب گنگ کے کوئی سرزمین وسیع و بہتر پسند کرکے ایک شہر نیا آباد کردون کہ موسم گرما مین محل اقامت کا ہووے والا جانب کشمیر کے عنان عزیمت کی معطوف کیجاوے اور مظفر خان کو واسطے حفظ و حراست آگرہ کے نقارہ و اسپ و فیل سے سرفراز فرمایا مرزا محمد برادرزادہ اوسکے کو واسطے فوجداری نواحی شہر کے مقرر کرکے خطاب اسدخانی اور اضافہ منصب سے ممتاز کیا اور باقر خان کو خدمت صوبہ داری صوبہ اودہ پر سرفراز کرکے رخصت فرمایا چھبیسوین ماہ مذکور کو نواحی متھرا سے فرزند اقبالمند شاہ پرویز نے اوپر صوبۂ بہار اور محال جاگیر اپنی کو سرفراز پائی سرو پاے خاصہ بانا رسی مرصع و اسپ و فیل لطف فرما کر رخصت کیا امید کہ عمر سے برخوردار سووے مکرم خان حاکم دہلی دولت زمین بوسی سے سرفراز ہوا چھٹے مہینے ماالملک دہلی مین اتفاق نزول کا ہوا اور دو روز سلیم گڑھ مین مقام فرماکے شکار کھیلا درینولا بیع عرض کے پونہچا کہ جادو راے کا بیٹا کہ سردارون عمدہ دکن سے ہے ساتھ رہنمونی سعادت اور بدرقۂ توفیق کے دولتخواہی اختیار کرکے سلک دولتخواہانمین منتظم ہوا فرمان مرحمت عنوان و خلعت و خنجر مرصع نگین کہ اس راٹھور کے ہاتھ اوسے مرحمت ہوا غرۂ دی ماہ الٰہی مطابق ساتوین شہر صفر سنہ ۱۰۳۷ ہجری مین مقصود برادر قاسم خان بخطاب ہاشم خانی اور ہاشم بیگ خوشی ساتھ خطاب جان نثار خانی کے سرفراز ہوا ساتوین ماہ مذکور کو مقام ہردوار مین کہ اوپر کنار گنگ کے واقع ہے نزول سعادت کا اتفاق ہوا ہردوار معتمد معابد مقرر ہنود کا ہے اور بہت سے برہمنون نے اس جاگوشہ اختیار کیا ہے بیچ آئین دین اپنے کے یزدان پرستی کرتے ہین مینے ہر کسی کو موافق حوصلے اونکے کے لقدر جنس لطف فرمایا جو آب و ہوا اس دامن کوہ کی پسند خاطر نہ پڑی اور کوئی سرزمین خوشنما آئی طرف دامن کوہ جمود کے قصد فرمایا درینولا بیع عرض کے پونہچا کہ راجہ بھاؤ سنگھ بیچ صوبۂ دکن کے افراط شراب خواری سے نہایت

ضعیف وزبون ہوگیا تھا ناگاہ غشی اوسپر غالب ہوئی ہرچند اطبا نے تدبیر کی سود مند نہ آئی آخر سافر ملک عدم کا ہوا دوسرے روز دو عورتین اور آٹھ لونڈیان بیچ آتش محبت اوسکے جلین جگ بیگ برادر کلان اوسکا اور مہاسنگھ برادرزادہ اوسکے نے کثرت شراب سے نقد جان کو سونپا تھا اونھون سے عبرت نہ پکڑی نہایت اچھا آدمی تھا کہ ایام شہزادگی سے نزدیک میرے ساتھ والا پایہ پنجہزاری کے پونہچا تھا جو کوئی فرزند اوسکا نہ تھا بیرہ برادر کلان اوسکے کو باوجود صغرسن کے اوپر خطاب راجگی کے سرفراز کرکے منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا پرگنہ انبر کہ اونکا وطن ہے بدستور سابق جاگیر اونکی مین رہا تا جمعیت اونکی متفرق نہو اصالت خان پسر خانجہان نے اوپر منصب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفرازی پائی آٹھوین ماہ مذکور کو بیچ سر اسے آلونہ کے منزل ہوئی چوتھیسے دوسطے خوشی شکار کے مشغول ہون اور طبیعت واسطے کھانے گوشت اون جانورون کے کہ اپنے ہاتھ سے شکار کردن زیادہ راغب ہے اور بیاعث وسواس اور احتیاط کے اپنے سامنے اونھین صاف کراکے دانہ اونکا بلاحظہ کرتا ہون کہ کیا کھاتے ہین اور کیا اونکی خوراک ہے جو پسند نہ پڑا اوسکو دور کرتا ہون اور اقسام مرغابی پر سوائے سونے کے میل نہین فرماتا ہون جس وقت کہ دارالسلطنت اجمیر مین محل نزول رایات اقبال کا ہوا سونہ مرغابی خاکی کو دیکھا کہ کرم مکروہ کھاتی ہے کھانے اوسکے سے بھی کنارہ کیا محلا آج سے شاہد اپنے قرار دیا کہ بیچ کل کے مرتکب مرغابی کا نہون گا خانعالم نے عرض کیا کہ گوشت عقاب سفید کا نہایت لذیذ ونازک ہوتا ہے اسلیے عقاب سفید طلب کرکے بیچ حضور کے پاک کرایا اتفاقاً ہفتہ دان اوسکے سے دس بقہ نکلے پھر طبیعت کو کراہیت معلوم ہوئی الیسوین کو باغ سرسبز مسرت افزائے خاطر ہوا دو روز مقام کرکے سیر وتماشے اوسکے سے دل خوش کیا ان دنون خواجہ ابوالحسن صوبہ دکن سے آکر سعادت ملازمت کی پاکر مورد عنایت روزافزون کا ہوا غرہ بہمن ماہ الہی کو بیچ نور سرا کے اتفاق منزل کا ہوا منصب معتمد خان کا اصل واضافہ سے دوہزاری ذات اور ششصد سوار کے حکم ہوا خانعالم نے ساتھ صاحب صوبگی الہ آباد کے سرفرازی پائی اسپ وسروپا بشمشیر مرصع عنایت کرکے رخصت فرمایا مقرب خان اور منصب پنجہزاری ذات وسوار کے ممتاز ہوا روز مبارک شنبہ کہ کنار آب بیاہ پر منزل ہوئی قاسم خان نے لاہور سے اگر سعادت آستانہ بوسی کی پائی باسوے زمیندار بلوارہ ایک جانور بیچ نظر کے لایا کہ لوگ کوہستان کے اوسکو جان بہن کہتے تھے مانند قراقاول یعنی تیندوے کے ہے رنگ اوسکا بعینہ مانند مادہ قراقاول کے لیکن جثہ مین قراقاول برابر سفید کے باسوئے مذکور نے عرض کی کہ یہ جانور اوپر کوہ برف کے رہتا ہے اور خوراک اوسکی علف اور سبزہ ہی تیندرو کو بیچ خانہ اوسکے کے رکھکر سنبچے لیے گیے اور گوشت اقسام اوسکے کو جوان اور کلان سے مکرر کھایا گیا مگر گوشت تیندرو کو ساتھ گوشت جانور مذکور کے کچھ نسبت نہین گوشت جانور مذکور کا نہایت لذیذ تر ہے اور جو جانور کہ اس کوہستان مین بیچ نظر کے آئے ایک پھول پکارتے کہ کشمیری اوسکو سوتلو کہتے ہین مادہ طاوس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے پشت ودم اور سر دو بازو اوسکے ساتھ سیاہی کے مائل اور خال سفید رکھتا ہے اور کم آگے سینہ تک سیاہ ساتھ خالون سفید کے اور بعض خال سرخ بھی رکھتا ہے اور بازو کے پر سرخ آتشین رنگ اور سر سے گردن تک سیاہ اور سر پر دو شاخ اور کان فیروزہ رنگ اور حلقہ چشم سے مونہ تک پوست سرخ اور نیچے گلے کے گرد ایک پوست قدرے کھردست کے اور درمیان اوس پوست کے بنفشہ رنگ پر فیروزی نقطے اور گرداون کے خطوط خرمزی کھنچے تھے ہر خط مین آٹھ کنگورے اور چار دلطرف فیروزی خطون کے دو دو انگل سرخ دائرہ تھا اور پانون بھی سرخ تھے زندہ اوسکو وزن کیا ایک سو بادن تولہ کا ہوا اور بعد ذبح کرنے کے ایک سو اونتالیس تولہ کا اور دوسرا مرغ زرین کہ جسکو لاہور والے شن اور کشمیری اوسکو پوط کہتے ہین اوسکا رنگ طاوس کے سینے کی طرح کا ہے اور سر پر ایک کاکل ہوتی ہے اور دم بقدر چار پانچ انگل کے زرد رنگ کی قدمین قاز کے برابر مگر اوسکی گردن دراز دبلے ڈول ہے اور اسکی کوتاہ اور خوش وضع چونکہ میرے بھائی شاہ عباس نے کئی مرغ زرین طلب کیے تھے

اسواسطے مینے چند ہمراہ اوسکے ایلچی کے بھیجے دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آراستہ ہوا نورجہان بیگم نے پینتالیس آدمیون کو امرا اور مصاحبون مین سے خلعت دیا چودہوین تاریخ موضع بہلون متعلقات موضع سیتامین خیامگاہ ہوا چونکہ ہمیشہ سے سیر کانگڑہ اور اوسکے پہاڑون کی منظور تھی اسواسطے بڑے لشکر کو وہین چھوڑکر مین ہمراہ مصاحبون اور خدمتگارون کے سیر قلعہ کو متوجہ ہوا اور اعتمادالدولہ کو بسبب بیماری کے لشکر مین چھوڑگیا اور صادق خان میربخشی کو اوسکی بیمارداری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسرے دن اعتمادالدولہ کا حال تنگ سنکر اور بسبب پریشانی نورجہان بیگم کے بے اختیار مین لشکر مین لوٹ آیا اور پہلے دن اوسکے دیکھنے کو گیا وقت جان کندنی کا تھا کبھی ہوشیار اور کبھی بے ہوش ہوجاتا تھا نورجہان بیگم نے میری طرف اشارہ کرکے اوس سے پوچھا کہ آپکو پہچانتے ہو اوسنے ایسے تنگ وقت مین اوسکے جواب مین یہ شعر انور می پڑھا ؎ آنکہ نا بینای مادرزاد اگر حاضر شود ✽ در چنین آگر الیق عالم بہ بیند مہتری ؛ دو گھڑی مین اوسکے پاس رہا جب ہوش مین آتا تو عمدہ اور سمجھکی باتین کرتا غرض سترہوین رات اوس مہینے کو انتقال کیا مین کیا کہون کہ اس واقعہ سے مجھپر کیا گذرا وزیر عاقل وکامل اور مصاحب دانا سے مہربان تھا باوجود ایسی بڑی خدمت سلطنت کے کہ آدمی سے ممکن نہین جو کام وزارت مین سب کو راضی رکھے لیکن اوسکے پاس کوئی غرض لیکر نہین گیا کہ پھر ناراض پھرے بیرے خیرخواہ ہونکو خوشدل رکھتا تھا اور حاجت مندون کو کامیاب بیشک یہ اوسیکا کام تھا جب سے کہ اوسکی زوجہ کا انتقال ہوا تھا پھر نہ سنبھلا ہر روز گھلتا جاتا تھا اگرچہ ظاہر مین درستی کاروبار سلطنت کے لیے اور مقدمات دیوانی کی اپنے اوپر محنتین اوٹھائین تھین لیکن باطن مین اوسکی جدائی سے جلتا تھا یہان تک کہ بعد تین مہینے بیس دن کے رحلت کرگیا دوسرے دن مین اوسکے عزیزون اور فرزندون کی پرسش کو گیا اور اکتالیس آدمیون کو اوسکے عزیز اور قریبون مین سے اور بارہ شخصون کو اوسکے نوکرون سے سروپا دیکر لباس ماتمی سے نکالا اور دوسرے روز کوچ کرکے قلعہ کانگڑہ کیطرف گیا اور بعد چار منزل کے دریاے مان گنگا پر مقام لشکر ظفر پیکر کا ہوا الف خان و شیخ فیض اللہ قلعہ دار کانگڑہ کے اگر زمین بوسی سے شرفیاب ہوے اور وہین پیشکش راجہ چیتا کی ملاحظہ ہوئی ملک اسکا پچیس کوس پر کانگڑہ سے ہے لیکن اس کوہستان مین اوس سے بہتر کوئی راجہ نہین ہر کہین کے راجہ بھاگ کر اسی کے ملک مین امان پاتے ہین بہت سخت راہین اور گھاٹیان اوسکے ملک مین ہین آج تک کسی بادشاہ کا مطیع نہوا تھا اور کسیکو پیشکش نہین بھیجی اسکا بھائی پہلے سے میری خدمت مین اگر سرافراز ہوا تھا اور راجہ کیطرف سے لوازم بندگی ظاہر کیے تھے مین اوس راجہ کی لیاقت سے خوش ہوا اور اوسکو عنایات شاہی سے سرفراز کیا چوبیسوین تاریخ مین قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم دیا کہ قاضی اور میر عدل اور سب علماے دیندار ہمراہ چلکر قلعہ مین جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کرین اور دین محمدی کو رواج دین پھر ایک کوس راہ چلکر قلعے مین پونہچا اور عنایت الہی سے وہان اذان اور خطبہ اور گاوکشی وغیرہ کہ ابتداے بناے اوس قلعے سے آج تک وہان نہوا تھا اپنے روبرو جاری کرایا اور سجدے شکر یہ اس نعمت کے کہ کسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوئی تھی ادا کرکے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد اندر قلعے کے بناوین یہ قلعہ کانگڑے کا ایک اونچے پہاڑ پر ہے اور اس قدر مضبوط ہے کہ اگر سامان اور رسد جمع ہو تو پھر اوسکو کوئی لے نہین سکتا اگرچہ بعضی جگہ ضرب توپ اور تفنگ کی اوسپر پڑتی ہے لیکن قلعے والون کو کچھ نقصان نہین ✽ اوس مین تیئیس برج اور سات دروازے ہین دورہ اوسکے اندر کا ایک کوس پندرہ جریب کا ہے طول پاؤکوس دو جریب کا اور عرض مین قریب بائیس جریب کے بلندی اوسکی اکیسو چودہ گز کی ہے اور اوسکے اندر دو حوض ہین طول مین دو جریب اور عرض مین ڈیڑھ جریب کے بعد سیر قلعہ کے تہانہ درگا کے دیکھنے کو گیا یہ مکان بھون کے مشہور ہے متوجہ ہوا ایک عالم کو وہان گمراہ پایا کہ قطع نظر کافرون سے گروہا گروہ مسلمان دور دور سے آکر وہان نذرین چڑہاتے ہین اور اوس کالے پتھر کو پوجتے ہین نزدیک اوس تہانہ کے دامن کوہ مین گندھک کی کان ہے

وہ ہمیشہ تابش آتش سے وہان شعلہ نکلتا ہے اوسکا کفار نے جوالامکھی نام رکھا ہے اور اوس بت کی کرامت اوسکو قرار دیا ہے حقیقت مین ہنود نے موافق عقیدہ اپنے کے عوام الناس کو فریفتہ کیا ہے ہندو کہتے ہین کہ جب مہادیو کی عورت کی عمر تمام ہوئی اور مری تو مہادیو بسبب کمال اوسکی محبت کے اوسکو کاندہے پر لیے پھرتا رہا بعد چندمدت کے وہ سڑگئی اور اوسکا ہر عضو ایک ایک جگہ پر گرا جسطرح ہر عضو کے ہندوون نے اون مقاموں کی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب اعضا مین بہتر ہے اوس پہاڑ پر گرا اسوسطے اسکو سب جگہ سے بزرگ زیادہ جانتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ پتھر بسکو اب کنارہ پوجتے ہین وہ پتھر نہین ہے بلکہ اوس اگلے پتھر کو ایک لشکر اسلام نے یہان آکر اوسکے پانی مین ڈال دیا ہے اور اوسکو کوئی نکال نہ سکا اور بہت دنون تک مشرک وکفر یہان سے موقوف رہا تھا یہان تک کہ ایک مکار برہمن نے اپنی گرم بازاری کے واسطے ایک پتھر کہین چھپا آیا اور اوس وقت کے راجہ کے پاس آکر کہا کہ مین نے درگا کو خواب مین دیکھا ہے کہ مجھے کہتی ہین کہ مجکو فلانی جگہ ڈالا ہے ہمکو مجکو لیجا اوس راجہ بے عقل اور طمع زر سے کہ ندرون مین حاصل ہوگی برہمن کے کہنے کو معتبر جانکر لوگون کو اوسکے ہمراہ بھیجا اور وہ اوس پتھر کو لاکر یہان عزت سے رکھکر پوجنے لگے اور نئے سرے سے گیارہی شروع ہوئی والعلم عندہ جب تغلق نے یہ کوہ درہ کوہ مدار کی گیا مین وہ ایک نفیس جگہ ہے آب وہوا اور سبزہ ولطافت مین عمدہ مقام ہے وہان پانی بہار کے امر پر تغلق نے وہان حکم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہ کے لائق بناوین پھر یکبیوین تاریخ کو وہان سے لوٹ کر لشکر مین آیا اور الف خان اور شیخ فیض اللہ کو وفیل سے سرافراز کرکے قلعہ کی طرف رخصت فرمایا پھر وہان سے کوچ کرکے دوسرے دن قلعہ نوپور خیام گاہ لشکر عز واقبال کا ہوا وہان سہ روز مقام کیا کہ اس جنگل مین مرغ جنگلی بہت ہین چونکہ مینے جب تک جنگلی مرغون کا شکار نہین کھیلا تھا اسواسطے دوسرے دن مقام کرکے سیر وشکار کے لائق اوسطہ اچھا مرغ ہاے وہ بدن اور رنگ مین پالو مرغون سے مشابہ تھے لیکن اونکی یہ خاصیت ہے کہ اگر اونکو پانون پکڑکر اولٹا دیگا تو جہان تک یہ آواز نہین کرتے اور پالو مرغ اس سطرح بہت چلاتے ہین اور اونکے پر بے غوطہ دینے گرم پانی کے بخوبی دور ہوجاتے ہین یہ بات بھی برخلاف پالو مرغون کے ہے پیتے کباب اور کھانا اونکے گوشت کا پکوایا کچھ عمدہ ہوا جو قدیمین بڑا تھا اوسکا گوشت بی مزہ اور خشک زیادہ تھا جوان کا گوشت کچھ تری رکھتا ہے لیکن مزہ خوب نہین یہ مرغ ایک پرتاب تیر سے زیادہ نہین اوڑتے چھوٹے ان مین کے سرخ رنگ ہوتے ہین اور سرخیان سیاہ اور زردرنگ قدیم نام اس نوپور کا دیہری ہے جسے کہ راجہ باسو نے قلعہ پتھر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہان بنائے ہین میرے نام کی مناسبت سے اوسکو نوپور کہتے ہین تخمینا تیس ہزار روپیہ یہان کی عمارتون مین صرف ہوا ہے لیکن ہندو مکان کیسا ہی تکلف سے موافق اپنے سابقے کے بناوین دلنشین اور خاطر پسند نہین ہوتا لیکن چونکہ مقام عمدہ اور منزل فرحت افزا تھی اسواسطے مینے حکم کیا کہ لاکھ روپیہ خزینہ عامرہ سے لیکر اون مین موافق اس سرزمین کے عمدہ مکانات بنین پھر مجھے لوگون نے عرض کی کہ اس نواح مین سناسی سوتی رہتا ہے کہ تعلقات دنیا سب ترک کیے ہین مینے کہا اوسکو حضور مین لاوین کہ اوسکی حقیقت دریافت کیجاوے ہندوون کے عابد اور زاہدون کو سرب باسی کہتے ہین اسکے معنی یہ ہین کہ تارک تمام چیزون کا لوگون نے سرب باسی کو کثرت استعمال سے سناسی کرلیا ہے اور ان فقیرونکی بہت جماعتین ہین اور سرب باسیون مین بھی کئی گروہ ہین اور اون مین سے ایک قسم ہے جسکو سوتی کہتے ہین یعنی بالکل مردہ کہ ہر کار مین انتہا اپنا چھوڑ دیتے ہین اور پتھر کی طرح ہوجاتے ہین زبان سے ہرگز نہین بولتے اور اگر دس روز تک ایک جگہ کھڑے رہین تو قدم آگے یا پیچھے نہین ہٹاتے غرضکہ اپنے اختیار سے کچھ حرکت نہین کرتے اور مثل پتھر کے ہوجاتے ہین جب وہ میرے روبرو آیا اور مینے اونکا حال تحقیق کیا تو مینے اوسمین عجب ایک استقامت اور مضبوطی پائی مینے دل مین کہا کہ شاید یہ سستی مین بولے یا کچھ حرکت کرے پھر چند پیالے دوآتشہ شراب کے اوسکو پلوائے لیکن اوسکے حال مین سرمو فرق نہوا اور اسیطرح رہا یہان تک کہ بیہوش ہوگیا مثل مردے کے

لوگ اوسکو اوٹھائے گئے لیکن خداوند کریم نے بڑا فضل کیا کہ اوسکی جان پر کچھ صدمہ نہوا اور بیدل خان نے تاریخ فتح کانگڑے کی
اور تاریخ تعمیر مسجد کی کہ قلعہ مین بنوائی تھی مجھسے عرض کی چونکہ میرے پسند آئی تھی اسواسطے یہان لکھی گئی ۵ شہنشاہ زمان شاہجہان
ابن شاہ اکبر + کہ شد بر سخت کشور پادشاہ از حکم تقدیری + جہانگیر و جہانبخش و جہان دار و جہان دارا + کہ انجمت جوان او جہان ایمن شد
از پیری + بشمشیر غزا این قلعہ را بکشود تاریخش + خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جہانگیری + (اور تعمیر مسجد کی یہ تاریخ ہے) نورالدین شاہ جہانگیر
ابن شاہ اکبر + بادشاہیست کہ در دہر ندارد ثانی + قلعہ کانگڑہ بگرفت بتائید الٰہ + ابر بخش کہ کند قطرۂ او طوفانی + شد چو از حکم وی
این مسجد پر نور بنا + کہ منور شود از سجدۂ او پیشانی + ہاتف از غیب بگفت از پی تاریخ بناش + مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی +
پھر عرضہ اسفندار مذکور ہوا کہ آپکی کوجاگیر اور سب سامان اور اسباب اعتماد الدولہ کا نورجہان بیگم کو دینے عنایت کیا اور حکم کیا کہ انکی نوبت اور نقارے
کو بعد نوبت بادشاہی کے بجایا کرین پھر چوتھی تاریخ پرگنہ کشمیر مقام لشکر ظفر اثر کا ہوا اس روز خواجہ ابوالحسن منصب عالی دیوانی کمل سے
سرفراز ہوا و بتیس امراء بکلن کو خلعت دیا اور ابوسعید نواسہ اعتماد الدولہ نے منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی پائی اور اسی
اثنا مین عرضداشت خورم کی آئی کہ خسرو نے آٹھوین تاریخ کو درد قولنج سے وفات کی اوسیوین کو کنارے دریا سے بہلے گئے اور
وہان قاسم خان منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو فوجداری دیبالپور کا مقرر
اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوارون کا مقرر کیا اور اس سے پہلے مینے دراول اور شکار گاہ کرچھاک
مین شکار رونگھیر ین جب مینے سنا کہ وہان شکارگھیرے مین آیا ہے تو جو مہینون کو رہا تھا اوسکے اوس طرف روانہ ہوا اور ایک سو
چوبیس جانور وہان شکار کیے اور وہین سنا کہ ظفر خان پسر زین خان سے دارفانی سے کوچ کیا ہے اوسکے بیٹے کو منصب شتصدی
ذات اور حار[illegible] دار کا عنایت کیا

ستہ ہ[illegible] جشن فیروز کا جلوس مبارک سے

شب دوشنبہ بجادی الاولی سنہ ایکہزار اکتیس ہجری کو بعد گذرنے ایک پہر پانچگھڑی کے آفتاب عالم افروز نے دولتسرائے حمل مین
گذر کیا اور ستر ہوان سال جلوس اس نیازمند کا ساتھ خوشی اور فیروزی کے شروع ہوا اس خوشی کے دن مین آصف خان نے منصب
ششہزاری ذات وسوار سے سرفراری پائی اور قاسم خان کو حکومت صوبہ پنجاب پر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور اسی ہزار
درب ریل بیگ ایلچی شاہ ایران کو بلطرق انعام کے دیے اور چھٹی تاریخ کو مقام راولپنڈی مین لشکر ظفر پیکر کا پڑاو ہوا وہان فاضل خان
خدمت بخشیگری سے سرفراز ہوا اور ریل بیگ کو حکم دیا کہ مابدولت جب تک کشمیر سے مراجعت فرماوین لاہور مین مآرام رہے اور اکبر قلی خان
لشکر کو ہاتھی عنایت ہوا اور چونکہ مینے ان روزون مین مکرر سنا تھا کہ ایران کا بادشاہ ازراہ خراسان واسطے تسخیر قندہار کے آتا ہے اگرچہ یہ بات
اوسکی اگلی دوستی سے بعید معلوم ہوتی ہے اور سمجھ مین نہین آتا تھا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کرے اور اوپر میرے ایک
ادنی نوکر کے کہ ہمراہ تین چار سو آدمیون کے قندہار مین رہتا ہے خود چڑھائی کرے لیکن جو احتیاط شرط بادشاہی اور لازمہ سلطنت ہے
اسواسطے مینے زین العابدین بخشی احدیون کو مع فرمان مرحمت عنوان خورم کے پاس بھیجا کہ ہمراہ عساکر فیروزی اثر اور فیلان کوہ شکوہ
اور توپخانہ کے کہ اوس صوبہ مین اوسکی کمک کو مقرر ہے بہت جلد میری ملازمت مین حاضر ہو کہ اگر یہ خبر سچ ہو تو اوسکو سات لشکر
بیحساب کے خزانہ کثیر دیکر اوس طرف روانہ کرون نوعوض عہد شکنی کا اوسکو دیوے پھر آٹھوین تاریخ کو حسن ابدال مین منزل ہوئی وہان
فدائے خان کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور مبلغ اکرمان کو بخشیگری احدیون پر مقرر فرمایا بارھوین تاریخ

روز جمعہ کو مہابت خان نے آکر سعادت زمین بوسی کی حاصل کی اور مورد عنایات شاہانہ کا ہوا سو اشرفی بطور نذر اور دس ہزار روپیہ بطور تصدق کے پیش کیا پھر خواجہ ابوالحسن نے اپنے سواروں کو آراستہ کر کے ملاحظہ کرایا ہزار پچاس سوار خوش اسپہ فردین لکھے گئے اون مین چار سو سوار برق انداز تھے پھر اوس منزل مین گھیرا ڈال کر شکار کھیلا تمامتر جانور تیر و بندوق سے مارے اور وہان حکیم مومنا نے معرفت رکن السلطنت مہابت خان کے دولت ملازمت کی حاصل کی اور اپنے علم اور مہارت کے بیمری علاج کرنے کو طیار ہوا امید ہے کہ اللہ تعالے اوسکو مبارک کرے اور منصب امان اللہ مرحمت ہوا خان کا دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سوارون کا مقرر ہوا اوسیسوین تاریخ ظاہر پگلی کہی مین ورود خیام اقبال کا ہوا اور وہان سے وہان آرستگی پائی مہابت خان کو طرف کابل کے رخصت فرما کر گھوڑا اور ہاتھی اور خلعت مرحمت فرمایا منصب خان کا پنجہزاری ذات اور چہار ہزار سوار کا ہوا جو کہ بندہ قدیم الخدمت اور بہت پیر و ضعیف ہوگیا تھا سرداری صبیہ کی اگرہ پر سرفراز فرما کر نگہبانی قلعہ اور خزانہ پر مقرر کیا اور عنایت فیل و اسپ و خلعت سے ممتاز کر کے رخصت کیا اور بیسویں تاریخ کو بیچ گھاٹی کنوار کے ارادت خان نے کشمیر سے آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی دوسری تاریخ اردی بہشت ماہ الٰہی کو خطہ دلکشای کشمیر مین ورود ہوا سیر سیران منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز ہوا اندرون بسبب آرام احوال رعایا اور سپاہیون موسوم فوجداری کو برطرف کر کے حکم ہوا کہ تمام ممالک محروسہ مین بعلت فوجداری کے مزاحمت نکرین زبردست خان میر توزک منصب دو ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا تیرہوین تاریخ کو بہوابدیدا طبا خاصکر حکیم مومنا کے مین اپنے بازوی چپ کی فصد لیکر سبک ہوا تقرب خان کو سروپا و حکیم مومنا کو دس ہزار درب انعام ہوے بموجب التماس خرم کے منصب عبداللہ خان کا ششہزاری مقرر ہوا سرفراز خان عنایت نقارہ سے سرفراز ہوا بہادر خان اوزبک نے قندہار سے آکر دولت زمین بوس کی پائی سو اشرفی بصیغۂ نذر اور چار ہزار روپیہ بتصدق کے طور پر پیش کیے مصطفے حاکم ٹھٹھہ نے شاہ نامہ اور خمسہ شیخ نظامی کا مصور بعمل اوستادان مع اور تحفون کے بھیجا تھا نظر اقدس مین گذرا غرۂ خورداد ماہ الٰہی کو لشکر خان نے منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور بیرجملہ کو منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار عنایت ہوا اور امرا صوبۂ دکن کے اسیطرح اضافون منصب سے سرفراز ہوے سردار خان نے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار پانصد سوار سے بلندی پائی سربلند خان دو ہزار و پانصدی ذات دو ہزار و دو سو سوار سے اور باقی خان دو ہزار اور پانصدی و دو ہزار سوار سے اور شرزہ خان دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار سے اور جان سپار خان دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے و مرزا والی دو ہزار اور پانصدی و ہزار سوار سے و مرزا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ ہزار اور پانصدی ذات اور سوار سے زاہر خان ہزار اور پانصدی اور ستر سوار سے و عقیدت خان سات ہزار اور دو صدی اور سی صد سوار سے و ابراہیم حسین کاشغری ہزار اور دو صدی اور چھ سو سوار سے اور ذوالفقار خان ہزاری ذات اور پانصد سوار سے راجہ گج سنگھ اور ہمت خان عنایت نقارہ سے ممتاز ہوے اور تاریخ دوسری ماہ الٰہی کو سید بایزید خطاب مصطفے خانی سے سرفراز ہوا اور نقارہ بھی مرحمت ہوا انھین دنون مین تہور خان کہ خدمتگارون نزدیک سے ہے ساتھ فرمان مرحمت عنوان کے بطلب فرزند اقبالمند پرویز کے رخصت ہوا چند روز قبل اس سے عرضیان متصدیون صوبۂ قندہار کی مشتمل اوپر نزہت شاہ ایران کے واسطے تسخیر قندہار کے پونہچی تھین اور دل صدق آئین نظر اوپر نسبتون گذشتہ اور حال کے تصدیق اس معنی کی نہین کرتا تھا یہان تک کہ عرضداشت فرزند خانجہان کی پونہچی کہ شاہ عباس نے سات لشکر عراق اور خراسان کے اکٹھا کر قلعہ قندہار کو گھیر لیا ہے حکم فرمایا کہ ساعت وا سطے باہر آنے کے کشمیر سے مقرر کرین اور خواجہ ابوالحسن دیوان اور صادق خان بخشی پہلے موکب منصور سے طرف لاہور کے جاکر پہونچے شاہزادون عالی مقدار تک سات لشکر دکن اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کے اور مع ایک جماعت کے امیرون سے کہ رکاب ظفر قرین مین حاضر ہین اور اون لوگون کو کہ بے و رپے محال جاگیرون اپنی سے پونہچین نزدیک فرزند خانجہان کے

طرف ملتان کے روانہ کرین اور ایسے ہی توپخانہ اور حلقہ مست ہاتھیون خراسنیکے اور سلاح خانہ کے سامان کرکے بھیجین جو کہ درمیان ملتان اور قندہار کے آبادی کم ہی بغیر یلغار اذوقہ کے بھیجنا لشکر بڑے کا مقصد نہین ہی اسواسطے مقرر ہوا کہ غلہ فروشون کو کہ جنکو اصطلاح ہندی مین بنجارہ کہتے ہین ولاساد یکر اور روپیہ دیکر ہمراہ کرکر لاوین کہ اذوقہ کی تنگی نکھینچین یہان بنجارہ ایک گروہ ہی مقرر بعضے ہزار بیل اور بعضے کم وبیش رکھتے ہین اور غلہ دیہات سے لاکر شہرون مین بیچتے ہین اور ہمراہ لشکرون کے رہتے ہین ہمراہ ایسے لشکر کے کہ ایک لاکھ بلکہ لاکھ بیل سے ہوگا امید کہ توفیق کریم کارساز کے کہ لشکر بعدت واراد کہ ہی تخت اوسکا ہی کسی جا مامل اور توقف نکرے خانجہان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پہونچنے لشکر تک ملتان سے قصد اوس اور نہ کھبراوے اور منتظر حکم کا رہے بہادر خان اوزبک عنایت گھوڑے اور سرپاے سرفراز ہوکر واسطے کمک لشکر قندہار کا مقرر ہوا فاضل خان منصب دو ہزاری ذوالفقار خان منصب دو ہزاری پنجاہ سوار سے ممتاز ہوا جب معلوم ہوا کہ فقر اکشمیر کے موسم زمستان مین شدت جاڑے سے محنت بھینچتے ہین اور سختی اور دشواری سے بسر کرتے ہین حکم ہوا کہ ایک قبچہ عمال کشمیر سے کہ تین چار ہزار روپیہ حاصل اوسکا ہو حوالے ملا طالب اصفہانی کرین کہ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنے پانی وضو کے مسجدون مین صرف کرے اور جب معلوم ہوا کہ زمیندارون کشتوار کے سر خلافت اور عصیان کا اوٹھا کر فتنے اور فساد پر مشغول ہین ارادت خان کو حکم ہوا کہ جلد وہان جاکر پہلے اوس سے کہ وہ آپ کو قائم کرین تنبیہ کرکے جڑ فساد اونکے کی اوکھاڑے اسی تاریخ مین زین العابدین نے کہ واسطے بلانے خرم کے گیا تھا آکر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرارداد اوسکا یہ ہی کہ ایام برسات قلعہ ماندو مین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووے عرضداشت اوسکی پڑھی گئی مضمون عبارت اور ملتمسات اوسکے سے بہتری نہین ظاہر ہوتی ہی بلکہ آثار بیدلی کے پائے جاتے تھے لاجرم حکم ہوا کہ جودہ ارادہ درگاہ مین حاضر ہونے کا بعد گذرنے برسات کے رکھتا ہی مناسب ہی کہ ازمرے عظام اور بندہاے درگاہ کو کہ واسطے کمک اوسکی کے مقرر ہین خاصکر سادات بارہہ اور بخاری اور شیخزادون اور افغانون اور تمام راجپوتون کو طرف درگاہ کے روانہ کرے میرزا رستم اور اعتقاد خان کو حکم ہوا کہ پہلے لاہور مین جاکر تعداد لشکر قندہار کی کرین مشارالیہ کو ایک لاکھ روپیہ برسم مساعدت عنایت ہوا اور عنایت خان اور اعتقاد خان کو نقارہ مرحمت ہوا ارادت خان کو واسطے تنبیہ اور تادیب مفسدون کشتوار کے گیا تھا بہت مقہور انکو قتل کرکے اور ازسر نو ضبط کرکے اور سب طرح مضبوطی کرکے متوجہ خدمت کا ہوا معتمد خان کہ خدمت بخشیگری لشکر دکن سے اختصاص رکھتا تھا جودہ مہم انجام کو پونہچی تھی حسب التماس مشارالیہ کے طلب کیا گیا تھا اسی تاریخ پہونچکر آستان بوسی کی عجایبات سے ہی کہ جو پیچ حرم سرا سے عفت کے ایک دانہ موتی کا کہ چودہ پندرہ ہزار روپیہ قیمت رکھتا تھا گم ہوگیا تھا جوکسی نے عرض کیا کہ دو تین روز مین ملجائیگا اور صادق خان رمال نے عرض کیا کہ بیچ انھین دو تین روز کے کسی جگہ سے جو صفائی اور پاکیزگی مین متصف بہ عبادت خانہ مخصوص سات نماز اور تسبیح اور اشغال کے ہوملجائیگا ایک عورت رمالہ نے عرض کیا کہ انھین دنون مین دستیاب ہوگا اور عورت سفیدپوست ازروے سگفتگی کے لاکر حضرت کو دیوگی اتفاقا تیسرے روز ایک کنیز اوسے عبادت خانہ مین پاکر بخوشحالی تمام مسکراتی ہوئی آئی اور سیرے ہاتھہ مین دیا جو تینون کا کہنا موافق ہوا ہر ایک بانعام خاطرخواہ سرفراز ہوا جو کہ کچھہ غرائبات سے تھا لکھا گیا بیچ ان دنون کے کواکب اور خدمتگاران وغیرہ بارہ آدمیون کو کہ بندہ ہاے نزدیک سے تھے منازلی امیرون صوبہ دکن پر تعین فرمایا کہ اہتمام اچھا کرکے بہت جلد حاضر درگاہ کرین لشکر قندہار مین بھیجے جائین جو اندون ملک رسم آیا کہ خورد بعضے محال کی جاگیر نور جہان بیگم و شہریار کے بے اجازت دست تصرف دراز کیا ہی تمام پرگنہ دھولپور سے کہ بیچ جاگیر فرزند شہریار کے دیوان اعلے سے تنخواہ ہوئی تھی دریانام افغان کو نوکر دن اپنے سے سات ایک جماعت کے بھیجا اور اوسنے ساتھہ شریف الملک ملازم شہریار کے کہ بعہدہ فوجداری اوس حدود کے مقرر تھا لڑائی کی

اور بہت آدمی طرفین سے قتل ہوے اگرچہ توقف اوسکے بیچ قلعہ ماندو کے اور سرو سامان دور انتساب اور نا مستقلی سے کہ بیچ عرضیون اپنی کے ظاہر کرنے اونکے مین جرات کی تھی ظاہر ہوتا تھا کہ مقل اوسکی برگشتہ ہو لیکن سننے اس اخبار سے یقین ہوا کہ جو صلے اوسکے کو گنجائش ان تمام عنایتون اور تربیت کی کہ بیچ حق اوسکے کے ہوئی ہو نہین ہوا اور دماغ اوسکا خلل پذیر ہو اس واسطے راجہ روپ افزون کو کہ خدمتگاران قدیم سے ہو مینے اوسکے پاس بھیجکر اس جرات اور بیباکی سے باز پرس فرمائی اور فرمان ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنے کا کرکے قدم راہ راست اور شاہراہ ادب سے باہر نرکھین اور اوپر مجال جاکیر اپنے کے کہ دیوان اعلے سے تنخواہ پائی تھی خوش رہین اور ہرگزارادہ ملازمت مین آنیکا نکرین اور ایک جماعت کہ بندون سے واسطے حملہ قندہار کے طلب ہوئی تھی جلد درگاہ والا مین روانہ کرے اگر خلاف حکم کے ظہور مین آیا تو نتیجہ اوسکا ناراست ہوگی بیچ ان دنون کے میر ظہیر الدین پوتا میر سید ان پسر شاہ نعمت اللہ مشہور بہ ایران سے آکر ملازمت کی خلعت اور ہشت ہزاری ذات و سہ ہزار سوار کے مرتبہ کا انعام ہوا و جالہ دکنی نے سات فرمان عنایت عنوان کے نزدیک راجہ نرسنگہ دیو کے رخصت پائی کہ سزاوالی کرکے حاضر کرے پہلے اس سے کہ مجھے رعایت اور مرحمت بیشمار ساتھہ خرم اور فرزندون اوسکے کے تھی سو وقت کہ بسراوسکے کو بیماری سخت ہوئی تھی عہد کیا تھا کہ اگر خدائے تعالے اوسکو صحت بخشے تو پھر شکار بندوق کا نکرونگا اور کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے آزار بندونگا باوجود اس شوق اوزدوق اوسکے کہ مجکو ساتھہ شکار کے ہو اور خاصکر ساتھہ شکار بندوق کے مدت پانچ برس سے گرد اوسکے نگیا تھا ان دنون مین کہ کامون نالائق اوسکے سے ملال ہوا پھر طرف شکار بندوق کے توجہ فرمائی اور حکم کیا کہ کسی کو بے بندوق کے دولتخانے مین نرہنے دین تھوڑی مدت مین ملازمون کو ذوق بندوق لگا نیکا ہوا اور ترکش بندون نے بسبب مجرے اپنے کے اوپر پیٹ گھوڑے کے ورزش بہم پونہچائی و پچیسویں تاریخ ماہ مذکور مطابق ساتوین شوال کو مین ساعت نیک اختیار کرکے کشمیر سے طرف لاہور کے روانہ ہوا ہماری و اس برہمن کو ساتھہ فرمان مرحمت عنوان کے نزدیک رانا کرن کے بھیجا کہ پسر اوسکے کو ساتھہ جمعیت کے ملازمت مین لاوے میر ظہیر الدین منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفراز ہوا اور خبنجی معلوم ہوا کہ قرضدار ہو دس ہزار روپیہ انعام فرمائے غرہ شہریور ماہ الٰہی کو سرچشمہ اجھول پر نزول ہوا روز مبارک شنبہ کو بیچ سرناگ کے محفل پیالہ نے ترتیب پائی اس روز مبارک مین فرزند سعادتمند شہریار نے ضمیمہ ارض مقدس قندہار اور تسخیر اوس دیار کی کرکے منصب بارہ ہزاری اور آٹھہ ہزار سوار سے سرفراری چہلی جلالت خاصہ ساتھہ ایک نادر تکمہ کے عنایت ہوا ان دنون مین ایک سوداگر دو دانے بڑے موتیون کے روم سے لایا تھا اون مین سے ایک سوا مثقال کا اور دوسرا ایک رتی کم اوس سے ہر دو دانے موتی کے نورجہان بیگم نے بقیمت ساٹھہ ہزار روپیہ کے خرید کرکے اسی روز پیشکش کیے روز جمعہ دسوین تاریخ تجویز حکیم مومنا کے سیدھے ہاتھہ کی فصد کھلوائی مقربخان کہ اس فن مین کمال رکھتا تھا ہمیشہ اوسنے فصد میری کھولی اور کبھی خطا نہین کی مگر اس دفعہ دو مرتبہ خطا کی پھر قاسم برادر زادہ اوسکے نے فصد کھولی خلعت اور دو ہزار روپیہ اوسکو دیکر ہزار درب حکیم مومنا کو انعام ہوا میر خان جب التماس خانجہان کے منصب ہزار و پانصدی و دو سو سوار سرفراز ہوا اکیسوین ماہ مذکور کو جشن وزن شمسی نے آرایش پائی سال چونتیسوین عمر اس نیازمند درگاہ الٰہی کا ہمارکی اور فربہی شروع ہوا امید کہ مدت عمر کی مرضیات ایزدی مین مصروف ہووے اور اٹھائیسوین تاریخ کو واسطے سیر آبشار ادہر کے گیا جو چشمہ مذکور خوبی اور نفاست مین بے مثل تھا آب گنگ اور آب درہ لار سے روبرو اپنے وزن کیا پانی اوسکا آب گنگ سے تین ماشہ بھاری ہوا اور پانی گنگا کا آب لار سے آدھا سبک ہوا تیسری تاریخ مقام ہیرپور مین نزول بارگاہ اقبال کا ہوا باوجود اسکے کہ ارادت خان سے خدمت کشتواڑ کی خوب کی جو کہ رعایا پادشاہ کشمیر کی طریقہ سلوک اوسکے سے شکوہ کرتی تھی اعتقاد خان کو حکومت صوبہ کشمیر سے سرفراز کرکے گھوڑا اور خلعت اور شمشیر خاصہ شمن کش اوسکو عنایت فرمائی اور ارادت خان کو اوپر خدمت لشکر قندہار کے تعین کیا کنور سنگھہ راجہ کشتواڑ کو کہ قلعہ گوالیار مین قید تھا رہا کرکے کشتواڑ اوسیکو عطا فرماکر گھوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا عنایت ہوا اور حیدر ملک کو طرف کشمیر کے بھیجا کہ درہ لار سے نہر پانی کی باغ نور افزا مین

لاوے تیس ہزار روپیہ واسطے مصالح اور مزدوری کے اوسکے حوالہ ہوے۔ بارھوین ماہ مذکور کو چار دن جمو سے باہر آکر بہتر مین مقام کیا دوسرے روز شکار قرغہ کھیلا داد بخشش خسرو کے بیٹے کو منصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا عنایت ہوا چوبیسوین کو آب چناب سے گذر فرمایا میرزا رستم نے لاہور سے آکر ملازمت کی اسی تاریخ خرم نے افضل خان دیوان اپنے کو مع عرضداشت عذرداری بے اعتدالی اپنی کے بھیجا کہ شاید سخن آرائی اور چرب زبانی اپنی سے کارپردازی کرے اور اصلاح ناہمواری اوسکے کی کرسکے لیکے اصلا توجہ نفرمائی اور خیال نکیا خواجہ ابوالحسن دیوان اور صادق خان بخشی نے کہ پہلے واسطے سامان لشکر قندہار کے طرف لاہور کے گئے تھے سعادت آستان بوسی کی پائی غرہ آبان ماہ الٰہی کو امان اللہ پسر مہابت خان منصب سہ ہزاری ذات اور سترہ سو سوار سے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان مہابت خان کے بھیجا گیا ان دنون میر عبداللہ خان کو کہ واسطے خدمت قندہار کے بلایا تھا اوسنے محال جاگیر اپنی سے آکر زمین بوسی کی چوتھی ماہ مذکور کو مین بیمار کی اور فوج داخل لاہور ہوا الف خان نے منصب دوہزاری اور پندرہ سو سوار سے سربلندی پائی دیوانیان عظام کو حکم فرمایا کہ جاگیرین خرم کی کہ بکرار حصار اور سیان دوآب اور اس حدود مین تنخواہ گشتی ہین اوس جماعت کے طلب مین کہ اوپر خدمت قندہار کے مقرر ہوئی ہین تنخواہ کرین اور بعوض اس محال کے صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سے جس جگہ چاہے متصرف ہو جاوے اور افضل خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم ہوا کہ صوبہ گجرات اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہوا تعلقہ جہان چاہے محل اقامت کا قرار دیکر بضبط اوس حدود کے مشغول رہے ایک جماعت بندوبس سے کہ حضور مین واسطے یورش قندہار کے طلب ہوئی ہے اور سزاول واسطے لانے اونکے کے تعین ہو گئے ہین جلد طرف درگاہ کے بھیجے اور پھر نگہبانی احوال اپنے کی کرکے حکم ہمراہ لاوے ورنہ ملازمت اوسکا ہمینگے اسی روز کھوڑا پنجاق اول کہ طویلون خاصہ مین امتیاز رکھتا تھا عبداللہ خان کو عنایت ہوا چھبیسوین ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایلچیون شاہ ایران کے نے دولت باریابی کی پائی بعد ادا کرنے مراسم کورنش اور تسلیمات کے نوشتہ شاہ ایران کا پیش کیا فرزند خانجہان نے حسب الحکم جریدہ ملتان سے پہونچکر ملازمت کی ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور اٹھارہ گھوڑے پیشکش گذرانے مہابت خان منصب ششہزاری ذات اور پانچہزار سوار سے سرفراز ہوا اور میرزا رستم کو ہاتھی عنایت ہوا راجہ سارنگ دیو کو اوپر سنرولی راجہ نرسنگدیو کے تعین فرمایا کہ اوسکو جلد درگاہ مین حاضر کرے ساتوین تاریخ آذر ماہ الٰہی کی یمینی شاہ عباس کو کہ مدفنات آئے تھے خلعت اور خرچ دیکر رخصت فرمایا اور خطکہ بجہ مغدرت قندہار کے حیدر بیگ کے ہاتھ بھیجا تھا جواب اوسکا کہ لکھا گیا بیچ اس اقبال نامہ کے درج ہوا **نقل نامہ دارای ایران بشیمین** اوس دعوات کی کہ خوشبوئین قبولیت اوسکے کی غنچہ مراد کو کھلاکر خوشبو زیادہ کرنیوالی دماغ یگانگی کی ہووین اور روشنیان اوس تعریف کی کہ شعاؤن خالص اوسکے سے مخمل اتحاد کی روشن ہوکر سیاہی دور کرنے والی نمایہ بیگانگی کی ہووے عطر نرم الفت و محبت کے اعلےٰ حضرت سایۂ الٰہی اور شمع جماعت صدق اور صفائی اوس نور پردہ الٰہی کے کرکے ظاہر اے روشن اور مکشوف ضمیر منیر صفا گستر کے کرتا ہے کہ اوپر دل دانش کے پسند اور خاطر آسمان پیوند اوس برادر یگانہ برابر کے کہ آئینہ پیرہ دانش اور بینش اور مرآت جمال حقائق آفرینش کا ہے عکس پذیر ہوگا کہ بعد ظاہر ہونے قضیہ ناگزیر نواب شاہ جنت مکان علیین آشیان انار اللہ برہانہ کے کیسے کیسے فساد ایران مین واقع ہوے بعضے ممالک معنوبان اس دودمان ولایت مکان سے باہر ہوے تھے جو یہ نیازمند درگاہ بے نیاز کا مقلد امور سلطنت کا ہوا ساتھہ برکت توفیقات ربانی اور حسن توجہ دوستون کے کمال لیتا تمام ملکون موروثی کا کہ تصرف مخالفون مین تھا کیا جو کہ قندہار تصرف گماشتون ولاۃ دودمان مین تھا انکو ہم اپنا جانکر متعرض نہوے عالم اتحاد اور برادری سے امیدوار تھے کہ آپ موافق بزرگون عظام جنت مقام اپنے کے اوسکی سپردگی مین توجہ مبذول فرماوین جو کہ اسمین غفلت ہوئی دوبارہ سینے ساتھہ نامہ اور پیغام کے کنایتاً اور ظاہراً تصریح اوسے طلب کیا شاید کہ بیچ نظر رحمت آپ کے یہ محقر ملک لائق مصانقہ کے نہووے مقرر فرماوین کہ بیچ تصرف

بزرگون اس خاندان کے دیگر رفع گمان دشمنون اور بدگویون کا اور قطع زبان درازی حاسدون اور عیب جویون کی ہوے اور ایک جماعت نے پیشتر اس امر کو عقدۂ تعویق مین ڈالا جو کہ حقیقت اس مقدمے کی درمیان دوست اور دشمن کے مشہور ہو گئی اوس طرف سے کوئی جواب مشعر اوپر رد اور قبول کے نہ پونہچا ہمارے دل مین آیا کہ بطور سیر و شکار کے قندہار مین جاؤن اس وسیلے سے گماشتے اوس برادر نامدار کے سبب ظاہر محبت اور خصوصیت کے کہ درمیان مین مسلوک ہی استقبالی لشکر اقبال کا کرنے کے خدمت مین فائز ہووین اور از سر نو مخلوق پر سوخ قواعد یگانگی طرفین کا ظاہر ہو کر باعث زبان بندی حاسدون اور بدگویون کا ہووے اس ارادے سے بلا سامان قلعہ گیری کے متوجہ ہو کر مین فواح فراہ مین پونہچا منشور عاطفت بانظہار سیر و شکار قندہار باس حاکم اوس جگہ کے بھیجا کہ مہمانی پذیر ہووے غرت آثار خواجہ باقی کو کراق کو ملاکر پاس حاکم اور امیرون کے جو قلعے مین تھے ہمنے پیغام دیا کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل اللہ اور جناب ہانون ہمارے کے خدائی نہین ہی اور جدائی کا ہی کیا ہم آپس مین جانتے ہین اور ہم بطریق سیر کے متوجہ اوس دیار کے ہوے ہین ایسا نہ کرین کہ کلفت خاطر ہم پونہچاوین نے مضمون حکم اور پیغام مصلحت انجام کو ساتھ گوش حقیقت پوش کے نہ سنا اور الفت اتحاد جانبین کو منظور نظر اعتبار نہ کر اوس عصیان کا کیا یہان تک کہ ہمنے قرب قلعے کے پہونچکر پھر عرت آثار شارالیہ کو طلب کیا اور جو کچھ کہ لوازم نصیحت کا تھا اوسنے کہلا بھیجا اور دس روز تک لشکر فتح مند کو منع فرمایا کہ گرد حصار کے نجاوین نصیحتین فائدہ مند نہوئین اور بیچ مخالفت کے اصرار کیا جو زیادہ اس سے معمول نجنبش کی نہ تھی لشکر قزلباش کا باوجود نہونے اسباب قلعہ گیری کے واسطے تسخیر قلعہ کے مشغول ہوا تھوڑی مدت مین برج دبارہ کو گرا دیا اور کار و بار اہل قلعہ کے تنگ ہوا امان چاہی ہمنے بھی رابطہ محبت کہ قدیم الایام سے فیمابین ان دو سلسلون رفیع کے مسلوک تھا رکھا طریقہ برادری کا کہ از سر نو زبان میزائی اوس اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال سے درمیان آپ کے اور نواب ہمایون ہمارے کے اس طرح قرار پایا ہی کہ رشک فرسای باد خاہان روے زمین کا ہوا ہی منظور نظر رکھکر بمقتضای مروت جبلی کے تقصیرات اور خطاؤن کی کو بخشا اور شمول عنایتون سے کرکے سالما اور غانما باتفاق حمید بیگ تورہانسی کے کہ صوفیان صادق اس خاندان سے ہی روانہ درگاہ معلے کا کیا قسم ہی خدا کی کہ بنیاد محبت اور الفت مورثی اور تصفیہ مناہل اتفاق کے لانتظام بخش انفس اور آفاق کا ہی مصروف فرماوین اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو تعلق اپنے جان کر جس کسیکو چاہین شفقت فرماکر اعلام بخشین کہ بلا مضائقہ اوسکو حوالے کردون اس جزئیات کا کیا اعتبار وہ امرا اور حکام کہ قلعے مین تھے اگرچہ مرتکب چندامر کے کہ منافی رسمون دوستی کے تھے ہوے مگر جو کچھ کہ واقع ہوا ہماری جانب سے ہی اور انھون نے جو کچھ کہ حق نوکری اور جانسپاری کا بھی ادا کیا یقین کہ وہ حضرت بھی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہانہ شامل حال انکے فرماکر ہمکو اسنے شرمندہ نکرینگے زیادہ کیا لکھا جاوے ہمیشہ لواے آسمان ساہم آغوش تائیدات غیبی کا ہو **جواب نامہ شاہ عباس** سپاس سعر املایس اور ستایش سبر آگایش تشبیہ اور التباس سے اوس یگانے اور معبود کو لائق ہی کہ استحکام عہود اور مواثیق بادشاہان عظیم الشان کا سبب انتظام سلسلہ آفرینش کا اور التیام کا اور فرمانروایون جہان کو باعث آرام اور آسایش کا اور موجب امان اور آرامش خلائق اور بندون کا کہ وہ یقین ثابت حضرت پیدا کرنے والے کی مین کیا ہی مصداق اس بیان کا اور موید اس برہان کا موافقت اوستحاد اور مراہلت اور وداد کا ہی کہ درمیان اس والا و دودمان رفیع الشان کے تحقیق ہوئی ہی اور بیچ امان دولت روز افزون ہمارے کے ایسی مشید اور موکد ہوئی کہ محسود بادشاہون زمان

اور سلاطینون دوران کے ہمرہ شاہ جمجاہ ستارہ سپاہ فلک بارگاہ دارا شکوہ گردون شکوہ زیبندہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی مشجرہ بر سند ریاض سلطنت و اہبت نہال بوستان نبوت و ولایت نقاوۂ دودمان علوی خلاصہ خاندان نبوی بے سبب اور اپنے باعث کے وسیلے افسردگی گلزار محبت اور دوستی اور اخوت اور یکدلی کے کہ القرض زمان اور اختلاف ادوار دوران تک امکان نیستی غبار خلل کا اوپر ساحت بیاض اوسکی کے ہوسے ظاہر از سم اتحاد اور یگانگی فرمانروایان جہان کی ہوئی ہو کہ عین استحکام اور اخوت اور دوستی سے کہ ہر قسم سر ایک دوسرے کی کھاتے ہین اور ساتھ کمال موافقت روحانی اور مصادقت جسمانی کے کہ فیما بین ساتھ جان کے مضائقہ نہو ملک اور مال کی کیا حقیقت ہی اس طور پر واسطے سیر اور شکار کے آوین ع صد حیف بر محبت بیش از قیاس ما + وارد ہوتے کہ کوب محبت طراز سے کہ بیچ سمندت سیر و شکار قندہار ہوے مصحوب سعادت نصابان حیدر بیگ و ولی بیگ کے ارسال کیا تھا شعر اور پر صمت ذات ملائک صفات کے تھا پھول خوشی کے روے روزگار خجستہ آثار پر کھلے اور عقل عالم آرائے اوس برادر کامگار عالی مقدار کے پوشیدہ نرہے کہ پہونچنے ایلچی سابق کے ہمراہ رنبل بیگ تک اپنے درگاہ آسمان جاہ کے کیطرح اظہار سابقہ خطا اور پیام کے بیچ مقدمہ خواہش قندہار کے ہوا تھا اوسوقت مین کہ علم بیچ سیر و شکار خطہ دلکشاے کشمیر کے مشغول تھے دنیا داران دکن نے کوتہ اندیشی سے قدم جادۂ اطاعت اور بندگی سے باہر رکھکر رشتہ عصیان کا ہاتھ مین لیا اسواسطے اور بہمت بادشاہانہ کے تنبیہ اور تادیب کوتہ اندیشون کی لازم ہوئی اور رایات نصرت آیات نے دار السلطنت لاہور مین نزول اجلال فرماکر فرزند شاہ جہان کو سایہ لشکر ظفر پیکر کے اوپر سرداون بختون کے تعین فرمایا اور خود متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کے تھے کہ رنبل بیگ پونہچا اور خط محبت انموزاے زینت بخش اورنگ شاہی کا پونہچا اوس تعویذ دوستی سے اپنا نگون لیکر بارادہ دفع کرنے فساد دشمنون اور مفسدون کے متوجہ طرف دار الخلافت آگرہ کے ہوا رقیمہ گہربار در نثار مین اظہار خواہش قندہار کا ہوا تھا رنبل بیگ نے زبانی ظاہر کیا مینے بجواب اوسکے فرمایا کہ ہمکو ساتھ اوس برادر کامگار کے کسی چیز سے دریغ نہین ہی انشاء اللہ تعالے بعد سرانجام مہم دکن کے کیطرح پر کہ مناسب دولت ہوگا تمکو رخصت کرینگے اور فرمایا جو کہ مسافت دور دراز طے کرکے آئے ہو چند روز دار السلطنت لاہور مین لنگان راہ سے آرام کرو بعد پہونچنے آگرہ کے کہ مستقر الخلافت ہی مشار الیہ کو طلب کیا کہ رخصت فرماوین جو عنایت ایزدی قرین حال اس نیازمند درگاہ الٰہی کے ہی فتح سمو تجمعی کرکے بیچ متوجہ پنجاب کا ہوکر چاہا کہ مشار الیہ کو روانہ کروین بعد سرانجام بعض مہمات ضروری کے بوجہ گرمی ہوا کے متوجہ خطہ کشمیر جنت نظیر کا ہوا کہ لطافت اور نزاہت آب و ہوا کی مسلم الثبوت سے یا جان ربیع مسکون کا ہی بعد پہونچنے کے اوس خطہ دلکشا مین رنبل بیگ کو واسطے رخصت کے طلب کیا کہ خود بسعادت متوجہ ہوکر مقامات سیر نزہت بخش فرح افزا اور سجگہ کے ایک ایک اوسکو دکھلاوین اس اثنا مین خبر پہونچے اوس برادر کامگار کی بغرض تسخیر قندہار کے کہ ہرگز خیال بھی تھا پونہچی نہایت حیرت ہوئی کہ وہ کودہ کیا مقدار رکھتا تھا کہ خود بعبادت واسطے تسخیر اوسکی کے متوجہ ہون اور آنکھ ایسی دوستی اور برادری اور اتحاد سے پوشیدہ رکھین باوجود اسکے معجز است قول درست گفتار خبر پونہچاتے تھے مگر ہم باور نہین کرتے تھے بعد ازان جب یہ خبر تحقیق ہوئی عبد العزیز خان کو حکم فرمایا کہ مرضی اوس برادر کامگار سے تجاوز نکرے اب تک سر رشتہ برادری کا مستحکم ہی مرتبہ اور درجہ اس الفت اور یکجہتی کو ہم برابر تھے عالم کے نہین کرتے تھے اور کسی عطیہ کو ساتھ اوسکے نہین وزن کرتے تھے پس لائق اور مناسب برادری کے یہ تھا کہ آنے ایلچی تک صبر فرماتے تاکید سات اوس مطلب اور مدعا کے کہ آتا تھا کامیاب مدت مین پہونچتا پہلے پہونچے ایلچی سے مرتکب ایسے امر کا ہونا آیا اہل روزگار تقصیر پر سرایہ عہد اور صداقت اور سرمایہ مروت اور فتوت کو کس طرف لیجا کرینگے اللہ تعالے ہر وقت حافظ اور ناصر اور معین ہوے بعد رخصت فرمانے ایلچی کے ہمگی ہمت واسطے تنبیہ لشکر قندہار کے مصروف رکھکر فرزند خانجہان کو کہ لسبب بعضے مصلحتون کے طلب ہوا تھا فیل اور اسپ خاصہ باشمشیر و خنجر مرصع اور خلعت عنایت کرکے رخصت فرمایا

کہ پہونچے شہزادۂ شہر یار تک ساتھ لشکر نظفر پیکر کہ قندہار تین مہینے کے خط حکم کا ہے اور باقر خان کو کہ فوجدار ملتان کا تعاقد رگاہ والا مین طلب کیا
سید علی نقی بیگ درمن کو منصب ہزار اور پانصدی سے سرفراز کرکے واسطے کمک مشارالیہ کے مقرر کیا اور اسیطرح میرزا رستم کو
منصب پنجہزاری سے بلند مرتبہ کرکے بیچ خدمت اوس فرزند کے لشکر مذکور مین تعین فرمایا لشکر خان صوبۂ دکن سے آکر ملازمت کرکے
لشکر مذکور مین تعینات ہوا الہداد خان افغان اور میرزا عیسے ترکمان اور کرم خان اور چند امرا کو کہ صوبۂ دکن اور محالون جاگیرون
اپنی سے آئے تھے اسپ اور خلعت دیکر سات ہمراہی خانجہان کے رخصت فرمایا عمدۃ السلطنت آصفخان کو بیچ دارالخلافہ آگرہ کے
بھیجا کہ کل خزانہ معہ اجرہ روپیہ کو کہ آثار سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ سے اب تک جمع ہوا ہے بیچ درگاہ معلے کے لاوے
اصالت خان پسر خانجہان نے منصب دوہزاری اور خلعت سوار سے سرفراز ہوکر بخشی گری یا محمد شفیع بخشی صوبۂ ملتان خطاب خانی سے
سرفراز ہوا شریف وکیل فرزند اقبالی مند شاہ پرویز کو رخصت فرمایا کہ بہت جلد جاکر اوس صوبہ کو مع الخیر صوبۂ بہار کے ملازمت مین
لاوے اور فرمان مرحمت عنوان بخط خاص لکھکر تاکید بہت اوسکے آنے کی کی گئی اسی تاریخ کہ میرزا یوسف شاہ نعمت اللہ کا
ساتھ مرگ مفاجات کے فوت ہوا امیدعلی آمزش سے ہو میرزا بیگ قراول کو نیل سے دباکر مار ڈالا عمدہ اوسکا امانت دی
کو مرحمت ہوا بسبب ضعیفی کے دوبرس آگے اس سے عارض ہوا تھا اور اب تک ہے اور دماغ مین طاقت نہین کہ بتحریر سوانح اور
وقایع مین مشغول رہون ان دنون مین معتمد خان نے خدمت دکن سے آکر سعادت آستان بوس کی پائی چوبندون مزاجدان اور
شاگردون سخن فہم کی بیچ عرض کے پونہچی تحسین موجب توحش اور قوی خاطر کا ہوتا تھا اس واسطے موسوی خان کو کہ بندون باخلاص
اور مزاجدان سے تھا واسطے پونہچانے پیغامون تہدید اور ترغیب اور بیان نصائح ہوش افزا کے نزدیک اوس بے دولت کے
بھیجا کہ منہوسی سعادت سے اوسکو خواب گران نخلت اور غرور سے بیدار کرے اور اوپر ارادون باطل اور مقصدون فاسد اوسکے کے وقوف
حاصل کرکے بیچ خدمت سکے حاضر ہو تو سات اوسکے کہ مقتضاے وقت ہووے عمل مین آوے غرۂ بہمن ماہ الٰہی کو جشن قمری
آراستہ ہوا اوس جشن مبارک مین مہابت خان نے صوبۂ کابل سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مورد عنایت خاص کا ہوا یعقوب خان بخشی
کو عنایت خلعت سے بلند پایگی بخشکر اوپر صوبۂ کابل کے تعین فرمایا مقارن اس حال کے عقیدت اعتبار خان کی اگرہ سے
پونہچی کہ خرم ساتھ لشکر نکبت اثر کے ماندوے روانہ اس طرف ہوا ظاہر اجبر طلب خزانہ کی سنکر شعلۂ آتش اوسکے دل مین بھڑکا اور
بے اختیار ہوکر بے تابانہ روانہ ہوا شاید اثنای راہ مین آپ کو اوپر خزانہ کے پونہچا کر دست اندازی کرے اسواسطے رائے صواب نما نے
ایسا چاہا کہ برسم سیر و شکار کے کنارے آب سلطان پور کے نہضت فرماہوون اگرچہ بے سعادت بزنہوئی برتنہ ضلالت کے قدم بادیۂ
جلادت مین رکھے پیشتر جاکر سزاے کردار ناہنجار کی بیچ دامن روزگار اوسکے رکھی جاوے اور اگر طور دوسرا ظاہر ہووے موافق
اوسکے کیا جاوے ساتھ اس عزیمت کے سترہوین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود از زمان محمود کے کوچ واقع ہوا مہابت خان نے
عنایت خلعت خاص سے سرفرازی پائی ایک لاکھ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکھ روپیہ عبداللہ خان کو ساتھ صوبۂ اساعدت کے

یہان سے مسودات تحریر معتمد خان کے ہین

ان دنون مین کہ ہمکی ہمت جانکنا واسطے طیاری لشکر قندہار کے اور تدارک اوس کار کے مصروف تھی خبرین ناخوش تغیر حال اور
بے اعتدالیون خرم کی بیچ عرض کے پونہچی تحسین موجب توحش اور قوی خاطر کا ہوتا تھا اس واسطے موسوی خان کو کہ بندون باخلاص
اور مزاجدان سے تھا واسطے پونہچانے پیغامون تہدید اور ترغیب اور بیان نصائح ہوش افزا کے نزدیک اوس بے دولت کے
بھیجا کہ منہوسی سعادت سے اوسکو خواب گران نخلت اور غرور سے بیدار کرے اور اوپر ارادون باطل اور مقصدون فاسد اوسکے کے وقوف
حاصل کرکے بیچ خدمت سکے حاضر ہو تو سات اوسکے کہ مقتضاے وقت ہووے عمل مین آوے غرۂ بہمن ماہ الٰہی کو جشن قمری
آراستہ ہوا اوس جشن مبارک مین مہابت خان نے صوبۂ کابل سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مورد عنایت خاص کا ہوا یعقوب خان بخشی
کو عنایت خلعت سے بلند پایگی بخشکر اوپر صوبۂ کابل کے تعین فرمایا مقارن اس حال کے عقیدت اعتبار خان کی اگرہ سے
پونہچی کہ خرم ساتھ لشکر نکبت اثر کے ماندوے روانہ اس طرف ہوا ظاہر اجبر طلب خزانہ کی سنکر شعلۂ آتش اوسکے دل مین بھڑکا اور
بے اختیار ہوکر بے تابانہ روانہ ہوا شاید اثنای راہ مین آپ کو اوپر خزانہ کے پونہچا کر دست اندازی کرے اسواسطے رائے صواب نما نے
ایسا چاہا کہ برسم سیر و شکار کے کنارے آب سلطان پور کے نہضت فرماہوون اگرچہ بے سعادت بزنہوئی برتنہ ضلالت کے قدم بادیۂ
جلادت مین رکھے پیشتر جاکر سزاے کردار ناہنجار کی بیچ دامن روزگار اوسکے رکھی جاوے اور اگر طور دوسرا ظاہر ہووے موافق
اوسکے کیا جاوے ساتھ اس عزیمت کے سترہوین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود از زمان محمود کے کوچ واقع ہوا مہابت خان نے
عنایت خلعت خاص سے سرفرازی پائی ایک لاکھ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکھ روپیہ عبداللہ خان کو ساتھ صوبۂ اساعدت کے

حکم نواب مرزا خان پسر زین خان کوکہ مع فرمان مرحمت عنوان کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجکر تا کید پیش از پیش بیج طلب اوسکے کی گئی راجہ سارنگدیو واسطے طلب راجہ نرسنگدیو کے گیا تھا اوسنے آکر ملازمت کرکے عرض کیا کہ راجہ بعبیت شائستہ اور فوج آراستہ کے بیج بلدہ تھانیسر کے سعادت رکاب سے مفتخر ہوکر بیج اس چند روز کے مکرر عرائض اعتبار خان کی اور دوسرے بندون کی دارالخلافہ اگرہ سے پونہچین کہ خرم نے برگشتگی اور بیدولتی سے حقوق تربیت کو ساتھہ نافرمانی عقوق کے مبدل کرکے پاؤن ادبار کا صحراے جہالت اور ضلالت مین رکھکر عزم اسر ۔ عدود کا کیا اس سبب سے واسطے نکال لانے خزانہ کے صلاح دولت نخانکر مین واسطے استحکام برج اور بارہ اور لوازم قلعہ داری کے مشغول ہوا اور ایسے ہی عرضداشت آصف خان کی پونہچین کہ اوس بیدولت نے پردہ شرم کا پھاڑکر بموجب ہیچ وادی ادبار کے رکھا ۔ سکرار ۔ آہد سے بوی خیر نہین آتی ہی جو صلاح دولت کی بیچ لانے خزانہ کے نہ تھی حراست ایزدی مین ۔ توجہ ملازمت کا ہی ۔ واسطے مین سلطان پور سے عبور فرماکر سات کوچ متواتر کے متوجہ واسطے تنبیہ اور تادیب اوس سیاہ بخت کا ہوا اور حکم فرمایا کہ آج سے اوسکو بے دولت کہا کرین بیچ اس اقبالنامہ کے جس جا لفظ بیدولت لکھا جاوے کہ ۔ اوس سے ہی حقوق تربیت اور مرحمت اوسکے کہ ۔ بوجہ ظہور مین آیا ہی اب تک کسی بادشاہ نے ساتھہ فرزند اپنے کے اسقدر غلطتین نہین کین وہ جو کچھہ کہ پدر بزرگوار میرے ساتھہ برادرون میرے کے لطف فرماتے تھے مینے ساتھہ نوکرون اوسکے کے مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب اور علم اور نقارہ کا کیا جو اوراق گذشتہ مین تحقیقات ثبت ہوا اور اوسکو مطالعہ کرنے والون اس اقبالنامہ کے پوشیدہ نہوگا کہ بسقدر توجہ اور تربیت اوسکے حق مین مبذول ہوئی زیادہ قلم کو شرح اوسکی سے کوتاہ رکھا کون سے رنج اپنے لگاؤن کہ کوفت اور ضعف سے بیچ ایسی ہوا سے گرم کے کہ ساتھہ مزاج میرے کے نہ سازگار تھی نہایت کتی ہی سواری اور تردد کرنا اور ایسی حالت مین اوپر سر ایسے ناخلف کے چاہیے جانا بہت بندون کو کہ برسون تربیت کرکے اور پر مرتبہ رفعت اور امارت کے پونہچایا آج کے روز چاہیے تھا کہ بیچ جنگ اوزبک یا قزلباش کے کام آوین بسبب شومی اوسکے کے سیاست فرماکر اپنے ہاتھہ سے ضائع کیا للہ الحمد کہ ایزد جل شانہ نے اوس قدر حوصلہ اور بردباری کرامت فرمائی کہ ان سب کی تاب لاسکے اور ایک طرح چاہیے چھوڑنا اور اوپر اپنے آسان کیا جو کچھہ کہ اوپر دل کے گرانی کرتا ہی اور مزاج غیرت امتزاج کو بیچ آشوب کے رکھتا ہی یہ ہی کہ ایسے وقت مین لائق تھا کہ فرزندان سعادت گزین اور امراے اخلاص آئین ساتھہ افسری ایک دوسرے کے تلاش خدمت قندھار اور خراسان کے کہ ناموس سلطنت ہی کرین یہ بے سعادت تیشہ اوپر پاؤن دولت اپنی کے مار کر سنگ راہ اس عزیمت کا ہوا اور مہم قندھار کے تعویق اور توقف مین پڑی امید کہ اللہ تعالے یہ نگرانیان دل سے دور کرے اسوقت مین بیچ عرض کے پونہچا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقدر اور فداے خان میر تزک نے ساتھہ اوس بے دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کرکے ابواب مراسلات مفتوح کیے جو وقت مقتضی مدارا اور اغماض کا تھا تینون کو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص احوال کے جو بیچ نمک حرامی اور بدانديشی اور بدبگالی خلیل اور محترم کے شک اور شبہہ نہ رہا اور مثل میر زار رستم کے امرا نے اوپر بے اخلاصی اور بدبگالی خلیل کے قسمین کھائین ناگزیر اوسکو ساتھہ سیاست کے پونہچایا اور فدای خان کو کہ غبار اخلاص آلایش تہمت اور نقصان سے پاک تھا قید سے چھوڑکر سرفراز کیا اور راجہ روزافزون کو برسم ڈاکچوکی کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا کہ سزا دلی کرکے اوس فرزند کو ساتھہ لشکر ظفر اثر کے جلد تر ملازمت مین پونہچاوے کہ وہ بیدولت جیسا کہ چاہیے سات سزاے کردار ناپسندیدہ اپنی کے پونہچے جواہر خان خواجہ سرا ساتھہ خدمت اہتمام دربار محل کے سرفراز ہوا غرہ اسفندارمذماہ الٰہی کو نوسر امور دعا کر متصور ہوئی بیچ اس دن کے عرضداشت

اعتبار خان کی پوہچی کہ بیدولت نے بہت جلدی آپ کو پہچہ نواحی دارالخلافہ اگرہ کے پونہچایا تھا کہ شاید پہلے استقامہ کامہ
ابواب فتنہ اور فساد کے کھولکر درستی کام اپنے کی کرے جو پہچ فتحپور کے پونہچا اور دولت کو اوپر منہ اپنے کے مسدود پایا بجلت زدہ
ادبار ہوکر توقف کیا خان خانان اور بیٹا اور کا اور بہت سے امرا کا بادشاہی کہ پہچ تعناتی صوبہ دکن اور گجرات کے تھے
ہمراہ اوسکے آکر رفیق راہ نبی اور کافرنعمتی کے ہوے ہین موسوی خان نے کو سکو فتحپور مین دیکھکر تبلیغ احکام بادشاہی کا کیا اور
مقرر ہوا کہ قاضی عبدالعزیز ملازم اپنے کو ساتھہ رفاقت اوسکی کے درگاہ والا مین بھیجے کہ مطالب اوسکے کو عرض کرے سند نام
نوکر اپنے کو کہ سردار اور سرگردہ اہل فساد کا ہہ آگرہ مین بھیجا کہ اوپر خزاین اور دفاین بندون کے جو آگرہ مین ہین متصرف ہووے
چنانچہ پہچ گھر لشکر خان کے نولاکھہ روپے پر متصرف ہوا اور ایسے ہی گھر دوسرے بندون کے جان گمان تھا ہاتھہ لوٹ کا
دراز کرکے جو کچھہ پایا پہچ تصرف کے لایا جیکہ مثل خان خانان ... مثراکر ساتھہ مرتب عالی آبا لیقی کے انہضاص رکھتے تھے
پہچ سترہ برس کے اپنے سونہ کو سات کافرنعمتی اور قباوت کے سیاہ کیا اور ون سے کیا گلہ کو یا کہ سرشت اوسکی بغاوت اور کفران نعمت
سے تھی اوسکے باپ نے آثر عمر مین سا تھہ پروردگار بیرے کے یہی طریقہ ناپسندیدہ مرعی رکھا اور ون بیزی اپنے باپ کی کرکے
اس کسن مین مطعون و مردود اذل و ابد ہوا ... عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ... گرچہ با آدمی بزرگ شود ... اور اسی تاریخ موسوخان
ہمراہ عبدالعزیز کے بھیجا ہوا اوس بیدولت کا آیا چونکہ باتین اوسکی نامعقول تھین مہینے روبرو نہ بلوایا اور مہابت خان کے حوالے کیا
کہ اوسکو مقید رکھے پانچوین تاریخ کنارے دریاے لودیانہ کے مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہان خان اعظم کو منصب ہفت ہزاری
ذات اور پانچہزار سوارے سربلندی بخشی راجہ بھارت بندیلہ نے دکن سے اور دیانت خان نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی
مہینے دیانت خان کی تقصیر معاف کرکے پہلے منصب اوسکے پر سرفراز کیا اور راجہ بھارت منصب ڈیڑھہ ہزاری ذات اور ہزار سوارے
اور موسوخان ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوے مبارکشنبہ کے دن ہارہوین تاریخ برگنہ تھانیسر مین راجہ نرسنگدیو نے
ملازمت حاصل کی اور فوج آراستہ مع سامان عمدہ کے ملاحظہ کراکر مورد تحسین اور آفرین کا ہوا راجہ سارنگدیو منصب ڈیڑھہ ہزاری ذات اور
چھہ سو سوارے سرفراز ہوا اور قریب کرنال کے آصف خان نے آگرے سے آکر سعادت رکاب بوسی کی پائی اس وقت مین آنا
اوسکا شروع فتوحات کا تھا نوازش خان پسر سعید خان نے صوبہ گجرات سے آکر زمین بوس حاصل کیا جین دنون کہ وہ بیدولت
برہان پور مین تھا موافق اوسکی عرض کے مہینے باقی خان کو صوبہ جونا گڈہ مین مقرر کیا تھا مہینے اوسکو فرمان لکھا کہ حاضر درگاہ ہو
اندنون وہ آیا اور شریک خدمت کا ہوا جب دارالسلطنت لاہور سے بہ اطلاع اس خبر کے کوچ ہوا اور فرصت توقف کی نہ تھی ہمراہ
چند امیرون کے کہ حاضر رکاب تھے مین روانہ ہوا اور جب تک سہرند پونہچون چند لوگ سعادت ہمراہی سے سرفراز ہوے بعد ملے کرنے
سہرند کے بہت نوجین اور لشکر اطراف و جوانب سے جمع ہوگئے دہلی تک اسقدر جماعت بڑہی کہ مین جس طرف دیکھتا تھا تمام صحرا لشکر سے
بھرا ہوا تھا جو مینے سنا کہ وہ بیدولت فتحپور سے نکلکر اس طرف آتا ہے اور کوچ در کوچ متوجہ دہلی کا ہے تو مینے لشکر ظفر پیکر کو حکم چلنے کا
دیا اور اس جنگ مین مدار تدبیر اور ترتیب افواج کا مہابت خان کے سپرد کیا تھا سرداری فوج ہراول کی عبداللہ خان کو مقرر کی اور
اوسنے جس آدمی کو کہ کاردیدہ اور دلاور تھا طلب کیا مہینے اوسکو اوسکے ہمراہیون مین معین کرکے حکم دیا کہ ایک کوس اگے تمام لشکر
سے چلا کرین اور خدمت اخبار پہنچانے اور بندوبست رستون کا بھی اوسکے سپرد کیا اور مین اس بات سے غافل تھا کہ یہ اوس بیدولت سے
ملا ہوا ہے اور غرض اصلی اسکی یہ ہے کہ خبرین میرے لشکر کی اوسکو پونہچایا کرے اور پہلے بھی چند خبرین طول و طویل جھوٹ سچ ملکھکر
لاتا تھا کہ یہ میرے جاسوسون نے لکھہ وہان سے بھیجی ہین اور میرے بعضے مصاحبون کو درہم کرتا تھا کہ یہ لوگ اوس بیدولت سے

سنے ہوے ہین اور دربار کی خبرین اوسکو لکھتے ہین اگر مین کسیکو الزام دونگا یہ عمل کرتا اور ایسی پریشانی کے دنون مین فساد عظیم برپا تھا اوسکے قول پر عمل کرتا تو بہت لوگ اخلاص مند اور نمکی تہمت سے ضائع اور خراب ہوجاتے لیکن مینے اپنے قدیم مخلصون کے حق مین اوسکی بات نہ سنی باوجودیکہ میرے بعضے خیر خواہ ظاہر و باطن مین اوسکی بداندیشی اور ملا ہونا سچا بیان کرتے تھے لیکن مصلحت وقت سمجھکر مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سے بھی اوسکو حرف وحشت آمیز نکہتا بلکہ زیادہ پہلے سے اوسپر عنایت اور لطف کرتا کہ شاید یہ شرمندہ ہوکر اپنی نالائق باتون سے باز آوے اور فتنہ پردازی ترک کرے لیکن وہ نالائق اپنی اصالت سے باز نہ آیا اور وہی کیا جو اوسکی خباثت کے لائق تھا ؎ درختیکہ تلخ است اورا سرشت + گرش در نشانی بباغ بہشت + ور از جوی خلدش بہنگام آب + بریخ انگبین ریزی و شہد ناب + سرانجام ہم میوۂ تلخ بار آورد + غرض جب مین دہلی کے قریب پہنچا تو سعید بہوہ بخاری و رسد خان اور راجہ کلیان داس شہر سے باہر آکر سعادت رکاب بوسی سے سرافراز ہوے اور بہادر خان صوبہ اودہ کا بھی اسی روز اگر میرے لشکر مین داخل ہوا اور پچیسوین تاریخ دہلی سے نکلکر کنارے دریاے جمنا کے منکر آرامگہ کیا اگرچہ ہر روز اہل درباری صوبہ دکن سے آکر زمین بوس ہوا اور منصب دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سے مفتخر ہوا زبردست خان میر تزک کو نشان دیکر سربلند کیا +

اٹھارہوان جشن نوروز کا جلوس مبارک

بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولے کی سن ایکہزار بتیس ہجری مین سہ شنبہ کی رات کو نیر اعظم نے بیت الشرف حمل مین سعادت تحویل کی فرمائی اور اٹھارہوان سال میرے جلوس کا ساتھ فرخی اور مبارکی کے شروع ہوا اس دن سنا گیا کہ بیدولت قریب تھہرانے پرگنہ شاہ پور مین ساٹھ ہزار سوار سے آگرا اور ترائی امید ہے کہ عنقریب مقہور ہو راجہ جیسنگھ نواسہ راجہ مالسنگھ نے وطن سے آکر سعادت میری رکاب بوسی کی حاصل کی راجہ رنسنگ بدگو کہ راجپوتون مین اوس سے زیادہ کوئی عمدہ امیر نہین ہے مینے خطاب مہاراجہ سے سربلند کیا اور اوسکے بیٹے جوگراج کو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سعید بہوہ عنایت فیل سے ممتاز ہوا جب مینے سنا کہ بیدولت کنارے دریاے جمنا کے ہوکر آتا ہے تو مینے بھی اپنے لشکر منصور کو اوسی طرف کے کوچ کا حکم دیا اور ترتیب قائم کرکے افواج بحر امواج کی سمت راست و چپ و پیش و پس و غیرہ سے بطریق شایستہ عمل مین آئی پھر سنا گیا کہ بیدولت ہمراہ خانخانان بے سعادت کے راہ سے پلٹ کر طرف پرگنہ کولہ کہ بیس کوس باگرہ سے ہے چلا گیا اور سندر برہمن کو کہ راجہ اوسکی گمراہی کا ہے ہمراہ دارا بیسر خانخانان اور اکثر امراے بادشاہی کے کہ نمک حرامی سے اوسکے شریک بغاوت ہوے تھے مثل ہمت خان اور سربلند خان اور شرزہ خان اور چاند خان اور جادو راے اور اودیرام اور آکش خان اور منصور خان اور باقی منصب دار متعینہ دکن اور گجرات اور مالوہ کے کہ اونکی تفصیل طویل ہے اور اپنے تمام نوکرون کو مثل راجہ بھیم پسر رانا اور رستم خان اور بیرم بیگ اور دریاے افغان اور قتلی وغیرہ ان سبکو مقابلے مین میرے لشکر منصور کے مقرر کرکے اون سبکو پانچ کروڑے کیا ہے اگرچہ ظاہر مین سردار اون سب کا دارا بیسر ہے لیکن حقیقت مین سرداری اون سبکی سندر برہمن کو ہے اور وہ سب کو بسعت قریب بلوچ پور کے اوترے ہوے ہین پھر آٹھوین تاریخ قبول پور خیام گاہ لشکر ظفر قرین کا ہوا اوس روز چندا ول میری فوج کا با قرخان تھا کہ مینے اوسکو سبکے پیچھے رکھا تھا ایک جماعت اون بدمعاشون نے پیچھے سے آکر درمیان راہ کے میرے لشکر پر ہاتھ لوٹ کا دراز کیا با قرخان نے باستقامت تمام لڑکر اون کو

دفع کیا اور خواجہ ابوالحسن یہ سنکر اسکی مدد کو دوڑا لیکن خواجہ مذکور کے پہونچنے تک وہ بدمعاش بھاگ گئے تھے نوین تاریخ چہارشنبہ کو مینے پچیس ہزار سوار جدا کرکے بسرداری آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور عبداللہ خان ان بدمعاشوں کی تنبیہ کے واسطے معین کیے قاسم خان اور لشکر خان اور ارادت خان اور فدای خان اور دوسرے ارکان مجلس قریب آٹھ ہزار سوار کے آصف خان کی فوج مین مقرر ہوے اور باقر خان اور نورالدین قلی اور ابراہیم حسین کاشغری وغیرہ آٹھ ہزار سوار خواجہ ابوالحسن کی کمک کو قرار پائے اور نوازش خان اور عبدالعزیز خان اور عزیزاللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امروہہ کے ہمراہی عبداللہ کے نامزد ہوے یہ سب دس ہزار سوار ہمراہ اودھر سے سندر متھورے نے بھی اپنا لشکر اوبار آراستہ کرکے قدم بےشرمی کا آگے رکھا اوس وقت مینے اپنا خاص ترکش بدست زبردست خان میر توزک کے عبداللہ خان کے واسطے بھیجا کہ سبب اوسکی دلگیری کا ہو جب مقابلہ دوطرف کی سپاہ ہوا تو یہ نمک حرام کہ بداصل تھا بھاگ کر اہل مخالفت سے جا ملا اور عبدالعزیز خان پسر خانہ زادان کا بھی خلجانے دلخستہ یا نادلخستہ اوسکے ہمراہ گیا لیکن نوازش خان اور زبردست خان اور شیر علم کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکے چلے جانے سے نہ گھبرائے اور میدان مین قائم رہے چونکہ تائید پروردگار کی ہر حلقہ اور ہر وقت مین بنیازمند کے حال پر ایسے حال مین کہ عبداللہ خان اپنا سردار دس ہزار فوج سوار کا بھاگ کر دشمن سے ملجا وے اور قریب تھا کہ لشکر منصور پر صدمہ عظیم پونہچے ایک گولی بندوق کی غیب سے سندر نابکار کے لگی اور اسکے کرتے ہی اوسکے تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا خواجہ ابوالحسن نے اپنی فوج کو مقابل کرکے اونکو پیچھے ہٹایا اور آصف خان نے بروقت پہونچکر باقر خان کے خوب کام کیے اور نمک حرامون کا کام تمام کیا اور جو فتح کہ عنوان فتوحات روزگار کا ہو پردہ غیب سے ظاہر ہوئی زبردست خان اور شیر حملا اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور پیراسد خان معموری اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اور بہت سادات بارہہ کہ عبداللہ روسیاہ کی فوج مین بھیجی تھی حق نمک ادا کرکے شربت شہادت سے شیرین کام ہوے اور عزیزاللہ نواسہ حسین خان کا بندوق سے زخمی ہوا لیکن سلامت رہا اگرچہ ایسے وقت مین چلا جانا اوس منافق کا تائید غیبی سے تھا لیکن اگر عین جنگ مین یہ حرکت بداوس سے ظہور مین آتی تو گمان غالب تھا کہ اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتے اتفاقاً اوسکا نام بلفظ لعنت اللہ مشہور ہوا اور جو کہ غیب سے یہ اوسکا لقب ٹھہرا اوسی واسطے مینے بھی یہی نام رکھا اب جہان لعنت اللہ مذکور ہو وہی مراد ہوگا غرضکہ مقہوران بدانجام کہ لڑائی سے بھاگے تھے بدبختی کے جنگل مین پھنسے پھر نہ سنبھل سکے اور لعنت اللہ نے ہمراہ اور بدنصیبون کے پاس بیدولت کے کہ بیس کوس پر تھا جا کر دم لیا جب مینے خبر اس فتح کی سنی سجدے شکر اس بخشش الٰہی کے ادا کیے اور نوکران لائق خدمت کو اپنے روبرو طلب فرمایا دوسرے دن سر سندر کا میرے روبرو لائے یہ ظاہر ہو کہ جب وہ ضرب بندوق سے مارا گیا تو اوسکے جلانے کو ایک قریب گانون مین لے گئے اور آگ جلانا چاہا تھا کہ اون لوگونکو دور سے ایک فوج نظر آئی وہ سب اس خوف سے کہ کہین پکڑے نجاوین بھاگ گئے اور اوس گانون کا مقدم اوسکا سر کاٹکر خان اعظم کے پاس کہ جاگیردار اوسگانون کا تھا بغرض اپنی آبرو کے لے گیا پھر وہ میرے روبرو لایا اوس وقت تک اوسکا چہرہ درست تھا لوگون نے سوتی لینے کی طمع سے اوسکے کان کاٹ لیے تھے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کسی بندوق اوسکے لگی اوسکے مارے جانے سے پھر کوئی مستعد دوبارہ نہ ہوا گویا قوت بازو سب کا وہ سگ ہندو تھا جبکہ بےباپ سے کہ اپنے روبرو اوسکو مینے مرتبہ سلطنت کو پونہچایا تھا یہ معاملہ کیا تو کبھی بمرتبے اسکے کے بہبود کی صورت نہ دیکھے گا اور جن نوکرون نے اس لڑائی مین کوشش کی تھی اونکی عنایت بادشاہی سے درجہ بدرجہ سرفراز کیا خواجہ ابوالحسن منصب پنجہزاری سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا نوازش خان کو منصب ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا بنجشا باقر خان سہ ہزاری ذات اور پانسو سوار اور نقارے سے ممتاز ہوا ابراہیم حسین کاشغری صاحب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عزیزاللہ دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سربلند ہوا نورالدین قلی کو دوہزاری اور سات سو سوار راجہ رامداس کو بھی دوہزاری اور ہزار سوار لطف اللہ کو ڈیڑھ ہزاری اور پانسو سوار پروینچ کو ہزاری اور پانسو سوار عنایت کیے اور نام سکے مفصل لکھنا طویل ہین غرض مینے ایک دن وہین مقام کرکے دوسرے دن وہان سے کوچ کیا

خان عالم نے الہ آباد سے کوچ کر کے دولت آستانہ بوسی کی حاصل کی [illegible] تاریخ قریب موضع جھالنہ کے نزدیک لشکر جلادت شمول کا ہوا وہان سربلند رائے نے دکن سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور سینے اوسکو عنایت خنجر خاص سے مع پھول کٹارہ کے سرافراز کیا اور عبدالعزیز خان اور باقی لوگ کہ لشت اللہ کے ساتھ چلے گئے تھے اوسکے قابو سے نکل کر پیری ملازمت مین آ ملے تھے اور انھون نے بیان کیا کہ جب لعنت اللہ نے گھوڑا بڑھایا تو ہنے جانا کہ یہ لڑائی کو گھوڑا بڑھاتا ہے اسواسطے ہم بھی بڑھے اوسکا ساتھہ دیا جب دریا ان اون لوگون کے پوسنچے تو اوسوقت سوار رضا و تسلیم کے کچھہ ہمسے نہوسکا پھر وقت قابو کا دیکھکر سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہوے اور باوجودیکہ ان لوگون نے بیدولت سے دو ہزار اشرفیان مدد خرچ مین لی تھین لیکن جو وقت بازپرس کا نہ تھا مینے اوسکے اظہار کو راستی پر حمل کیا اونیسوین کو جشن شرف آفتاب کا آراستہ ہوا اور اکثر امرا اضافہ منصب اور عنایت لائق سے سرفراز ہوے وہان سے عضدالدولہ نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی اور کتاب لعنت کہ اوسنے تالیف کی تھی میرے ملاحظہ مین آئی بیشک کمال محنت سے عمل مین لایا ہے اور ہر لغت پر اگلے اوستادون کے اشعار گواہی مین لایا ہے اس فن مین ایسی تین ہوئی تھی [illegible] موسوی خان کے نامزد کی اور امان اللہ پسر مہابت خان کو خطاب خانزادخانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور نشان و نقارہ دیکر اوسکا مرتبہ بلند [illegible] اردی بہشت کو کنارے کول فتح پور کے نزول اقبال کا ہوا وہان اعتبار خان نے آگرے سے آکر ملازمت حاصل کی اور منظور نظر عنایت ہوا اور وہین مکرم خان و منظفر خان برادر مکرم خان آگرے سے آکر حاضر دربار ہوے اور اعتبار خان کو کہ حفاظت قلعہ آگرہ مین خوب کوشش کی تھی خطاب ممتاز خانی سے ممتاز فرمایا اور منصب ششہزاری ذات اور پنجہزار سوار سے سربلند کیا اور خلعت مع شمشیر مرصع اور ہاتھی گھوڑے کے دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید بہو منصب معہ ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز ہوا مکرم خان منصب سہ ہزاری اور دو ہزار سوار سے اور خواجہ قاسم ہزاری منصب اور چار سو سوار سے ممتاز ہوے چوتھی تاریخ ماہ مذکور کی منصور خان فرنگی کہ ذکر اوسکا پہلے گذرا مع اپنے بھائی اور نوبت خان دکھنی کے اوس بیدولت سے جدا ہوکر میری خدمت مین حاضر ہوے پھر مینے خواص خان کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجا اور میرزا عیسے ترخان نے ملتان سے آکر سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کی مہابت خان کو مینے شمشیر خاصہ عنایت کی دسوین کو پرگنہ نندون شکرگاہ ہوا وہان منصور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے امتیاز بخشا گیارہوین کو مقام کیا جو اوس روز ملاقات شاہزادۂ پرویز کی مقرر ہوئی تھی اس واسطے مینے حکم دیا کہ تمام شاہزادے اور امرا اور کل نوکر بدستور لائق اوسکے استقبال کو جاوین بعد دوپہر کے کہ نیک ساعت تھی پرویز نے زمین بوسی سے اپنی پیشانی منور کی اور بعد ادائے کورنش و تسلیم اور طریق قورہ کے مینے فرزند اقبالمند کو نہایت شوق سے بغلگیر کیا اور کمال اوسپر نوازش اور مہربانی فرمائی ان دنون خبر آئی کہ بیدولت نے وقت جانے کے پرگنہ انبیرے کہ وطن مالوفہ راجہ مانسنگھ کا ہے چندا و باشنون کو بھیجکر لیا بارہوین ماہ مذکور کو قریب منزل سارنگپور کے مقام شکر اقبال کا ہوا حبش خان کو واسطے تعمیر مکانات اجمیر کے پہلے رخصت کیا اور فرزند سعادت مند شاہ پرویز کو ساتھہ بڑھے منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار کا ہے بلند مرتبہ کیا اور جب مینے سنا کہ بیدولت نے جگت سنگھ پسر راجہ باسو کو مقرر کیا ہے کہ اپنے وطن مین جاکر کوہستان پنجاب مین شور و فساد برپا کرے اس واسطے صادق خان کو کہ میر بخشی تھا صوبہ دار پنجاب کرکے اوسکی گوشمالی کو رخصت اور خلعت مع شمشیر و فیل عنایت کیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مقرر کرکے عنایت توغ و نقارہ سے سرفراز کیا پھر عرض ہوئی کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کو کہ فتحپوری مشہور ہے اور اوسکے چھوٹے بھائیون نے حالت بیخبری مین مار ڈالا اور بعد چند دنون کے اوسکے بھائی حاضر بارگاہ ہوکر زمین بوسی سے کامیاب ہوے اور مادر حقیقی بدیع الزمان کی بھی حاضر ہوئی لیکن جیسا کہ چاہیے مدعی اپنے فرزند کے خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سے ثابت نہ کرسکی اگرچہ بدخوئی مرزا کی اسقدر تھی کہ مارے جانے پر اوسکے اقربا [illegible]

بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت سے جہالیکن جب اوسکے بھائی سے بڑے بھائی کے حق مین کہ بمنزلہ باپ کے ہی ایسی بدحرکت ظاہر
ہوئی میری عدالت نے درگذر مناسب نجانا اسواسطے لکھا کہ یہ بالفعل قید خانہ مین مقید رہین بعد اسکے جیسا مناسب ہوگا کیا جاویگا
اکیسوین کو راجہ گجبنگھ اور رائے سنگھ نے اپنی جاگیر سے آکر دولت زمین بوسی کی حاصل کی معز الملک کو کہ بینے واسطے لانے فرزند خانجہان
کے ملتان کو بھیجا تھا اس تاریخ مین وہ معاودت کرکے حاضر بارگاہ ہوا اور اوسنے طرف سے عذر ضعف اور بیماری کا معروض کیا اور اپنے بیٹے
اصالت خان کو مع ہزار سوار اسکے ساتھ میری خدمت مین بھیجا اور آپنے نہ آسکنے سے کمال تاسف کیا چونکہ عذر اوسکا معقول تھا اسواسطے
مقبول ہوا چھبیسوین تاریخ فرزند اقبالمند پرویز کو مع عساکر منصورہ بے دولت کے تعاقب پر مقرر کیا کہ استیصال اوس نالائق کا کرے اور اوسکی
نیابت مین اختیار ہر طرح کے کاروبار کا مہابت خان کے حوالے کیا امرا نامدار اور بہادران جان نثار جو فرزند پرویز کے ساتھ معین ہوے اونکے
یہ نام ہین خانعالم مہاراجہ گجبنگھ فاضل خان رشید خان راجہ گردھر سید مجد و برادر خواجہ میر عبد العزیز عزیز اللہ خان بہادر ورش خان اکرام خان
سید ہربر خان لطف اللہ رائے نراین داس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار اور بڑے توپچی کے ہمراہ تین کروڑ روپیہ نقد خزانہ نیک ساعت
مین اوس فرزند ارجمند کے ہمراہ کرکے رخصت فرمایا اور فاضل خان کو بخشی اور واقعہ نویس اس لشکر کا کیا پھر بینے خلعت خاص مع نادری
نسبلغت کے کہ اوسکے گریبان و دامن مین موتی جڑے ہوے تھے اور بصرف اکتالیس ہزار روپیہ کے ہمراہ مین طیار ہوے تھے اور خاص
ہاتھی رتن گجنام ساتھ دس تہینیون سونڈ اور خاصہ گھوڑا اور تلوار مرصع کہ یہ سب قیمتی ستتر ہزار روپیہ کا تھا شاہزادے کو مرحمت کیا اور اسی طرح
نورجہان بیگم نے بھی خلعت اور اسپ و فیل موافق رسم کے فرزند نامدار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسرے امرا کو بھی ہاتھی اور گھوڑے
اور سروپا عنایت کیے اور خاص نوکر فرزند پرویز کے بھی عنایات لائق سے سرفراز ہوے اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت بیرخشی و دیگر خلعت
عنایت کیا اور غرہ خورداد ماہ الٰہی مین شاہزادہ داور بخش پسر خسرو کو صوبہ دار ملک گجرات کرکے خان اعظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزادے
کو اسپ و فیل اور خلعت اور خنجر خاص مصع اور توغ و نقارہ مرحمت کیا پھر خان اعظم اور نوازش خان اور اکثر خدام بھی حسب مرتبہ نوازشات
شاہی سے ممتاز ہوے اور ارادت خان کو فاضل خان کی جگہ بخشیگری عنایت کی اور رکن السلطنت آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اوڑیسہ سے سربلندی
دیگر خلعت خاص مع شمشیر مرصع عطا فرمایا اور اوسکے فرزند ابوطالب کو اوسکے ساتھ مقرر فرماکر منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار سے سربلند کیا
روز شنبہ نوین ماہ مذکور مطابق اونیسوین رجب سنہ ایکہزار بیس کو باہر اجمیر کے کنارے تالاب آناساگر کے نزول سعادت فرمایا شاہزادہ داور بخش
کو منصب ہشت ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کرکے خزانہ دو لاکھ روپیہ کا واسطے مدد خرچ لشکر ہمراہی اوسکے کے مرحمت کیا
اور حکم لاکھ روپیہ کا واسطے خرچ ضروریات کے خان اعظم کو دیا اور الہ یار بیگ پسر افتخار بیگ کہ فرزند پرویز کی خدمت مین تھا حسب التماس
فرزند ارجمند کے عنایت علم سے سربلند ہوا اور تاتار خان کو قلعہ داری گوالیار پر رخصت کیا راجہ گجبنگھ منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار
سے سربلند ہوا اور یہین آگرے سے خبر آئی کہ حضرت مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سے انتقال فرمایا اللہ تعالے اونکو غریق دریاے مغفرت کا
فرماوے اور جگت سنگھ پسر رانا کرن نے وطن سے یہین آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور ابراہیم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ نے چونتیس
ہاتھی دیہان سے بطریق پیشکش کے بھیجے اور باقر خان فوجداری سرکار اودہ پر اور سادات خان فوجداری میان دوآب پر مقرر ہوے
اور میر شرف کو دیوان بیوتات کا فرمایا بارہوین تیر ماہ الٰہی کو عرضداشت متصدیان گجرات سے خبر فتح و فیروزی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہ ہے
کہ بینے صوبہ گجرات ایک سلطنت فرمودہ ہے فتح رانا کے انعام مین بیدولت کو عنایت کیا تھا جیسا آگے گذرا سندر بہن اوسکی طرف سے دیہان کا
حاکم تھا جب اوسکے دل مین میری طرف سے ارادہ فاسد آیا تو اوس ہندو کو کہ منافق اور مفسد تھا مع ہمت خان اور شرزہ خان اور سرفراز خان
و دیگر بندگان شاہی کو کہ دیہان کے جاگیردار تھے اپنے پاس بلوالیا اور سندر کے چھوٹے بھائی کو اوسکی جگہ مقرر کرکھا پھر جب سندر ہار گیا

اور بید دولت بھاگا تو مانڈو کیطرف گیا اور ملک گجرات لعنت اللہ کی جاگیر مین اور بیٹے کے چھوٹے بھائی اور آصف خان وہان کے دیوان کو مع خزانہ اور تخت مرصع کہ پانچ لاکھ روپیہ مین طیار ہوا تھا اور پرگنہ قیمتی دو لاکھ روپیہ کا کہ ان سبکو میری پیشکش کے واسطے درست کیا تھا اپنے پاس طلب کیا یہ صفی خان جعفر بیگ کا بھائی ہی کہ میرے باپ کی خدمت مین خطاب آصف خانی سے مخصوص تھا ایک دختر نورجہان بیگم کے بھائی کی کہ سینے اوسکو آصف خانی کا خطاب دیا ہی اوسکے گھر مین ہی اور دوسری بڑی لڑکی اوسکی شاہجہان کے گھر مین ہی اس نسبت سے وہ بید دولت توقع ہمراہی اور موافقت اوس سے رکھتا تھا لیکن جو تقدیر مین اوسکے حامد تمندی اوترقی میرے یہان لکھی تھی وہ میرے یہان مصدر اچھی خدمتون کا ہوا جیسا کہ لکھا جاتا ہی غرضکہ لعنت اللہ بے وفا نے ایک اپنے خواجہ سرا وفادار نام کو اوس ملک کی حکومت بھیجا وہ چند الاقون کے ہمراہ احمد آباد مین آکر گجرات پر قابض ہوا جو صفی خان ارادہ دولت خواہی کا دل مین رکھتا تھا اس واسطے نئے نوکر رکھے جمعیت بڑھانے اور لوگون کے مانے مین ہوا اور چندروز وہانکی کہ سر پر شہر سے نکلکر کنارے تال کاریہ کے مقام کیا اور وہان سے مہ باد کو چلا اور یہ ظاہر کیا کہ بید دولت کے پاس جاتا ہون اور پوشیدہ ساتھ ناہرخان اور سید دلیر خان اور نانو خان افغان اور دیگر بندگان بر[illegible] ہمار اور فدویان باخلاص سے کہ وہانکے جاگیردار تھے خطوط لکھکر میری دولت خواہی پر آمادہ کرکے منتظر رہنے کا رہا صالح نام ایک بید دولت کے ملازمون سے کہ فوجدار موضع پہلاد کا تھا اور خوب لشکر اپنے ہمراہ رکھتا تھا ظاہر حال سے معلوم کیا کہ صفی خان کا اور ارادہ ہی اور کہتے بھی یہ بات جانی تھی لیکن صفی خان کے بندوبست اور لوگون کے ملانے سے ہاتھ پاؤن پھولگئے اور صالح اس گمان سے کہ مبادا صفی خان خزانے پر قابض ہوجاے بطریق پیش بینی قریب دس لاکھ روپیہ کے آگے بڑھکر بید دولت کو پہنچا دیے اور کہتے بھی پرگنہ جڑاو پیچھے سے لیکر روانہ ہوا لیکن بسبب بوجھ کے تخت ہمراہ نہ لیجا سکا صفی خان نے قابو پاکر محمود آباد سے پرگنہ کیرچ کو کہ شاہ راے باٹین طرف واقع ہی اور ناوخان وہان تھا آیا اور ناہرخان اور باقی دولت خواہون سے بذریعہ خطوط پیغام بھیجا کہ ہرکوئی اپنی جاگیر سے ہمراہ اپنے سوارون کے وقت طلوع آفتاب کے کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار ارباب شقاوت کی ہی ایک دروازے سے کہ اونکی طرف واقع ہی شہر مین آوین اور اپنی عورتون کو اسی پرگنہ مین چھوڑکر ناوخان کے ہمراہ فجر کو قریب شہر کے پہونچکر شعبان باغ مین تھوڑا توقف کیا تاکہ دن خوب روشن ہوجاے اور دوست دشمن مین فرق معلوم ہو اور بعد روشنی دن کے باوجود یکہ کچھ اثر ناہرخان اور دوسرے دولت خواہون کا ظاہر نہ تھا بوہم اس بات کے کہ مبادا مخالفین مطلع ہوکر کمین دروازے قلعہ کے بند کرلین نصرت ازدی پر توکل کرکے دروازۂ سانگپور سے شہر مین درآیا اور اتفاق سے اوسی وقت ناہرخان بھی دروازہ سانگپور سے شہر مین داخل ہوا لعنت اللہ کے خواجہ سرا نے میرے اقبال کی ترقی دیکھکر شیخ حمید بنیرہ سیان وحیدالدین کے گھر مین پناہ لی اور جماعت دولتخواہون نے نقارہ فتح ونصرت کا بجاکر بروج وفصیل کو خوب مضبوط کیا اور چند لوگون کو اوپر گھر محمد تقی دیوان بید دولت کے اور حسن بیگ بخشی کے بھیج کر اونکو قید کرلیا اور شیخ حمید نے خود آکر خبر کی کہ خواجہ سرا لعنت اللہ کا میرے گھر مین ہی پھر اوسکو بھی پکڑ لائے اور بید دولت کے تمام نوکرون کو قید کرکے شہر کے بندوبست سے خاطر جمع کی جڑاو تخت اور دو لاکھ روپے نقد اور باقی اسباب بید دولت کا اور اوسکے لوگون کا کہ شہر مین تھا بندگان مخلص کے قابو مین آیا جب یہ خبر بید دولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ ہمت خان اور شیرزہ خان اور سرفراز خان اور قابل بیگ اور رستم بہادر اور صالح بخشی وغیرہ کے آگے پیچھے نوکران شاہی اور اپنے ملازمون سے قریب پانچ چھ ہزار سوار موجود کے احمد آباد پر معین کیے صفی خان اللہ ناہرخان یہ سنکر پاؤن ہمت کا جمائے رہے اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگون کے جمع کرنے مین مشغول ہوے اور نقد وجنس سے جو کچھ اونکو ملا تھا یہان تک کہ تخت کو بھی توڑکر سپاہ کو تقسیم کیا اور راجہ کلیان زمیندار اندور اور بیرلال گوپی اور اوس طرف کے اکثر زمیندارون کو شہر کے اندر بلاکر بڑی جماعت کرلی لعنت اللہ نے کچھ انتظار کرکے آٹھ روز مین آگیوا ماندو سے بڑودہ میرزا

اور دولت خواہون نے بمقتضای ہمت اور بہری توفیق سے شہر سے نکلکر کنارے تالاب کاکریہ کے لشکر اقبال کو آراستہ کیا چونکہ نعمت اللہ نے جانا تھا کہ میرے جلدی جانے سے شاید دولت خواہان شاہی متفرق ہوجاوینگے لیکن جب ان لوگون کو باہر نکلنا مقابلے کے ارادے سے سنا تو بردے مین توقف کیا اور منتظر آنے کمک کا رہا اور جب کمک اوسکے پاس آگئی تو قدم گرامی کا آگے بڑھایا جماعت میرے دولتخواہون کی بھی کاریہ سے باہر موضع تیوہ کے کہ قریب مزار حضرت قطب عالم کے ہی اگر خیمہ زن ہوئی نعمت اللہ تین دن کی راہ دودن مین قطع کرکے برودے سے ممود آباد مین آیا اور جو سید دلیر خان شرزہ خان کی عورتون کو برودہ سے ہمراہ لیکر شہر مین لے آیا تھا اور عورتین سرفراز خان کی بھی شہر مین تھین صفی خان نے پوشیدہ لوگون کو پیغام بھیجا کہ اگر اپنے دماغ نمک حرامی کو پشیمانی سے دور کرکے بادشاہی خیرخواہون مین داخل ہو تو دین و دنیا مین تمھارے واسطے بہتری اور ترقی ہوگی ورنہ تمھارے اہل وعیال کو بری طرح مارونگا نعمت اللہ نے اس حال سے آگاہی پاکر بہانے سے اہل وعیال کو اپنے پاس بلاکر قید کرلیا اور شرزہ خان اور ہمت خان اور صالح خان بدبختی باہم متفق تھے اور ایک جگہ اترے تھے واسطے شرزہ خان کو پکڑنے کا غرض اوسکے سید شعبان کو تسلہ بھیجی مین نعمت اللہ نے اپنی جگہ سے سوار ہوکر لشکر کمنت اثر کو آراستہ کیا اور ہر نمک حلالون نے بھی فوج اقبال کو آراستہ کیا اور مستعد جدال و قتال کے ہوے اوسوقت نعمت کے دل مین آیا کہ بڑھنے سے لشکر شاہی متفرق ہوجاویگا اور بڑے مراد ہاتھ آویگی لیکن جب اوسنے میرے دولت خواہونکی ثابت قدمی دیکھی تو عاجز ہوکر دست چپ کی طرف لوٹ گیا اور لوگون مین ظاہر کیا کہ اس میدان مین باردت زمین تنگ و دشوار کبھی نہ میرے آدمی یہان لڑنے سے بہت ضائع ہونگے صلاح یہ ہے کہ سرگنج کے میدان مین لڑائی شروع کرون غرضکہ یہ کہنا اوسکا بھی تائید الٰہی کی طرف سے تھا کہ اوسکے پھرنے سے شور بھاگنے کا سب مین مشہور ہوا دلاوران لشکر بادشاہی کے دل بڑھے اوسکا پیچھا کیا اور وہ بے سعادت سرگنج تک نہ جاسکا موضع باریکہ مین رہ گیا دولت خواہون نے بھی مالودہ گاؤن مین کہ تین کوس پراوس سے تھا لشکر اقبال آراستہ کیا اور دوسرے دن فجر کو بائیس پسندیدہ لڑائی مین متوجہ ہوے اور فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ ہراول مین ناہر خان اور راجہ کلیان زمیندار اندور کا اور باقی بہادر فوج کے اور دست چپ مین سید دلیر خان اور سید سید داود اور دوسرے بندگان اخلاص مند اور جانب راست مین نالو خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسرے فدائے جان نثار اور قول مین صفی خان اور کفایت خان بخشی ہمراہ فوج شاہی کے ہوے اور تقدیر سے جہان نعمت اللہ ٹھہرا تھا وہ زمین پست و بلند تھی اور وہان تھوہر کا جنگل تھا راستے اوسمین تنگ تھے اس سبب سے اوسکی فوج کا انتظام خوب نہوسکا اوسنے اپنے اکثر عمدہ لوگون کو ہمراہ رستم بہادر کے آگے کیا تھا اور ہمت خان اور صالح بیگ بھی اونکے ہمراہ آگئے تھے غرضکہ اوسکے لوگون کا مقابلہ پہلے ناہر خان سے ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سے ہمت خان زخم بندوق سے مارا گیا اور صالح بیگ کو نالو خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد وغیرہ نے گھیر لیا اور عین لڑائی مین سید غلام محمد کے ہاتھی نے اوسکو سونڈ مین لپیٹ کر گھوڑے سے اوتار لیا لوگون نے اوسکا کام بھی تمام کیا اور قریب سو آدمیون کے اوسکے ہمراہی مارے گئے اوسوقت وہ ہاتھی جو بدخواہونکی فوج کے آگے تھا شوربان اور بندوقون سے پیچھے کو بھاگا اور تھوہر کے جنگل مین جہان راہ تنگ تھی در آیا بہت مخالف اوسمین کچل گئے اور ہاتھی کے پھرنے سے مخالفون کا لشکر بگڑ گیا اوس وقت سید دلیر خان نے سید ہے ہات کی طرف سے آکر لڑائی بڑھائی نعمت اللہ کو خبر ہوئی جانے ہمت خان اور صالح خان کی زد پہنچی تھی حال سختی جنگ کا دیکھکر اونکی مدد کو دوڑا فوج شاہی کے ہراول والے کہ لڑتے لڑتے بہت زخمی ہوے تھے اوسکے آنے سے پیچھے ہٹے اور قریب تھا کہ شکست ہوجاوے لیکن چند اوندکریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سے ہراول والونکی کمک کو پہنچا اور نعمت اللہ نے جو خبر مارے جانے ہمت خان اور صالح خان کی سنی اور صفی خان کو مع غول آتے دیکھکر گھبرا گیا اور میدان سے بھاگا دلیر خان نے ایک کوس تک اوسکا تعاقب کیا اور بہت لوگ اوسکے ہمراہی مارے اور قابل بیگ محمد رام

بہت لوگون کے ساتھہ فوج شاہی کے ہاتھہ سے مارا گیا اور [illegible] سرفراز خان اور بہادر پسر سلطان احمد کبیر نے خاطر جمع نہ تھا
اس واسطے ان دونون کو بلجبلان کرکے ہاتھی پر سوار کیا تھا اور اپنے غلامونکو اونکے پاس بٹھاکر کہدیا تھا کہ اگر شکست ہو تو ان دونونکو
مار ڈالنا بھاگنے نہ دینا وقت ایک غلام نے تو بہادر پسر سلطان احمد کو وقت فرار حیدر سے مار ڈالا اور سرفراز خان دیدہ و دانستہ ہاتھی کے اوپر سے
گرا ہر چند اوسکے بھی خنجر مارا لیکن گھبراہٹ مین کاری نہ لگا آخر صفی خان نے سرفراز خان کو تلاش کرکے میدان سے اوٹھاکر شہر مین علاج
کے واسطے بھیجا اور لعنت اللہ نے برودہ تک بھاگ نکلنے دی اور جو عبا شیرزہ خان کے دولت خواہون کے قید مین تھے لاچار ہوکر صفی خان سے
ملے اور لعنت اللہ پھر برودے سے بھاگ کر بڑودیچ کو گیا وہان ہمت خان کے بیٹے قلعہ مین تھے ہر چند اونھون نے اوسکو اندر نہ آنے دیا لیکر
پانچہزار محمودی اوسکو بھیجے اور وہ تین دن تک بڑودیچ کے قلعے کے باہر بحال خراب رہا اور چوتھے روز راہ دریا بندر سورت کو گیا اور دو مہینے
تک وہان رہکر اپنے متفرق لوگون کو جمع کیا چونکہ سورت پرگنہ کی جاگیر مین تھا قریب چار لاکھہ محمودی کے وہان کے متصدیون سے لیے
اور جو کچھہ زور و حیلہ سے بارہ لاکھ لیا خرچ کیا اور اپنے بھائی [illegible] ران کو جمع کرکے برہان پور مین بیدولت سے جا ملا اور چونکہ صفی خان اور
باقی بندگان مخلص سے اوقات مین تھے ایسا عمدہ کام بنا نوشہ ایک عنایات شاہی سے سربلند ہوے صفی خان منصب ہفتصدی ذات
اور تین سو سوار کا رکھتا تھا اوسکو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار دیکر ساتھہ خطاب سیف خان جہانگیر شاہی اور نشان اور نقارے
کے سرفرازی بخشی ناہر خان کہ ہزاری اور دو سو سوار رکھتا تھا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کا منصب ہوا اور ساتھہ خطاب شیر خان اور گھوڑے اور
ہاتھی اور جڑاؤ تلوار کے ممتاز کیا یہ نواسہ نرسنگدیو کا ہے جو بھائی پورن مل لولو کا ہے کہ حاکم رائسین اور چندیری کا تھا جب شیر خان افغان نے
قلعہ رائسین کو محاصرہ کیا تو مشہور ہے کہ اوسکو قول دیکر مار ڈالا اور اوسکے اہل و عیال سب موافق قاعدۂ ہنود کے آگ مین بخیال عزت
جل گئے تا ہاتھہ کسی محرم کا اونکو نہ لگے اور قریب اور قوم والے اوسکے اطراف مین بھاگ گئے ناہر خان کا باپ کہ جسکا نام خانجہان ہے
نزدیک محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برہان پور کے جاکر مسلمان ہوگیا اور جب اس محمد خان نے وفات کی تو اوسکا بیٹا حسن کم عمر باپ کی
جگہ پر بیٹھا لیکن اوسکو محمد خان کا بھائی راجہ علی خان قید کرکے خود حاکم ہوا بعد چند روزون کے راجہ علی خان نے سنا کہ خان جہان
اور باقی نوکر محمد خان کے اس بات پر متفق ہین کہ مجھپر حملہ کرین اور حسن خان کو قلعہ سے نکال کر پھر اپنا حاکم بنا دین پھر راجہ علیخان نے پہلے
سے بندوبست کرکے حیات خان حبشی کو ہمراہ بہت دلاورون کے خانجہان کے گھر مین بھیجا کہ اوسکو یا زندہ پکڑ لاوین یا مار ڈالین لیکن
اونسے بحکم غیرت الٰہی کی اور جب کام اوپر تنگ ہوا تو آگ جلا کر مع گھر بار اوسمین جل گیا اوس وقت یہ ناہر خان بہت چھوٹا تھا حیات خان
حبشی نے اوسکو راجہ علی خان سے مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کے راجہ علی خان نے ناہر خان کو پرورش کیا
اور بہت اوسکی رعایت کیا کرتا جب میرے والد مرحوم نے قلعہ اسیر کا فتح کیا تو ناہر خان خدمت مین رہنے لگا حضرت مرحوم نے اوسکی
پیشانی سے لیاقت اور شرافت دریافت کرکے منصب لائق سے اوسکو سرفراز فرماکر صوبہ مالوہ مین پرگنہ محمد پور اوسکی جاگیر مین دیا اور میری
خدمت مین اوسکی بہت ترقی ہوئی اب کہ اوسنے ایسی خدمت کی تو مینے بھی اوسکو اس خدمت کے لائق سربلند و ممتاز کیا اور سید دلیر خان
سادات بارہہ سے ہے پہلے اوسکا نام سید عبدالوہاب اور منصب ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کا تھا اب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار
اور نشان سے سرفراز ہوا میان دوآب مین بارہ گانون ایک جگہ واقع ہین وہان وطن ان سیدون کا ہے اس واسطے سادات بارہہ کہتے ہین
ہر چند بعضے ان کی صحت نسب مین کلام کرتے ہین لیکن ان لوگون کی شجاعت انکے سید ہونے کی بڑی دلیل ہے ہمارے یہان کوئی زمانہ ایسی نہوئی کہ اونھون نے اوسمین اپنی ناموری نکی ہو اور ہر جگہ یہ لوگ اکثر ہمارے گئے سرزا عزیز ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ سادات بارہہ صدقے
اس سلطنت کے ہین واقع مین یہ سچ ہے اور منصب ناہر خان افغان کا ہشتصدی ذات اور سوار کا [illegible] ب ڈیڑھہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار

کا سوا اسیطرح اور بندگان دولت خواہ بھی حسب خدمت اور حیثیت کے مراتب بلند اور مناصب ارجمند سے کامیاب ہوے پھر مینے اصالت خان پسر خانجہان کو واسطے انکے فرزند دادبخش کے صوبہ گجرات مین مقرر کیا اور نورالدین قلی کو وہان بھیجا کہ جہان شیرہ خان اور سرفراز خان اور افسر فوج بیدولت کے تعینہ ہین اونکو اپنے ہمراہ متعینہ حضور مین لے آوے اسکے بعد مینے سناکہ مسمی چرسپ شاہنواز خان بہنوئی سعادت سے بیدولت سے جدا ہوکر فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی خدمت مین مرسوا ہوا اور مینے اعتقاد خان حاکم کشمیر کو منصب چارہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کیا پھر قراولون نے کہا کہ قریب یہان سمے ایک بڑا شیر ہی مجکو اوسکے شکار کا شوق ہوا جب جنگل مین گیا تو اور تین شیر نکلے پہلے اون چارون کو مارکر دولت خانہ کیطرف مراجعت کی اور شیر کے شکار کا مجکو اس قدر شوق ہی کہ اوسکے ہوتے ہوے اور شکار کو دل نہین چاہتا سلطان مسعود پسر سلطان محمود انار اللہ برہانہ بھی شیر کے شکار کا بہت شائق تھا اور اوسکے شیر مارنے کی عجیب غریب باتین تواریخ مین مذکور ہین حضور تاریخ بیہقی مین خود مصنف سے یہی انکھون سے دیکھا ہوا حال لکھا ہی کہ ایک دن سلطان مسعود شکار کو رود ہندوستان مین گیا ہاتھی پر سوار تھا ایک بڑا شیر جنگل سے نکلکر ہاتھی پر آیا بادشاہ نے ایک تیر اوسکے ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پھر اوٹھکر ہاتھی کے پیچھے سے چڑھا اور ہوا میرے اوپر سے اوٹھکر ایسی تلوار ماری کہ شیر کے دونون ہاتھ قلم ہوگئے اور شیر گرکر مرگیا اور مجھے بھی ایام شہزادگی مین ایسا اتفاق پڑا ہی کہ نخچیر شکار کو گیا تھا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے نکلا مینے اوسے بندوق ماری اوسنے غصے سے جست کی اور ہاتھی کی دم پر آگیا اوس وقت اتنی فرصت نہوئی کہ بندوق رکھکر تلوار مارون بندوق ہاتھ مین لیکر اور دو فر اوسپر کرا اوس سے بندوق شیر کے سر پر ماری کہ وہ زمین پر گر کر مرگیا اور اس سے عجیب تر یہ قصہ ہی کہ مین کول کے پہاڑ پر بٹیرے کے شکار کو گیا تھا اور ہاتھی پر سوار تھا ایک بھیڑیا سامنے آیا مینے اوسکے کاندھے پر ایک تیر مارا کہ ایک بانہہ اوسکے پیوست ہوگیا اور اوسی تیر سے وہ مرگیا چونکہ اپنی تعریف آپ لکھنا مناسب نہین اسواسطے توجہ اوپر اور حالات کے کرتا ہون پھر اوفیسوین تاریخ ایک ہاتھی موتیون کا واسطے جگت سنگھ پسر رانا کرن کے عنایت کیا اور مجھسے عرض ہوئی کہ سلطان حسین زمیندار پگلی کا مرگیا مینے اوسکا منصب اور جاگیر اوسکے بڑے بیٹے شاہ قلی نام کو عنایت کیا ساتوین ماہ امرداد کو ابراہیم حسین ملازم فرزند شاہ پرویز کا لشکر ظفر اثر سے خوشخبری فتح کی لایا اور عرضداشت فرزند پرویز کے مشتمل اوپر خبر فتح اور خدمت گذاری دلاوران دولتخواہ کے پیش کی مینے شکر اس عنایت الٰہی کا ادا کیا تفصیل اسکی یہ ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر ہمراہ شہزادہ دلاقدر کے کریوہ چاندا سے پار گیا اور ملک مالوہ مین پونچا تو بیدولت سات بیس ہزار سوار اور تین سو جنگی ہاتھی اور توپخانہ عظیم کے ماندو سے بقصد جنگ چلا اور ایک جماعت کو ترکان دکن سے ساتھ جادو رے اور اودیرام اور الش خان اور باقی سپاہ کے اگے اپنے متعین کیا کہ بادشاہی لشکر پر بطریق قزاقی کے گرین لیکن مہابت خان نے ایسا خوب بندوبست کیا تھا کہ شہزادہ کو غول مین رکھتا تھا اور خود مع تمام فوج کے کوچ و مقام مین ہوشیار اور خبردار رہتا ترکان دکن دور سے دکھائی دیا کرتے لیکن قابو لشکر شاہی پر نہاتے ایکروز نوبت لوٹ کی چندا ولی کی منصور خان فرنگی کی تھی اور لشکر اوترنے کے وقت مہابت خان مع سپاہ خبرداری کے واسطے الگ ٹھہرا تھا کہ لشکر بخوبی اوتر جاوے جو منصور خان نے اوس دن راہ مین شراب پیکے سرمست بادہ غرور کا ہوکر قریب منزل کے پہونچا اون سوارون کو دور سے دیکھا اور نشہ شراب مین اپنے سبک کے اپنے ساتھ والون کو گھوڑا دوڑایا اور دو تین سوارون کو مارکر قریب جادورے اور اودے رام کہ دو تین ہزار سوار مین گھرے تھے پونچا اونھون نے اسکو گھیر لیا جب تک جان اوسمین رہی ہاتھ پاؤن مارتا رہا کر مخالفون مین سے نکل آوے آخر کو راہ اخلاص مین جان سونپی اون دونون مہابت خان امیران سپاہ بیدولت کو پوشیدہ خطوط واسطے ملانے کے لکھکر چارون طرف بھیجتا تھا اور وہ اکثر لوگ بھی واسطے طلب قبول وقرار کے خطوط بھیجتے تھے جب بیدولت علوہ ماندو سے آگے بڑھا تو ایک جماعت ترکون کو روانہ کیا بہادر خان اور تقی اور بہادر خان کو ہمراہ جماعت توپچیون کے بھیجا اور اونکے بعد دارا ب خان اور

بھیم اور بیرم بیگ اور دوسرے اپنے معتبر لوگون کو روانہ کیا ۔ رجوع ورہ ۔ جنگ مین آنا منظور نہین رکھتا تھا اس واسطے فیلون مست جنگی کو وسیع تو پنجانہ دریاے نربدا سے اوتار کر خود بھی جریدہ مع داراب اور بھیم کے پیچھے سے طرف میدان جنگ کے چلا اور جیکر ذیب کا لاوہ کے لشکر اقبال نے مقام کیا تو بید ولت نے اپنا تمام لشکر فوج شاہی کے مقابلے کو بھیجا اور خود ہمراہ خانخانان اور چند لوگون کے ایک کوس پیچھے رہا برہمنداز خان کہ مہابت خان سے قول و قرار لیکر متصل وقت فرصت کا تھا کہ جب دونون لشکر مقابل ہون تو اپنی جماعت برقندازون سے نکلکر لشکر شاہی مین آملے اوس وقت موقع پاکر جہانگیر بادشاہ سلامت پکارتا ہوا بندگان دولت خواہ مین آملا مہابت خان اوسے اول شہزادہ پرویز کے پاس لے آیا اور شہزادے نے عنایت شاہی کا امیدوار کرکے اوسکو خوش اور مطمئن کیا پہلے نام اسکا بہاءالدین اور نوکر زین خان کا تھا بعد اوسکے مرنے کے توپخانہ رومیون مین آکر داخل ہوا چونکہ خدمت مین سرگرم اور اپنے ساتھ والے اچھے رکھتا تھا اسواسطے لائق تربیت کے جانکر برق انداز خان کا اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب مین بید ولت کو دکن کیطرف بھیجتا تھا تو اسکو میر آتش اور سر لشکر کے توپخانے کا کرکے ہمراہ بھیجا گرچہ اسنے پہلے داغ نمک حرامی کا پیشانی پر لگایا لیکن آخر کو نیکی اوسے ظاہر ہوئی اور اوسے دین رام بھی کہ بید ولت کا عمدہ نوکر اور بڑا معتمد تھا جب اوسنے جانا کہ اقبال ساتھ لشکر شاہی کے ہم تو مہابت خان سے قول و قرار لیکر ہمراہ محمد مراد بخش و چند اور منصبداروں کے کہ اوسکے ساتھ تھے اور سکا اتا سے نکلکر فوج شاہی مین بیچ خدمت شہزادہ پرویز کے آئے بید ولت انکا حال سنکر گھبرا گیا اور تمام اپنے نوکرون سے خصوصاً نوکرن شاہی سے کہ اوسکے ساتھ تھے بد دل ہوا اور اس وہم سے شب شب اپنے لوگون کو کہ آگے بڑھے ہوے تھے پیچھے بلواکر سر سیمہ بھاگا اور دریاے نربدا سے پار اوتر گیا وہانسے بھی اکثر لوگ قابو پاکر اوس سے الگ ہوے اور فرزند پرویز کی خدمت مین آئے اور ہر ایک نے اپنے لائق سرفرازی پائی اور اوسیدن کہ نربدا سے اوترا تھا ایک خط اوسکے لوگون کے ہاتھ لگا جو مہابت خان نے زاہد خان کے جواب مین لکھا تھا اور عنایات شاہی سے اوسکو اوسمین امیدوار کیا تھا اور نکل آنے پر بہت ترغیب دی تھی وہ لوگ اوس خط کو بید ولت کے روبرو لے گئے اوسنے زاہد خان سے بدگمان ہوکر اوسکو مع تین لڑکون اوسکے کے مقید کیا یہ زاہد خان بیٹا شجاعت خان کا ہے جو میرے پرورندگان کے بڑے معتمد لوگون مین سے تھا اور مینے اس بے سعادت کو قدیمی خادم جانکر تربیت کیا اور خطاب خانی اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے سرفراز کرکے ہمراہ بید ولت کے فتح دکن پر رخصت کیا جن دنون کہ مینے اوس صوبہ کے امیرون کو واسطے مدد قندھار کے طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام حضوصاً فرمان تاکید کا بھیجا لیکن یہ بے سعادت حاضر بارگاہ نہوا اور خود کو دوست بید ولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ دہلی سے شکست کھاکر لوٹا اور پابند عیال بھی نہ تھا لیکن جب بھی میری ملازمت مین حاضر نہوا یہان تک کہ اب خداوند کریم نے اوسکو میر بطرف رسید کیا غرضکہ بعد اوسکے اپنے کے ایک لاکھ تیس ہزار اور اوسکے روپے پر بید ولت نے قبضہ کرکے لیا ۵ چو بد کردی مباش ایمن زآفات ✦ کہ واجب شد بطبیعت ہر اکافات ✦ غرض پھر بید ولت نے جلدی نربدا سے اوترکر تمام کشتیون کو اوس طرف منگوایا اور پشتون کا بندوبست کرکے اپنے بخشی میر بیگ کو مع فوج معتمد اپنے کے ساتھ ایک جماعت ترکان دکن کے کنارے دریا کے چھوڑا اور قطار توپخانہ کی باندھ کر خود طرف قلعہ سیر اور پرگنہ کے چلا اوسوقت اوس کے نوکر ایک قاصد کو کہ خانخانان نے طرف مہابت خان کے بھیجا تھا پکڑکر اوسکے روبرو لے گئے اوسکے پاس جو خط نکلا اوسکے سرے پر یہ لکھا تھا ۵ صدکس بنظر نگاہ میدارندم ✦ ورنہ ہر پیرے زلبے آزارمی ✦ بید ولت نے اوسکو مع اوسکی اولاد کے گھر سے بلواکر وہ خط دکھلایا ہر چند اوسنے بہت عذر کیا لیکن کوئی مقبول نہوا غرضکہ اوسکو ساتھ داراب خان اور دوسرے لڑکون کے متصل اپنے مکان کے نظر بند رکھا اور اوسکی فال اور اوسکے حق مین صادق آئی کہ سو آدمی اوسپر نگہبان ہوے مینے ابراہیم حسین ملازم فرزند ارجمند پرویز کو کہ خبر فتح کی لایا تھا خطاب خوش خبر خانی کا دیکر عنایت خلعت ۱۰ فیل سے سرفراز کیا اور

فرمان برحمت عنوان واسطے شہزادے پرویز اور صاحب خان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پوشاک خاص واسطے فرزند قابلمند کے اور شمشیر مرصع صاحب خان کے واسطے عنایت کی چونکہ صاحب خان سے عمدہ خدمت ظہور مین آئی تھی مینے اوسکو منصب ہفت ہزاری ذات وسوار سے سرفرازی بخشی سعید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین بوس حاصل کیا مورد عنایت خاص کا ہوا یہ سعید صوبہ دکن مین متعین تھا جب بیدولت دہلی سے رخصت کھاکر مانڈو کو گیا تو اسنے اپنے اہل وعیال کو غیرگڑھ مین بھیجکر حفاظت الٰہی کے سپرد کیا اور بے راہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور خواجہ حسن پسر مرزا رستم صفوی کا اوپر خدمت فوجداری بہرائچ کے نامزد ہوکر منصب دوہزار ہزاری ذات اور پانسو سوارون سے سرفراز ہوا اور لعل بیگ داروغہ دفترخانہ کو نزد یک فرزند ارجمند پرویز کے ساتھ خلعت خاص اور ناوری مرصع کے اوس فرخ چشم کے واسطے اور دستار واسطے صاحب خان کے روانہ فرمایا اور خواص خان نے کہ پہلے بھیجا گیا تھا پھر اگر ملازمت حاصل کی اور پیشکش اچھی لایا پھر خانہ زاد خان پسر صاحب خان کو مینے منصب پنجہزاری ذات وسوار سے سرفراز کیا انھین دنون ایک روز مین نیل گاو کے شکار کو جنگل مین ایک سانپ دیکھا لنبا ڈھائی گز کا اور چوڑا تین ہاتھ کا آدھے خرگوش کو نگل گیا تھا اور آدھا باہر تھا جب اوسکو قراول ہاتھ سے پاس اوٹھا لائے تو خرگوش اوسکے منہ سے چھوٹ گیا مینے فرمایا پھر اسکے مونہہ مین دیدو ہر چند اونھون نے چاہا لیکن اندر اوسکے منہ کے نرکھ سکے ہر چند بہت زور کرنے مین کچھ جبڑا اوسکا پھٹ گیا پھر مینے اوسکا پیٹ چاک کروایا اتفاقاً اوسمین سے بھی ایک پورا خرگوش نکلا ایسے سانپ کو ہندوستانی چیتل کہتے ہین بہت بڑا ہوا کرتا ہے اکثر جانورون کو پورا نگل جاتا ہے لیکن اسمین زہر نہین ہوتا اور کسیکو نہین کاٹتا پھر مینے بندوق سے ایک نیلگاؤ مادہ ماری اوسکے شکم سے دو بچے پورے نکلے چونکہ مینے سنا تھا کہ بچہ نیلگاؤ کا گوشت لذیذ بہت ہوتا ہے باورچیون کو فرمایا کہ اسکا دوپیازہ پکاکر لانا فی الحقیقت خالی لذت اور مزے سے نتھا اور پندرہوین شہریور یاہ الٰہی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کے بحکم سعادت اوس سے جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آگئے تھے حسب الحکم حاضر درگاہ ہوکر آستانبوسی سے کامیاب ہوے رستم خان کو منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا اور محمد مراد کو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرماکر طرح طرح سے الطاف کا امیدوار کیا رستم خان اصل مین چغتائی ہے اسکا نام یوسف بیگ تھا اور قرابت مین محمد قلی صفاہانی کی ہے جو وکیل اور مدار کار مرزا سلیمان کا رہا ہے اول رستم آکر نوکر درگاہ شاہی کا ہوا اور اکثر صوبون مین رہا یہان تک کہ چھوٹے منصبدارون مین ہوا کسی قصور مین اوسکی جاگیر متغیر ہوگئی تو یہ پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا نوکر ہوا شیر کا شکار خوب جانتا ہے اور اوسکے آگے بھی خوب خوب کام کیے خصوصاً مہم رانا مین بیدولت بھی اوسکو سب نوکرون مین عزیز رکھتا تھا اور امیر عمدہ کیا تھا مینے بیدولت کے عرض کرنے سے خطاب خانی اور نشان ونقارہ مرحمت کیا تھا کچھ دنون اوسکی وکالت مین حاکم گجرات کا بھی رہا ہے اور خدمت عمدہ کی ہے اور یہ محمد مراد پسر مقصود میرآب کا ہے کہ مرزا شاہرخ اور مرزا سلیمان کے یہان قدیمون سے تھا پھر اسی روز سید بہوہ سے گجرات سے آکر ملازمت کی اور نورالدین قلی نے کہ اکتالیس آدمی مخالفون کے احمدآباد مین پکڑے تھے یا بجولان کرکے درگاہ والا مین لایا مینے شیرہ خان اور قابل بیگ کو کہ افسر مفسدان تھے مست ہاتھی کے پانون مین بندھواکر مروا ڈالا اور مبیوین تاریخ مطابق اظہار ہوین ذی قعدہ کو فرزند شہریار کو اعتماد الدولہ کی نواسی سے خداوند کریم نے ایک دختر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت مبارک ہو بائیسوین کو بخشن وزن ششی کا آراستہ ہوا اور پانچوان سال پچاس کے اوپر میری عمر کا بخشی وخرمی شروع ہوا موافق ہر سال کے مینے آپ کو تولا اور جنسون مین تول کر وہ اہل استحقاق کو تقسیم فرمائی اوسمین سے حضرت شیخ سلیم چشتی کو دو ہزار روپے دیے عزہ شہریور الٰہی کو میر جملہ منصب سہ ہزاری ذات اور تین سو سوارون سے ممتاز ہوا اور تیمور بخشی گجرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب بے قصوری سرفراز خان کی مجھپر ظاہر ہوئی تو اوسکو قید سے چھوڑکر اجازت واسطے آنے سلام کے دی اور حسب التماس فرزند شہریار کے اوسکے مکان مین اوسنے بیاہ بخشن مرتب کیا اور عمدہ پیشکش گذرانین اور اکثر امرا کو سروپا دیے پھر عرضی فرزند شاہزادہ پرویز کی آئی کہ بیدولت دریا پر رہا نپورسے

یا اوترگیا اور بادیہ گمراہی مین پریشان ہوا اسکی تفصیل یہ ہی کہ جب وہ دریاے نربدا سے اوترا تو تمام کشتیون کو اوس پار لیگیا اور گھاٹون پر توپین اور بندوقین لگا دین اور بیرم بیگ اور اکثر ستارے والون کو تباہ کرکے دیا سے اوترکر اسیر اور برہان پور کو چلا گیا اور خانخانان اور داراب کو فتر بندا اپنے ساتھ رکھا اور اصل قلعہ سیر کی یہ ہی کہ بلندی اور مضبوطی اوسکی محتاج بیان نہین پہلے اس سے کہ بیدولت دکن مین گیا وہ قلعہ حوالہ خواجہ احمد اللہ ولد خواجہ فتح اللہ کے تھا کہ غلامان خانہ زاد قدیم الخدمت سے ہی پھر بیدولت کے کہنے سے حوالہ میر حسام الدین پسر سید جلال الدین حسین کے ہوا جو دختر تقائی نورجہان بیگم کی میر حسام الدین کے یہان ہی تو جب بیدولت دہلی سے بھاگ کر آگرہ وماندو کو گیا تو نورجہان بیگم نے میر مکور کو نشانی بھیج کر تاکید کیا بھیجا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اوسکے لوگون کو قلعے کے قریب نہ آنے دینا اور قلعہ درست کرکے نمک حلالی پر خیال رکھنا کہ بیدولت کا خیال بھی وہان تک نہ پہنچے اور اوسکو نہ لے سکے غرض جب بیدولت نے اپنے نوکر شیر افغان کو اوسکے پاس بھیجا اور کہدیا کہ فریب دیکر اوسکو کہلا بھیجے کہ نشان اور خلعت لینے کو قلعہ سے باہر آوے اور جب وہ باہر آجاوے تو پھر قلعہ مین نہ جانے دے۔ اوس [illegible] نے بجز وجانے شیر افغان کے قلعہ اوسکو سونپ دیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کے پاس آگیا بیدولت نے اوسکو خطاب مرتضیٰ خانی اور منصب چارہزاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا مین بدنام کیا پھر جب بیدولت پاس قلعے کے گیا تو خانخانان اور داراب وغیرہ کو اپنے ساتھ قلعہ مین لیگیا اور تین چار دن تک وہان سر سامان قلعہ داری کا خوب جمع کرکے قلعہ دار و کوتوال گوپال داس نام راجپوت کو کیا یہ گوپال پہلے نوکر سربلندرے کا تھا کہ دکن جانے کے وقت اوسکا نوکر ہوا تھا اور اپنی عورتون اور زیادہ سامان کو قلعہ مین چھوڑا اور تین عورتین منکوحہ کو مع اپنے اطفال اور چند لونڈیون کے ہمراہ رکھا اور پہلے چاہا تھا کہ خانخانان اور داراب وغیرہ کو وہین مقید چھوڑے لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنے ساتھ برہان پور مین لے گیا اور انھین دونون لعنت اللہ [illegible] ہزار خرابی سورت سے آکر بیدولت کے ساتھ ہوا اور بیدولت کے کمال خوف و ہراس سے سربلندرے پسر راجہ بھوج ہاڈہ کو کہ بندہ مردانہ صاحب الوس سے ہی واسطے صلح کے اپنے اور مہابت خان کے درمیان مین وکیل کیا مہابت خان نے کہلا بھیجا کہ جب تک خانخانان نہ آویگا مین صلح قبول نکرونگا اور مقصد مہابت خان کا یہ تھا کہ کسی طرح خانخانان کو کہ سرگروہ اہل فساد کا ہی اوس سے الگ کرلے بیدولت نے لاچار ہوکر خانخانان کو تسلی دیکر چھوڑا اور قرآن شریف کی قسم لی پھر اندر محل کے لیجاکر اپنے زن و فرزندون کو خانخانان کے روبرو کیا اور بہت زاری اور گریہ سے کہا کہ اب مجھپر کام تنگ ہوگیا ہی مینے اب اپنے آپ کو تمھارے سپرد کیا غرت اور آبرو میری تمھارے ہاتھ ہی اب وہ کام کرو کہ مین اس سے زیادہ خراب ہنون پھر خانخانان واسطے صلح کے بیدولت سے جدا ہوکر متوجہ شاہی لشکر کا ہوا اور بیدولت سے کہا کہ تم اسیطرف دریا کے رہ کر خلوط واسطے صلح کے لکھتے رہنا اتفاقاً پہلے اس سے کہ خانخانان کنارہ دریا پر آوے ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی کی قابو پاکر رات کو اوس طرف دریا کے اوتری لشکر مخالفون کا یہ حال سنکر گھبرا گیا اور بیرم بیگ مع فوج بیدولت وہان پڑا تھا تاب قدم نہ سکا یہان تک کہ وہ سب بھاگ گئے خانخانان بزور بازوے اقبال کا دیکھکر حیران رہگیا کہ مارے پریشانی کے نہ آگے بڑھ سکا نہ وہان رہ سکا اور اسیوقت اکثر خلوط فرزند پرویز کے اوسکی تسلی اور دلاسا کے واسطے مشتمل اوپر متابعت بادشاہی کے پہنچے خانخانان ادبار بیدولت کیطرف دیکھکر مہابت خان کے وسیلے سے شہزادہ پرویز کی خدمت مین حاضر ہوا اور بیدولت خانخانان کے جا ملنے اور لشکر بربادے پاراوترآنے اور بیرم بیگ کے بھاگ جانے سے مطلع ہوکر کمال شکستہ دل اور خوفناک ہوکر باوجود شدت باران اور طغیانی دریاؤن کے بحال تباہ راہ بھٹ سے دکن کی طرف روانہ ہوگیا اور اس کشمکش مین اکثر بندگان شاہی اور ملازم اوسکے اوس سے جدا ہوگئے اور جو وطن جا دورے اور اودیرام اور آتش خان کا برادر تھا تو بمصلحت اپنی مصلحت کے چند منزل تک اوسکے ہمراہ رہے لیکن جا دورے اوسکے لشکر مین نگیا ایک منزل پیچھے رہا کرتا اور جو سامان لوگ گھبراکر ڈالتے گئے وہ اوٹھا لیتا تھا جس دن کہ بیدولت دریا سے پاراترا تو ذوالفقار خان نا[illegible] رکمان کو کہ اوسکا معتبر تھا پیچھے واسطے بلانے

سر بلند خان نام افغان کے بھیجا اور کہلا بھیجا کہ مجکو تیری وفاداری اور مردمی سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ تو اب تک دریا اوتر کے کیون نہین آیا وفاداری مرد کی آبرو ہے مجکو تیری بیوفائی سب سے زیادہ سخت ترہے اوس وقت سر بلند خان پار کنارے دریا کے کھڑا ہوا تھا کہ ذوالفقار خان نے جا کہدیا کہ سر بلند خان یہ پیغام اوس سے کہا سر بلند خان نے جواب ندیا اور اوترنے نہ اوترنے مین متردد تھا ذوالفقار خان کے بطریق اعتراض کے بولا کہ میرے گھوڑے کے آگے سے ہٹ جا ذوالفقار خان نے اس بات سے تلوار نکالکر اوسکی کمر پر چھوڑی اوسی وقت ایک پٹھان ہمراہی نے بانس برچھی کا درمیان مین کردیا کہ تلوار بانس پر پڑی کچھ نوک سر فراز خان کی کمر پر بھی لگی اور تلوار کے نکلنے سے پٹھانون نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان محمد زمانی کا بیٹا کہ بیدولت کے خواصون مین سے تھا بنا بر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ بے اجازت بیدولت کے آیا تھا وہ بھی مارا گیا اور جب یہ خبر اوسکے چلے جانیکی برہانپور سے اور فوج شاہی کی وہان داخل ہونیکی سنی تو خواص خان کو جلد تر پاس فرزند اعز ناصر منذر شاہ پرویز کے بھیجا اور بہت تاکید سے کہلا بھیجا کہ ہرگز اس حصول مراد پرست نہو جانا اور وہان تک سستی کرنا کہ بیدولت کو بردہ گرفتار کرکے یا قلعہ باد شاہی سے باہر نکالدو کیونکہ میرے خیال مین گذرتا تھا کہ جب بیدولت دکن مین تنگ اور نامراد ہونگا تو ضرور قطب الملک کی ولایت مین ہوکر اوڑیسہ اور بنگالہ کی طرف جاویگا سو بحکم جہانداری کے مینے واسطے احتیاط اور پیش بندی کے میرزا رستم کو صوبہ دار الہ آباد کرکے اوس طرف رخصت کیا کہ اگر اتفاقاً یہ معاملہ اودھر پیش آوے تو دستی کے غافل نرہنا اور انھین دنون مین فرزند خانجہان نے ملتان سے آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور سوا شرفی نذر اور ایک لعل لاکھ روپیہ کا اور ایک بڑا موتی اور اکثر چیزین پیشکش کین اور رستم خان کو مینے ہاتھی عنایت کیا نوین آبان ماہ الٰہی کو خواص خان عرصداشت شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کی لایا اور عرض کی کہ جب شہزادہ پرویز برہان پور مین پونہچے تو باوجیکہ لوگ بسبب کثرت باران کے چل سکتے تھے لیکن شہزادہ بموجب حکم ایسے موسم دشوار گذار مین دریاسے اوتر کر پیچھے بیدولت کے ساتھی ہوا اور بیدولت یہ سنکر ہر روز کوچ کرتا جاتا تھا اور کیچڑ اور برسات کی شدت سے چارپائی باربرداری کی بیکار ہوگئی تھی اکثر اسباب راہ مین ڈال دیا جاتا تھا اور فرزندون اور متعلقون کو سلامت لیجانا اوسکو غنیمت تھا اور جب لشکر شاہی اونکے تعاقب مین کریوہ ہنکارے آگے بڑھکر بگنہ نکوٹ مین پونہچا کہ برہان پور سے چالیس کوس پر ہے تو بیدولت قلعہ ماہو تک پونہچا اور جب وہان پہونچکر اوسنے سنا کہ جادو رے اور اودی رام وغیرہ امرا دکن یہان سے آگے میرے ہمراہ بجا دینگے تو بخیال ابر ولحمنے کے خود اون سبکو وہان سے رخصت کیا اور بڑے بڑے ہاتھی مع سامان گران وہانکے قلعہ مین چھوڑکر اودیرام کے سپرد کیا اور آپ قطب الملک کی ولایت کیطرف روانہ ہوا جب ممالک محروسہ شاہی سے اوسکا باہر نکلنا ثابت ہوا تو اوس وقت فرزند پرویز بصلاح مہابت خان کے مع لشکر شاہی اوسکے تعاقب سے باز آکر غرۂ آبان ماہ الٰہی کو برہانپور مین داخل ہوا یہان راجہ سانگدیو فرمان مرحمت عنوان لیکر فرزند پرویز کیطرف رخصت ہوا قاسم خان نے منصب چہارہزاری ذات اور دوہزار سوار سے سرفرازی پائی اور میرک معین بخشی کابل کو حسب التماس مہابت خان کے خطاب خانی سے سربلندی بخشی الف خان اور قیام خان نے صوبہ پٹنہ سے آکر ملازمت حاصل کی پھر مینے اونکو واسطے حفاظت قلعۂ کانگڑہ کے مقرر فرماکر نشان عنایت کیا اور غرۂ آذر ماہ الٰہی کو باقی خان نے جونا گڈھ سے آکر ملازمت حاصل کی جب میری طبیعت مہم بیدولت سے فارغ ہوئی اور گرمی ہندوستان کی موافق مزاج کے نہ تھی اسواسطے دوسری ماہ مذکور مطابق پہلی صفر کو بخیر وظفر دار الریاست اجمیر سے واسطے سیر وشکار کے طرف خطۂ دلپذیر کشمیر کے کوچ کیا اور قبل اسکے اصف خان کو صاحب صوبہ بنگالہ کاکرکے اوس طرف رخصت کیا تھا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا مائل بہت تھا اور وہ بہ نسبت دوسرون کے میرا خوب مزاج دان ہے جدائی اوسکی دشوار ہوئی لاچار ہوکر مینے اوسکو بلوایا تھا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے مشرف ہوا اور جگت سنگھ پسر انگد کو بوطن کے جانے کی رخصت دی اور خلعت وخنجر مرصع سے سرفراز ہوا راجہ نرسنگدیو عرصہ اشت فرزند سعادت مند پرویز کی اور مدار المہام سلطنت مہابت خان کی لاکر آستانہ بوس سے مشرف ہوا اون مین لکھا تھا کہ جواب دل مہم بیدولت سے صحیح ہے اور وفاداران دکن

طوعاً وکرہاً فرمانبردار احکام شاہی کے ہین اب حضرت بھی اس طرف سے تعلق خاطر کو دور کرکے سیر و شکار مین مشغول ہون اور ممالک محروسہ مین
جو جگہ موافق مزاج کے ہو وہان تشریف فرما ہوکر عیش و نشاط سے خاطر شریف کو خوش کرین بیسوین کو مرزا والی نے سورنج سے آکر ملازمت
حاصل کی اور حکیم سونا منصب ہزاری سے سرفراز ہوا اصالت خان سپہ خانجہان کا گجرات سے آکر زمین بوس سے مشرف ہوا اور احسن و نون
عرضداشت عقیدت خان بخشی صوبۂ دکن کی مشتمل اور چال ہارے جانے راجہ گردھر کے آئی قصہ اسکا یون ہے کہ ایک بھائی نے سید کبیر بارہہ
جو فرزند پرویز کا نوکر ہے اپنی تلوار بدلنے کو صیقل گر کے سپرد کی تھی اوسکی دوکان راجہ گردھر کے مکان کے نیچے تھی دوسرے دن کہ وہ تلوار لینے گیا
تو مزدوری پر تکرار ہوئی سید کے نوکرون نے اوس صیقل گر کے چند لکہ یان مارین راجہ کے لوگون نے صیقل گر کی حمایت کرکے اون نوکرون کو مارا
اور چند سادات بارہہ وہان سے قریب رہتے تھے یہ شور سنکر سید مذکور کی مدد کو آئے اور فساد بڑھا اور درمیان سادات اور راجپوتون کے
لڑائی واقع ہوئی سید کبیر وغیرہ حال سنے مطلع ہوکر چالیس سوارون سے کمک کو دوڑا آیا اوس وقت راجہ گردھر اپنے راجپوتون کے مکان مین
حسب عادت برانہہ پوتے ین کھانا کھا رہے تھے سادات کا غلبہ اور سید کبیر کا آنا سنکر دروازہ ضبوط بند کرلیا اور سادات دروازہ جلاکر
اندر مکان کے پونہچے یہان تک اچلی کہ راجہ گردھر مع چھبیس راجپوتون کے مارا گیا اور چالیس آدمی اوسکے زخمی ہوے اور چار سید بھی
قتل ہوے بعد مارے جانے راجہ کے سید کبیر نے اوسکے گھوڑے طویلے سے کھولکر اپنے لہکار کا رستہ لیا امرا راجپوتون کے جبکہ راجہ کے مارے جانے
سے مطلع ہوے تو ہر طرف سے فوج فوج سوار لڑائی کے واسطے آئے اور تمام سادات بارہہ بھی سید کبیر کی کمک کو پونہچے اور قلعے کے
آگے میدان مین جمع ہونے لگے آتش فتنہ نے ترقی پکڑی مہابت خان بیسنگر اور سوار ہوکر فی الفور وہان آیا اور سادات کو اندر قلعہ کے لیگیا
اور راجپوتون کو بھی مناسب وقت کے تسلی اور خاطرداری کرکے اونکے اکثر افسرون کو اپنے ساتھہ خانخانام کے مکان مین کہ وہان سے قریب تھا
لے گیا اور بہت دلجوئی اور تسلی کی اور خود ذمہ دار اونکے فیصلے کا ہوا جب یہ قصہ شہنشاہ پرویز نے سنا تو خود بھی خانخانام کے گھر مین تشریف لائے
اور زبان مبارک سے مناسب وقت کے راجپوتون کو بہت تسلی دی اور ہر ایک کو اونکے گھر بھیجا دوسرے روز مہابت خان نے راجہ گردھر کے
گھر جاکر اوسکے لڑکون کی بہت خاطرداری اور دلجوئی کی اور تدبیر و حکمت سے سید کبیر کو قید کرلیا چونکہ راجپوت بے اوسکے قتل کے راضی نہ تھے
بعد چند دنون کے اوسکو عوض مین مارا اور تمیزین تاریخ مین محمد مراد کو فوجدار سرکار اجمیر کا مقرر کرکے رخصت فرمایا اور تمام راہ عیش و نشاط سے
بسر ہوئی ایک دن راہ مین تیتر تو بنون کو جب تک نہ دیکھا تھا مینے بازسے پکڑوایا اتفاقاً وہ باز بھی تو بنون تھا اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ اسکے تیتر
کا گوشت سفید تیتر سے لذیذ تر ہوتا ہے اور گوشت بڑے پودنے کا جسکو ہندین گھاگھر کہتے ہین بودنہ خورد سے کہ جنگلی ہے عمدہ ہے اسیطرح لگوشت
حلوان فربہ کا گوشت بره سے بہتر ہے امتحان کو ان گوشتون سے کر ایک قسم کا کھانا پکوایا ہے اور ہر بار تیتر بیٹرون ہی کا پکا کر کھایا گیا دسویں بارہ دے
کو قراولون نے حوالی پرگنہ رحیم آباد مین خبر ایک شیر کی دی مینے ارادت خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ لوگون کو لیجا کر جنگل کو گھیر لین بعد اوسے
مین بھی گیا درختون کی کثرت سے وہ شیر نظر نہ آتا تھا جب مینے ہاتھی آگے بڑھایا تو اوسکی کروٹ نظر آئی اور ایک ہی خبدق مین اوسکو مار لیا
ایام شہزادگی سے ایسا بڑا شیر میری نظر مین نہ آیا تھا مصوروں کو فرمایا کہ بعینہ اوسکی شبیہ کھینچین وزن مین ساڑھے بیس من جہانگیری کا ہوا
طول اوسکا سر سے دم کے سرے تک دو طسوا و پر ساڑھے تین گز کا تھا اور سولہون کو مجھے عرض ہوئی کہ حاکم آگرے کا داخل جاگیر حضرت الٰہی کا
ہوا اول یہ بہادر خان برادر خان زمان کے پاس تھا بعد اونکے مارے جانے کے میرے والد بزرگوار کی خدمت مین آیا اور جب مین پیدا ہوا
تو حضرت والد نے اوسکو مجھے عنایت فرمایا چھین برس تک کمال اخلاص اور دلسوزی سے اسنے میری خدمت کی کبھی اسکی طرف سے ناراضی مجھکو
نہوئی حقوق خدمت اسکے زیادہ اس سے ہین کہ لکھے جاوین خداوند کریم اوسکو اپنے دریاے مغفرت مین غریق کرے پھر مینے مقرب خان کو
کہ قدیمان اس سرکار سے ہے حکومت آگرہ سے سربلندی بخشی اور اوس طرف رخصت کیا اور [illegible] خ بخیور مین کرم خان اور عبد السلام اوسکے بھائی

قصہ عادت زر پیشان

لشکر بین اگر سعادت زمین بوس حاصل کی بائیسوین کو متھرا مین جشن دوران قمری مرتب ہوا اور ساتوان سال پچاس پر پیری عمر کا شروع ہوا اور متھرا سے کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا سیر کرتا ہوا چلا راہ مین قراولون نے عرض کی کہ ایک شیرنی مع تین بچون کے دیکھی ہے مین کشتی سے اوترکر واسطے شکار کے چلا چونکہ بچے اوسکے چھوٹے تھے اس واسطے حکم کیا کہ اونکو ہاتھون سے زندہ پکڑلین اور اونکی مان یعنی شیرنی کو سینے بندوق سے مارا وہان مجھسے عرض ہوئی کہ زمیندار اور گنوار جمنا پار کے طریقہ چوری اور رہزنی کا ترک نہین کرتے اور جنگل اور سخت مقامون کی پناہ مین اوقات بسر کرتے ہین امدال واجبی جاگیردارون کو نہین دیتے یہ سنکر مینے خانجہان کو حکم دیا کہ اگلے منصبدارون کو ہمراہ لیکر وہان جاوے اور خوب گوشمالی اونکی کرے اور قتل وقید مین دریغ نکرے اونکے مقامون اور گڑھیون کو کھدواکر برابر خاک میز ملادے کہ پھر نام اونکے فساد کا نرہے دوسرے روز یہ فوج دریا سے گذرکر جلد تر اوس طرف روانہ ہوے جب اون مفسدون کو فرصت بھاگنے کی نملی تو ثابت قدم ہوکر لڑنے کو مقابل ہوے لشکر شاہی کے ہاتھ سے اونکے بہت لوگ مارے گئے اور اہل وعیال اونکے قید ہوے اور سپاہ منصور کو اونکے اموال سے لوٹ بہت ملی اور غرہ ماہ بہمن کو رستم خان بخدمت صدارت قنوج سے سرفراز ہوکر اوسطرف رخصت ہوا اور دوسری تاریخ عبداللہ نیشر حکیم نورالدین طہرانی کو حضور مین سیاست کا حکم فرمایا اصل قوم اسکی یہ ہے کہ جب حکمرانی ایران نے اوسکے باپ کو بگمان زراہ... ایران کے قید کرکے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہ ایران... بھاگ کر ہزار خرابی ہندوستان مین آیا اور اعتماد الدولہ کے وسیلے سے بندگان درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تھا چندہ دنون مین مینے اوسکو خاص شکار مین کرلیا اور منصب پانصدی کا اور گانون اوسکو جاگیر مین عنایت کیا لیکن چونکہ حوصلہ تھا نشہ دولت کا نہ اوٹھکا ناشکری اور کفران نعمت شروع کیا ہمیشہ باتین شکوے کی کیا کرتا ہر چند لوگون نے مجھسے عرض کی کہ حضرت جسقدر اوپر عنایت فرماتے ہین وہ شکایت اور نالائقی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باتون پر یقین نہ لاتا تھا یہانتک کہ اپنے معتبر لوگون سے کہ بے غرض تھے مکرر سنا کہ وہ باتین بے اوبانہ کہتا ہے جب مجکو یقین ہوا تو اوسکو اپنے روبرو سزا دی مصرعہ زبان سرخ سرسبز میدہد برباد پھر قراول خبر لائے کہ یہان ایک شیرنی سے لوگ اس پرگنہ کے کمال تکلیف مین ہین مینے فدائے خان سے کہا کہ حلقہ ہاتھیون کا لیجاکر اوسکو محاصرہ کرین من بعد خود سوار ہوکر گیا اور ایک بندوق مین اوسکو مارا اور ایک دن شکار مین خوش وقت کالے تیتر کو باز سے پکڑوایا اپنے روبرو اوسکا پوٹہ چروایا تو ایک پورا چوہا اوسمین سے نکلا مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اوسکے باریک گلے مین یہ پورا چوہا کس طرح گیا اگر کوئی اور کہتا تو یقین نہ آتا چھٹی تاریخ دارالملک دہلی مقام گاہ لشکر اقبال کا ہوا جوگجت سنگھ پسر راجہ باسو کا باشارہ بیدولت کے کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اوسکا تھا جاکر مصدر شر و فساد کا ہوا مینے صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطے مقرر کیا تھا جیسے پہلے گذر چکا پھر اب مادھو سنگھ اوسکے چھوٹے بھائی کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے اسپ وخلعت دیا اور حکم کیا کہ صادق خان کے پاس جاکر جماعت مفسدون کو تباہ اور خراب کرے دوسرے دن شہر کے درمیان سے ہوکر سلیم گڈھ مین جاکر نزول اقبال کا کیا اور جوراجہ کشن داس کا گھر بسر راہ واقع تھا اور اوسنے وہان چلنے کو بہت الحاح وزاری سے عرض کیا اس واسطے حسب خواہش اوسکے اپنے قدم سے اوسکو کامیاب اور خوشنود فرمایا اور اوسکی پیشکش مین سے کچھ اوسکی رضامندی کے لحاظ سے قبول کیا بیسویں کو جب سلیم گڈھ سے کوچ کیا تو سید بہوہ بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تھا اور پہلے بھی یہ خدمت خوب بجالایا تھا سپرد بخشی اور دوبین علی محمد پسر علی رے حاکم تبت کا موافق کہنے اپنے والد کے درگاہ مین حاضر ہوکر زمین بوسی سے سرفراز ہوا اور مجکو معلوم ہوا کہ علی رے اس بیٹے کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہے مقصود اوسکا یہ تھا کہ یہی بعد اوسکے جانشین اوسکا ہو جب اور بھائی یہ سنکر ناراض ہوے اور نخجش و سیان مین واقع ہوئی تو ابدال نام بڑا بیٹا اوسکا حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو اپنا حامی و مددگار

بنایا اور اوسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا باپ ضعیف اور سالخوردہ ہو بعد اوسکے آپ کی مدد سے مین جانشین اپنے باپ کا کیا جاؤن علی رائے نے محبت سے اس گمان پر کہ کمین اور بھائی ملکر بوسیلے میری محبت کے علی محمد کو مارنہ ڈالین اور اس ملک مین فساد برپا ہو اوسکو میرے پاس رہنے دیا کہ میرے دولت خواہون مین ہوکر اسکا کام کدخدائی اور رونق باوے پھر غرۂ اسفندار ماہ الٰہی کو پرگنہ انبالہ مخیم سراپردۂ دولت واقبال کا ہوا اتکری نام لسپر امام وردی کا کہ بیدولت سے جداہوکر فرزند پرویز کے پاس آیا تھا یہان حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے شرفیاب ہوا اور عرضداشت فرزند ارجمند پرویز اور مہابت خان کی مشتمل اوپر سفارش اور مجرائی ہونے اپنے کے عادل خان کے پاس ہمراہ اوسکی تحریر کے کہ اوسنے مہابت خان کی طرف سے لکھی تھی پیش کرکے اظہار دولت خواہی اور بندگی کا کیا مینے اوسکو دل خوش کرکے پھر طرف فرزند پرویز کے روانہ کیا اور خلعت مع نادری کہ تمغہ اوسکا مردارید کا تھا وسیلے شاہزادے کے اور خلعت وسیلے خانخانام اور مہابت خان کے لشکری کے ہمر بھیجا اور ایک فرمان مینے نہایت عنایت سے عادل خان کے نام لکھوا کر خلعت مع نادری اوسکے واسطے بھی اسکی شرفت بھیجا اور لکھا کہ اگر تمناسب جانو تو اکبرآباد یک عادل خان کے روانہ کرنا پانچوین کوچ سرہند مین مقام ہوا کنارے دریاے بیاہ کے صادق خان اور فتح خان دراسفندیار اور راجہ روپ چند گوالیاری اور باقی امرا کو وسیلے کمک لشکر پنجاب کے گئے تھے بندولیت کوہ شمالی سے خاطر جمع ہوکر آئے اور سعادت آستانہ بوسی سے شرف اندوز ہوے غرضکہ جگت سنگھ جیسے کہ باشارہ بیدولت اودھر گیا تھا تو اون پہاڑون مین جاکر شور و فساد مچایا اور جھاڑہی اور پہاڑون مین بیٹھ کر غربا اور کمزورون کو لوٹنا اور تباہ کرنا شروع کرکے سرمایہ وبال کا اپنے واسطے جمع کیا یہان تک کہ صادق مع دلاوران بادشاہی اودھر گیا اور وہان کے امرا کو ہمراہ لیکر اوسکی گوشمالی اور خرابی مین کوشش کی اور جگت سنگھ خوف سے قلعہ مورمین بعد جمع کرنے اسباب کے متحصن ہوا جب موقع پاتا قلعہ سے نکلکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کے محاصرہ سے تنگ ہوا اور سامان اوسکا صرف ہوگیا اور دوسرے زمیندارون کیطرح فرمانبردار ہوا اور اپنے چھوٹے بھائی کی سرفرازی سنی تو کمال مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلے بھرپونچاکر نورجہان بیگم سے ملتجی ہوا کہ میری سفارش کرکے حضرت بادشاہ سے میرے قصور معاف کرادین نورجہان بیگم کی خاطر سے اوسکے قصورون سے درگذرا اور اسی تاریخ عرضیان تصدیان دکن کی آئین کہ بیدولت ہمراہ لعنت اللہ اور داراب اور باقی چند شکستہ حالون کی تباہ وخراب سرحد قطب الملک سے نکلکر طرف اڑیسہ اور بنگالہ کے گیا ہے اور کمال خرابی اس سفر مین اوٹھائی اور اکثر لوگ اوسکے ہمراہی سے بسبب تکلیفون کے بھاگ گئے اونمین سے ایک مرزا محمد نبیرہ افضل کہ دیوان اوسکا ہے مع اپنی ماں اور عیال کے کوچ کے وقت بھاگا جب بیدولت نے اوسکا جانا سنا تو جعفر اور خان قلی اوزبک اور اپنے چند معتبر لوگون کو اوسکے پیچھے گرفتاری کے واسطے بھیجا کہ یا اوسکو زندہ لے آوین ورنہ اوسکا سر کاٹ کر لاوین یہ لوگ جلد تر راہ طے کرکے اوسکے قریب پونہچے جب وہ اس حال سے واقف ہوا تو اپنی ماں اور گھر والون کو جھاڑی مین چھپاکر اپنے چند معتبر مردانہ لوگون سے اسکے سامنے آیا اور کمان چڑھائی اوسکے سامنے نالہ اور دلدل واقع تھا سید جعفر خان نے چاہا کہ قریب جاکر براہ فریب اوسکو اپنے ہمراہ کرلے لیکن وہ اوسکے دم مین نہ آیا اور جواب اوسکی بات کا تیر سے دیا اور خوب مردانہ لڑا اور خان قلی اور اکثر رفیقان بیدولت کو خاک مین ملایا اور سید جعفر بھی زخمی ہوا آخر خود بھی بسبب کاری زخمون کے راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتھ ہلا سکا بستون کو نیست ونابود کیا بعد اوسکے مرجانے کے سر اوسکا کاٹ کر بیدولت کے روبرو لے گئے جب بیدولت دہلی سے بھاگ کر مانڈو مین گیا تھا تو افضل خان کو وسیلے طلب کمک اودرمد کے عادل خان وغیرہ کے پاس بھیجا تھا اور عمدہ بازو بندو وسیلے عادل خان کے اور اسپ وفیل وشمشیر مرصع عنبر کے واسطے اوسکے ساتھ بھیجے تھے وہ اول عنبر کے پاس گیا اور پیغام دیکر وہ ہدیہ پیش کیا عنبر نے قبول نکیا اور کہا ہم عادل خان کے تابع ہین کہ وہ سب امرا دکن مین آج امیر والنسر ہے تمکو پہلے اوسکے پاس جانا چاہیے اور اظہار مطلب کرنا اگر وہ قبول کرے تو ہم سب متفق اور تابع ہین اور پھر جو دوگے کیا جاوے گا بعد افضل خان عادل خان کے پاس گیا

وہ بہت پیش آیا اور مدتون اسکو باہر شہر کے پڑا رکھا اور کچھ توجہ نکی اور جو کچھ بید ولت نے اوسکے اور عنبر کیواسطے بھیجا تھا سب کچھ خانسانہ اوس سے منگوا کر لیا اور یہ افضل خان وہین پڑا تھا کہ خبر ملی کہ جہانگیر نے تباہی گھرانے کی سنی القصہ جب بید ولت اس سامان و اتفاقات خلاع سے راہ دور و دراز طے کرکے بندر مچھلی پاٹن مین کہ قطب الملک کی زیر حکومت تھا پونہچا اور پہلے وہان پونہچنے سے وکیل اپنا قطب الملک کے پاس بھیجکر مدد اور معاونت کا طلب گار ہوا تھا تو قطب الملک نے کچھ نقد و جنس بطریق دعوت کے اوسکو بھیجا اپنے سپہ سر سردھ کو کچھ بھیجا کہ ہمراہ ہوکر انکو اپنی سرحد سے باہر صحیح وسالم کردے اور سب زمینداروں اور جاگیرداروں سے مطمئن کرکے کہدے کہ ہمیشہ ان کے لشکر کو غلہ اور سب چیزین ضروری بلا تکلف پونہچاتے رہو اور بائیسوین ماہ مذکور کو عجیب سخر واقع ہوا وہ یہ ہی کہ مین شب کو شکارگاہ سے پھر کر طرف لشکر کے آتا تھا اتفاقاً راہ مین ایک ندی واقع ہوئی کہ تیز بہتی تھی اور اوسمین چٹانین پتھر کی تھین اوسمین سے اوترتے وقت ایک ٹوکرے کے بان سے کہ خوان طلائی مع چند پیالہ دسترخوش تھیلے مین ڈالے ہوے لیے تھا بسبب پھسلنے پاؤن کے اوسمین گر پڑے ہر چند ڈھونڈھا نہ پایا اور یہ بے دن احوال کی مجھے عرض ہوئی مینے قراولون اور ملاحون کو فرمایا کہ پھر وہین جاکر اونکو ڈھونڈھین شاید ملجاوین اتفاقاً جہان گرے تھے وہین ملے اور باوجود تیزی اور گہرے پانی کے نہ بہے اوپر ہوے اور عجب یہ ہی کہ پانی بھی کچھ پیالون کے اندر نکلا تھا اور یہ قصہ ویسا گذرا کہ جب خلیفہ ہارون ہادی مسند پر بیٹھا تو ایک یاقوت کی انگوٹھی باپ کی یعنی مہدی سے ہارونکو ملی تھی اسنے خادم کو ہارون کے پاس بھیجا اور وہ انگوٹھی اوس سے مانگی اتفاقاً اوس وقت ہارون کنارے پر دجلہ کے بیٹھا تھا جب خادم نے وہ انگوٹھی مانگی تو ہارون غصے سے کہنے لگا کہ مینے خلافت تجھپر وار کھی اور تو ایک انگوٹھی میرے پاس نہین دیکھ سکتا اور غصہ ہوکر انگوٹھی دجلہ مین پھینک دی بعد چند مہینون کے کہ ہادی اتفاقاً مرگیا اور ہارون خلیفہ ہوا تو غوطہ زنون کو فرمایا کہ دجلہ مین جہان مینے انگوٹھی ڈالی ہی غوطہ لگاکر ڈھونڈھو اتفاقاً یاوری اقبال سے غواص پہلے غوطے مین وہ انگوٹھی نکال کر روبرو لایا اور ہارون کے ہاتھ مین دی اور ایک دن شکارگاہ مین امام وردی قراول باشی نے ایک تیتر مجھکو دکھایا کہ اوسکے ایک پاؤن مین خار تھا جو کہ ہرا رہ مادہ کی خار سے شناخت ہوتی ہی اسلیے اوسنے امتحاناً مجھسے پوچھا کہ فرمایئے یہ نر ہی یا مادہ مینے کہا مادہ ہی پھر جب پیٹ اوسکا چیرا تو اوسمین سے انڈے نکلے جو لوگ کہ وہان حاضر تھے حیران ہوکر بولے کہ اسکا مادہ ہونا کس طرح معلوم ہوا مینے کہا چونچ مادہ کی بہ نسبت نر کے چھوٹی ہوتی ہی بہت دیکھنے سے مجھکو اسکا ملکہ ہوگیا ہی اور عجب تر یہ بات ہی کہ گلاب پرندکا سر گردن سے سینہ دان تک ایک ہوتا ہی بخلاف چڑے کے کہ گردن سے چار انگل تک ایک ہی پھر دو شاخ ہوجاکر سینہ دان سے ملتا ہی اور جہان سے دو شاخ ہوتا ہی وہان ایک گرہ معلوم ہوتی ہی ہاتھ لگانے سے اور کلنگا کا نر خنجر ابھیدار ہوتا ہی اور سینے کی ہڈی سے گذر کر دم گرہ تک جاتا ہی اور پھر وہان سے مڑکر سینہ دان مین ملتا ہی اور چنچ سیاہ بلق نر ہوتا ہی اور بور مادہ اسکی یہ دلیل ہی کہ ابلق مین خصیے نکلے اور بور مین انڈے اور اس کا مکرر امتحان کیا گیا ہی اور میری طبیعت مچھلی کی بہت راغب ہی اسواسطے میرے لیے مچھلیان عمدہ لاتے ہین ہندوستان کی عمدہ مچھلی روہو ہی پھر برن یہ دونون صورت مین قریب ہین ہر شخص ان مین فرق جلدی نہین کرسکتا اور تیز اونکے گوشت مین بھی بہت کم ہوتی ہی مگر لطیف فالتہ والا سمجھ لیتا ہی کہ لذت روہو کے گوشت کی بہ نسبت اوسکے زیادہ ہوتی ہی +

اونیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

چہارشنبہ کو اونتیسوین تاریخ جمادی الاولی کی سنہ ایکہزار تینتیس ہجری مین بعد گذرنے ایک پہر دو گھڑی دن کے میر اعظم نے کہ عطیہ بخش عالم کا ہی بیت الشرف حمل مین سعادت تحویل کی ارزانی فرمائی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے سربلند ہوے احسن اللہ مسیر خواجہ ابوالحسن سے مع اصل و اضافہ کے منصب ہزاری اور تین سو سواروں کا پایا محمد سعید سپہ احمد بیگ خان کابلی بھی

اوسی مرتبہ کو پونچا اور میر شرف دیوان بیوتات اور خواص خان کو بھی منصب ہزاری ملا سردار خان نے کانگڑے سے آکر سعادت زمین بوس کی حاصل کی اور انھین دونون مینے حکم کیا کہ لیسا دل اور اہل لیساق خبر کھین کہ سواری مین دولت خانے سے نکلتے ہوے کوئی آدمی عیب دار شل اندھے بہرے گونگے مریض مخدوم وغیرہ کے میرے سامنے نظر مین نہ آیا کرے اور اوسیوان جشن کمال زیب و آرایش کے ہوا الہ وردی بر ارام وزی بیدولت کے پاس سے بھاگ کر حاضر درگاہ ہوا اور عنایات شاہی سے سرفرازی پائی اور جب خبر آئی بیدولت کی سرحد اوڑیسہ مین متواتر معروض ہوئی تو فرمان بنام شہزادہ اور مہابت خان اور باقی امراے تعینہ اوس لشکر کے تاکید صادر ہوا کہ خاطر اس طرف کے بندوبست سے بخوبی مطمین کرکے جلد طرف صوبۂ الہ آباد اور بہار کے جاوین اور اگر بحسب اتفاق صوبہ دار بنگالہ اوسکو نروک سکے تو تمامی اپنے لشکر جلادت اثر سے اوسکو آوارہ دشت ادبار کردو اور بنابر احتیاط کے دوسری ماہ اردی بہشت کو فرزند خانجہان کو طرف دارالخلافہ آگرہ کے رخصت کیا کہ وہان جاکر منتظر رہے کہ جس خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پوہنچے تو فورًا اوسکو عمل مین لاوے پھر اسکو خلعت خاصہ جیغہ مرصع تمکہ مروارید و شمشیر خاصہ مرصع کے اور اسکے بیٹے اصالت خان کو گھوڑا اور خلعت عنایت ہوا اور اسی تاریخ عرضداشت عقیدت خان بخشی صوبۂ دکن کی آئی اوسمین لکھا تھا کہ سب احکم شاہزادۂ بلند اقبال پرویز نے ہمشیرہ راجہ جیسنگھ کا اپنے ساتھ نکاح کیا امید ہی کہ آتا اوسکا اس دولت پر مبارک ہوا اور یہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو پٹن سے طلب اکر عزیز اللہ کو اوسکی جگہ مقرر فرمایا ہی پھر جانسپار خان نے بھی حسب احکم اگر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہانپور سے نکلا تو میر صمام الدین بنظر اپنے بدخواہون کے برہان پور مین نہ رہ سکا اہل وعیال دکن مین جاکر عادل خان کی بنا دین ایام بسر کرنا چاہا لیکن وہان تک نہ پونچا تھا کہ جانسپار خان نے اوسکا جانا سنکر کچھ لوگ تعاقب مین روانہ کیے وہ اوسکو مع تعلقات پکڑ لائے اوسنے مہابت خان کے پاس بھیجا مہابت خان نے قید کرکے ایک لاکھ روپیہ اوسنے وصول کیا اور جادورے اور اودے رام بیدولت کے ہاتھیون کو کہ قلعہ برہانپور مین چھوڑ گیا تھا ہمراہ لیکر ملازمت شاہزادہ مین حاضر ہوے اور قاضی عبدالعزیز کو کہ حوالی دہلی مین بیدولت کیطرف سے کچھ عرض کرنے آیا تھا سینے اوسکو باریابی ندی اور مہابت خان کے سپرد کردیا تھا بعد اوسکے شکست اور خرابیون کے مہابت خان نے قاضی کو اپنا ملازم کرلیا تھا جو آشنای قدیم مہابت خان کا اور کئی سال خانجہان خان کی وکالت مین درمیان بیجاپور کے رہا تھا ان دونون مہابت خان نے پھر اسکو نزدیک عادل خان کے برسم ایلچی گری کے بھیجا دنیادار ان دکن نے بمقتضای وقت اور برآمد اپنے مطالب کے اظہار بندگی اور دولت خواہی کا کیا عنبر مصور نے علی شیر نام ایک معتمد شخص اپنا بھیجکر نہایت عاجزی ظاہر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور نوکرون کے عرضداشت لکھی تھی کہ مین دو یوم تک مین ملاقات کرونگا اور اپنے بڑے فرزند کو ملازم سرکار اکر شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت مین رکھونگا انھین دونون تحریر قاضی عبدالعزیز کی آئی کہ عادل خان تہ دل سے مخلص اور دولت خواہ ہی اور اسنے بمقتضای عقیدت یہ ارادہ کیا ہی کہ ملا محمد لاری کو جو اوسکا وکیل مطلق العنان نائبہ اور تحریر اور تقریر مین اوسکو ملان بابا کہا کرتے ہین پانچہزار سوار لشکر شاہی مین روانہ کرین کہ ہمیشہ شاہزادۂ ارجمند کے ہمرکاب رہا کرین اور ہرکام مین جان نثار رہین اور انکو عنقریب پونچا سمجھو چونکہ فرمان پونہچے تھے کہ فرزند اقبا لمند جلد تر واسطے تدارک بیدولت کے الہ آباد کو جاوین ان دونون خبر آئی کہ باوجود شدت باران کے چھٹی فروردی کو مع لشکر اقبال برہان پور سے کوچ کرکے لال باغ مین منزل گزین ہوے اور مہابت خان بانتظار رہے ملا لاری کے برہان پور مین مقیم رہا کہ بعد اوس کے آنے کے بیدولت سے ملاقات کرکے ہمراہ ملا لاری کے شاہزادہ پرویز کی خدمت مین روانہ ہون اور لشکر خان اور جادورے اور اودے رام وغیرہ کو مقرر کیا کہ بالاگھاٹ مین جاکر نظر نگر مین رہین اور جانسپار خان کو بدستور رخصت دیکر اسد خان معتمدی کو ایلچی پور مین رکھا اور منوچہر پسر شاہنواز خان کو خان پور مین تعین کیا رضوی خان کو تھانیسر مین بھیجا کہ صوبۂ خاندیس کی محافظت کرے پھر خبر آئی کہ لشکری نے فرمان عادل خان کو پونہچایا وہ تمام

شہر آراستہ کرکے چار کوس واسطے استقبال فرمان وخلعت کے آیا اور سلام اور سجدۂ شکر بجالایا بیسوین تاریخ سروپا واسطے فرزند داؤد خان اور خان اعظم اور صفی خان کے مرحمت کی روانہ کیا اور صادق خان کو حکومت لاہور سے سرفراز کرکے خلعت اور ہاتھی دیا اور شفقت خان پسر مزار کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور تین سو سوار سے سربلندی بخشی ایک بار شکار مین مجسے عرض ہوئی کہ کالا سانپ ایک اور سانپ کو نگلکر اس سوراخ مین گھوسا ہی مینے فرمایا کھودکر اوسکو نکالین بیشک اوتنا بڑا سانپ نہ دیکھا تھا جب اوسکا شکم چیرا تو پھن دار سانپ اوسکے پیٹ سے نکلا اگرچہ یہ اور قسم تھا مگر مڈھا پے مین کچھ کم نہ تھا پھر عرضی واقعہ نویس دکن کی آئی کہ مہابت خان نے عارف پسر نواہر کو سیاست کرکے مع اوسکے دو تین لڑکون کے مقید کیا ہی کہ اوس نالائق نے عرضی بیدولت کو اپنے باپ کی طرف سے لکھا اظہار اخلاص اور ندامت کا کیا تھا اتفاقاً وہ تحریر مہابت خان کے پاس پونہچی اوسنے عارف کو بلاکر دکھلایا جب عارف قائل ہوا تو اوس نمک حرام کو قتل کیا اور عارف کے باپ اور بیٹون کو قید رکھا اور عرضداد مین خبر آئی کہ شجاعت خان عرب دکن مین مرگیا پھر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت صوبۂ الہ آباد مین داخل ہوا ہی اسی حال مین ہی کہ درمیان سرحد اوڑیسہ اور دکن کے ایک گھاٹی ہی کہ ایک طرف اوسکے کوہ بلند اور دوسری طرف عمیق جھیل اور دریا ہی اور حاکم گولکنڈے نے اوس درے کو ایک قلعہ بناکر توپ وتفنگ سے آراستہ کیا ہی کہ بے اجازت قطب الملک کے کوئی وہان جا نہین سکتا بیدولت قطب الملک کی بدسے وہان سے نکلکر اوڑیسہ مین آیا اتفاقاً اوس وقت احمد بیگ خان برادرزادۂ ابراہیم خان کا راجہ گڈہ پر گیا ہوا تھا بیدولت کا اوس ملک مین آنا سنکر متحیر اور متردد ہوا لاچار اوس مہم کو چھوڑکر موضع بلیلی مین کہ صدر اوس صوبہ کا ہی آیا اور اہل وعیال کو لیکر مقام کٹک مین کہ بلیلی سے بارہ کوس بنگا کہ کیطرف ہی آیا چونکہ فرصت کم تھی فوج جمع نکر سکا جب بیدولت نے لڑنیکی طاقت نہ دیکھی اور ہمراہیون کو موجود نپایا تو کٹک سے بردوان مین پاس صالح بھیجے آصف خان کے کہ جاگیردار وہان کا تھا گیا پہلے صالح نے طیاری کی اور بیدولت کے آنیکی خبر بتصدیق نکی یہان تک کہ لعنت اللہ نے خط اوسکے ملانے اور متفق کرنے لیکو لکھا تب صالح بردوان کو سامان جنگ سے آراستہ کرکے ہوشیار ہو بیٹھا اور ابراہیم خان یہ سنکر حیرت زدہ ہوگیا اور حالت لاچاری مین باوجودیکہ اکثر سپاہ اوسکی اطراف مین متفرق تھی اکبرنگر مین خود یا نون ہمت کا گاڑکر درستی قلعہ اور جمع کرنے سپاہ اور وہانکے امرا کی تسلی اور تشفی مین مشغول ہوا اور سامان اور اسباب ضرب وحرب کے مہیا کیے اوسی حال مین بیدولت کی تحریر اوسکو گئی اس مضمون کی کہ تقدیر ربانی اور سرنوشت آسمانی سے جو حال کہ سزاوار میرے نہ تھا پردۂ عدم سے عالم وجود مین روبرو آیا اور گردش روزگار سے یہان اتفاق آنے کا ہوا اگرچہ نظر بہمت بلند مین یہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ ایک میدان بلکہ ایک پرکاہ سے زیادہ نہین معلوم ہوتا لیکن مقصد اسسے بلند اور مطلب اس سے زیادہ کا ہی مگر اب کہ گذر اس زمین پر واقع ہوا ہی تو سرسری چھوڑا نہین جاتا اگر تمکو درگاہ شاہی مین جانیکا ارادہ ہو تو بلا تردد اودہر کو چلا جا دست تعرض کا تیرے امان ناموس اور عزت خانمان سے کوتاہ ہی بلا تکلف روانہ ہو اور اگر یہین رہنے مین اپنی مصلحت سمجھی تو جو پرگنہ اس ملک مین طلب کرے تیرے رہنے کو بلا توقف ہم عطا کرین فقط

تکملہ توزک جہانگیری کا

یہان سے حالات لکھے ہوے میرزا محمد ہادی کے ہین جو مولف اسکے دیباچہ کا ہی

ابراہیم خان نے جواب مین لکھا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہی جب تک جان تن مین ہی امانت داری کرون گا جب شاہ جہان بردوان مین پونہچا تو صالح قلعہ درست کرکے مستعد جنگ کا ہوا اور عبداللہ خانیچ اوسکے قریب جاکر محاصرہ کیا جب وہ قلعہ مین کمال تنگ ہوا اور کسی طرف سے امید مدد کی نہ دیکھی تو لاچار قلعہ سے نکلکر عبداللہ خان سے ملا اور عبداللہ خان اوسکی طرف سے

خاطر جمع کرکے اوسکو شاہجہان کے پاس لایا پھر بردوان تسخیر کرکے اکبر نگر کی طرف گئے ابراہیم خان نے اول چاہا کہ وہان کے قلعہ کو درست کرکے سامان لڑائی کا کرے لیکن قلعۂ اکبر نگر کا بہت بڑا تھا اوسقدر جمعیت کہ اوسکی حفاظت کرے ہاتھہ نہ آئی آخر اپنے بیٹے کے مقبرے مین کہ بہت مضبوط تھا متحصن ہوا اور اطراف سے امرا اکر اوسکے ہمراہ ہوے شاہجہان کی سپاہ نے اوس مقبرے کو آگر گھیرا اور خود قلعۂ اکبر نگر مین اوترے پھر دونون طرف سے لڑائی شروع ہوئی اوس وقت مین احمد بیگ خان اکر جماعت نمک حلالون سے ملا اور اونکو تقویت اور زور بڑھا اور چونکہ اہل وعیال اکثرون کے پار دریا کے تھے عبداللہ خان نے دریا خان کو دریا سے اوتار کر اوس طرف بھیجا ابراہیم خان یہ خبر سنکر احمد بیگ خان کو ہمراہ لیکر اوس طرف دوڑا اور معتبر لوگون کو واسطے حفاظت اپنے مقام کے چھوڑا اور جنگی کشتیان کہ جنکو وہ لوگ نوارہ کہتے ہین پہلے اپنے اوس طرف روانہ کین کہ مخالفونکی راہ بند کرکے اودہر آنے دین اتفاقاً پہلے پہونچے ان کشتیون سے دریا خان پار اوتر گیا تھا پھر ابراہیم خان نے اوسکو اوسکے [illegible] کو اوسکی لڑائی کے واسطے روانہ کیا دریا کے کنارے دونون لشکرون مین لڑائی واقع ہوئی اور دونون طرف سے بہت لوگ مارے گئے اور احمد بیگ خان لوٹ کر ابراہیم خان سے آملا اور غنیم کے غلبہ کا حال بیان کیا ابراہیم خان نے کسیکو بھیجا کہ جار لوگون کو قلعہ سے بلا لاے کہ وقت مدد کا ہے ایک گروہ وہان سے ابراہیم خان کی مدد کو آیا دریا خان اس حال سے مطلع ہوکر چند کوس پیچھے ہٹا چونکہ جنگی کشتیان ابراہیم خان کے تصرف مین تھین اسواسطے لشکر شاہجہانی کا دریاے گنگا سے اوتر نہ سکا اوسوقت بلیہ راجہ ظالم ایک زمیندار نے اگر خبر کی کہ اگر کچھہ فوج میرے ہمراہ کیجاوے تو اوپر کیطرف دریا کے چند منزل لیجاکر اپنی عملداری مین کشتیان بہم پونہچاؤن اور فوج کو دریا سے اوتارون شاہجہان نے عبداللہ خان کو ڈیڑھ ہزار سوارون سے اوسکے ہمراہ کیا تا وہ جہان سے کے دریا سے اوتر کر ابراہیم خان کے لشکر پر گرین اور یہ فوج برہبری راجہ بلیہ کے جلد دریا سے اوترکے دریا خان سے جا ملے جب ابراہیم خان نے یہ حال سنا گھبراکر جلدی لڑائی کو چلا اور نوراللہ نام ایک سیدزادہ کو کہ منصب دار اوسکی طرف سے تھا ہزار سوار سے ہراول مقرر کیا اور احمد بیگ خان کو بھی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر کھڑا کیا اور خود ہزار سوارون سے غول مین کھڑا ہوا اور بعد مقابلہ دو لشکرون کے لڑائی واقع ہوئی عبداللہ خان نے فوج ہراول پر حملہ کرکے نوراللہ کو میدان سے ہٹا دیا اور لڑائی احمد بیگ خان تک پونہچی لیکن وہ مردانہ کھڑا رہا اور کئی زخم کاری کھاے ابراہیم خان کو اس حال کے دیکھنے سے طاقت صبر کی نرہی اوس طرف باگین اوٹھائین اودہر عبداللہ خان نے بھی اسکی فوج پر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خان کے ساتھی خوف کھاکر بھاگ گئے اور معاملہ فوج خراب ہوا فقط ابراہیم خان تھوڑے لوگون سے ثابت قدم میدان مین رہا پھر چند لوگون نے اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑکر پھیرنا چاہا لیکن وہ ہٹنے پر راضی نہوا اور کہا کہ مردانگی اور ہمت میدان سے جانے کو نہین اجازت دیتی اور اس سے کیا بہتر ہے کہ بادشاہ کے کام مین جو دلی نعمت ہے جان قربان کردون وہ یہی کہہ رہا تھا کہ دشمنون نے اوپر ہجوم کیا اور کئی زخمون مین اوسکا کام تمام کیا اور نظر بیگ نامی جو عبداللہ خان کا ایک نوکر تھا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کے روبرو کیا اور جو جماعت کہ حصار مقبرے مین بند تھی ابراہیم خان کا مارا جانکر بیدست و پا ہوئی اوسوقت رومی خان نے کہ سرنگ مقبرے کی دیوار کے نیچے لگائی تھی اوسکو آگ دی اور چالیس گز دیوار اوسکی گر پڑی اور شاہجہان کی فوج کا وہان بھی قبضہ ہوا وہان کے لوگون نے بھاگ کر اپنے آپ کو دریا مین ڈالا اور اگر کشتی ملی تو اوپر تھہر رہے کہ وہ بی بوجھہ سے ڈوبے اور ایک گروہ بخیال اہل وعیال کے جلے اور پھر جلا کر اوسی جگہ سے کہ وہ لوگون مین سے تھا گرفتار ہوا اور شاہجہان کے ہمراہیون سے حامد خان دیوان اور شریف خان بخشی اور سید عبدالسلام بارہہ اور حسین بیگ بدخشی اور چند اور آدمی جان نثار ہوے اور جب احمد بیگ خان مع چند منصب دارون کے میدان جنگ سے ہٹا تو طرف ڈھاکہ کے کہ دارالملک بنگالے کا ہے اور اہل وعیال اور سامان ابراہیم خان کا بھی وہان تھا روانہ ہوا جب مخالف ڈھاکے مین پونہچے تو احمد بیگ خان چار ونا چار ہمراہ اور لوگون کی ملازمت مین گیا اور چالیس لاکھ روپیہ ابراہیم خان کے مال سے اور پانچ لاکھ روپیہ

سیرکہ جلائر کے مال سے مخالفون کے تصرف مین آئے اور پانسو ہاتھی اور چار سو گھوڑے گوٹ کہ وہان ہوتے ہین غنیمت مین ملے اور سب اسباب اور سامان قبضے مین لاکر نوازہ اور توپخانہ کہ لائق بادشاہون کے ہو متصرف ہوے پھر تین لاکھ روپیہ عبداللہ خان کو اور دو لاکھ راجہ بھیم کو اور ایک لاکھ داراب خان کو اور ایک لاکھ دریا خان اور پچاس ہزار روپیہ وزیر خان کو اور اسیقدر شجاعت خان اور اسیقدر محمد تقی اور بیرم بیگ کو بخشے اور باقی لوگون کو بھی لائق اونکے مرتبہ کے دیے جب اوس ملک کے ربط وضبط سے فارغ ہوے تو داب خان پسر خانخانان کو کہ جب تک قید مین تھا رہا کرکے حلف لیکر حاکم بنگالے کا کیا اور اوسکی عورت کو مع لیک دختر کے اور ایک پسر شاہنواز خان کے اپنے ہمراہ لیکر واسطے تسخیر ملک بہار کے متوجہ ہوے اور راجہ بھیم پسر رانا کو کہ اس کشمکش مین اونھین کے ہمراہ تھا بطریق منقلا کے کچھ فوج دیکر اول اپنی طرف سے پٹنہ کو روانہ کیا اور خود مع عبداللہ خان اور دوسرے لوگون کے اوسکے پیچھے چلے صوبہ پٹنہ کہ شہزادہ پرویز کی جاگیر مین تھا اور اونھون نے مخلص خان دیوان اپنے کو وہان کی حکومت پر مقرر کیا تھا اور آلہ نارخان پسر اسحاق خان اور بیرم خان افغان کو وہان کا فوجدار کیا تھا تو راجہ بھیم کے پہونچنے سے پہلے انکے پانون خوف سے اوکھڑ گئے اور اسقدم توفیق نکی کہ قلعہ پٹنہ کو دربست کرکے چند روز فوج شاہی کے آنے تک روکے رہین غرضکہ وہان سے بھاگ کر الہ آباد مین آئے اور بھیم سنگھ شہر مین آگر اوس ملک پر قابض ہوا اگرچہ چند روزون کے شبانہ بھی بڑی جماعت سے بنگالے سے آکر وہان پہنچے اور اکثر صوبہ بہار کے جاگیردارون اور معتبر لوگون سے ہمراہی کا اقرار لیا اور اطراف سے قریب چھ ہزار سوار کے آکر نوکر اونکے ہوے اور سید مبارک قلعہ دار ہاجپور نے باوجود موجودگی سامان اور ضبوطی قلعہ کے قلعہ کو اوسکے سپرد کردیا اور زمیندار اوجینیا مع اور زمیندارون کے اون کے رفیق ہوے پھر عبداللہ خان اور راجہ بھیم کو منقلا کرکے الہ آباد کیطرف اور دریا خان کو مع فوج مانک پور کیطرف روانہ کرکے خود پیچھے سے چلے جب عبداللہ خان گذر جسیا پر پونہچا تو جہانگیر قلی خان پسر خان اعظم کا کہ حاکم جونپور تھا مزار رستم کے پاس الہ آباد مین بھاگ کر گیا اور عبداللہ خان پیچھے سے آکر قصبہ جھوسی مین کہ گنگا کے مقابل الہ آباد کے واقع ہوا اوترا اور بھیم نے الہ آباد سے پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نے جونپور مین جاکر توقف کیا پھر عبداللہ خان ضرب توپ و تفنگ بڑی بڑی شتیون پر کہ جنکو نوازہ کہتے ہین اوترکر باہر الہ آباد کے اوترا اور قلعہ کو محاصرہ کیا مزار رستم نے قلعہ کے اندر سے لڑائی شروع کی دونون طرف سے پیغام اجل جاری ہوے **اب یہان سے حالات دکن کے تحریر ہوتے ہین** پہلے لکھا گیا ہے کہ جب عنبر حبشی نے علی شیر نام اپنے وکیل کو مہابت خان کے پاس بھیجکر عجز و فروتنی ظاہر کی مقصود اوسکا یہ تھا کہ کاروبار مہمات صوبہ دکن میرے تفویض کیے جاوین اور جو کچھ اوسکو عادل خان سے منازعت اور جھگڑا درمیان مین واقع ہوا تھا اوسکے چاہتا تھا کہ باعانت اور مددگاری نگہ گان جہانگیری کے اوسپر غالب آوے اسیطرح عادل خان بھی واسطے دفع فساد اور نزاع اوسکے چاہتا تھا کہ اختیار اوس صوبے کا مجکو ملے آخر تدبیر عادل خان کی غالب آئی اور مہابت خان عنبر کیطرف سے پہلوتہی کرکے عادل خان کا طرفدار ہوا اوسبب برسر راہ ہونے عنبر کے ملا محمد لاری کارپرداز عادل خان کا اوسکی طرف سے تردد تھا اوسکے واسطے مہابت خان نے کچھ فوج شاہی بھیجی کہ بالاگھاٹ سے جاکر ملا محمد لاری کو ہمراہ برہانپور مین لاوین عنبر یہ خبر سنکر متردد ہوا اور نظام الملک کے ساتھ شہر کھڑکی سے محکم موضع قندہار مین کہ برسر راہ ولایت گولکنڈے کے واقع ہے گیا اور اہل وعیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد مین رکھکر کھڑکی کو خالی کرکے یہ مشہور کیا کہ مین قطب الملک کی سرحد پر جاتا ہون اوس سے زر مقرری اپنا وصول کرون غرض جب ملا محمد لاری برہان پور مین آیا تو مہابت خان نے شاہ پور تک اوسکا استقبال کیا اور کمال توجہ اور دلجوئی ظاہر کی اور وہان سے متفق ہوکر شاہزادہ پرویز کی خدمت مین چلے اور سربلند رائے کو حکومت برہانپور پر چھوڑا اور جادو رائے اور اودی رام کو اوسکا مددگار مقرر کیا اور اوسکے بڑے بیٹے اور بھائی کو بنظر احتیاط اپنے ہمراہ لیا جب ملا محمد شہزادے کی خدمت مین

پونہچا تو یہ بات قرار پائی کہ ملا پانچہزار سوارون سے برہان پور مین رہکر باتفاق سربلندخان کاروبار کیا کرے، اور اوسکا بیٹا امین الدین ہزار سوارسے ہمرکاب رہے اس قرار پر ملا کو رخصت کرکے خلعت وشمشیر مرصع اور اسپ وفیل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مدد خرچ دیئے اور محمد امین کو ہمراہ رکھا مہابت خان نے بھی اپنی طرف سے ایکسو دس گھوڑے دوہاتھی اور ستر ہزار روپیہ نقد اور ایکسو دس تھان عمدہ ملا محمد اور اوسکے پسر اور داماد کو دیئے اور میوہ جات خورد و کو ترول حضرت جہانگیر کا کشمیر مین واقع ہوا اعتقاد خان نے عمدہ چیزین کشمیر کی کہ اس مدت مین جمع کی تھین بطریق پیشکش آگے رکھین وہان معروض ہوا کہ پلنگپوس اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان کا جانتا ہی کہ کابل اور غزنین پر قبضہ کرے اور خانہ زادخان پسر مہابت خان کا مع امرا مقررہ وہان کے شہر مینے نکلکر اوسکے مقابلے اور مدافعہ مین مصروف ہی اوسواسطے بادشاہ نے غازی بیگ خاکسار کو ڈاک پر روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہوکر خبر تحقیق جلد لاوے اور عجیب قصہ یہ ہوا کہ جب عبدالعزیزخان نے قلعہ قندہار کو بواسطے نہ پہونچنے کمک کے شاہ عباس کے حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہ بات گران معلوم ہوئی عبدالعزیزخان کو حوالہ سید دانم منصبدار کرکے فرمایا کہ اسکو نہایت سے سوار کرکے ظرف مکہ معظمہ کے روانہ کرے اور پیچھے سے لکھ بھیجا کہ اوسکو مارڈالنا وہ راہ مین مارا گیا سالوین ماہ نیر اعظم برج حضرت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نے عارضہ اسہال سے انتقال کیا بادشاہ اوسکو بہت چاہتے تھے عمر انکی چالیس برس کی ہوئی اور اسی تاریخ غازی بیگ کی عرضداشت سے معلوم ہوا کہ پلنگپوس نے موضع ہوا مین مقامات غزنین سے ایک قلعہ بنا کر اپنے بھانجے کو مع فوج وہان چھوڑا ہی اس جہت سے اکثر امرا وہان کے خانہ زادخان کے پاس آکر مستفیث ہوے کہ ہم قدیم سے رعیت اور مالگذار حاکم کابل کے ہین پلنگپوس ہمکو مطیع اپنا کیا چاہتا ہی اگر اب آپ اوسکی تعدی دور کرین تو ہم رعیت اور فرمانبردار آپکے ہین بضرورت اوسسے طبعی ہوکر اوزبکون کے ظلم سے محفوظ رہین گے خانہ زادخان نے ایک فوج واسطے کمک ہزارہ کے روانہ کی پلنگپوس کے بھانجے نے اوسنے لڑائی کی اوس جنگ مین اوزبک اکثر مارے گئے اور بھاگے فوج شاہی اوسکے قلعہ کو خاک سے برابر کرکے مظفر اور منصور پھر آئی پلنگپوس نے یہ حال سنکر کمال خجلت سے نذر محمد خان بھائی امام قلی خان والی توران سے عرض کی کہ مجکو کابل تک جانیکی اجازت ہو تا اس لوٹ وغارتگری مین شرمندگی اپنی شکست کی وورکرون اول تو نذر محمد خان اور اکثر امرای توران نے یہ بات نالپسند کی لیکن اوسنے بار بار عرض کرنے سے اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور الماقچی کے قصد کابل کیطرف کا کیا خانہ زادخان نے اوسکا آنا سنکر تھانون سے لوگ بلاکر سامان جنگ مرتب کیا اور سب دلخواہان شاہی لڑائی پر مستعد ہوے اور جب دلاوران بادشاہی نے موضع شیرگڈہ مین کہ دس کوس پر غزنین سے ہی لشکر اقبال کو آراستہ کیا اور وہان سے مع سامان جنگ آگے بڑھے تو خانہ زادخان مع اکثر منصبدارون اپنے باپ کے غول مین کھڑا ہوا اور سبارز خان اور امیر خان اسکندرخان اور سید حاجی اور دوسرے دلاور ہراول مین مقرر ہوے اور اسی طرح جرنغار و برنغار مرتب کرکے خداوند کریم سے خواہان نصرت وفیروزی کے ہوے اور چونکہ سنا گیا تھا کہ لشکر اوزبک غزنین سے تین کوس پر ہی تو بادشاہی فوج کو یقین تھا کہ مشایدکل کو مقابلہ ہوا اتفاقا جبکہ یہ تین کوس شیرگڈہ سے بڑھے تو قراول لشکر اوزبکون کے نمودار ہوے ادہر سے بھی بادشاہی قراولون نے آگے بڑہکر لڑائی شروع کی اور لشکر بادشاہی مع توپخانہ اور ہاتھیون کے آہستہ آہستہ ہان مارتے ہوے بڑھے اوسوقت پلنگپوس پیچھے ایک ٹیکرے کے کمین گاہ مین مستعد ہوکر پوشیدہ ہوا تھا اس ارادے سے کہ جب لشکر شاہی تھکا ہوا راہ کا یہان پر پونہچے تو مین ایکبارگی کمین گاہ سے نکلکر اوپر حملہ کرونگا لیکن سبارز خان سردار ہراول نے اوسکو کمین گاہ مین دیکھکر ایک جماعت کو اپنے قراولون کی مدد پر بھیجا مخالفون نے اپنا آدمی بھیجکر پلنگپوس کو اطلاع کی کہ فوج جہانگیری آپونہچی اس حال مین فاصلہ کچھ تھوڑا رہا تھا کہ سپاہ غنیم نمایان ہوئی اوسنے اپنی سپاہ کے کئی غول کئے تھے ایک فوج اوسکی ہراول لشکر شاہی سے مقابل ہوئی اور خود وہ مع اور فوج کے ایک گول کے فاصلے پر کھڑا ہوا چونکہ غنیم کی

جماعت ہراول شاہی سے زیادہ تھی اسواسطے غول سے کچھ لوگ جلد بڑھ کر ہراول کی مدد کو پہونچے اور اول توپ و تفنگ مارین اور پھر جنگی ہاتھی دور سے کر لڑائی کی اور سرشتہ جنگ کا دراز ہوا اوس موقت پنگپوس اپنے لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکے اوس سے کچھ نہ بنا اور بھاگ نکلا دلاوران لشکر شاہی نے تعاقب کر کے پکڑنے اور مارنے مین دریغ نکیا اور مخالفون کو قلعہ حماو تک کہان سے چھ کوس تھا بھگایا قریب تین سو اونٹ کے مارے گئے اور ہزار گھوڑے اور بہت ہتھیار اونکے دولتخواہون کے ہاتھ آئے اور عنایت الٰہی سے فتح عظیم حاصل ہوئی جب یہ خوشخبری جناب بادشاہ نے سنی تو جن لوگون سے اس لڑائی مین دولتخواہی اور تردد ات مردانہ ہوے تھے اونکو حسب مراتب عنایات شاہانہ سے سربلند و کامیاب کیا پنگپوس قوم اونبک کا تھا اوس زبان مین پلنگ برہنہ اور پوس یعنی کو کہتے ہین یعنی وہ لڑائی مین سینہ کھولے لڑتا تھا اور اکثر وہ غزنین اور قندہار سے درمیان رہا کرتا ہے اور مکرر خراسان مین آکر اونسے کارسپاہیانہ کیا ہے پھر بعد اس کے عرضی فاضل خان واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملا محمد لاری جب برہان پور مین آیا اور بادشاہی لوگ انتظام صوبہ دکن سے مطمئین ہوے تو شاہزادہ پرویز مہابت خان اور باقی امراے صوبہ بہار اور بنگالہ کیطرف تشریف فرما ہوے اور جو خانخانان کی طرف سے کلی اطمینان نہ تھا اور داراب بیٹا اوسکا شاہجہان کی خدمت مین تھا اسواسطے اوسکو لصلاح دولت خواہون کے نظر بند رکھتے تھے اور مقرر کیا تھا کہ قریب خیمہ شہزادہ کے اوسکا ڈیرہ کھڑا کرین اور بہ دختر اوسکی جانا بیگم کہ شاہزادہ دانیال کے نکاح مین تھی اوسکے ہمراہ رہا کرے اور معتبر لوگ بادشاہی اوسکی محافظت مین ہون پھر کچھ لوگون کو خانخانان کے گھر واسطے ضبطی سامان اور پکڑ فہیم کے بھیجا فہیم پسر معتبر غلام خانخانان کا تھا اور شجاعت اور عقل رسا رکھتا تھا اوسنے گرفتار ہونا بیغرتی جانکر مع اپنے پسر اور چند نوکرون کے مقابلہ کیا اور آپ و اوسکے بدن کے جان دی اور انھین دنون افضل خان دیوان شاہجہان کا کہ بیجاپور مین رہگیا تھا درگاہ شاہی مین آکر دولت زمین بوس سے مشرف ہوا کر مصدر عنایات بادشاہی کا ہوا اور قریب اسکے خبر قصہ لڑائی دو شہزادون کی آلپ مین معروض ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہابت خان قریب الہ آباد کے پونہچے تو عبداللہ خان محاصرہ قلعہ کا چھوڑ کر پھر طرف جھوسی کے لوٹ گیا اور چونکہ مدبا خان نے دریا کے گھاٹون پر فوجین ڈال کر بندوبست قرار واقعی کیا تھا اور کشتیان اپنی طرف کھینچ لی تھین اسواسطے چند روز لشکر شاہی کو اوترنے مین توقف ہوا اور شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کنارے دریا کے مع لشکر شاہی کے پڑے رہے آخر قریب کے زمیندارون نے اطراف سے تیس کشتیان بہم پونہچائین واسطے لشکر کے پل باندھا اور جب تک دریا خان مطلع ہوکر روکے لشکر بادشاہی پار اوتر گیا لاچار دریا خان نے وہان توقف مناسب نجانکر جون پور کیطرف راہ لی اور عبداللہ خان اور راجہ بھیم بھی جونپور کو گئے اور شاہجہان سے بنارس جانے کو التماس کیا شاہجہان نے بگیات و قلعہ رہتاس مین کہ مضبوط اور بلند تر تھا روانہ کر کے بنارس کیطرف کوچ کیا اور بنارس مین جا کر گنگا اوتر کے لولس ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز اور مہابت خان بھی پیچھے سے جب موضع دمدمہ مین پونہچے تو آقا محمد زمان طہرانی کو کچھ فوج سے وہان چھوڑ کر پار گنگا کے اوترے اور چاہا کہ ہم بھی پار دریاے لولس کے اوتر کر شاہجہان سے مقابلہ کرین اودھر سے بیرم بیگ مخاطب خان دوران حسب ارشاد شاہجہان کے گنگا اوتر کر آقا محمد زمان سے لڑنے آیا اور محمد زمان اوسکے آنے سے ہٹ کر چھوسی پر آیا خان دوران غزدے وہان بھی اوسکے پیچھے گیا آخر محمد زمان نے خان دوران سے لڑائی کی اور خوب مردانہ کام ظاہر کیے لیکن خان دوران بعد بھاگ جانے اپنی سپاہ کے تنہا میدان مین کھڑا رہا اور ہر طرف سے لڑتا تھا یہان تک کہ نمک خواران شاہی کے ہاتھ سے مارا گیا لوگون نے اوسکا سر کاٹ کر شہزادہ پرویز کے روبرو بھیجا اور جو انھین دنون رستم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تھا اور شہزادہ پرویز سے اگرچل گیا تھا اوسکا سر دیکھکر بولا کہ خوب ہوا جو نمک حرام مارا گیا اوسکو جہانگیر قلی خان پسر اعظم خان کا حاضر تھا کہنے لگا اسکو نمکحرام نکہنا چاہیے اس سے زیادہ کون نمک حلال ہوگا کہ اپنے آقا کے واسطے اپنے جان دیدی اس سے زیادہ کیا کرتا دیکھا ہے بھی اسکا سر سب سرون سے بلند ہے شاہزادہ پرویز خانخانان کے مارے جانے

کمال خوش ہوے اور محمد زمان کو معد انعام و آفرین کیا بعد اسکے شاہجہان نے اپنے افسرون سے مشورت کی نوکرون نے مثل راجہ بھیم وغیرہ کے صلاح صف جنگ کی دی مگر عبد اللہ خان ہرگز اس بات پر راضی نہوا اور بولا کہ لشکر بادشاہی کہین ہماری سپاہ سے زیادہ ہے قریب چالیس ہزار سوار کے اور آپ کا لشکر مع نوکران قدیم و جدید کل سات ہزار نہین بہتری صلاح یہ ہے کہ فوج جہانگیری کو یہین چھوڑ کر براہ اودے و لکھنؤ آپ دہلی کی طرف نہضہ کرین جب یہ سب اوس طرف آ جینگے تو پھر ہم دکن کیطرف چلے جاوینگے آخر لشکر شاہی لاچار ہوکر صلح پر راضی ہوگا اور اگر صلح پر آمادہ نہوں تو پھر بمقتضاے وقت کے جو پیش آوے کیا جاویگا شاہجہان نے بحکم غیرت اور شجاعت کے یہ بات نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہوکر سوار ہوے اور فوج آراستہ کرنے لگے اور غول اپنا قائم کرکے برنغار مین عبد اللہ خان کو اور جرنغار مین نصرت خان کو اور ہراول مین راجہ بھیم کو اور دہنے ہاتھ پر راجہ دریا خان کو ساتھ ایک جماعت افغانون کے اور بائین طرف بہار سنگھ وغیرہ بندیلان رستمدل کو رکھکر آپ التمش مین شجاعت خان اور شیر بہادر مخاطب بشیر خواجہ کو مقرر کیا اور رومی خان میر آتش توپخانے کو آگے بڑھایا ادہر سے شہزادہ پرویز اور مہابت خان بھی جلد تر فوج آراستہ کرکے مقابلے مین آئے اوس وقت بادشاہی فوج اسقدر کثیر تھی کہ تین طرف سے شاہجہان کی سپاہ کو گھیر لیا رومی خان نے ہر چند مخالفونکی طرف سے توپخانہ بڑھا کر گولے مارے لیکن تقدیر سے کوئی گولہ کسیکے نہ لگا اور توپین گرم ہوکر بیکار ہوگئین اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور اونکے توپخانے مین فرق زیادہ ہوا تو سپاہ اقبالمند جہانگیری توپخانے پر بلا تردد حملہ آور ہوئی توپخانے والے اونکی تاب نہ لاسکے میدان سے بھاگ گئے سب توپخانہ قبضۂ مردان شاہی مین آگیا یہ حال دیکھکر دریا خان افغان کہ ہراول کے سیدھے ہاتھ پر کھڑا تھا بے لڑے بھاگا اور اوسکے بھاگنے سے اولٹے ہاتھ والے بھی بھاگے اوسوقت راجہ بھیم نے کثرت فوج شاہی پر نظر کرکے بمقتضاے حرارت مع چند قدیمی راجپوتون کے لشکر قلب بادشاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین ماریں یہان تک کہ جاجوت نامی ایک بڑا ہاتھی کہ فوج کے آگے تھا تیر و تفنگ کے زخمون سے مارا گیا اور بھیم اوسیطرح مع راجپوتان جان نثار میدان مین ثابت قدم رہا لیکن جو عمدہ دلاوران فوج گرد شہزادۂ پرویز اور مہابت خان کے کھڑے ہوے تھے اونھون نے نکلکر راجہ بھیم اور اون راجپوتون کا کام تمام کیا اور جبتک اپنی جانثاری کی لڑتا رہا اور بھیم راٹھور اور پرتھی راج اور اکھیراج راٹھور ہمراہ اور چند دلاورون کے زخمی ہوکر میدان مین رہے بسبب مارے جانے راجہ بھیم کے اور شکست کھانے فوج ہراول کے شجاعت خان بھی کہ فوج التمش مین تھا بھاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج التمش کا ثابت قدم ہوکر اتنا لڑا کہ مارا گیا بعد منہزم ہونے ان جماعتون کے جب نوبت جنگ اوپر فوج غول شاہجہان کے پونہچی تو جرنغار والے بھی کہ افسر اونکا نصرت خان تھا تاب ثبات قدمی نہ لاسکے اور بھاگ گئے لیکن شاہجہان اور عبد اللہ خان برنغار مین تھوڑے لوگون سے کہ قریب پانسو کے تھے مردانہ وار ثابت قدم رہے اور دلاورون کو ترغیب لڑائی کی کرتے تھے یہان تک کہ ان مین سے بھی اکثر زخمی اور قتل ہوے اوسوقت میدان مین سوا ہاتھیون نشان اور توغ اور نوبت خانہ اور عبد العزیز خان کے کہ سیدھے ہاتھ پر کچھ فاصلے سے تھا کوئی نظر نہین آتا تھا اوس وقت ایک تیر خاص چلتے پر لگا لیکن اللہ تعالے نے واسطے مصلحت اپنی مخلوق کے شاہجہان کو بچا لیا اور شیخ تاج الدین کے خلیفہ حضرت شیخ باقی باللہ صاحب اوس وقت شاہ جہان کے پاس کھڑے ہوے تھے ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ پیچھے سے نکل گیا تو اوسوقت شاہجہان نے عبد اللہ خان سے کہلا بھیجا کہ اب وقت بہت نازک آ پونہچا اسوقت یہی مناسب ہے کہ انھین تھوڑے لوگون سے ملکر بیدل کرکے الٰہی لشکر قلب بادشاہی پر حملہ آور ہون تا جو کچھ کہ لکھا تقدیر کا ہے ظہور مین آوے عبد اللہ خان نے پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھ سے نکل گیا ہے اب کچھ حملے اور کوشش پر اثر مرتب نہین ہوگا سعی بیفائدہ ہے اگلے بادشاہ امیر تیمور اور بابر شاہ کو ابتداے سلطنت مین ایسے اتفاق بارہا پیش آئے ہین اور ایسی سخت آفتون مین بے گھبرائے میدان سے لوٹ گئے ہین اور کامیابی دشمن پر نظر نہین کی اسی سبب سے

ان عالی مرتبون کو پوہنچے ہین پھر اور لوگ اوس وقت شاہجہان کے پاس تھے اونھون نے بے ادبانہ باگ گھوڑے کی پکڑکر وہان سے
ہٹایا پھر لشکر جہانگیری کے انکے خیمون مین آکر مال واسباب تاخت وتاراج کیا اور بیقید غنیمت کو غنیمت جانکر چھوڑنے سے باز رہے وہان سے
شاہجہان چار کوچ مین قلعہ رہتاس مین پوہنچا اور تین دن وہان رہکر سامان قلعہ داری کا جمع کیا اور سلطان مراد بخش کو گوالیار مین دونون بیدا
ہوے تھے وہین قلعہ مین چھوڑکر سماہ اور شہزادون اور اہل حرم کے پٹنہ اور بہار کیطرف روانہ ہوے جب یہ خبر فتح مع قدسیہ شاہی
مین پوہنچی تو صابت خان کو خطاب خانخانان سپہ سالار کا عنایت فرماکر منصب ہشت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار کا بقرار دو سپہ اور سہ سپہ
کے ممتاز وسربلند کیا اور تمن اور توغ سوائے اسکے بخشش فرمایا اب یہان پھر کچھ حالات دکن کے لکھے جاتے
ہین کہ جب عنبر سرحد ملک قطب الملک مین پوہنچا تو مبلغ مقرر سالانہ دس لاکھ روپیہ واسطے خرچ سپاہ کے لیا آیا تھا اور دو بیان سے نہ پایا تھا
طلب کیا پھر از سر نو اوس سے قول وقرار کرکے طرف ولایت بندر کے گیا اور عادل خان بے لوگون پر کہ وہانکی حفاظت پر تھے وقت غفلت
مین دوڑ مارکر بندر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادل خان نے اکثر اپنی عمدہ سپاہ ملالاری کے ہمراہ روانہ بطرف برہانپور کی تھی اور اوس وقت
اوسقدر فوج کہ عنبر کا مدارک کرے پاس موجود نہ تھا لاچار صلاح وقت پر نظر کرکے اپنے بچاؤ اور حفظ ناموس کو قلعہ بیجاپور مین متحصن ہوا
اور بروح وصیل کو سامان جنگ سے آراستہ کرکے ملا محمد لاری کو مع فوج برہان پور سے طلب کیا اور صورت مذکور کے مستدیان بادشاہی کو
لکھ بھیجا کہ حقیقت میرے اخلاص اور دولت خواہی کی تم سب پر روشن ہی کہ مین آپ کو متعلقان جہانگیری سے گنتا ہون ان دنون عنبر نے
مجھسے یہ گستاخی اور شرارت کی ہی تو امیدوار ہون کہ سب دولتخواہان جہانگیری کہ اوس صوبہ مین ہین واسطے میری کمک کے آوین تاکہ اس
نالائق غلام کو سزا قرار واقعی دون اور جسوقت سے کہ مہابت خان ہمرکاب شہزادہ پرویز کے آگرہ کیطرف روانہ ہوے تھے تو سربلند
کو حکومت برہان پور کی سپرد کرکے حکم کیا تھا کہ ہر کام باصلاح ملالاری کے کرنا اور انتظام دکن کے کسی کام مین انکے خلاف نہ کرنا
جب ملالاری انکے لیجانے کو بہت بیجا ہوا اور تین لاکھ ہون کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتے ہین بادشاہی لوگون کو بطریق مدد خرچ
لشکر کے دیے اور عادل خان کی تحریر بطلب کمک مہابت خان کو پوہنچی تو مہابت خان نے بھی اسبات کو تجویز کرکے افسران معینہ دکن کو
لکھ بھیجا کہ بلا توقف تم ملالاری کے ساتھ عادل خان کی کمک کو جاؤ سو بموجب اس حکم کے سربلند رے تھوڑی سپاہ سے برہان پور مین رہا
اور لشکر خان اور مرزا منوچہر اور خنجر خان حاکم احمدنگر اور جان نثار خان حاکم بیدر اور رستم خان اور ترکمانخان اور عقیدت خان بخشی
اور سید جلال اور عزیز اللہ خان اور جادو رے اور اودا جی رام اور تمام امرا اور منصب داروں کو کہ دکن مین متعین تھے ملالاری
کے ساتھ عادل خان کی کمک کو واسطے استقبال عنبر کے رخصت کیا عنبر نے حال آنلشکر جہان گیری کا سنکر بادشاہی لوگون کو خط ملامت بھیجے
کہ مین بھی غلامان درگاہ سے ہون حق شاہی مین مجھسے کوئی قصور سرزد نہین ہوا تم سب کیواسطے میری خرابی پر متوجہ ہوتے ہو اور عادلخان
کی طلب اور ملالاری کے کہنے سے مجکو کیون خانہ خراب کرتے ہو مجکو عادل خان سے جھگڑا ایک ضلع پر ہی کہ وہ پہلے نظام الملک کا تھا
اور اب اسنے تصرف کیا ہی اور اگر وہ بندگان جہانگیری سے ہی تو مین بھی غلامی سے باہر نہین ہون جو کچھ تقدیر مین ہی ظاہر ہوجاوے
لیکن بادشاہی امیرون نے اوسکی اس تحریر پر کچھ خیال نکیا کوچ در کوچ اوسکی طرف بڑھے چلے آئے اور جسقدر عنبر نے لاچاری اور
زاری کی انکی طرف سے اوسکے حق مین سختی اور شدت وقوع مین آئی اسواسطے وہ لاچار ہوکر حدود بیجاپور سے اوٹھکر اپنے ملک کو چلا گیا
اور جب یہ فوج قریب عنبر کے پوہنچی تو وہ حیلہ پلوسی اور رفع الوقتی سے اپنے کو بچاکر منتظر فرصت کار رہا کہ موقع پاکر جنگ کرے لیکن
ملالاری مع سپاہ بادشاہی اوسکے درپے تھے ذرا فرصت نہ لینے دیتے تھے آخر ان لوگون نے اوسکے عجز ومدارا پر حمل اور لاچاری
اور مغلوبی سے کرکے اوسکی طرف سے غافل ہوے اور جانا کہ یہ ہمسے نہ لڑے گا اور جب عنبر کمال لاچار ہوا تو ایک وقت فرصت کا پاکر

کہ لشکر بادشاہی غافل تھا ایکبارگی عادل خان کے لوگون پر گرا اور ایسی سخت لڑائی اونسے واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لشکر مارا گیا اور عادلخان کی سپاہ اوسکے مارے جانے سے متفرق ہوگئی اور جادورا و اوداجی رام یہ دیکھکر دم بخود ہوگئے ہرگز نہ تھے لڑائی پر نہ ٹھہرا بلکہ میدان سے بھاگ گئے عنبر کامیاب ہوا اور اخلاص خان وغیرہ پچیس افسرونکو عادل خان کے کہ اوسکے مدار المہام تھے پکڑ لیا اور ان مین سے کہ فرہاد خان کے خون کا پیاسا تھا اوسکو قتل کرکے اور دونکو قید مین رکھا اور لشکر جہانگیری سے لشکر خان اور میرزا منوچہر اور سعیدت خان گرفتار ہوے اور خنجر خان بھاگ کر اپنے آپ کو احمد نگر مین پہنچا کر قلعہ بہر کو سامان جنگ سے مرتب کیا باقی جو اور لوگ لشکر شاہی کے اس آفت سے محفوظ رہے کچھ احمد نگر کو گئے اور کچھ برہان پور مین آئے اور جب عنبر کی ایسی مراد برآئی کہ کبھی اوسکے خیال مین نگذری تھی تو اون لوگون کو پانچ لاکھ روپے دیکر اون لوگون کو گرداوس قلعہ کے چھوڑکر خود بطرف بیجاپور چلا عادل خان پھر قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور عنبر اوسکے تمام ملک اور کچھ پرگنات شاہی پر بھی کہ بالکل بھاٹ کیطرف تھا قابض و متصرف ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پھر قلعہ شولاپور کو کہ ہمیشہ اوسپر عادل خان اور نظام الملک مین نزاع رہتی تھی جاکر محاصرہ کیا اور دریا قوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر برہانپور بھیجا اور توپ ملک میدان نام کو دولت آباد سے منگوا کر شولاپور کو زور و بازو فتح کیا یہ خبر وحشت اثر سنکر خاطر شریف حضرت بادشاہ کی بہت قرین ملال و کدورت کے ہوئی اسی زمان مین مکتوب نذر محمد خان والی بلخ اس مضمون کا ملاحظہ مین گذرا کہ مین آنکو بجانے پدر اور ولی النعمت اپنے کے جانتا ہون پلنگپوس بے اجازت میرے مصدر اس گستاخی و شرارت کا ہوا ہے الحمد للہ کہ اوسکو خوب گوشمالی ہوگئی لیکن اب کہ عداوت اور غبار درمیان لشکر کابل اور سپاہ بلخ کے واقع ہوگیا ہے امیدوار ہون کہ خانہ زادخان کو حکومت کابل سے موقوف کرکے اوسکی جگہ اور کو یہان مقرر فرماوین چونکہ حاجت روائی امیدوارونکی شیوہ پسندیدہ ہے اسواسطے صوبہ کابل کو مدار المہام خواجہ ابوالحسن کے سپرد کیا اور حسن اللہ پسر راجہ مذکور کو بوکالت پدر حاکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچہزار سوار خواجہ کو بضابطہ دوسہ اسپہ اور سہ اسپہ تنخواہ دین اور حسن اللہ کو منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علم سے ممتاز فرماکر خلعت باشمشیر اور خنجر مرصع اور فیل سے مشمول عنایات بیکران کیا اور حکم ہوا کہ خانہ زادخان روانہ بارگاہ ہو اور حواس اثنا مین موسم جاڑے کا شروع ہوا اور بہار لطیف کشمیر کی تمام ہوئی تو اس وجہ سے پچیسوین تاریخ شہریور کو رایات اقبال طرف لاہور کے بلند ہوے اور نیک ساعت مبارک روز شنبہ شہر قدیم سمنت لزوم شاہی سے بہرہ اندوز ہوا وہان صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سے موقوف کرکے اوسکی جگہ کن السلطنت آصف خان مقرر کیا پھر طرف ہرن مینارہ کے کہ خاص شکارگاہ تھی توجہ فرمائی اور اوسی تاریخ خانہ زادخان نے کابل سے آکر آستانہ بوسی حاصل کی اور جب خاطر اقدس شکار سے فارغ ہوئی تو پھر لاہور مین معاودت فرمائی وہان عرضداشت مہابت خان کی آئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ اور بہار سے نکلکر طرف ولایت بنگالے کے گئے اور شاہزادہ پرویز مع افواج نصرت امواج صوبہ بہار مین داخل ہوے اور سابق مین لکھا گیا ہے کہ شاہجہان نے داراب خان پسر خانخانان کو قسم لیکر حاکم بنگالہ کیا تھا اور بنظر احتیاط اوسکی ایک زدجہ اور ایک پسر اور ایک بھتیجے کو اپنے ہمراہ رکھا تھا اور بعد جنگ دریاے لونس کے اون سبکو قلعہ رہتاس مین چھوڑکر داراب خان کو لکھا کہ خود آکر موضع گڑہی مین میری ملازمت کرے داراب خان نے اپنی کج فہمی اور بدخوئی سے صورت حال کو بطور دیگر سمجھکر عرضی لکھ بھیجی کہ زمیندارون نے متفق ہوکر محکم گھیرا ہے اس جہت سے مین حاضر خدمت نہین ہوسکتا جب شاہجہان داراب خان کے آنے سے مایوس ہوے اور مردم دیسی غلبہ بیہا پاس نہ رہے تھے تو لاچار ہوکر پسر داراب خان کو عبداللہ خان کے حوالے کیا اور سامان اور محلون کو ہمراہ لیکر جس راہ سے کہ دکن سے آئے تھے پھر اوسی راہ سے طرف دکن کے کوچ کیا اور جو داراب سے یہ بالالتقا ظہور مین آئی تو عبداللہ خان نے اوسکے جوان بیٹے کو

قتل کیا پھر شاہزادۂ پرویز نے صوبۂ بنگالہ کو مہابت خان اور اونکے لڑکے کی جاگیر مین دیکر وہان سے سعادت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو حکم کیا کہ داراب کے محاصرے سے دست بردار ہوکر تا وہ ملازمت مین حاضر ہووے آخر وہ آکر مہابت خان سے ملا جب حضرت شاہ نے سنا کہ داراب مہابت خان کے پاس آگیا ہے تو فرمان بھیجا کہ اوسکے زندہ رکھنے مین کیا فائدہ ہے چاہیے کہ بعد پہونچنے فرمان کے اوسکا سر کاٹکر درگاہ شاہی مین روانہ کرو چنانچہ مہابت خان نے فرمان شاہی کی تعمیل کی پھر خانہ زاد خان کو خلعت خاص و خنجر مرصع مع پھول سرکار اور خاصہ گھوڑا مرحمت فرماکر واسطے صوبہ داری بنگالہ کے رخصت کیا بعد اسکے فرمان جہان مطاع واسطے طلب عبدالرحیم کے کہ جو پہلے خطاب دلاور خان سے مشہور تھا صادر ہوا چونکہ صوبۂ دکن مین فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہوکر قلعۂ دولت آباد مین قید تھے اور شاہجہان پھر بنگالہ سے طرف دکن کے لوٹا تھا اسواسطے بارگاہ شاہی سے مخلص خان جلدتر طرف شہزادۂ پرویز کے بھیجا گیا کہ اوسکو ہمراہ لیکر دکن کیطرف روانہ کرین اور مقرب خان کو موقوف کرکے قاسم خان کو اوسکی جگہ حکومت آگرہ کا خلعت بخشا اور سیکے عرضی اسکے دکن کی برہان پور سے آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع ملکاپور مین کہ شہر سے ۲۰ کوس ہے آگیا ہے اور ہر طرف بقصد مقابلہ شہر سے باہر نکلا ہے اسواسطے فرمان تاکید تمام روانہ ہوا کہ ہرگز بے پونچے مدد کے اوسکے مقابلہ نکرے اور سامان جنگ بہم پونچاکر کمک کے آنے تک شہر مین رہے اور پھر ماہ اسفندارمذ سنہ ایکہزار تیس ہجری مین رایات اقبال بادشاہی طرف کشمیر کے روانہ ہوے شروع اس سال مین شاہجہان درمیان ملک دکن کے پھر داخل ہوا اور عنبر مع بعداد سے رسوم خیرخواہی و خوشی شاہجہان کے ایک لشکر بافسری یاقوت خان برہان پور کیطرف بھیجا کہ جاکر اوس طرف کو تاراج کرین اور شاہجہان کو لکھ بھیجا کہ آپ بھی جلد تر اوس طرف پونہچین شاہجہان نے اوس طرف متوجہ ہوکر دیول گانون مین مقام کیا اور عبداللہ خان اور محمد تقی مخاطب بشاہ قلی خان کو ہمراہ ایک فوج کے اوس طرف بھیجا کہ یاقوت خان کے ہمراہ ہوکر برہانپور کو محاصرہ کرین اور بعد اسکے خود بھی آکر لال باغ مین کہ شہر کے قریب تھا ڈیرہ کیا راو رتن وغیرہ بندگان بادشاہی کہ قلعہ مین تھے شہر کو خوب مضبوط کرکے حفاظت مین ساعی ہوے شاہجہان نے حکم دیا کہ ایکطرف سے عبداللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ قلی خان قلعہ پر حملہ کرین فضارجہ ہر عبداللہ خان تھا اوس طرف غنیم حملہ آور ہوے اور لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوسری طرف سے شاہ قلیخان و روزبہان اور جان نثار خان نے دیوار قلعہ کو توڑکر غنیمون کو سامنے سے ہٹا دیا اور اندر گھس آئے اوسوقت سربلندرے چند اپنے لوگون کو عبداللہ خان کے مقابل چھوڑکر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوس وقت اکثر طامع لوٹ کے بازار اور کوچون مین متفرق ہوگئے تھے اور شاہ قلی خان تھوڑے لوگون سے قلعہ کے روبرو میدان مین قدم ہمت روکے ہوے تھا سربلندرے کے مقابل ہوا اس جنگ مین اکثر بندگان شاہی کہ سربلندرے کے ساتھ تھے مارے گئے پھر شاہ قلی خان نے قلعہ مین گھسکر دروازہ بند کرلیا لیکن سربلندرے نے ایسا اوسکو سخت گھیرا کہ شاہ قلی خان گھبراکر بعد قول و قرار کے اوس سے آملا جب شاہجہان سنے یہ سنا تو دوبارہ فوج آراستہ کرکے یورش کا حکم دیا اور ہر چند کوشش عمل مین آئی لیکن کچھ فائدہ مترتب نہوا اور معتبر لوگون مین سے شاہ بیگ خان اور سرانداز خان اور سید شاہ محمد کام آئے تیسری بار شاہجہان نے خود سوار ہوکر یورش کا حکم کیا اس مرتبہ دلاور قلعہ کشا نے اول مرتبہ سے زیادہ کوشش کی اور فوج شاہی سے کہ اندر قلعہ کے تھی بوندیخان مع اپنے چند قریبون کے اور بابا سیرک داماد لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راورتن شاہجہان کے لوگون کے ہاتھون سے مارے گئے اور کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا اور اتفاقاً ایک گولی سید جعفر کی گردن پر پھسلتی ہوئی لگی وہ گھبراکر پیچھے لوٹا اوسکو پیچھے پھرتے ہوے دیکھکر اکثر دکھنی مضطرب ہوکر بھاگ گئے لیکن اوسیوقت خبر آئی کہ شاہزادۂ پرویز مع مہابت خان سپہ سالار اور افواج شاہی کے بنگالے سے آپونچے کنارے نربدا کے اوپر ہے ہین اسواسطے لاچار وہان سے شاہجہان نے محاصرہ چھوڑکر بالاگھاٹ کیطرف کوچ کیا اوس وقت عبداللہ خان شاہجہان سے

الگ ہوکر اندور مین بیٹھ رہا اور نصرت خان بھی جدا ہوکر نظام الملک کے پاس چلا گیا اور اسی سال مین میرزا کو کلتاش خان اعظم نے وفات پائی اسکا باپ معزالدین غزنین سے تھا اور اسکی والدہ نے حضرت اکبر بادشاہ کو دودھ پلایا تھا اور جناب عرش آشیانی انار اللہ برہانہ اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکھتے تھے اور بڑا امیر کیا تھا اور اوسکے فرزندون کے طرح طرح کے ناز اوٹھاتے تھے فن سپہ اور تاریخ و شاعری و تحریر عالی و تقریر مین بیبدل تھا نستعلیق مین شاگرد میرزا باقر پسر ملا میر علی کا تھا اگر علم عربی سے ناواقف تھا یہ رباعی اوسکی بر ربا عی عشق آمد و از جنون بردند مرا + وارستہ ز صحبت خردمندم کرد + آزاد ز مندوین و دلش گشتم + تا سلسلہ زلف لیے بر کرد +

وفات اس خان اعظم کی احمد آباد گجرات مین ہوئی لیکن اوسکی نعش کو دہلی مین لاکر قریب روضہ حضرت سلطان المشائخ جناب نظام الدین علیہ الرحمۃ کے اوسکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک بقا کا ہوا تو بادشاہ نے داد و دہش کو حضور مین طلب فرخ خانجان کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم ہوا کہ جلد آگرے سے طرف احمد آباد گجرات کے جاکر بخوبی حفاظت اوس ملک مین سعی و کوشش کرے +

بیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک ہے

روز مبارک شنبہ دسوین جمادی الثانی سنہ ایکہزار چونتیس ہجری مین آفتاب جہان تاب نے اپنے نور سے برج حمل کو منور کیا اور بیسوان سال جلوس اشرف کا شروع ہوا دامن کوہ بہنر مین ساتھ سیر شکار کے مشغول ہوے اور ایک سو اکاون ۱۵۱ ہرن مینڈھے کو ہی تیر و بندوق سے شکار کیے اور مقام جنگر تھی مین جشن نے شرف آرایش پائی بہنر سے اس منزل تک سیر عمدہ لالہ زار تھی حواس موسم مین کونل پیر پنجال برف سے مالا مال ہوتا ہی اور سوار و نکو اودھر سے گذر دشوار ہوتا ہی اسواسطے عبور لشکر شاہی کا کریوہ پونچھ سے واقع ہوا یہان ان کوہستان مین نارنگیان بہت ہین دو تین سال تک درختون مین برابر پھلی رہتی ہین اور مشہور ہی کہ قریب ہزار نارنگیون کے ایک درخت مین آتی ہین انھین دنون مین ابوطالب پسر آصف خان بہ نیابت پدر خود حاکم لاہور کا ہوکر اوس طرف رخصت ہوا اور سید عاشق پسر سید دار خان بھی دسلے بند و بست کوہستان شمالی پنجاب کے عہدۂ پدر اپنے پر سرفراز ہوا اور خطاب کامگار اور منصب چار صدی اور ڈیڑھ سو سوار سے ممتاز ہوا جمعہ اونتیسوین کو مقام نورآباد واقع کنارۂ دریاے بھٹ کے اتفاق نزول کا ہوا یہان سے کشمیر تک ہر منزل مین مکانات بنے ہوے ہین اور ترتے وقت حاجت خیمون کی نہین ہوتی اور ان چند منزلون مین لشکر شاہی نے بسبب کثرت برف کے راہ دشواری سے قطع کی اور اسی راہ مین ایک آثار ملاکہ کشمیر کے آبشارون سے بہتر تھا بلندی اوسکی پچاس درع اور عرض چار درع تھا بندگان شاہی نے وہان ایک مکان عمدہ بنایا تھا ایک ساعت اوسمین بیٹھکر چند پیالے نوش کیے اور وہان کی سیر کی خوشی حاصل کرکے فرمایا کہ یہان پتھر پر تاریخ میرے آنیکی کندہ کرین کہ یادگار رہے اس منزل مین لالہ اور سوسن اور اغوان و یاسمن کبود کشمیر سے لائے اور غرۂ اردی بہشت کو قصبہ بارہ مولہ کہ قصبات کلان کشمیر سے ہی خیامگاہ لشکر ظفر پیکر کا ہوا باشندگان شہر اہل فضل و کمال و ارباب سیادت و تبار مرضع حال استقبال کرکے زمین بوس ہوے اس منزل مین گلہاے خودرو کی خوب سیر تھی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹھکر طرف شہر کے گئے اور سہ شنبہ ۱۸ کو بساعت سعید شہر بےنظیر کشمیر مین نزول مرکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نور منزل مین کہ درمیان دو تالاب کے واقع ہی بہار پھولونکی آخر تھی لیکن اودی چمیلی دماغ کو معطر کرتی تھی جو اکثر کتب طب خصوصاً ذخیرہ خوارزم شاہی سے معلوم ہوا تھا کہ زعفران کے کھانے سے ہنسی آتی ہی اور اگر بہت کھاوے تو مارے ہنسی کے خون ہلاکت کا ہی اسواسطے حضرت بادشاہ نے چند قیدیون کو کہ واجب القتل تھے روبرو بلاکر قریب پاؤ بھر زعفران کے کہ چالیس مثقال ہوی کھلائی اور دوسرے روز ۸۰ مثقال

زعفران کھلائی مگر کچھ اور نہ اثر خندگی کا ظاہر نہوا مرتا تو درکنار اور اینرای سنگبلن کو محافظ کا مگڑے کا مقرر فرمایا اور داور بخش نے گجرات سے آکر دولت آستان بوسی حاصل کی اور انھین دنون سردار خان کو عارضہ سوء القنیہ کا شروع ہوا آخر اسہال دموی جاری ہوکر ۱۲ محرم کو بعمر پچاس سالہ ملتان مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع بوھار مین کہ مولد اوسکا تھا دفن کیا یہ خبر سنکر حضرت ظل الٰہی نے فوجداری کوہستان شمالی پنجاب کی الف خان کوکہ دہان کے لشکرون مین تھا سپرد کی اور اوسکے پسر کامگار کو ہمراہ لشکر رکھا اور انھین دنون مصطفی خان حاکم ٹھٹھہ نے داربا یادنیا سے رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عنایت ہوا چہرہ مداشت اسدخان بخشی دکن سے معلوم ہوا کہ شاہجہان دیول گانون مین پہنچے اور یاقوت خان حبشی مع لشکر عنبر کے برہانپور کو گھیرے ہوے ہے یہ اخبار سنکر راے قلعہ کو درست کرکے اوس سے مقابلہ کرتا ہے مدعا یہ ہر چند کوشش کرتے ہین لیکن کارگر نہین ہوتی پھر بعد چند روز کے خبر آئی کہ لشکر عنبر کا ناکام ہوکر چلا گیا جب حضرت بادشاہ نے یہ سنا تو سربلندی کو طرح طرح کی عنایات سے سرفراز فرماکر منصب پنجہزاری اور پنجہزار سوار اور ساتھہ خطاب رستم کے دکن مین اوسے زیادہ خطاب نہین کا سیاب کیا پھر جب شاہجہان بارادہ دکن پورے لوٹ کر دکن کیطرف گئے تو راہ مین ضعف قوی مزاج پر غالب ہوا اور اوس عارضہ مین یہ خیال آیا کہ اپنے والد ماجد سے باب قصور معاف کرانا چاہیے اور اس نیک خیال سے ایک عرضداشت اپنی ندامت اور شرمندگی کی اپنے گناہون اور نافرمانیون سے لکھکر حضور جہانگیری مین روانہ کی حضرت بادشاہ نے اوسکو دیکھکر فرمان اپنے ہاتھ سے تحریر فرماکر اوسکے جواب مین بھیجا مضمون اوسکا یہ تھا اگر دارا شکوہ اور اورنگ زیب کو میرے پاس بھیجدو اور قلعہ رہتاس اور آسیر کہ تمھارے تصرف مین ہے بندگان شاہی کے سپرد کرو تو البتہ تقصیرین تمھاری معاف ہونگی اور ملک بالاگھاٹ کا تمکو دیا جاویگا اور جب یہ فرمان پونہچا تو شاہجہان نے اسکی تعظیم اور استقبال کرکے باوجودیکہ ان اپنے بیٹون سے کمال محبت رکھتے تھے واسطے رضامندی اپنے باپ کے دونون صاحبزادون کو مع عمدہ جواہرات اور بڑا و ہتیارون اور بڑے بڑے ہاتیون سے سامان قریب دس لاکھ روپیکا واسطے پیشکش کے بارگاہ والا مین روانہ کیا اور سید مظفر خان اور رضا بہادر کو کہ حافظ قلعہ رہتاس کے تھے لکھ بھیجا کہ حضرت والد ماجد جسکے واسطے فرما مین تم بلا کرا دو بے توقف قلعہ اوسکے سپرد کردینا اور سلطان مراد بخش کو ہمراہ لیکر ملازمت مین حاضر ہونا اور اسیطرح حیات خان قلعہ آسیر کو بھی لکھ بھیجا کہ قلعہ بادشاہی لوگون کو سپرد کرکے حاضر حضور ہو پھر بعد اسکے خود ناسک کی طرف روانہ ہوے اور انھین دنون مین یہ دستہ میب کہ واسطے لانے سلطان ہوشنگ پسر شاہزادہ دانیال اور عبدالرحیم خانخانان کے گیا تھا اونکو ہمراہ لاکر زمین بوسی سے مشرف ہوا حضرت بادشاہ نے ہوشنگ کو مظفر خان بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سے مخصوص فرما حکم دیا کہ اسکی خبرگیری کیا کرے اور ہر طرح بادشاہی سے سرانجام اسکے سامان کا ایسا کرے کہ اسکو کسی بات کی نگرانی اور حاجت نہ رہے پھر خانخانان نے آکر زمین بوسی سے جبین خدمت کو نور آگین کیا اور بہت دیر تک مارے خجالت کے سرزمین سے نہ اوٹھایا آخر جہان پناہ نے اونکی تسلی اور دلنوازی کو ارشاد کیا کہ جو کچھ اتنے دنون مین ظاہر ہوا بحکم قضا و قدر کے تھا کچھہ ہمین ہمارا اور تمھارا اختیار نہین اب گذری باتون سے شرمندہ اور خجالت زدہ نہو پھر جب اوسنے سرزمین سے اوٹھایا تو بخشیون کو حکم ہوا کہ اسکو لاکر مقام اسکے مین کھڑا کرین پہلے اس سے حضرت بادشاہ نے نورجہان بیگم کے بہکانے سے آصف خان اور قدائی خان کو سلطان پرویز کے پاس بھیجا تھا کہ مہابت خان کو اوسنے جداکرکے بنگالے کیطرف روانہ کرین اور خانخانان گجرات سے آکر نیابت شہزادے کی کیا کرے ان دنون مین عرضداشت فدائی خان کی آئی کہ مینے ہر چند شہزادے سے حکم عالی بیان کیا لیکن وہ مہابت خان کی جدائی اور خانجہان کی ہمراہی پر راضی نہین ہوے اور ہر چند بسیار مین مینے تاکید و مبالغہ عرض کیا کچھہ مفید نہوا جو میرا رہنا لشکر مین بفایدہ تھا اسواسطے سلیمپور مین ٹھہرکر خانجہان کو جلد تر طلب کیا ہے غرضکہ پھر فدائی خان کی عرضی پر دوسرا فرمان شہزادے کو تاکید لکھوایا کہ ہرگز ہرگز

خلاف اسکے نکرنا اور اگر مہابت خان بنگالے کے جانے پر راضی نہو تو جریدہ متوجہ بارگاہ شاہی کا ہو اور تم ساتھ سب امرا کے
برہانپور مین مقیم رہو اور جب خاطر فیض مظاہر سیر و شکار کشمیر سے فارغ ہوئی تو اوسیوین محرم سنہ ایکہزار پینتیس ہجری مین طرف لاہور
کے توجہ عالی فرمائی پہلے اس سے معلوم ہو چکا تھا کہ پیرپنجال کے پہاڑون مین ایک جانور بنام مُما مشہور ہی وہان کے لوگ کہتے ہین
کہ یہ استخوان کے سوا کچھ نہین کھاتا ہی اور ہمیشہ اوڑتے ہوے اسکو ہم دیکھتے ہین اور بیٹھے ہوے کم دیکھا ہی اور چونکہ خاطر عالی اسکی
تحقیق کی طرف متوجہ تھی فرمایا کہ جو قراول اسکو بندوق سے مارکر لائیگا ہزار روپیہ انعام پائیگا اتفاقاً جمال خان قراول اوسکو بندوق سے
مارکر لایا اور چونکہ زخم اوسکے پانون مین لگا تھا اسواسطے زندہ و درست سامنے آیا اور چونکہ حضرت ظل الٰہی واسطے دریافت کرنے غذا کے
اوسکا پوٹہ چاک کیا تو اوسمین سے ٹکڑے ہڈیون کے نکلے اور کوہستانیون نے عرض کی کہ مدار اسکی خوراک کا انھین ہڈیون کے
ٹکڑون پر ہی اور ہمیشہ اوڑنے کی حالت مین زمین کو دیکھتا ہی جہان ہڈی پاتا ہی چونچ سے اوٹھاکر اوڑ جاتا ہی اور اوپر جاکر پتھر پر ڈالتا ہی
کہ ریزہ ریزہ ہوجاے پھر اوسکو چونچ سے کھا لیتا ہی اس صورت مین ممکن غالب ہی کہ ہمارے مشہور یہی ہو ؎ ہما ہمی بر سر مرغان ازان شرف
دارد ؎ کہ استخوان خورد و طائری نیازارد ؎ سر چیونچ اوسکی اسصورت کل مرغ سے ہی لیکن سر کل مرغ پر نہین ہوتے ہین اور اسکے سر
پر سیاہ تھے حضرت بادشاہ نے اوسکو تلوایا تو چار سو پندرہ تولہ یعنی ایکہزار سات سو تیس مثقال کا ہوا اور قریب لاہور کے اوپر لب
دریاے آصف خان نے سعادت زمین بوسی سے افتخار پایا پھر شب سہ شنبہ سلخ ماہ مذکور کو لاہور مین نزول اقبال فرماکر لاکھ روپیہ عبدالرحیم
خانخانان کو مرحمت کیے اور اسی تاریخ آقا محمد ہلچی شاہ عباس نے آکر شرف کورنش حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحف اور ہدایا کے
کہ اوسمین ایک سفید شاہین تھا نظر مقدس مین پیش کیا اور عجیب تر یہ ہی کہ داروغہ شکرخانہ نے ایک شیر نذر کیا جو بکری پر عاشق تھا اور یہ دونون
ایک پنجرے مین رہا کرتے تھے اور اکثر اوس بکری کو بغل مین لیکر جفتی کیا کرتا تھا حسب کیا کہ اس بکری کو پوشیدہ کردین تو اوس شیر
نے کمال فریاد و زاری شروع کی بادشاہ نے ایک بکری اوسی رنگ اور قد کی اوسمین ڈلوائی اول شیر نے اوسکو سونگھا پھر اوسکی کمر
مونہہ مین لیکر چاب گیا پھر ایک بھینس اوسکے روبرو کی اوسکو بھی شیر نے نادرالاعدا سمجھکے وہی بکری کہ معشوقہ اوسکی تھی پنجرے کے
اندر ڈلوائی تو اوسیطرح اوس سے مہربانی کرنے لگا اور خود چت لیٹ کر اوس بکری کو اپنے سینہ پر ڈالکر اوسکا مونہہ چاٹنے لگا اور
اب تک کوئی جانور نہ دیکھا تھا کہ اپنی جنت کا مونہہ چاٹے اور بوسہ دے اور انھین دنون افضل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر مقرر
کرکے منصب ڈیڑھ ہزاری اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سربلندی دیگر خلعت اور ہاتھی گھوڑا بھی مرحمت ہوا اور ہمراہ اوسکے تہیتن امیرونکو
وہان کے خلعت روانہ کیے اور جو مہابت خان نے ہاتھی بنگالے سے لائے ہوے اب تک حضور مین نہ بھیجے تھے اور وقت تغیر
لوگونکی جاگیر کے وہان سے بہت روپیہ لیکر اپنے تصرف مین لایا تھا اسواسطے مطالبہ سرکاری اوسکے ہوے تھا تو حکم ہوا کہ عرب دست غیب
اوسکے پاس جاکر ہاتھیون کو لے آوین اور فیصلہ حساب زر مطالبہ سرکاری کا بھی کرتا آوے اور عنقریب سکے عرضی فدائی خان کی آئی
کہ مہابت خان نے شہزادہ پرویز سے اجازت لیکر بنگالے کیطرف کوچ کیا اور خان جہان گجرات سے آکر خدمت شہزادہ مین مقرر ہوا
اور عرضی خان جہان سے دریافت ہوا کہ عبداللہ خان شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر اس فدوی کے پاس آیا ہی اور چاہتا ہی
کہ فدوی کی شفاعت سے تقصیرات اوسکے معاف فرماے جاوین اور اوسنے جو اپنا خط مجھکو بکمال پشیمانی لکھا تھا مین بعینہ اوسکو
ملاحظے کے واسطے حضور مین بھیجتا ہون امید الطاف بیکران سے ہی کہ تقصیرات اوسکے معاف کیے جاوین اس عرضی کے جواب مین
حکم ہوا کہ ع این در گہ ما درگہ نومیدی نیست ؎ عرضی تیسری اوسکے باب مین قبول ہوئی اور ملازمت شاہجادہ دانیال کا
شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر ملازمت شاہی کو آیا اور قبل اس سے ہوشنگ چھوٹا بھائی اوسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تھا ابھی

اگر عنایات بادشاہی سے سربلند و کامران ہوا اور ان دونوں کو بکمال نوازش اور ممتازون کے سلام کا حکم ہوا پھر اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو بصورت سے اور ہوشمند بانو بیگم صاحبزادی شہزادہ خسرو کی ہوشنگ سے نسبت گزدی اور معتمد خان کو خدمت بخشیگری سے عزت امتیاز کی زیادہ کی اور جو بہت دنون سے خاطر شریف مین خواہش سیر کابل کی تھی اسواسطے ستروین اسفندارمذ ۱۰۳۵ ہجری کو بقصد سیر قندھار کے اوس طرف کوچ فرمایا اور باہر لاہور کے ٹھہر کر ۲۳ ر تاریخ جمعہ کے روز کابل کیطرف روانہ ہوے افتخار خان پسر احمد بیگ خان نے کابل سے احداد کا سرلاکر پیش کیا حضرت بادشاہ نے سجدے شکریہ خداوند کریم کا ادا کرنے کا حکم دیا آور فرمایا سر اوسکا لیجاکر لاہور مین قلعے کے دروازے پر لٹکادین اور مفصل قصہ اسکا یون ہے کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابوالحسن کابل مین پونہچا تو اوسنے سنا کہ پلنگپوش اوزبک بقصد فتنہ پردازی ملک اطراف تعرض مین آیا ہے تو ظفر خان نے باتفاق باقی امرا متعینہ وہان کے اوسکی مدافعت کو بڑا لشکر جمع کیا اس اثنا مین احداد بدنہاد نے بھی موقع پاکر اوسکے اشارے سے تیراہ مین آکر دزدی اور رہزنی شروع کی آخر جب پلنگپوش نے اپنی حرکت سے شرمندہ ہوکر اپنے ایک عزیز کو ظفر خان کے پاس بھیجکر اظہار ندامت و خجالت کیا تب ظفر خان نے اوسکی خطا معاف کی اوسکی طرف سے مطمئن ہوئی تو اوسی لشکر سے احداد کے تدارک کو چلا جب احداد کو پلنگپوش کا تعاقب ہوکر لوٹ گیا اور لشکر ظفر اسکی رہزنی سے سیر طرف آتا ہے تو لوٹ کر کوہ اوا نواح مین کہ محکمہ اوسکا تھا پناہ گیر ہوا اور اوس پہاڑ کو اپنا پہاڑ جانکر پہلے سے سامان و اسباب سے آراستہ کر رکھا تھا دولت خواہان شاہی جب قریب اوسکے پونہچے تو اکیدل ہوکر سب نے ہر طرف سے ہجوم کیا اور رساتون جماعے والاون کو فقارہ ظفر بلند آوازہ کرکے داد شجاعت کی دی اور صبح سے تین پہر بجے تک خوب لڑائی رہی قریب عصر کے عنایت الٰہی پیش رو دولت خواہان شاہی کے ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر پیکر کے تصرف مین آگیا اوسوقت ایک احدی نے تشمیر اور چھری اور انگوٹھی کہ وہان پائی تھی لیجاکر ظفر خان کو دکھائی اوسکو دیکھکر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی بدنہاد کی ہے آخر ظفر خان چند لوگون کے ساتھ اوسکو ڈھونڈنے کے لئے بتجسس معلوم ہوا کہ ضرب بندوق سے مارا گیا پھر ہر چند منادی کرائی لیکن مارنے والا معلوم نہوا پھر سر اوسکا کاٹ کر سردار خان کے ہمراہ درگاہ والا کو روانہ کیا اور ظفر خان وغیرہ افسر فوج حسب مراتب اضافہ مناصب اور مراحم خسروی سے مخصوص اور خرمی اندوز ہوے اسی روز خبر آئی کہ سلطان رقیہ بیگم دختر میرزا ہندال کی کہ بیگم منکوحہ حضرت اکبر بادشاہ کی تھین اکبرآباد مین اونھون نے انتقال کیا عرش آشیانی کی بڑی اور پہلی بی بی تھین اکبر بادشاہ نے بسبب نہونے انکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کے انکے سپرد کیا تھا کہ بجاے فرزند کے پرورش کرین عمر اونکی چوراسی سال کی ہوئی اور انھین دنون مین عبدالرحیم پسر بیرم خان کو نوازشات شاہانہ سے سرفراز فرماکر پھر خطاب خانخانان کا عنایت فرمایا اور خلعت مع اسپ و یکر فتوح مین حاکم مقرر کیا پھر مہابت خان کے پاس سے سب ہاتھی کہ حضور مین طلب ہوے تھے آئے اور فیلخانہ شاہی مین داخل ہوے پھر معلوم ہوا کہ مہابت خان نے اپنی ایک لڑکی کی خواہر برخوردار نام ایک پیرزادۂ نقشبندی سے نسبت کردی ہے چونکہ یہ نکاح بے اجازت بادشاہی ہوا تھا اسواسطے اوس شخص کو طلب فرماکر ارشاد ہوا کہ کیون بلا اجازت ہماری ایسے سردار کی لڑکی سے تو نے نکاح کیا وہ جواب واجبی عرض نکر سکا پھر اوسکو شمالی دیکر قید کیا اور انھین دنون میرزا دکھنی پسر میرزا رستم صفوی کا خطاب شاہنوازخانی سے سربلند ہوا اور اونتیس اسفندارمذ کو کنارہ دریاے چناب پہنچکر دولت و اقبال کا قیام ہوا ٭

اکیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ کے روز بائیسوین تاریخ جمادی الاخری سنہ ایکہزار تینتیس ہجری مین نیر جہان افروز خورشید نے برج حمل مین تحویل فرمائی اور اکیسوان سال جلوس مبارک کا شروع ہوا کنارے چناب کے ایکدن اہتمام جشن مین گذرا اور دوسرے روز وہان سے کوچ ہوا درینولا آقا محمد ایلچی شاہ ایران کو خلعت مع خنجر مرصع اور تیس ہزار روپیہ دیکر راہ جواب محبت نامہ کے رخصت کیا اور واسطے شاہ عباس کے ایک گز مرصع الماس سے

لاکھ روپیہ قیمت کا اور ایک جڑاؤ نفیس خنجر بر سم تحفہ اوسکے حوالے کیا اور پہلے جو عرب دست غیب کو مہابت خان کے پاس واسطے لانے ہاتھیوں کے اور اوسکی طلب مین بھیجا تھا ان روزون وہ لوٹ کر لشکر ظفر اثر مین داخل ہوا طلب اوسکی بتحریک آصف خان کے وقوع مین آئی تھی اور اون لوگون کا منشا یہ تھا کہ اوسکو بلواکر بے آبرو کراوین اور دست تعرض اوسکی ناموس اور مال وجان پر دراز کرین اور ایسی بات اوسکے حق مین آسان سمجھی تھی مہابت خان پر خلاف اونکے گمان کے پانچہزاری راجپوت دلاور سے مع چند سرداران موافق کے آیا کہ اگر معاملہ میری بی آبروئی کا وقوع مین آئے اور کوئی تدبیر پیش چلے تو آبرو بچاتے کوسع اہل وعیال اولکر مرجاوین ۵ وقت ضرورت چو نماند گزیدہ دست بگیرد دشیر پنجہ ہر چند لوگ اوسکے اسطرح پر آنے سے بدگمان ہوے لیکن آصف خان اوسیطرح غافل اور بے پروا رہا جب بادشاہ کی خدمت مین اوسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جب تک وہ دیوان اعلے کو حساب زد مطالبات سرکاری کا نہ سمجھالے اور مدعیون کے راضی نامے حاصل نکرے سلام وکورنش کو حاضر نہو اور بیچ مقدمہ خواجہ پرخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کے کہ مہابت خان نے اپنی لڑکی کا اوس سے نکاح کردیا تھا اور وہ بحکم شاہی مقید ہوا فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو کچھ مہابت خان کے اوسکو دیا ہے اوسے وصول کرکے خزانے مین داخل کرے جو کنارے دریاے بھٹ کے مقام تھا اور آصف خان باوجود ایسے قوی دشمن کے کہ سر دینے پر حاضر تھے بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پار چھوڑکر خود مع عیال اور کل فوج اور سامان کے پل پر ہوکر دوسری طرف اوتر گیا یہانتک کہ اکثر خدمتگاران شاہی اور تمام کارخانے والے شامل خزانہ اور قورخانہ وغیرہ کے بھی پار اوترکے مقیم ہوے معتمدخان بخشی اور میرتزک بھی پار اوترکے رات کو ہمراہ پیش خانہ تھے فجر کو مہابت خان نے جانا کہ اب میری عزت پر آبنی ہے اور کوئی صورت بچاو کی نہین تو ایسے وقت مین کہ کوئی گرد بادشاہ کے نتھا خود ہمراہ اپنے امرا اور سواران راجپوتان دلاور پانچہزار کے اپنے مقام گاہ سے اگرپل پر قابض ہوا اور دوہزار سوار راجپوتون کے وہان چھوڑکر حکم دیا کہ اس پل کو جلاوین اگر کوئی اوترنا چاہے اوس سے لڑین پھر خود مع باقی سواارون کے دولت خانہ شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم شاہی مین گھسکر معتمدخان کے خیمے کے پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچھا معتمدخان اوسکی آواز سنکر تلوار باندھے ہوئے خیمے سے نکلا مہابت خان نے اسکو دیکھکر حضرت بادشاہ کا حال دریافت کیا اوسوقت مہابت خان کو سو راجپوت تلوار اور برچھی لیے گھیرے تھے اور گرد وغبار سے چہرے لوگون کے خوب پہچانے نہ جاتے تھے پھر وہان سے دروازہ کلان کی طرف گیا وہان دولت خانے کے آگے چند لوگ اردلی والے اور تین چار خواجہ سرا کھڑے ہوے تھے مہابت خان سوار دولت خانہ تک جاکر گھوڑے سے اوترا اور دو سو راجپوتون سے غسلخانے کیطرف چلا تو معتمدخان نے آگے بڑھکر اوس سے کہا کہ یہ گستاخی اور بیمبا کی ادب سے بعید ہے تھوڑی دیر یہان توقف کرکہ مین جاکر تیری عرض واسطے کورنش اور زمین بوس کے کراؤن لیکن مہابت خان نے کچھ جواب دیا جب غسلخانے کے دروازے پر پونہچا تو اوسکے لوگون نے کواڑ کہ بنظر احتیاط دربانون نے بند کردیے تھے توڑ ڈالے اور دولت خانہ کے اندر گھسے اوس وقت جو چند خواص نے کہ حضرت بادشاہ کے قریب گردوپیش کھڑے ہوے تھے مہابت خان کی گستاخی کو عرض کیا تب بادشاہ اپنی بارگاہ سے نکل کر پالکی مین بیٹھے تو اوس وقت مہابت خان نے روبرو آکر مراسم کورنش اور زمین بوسی کے ادا کرکے اور پالکی پر قربان ہوکر عرض کی کہ جہان پناہ جب مینے یقین جانا کہ بسبب دشمنی آصف خان کے محکو اب کسیطرح خلاصی اور رہائی ممکن نہین اور بری طرح رسوائی سے مارا جاونگا تو بحکم لاچار مین یہ جرات اور دلیری کرکے آپ کے دامن عنایت مین پناہ لینے کو آیا ہون اگر مین گناہگار لائق قتل اور سیاست کے ہون تو حضور شرف محکو اپنے روبرو سیاست فرماوین اور اس عرصے مین اوسکے ہمراہی راجپوتون نے فوج فوج آکر سراپردہ بادشاہی کو گھیر لیا اوسوقت خدمت شاہی مین سوائے عرب دست غیب اور میر منصور بخشی اور جواہر خان خواجہ سرا اور بلند خان اور خدمت پرست خان اور فیروز خان اور خدمت خان خواجہ سرای اور فصیح خان مجلسی اور چند خواصون کے کوئی اور حاضر نہ تھا

چونکہ اوسکی بے ادبی سے بادشاہ کو غصہ کمال آیا تھا بمقتضاے غیرت بادشاہی کے دوبار ہاتھہ قبضے پر رکھا کہ تلوار خاص نکالکر مہابت خان کا سر اوڑا دین لیکن ہر بار میر منصور بدبختی نے ترکی مین عرض کی کہ وقت عتاب کا نہین ہے بمقتضاے وقت اسکو دلاسا فرماکر سروض اوسکی قبول فرمانا بہتر ہے اور نظر بمداہوا لی اوسکی سزا دوسرے وقت پر حوالہ فرماوین چونکہ عرض اوسکی اوسوقت بمقتضاے خیر خواہی اور نمک حلالی کے تھی اسواسطے بادشاہ نے ضبط فرمایا اور راجپوتون نے اندر باہر سے دولت خانہ گھیر لیا چنانچہ سوا اوسکے اور اوسکے نوکرون کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا اوسوقت پھر مہابت خان نے عرض کی کہ یہ وقت سواری کا ہے تقاعد مقررہ سواری کی فرماوین اور یہ غلام فدوی ہمرکاب ہوتا کہ لوگون پر ظاہر ہوجاے کہ یہ گستاخی میری حسب الحکم عالی کے تھی پھر اپنا گھوڑا آگے کرکے عرض پرداز ہوا کہ اسی گھوڑے پر جلوہ افروز ہون لیکن غیرت بادشاہی نے اوسکے گھوڑے پر سوار ہونے سے باز رکھا اور خاصہ گھوڑا سواری کا طلب فرمایا اور واسطے لباس اور آرایش سواری کے چاہا کہ خیمے مین جاکر طیار ہوآوین لیکن مہابت خان اسپر راضی نہوا غرض اسقدر تاخیر فرمائی کہ اسی خلعت حاضر ہوا اور بادشاہ اوسپر بیٹھکر بقدر دو پرتاب تیر کے دولت خانے سے تشریف لے گئے پھر مہابت خان نے اپنا ہاتھی پیش کرکے عرض کی کہ جو یہ وقت شورش اضداد حام کا ہے صلاح دولت اسمین ہے کہ ہاتھی پر سوار ہوکر شکارگاہ کی طرف متوجہ ہون بادشاہ بلاتردد ہاتھی پر سوار ہوے اوس وقت مہابت خان نے اپنے ایک راجپوت معتمد کو مداوت کیا اور دو راجپوتون کو خواصی مین بٹھایا اوس وقت مقرب خان وہان پہونچکر مہابت خان کی اجازت سے حضرت بادشاہ کے پاس حودے مین جا بیٹھا اور اوس کشمکش مین زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور خدمت بیست خان خواصی نے کہ مع صراحی شراب اور پیالہ شاہی ہزار خرابی ہاتھی کے پاس جاکر کنارہ حودے کا مضبوط پکڑا ہر چند راجپوتون نے چاہا کہ اسکو سنجانے دین گرد حودے سے جا پڑا اور چونکہ باہر جگہ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی مین بیٹھ گیا اور جب آدہ کوس اسطرح سے تشریف فرما ہوے تو اوس وقت کچھت خان داروغہ فیلخانہ کا خاص ہتھنی بسواری بادشاہی لیکر پونہچا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی مین بیٹھا مہابت خان نے اشارہ کرکے اون دونون باپ بیٹون کو شہید کیا آخر لباس سیر و شکار مین مہابت خان حضرت بادشاہ کو اپنے خیمے مین لیگیا بادشاہ کچھہ دیر اوسکے خیمہ مین جاکر رونق افروز ہوے وہان مہابت خان نے اپنے لڑکون کو گرد بادشاہ کے لقصد قتل ہونے کو کہا اور بوجہ اسکے کہ نور جہان بیگم کو ہمراہ بادشاہ کے نہلایا چاہا کہ پھر بادشاہ کو دولت خانہ مین لیجاکر ہمراہ نور جہان بیگم کے اپنے گھر لے آوے اس ارادے سے پھر بادشاہ کو دولت خانہ خاص مین لایا اتفاقاً جسوقت بادشاہ پالکی مین سوار ہوے تھے نور جہان بیگم فرصت غنیمت جانکر ہمراہ جوہر خان خواجہ سرا کے کہ داروغہ محلون کا تھا دریا سے اوتر کر اپنے بھائی آصف خان کے خیمہ مین چلی گئین اور مہابت خان بیگم کے چلے جانے سے کمال نادم و پشیمان ہوا پھر درپے فوج لانے شہریار کے ہوا اور جانا کہ اوسکا حامی رکھنا حضرت بادشاہ سے بہتر نہین پھر اسواسطے بادشاہ کو سوار کرکے شہریار کے مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی حوصلگی اور بردباری سے جو کچھہ وہ عرض کرتا تھا ویسا ہی عمل مین لاتے تھے راہ سے چھجو نواسہ شجاعت خان کا ہمراہ ہوگیا اور شہریار کے ڈیرے مین پہونچکر بادشاہ مہابت خان راجپوتون نے چھجو کو مار ڈالا اور جب نور جہان بیگم پارا اوتر کے اپنے بھائی آصف خان کے یہان گئی تو افسران اور امیران بادشاہی کو بلاکر عتاب کیا کہ تمھاری غفلت اور سستی سے یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگے خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور سیاہ ہوے اب جسمین صلاح دولت ہو وہ کام بجالاؤ سبھون نے یکدل و یکزبان ہوکر عرض کی کہ اب بہتر یہی تدبیر ہے کہ کل کو فوج مرتب کرکے آپ کے ہمرکاب دریا سے اوتر کے مخالفون کو مار کر زمین بوسی حضرت بادشاہ سے سرخرو ہونگے جب بادشاہ نے یہ مشورت بیفائدہ دولت خواہونکی سنی تو عقل جہان آرا مین اسکو ناپسند فرماکر اوسی رات مقرب خان اور صادق خان بخشی اور میر منصور اور خدمت خان کو آگے پیچھے آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بھیجا کہ پار دریاے آقا اور لڑنا محض خطا اور بے فائدہ ہے ہرگز کبھی اس صلاح پر عمل نکرنا مدتہ خراب ہوگے کہ جب مین تمھارے مخالفون کے پاس ہون

تو تم کسکی پناہ اور امید پر اڑتے ہو اور بنظر اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میر منصور کے ہاتھ بھیجی تا آصف خان یہ گمان کرے کہ حضرت بادشاہ نے یہ تا مین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطر داری کو کہلا بھیجی ہین لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے اور پھر فدائی خان کہ اس فتنہ پردازی سے آگاہ ہوا تو سوار ہو کر کنارے پر آیا پل کو جلا دیکھکر پار جانے کو بیتاب ہوا اور اوس شور و غوغا مین اپنے نوکرون کے ساتھ مقابل دولت خانہ کے دریا مین پار جانے کو گھوسا چھ آدمی اوسکے ساتھ کے بہ گئے اور چند بہادر خوانی بہتے ہوے پار پہنچے غرضکہ اسنے پار اوتر کر مخالفون سے پیش کی چونکہ اسکے اکثر رفیق مارے گئے اور کچھ رآمد کار نہ دیکھا اور جانا کہ دشمن قوی ہے مین حضور تک نہ جا سکون گا یہ سوچکر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہر یار کے خیمے مین رہے روز شنبہ آٹھوین فروردی مطابق بست و نہم جمادی الاخری کو آصف خان باتفاق امرای لشکر اور خواجہ ابوالحسن کے بعزم جنگ نور جہان بیگم کو دریا سے براہ پایاب کہ غازی بیگ میر بحر نے ڈھونڈکر نکالی تھی اوترنے لگے اتفاقاً بڑی راہ وہی تھی تین چار جگہ پایاب راہون مین پانی بھرا تھا اوترتے وقت انتظام لشکر کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سے اوترنے لگے آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور ارادت خان مع عمارتی رو بہ وقوع غنیم کے کہ جنگی ہاتھی وہان کھڑے تھے اور کنارہ دریا کو محکم کر رکھا تھا آئے اور فدائی خان ایک تیر کے فاصلے سے دہنی فوج کے مقابل مین اوترا اور ابو طالب پسر آصف خان اور شیر خواجہ والہ یار اور باقی لوگ فدائی خان کے پیچھے اوترے اسی حال مین فوج غنیم نے مع ہاتھیون کے حملہ کیا اور ہنوز آصف خان اور خواجہ ابوالحسن دریا مین تھے معتمد خان یار اوتر کر ایکطرف کھڑا تماشا یار اوترنے پیادہ و سوار گھوڑے اور اونٹون کا دیکھ رہا تھا اوس وقت ندیم خواجہ سرا نے بحکم نور جہان بیگم پکار کر کہا کہ توقف مت کرو پار اوترو کہ دشمن بھر دمتھارے پار اوترنے کے بھاگ جاویگا یہ خطاب و عتاب بیگم کا سنکر خواجہ ابوالحسن اور معتمد خان نے گھوڑے پانی مین بڑہائے اور سپاہ غنیم اور راجپوتون نے بھی گھوڑے انکے مقابلے کو پانی مین ڈالے عماری مین بیگم کے ساتھ دختر شہر یار اور دختر شاہنواز خان کی تھین ایک تیر شہر یار کی لڑکی کے بازو پر لگا کہ مہد علیا نور جہان بیگم نے اوسکو اپنے ہاتھ سے نکالا اور سب کپڑے خون سے تر ہوے اور جواہر خان خواجہ سرا ناظر محل اور ندیم خواجہ سرا بیگم کا اور اور خواجہ سرا ہاتھی عماری کے آگے جان نثار ہوے اور ہاتھی کی سونڈ پر بھی دو زخم تلوار کے آئے ہاتھی لوٹا تو پیچھے سے بھی اوسکے چند زخم رجپوتون کے لگے فیلبان گھبرا کر ہاتھی کو گہرے پانی مین لیگیا اور گھوڑے بھی غوطہ کھانے لگے لیکن ہاتھی تیر کر نکل آیا اور دولت خانہ بادشاہی مین بیگم جا اوتری اور تمام راجپوتون نے اس طرف قصد کیا اوسوقت آصف خان اور طرف مل گیا اور خواجہ ابوالحسن گھوڑے سے جدا ہو کر دریا مین گرا ایک کشمیری ملاح نے اوسکو بہزار خرابی نکالا اتنے مین فیضی خان ہمراہ اپنے نوکرون اور اکثر بندگان شاہی کے پار اوترکر دشمن کی فوج سے جدا اوسکے سامنے تھی لڑنے لگا اور لڑتا ہوا خیمہ شہر یار تک کہ اوسمین حضرت بادشاہ تھے پہنچا جو اندر سراپردے کے سوار و پیادہ موجود تھے آگے نہ جا سکا اور تیرون سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکے صحن دولتخانے مین بادشاہ کے آگے تک پہنچے اور مخلص خان سامنے تخت کے کھڑا تھا یہان تک کہ فدائی خان کی طرف سے سید مظفر کہ مرد جنگ آور و دلاور تھا اور عطاء اللہ نام داماد فدائی خان کا مارا گیا اور سید عبدالغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کے گھوڑے کے بھی چار زخم آئے جب اسنے دیکھا کہ مین کسی طرح حضور بادشاہی تک پہنچ نہ سکون گا تو وہان سے لوٹا اور دریا سے اوترکر اپنے اہل و عیال مین کہ درمیان قلعہ رہتاس کے تھے چلا گیا اور وہان سے گھر بار کو لیکر موضع چاک منڈیہ کو گیا بخشو نام زمیندار وہان کا اسکا آشنا تھا اوسنے اسکے اہل و عیال کو اپنے پاس رکھا اور یہ وہان سے جریدہ ہندوستان کیطرف آیا اور شیر خواجہ اور سالار دیوان قراول باشی والد یار پسر افتخار خان کاہر ایک ان مین سے جدا ہو کر ایک ایک طرف چلے گئے اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین مہابت خان کے ہاتھ سے نہ بچون گا تو لاچار مع اپنے بیٹے ابو طالب کے دو تین سوار با گیر اور اہل خدمت سے بھاگ کر ایکطرف

قلعہ اٹک کے کہ اوسکی جاگیر مین تھا آیا جب رہتاس مین پونہچا تو سنا کہ ارادت خان یہان سے قریب بیٹھا ہے اوسکو بلوا کر اپنے ساتھہ کے لیے بہت کہا لیکن وہ ہمراہی کو راضی نہوا آخر آصف خان قلعۂ اٹک مین جاکر داخل ہوا اور سامان جنگ سے قلعہ مضبوط کیا اور ارادت خان پھر لشکر کیطرف لوٹ آیا اور بعد ازان خواجہ ابوالحسن ساتھہ قول و قسم کے اطمینان خاطر کرکے مہابت خان سے ملا اور اوسکی مہری تحریر ارادت خان اور معتمد خان کے نام بھیجی کہ تم آجاؤ تمھاری جان اور عزت پر کچھہ نقصان نہ آویگا پھر جب وہ لشکر مین آئے تو اونکو لیجاکر مہابت خان سے ملوایا اور اس روز عبدالصمد نواسہ شیخ چاند منجم کا آصف خان کی دوستی کے باعث ماخوذ ہوا اور بعد استحال کے شاہ جہان ایلچی نذر محمد خان والی بلخ کا درگاہ شاہی مین آیا اور بہ ادا سے کورنش اور تسلیم کے خط نذر محمد خان کا کہ مشتمل اخلاص و نیازمندی پر تھا مع تحف اور ہدایا کے نظر اقدس مین گذرانا اور بعد اوسکے پیشکش اپنی آپکے کی سوغات نذر محمد خان کی گھوڑے اور غلام ترکی وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کی تھی اوس وقت تیس ہزار روپیہ اوس ایلچی کو انعام دیے اور جب آصف خان مہابت خان سے کسی وجہ سے موڑکر قلعۂ اٹک جاگیر اپنی مین گیا اور اوسکو سامان جنگ سے آراستہ کیا تو اوسکے ساتھہ کل قریب ڈھائی سو آدمیون کے تھے مہابت خان نے اپنے نوکر ذکر پیشہ احدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے پیرداری بہروز نام اپنے ایک لڑکے اور شاہ قلی کے روانہ کیا کہ جلد جاکر قلعہ کا محاصرہ کرین انھون نے جاکر قلعہ کو گھیرا لیکن عہد و سوگند سے آصف خان کو تسلی دیکر یہ حال مہابت خان کو لکھا اور جب لشکر بادشاہی دریاے اٹک سے اوترا تو مہابت خان رخصت لیکر قلعۂ اٹک کیطرف گیا اور آصف خان کو مع ابوطالب بیٹے اوسکے کے اور خلیل اللہ ولد میر میران کو مقید کرلیا پھر وہ قلعہ اپنے لوگون کے تفویض کیا پھر عبدالخالق بھتیجے خواجہ شمس الدین محمد خانی کو کہ آصف خان کا خاص مصاحب تھا مع محمد تقی بخشی شاہ جہان کے کہ محاصرہ ربان پور مین اوسکو پکڑا تھا ان دونون کو قتل کیا اور ملا میر محمد تنومدی کو کہ مصاحب آصف خان کا تھا جب اوسکے بیڑی ڈالنے لگے تو وہ بیڑی پانون سے نکل گئی اس بات کو جہل اوسکی افسونگری پر کیا اور اوسوقت کہ وہ قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھتا تھا اوسکی حرکت لب سے مہابت خان کو یقین ہوا کہ یہ مجکو بد دعا دیتا ہے اس خوف سے اوسکو بھی مروا ڈالا یہ ملا محمد فضائل صوری اور معنوی سے آراستہ تھا اور زیور صلاح اور پرہیزگاری سے پیراستہ افسوس یون ضائع ہوا پھر جب بنواحی جلال آباد مین مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ وہان کے کافرون کے آکر ملازم ہوے طریقہ اونکا تقریب طریقہ کافران تبت کے ہے کہ ایک بت بصورت آدمی کے بنے یا پتھر سے بناکر پوجتے ہین اور ایک عورت سے زیادہ نہین کرتے مگر جبکہ وہ بانجھہ یا خاوند اوس سے ناراض ہوا و جب کسی دوست یا قریب کے گھر جاوین تو دروازے سے نہین جاتے چھت پر ہوکر جاتے ہین اور اپنے شہر حصار کا سوا ایک دروازے کے دوسرا نہین رکھتے اور سوا خوک و ماہی سب گوشت کھاتے ہین اور حلال جانتے ہین کہتے ہین کہ جو ہمارے لوگون مین سے گوشت مچھلی کا کھاوے وہ اندھا ہوجاتا ہے اور گوشت کی یخنی بناکر کھاتے ہین اور سرخ کپڑے کو بہت عزیز رکھتے ہین اور اپنے مردے کو لباس پہناکر اور ہتھیار بندہوا کر مع صراحی شراب و پیالہ کے قبر مین رکھتے ہین اور قسم اون مین یہ ہے کہ سر ہرن یا بکری کا لیکر آگ مین رکھکے پھر وہان سے نکالکر درخت پر رکھہ دیتے ہین اور کہتے ہین جو ہمارے یہان ایسی قسم جھوٹ کھاوے تو وہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور اونکے یہان اگر باپ بیٹے کی عورت کو پسند کرے تو بیٹا اس بات مین کچھہ برا نہین مانتا بادشاہ نے اونسے کہا کہ ہندوستان کی جس چیز کو تمھارا دل خواہش کرے مانگو انھون نے گھوڑے اور تلوار اور نقدی اور سروپا مرحمت طلب کیے اور مراد سے کامیاب ہوے وہان سے جگت سنگھ پسر راجہ باسو کا لشکر شاہی مین سے بھاگکر طرف کوہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بہ اسکے حضرت بادشاہ نے صادق خان کو صوبہ داری پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ جگت سنگھ کی

گوشمالی بخوبی کرتا اور خود بدولت سیر شکار فرماتے ہوے یکشنبہ کو بیسویں ماہ اردی بہشت کی نیک ساعت مین داخل شہر کابل ہوے اور ہاتھی پر سوار ہوکر زر نثار کرتے ہوے براہ بازار ہوکر باغ شہر آرا مین کہ قریب قلعہ کے تھا نزول اقبال فرمایا جمعہ کے روز کہ غرہ ماہ خورداد کا تھا حضرت بابر بادشاہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور لوازم نیازمندی ادا کرکے اونکی باطن سے استمداد پھر زیارت متواضعانہ کی اور اپنے عم بزرگوار میرزا محمد حکیم پر جاکر فاتحہ پڑھا اور خداوند کریم سے اونکی مغفرت چاہی اور بعد اسکے قصہ عجیب جہان خانہ تقدیر سے ظہور مین آیا حال یاوہ گوش اور خرابی مہابت خان کا ہی تفصیل اوسکی یون ہی کہ جب مہابت خان سے کنارے دریاے جہٹ کے ایسی بے ادبی بوسی کے خیال مین نہ تھی وقوع مین آئی اور امراے سپاہ اپنی غفلت سے مارے خجالت اور شرمندگی کے بادشاہ کے روبرو ہاتھہ نہ اوٹھا سکتے تھے تو راجپوتون نے مہابت خان کی ہمراہی کے سبب غلبہ اور اقتدار کے اسقدر سر اوٹھایا کہ کسیکو اپنے مقابل نہ جانتے تھے اور ہر کرس ناکس پر ظلم و تعدی شروع کی یہانتک کہ اونکے ظلم اونکے سر پر خرابی لایا کہ اونکی ایک جماعت نے موضع چاکہ مین کہ شکارگاہ خاص مقرر کابل سے ہی اپنے گھوڑے چرنے کو چھوڑ دیے بادشاہی احدیون نے کہ اوسکی حفاظت پر تھے جب راجپوتون کو اس حرکت سے منع کیا تو راجپوت مقابلہ کو کھڑے ہوے اور ایک احدی کو تلوارون سے پارہ پارہ کردیا اوسکے خویش و قریب اور سب احدی درگاہ مین فریاد لوگئے اور خواہان انصاف ہوے بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس راجپوت کا نام و نشان جانتے ہو تو ظاہر کرو کہ حضور مین اوسکو بلواکر جواب طلب کیا جاوے بعد ثابت ہونے خون کے روکباری مین اوسکو سزا دیجاوے گی احدی اس بات پر راضی نہوکر لوٹ گئے اتفاقاً جماعت یکون کی قریب راجپوتون کی ٹھہری ہوئی تھی دوسرے دن سب یکے بادشاہی اکیدل ایک جان ہوکر راجپوتون کے مقام پر پہنچے اور اونکو گھیر لیا جو یکے تیراندازی اور فن مندوق مین سب کامل تھے تھوڑی دیر مین بہت راجپوتون کا کام تمام کیا اور اونمین سے ایک گروہ کو کہ مہابت خان بیٹون سے زیادہ عزیز رکھتا تھا تلوارون سے مار لیا غرضکہ قریب تو سو راجپوتون کے وہان یکون کے ہاتھون سے مارے گئے اور کابلیون نے بھی اطراف مین باہر جہان راجپوت کو پایا پکڑا کر تل مندوکش سے پار لیجاکر بیچا اور اس طور سے قریب پانسو راجپوتون کے کہ اکثر اون مین سردار قوم تھے اور شجاعت و مردانگی مین نامور فروخت ہوے غرضکہ مہابت خان خبر غلبہ احدیون کی سنکر سوار ہوکر اپنے نوکرونکی مدد کو دوڑا اور راہ مین غلبہ اونکا دیکھکر اس خوف سے کہ کہین مارا نجاوے لوٹ آیا اور دولت خانہ شاہی مین آکر پناہ لی موجب اوسکی عرض کے جمال خان خواص اور دستہ حبشیون اور کونواون کو حکم ہوا کہ جاکر اس فتنے کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث اس فساد کے بدیع الزمان داماد خواجہ ابوالحسن اور اوسکے بھائی خواجہ قاسم ہین دونون کو حضرت بادشاہ نے روبرو بلاکر تحقیق کیا اونسے تقریر جیست ادا نہوسکی چونکہ مہابت خان کے بہت لوگ تیر و تفنگ سے مارے گئے تھے اسواسطے اوسکی خاطرداری کرکے دونون کو اوسکے سپرد کردیا اور اونسے نہایت خرابی سے ان دونون کو اپنے گھر لیجاکر قید کیا اور اونکا سب مال و اسباب ضبط کرلیا پھر وہان خبر آئی کہ عنبر حبشی اسی برس کی عمر مین مرگیا یہ عنبر فنون سپاہگری اور سلیقہ سرداری اور تدبیر و بندوبست مین لاثانی تھا آخر تک بخوبی مقرر رہا اور کسی کتاب مین نہین دیکھا کہ حبشی غلام ایسے رتبے کو پہونچا ہو بعد سید بہوہ حاکم دہلی نے حسب تحریر مہابت خان کے عبدالرحیم خانخانان کو کہ اپنی جاگیر پر جاتا تھا لوٹاکر راہی سرکیطرف روانہ کیا بعد اسکے خبر آئی کہ شہزادہ خارا شکوہ اور اورنگ زیب پسران شاہجہان قریب اکبر آباد کے پہونچے ہین حضرت جہان پناہ یہ سنکر کمال شگفتہ خاطر اور خوشحال ہوے لیکن مہابت خان نے مظفر خان حارس دارالخلافہ آگرہ کو کہلا بھیجا کہ بحالت نظربندی اونکو درگاہ شاہی مین لاوے اور چونکہ خاطر شریف حضرت شکار کے بہت مائل تھی اسواسطے الہ وردی قراولی بیگی نے واسطے شکار قمرغہ کے قرب کلان جسکو ہندی مین باور

کہتے ہین رسیون سے ہٹ کر پیش کش کی اور پچیس ہزار روپیہ صرف ہوے تھے بنا برآن متصدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو لیجاکر موضع رنتھنبور مین کہ وہانکی شکارگاہ ہی اوس نور کو کھڑا کرین اور شکار کو ہر طرف سے اوس نور مین لاوین اور خود با دشاہ مع اہل حرم اور پرستارون کے سیر شکار کو متوجہ ہوے شاہ اسمعیل ہزارہ والے نے کہ وہان کے لوگ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتے تھے مع اپنے لواحق اور توابع کے آکر میر مانوس کے باہر ڈیرہ کیا حضرت بادشاہ مع نورجہان بیگم اور اہل حرم کے شاہ اسمعیل کے یہان تشریف لے گئے اور بیگم نے اونکی اولاد کو جواہرات اور ہتھیار مرصع دیے پھر وہان سے شکار کو جاکر قریب ۲ بجے کی راس از رنگ اور قوچ کوہی اور بچھ اور پرند اوس نور مین آئے تھے شکار کیے ایک اونچی سے بلندی سے تین تین من اور تین چار من بہانگیری سے تھا اور سوانح اس سال سے یہ حال ہی کہ جب شاہجہان نے یہ خبر بے ادبی اور گستاخی مہابت خان کی سنی تو غصہ مزاج پر غالب ہوا اور باوجود کہ بجمعیت اور بے سامانی کے ارادہ کیا کہ اپنے والد ماجد کی خدمت مین چلکر مہابت خان کو سزاے واقعی اوسکی بے ادبی کی دیوین اس ارادے تیسوین رمضان ۱۰۳۵ ہجری کو ہزار سوار دون سے ناسک پر تنگ سے روانہ ہوے اور یہ خیال فرمایا کہ وہان پہونچتے تک لشکر زیادہ جمع ہو جاویگا جب اجمیر مین پہونچے نوراجہ گجسنگھ بسر راجہ بھیم کہ سو پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تھا اجل طبعی سے مرگیا اور اوسکے ہمراہی متفرق ہوگئے اور فقط پانسو سوار ہزار زیشانی ہمراہی مین رہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھ دنون پٹنہ مین جاکر گذر کرین اس ارادے پر اجمیر سے ناگور اور ناگور سے جودہپور مین آئے اور وہان سے جلیر کو توجہ کی اور ہمایون بادشاہ مرحوم بھی اسی راہ سے اپنے ایام ہجرت مین سندھ و ٹھٹھہ کو گئے تھے اور جب خاطر دریامقاطر حضرت جہان پناہ کی سیر و شکار کابل سے فارغ ہوئی تو دوشنبہ کے دن غرہ ماہ پور کو کابل سے مدار الخلافہ کیطرف مراجعت فرمائی اوسیدن خبر بیماری شہزادہ پرویز کی پوہنچی کہ درد قولنج کمال شدت ہوا اتفاقا علاجون سے کچھ تخفیف ہوئی ہی پھر قریب اوس سے عرضی خانجہان کی آئی کہ شہزادے پھر پانچ گھڑی تک بیہوش رہے لاچار طبیبون نے پانچ داغ سر و پیشانی و کنپٹی مین دیے لیکن ہوش نہ آیا بعد کچھ دیر کے ہوش آیا اور باتین کین پھر بیہوش ہوے طبیبون نے بیماری صرع کی تجویز کی ہی اور یہ بمرتبہ کثرت شراب خواری کا ہی جیسے شہزادہ مراد اور دانیال دونون چچا اسکے اسی سبب سے ہلاک ہوے ہین خیر انھین دنون مین شہزادہ اورنگ زیب اور دارا شکوہ خدمت جدبزرگوار مین آکر زمین بوس سے سعادت اندوز ہوے اور ہاتھی اور جواہر اور آلات مرصع قریب دس لاکھ روپیہ کے پیشکش کیے پھر تحریر فاضل خان سے معلوم ہوا کہ بالیقین پسر سلطان دانیال مرحوم کا امر کوٹ مین شاہجہان سے جدا ہوکر راجہ گج سنگھ کیطرف گیا ہی عنقریب شاہزادہ پرویز کی خدمت مین پوہنچے گا اور اسی سال مین آوارگی اور خرابی مہابت خان کی ظہور مین آئی قصہ مختصر اوسکا یون ہی کہ جیسے اوس سے وہ گستاخی ظہور مین آئی تھی مزاج اوسکا بدل گیا تھا اعیان دولت سے سلوک نامناسب کرکے سکو آزردہ کردیا تھا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے ظاہر مین عنایت فرماتے تھے اور جو کچھ نورجہان بیگم تنہائی مین عرض کیا کرتین اوس سے بیان فرماتے چنانچہ بارہا اوس سے فرمایا کہ بیگم تجکو ہمارا جانبی خبردار رہنا اور لڑکی شادی نواز خان نبیرہ عبدالرحیم خانخانان کی جو شایستہ خان پسر آصف خان سے منسوب ہی کہتی ہی کہ مین قابو پاکر مہابت خان کو بندوق سے مار ونگی یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہم اوسکا بادشاہ کیطرف سے کہ پہلے تھا اور بیہی ہوشیار جماعت راجپوتون کو پہلے دربار مین چار طرف دستہ دستہ کرکے کھڑا کیا تھا کہ جو در عدہ نوکر اوسکے کابل مین بکیون کی لڑائی مین مارے گئے تھے اور نورجہان بیگم برخلاف اوسکے ہمیشہ موقع دیکھتی تھین اور دلاوران کارآزمودہ کی جماعت کو دلاسا اور عنایات سے امادہ کرکھا تھا یہان تک کہ ہوشیار خان خواجہ سرا بیگم کا لاہور سے دو ہزار سوار و ملازم لایا اور رکاب شاہی مین بھی اتنے دنون مین بہت جمعیت ہوگئی تھی قریب رتہاس کے حکم صادر ہوا کہ تمام

سپاہ قدیم وجدید سامان سجاکر حاضری کے واسطے راہ مین کھڑی ہو پھر بلند خان خواجہ کو حکم دیا کہ مہابت خان کے پاس جاکر حضرت بادشاہ کیطرف سے حکم پونہچا دینا کہ آج بیگم اپنے لوگون کی حاضری لیتی ہین بہتر یہ ہے کہ تم پہلے مجرا بیگو کو آج موقوف رکھو مبادا باہم کچھ گفتگو ہوکر جھگڑا واقع ہوجاوے اور اوسکے بعد بلند خان نے خواجہ انور کو روانہ کیا کہ یہ بات خوب سمجھا آوے کہ مہابت خان حسب الحکم دربار مین کورنش کو حاضر نہین ہوا دوسرے دن سپاہ شاہی بہت بارگاہ مین جمع ہوئی بادشاہ نے مہابت خان کو کہلا بھیجا کہ تم ایک منزل آگے لشکر سے چلا کر و اگرچہ وہ علیل اس تقریر سے باگیا لیکن جو یکون کی لڑائی سے دب گیا تھا کچھ اوظاہر نکر سکا اور لاچار آگے کو روانہ ہوا سرت بادشاہ اوسکے تعاقب مین روانہ ہوے اور سواری تیز چلی مہابت خان اوس منزل مین بھی نہ ٹھہر سکا اور وہان سے بھی کوچ کرکے دریاے بھٹ سے اوتر کر مقام کیا اور بادشاہی لشکر اس طرف مقیم ہوا پھر وہان سے افضل خان کو اوسکے پاس بھیجکر چار باتین کہلا بھیجین اوّل یہ کہ جو شاہ جہان پٹنہ کیطرف گئے ہین تو تم اونکے پیچھے جاکر بندوبست اونکی مہم کا کرو دوسرے یہ کہ آصف خان کو حضوری مین بھیجدو تیسرے یہ کہ طہورث اور ہوشنگ پسران سلطان دانیال کو بارگاہ معلے مین پونہچا دو چوتھے یہ کہ لشکری خان پسر مخلص خان کو کہ تم ضامن اوسکے ہوے تھے درگاہ والا مین حاضر کرو اور اگر آصف خان کے پھونچنے مین تاخیر ہوگی تو یقین جانا کہ فوج جرار تمپر مقرر کیجاویگی افضل خان مہابت خان کے پاس سے جاکر فرزندان سلطان دانیال کو ہمراہ لے آئے اور عرض کی کہ آصف خان کے باب مین کہتا ہے کہ جو مین بیگم کیطرف سے مطمئن نہین ہون تو ڈرتا ہون کہ اگر آصف خان کو چھوڑ دون تو مبادا سپاہ مجھپر بھیجی جاوے جس خدمت پر آپ مجکو حکم فرماوین مین دل وجان سے حاضر ہون جب لاہور سے نکل جاؤنگا تو پسر و چشم آصف خان کو درگاہ معلی کیطرف روانہ کردونگا جب افضل خان نے آصف خان کے بھیجنے مین عذر بیان کیا تو بیگم اوسکی باتون سے غصہ ہوئین افضل خان نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا مہابت خان سے جاکر صاف صاف بیان کردیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنے مین تاخیر بہتر نہین اس مین ہرگز کچھہ اور خیال نکرنا کہ ندامت اوٹھاوگے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو آصف خان کو لاکر خود عذر خواہ ہوا اور قول و قسم لیکر اوسکو روانہ درگاہ کیا لیکن اوسکے پسر ابوطالب کو چند روزون بنا بر مصلحت مذکورہ کے اپنے پاس رہنے دیا اور ظاہر مین پٹنہ کیطرف جانے کا ارادہ کرکے وہان سے کوچ کیا تیسرون کو لشکر بادشاہی نے بھی دریاے بھٹ سے عبور کیا عجیب یہ ہے کہ غلبہ اور شتابی مہابت خان کی دونون اسیجگہ واقع ہوئی اور بعد چند روزون کے ابوطالب پسر آصف خان اور بدیع الزمان داماد خواجہ ابوالحسن اور اوسکے بھائی خواجہ قاسم کو بھی بہزار سعادت درگاہ والا کیطرف روانہ کیا پھر جب جہانگیر آباد مین موکب اقبال کا نزول اجلال ہوا تو داور بخش پسر خسرو اور خانخانان اور مقرب خان اور میر جملہ نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ساتوین ماہ آبان کو سواد لاہور نزول معسکر اقبال سے روشن ہوا اوس روز سعید مین آصف خان نے صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور اسکا منصب وکالت بھی اسیکے نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوانخانے مین بیٹھکر کاروبار مالی وملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابوالحسن کو عنایت کی اور افضل خان بعد موقوفی میر جملہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر جملہ کو بخشیگری پر مقرر فرمایا اور سید جلال اور سید محمد نبیرہ شاہ عالم بخاری کو کہ قبر انکی گجرات مین ہے جیسا کہ مذکور ہوا رخصت وطن کی عنایت ہوئی اور ہاتھی انکو بخشا وہان معلوم ہوا کہ مہابت خان پٹنہ کی راہ سے لوٹکر ہندوستان کیطرف گیا اور یہ بھی سنا گیا کہ بائیس لاکھ روپیہ اوسکے وکیلون نے بنگالہ سے وصول کرکے روانہ کیے ہین اور قریب دہلی کے پونہچے ہین اسواسطے صفدر خان اور سپہدار خان اور علی قلی درمن اور نورالدین قلی اور امیراے سنگدل کو ہزاراحدیون سے مقرر کیا کہ جلد تر جاکے وہ روپیہ قبضے مین لاوین یہ لوگ جاکر قریب شاہ آباد کے اون لوگون سے کہ خزانہ لاتے تھے ملے اونھون نے

روپیہ کو رایک مکان مین بیجاکر تحصن ہوکر باتھہ پانون ہلائے مگر بادشاہی لوگون نے لڑکر مکان مین آگ لگادی جب وہ باہر آئے تو روپے لے لیے اور لوگ ہمراہی خزانہ کے بھاگ گئے پھر ان لوگون کو فرمان پونہچا کہ خزانہ درگاہ شاہی کی طرف روانہ کرکے مہابت خان کے تعاقب مین جاوین پھر خانخانان کو منصب ہفت ہزاری ذات وسوار و دو اسپہ اور سہ اسپہ سے سرفراز فرماکر خلعت مع شمشیر اور اسپ بازین مرصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر کو بندگان درگاہ سے واسطے استیصال مہابت خان کے رخصت دی اور صوبہ بہار اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگھ کی صادق خان سے سرانجام نہوئی تھی اور اوسکو مہابت خان کا دوست جانتے تھے اسواسطے حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے اور اوسی روز جگت سنگھ اور مخلص خان نے کوہستان بانکانڈے سے آکر ملازمت حاصل کی اور کرم خان کو کہ حاکم ملک کوچ کا تھا صوبہ دار بنگالہ فرماکر فرمان صادر ہوا کہ جلد تر اپنے مقام سے بندوبست بنگالہ کو روانہ ہو اور خانہ زاد خان کو حضور مین بھیجے شاہزادہ پر دیگر کثرت شراب خواری سے مرض صرع مین مبتلا ہوا تھا رفتہ رفتہ غذا چھوٹ گئی اور صاحب فراش ہوا ہر چند اطبا نے سعی علاج مین کی مگر کچھہ فائدہ نہوا آخر شب چارشنبہ سانزدہم صفر کو ایکہزار چھتیس ہجری مین اس جہان فانی کو وداع کیا اور اول وہین اوسکی لاش زمین کے سپرد کرکے پھر اکبرآباد مین لائے اور اوسکے باغ مین دفن کیا جب یہ خبر سماع حضرت علیین مین پونہچی تو درد و بیقراری کا علاج صبر و شکیبائی سے فرماکر تقدیر الٰہی سے راضی ہوے عمر شہزادے کی اڑتیس سال کی ہوئی اور وقت کے شعرانے اونکی وفات کی تاریخ اس عبارت مین نکالی **وفات شاہزادۂ پرویز** پھر خانجہان کو حکم ہوا کہ اونکی اولاد اور متعلقان باقیماندہ کو درگاہ فلک اشتباہ کیطرف روانہ کرے اور انھین دنون مین شاہ خواجہ ایلچی نذر محمد خان کو رخصت اوسکے وطن کیطرف فرمایا اور سوا اون مدد خرچون کے کہ اوسکو مکرر دیے گئے تھے اس وقت اور چالیس ہزار روپے مرحمت ہوے اور اکثر نفایس ہندوستان کے اوسکے ہمراہ تحفہ بھیجے پھر ابو طالب [illegible] نزدکن سے آکر سعادت زمین بوس حاصل کی اور مزار رستم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انھین دنون عرضداشت متصدیان دکن کی آئی کہ یاقوت حبشی کہ بعد عنبر کے اس ملک مین سردار نامی تھا اور اوسکی حیات مین بھی سپہ سالاری لشکر اور انتظام ملک تفویض اوسکے تھا باظہار وفاداری اور اختیار بندگی کے پانسو سوارون سے قریب جالنا پور کے آکر سر بلندرے کو خط بھیجا کہ مین فتح خان سپہ سالار ملک عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد دولتخواہی بادشاہ جمجاہ حضرت جہانگیر سلامت کے آمادہ اور مستعد کرکے پہلے سے خود حاضر ہوا ہون وہ سب بھی پیچھے سے آکر یہان حاضر ہونگے جب خانجہان سر بلندرے کی تحریر سے اس باب مین مطلع ہوا تو اپنی تحریر یاقوت خان کو بکمال تسلی اور امیدواری کے بھیجی کہ اپنے اس ارادے کو جلد تر بوقوع مین لاوے اور سر بلندرے کو بھی خط لکھا کہ یاقوت خان کی دعوت اور مہمانداری اور خاطرداری بخوبی کرکے اوسکو جلد تر برہان پور کیطرف بھیج دے اور پہلے گذر چکا ہے کہ شاہجہان تھوڑے لوگون سے بنگلہ کیطرف گئے تھے جنکہ ایام شاہزادگی سے بادشاہ والاجاہ شاہ عباس والی ایران ان سے دوستی کمال رکھتے تھے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام حج مجمع مین بھی جو جہاز مستعد ہوتے تھے اسواسطے شاہ جہان کے دل مین آیا کہ اوس طرف جلکر اون سے قریب رہنا چاہیے تا اونکی مدد اور الفت سے یہ غبار پریشانی دفع ہووے غرض جب قریب پٹنہ کے پونہچے تو شرف الملک کہ محافظ وہان کا تھا نو ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادے جمع کرکے اور قلعہ کو درست کرکے مقابلے کو باہر نکلا جو کہ اوس وقت کل قریب تین چار سو سوار و فاردار دلاور تھے تاب مقابلہ نہ لاسکے اندر شہر کے جا کر قلعہ بند ہوے اور جو قلعہ کو اول سے سامان جنگی سے درست کر رکھا تھا برجون و فصیل پر سے لڑائی شروع کی شاہجہان نے اپنے لوگون کو تاکید منع فرمایا کہ ہرگز قلعہ پر حملہ نکرنا اور رعایا کو ناحق تیر و تفنگ سے نشانا نکین باوجود اس ممانعت کے جان نثارون نے قلعہ پر حملہ کیا

لیکن اوسکی مضبوطی اور درستی سے کامیاب نہوے اور عطف عنان کرکے محاصرہ حصار کیا بعد چند روز کے بہادران قلعہ شمشیر برہنہ نکلے جو کہ دو قلعہ میں میدان مسلم تھا کمین بیٹھی و بلندی و دیوار و در ختون کی آڑ سے بیرون کو چہرون پر کمک حملہ آور ہوے مگر خندقون عمیق پر آپ سے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا محال تھا درمیان میدان قلعہ کے قیام کرکے توپخل کو حصار نما پایا کیا اور چونکہ اونھین روزون خاطر شریف شاہجہان کی مریض ہوگئی تھی اسواسطے ارادہ دوانگی عراق کا ملتوی رہا اور بنیہ پیاری شاہزادہ پرویز کی اشدت سنکر جانکہ وہ اس عارضہ سے جانبر نہوگا پھر انھین دونون خطوط نور جہان بیگم کا اور مہابت خان آمد افوج شاہی سے گھبرکر چلا گیا ہی کہ مین ایسا نہو کہ جاکر تمھارے لڑکون کو بھکا کر مفسدہ پردازی کرے مصلاح دولت ایسمین ہی کہ تم پھر دکن مین جاکر پیدو دونون وہین توقف کرو تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون * اسواسطے باوجود ضعیف اور نقاہت کے سواری پالکی براہ بہار اور گجرات سے دکن کیطرف روانہ ہوے اور انھین دونون مین خبر فوت شہزادہ پرویز کی پونہچی اور یہ وہ راہ ہی کہ سلطان محمود نے اسی راہ سے جاکر بتخانہ سومنات کو فتح کیا تھا اور شاہ جہان گجرات مین جاکر احمد آباد سے بیس کوس پر جانب جاگیر کے گھاٹ سے نربدا اوترے اور راجہ بگلانہ کے علاقے مین ہوکر تا سلک ترنگ مین کہ اپنے لوگون کو وہان چھوڑ آئے تھے پونہچے اور جو وہان کوئی عمارت لائق سکونت کے نتھی موضع خیر مین آقامت فرمائی پھر انھین دونون آصف خان منصب ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپہ اور سہ اسپہ سے سرفراز و ممتاز ہوا اور رتبہ یہ میر سامان خان سے رہا ہوا کوئی منصب اور جاگیر نہین رکھتا تھا پھر عرضداشت متصدیان دکن سے معلوم ہوا کہ نظام الملک نے راہ فتنہ پردازی اور کوتاہ اندیشی کے فتح خان پسر عنبر اور باقی اپنے فودو لتون کو سرحدات ملک بادشاہی پر بھیجا ہی تا مفسدہ برپا کرین اسواسطے عمدۃ الملک خان جہان نے واسطے حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندہ قدیمی خدمت گزار ہی اپنی جگہ چھوڑکر تا حفاظت برہان پور مین سرگرم رہے باعساکر ظفر اثر بالاگھاٹ کیطرف کوچ کیا ہی اور موضع کھرکی مین اونکے فوج کرنیکو ٹھہرا ہی اور نظام الملک نے انکی روانگی سنکر اپنے قلعہ دولت آباد سے سر برہنہ نکلا اور سنہ ۱۰۳۱ سے مابعد مہمودون کا ہی کہ وہ سادات سیفی سے تھا اور قرابت قریب نقیب خان سے رکھتا تھا جب عراق سے آیا تھا تو حضرت اکبر شاہ نے سادات خان نبیرہ عم نقیب خان کی لڑکی کا اسسے نکاح کر دیا تھا جب عبور شاہ جہان کا ملک پورب مین ہوا یہ چونکہ وہان کے جاگیر دار تھے شاہ جہان سے آکر ملے اور چندے اوس لشکر مین ہمراہ رہے سادات خان نے کہ شہزادہ پرویز کے ہمراہ تھا محمد مومن کو لکھا کہ تم میرے پاس چلے آؤ وہ شاہجہان کی خدمت سے جدا ہوکر سلطان پرویز کے پاس چلے آئے جب خبر اونکے آجانے کی حضرت بادشاہ نے سنی تو اوس سعیدزادے کو ہاتھی کے پانون سے مروا ڈالا ہر چند شاہ پرویز نے سفارشین کین خاطر شاہی مہربان نہوئی اور انھین روزون نظام الملک نے قلعہ دولت آباد مین حمید خان نام ایک غلام حبشی کو معتمد اپنا کرکے سب کاروبار ریاست اوسکے سپرد کر دیا اور محل مین اوسکی زوجہ مختار ہوئی اور باہر وہ قابض ہوا اور یہانتک کہ نظام الملک کو شامل مقید کے کر رکھا جب خان جہان قریب دولت آباد کے گیا تو حمید خان نے مع تین لاکھ ہون کہ بارہ لاکھ روپیہ اوسکے ہوے خانجہان کے پاس جاکر مکر و فریب کی باتون سے اوسکو ملایا اور اسباب پر اوسکو راضی کیا کہ تمام ملک بالاگھاٹ کا مع قلعہ احمد نگر نظام الملک کے قبضے مین چھوڑ جاوے افسوس ہی کہ خان جہان نے استدرر و ہیون پر ایسا ملک شاہی چھوڑ دیا اور کچھ عنایات شاہی کا خیال نکیا اور تھا نجات مین بادشاہی افسرونکو لکھ بھیجا کہ یہ ضلع تمام نظام الملک کے لوگون کے سپرد کر دیوین اور خود حاضر حضور ہون اور یہی تحریر سید دلاور خان حاکم احمد نگر کو بھی بھیجی جب سپاہ نظام الملک احمد نگر پر گئی سید دلاور خان نے کہا اس ملک مین تم شوق سے عملداری کرو مگر مین قلعہ دونگا نہین اگر فرمان جہانگیری لے آو تو اوسوقت تمھارے حوالے کر دونگا ہر چند نظام الملک والون نے ہاتھ پانو مارے کچھ مفید نہوا اور باقی افسران نالائق نے کل ملک بالاگھاٹ کا نظام الملک کے لوگون کے تفویض کر دیا اور برہان پور مین

موٹے آئے اور حمید خان حبشی کی حقیقت یہ ہے کہ اس غلام کی ایک عورت تھی دکن کی جب نظام الملک کو عورتون اور شراب کا شوق
ابتدا مین ہوا تو یہ عورت محل مین جانے لگی اور نظام الملک کے واسطے چھپا کر شراب اور بدکا عورتین لیجاتی اور اوسکو اس شوق شراب نوشی
اور عیاشی مین مشغول رکھتی اور رفتہ رفتہ اوسکے یہان ایسی مختار ہوگئی کہ اندر آب اور باہر اوسکا شوہر تمام کارخانون مین متصرف ہوا اور
جب یہ عورت سوار ہوا کرتی تو امرا سے ملک و افسران سپاہ اوسکے ہمرکاب چلا کرتے اور عرض معروض اوسکی سنا کرتے یہان تک عادل خان
نے اپنی فوج نظام الملک پر بھیجی اور ادہر سے بھی اوس عورت نے نظام الملک سے بناہ کو ہمراہ لیکر قصد [illegible] کیا
اور یہ سوچی کہ مین عورت ہون اگر فتح ہوئی تو بڑا نام ہوگا اور اگر میری شکست ہوئی تو عادل خان کا کچھ نام نہین سب کہین گے ایک عورت کسر
بھگا دیا کیا بڑا کام کیا اور یہ عورت ہمیشہ نقاب مونہہ پر ڈالکر گھوڑے پر سوار ہوکے فوج مین حاضر رہتی اور ہتھیار کمر مین اور ڈھال ہاتھون مین
ڈال کر نکلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مردانہ اپنے ہمراہ رکھتی اور بہت داد و دہش کرتی ہر روز سرداروں سے رعایت اور سپاہ پر سخاوت
کرتی آخر ہنگام مقابلہ نوے عادل خان کو میدان مین شکست فاش دیکر اوسکا تمام توپخانہ اور سب ہاتھی اپنے قبضے مین کر لیے اور صحیح و سلامت
لوٹ آئی پھر عرض اقدس مین گذرا کہ امام قلی خان فرمانروائے توران نے کہ چند سال سے ہیر سید بر کہ آپ کے ایلچی کو ماوراء النہر مین بہت
تعظیم رکھکر سلوک آدمیانہ اوس سے ادا کیا جب خبر خوشی شما ہمیان کی سنی تو قدوہ ممالک اسلام عبد العزیز خواجہ اور ارکان خواجہ بہت سے
تحفے اور ہدیے ہمراہ دیکر آپ کے ایلچی کے ساتھ رخصت کیا ہے کہ بارگاہ جہانگیری مین جاکر طریقہ محبت اور الفت کو استحکام دین اور تحکیم
اپنا اونکے ساتھ بھیجا ہے یہ خواجہ عبد الرحیم سادات ماوراء النہر مین بڑے نامی اور گرامی ہین نسب شریف انکا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے ملتا ہے اور بادشاہ توران عبد اللہ خان نے خواجہ جویبار جد بزرگوار انکے کو دست امانت دیا تھا اور ارادت صادق
رکھتا تھا اور جب وہ قریب کابل کے آئے تو حکم جہانگیری مقرر ہوا کہ [illegible] عباس سرکے شہر یار اور جلیس فی سفر و حضر کے انکی
عمدہ دعوت کی پھر حضرت بادشاہ نے تین منزل لاہور سے موسوی خان کو مع فوجدار خاصہ اور خنجر مرصع کے انکی پیشوائی کو بھیجکر جو طرح
اونکو راضی کیا پھر بہادر خان اوزبک کو کہ عبد المومن خان کے وقت مین حاکم مشہد رہا تھا اور سلطنت جہانگیری مین منصب پنجہزاری
رکھتا تھا واسطے استقبال کے روانہ کیا اور خواجہ مذکور قریب لاہور کے آئے تو حسب الحکم خواجہ ابو الحسن دیوان اور ارادت خان بخشی نے
استقبال کرکے ملاقات کی پھر اوسی روز دست بوسی شاہی سے مشرف ہوے بادشاہ نے کوشش اور تسلیم معاف کرکے کمال اونکی بندگی اور
عزت فرمائی اور قریب تخت کے بٹھلا کر پچاس ہزار روپیہ بطور انعام کے مرحمت فرمائے اور دو سہ سے دن چودہ طباق کھانے کے اونکی ضیافت
سے سونے چاندی کے برتنون مین واسطے خواجہ مذکور کے بھیجے اور وہ سب برتن مع سامان انعام کو دیے پھر صوبہ اجمیر جاگیر اسے
خانہ زاد خان کو معزول فرماکر کرم خان ولد سعظم خان کو اونکی جگہ سرفراز فرمایا جب مکرم خان اوس ملک مین پہنچے تو بحسب اتفاق واسطے استقبال
ایک فرمان کے کہ اوسکے نام گیا تھا کشتی پر بھیجکر ایک نالے مین کہ درمیان پڑتا تھا آئے اور کنارے کے قریب پہونچکر ملاحون سے کہا
کہ کشتی کو پانی مین بٹھلاؤ کہ مین نماز عصر پڑھ لون تقدیر سے اوسوقت ایک ایسی آندھی آئی کہ کشتی پانی مین ڈوب گئی اور مکرم خان مع اپنے
رفیقون کے کہ اوس کشتی مین تھے غرق بحر فنا ہوے کوئی اونمین کا نہ بچا اور انھین دونون خانخانان ولد بیرم خان نے بہتر سال کی عمر
مین اجل طبعی سے اس دار فانی سے انتقال کیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب خانخانان دہلی مین آیا تو ضعف قوی اسکے مزاج پر غالب ہوا
اور یہ واسطے علاج کے وہین مقیم ہوا آخر وہ میان سال یکہزار چھتیس ہجری کے ودیعت حیات کارسانہ ان قضا و قدر کے سپرد کرکے
اوس مقبرے مین کہ اپنی زندگی مین واسطے بنایا تھا دفن ہوا یہ اس سلطنت کے بڑے امیرون مین سے تھا حضرت اکبر بادشاہ کے

عہد مین اسنے بڑی بڑی فتحین کی تھین اول فتح گجرات اور شکست دنیا مظفر گجراتی کا کہ جبھی سے وہ ملک ممالک محروسہ شاہی مین داخل ہوا
دوسری فتح جنگ کمل کی کہ وہ ہمراہ بہت فیلان اور توپخانہ عظیم کے آیا تھا اور مشہور ہی کہ اوسکے ہمراہ ستر ہزار سوار تھے اور خانخانان کے
ہمراہ بیس ہزار خانخانان اوس سے دو دن اور ایک رات تک لڑتا رہا آخر فتح پائی اور اوسی لڑائی مین راجہ علی خان سردار مارا گیا تیسری
فتح ملک مینہ اور سندہ کی ہی اور زمانہ حضرت جنت مکانی مین اسکے بڑے بیٹے شاہنواز خان نے تھوڑے لوگون سے عنبر کے لشکر کو شکست
دی تھی جیسا پہلے گذر چکا ہی اور امیر نامی تھا اگر موت فرصت دیتی تو اور بھی عمدہ کام اسکے زمانے مین یادگار رہتے اور قابلیت اتنی
یکتا سے زمانہ تھا زبان عربی اور فارسی اور ترکی اور ہندی خوب جانتا تھا اسکی عقلی و نقلی بہت باتین اور شجاعت کی اکثر حکایتین مشہور ہین
فارسی اور ہندی مین شعر بھی کہتا تھا واقعات بابری بوانے بجگم اکبر شاہ کے ترکی سے فارسی مین ترجمہ کیا ہی یہ چند اشعار اسکے ہین

شمار شوق نہ بستہ ام کہ تا چند است خزانہ قدر کہ دلم سخت آرزومند است بکیش صدق و صفا حرف عہد بگذارست نگاہ اہل محبت تمام سوگند است
نہ دام دانم و نہ دانہ اعتقاد دانم کہ پای مالسرم ہر چہ ہست در بند است مرا فروخت محبت و لے نمیدانم
کہ مشتری چہ کس ست و بہای ما چند است ادائے حق محبت عنایتی ست زدوست وگرنہ خاطر عاشق بہیچ خورسند است

انان خوشم بسخنہای دلکش تو حریم کہ اندکی بادائہای عشق تا چند است **رباعی** ز ہمدلی حریم از پی دل نروی بیہودہ بآرزوے
دل در گروی گفتم سخنی و باز ہم میگویم خواہش کاری ہمیشہ کاہش نروی اور جب راجہ امر سنگھ زمیندار ملک ماندو نے بندگی اور
دولت خواہی اختیار کی تو بعد اسکے عرض پرداز ہوا کہ باپ دادا میرے آستانہ بوسی سے شرفیاب ہوے ہین مین بھی امیدوار ہون کہ
اس سعادت سے بہرہ اندوز ہون اسواسطے تہور خان کو حکم ہوا کہ اوسکو جاکر ہمراہ اپنے بارگاہ شاہی مین لے آوے اور بنظر اوسکی
[illegible] کے مفلوک [illegible] کہ ہمراہ بھیجا مدہ [illegible] حضرت بادشاہی مین عرض ہوا کہ مہابت خان
جاکر شاہجہان سے ملگیا ہی تو اوسکے مقابلے مین خانجہان کو خطاب سپہ سالاری سے امتیاز بخشا اور تفصیل اسکی یون ہی کہ جب
مہابت خان گھٹھ کی راہ سے بارگاہ شاہی سے جدا ہوا اور شکر بادشاہی نے اوسکا تعاقب کیا تو اوسنے نجات اپنی سوا اسکے ندیکھی
کہ شاہجہان کے پاس جاوے پھر ایک عرضی ہمراہ اپنے کسی معتمد کے خدمت شاہجہان مین بھیجی کہ اگر تقصیرات میرے معاف ہون
تو قدمبوسی مین حاضر ہون شاہجہان نے بمقتضاے وقت اوسکے قصور معاف کرکے فرمان مرحمت عنوان ساتھ پنچہ مبارک کے اوسکی
تسلی کو بھیجا پھر وہ قریب دو ہزار سوار کے ہمراہ لیکر راہ راج بلیلہ اور ملک بھرچی سے ہوکر شاہجہان کے پاس پونچا اور خیمے مین سعادت
ملازمت سے شرفیاب ہوکر ہزار اشرفیان اور ایک الماس سات ہزار روپیہ کا نرخ اور سامان کے پیشکش کیا شاہجہان نے اوسکو انعام
مین خنجر مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ گھوڑا اور خاصہ ہاتھی مرحمت فرماکر سرفراز کیا اون دنون خانجہان نے خطوط پے در پے بھیج کر عبداللہ خان
کو برہانپور مین بلوایا اور وہ وہان اگر خان جہان سے ملا چند دنون برہانپور مین رہا آخر خان جہان لوگون کے بہکانے سے اوسکی طرف سے بدگمان
ہوا اور ایک روز کہ وہ ہمراہ ایک خدمتگار کے خانجہان کے یہان جلسے کو آیا خانجہان نے اوسکو قید کرلیا اور یہ حال بارگاہ بادشاہی مین
لکھہ بھیجا اوسکے جواب مین فرمان صادر ہوا کہ اوسکو قلعہ آسیر مین نظر بند رکھے چونکہ بہ عہدی سب مین ممنوع ہی تھوڑے دنون مین خانجہان نے
اسکا قتیہ یا بالقصہ اوسکا یون ہی کہ جب دماغ اوسکا عنایات جہانگیری سے مست بادہ غرور کا ہوا بعد اوسکے کہ اورنگ خلافت نے بجلوس
حضرت جہانبانی ارتفاع آسمانی پایا تب اسنے ہمیشہ اندیشہاے ناصواب اور خیالات فاسدہ مین آپکو گرفتار کیا اور ایسا وہم سمایا کہ
ستائیسوین ماہ صفر ۳۹ سنہ ہجری مین مع فرزندان و اتباعان خود دارالخلافت اکبرآباد سے بھاگا اور حضرت بادشاہ نے خواجہ ابوالحسن

اور سید مظفر خان اور الہ وردی خان اور رضا بہادر اور پرتھی راج ٹھور کو فوج دیکر اوسکے تعاقب مین بھیجا اونھون نے قریب دھولپور کے اوسکو جالیا اور آپس مین جنگ سخت واقع ہوئی رضا بہادر وہان مارے گئے اور پرتھی زخمی ہوا اور خانجہان کے بھی دو لڑکے کام آئے اور خود جان بچاکر وہان سے نکلکر دکن کیطرف بھاگا اور نظام الملک سے ملکر محرک سلسلہ فساد دکن ہوا اونھین دنون خود حضرت بادشاہ نے مع عساکر منصورہ دکن کیطرف توجہ فرمائی اور برہان پور مین نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت جہانگیر کے وقت مین ارادت خان کا خطاب رکھتا تھا لشکر دیکر اونکی گوشمالی کو روانہ کیا بالاگھاٹ مین خان جہان مکرر افواج شاہی سے لڑا سب پر شکست کھاکر کچھ کی طرف افغانستان مین چلا گیا حضرت بادشاہ نے عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سہ دلہ کرکے مع سید بہکھ اور معتمد خان کو کہ اورنگ زیب خان اور باقی امرا کے اوسکے تعاقب مین بھیجا اور لشکر فیروزی اثر سندہ مین پہونچکر اور سعادت سے ملا اوسنے خان جہان نے ہاتھ حیات سے دھوکر اپنے بیٹون اور اہل قرابت کے ساتھ لشکر شاہی سے مقابلہ کیا اور ۴ دو اولاد کون اور منتسبین اپنے مکے مارا گیا اور خان بہادر فیروز جنگ نے اوسکا سر بادشاہ کی خدمت مین روانہ کیا فقط — پھر حال حضرت شاہ جہانگیر کا لکھتا ہون کہ اکیسوین اسفندارمذ کو ساعت مسعود مین پھر اتفاق سفر کشمیر ہوا واسطے سیر و شکار وہان کے واقع ہوا اور یہ سفر اختیاری نہ تھا بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کا مزاج مقدس سے بہت ناموافق ہوگیا تھا اسواسطے نہ چاہتے ہوئے یہ محنت سفر گوارا فرماکر تشریف لیجایا کرتے اور موسم سردی مین پھر ہندوستان کی طرف معاودت فرماتے اس سفر سے چند روز پہلے خواجہ عبدالرحیم کو تیس ہزار روپے عنایت کیے تھے ان دنون متھنی مع ہودج نقرئی مرحمت فرمائی ✤

بائیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز یکشنبہ تیسری رجب سنہ ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ ہجری مین آفتاب نے برج حمل مین تحویل کی اور بائیسوان سال جلوس والا کا شروع ہوا کنارے دریاے چناب کے جشن نوروز کا آراستہ ہوا دوسرے روز وہان سے کوچ کرکے سیر و شکار کرتے ہوے منزل بمنزل کشمیر مین رونق افروز ہوے جب خدمت والا مین معروض ہوا کہ مکرم خان حاکم بنگالہ دریا مین غرق ہوگیا وہ صوبہ حاکم سے خالی ہے اس واسطے کشمیر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر مقرر فرماکر منصب پنجہزاری ذات و سوار کا مع خلعت فاخرہ اور اسپ عراقی ابلق کے کہ شاہ ایران کا بھیجا ہوا تھا مرحمت فرماکر اوس طرف رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی اور پانچ لاکھ روپیہ بصیغہ پیشکش بیگم کے ہمیشہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکے ابوسعید نواسہ اعتمادالدولہ کو حکومت ممینہ سے سربلندی بخشی اور بہادر خان اوزبک کو حاکم آلہ آباد بعد تبدیلی جہانگیر قلی خان کے مقرر فرمایا اور خلعت خاصہ دیکر اودھر رخصت کیا اور سرکار کالپی محتشم خان کی جاگیر مین مقرر ہوئی اب آگے خامہ دوزبان اور زبان سحر بیان ذکر قصہ حلت اس بادشاہ والاشوکت کی لکھنے سے عاجز ہے اسواسطے کہ حسن صورت اور خوبی سیرت اس بادشاہ کیوان جاہ کی اوس مرتبے کو تھی کہ جسنے دیکھا وہی خوب جانتا ہے

شستی چو برگاہ شاہنشہی ✤ گرفتی جہان فرظل اللہی ✤ فروزندۂ افسر و تخت بود ✤ کریم و رحیم و جوان بخت بود ✤ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت بادشاہ کشمیر ہی مین تھے کہ مرض مزاج اقدس پر غالب ہوا یہان تک کہ نہایت ضعف سے پالکی پر سوار ہوکر سیر و سواری مین متوجہ ہوتے تھے ایک روز درد نے یہ شدت کی کہ لوگ ناامید ہوے اور زبان مبارک سے کلمات ناامیدی نکلنے لگے خلق مین اضطراب ہوا جو چند روز حیات مستعار کے باقی تھے اس مرتبہ خیریت گذری اور بعد چند روز کے بھوک جاتی رہی اور افیون سے

کہ چالیس سال سے نوش فرماتے تھے بالکل نفرت ہوئی سو اچند پیالے شراب انگوری کے کچھ طلب نفرماتے اور انھین دنون شہر
شہریار کی ابرو اور پلکین اور بال ڈاڑھی مونچھ کے بسبب مرض دارالثعلب کے گر پڑے ہر چند طبیبون نے علاج کیا کچھ فائدہ نہ بخشا اس واسطے
اوسنے اجازت لی کہ چند دنون لاہور مین جاکر اوسکی علاج مین مشغول ہو اور حسب اجازت اوو ہر روانہ ہوا اور داور بخش پسر خسرو کا کہ شہریار کے
پاس بحکم نورجہان بیگم کے مقید تھا جاتے وقت اوسے لیکر ارادت خان کے سپرد کیا بعد اسکے حضرت بادشاہ واسطے سیر مچھلی بھون
اور اچول اور دریا کے [illegible] فرماہوے آنیکے راہ مین خانہ زاد خان پسر مہابت خان کا بنگالے سے آکر دولت بساط بوسی
سے کامیاب ہوا اور ایک ہاتھی عمدہ پیشکش کیا ابر سیدہ بھی خدمت شاہجہان سے جدا ہوکر حاضر حضور ہوا بعد اسکے رایات اقبال
طرف لاہور کے روانہ ہوے اور مقام بیرم کلہ مین شکار کھیلا یہ ایک پہاڑ نہایت بلند اور اوسکے نیچے بیٹھکین بندوقچیون کے واسطے
بنی تھین وقت شکار کے زمینداروہان کے ہرنون کو نہاڑ پر بھگاکر چڑھا دیا کرتے تھے جب بادشاہ کی نظر مبارک کے سامنے وہ ہرن پڑتے
تو اوسوقت بندوقچی اونکے گولی مارتے وہ زخمی ہوکر پہاڑ سے معلق نیچے اوپر ہوتے ہوے زمین پر آتے تھے اور ایک عجیب
لطف و تماشا دیکھنے مین آیا کرتا تھا اس اثنا مین ایک پیادے نے [illegible] اوپر [illegible] آگے جاکر کھڑا ہوگیا اوس آدمی نے
چاہا کہ کسیطرح کچھ آگے [illegible] عبور کاوے چونکہ کنارہ پہاڑ کا تھا اوسکا پانون پھسلا اوسنے ایک چھوٹے درخت کو پکڑا اتفاق سے
وہ بھی اوکھڑا آخر وہ آدمی زمین پر گر کر مرگیا مزاج بادشاہی معائنہ اس حال سے کمال مکدر ہوا اور شکارگاہ سے لوٹکر دولتخانے کو آئے
اوسکی ماں نے آکر کمال فریاد وزاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلی فرمائی لیکن خاطر شریف مین اوسکا درد چھد گیا گویا ملک الموت اوس
صورت مین آیا تھا اوسوقت سے بیقراری شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پھر بیرم کلہ سے کھسکھہ ہوتے ہوے موضع راجو مین آکر
مقام کیا اور پہر دن رہے حرکت کوچ کیا راہ مین پیالہ مانگا اور لب پر رکھتے ہی دل نے قبول نکیا اور طبیعت بگڑی دولت خانے مین
آنیتک یہی حال رہا اور پچھلی شب سے تکلیف بڑہی یہانتک کہ چاشت کے وقت روز یکشنبہ اٹھائیسوین صفر الخیر سنہ تیتیس ہجری
مطابق گیارہوین آبان ماہ الٰہی کو بائیسوین سال جلوس سے ہاے اوج حضرت جہانگیری سے آشیانہ جسمانی سے پرواز کیا اور
تمام عمر شریف ساٹھہ برس کی ہوئی جہان مین تہلکہ واقع ہوا اور لوگونپر پریشانی ہوئی **جلوس داور بخش** اس وقت مین آصف خان
نے کہ فدائیان اور داعیان دولت شاہجہان سے تھا ارادت خان سے مشورت کرکے داور بخش فرزند خسرو کو قید خانے سے
لاکر فوید سلطنت موہوم سے اوسکو شیرین کام کیا مگر داور بخش اس بات پر یقین نلاتا تھا آخر کو قسمین شدید سے اونھون نے اوسکی تسلی کی
اور اوسکو سوار کرکے چتر شاہی اوسپر بلند کیا اور آگے کو چلے اور نورجہان بیگم ہر چند اپنے بھائی کو بلاتی تھی مگر آصف خان اوسکے بھائی
کی طرف سے سواے عذر کے کچھہ ظہور مین نہ آتا تھا لاچار ہوکر نورجہان نے نقش جہانگیر کو اپنے ساتھہ لیا اور ساتھہ شاہزادہاے
عالیمقدار کے ہاتھی پر سوار ہوکر اونکے پیچھے روانہ ہوئی اور آصف خان نے بارسی نام ہندو کو ڈاک چوکی مین شاہجہان کے پاس
روانہ کیا اور صورت واقعہ رحلت جہانگیر سب اوس سے بیان کردی اور چونکہ بسبب عدیم الفرصتی کے نوبت تحریر عرضی نہ آئی لہذا اپنی
انگشتری اوس ہندو قاصد کو واسطے اعتماد کے دیدی القصہ اوس رات کو نوشہرہ مین توقف کرکے صبح کو کوچ کیا اور پہاڑ سے نکلکر
بنہر مین مقام کیا اور وہان سے تجہیز اور تکفین نعش جہانگیر سے فراغت پاکر ساتھہ مقصود خان اور اور ملازمان شاہی کے روانہ لاہور
کا کیا جمعہ کے دن اوس طرف دریا کے اوس باغ مین کہ نورجہان نے بنوایا تھا نعش کو جوار رحمت الٰہی مین سپرد کیا اور سب
امراے عظام اور ملازمان بادشاہی کہ لشکر مین بادشاہ مرحوم مغفور کے تھے جان گئے کہ آصف خان نے واسطے استقامت اور

استحکام دولت شاہجہان کے یہ طور کر رکھا ہے اور داور بخش کو گو سفند قربانی تجویز کرکے اوسکو بادشاہ بنایا ہے اطاعت اور متابعت آصف خان کی کرتے تھے اور جو کچھ وہ کہتے تھے قبول کرتے تھے اوگرد و نواح شہر میں خطبہ داور بخش کے نام پڑھکر روانہ لاہور ہوے اور جو ہمیشہ صادق خان کی طرف سے آصف خان کو بے اتفاقی اور بے اخلاصی حضرت شاہجہان میں معلوم ہوئی اور اوس سے اس طرحکی حرکات ظہور میں آتی تھیں اس وقت میں خوف عظیم صادق خان کو ہوا اور آصف خان کی خدمت میں آیا کہ یہ کدورت جاتی رہے اور خطاے بندہ معاف ہوں اور کوئی شفیع واسطے صادق خان کے پیدا کرے آصف خان نے شاہزادہ عالی مقدار کہ نور محل سے اونکو جایا تھا اوسکی پسر دیکھے کہ انکی خدمت میں بھیجا اور اوسکو بموجب سے اور اس دولت کو شفیع جرائم اپنے کرکے آصف خان کی بہن کہ نکاح میں صادق خان کے تھی خدمت شاہزادہ کہ کورہ میں مستعد ہوں زنانہ بندوبست کے اوپر فدا ہونے لگی اور آصف خان چونکہ نور جہان اپنی بہن کیطرف سے مطمین نہ تھا بلکہ اوسکو نظر بند رکھا اور حفاظت تمام اور حراست بالاکلام عمل میں لایا کہ کوئی آدمی اوسکے پاس جانے نہ پاتا تھا اور نور جہان اپنی فکر میں تھی کہ شہریار آیا ہوا اور وہ برگشتہ بخت لاہور میں جو اس واقعے سے آگاہ ہوا تو حسب تجویز [illegible] آپ کو بادشاہ قرار دیکر دست بتصرف تمام کارخانجات اور خزائن شاہی میں دراز کیا اور جسکو جو چاہا دیا اور جمع کرکے لشکر اور سپاہ لے پڑا اور تمامی کارخانجات پر متصرف ہوا [illegible] ایک ہفتہ میں تہتر لاکھ روپیہ نقد منصبداران قدیم اور جدید کو دیا اور گرد اس خیال محال کے پھرا اور ہمت اپنی اس کام پر مصروف کرنے لگا اور میرزا بایسنغر فرزند شاہزادہ دانیال کو کہ بعد از واقعہ حضرت جہانگیر بھاگ کر اوسکے پاس لاہور میں گیا تھا اپنی جگہ سپہ سالار کیا اور لشکر کو دریا سے عبور کروایا اور اوسنے سنجانا کہ کارپردازان قضا و قدر سینہ دولت میں ایسے صاحب دولت اور شوکت کے اس خدمت جلیلہ کو رکھیں گے کہ بادشاہان عالی حوصلہ فرمانبرداری اوسکی کو فخر اپنا سمجھیں گے اوس طرف سے آصف خان نے داور بخش کو ہاتھی پر سوار کیا اور خود بھی ایک ہاتھی پر سوار ہوکے اوسکے ہمراہ ہوا اور آمادہ کارزار اور پیکار ہوکر غول میں قرار پکڑا اور خواجہ ابوالحسن اور مخلص خان اور الہ وردی خان اور سادات بارہہ کہ ہر ایک اون میں شیر نیستان پیکار تھے ہراول میں رنم جو ہوے اور شیر خواجہ ساتھہ دانیال کے بیٹوں کے التمش میں مقرر ہوا اور ارادت خان نے ساتھہ بہت سے امراے عالی مقدار کے برانغار میں پاے ثبات کا جمایا صادق خان اور شاہنواز خان اور معتمد خان بیچ برانغار کے مقرر کیے گئے اور شہر سے تین کروہ پر مقابلہ فریقین ہوا پہلے حملے میں انتظام اور جمعیت سپاہ داور بخش متفرق اور پراگندہ ہوئی اور اوسنے ملازمان جدید کو مقابلے میں اوسے قدیمی اس دولت ابد پیوند کے بھیجا تھا تو اون میں سے ہر ایک نے اپنی راہ لی ایسے وقت میں شہریار برگشتہ روزگار ساتھہ دو تین ہزار سوار جرار قدیم کے باہر شہر لاہور کے کھڑا ہوا منتظر نیرنگی تقدیر کا تھا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون ناگاہ ایک غلام ترکی جنگ گاہ سے لوٹ کر پہونچا اور اوسکو یہ خبر سنائی اور وہ برگشتہ بخت انجام کار اپنے کو نہ سمجھا اور بسیب رہنمونی ادبار کے لوٹ کر قلعہ میں گیا دوسرے روز امراے اگرمتصل حصار شہر کے طرف مہندی باغ قاسم خان کے لشکر گاہ کیا اور اکثر اوسکے نوکروں نے چھپ کر آصف خان کو دیکھا اور رات کو اراوت خان نے قلعہ میں جاکر صحن دولت خانہ بادشاہی میں توقف کیا اور صبح کو امراے داور بخش کو سریر آرای ادبار کیا اور شہریار بیچارہ حضرت جنت مکانی کے حاکر ایک گوشے میں چھپ رہا فیروز خان خواجہ سراکہ محرم اور معتمد حرم سرا کا تھا اوسکو باہر لایا اور الہ وردی خان کے سپرد کیا اور خواجہ اوسکی کمر سے کھولکر اوسکے ہاتھ اوسی سے باندہے اور سانسے داور بخش کے اوسکو لے گئے پس از تقدیم مراسم کورنش کے جہان اوسکے لیے جگہ تجویز کی گئی تھی وہان قید کیا گیا اور دو روز کے بعد اوسکی آنکھوں میں سلائی پھیر کر معدوم البصر کیا اور چند روز کے بعد

طہمورث اور ہوشنگ فرزندان دانیال کو بھی بکار مقید کر دیا اب آصف خان نے عرضداشت مشتمل اوپر فتح وغیرہ کی شاہجہان کے حضور مین روانہ کی اور التماس کیا کہ موکب گیہان شکوہ جلدی تشریف لاکر جہان کو حوادث سے خلاص اور پاک کرین

اب کچھ حال یہان سے [illegible] کا کہ وہ درگاہ شاہجہان مین پونہچا اور شاہ جہان کا مستقر الخلافت اکبر آباد مین تشریف لانیکا لکھا جاتا ہے

[illegible]

القصہ نبارس سے بستہ ۳۲ آدمی مراہی سے کہ [illegible] رسیان مین کشمیر اور لاہور کے ہمراہ ۱۹ تاریخ ربیع الاولی کی سنہ الیکہزار سینتیس ۱۰۳۷ ہجری قدسی اور یکشنبہ مقام خیبر مین کہ وہ پہلا مقام ہے سرحد نظام الملک کے واقع ہے پونہچا اور راستے سے مہابت خان کے ڈیرے مین جاکر [illegible] حال عرض کیا اور مہابت خان نے مانند برق کے ڈیوڑہی حرم سرا سے اقبال پر جاکر محل مین خبر پونہچائی شاہجہان محل سرا سے باہر آئے بنارسی نے زمین بوس کرکے حقیقت حال عرض کی اور آصف خان کی مہر شاہجہان کی نظر سے گذرانی تو اس حادثے کی اطلاع سے شاہجہان پر ایک [illegible] پونہچا اور آثار اندوہ و الم چہرے سے ظاہر ہوے چونکہ وہ وقت مقتضی اقامت [illegible] مراسم تزئین اور ترتیب لوازم امور [illegible] مہابت خان اور دوسرے امرا کے کہ اوس وقت مین [illegible] تھے پنجشنبہ ۲۳ تاریخ ربیع الاول سنہ الیکہزار سینتیس ہجری کو ساعت مبارک منجمون نے پسند کی تھی نہضت موکب دولت واقبال کا طرف مستقر الخلافت کے اتفاق پڑا اور راہ گجرات سے روانہ آگرہ ہوے اور فرمان مرحمت وعنایت عنوان مشتمل اوپر پہونچنے بنارسی اور پونہچانے اخبار کے اور نہضت موکب سعادت جانب دار الخلافت اکبر آباد کے امان اللہ اور بایزید کے ساتھ کہ دولتخواہ شاہجہان کے تھے آصف خان کے نام روانہ ہوا اور ایک فرمان عالی شان محتوی عنایات ونوازشات پادشاہانہ مصحوب جان نثار خان کے کہ مقرب فراعبدان شاہجہانی کا تھا بنام خانجہان صوبہ دار دکن کے بھیجا گیا تاکہ جان نثار خان اوسکو عواطف بادشاہی سے خوش کرکے منشاے اوسکا دریافت کرے چونکہ ہنگام زوال دولت اور بدبختی اوسکی کا قریب پونہچا تھا راہ راست سے منحرف ہوکر گرشتہ بادیہ ضلالت کا ہوا اور ساتھ نظام الملک کے موافق خواہش اپنی کے عہد وپیمان کیے اور مستحکم بخت درمیان مین لایا چنانچہ پہلے یہ حال ہم لکھہ چکے ہین کہ ملک بالاگھاٹ مع قلعہ احمد نگر اوسکو دیا اور اس کام مین سعی بلیغ کی چنانچہ تمام بالاگھاٹ سوا [illegible] قلعہ احمد نگر کے بیچ تصرف نظام الملک کے ہوگیا چونکہ خانجہان مقصد فساد اور ارادہ باطل اپنے دل مین رکھتا تھا تو اول ملک کو دشمن کے ہاتھ مین سونپ دیا کہ شاید بُرے وقت مین وہ کام آوے اور انھین دنون مین دریاے روہیلہ کہ قبل واقعہ رحلت جہانگیر مرحوم مغفور کے خدمت شاہجہان سے بے سعادتی حاصل کرچکا تھا اور چاندور مین کہ داخل ولایت نظام الملک ہے مقیم تھا اگر خانجہان خان سے ملحق ہوکر باعث فتنہ وفساد ہوا اور آقا افضل دیوان صوبہ دکن کے بھائی اوسکا دیوان شہریار کا تھا اور شاہجہان سے نااتفاقی رکھتا تھا پوچ باتین اوس نافہمان بیوقوف سے کہین القصہ جان نثار خان کہ فرمان گیتی مطاع واسطے دل دہی خانجہان خان کے لیگیا تھا مدون اوسکے کہ عرضداشت فرمان کے جواب مین قلمی ہوے بیل مرام رخصت ہوا اور خانجہان خان اپنے بیٹون کو ساتھ سکندر دولتانی اور اور افغانون کے کہ وہ اوسکے یار اور رفیق تھے برہان پور مین چھوڑکر خود ساتھ تمامی بندگان بادشاہی کے کہ ظاہر مین اوسکے موافق تھے مثل راجہ گجسنگھ اور جے سنگھ وغیرہ کے مانڈو مین آیا اور اکثر محال ولایت مالوہ پر متصرف ہوا اور فتنہ پردازی اور خیال اور تفکرات باطنی اپنے کو سب پر روشن کیا اور جلدی وہان سے پلٹ کر برہان پور مین چلا گیا جو موکب دولت واقبال شاہجہانی سرحد ملک گجرات

مین پونچا عرضداشت ناہر خان کہ ساتھ خطاب شیر خانی کے مخاطب تھا مسرور و سرفراز اور عقیدت اور دولت خواہی اپنی
اور اوسکے باطل سید خان کے صوبہ دار احمد آباد گجرات کے پونچی اور چونکہ سید خان ہیچ حالت جہانگیر مغفور کے مصدر
گستاخی نسبت بندگان شاہجہان کے ہوا تھا اور اس افعال زمیمہ سے پریشان الخیال تھا عرضداشت ناہر خان کا
مصداق اس معنی کا ہوا لہذا شیر خان کو نوازشات شاہانہ سے امیدوار کرکے اور [illegible] کے سرفراز کیا اور
فرمان ہوا کہ شہر احمد آباد کو متصرف مین لاکر حوالہ معتمد خان کے کرے اور سید خان کو نظر بند کے روانہ درگاہ خلافت پناہ کا
کرے اس وقت مین سید خان بیماری سخت مین مبتلا تھا اور بڑی بیوی [illegible] کی بھانجی تھی
سید خان مین تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھ ہمشیرہ اپنی کے نہایت محبت ظاہر الفتی تھین اور مراعا خاطر اونکی اوپر ذمہ ہمت جہان
کے لازم تھی لاجرم خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوے اور سید خان کو نظر بند حضور میاوے اور نگاہ رکھے
کہ کچھ ضرر سید خان کو نہ پونچے اور [illegible] حضور گذرانے بموجب حکم کے حوالی قصبہ سنبور واقع [illegible] مذکور مین مقیم تھا
اور اوسی مقام دیکھتا مین چشم وزن [illegible] عمر آبدیدہ ہوئے [illegible] استگی پائی اور سید دلیر خان [illegible] مین چیدہ
بے مثل تھے شرف زمین بوسی سے سرفراز ہوئے اور منصب آوزنگا چہار ہزاری ہوا اور تین ہزار سوار مقرر ہوا اور [illegible]
عرضداشت شیر خان سے واضح ہوا کہ گجرات کے ساہوکارون کی چٹھیات سے کہ اکثر اوسکے [illegible] مین معلوم ہوا کہ
آصف خان اور چند دولت خواہ کہ داد و بخشش کو دشت نشان کرکے [illegible] مقابلہ شہریار کے گئے تھے حالی لاہور مین ہیں اونھون نے
اوسکے مقابلے مین فتح پائی شہریار قلعہ لاہور مین متحصن ہوا اور حقیقت مین کوئی [illegible] قید خانے مین آیا خدمت پرست خان کہ واسطے
لانے سید خان کے گیا تھا جب حوالی احمد آباد مین پونچا شیر خان واسطے استقبال فرمان عنایت عنوان اور خلعت فاخرہ کے
شہر سے باہر آیا اور جبین سعادت زمین بوسی سے روشن کی اور سید خان لاچار ہوکر ہمراہ خدمت پرست خان کے روانہ درگاہ ہوا
اور شاہجہان نے بنسبت شفاعت نواب فلک احتجاب کے قصور اوسکے معاف کیے اور قید سے رہا فرمایا اور شیر خان ضبط اونکے
شہر سے فراغت پاکر ساتھ امرائے دولت کے مثل مرزا علیبیگ ترخان اور میرزا والی وغیرہا کے محمود آباد مین سعادت زمین بوسی سے
مشرف ہوے اور جب تالاب کانکریہ کہ باہر شہر احمد آباد کے واقع ہے محل نزول رایات اقبال کا ہوا ساتھ روز وہان پر واسطے نظم و نسق
ملک کے اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب پنجہزاری ذات اور [illegible] اور صوبہ داری ملک گجرات سے سرفراز کیا اور میرزا عیسیٰ خان
منصب چہارہزاری دوہزار سوار اور ولایت ملک پٹنہ سے ممتاز ہوا اور واسطے نظام کارخانہ سلطنت اور مصالح دولت کے خدمت خان
کو کہ محرم جان نثار اور معتمد بقا تھا نوید ملک آصف خان کے لاہور کو روانہ کیا اور فرمان عالیشان خط خاص لکھا گیا کہ ان دنون مین آسمان
آشوب طلب لاہور زمین فتنہ جو ہوا اگر داد بخش پسر خسرو اور بھائی اوسکے اور شہریار اور فرزندان دانیال کو آوارہ صحرا کے عدم کرکے دلفگار
چارسے فکر و تردد اور غم سے چھوٹین تو یہ بات قرین مصلحت اور نہایت مناسب ہے روز یکشنبہ بائیسوین جمادی الاولی سنہ اکیزار
سیتیسین ہجری کو اتفاق اراکین سلطنت دولتی و خاص و عام لاہور مین خطبہ بنام شاہجہان پڑھا گیا اور داد بخش کو کہ دلخواہ ان
ملکت نے بسبب قوت دماغی شورش کے تخت نشین کیا تھا شب چہارشنبہ بیسوین کو مع کرشانیت اوسکے بھائی اور [illegible] و [illegible] شاہزادہ دانیال کے قتل کیا اور وقت مین لشکر ظفر پیکر حضرت شاہجہان رونق بخش حدود دلگ رانا کا ہوا رانا کرن کہ بارانا امرسنگھ
پدر خود عہد شاہزادگی مین بمقام گوگنڈہ سعادت آستانہ بوسی سے مشرف ہو چکا تھا ہدایہ پیشکش لیکر حاضر بارگاہ جہاں ہوا اور

انواع مراحم خسروانی وعطای خلعت فاخرہ مع دستگی لعل قطبی قیمتی تین ہزار روپیہ کے اور فیل خاصہ ساتھ اسباب نقرہ واسپ خاصہ
بازین طلا وشمشیر وخنجر مرصع سے سرفراز ہوا اور اوسکی بدستور بحال رہی اور کنارے کول ماندل پر جشن وزن مبارک سینتیسویں سال
شمسی [illegible] پیندکا آراستہ ہوا [illegible] رین جلوس والے کو موکب جاہ وجلال دارالبرکت اجمیر شریف میں خیمہ زن ہوا اعلی حضرت باتین
[illegible] حضرت خواجہ [illegible] یز) چشتی رحمۃ اللہ علیہ مین پیادہ پا تشریف لیجاکر زیارت مزار انور سے مشرف ہوے
اور انواع اقسام [illegible] ے مساکین وفقرا کے بھرے اور ایک مسجد عالی سنگ مرمر کی بنا قائم کرکے
[illegible] کلدیگران پایکب دستہ [illegible] حکم ہوا کہ [illegible] جلیار کر [illegible] ئہ اجمیر مع پرگنات اوس نواح کے حسب خواہش سپہ سالار مہابت خان
خانخانان کو جاگیر مین مرحمت فرماکر [illegible] م دارالنخلاف البرآباد ہوے راہ مین خانعالم اور مظفر خان معموری ومہابت خان اورنگ
دراجہ جیسنگھ وانیراے سنگھ [illegible] وراجہ بھارت بندیلہ وسید بہوہ کاری اور اکثر خدام درگاہ شرفیاب ملازمت ہوے شب پنجشنبہ
چھبیسویں جمادی الاول [illegible] باغ نورجہان واقع سعادد دارالخلافہ [illegible] اکبرآباد مین نزول اجلال فرمایا اور قاسم خان حاکم شہر
آستانہ بوسی [illegible] کو سوا روپیہ اشرفی دو روپیہ نثار ہوتا [illegible] ق اور اسے دو [illegible] ایام شاہزادگی کے ہوکر دس روز
تک وہین بعیش وآرام قیام فرمایا

جلوس شاہجہانی براورنگ جہانبانی

روز دوشنبہ اٹھوین جمادی الاخری ۱۰۳۷ ہجری کو بساعت سعید جلوس میمنت مانوس کی قرار پائی تھی اعلی حضرت بہ ترک
شاہجہانی وتوفیق بخش قلمہ مبارک ہوکر زینت افزاے سریر جہانبانی ہوے خطبہ وسکہ نام نامی کا جاری ہوا اور طغرای عزاے
ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی کا نامیۂ فرمان عدالت عنوان
پرثبت ہوا جہان پر سرفرازی وجہان ہوا خلق اللہ کو امن وامان ہوا فقط

خاتمہ

کتب تواریخ سے گھر بیٹھے سیر جہان حاصل ہی مگر کتاب معتبر شاذ ہی ہر چند کوئی حال کیسی ہی تحقیق سے تحریر مین آئے
لیکن ممکن نہین کہ دوسری کتاب سے اختلاف نپایا جاے ہان التبہ جن سلاطین نامدار نے اپنے واقعات روزمرہ قلمبند فرماتے باحکم
اپنے کہ دولت تحریر مین لائے اونکا اعتبار کامل ہی وہی کتاب غنیمت ہی جب ایسی کتاب ہاتھ آتی ہی ابتدے پیدایش عالم سے سیر کامل
دکھاتی ہی چنانچہ کتاب توزک جہانگیری کو خود حضرت شاہنشاہ ظل اللہ نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ نے بقلم خاص اپنے واقعات
روزمرہ سے زیب تحریر فرمایا اور عالم صغیفی مین حسب الحکم بادشاہ عالم پناہ ستر ہوین جلوس کے آخر سے معتمد خان نے لکھکر اونیس جلوس تک
پوچہلا پھر میر محمد ہادی صاحب مولف دلبادشاہ نے تا جلوس جہانبانی حضرت شاہجہان صاحبقران ثانی لکھکر تمام کیا توزک جہانگیری نامکمل
اب رواج ہوکر نے دفتر فارسی کا ایسا مٹایا کہ عطارد نے اوراق کتب فارسی کو پونون مین لگایا اوس وقت علماے دہر نے کتب قصہ
وطب وتواریخ وغیرہ کا اردو مین ترجمہ لیا اور مہتمان مطابع نے بخواہش خلائق چھاپ دیا چنانچہ جناب مستطاب القاب دبیر بےنظیر عالی طبع

خوش تقریر منشی احمد علی صاحب نے دار الریاست ٹونک میں تزک جہانگیری کا ملفوظ پایا اور عرقریزی بندہ کمترین محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان صاحب حنفی مرحوم و مغفور مہتمم مطبع نظامی سے حسب خواہ احباب بالصفحہ [illegible] الحمد للہ کہ ماہ شعبان ۱۲۹۰ ہجری میں یہ ترجمہ چھپکر تمام ہوا اور ہمراہ اخبار نور الانوار فروخت ہو کر مقبول [illegible] ہوا واضح ہو اس کتاب کی سیر سے ایک عبرت پیدا ہو شان خدا ہو ایک زمانہ وہ تھا کہ خود [illegible] نے بقلاوہ [illegible] ثان، وشوکت سے اپنا حال معرکہ آرائی و واقعات روزمرہ زیب تحریر فرمایا اور پھر دیر کی زمانہ [illegible] سکندر جاہ کا بچہ تخت تابوت کچھ نشان نہ پایا اور اب گردش روزگار نے اسے بھی مٹایا بقول شاعر [illegible] ہے [illegible] کے شان [illegible] مگذاون کے کلام کو تا قیام قیامت قیام ہے اسی سے شاہان سلف کا نشان روزگار ہے قطعۂ تاریخ

زتمامک خاص جہانگیر ابن اکبر شاہ	بفیاضی ہویدا شدہ ظاہر امور تقدیری	چو گشت ترجمہ اش طبع گفت شکر کریم	صحیح مطبع شہباز نور تزک جہانگیری

	قا [illegible] ۱۲۹۱	منشی فدا علی صاحب فتح	
اندریں مہ تزک جہانگیری	منطبع شد بصحت و تزئین	فاتح از بہر سال طبع نوشت	سنہ ۱۲۹۰ نور الدین

ایضاً

ز فضل خالق ارض و سما چو باصحت	بطبع آمدہ دلجو تزک جہانگیری	برای مصرعۂ تاریخ خامۂ فاتح	نوشت دگر اردو تزک جہانگیری ۱۲۹۱

کیفیت تعمیر روضۂ تاج گنج

شہر اکبر آباد سے دو میل کے فاصلے پر جانب مشرق ایک روضۂ نمونۂ روضہ رضوان بنایا جسکا مثل بہشتان کیا ہفت اقلیم میں ناپیدا ہے سمت جنوب در دروازۂ صدر شمال میں دریائے جمن اور مغرب کی جانب مسجد اور باغ اور شرق کیطرف خانقاہ وسیع و مستحکم نظر آتی ہے اور سکی طیاری کی وجہ جو تحقیق سماعت میں پونہچی ہے لکھی جاتی ہے [illegible] ہجری مطابق [illegible] میں نواب ارجمند بانو بیگم مخاطب بخطاب ممتاز محل نے ۳۹ برس کی عمر میں جہان فانی سے رحلت کی وقت مرگ اپنے شوہر [illegible] جہان بادشاہ سے وصیت کی اول میں چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ کے اس جہان سے جاتی ہوں اگر خداوند عالم انکی عمر میں برکت دیگا تو باقی نام و نشان رہیگا پھر ضرور نہیں کہ بعد میرے آپ کسی عورت سے عقد کریں بجائے میرے پہلو میں جگہ دیں کہ یہ بچے رنج اوٹھائیں آپکو عروس نو سے ملتفت دیکھکے حسد مہ خلق پائیں [illegible] جس مقام پر میرا مدفن ٹھہرے وہاں عمارت نادر روزگار بنے جو زیارتگاہ خلائق ہے اسی طرح اور وصیتیں کیں بادشاہ کو کہ ال جان مفتون تھے تمام عمر وہ باتیں یاد رہیں پھر شاہی نکی اولاد کی پرورش میں ہمہ عمر صرف کردی جب وصیت مقبرے کی طیاری کا خیال آیا معماران ہوشیار کو نقشہ بنا کے پیش کرنے کا حکم فرمایا نقاش ہنر سنجے انداز کے نقشے کھینچکر لائے مگر پسند نہ آئے ایک شب بادشاہ نے اسی فکر میں آرام کیا خواب میں ایک گنبد زر نگار دیکھا اسکو ایک نقاش نے جو نقشہ پیش کیا وہ مطابق رویت شب تھا اوسی وقت طیاری کا حکم دیا کرمت خان اور عبد الکریم خان کو میر عمارت کیا نیا دفتر قائم ہوئی مقبرہ بننے لگا بادشاہ اکثر تشریف لاتے تعمیر کو معائنہ فرماتے اور حکم دیا کہ عقیق بغداد سے سنگ یمنی یمن سے فیروزہ تبت و کرمان سے لاجورد لنکا و کاشغر سے زبرجد ترکستان سے سنگ سلیمانی کوہستان جنوبی سے سنگ غوری و سنگ یشب کوہستان مغرب سے سنگ صنیاء

سے فاذر پہر کوہ کانہوں سے سنگ اجمیر بصورت سے سنگ بیجی جھاڑی سے سنگ گاگرون پیڑی سے سنگ موساکوہ الور سے گنبد
جیسلمیر سے سنگ رخام مکراں سے سنگ طالبی دسنگ پیتا کھیاں سے سنگ سماق دسنگ کرنڈ دسنگ خارا دسنگ کسوٹی دکن سے
سنگ ہر پوستان سے منگایا جاتے پھر خوشرنگ دبے جرم مل سکے آئے اور عمدہ کاریگرون سے جو بیستاد
مشہور تھے جنکی صناعی ستان یادگار ہے منگکے اونکے بنام سے عیسے خان نقاش ہندوستان زیادگار زمانی
امانت خان شیرازی طغرا نویس ۔ محمد حنیف ثلث نویس ۔ مومن لال بیجی کار ۔ اسمعیل خان رومی گنبد ساز ۔ محمد خان رنگ ساز
خوشنویس ۔ کانو منوالال لاہور کاس ساز ۔ غرض ان لوگون کے اہتمام و دستکاری سے عمارت
شروع ہوئی روضہ کے اندر باہر سنگ مرمر پر آیات قرآنی کی بیجی کاری کی گئی اوسمین کاریگرون نے عمدہ صنعت
یہ کی کہ حروف طغرا کی جو مقدار جو کہ قریب نظر آتی ہے وہی بالائے محراب پیشانی پر پائی جاتی ہے جس مقام سے چاہیے دیکھیے ممکن نہیں
بالی برابر فرق اندازہ تحریر میں نظر آئے اندازے یہ روضہ آٹھ برس چھ ماہ میں ۵ کروڑ ۱۵ لاکھ ۲۵ ہزار کے صرف سے طیار
ہوا تھا رنگ ہائے جو ٹون میں اس اندازے سے ہے اور ایسے وضع سے کہ اصلی معلوم ہونے لگے روضہ کے
چاروں سنگ مرمر کی بنائی نوارے قرینے سے نصب کیے گوشون میں انواع و اقسام کے درخت گلدار لگائے روش
پٹری ریاضی دانون نے تجویز کی ہے عالیشان نہایت خوش قطع تعمیر ہوئی صندل دلایچی دسپاری کے درخت نہایت تلاش
سے منگائے جمین قرینے سے لگائے ایک حوض سنگ مرمر کا بیڈال کے قریب اور ایک چبوترہ خوشنما بنا مقبرہ تین دروازے کا
تعمیر ہوا ہے جمین قبر کا تعویذ مطلا و رنگین بیجی کاری کا طیار کیا گیا خطائنخ مین نام و سنہ وفات نواب ممتاز محل مرحومہ کندہ کرکے
سنگ مہاجر اور قبر کے گرد حظیرہ سنگ مرمر کے ایک پختہ کا جمین جالی نہایت خوش قطع و باریک ترشی تھی نصب ہوا سنگ سفید
کا نوشفاف بنا غرض جدہر نگاہ جاتی ہے نئی وضع کی گلکاری خوش قطع جھاڑی رنگا رنگ کی پتھر فرنگی نظر آتی ہے کہتے ہین جب حضرت
شاہجہان کی رحلت کا زمانہ قریب پونہچا تو شاہ اورنگ زیب اورنگ نشین سلطنت تھے اونسے اپنے مقبرے کی تعمیر کی وصیت
کی مگر اونھون نے صرف فضول سمجھکے اوسی روضہ مین نواب ممتاز محل کے پہلو مین قبر بنانیکی اجازت دی اور فرمایا کہ بادشاہ کو نواب
ممتاز محل سے محبت دلی تھی یہان دفن ہونے سے طبع عالی مخطوظ ہوگی پس تا بقاے سلطنت محافظ کارگزار لازم ہے ممکن تھا
کہ کوئی متنفس بے اجازت باغ و مقبرہ مین قدم رکھ سکے جب سلطنت مین زوال آیا انگریزون نے ہندوستان پر قبضہ پایا تو ایک مدت
کے بعد اونے اوس عمارت کی طرف التفات کیا سارے تون نے بطبع خلیظ سنگ بیجی کاری کو گران بہا سمجھکے اوکھاڑ لیجانیپر سے ریزہ ریزہ
شہر مسلم نہ نکلا بھول تیون کے نشان بگڑے اونکو کچھ حاصل ہوا گنبد پر کلس
چمک رہا ہے صحن کے چارون گوشون پر چار مینار سنگ مرمر کے سربلند تین تین کھنڈے سے ہین اون مین سوا سو پیچ
سنگ مرمر کے نہایت قطعدار تعمیر ہوے ہین غرض یہ عمارت یکتاے دنیا مین مثل ناپیدا ہے دور دور سے مشتاق مدت سے آتے ہین
صناعی کی تعریف بزبان لاتے ہین تھوڑے عرصے سے انگلستان کے گورنمنٹ انڈیا کو اس عمارت کی عمدگی و بہتری پر نظر پڑی
مرمت کی گئی ہے باغ گلہاے رنگین سے آراستہ ہوا ہے حوض و نہر کو آب صاف سے جگمگا دیا ہے سوا ہر پنجشنبہ کے عام
قرین فضاے باغ و سیر عمارت سے لطف اوٹھاتے ہین الحاصل اس عمارت کی جسقدر تعریف کیجاے بجا ہے

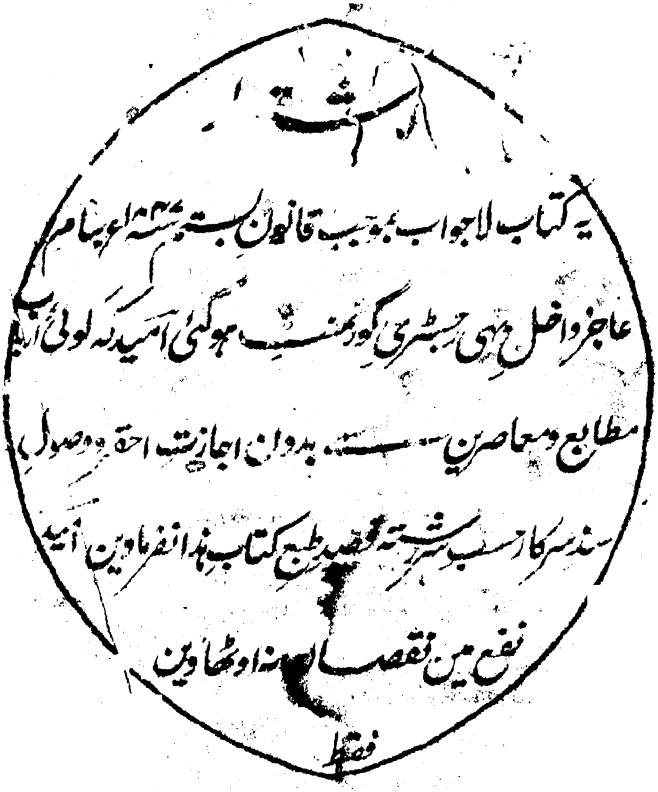
یہ کتاب لاجواب بموجب قانون بستہ ۱۸۶۷ء بنام
عاجز داخل دہی رجسٹری کورنمنٹ ہوگئی امید کہ لوئی ارباب
مطابع و معاصرین ۔۔۔ بدون اجازت احقر وصول
سند سرکار سبب سرشتہ قصد طبع کتاب ہذا نفرماوین امید
نفع میں نقصان نہ اوٹھاوین
فقط